سے انتہائی عہد شاہ عالم ثانی تک کا ترجمہ منشی گوکل پرشاد صاحب -

ترجمہ مغازی الرسول مسمی بمغازی الصادقہ حصہ اول تاریخ واقدی عربی کا ترجمہ ہے یہ مجموعہ بہ ترجمہ اردو و ہر چہار جلد کتاب واقدی ہے کا ہے یعنی فتوح المغازی فتوح الشام فتوح المصر فتوح العجم کیجائی اور علیحدہ علیحدہ بھی طبع ہوا ہے فتوح الشام و فتوح المصر - اردو دوبارہ دیگر طبع ہوے

کارنامۂ سکندری - جملہ احوال سکندرنامہ مولفہ منشی گوکل پرشاد -

فتوح العجم مسمی بالعزیز بعرب اخیر جلد تاریخ واقدی کا عربی سے اردو مین ترجمہ حرف بحرف ہوکر بموجب خواہش شائقان طبع ہوا

مجموعۂ ترجمہ اردو فتوحات واقدی - جسمین مغازی الصادقہ یعنی ترجمہ مغازی الرسول - ترجمہ فتوح الشام - ترجمہ فتوح المصر ترجمہ فتوحات عجم - شامل ہین تاریخ اسلام کے لئے شمس ارمغان کی ہے

منتخب التواریخ اردو عبد القادر بدایونی کی تصنیف ہے مولوی احتشام الدین صاحب مرادآبادی نے بامحاورہ مطلع ترجمہ کیا -

تزک جہانگیری - ملکہ معظمہ دام اقبالہا کے شوہر عالیقدر کا سوانح عمری

رسالۂ جمیل جواب تاریخی منشی دیبی پرشاد صاحب ساکن بھوپال نے ایک صاحب کے سوالات کا جواب از روے تاریخ دیا ہے

آثار الصنادید - یہ کتاب تاریخ کی نایاب ہے عمارات وغیرہ دہلی کا حال ہے مصنفہ حضرت جواد الدولہ سید احمد خان بہادر عارف جنگ

باب پہلا شہر کے باہر کی عمارتون کے حال مین -
باب دوسرا - قلعہ معلی کے عمارتون کے حال مین
باب تیسرا - خاص شہر شاہجہان آباد کے حال مین -
باب چوتھا - دہلی اور دہلی کے لوگون کے حال مین

تقویم البلدان - ترجمۂ اقوام المسالک فی معرفۃ احوال الممالک تاریخ سلطنت یورپ

جنتری کلان ۱۸۶۶ء جسمین اس مرتبہ عمدہ عمدہ کارآمد چیزین مندرج ہین -

جنتری خورد ۱۸۶۶ء

گنجینۂ سروری - معروف گنج تاریخ - درحقیقت اسم بامسمی ہے تصنیف جناب مفتی غلام سرور صاحب لاہوری -

عجائب المخلوقات - اردو یہ ترجمہ جدید چھپی ہے

تاریخ پٹیالہ - عمدہ تاریخ پٹیالہ کی جناب خلیفہ محمد حسن صاحب نے تالیف فرمائی -

مجموعات علم وغیرہ کتب نایاب زمانہ

عجائب المخلوقات - تمامی مخلوقات عجیب کی اشکال اور احوال اسمین مندرج ہین با تصویر نہایت عمدہ چھپی ہے -

ایضاً - بیتصویر -

عجائب المخلوقات اردو

مطلع العلوم و مجمع الفنون - حکیم واجد علی خان متخلص واجد

ترجمہ اردو مطلع العلوم و مجمع الفنون منشی زین العابدین خان مرحوم -

معلومات الآفاق - یہ کتاب اسم بامسمی ہے اسمین تمام دنیا کے حالات اور وسعت اور آبادی و ویرانی مع رنگ مع تصویرات

ایضاً - بلا رنگ مع تصویرات

مطلع العجائب - ترجمہ معلومات الآفاق مذکورہ بالا

ریاض الفردوس مصنفہ مولوی محمد حسن خان صاحب بشکل مطلع العلوم -

اعجاز عیسوی اردو تراکیب عملیات نقوش مجربہ مطبوعہ مطبع گلزار محمدی

اعجاز خسروی - مصنف حضرت امیر خسرو دہلوی جسمین صنائع و بدائع لفظی و معنوی پر تقسیم کر کے تم مین شامل ہر اور پانچ رسائل کے یہ کتاب کاغذ پر کار و عمدہ چھپی ہے -

عجائبات فرنگ یعنی حالات ملک انگلستان کیفیت سفر یوسف خان کمل پوش نامی سیاح ممالک یورپ قابل دید ہے

اندر جال - اردو اسمین ہر قسم کے نقش شعبدہ درج ہین -

متضمن حالات اوس دیار کے۔

قصص الانبیاء۔ اردو مولفہ محمد طاہر در حالات انبیا۔

قصص الانبیاء۔ اردو مطبوعہ شعلہ طور۔

عجائب القصص۔ اردو دو جلد انبیاء و اولیا کے حالات مبسوط ہین۔

تاریخ بغاوت ہند مسمی بہ محاربہ عظیم۔ غدر ۱۸۵۷ء کی تاریخ بغاوت ہند اسمین اکثر مقامات کے مفصل حال معرکے درج ہین چند انگریزی کتاب سے پنڈت کنہیا لال صاحب نفرمن نے ترجمہ و تالیف کیا۔

وقائع کیپ۔ منشی برج موہن لال صاحب رجسٹرار جوڈیشل کمشنر بہادر اودہ نے جزیرہ کیپ کا حال تحریر فرمایا۔

تواریخ بکاولی گلدستہ حیرت۔ حالات مشاہدہ باغ بکاولی مع نقشہ از محمد یعقوب صاحب

تاریخ حبیب الہ۔ از منشی عنایت احمد صاحب حالات پیغمبر اسلام۔

حیات افغانی۔ جناب محمد حیات خان بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب کی تصنیفات سے یہ کتاب مبسوط تاریخ افغانستان و جغرافیہ و اشیاء تجارت ملکی اور بود و باش سکنای اوس ملک کا مع نقشجات۔

گلدستہ قنوج۔ یہ تاریخ قنوج کی ہے تصنیف منشی کشوری لال صاحب صدر امین ممالک مغربی و شمالی۔

تاریخ پنجاب مسمی بہ سیر پنجاب۔ مطبوعہ مطبع پٹیالہ مصنفہ منشی رام صاحب یہ کتاب مفصل تاریخ پنجاب ہے۔

سیر سیاح سفرنامہ۔ منشی میان داد خان صاحب سیاح مع غزلہای مشاعرہ لکھنؤ و کانپور۔

تاریخ ستارہ ہند مشتمل حالات شاہان ہند و مخصوص اودہ۔

ریاض الامرا۔ ذکر حالات امرای ہند جنکو گورنمنٹ سے سلامی کا حکم ہے

ایضاً کاغذ حنائی

تاریخ گورکھپور۔ نہایت عمدہ طبع ہوئی ہے

تاریخ مسعودی۔ سپہ سالار حضرت مسعود غازی کے احوال مین۔

تاریخ تجارت روس۔ جسکو واسطے گورنمنٹ پنجاب کے عہد سکرتری جناب آر ایچ ڈیوس صاحب بہادر لفٹننٹ گورنر پنجاب وغیرہ نے ۱۸۶۲ء مین تالیف فرمائی مع نقشجات خوشخط و کاغذ عمدہ۔

کمیشن بڑودہ۔ جسکو بابو واسو رواس صاحب سندیافتہ آگرہ کالج نے انگریزی سے اردو مین ترجمہ فرمایا اسمین تحقیقات ہر دیگر کرنیل فیر صاحب بہادر رزیڈنٹ بڑودہ کو مہاراجہ ملہر راؤ گائکوار رئیس بڑودہ کیطرف سے اور روئیداد اظہار گواہان سے کاغذ عمدہ ہے

تاریخ راج پرستی۔ اردو کیا کارنامہ مہاراجہ اناکی اودیپور راجپوتانہ جو انگلستان مین راج سمند تالاب کے اوپر طاقون مین کندہ ہے اوسکو میجر الیس بروس صاحب بہادر اور کپتان سی جی ملر صاحب بہادر اسسٹنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے ایک عالم برہمن جادورانی نامی سے بذریعہ اشتیاق اوس کندہ کو انگریزی مین نقل کیا موریخ کامل منشی دیبی پرشاد صاحب نے نہایت صحت کے ساتھ سنسکرت نسخے اردو مین ترجمہ کیا اور جو نام وغیرہ ایسے سنسکرت مین ہین کہ جسکا اردو مین پڑھنا بھی آسان ہو اوسکو اردو اور دیوناگری دونون مین لکھدیا مطبوعہ مطبع کانپور

تاریخ گلشن پنجاب مع نقشجات مولفہ پنڈت دیبی پرشاد دیپٹی کلکٹر ممالک مغربی و شمالی

انیس السیاحین حصہ اول۔ حالات ارض بطور جغرافیہ اوٹ لین جاگرفی کا ترجمہ بہت عمدہ۔

ایضاً حصہ دوم

ایضاً حصہ سوم

تاریخ انگلستان۔ اسمین شاہان انگلستان کا احوال ہے

وقائع نگار انگلستان۔ کالیر صاحب کی تاریخ انگلستان کا ترجمہ ہے جسمین جملہ احوال سلطنت رومیون و انگلستان کا ہے۔

ایضاً کاغذ حنائی۔

مرآۃ السلاطین۔ ترجمہ سہ جلد سیر المتاخرین حالات شاہان دہلی ابتدای سلطنت اکبار

خاتمة الطبع

بعد از سپاس کردگار و نعت سید ابرار شائقین علم تاریخ کو بشارت ہو کہ [illegible]
یک کتاب مشتمل تسلسل احوال تاریخی شاہان و راجگان ہند نہایت شگرف و نادر
لب لباب کتب تواریخ معتبرہ اور ملخص باستانی احوال ہے کہ بموجب اسکے ہی جسکا نام
بہارستان تاریخ مشہور بہ گلزار شاہی ہے نام اول سے مادہ
تاریخ تالیف سنہ ۱۹۲۳ بکرمی ہویدا ہے اور ثانی سے رنگارنگی بہار و خزان احوال سلاطین صفحۂ صفات
پیدا ہے ہرچند قبل اسکے مورخان سلف نے سیکڑوں کتابیں احوال سلاطین روئے زمین
زبان عربی و فارسی میں تصنیف فرمائیں لیکن بسبب تطویل بیانات و ضخامت حجم کی طبیعت
دیکھنے سے ایک توحش پیدا کرتی ہے خصوص جو جو جابجا متفرقہ کتابوں میں بیانات احوال کے درج
ہوتے ہیں وہی بسبب فقدان مطلب مسلسل کے باعث انتشار ذہن زیادہ تر ہو جاتے ہیں مگر
ایسی کتاب کہ شائق تفتیش و حصول مقصود اصلی پر مشتمل ہو اس ملخص نہ دہ کی ساتھ اردو زبان
کی نہ تھی لہذا جناب کمالات انتساب جنکی تصنیفات بیشمار مشہور دیار و امصار ہیں بڑے صاحب
علم و استعداد ہنرور جناب مفتی غلام سرور صاحب لاہوری نے نہایت متانت اور خوبی
کی ساتھ اس کتاب تاریخی کو باحسن الوجوہ مدون و مؤلف فرمایا اور اس کتاب کو چند حصوں پر
علاحدہ علاحدہ منقسم کیا اور ہر حصہ کو جدا جدا چمن ترتیب دیے اور ہر چمن میں نہالان احوال آل دودمان
ایک ایک خاندان اور والیان ملک کی [illegible] یہ کتاب قبل ازین کسی مطبع میں مطبوع ہوئی تھی
اس مرتبہ آخرین میں مصنف علام نے کوشش بلیغ سے کسیقدر حالات سلاطین اضافہ و تزاید کر کے بغرض
تکمیل یہ کتاب حسب مرضی و صحت مصنف موصوف بہ غیرت ہمت بلند و فتوت ارجمند جناب
منشی نولکشور صاحب دام اقبالہ کاغذ مناسب تقطیع خوشنما پر مقام لکھنؤ مطبع عالی میں ماہ دسمبر ۱۸۷۷ء مطابق
ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۹۴ ہجری منطبع ہو کر اشاعت پذیر ہوئی شعر [illegible]

چھپی جب یہ تاریخ مطبوع دل ۔ بذکر سلاطین اہل کمال
میرے دل سے روشن تاریخ سال ۔ کہا خوشنما ہے بہار جمال ۱۲۹۴

از مفتی غلام صفدر صاحب تخلص فوقانی لاہوری

ہے کیا نادر چھپی گلزار شاہی ۔ کہ جسکا طبع مطبوع جہان ہے
یہ وہ گلزار ہے جس پہ ہمیشہ ۔ سدا ابر کرم گوہر فشان ہے
پھلے پھولے بھلا کیونکر نہ یہ باغ ۔ خبر گیر اسکا سرور باغبان ہے
یہ وہ تاریخ ہے مطبوع دوران ۔ عیان ہر ایک جس سے داستان ہے
بسال طبع فوقانی نے لکھا ۔ عجب یہ بوستان نغمستان ہے ۱۲۹۴

از مفتی غلام حیدر صاحب تخلص حیدر لاہوری

این بہارستان برنگ و بوی خویش ۔ فی الحقیقت لالہ زار خوشدلی ست
گشت چون مطبوع حیدر سال طبع ۔ گفت گلزار بہار خوشدلی است

از مفتی غلام اکبر صاحب تخلص لئیق لاہوری

کیا ہی اچھی یہ چھپی گلزار ہے ۔ واہ واہ صل علی صل علی
بہر سال طبع اسکی اے لئیق ۔ لکھ چھپی گلزار اچھی خوشنما

از مفتی محمد انور صاحب تخلص دانش لاہوری

سرور لاہور کی گلزار اچھی چھپ چکی ۔ سیر جسکی صاحبان دید کو منظور ہے
بہر سال خاتمہ دانش نے کیا اچھا لکھا ۔ ہے یہ مطبوع باغ سرور لاہور ہے

قطعات تاریخ اختتام طبع گلزار شاہی

از نتائج طبع شاعر اہل کمال رای بہادر کنہیا لعل صاحب ایگزیکٹو انجینیر لاہور

شد چو مطبوع جہان با رنگ و بو — طرفہ این گلزار بے خار بہشت
سال طبعش سندی از بہر پارسے — زد رقم سرسبز گلزار بہشت ۱۲۹۴ھ

از سید علی عبد القادر شمس القادری مرشد علی صاحب میدپوری تخلص عاصی

کیسی اچھی چھپی ہے مصحف علی — سرور نامدار کی تاریخ
فی الحقیقت ہوئی ہے یہ تالیف — اچھی تاریخ اور نئی تاریخ
بہر تاریخ طبع اسکے عاصی — کر رقم اب نئی ہے چھپی تاریخ ۱۲۹۴ھ

از سید عبد الرسول صاحب خاں لیسی ارنڈولی

عمدہ گلزار بہار سروری — چھپ چکی جبدم بفضل کردگار
بہر سال خاتمہ عبد الرسول — بولا ہے بے خار گلزار بہار ۱۲۹۴ھ

از سید علی شاہ صاحب تخلص الفت لاہوری

چھپ چکی جبدم یہ گلزار عجیب — کھل گیا روے زمین پر لالہ زار
لکھا الفت نے یہ سال خاتمہ — گلشن گلزار ہے تازہ بہار ۱۲۹۴ھ

از منشی چراغ دین تخلص روشن لاہوری

قلع کے علاقہ سے قبضہ اوٹھالے فوج واپس بُلالے تو مین بدستور انگریزون کا دوست اور دلی خیر خواہ ہوجاونگا اسباب مین ابھی کوئی فیصلہ نہین ہوا اور سرحدی مفسدون کی سرکوبی کے لئے فوجین پشاور وکوہاٹ وغیرہ کو چلی جاتی ہین -

مثنوی فی الخاتمہ

بلطفِ ایزد و فضلِ الٰہی — ہوئی سرسبز پھر گلزارِ شاہی
سحابِ فیضِ حق برسا بتکرار — پھلا پھولا یہہ بستان دوسری بار
نیا یہہ باغ رنگین رنگ لایا — نئی طرز اور نرالا ڈھنگ لایا
نئی گلزار مین پھولے نئے پھول — ہوئی بلبل بسیرِ باغ مشغول
یہہ مجموعہ بہت اچھا بنا ہے — کتاب اچھی ہے نسخہ دلربا ہے
بچشمِ غور جسنے اِسکو دیکھا — کہا لاریب یہہ نسخہ ہے اچھا
یہہ ہے تاریخ تاریخِ سلاطین — یہہ ہے ذکرِ شہنشاہانِ حق بین
کہین ہے ہندوؤن کا ذکر مذکور — کہین ہے حالتِ اِسلام مسطور
کہین لکھا گیا ہے حالِ انگریز — بنی نادر کتابِ فرحت انگیز
خدا سے اب یہہ سرور کی دعا ہے — یہی بندہ کے دل کا مدعا ہے
کہ دنیا مین رہے خندان یہہ گلزار — خدا اوسکو نہ دکھلائے کوئی خار
کبھی ہووے نہ دخل اس مین خزان کا — رہے خوش دل ہمیشہ باغبان کا
یہہ بستانِ فصاحت تاقیامت — رہے سرسبز مثلِ باغِ جنت
سدا اِس سے زمانہ فائدہ پائے — جو مانگے حق سے وہ فی الفور ہوجائے
بحقِ اہلِ بیتِ شاہِ ابرار — پذیرا ہو دعائے سرورِ زار

تمام شد

ورئیسون رعایانے بڑے تپاک سے اونکا استقبال کیا اور کمال اعتقاد و اخلاص سے
ساتھ پیش آئے ولیعہد نے تمام ہندوستان مین سیر کی اور ہر ایک ریاست مین رونق
افزا ہوا سنہ ۱۸۷۷ء کے ماہ جنوری مین ایک عالیشان جلسہ نواب گورنر جنرل بہادر کشور
ہند نے مقام دہلی کیا دور دور سے تمام نواب و راجے و مہاراجے ورئیسا
جمع ہوئے اور اشتہار مشتہر ہوا کہ آئندہ کوئین وکٹوریا فرمان فرماے ہندوانگلستان نے
قیصر ہند کا خطاب اختیار کیا ہے اور اس مبارک خطاب کے اشتہار کی تقریب سے
بڑے بڑے خطاب تمغے والیان ملک ورؤسا کو ملے اور بڑی فیاضی ظاہر
کی گئی سینکڑون قیدی قیدخانون سے چھوڑے گئے اسی مبارک سال مین اب
دوسری بار یہہ کتاب ترمیم ہوکر چھاپی گئی جسکا خاتمہ اس ملکہ عالیہ کے احوال پر ہوا
اسی سال مین سلاطین روم و روس مین بڑی بڑی لڑایان ہوئین گویا یورپ اور ایشیا مین خون کے دریا
چل پڑے ہزارون بندگان خدا ناحق ماری گئی اگرچہ سلطان عبدالحمید خان شاہنشاہ روم نہین چاہتے
تھے کہ روس سے لڑین مگر جب نا انصاف خود لشکر لیکر روم کی قلمرو مین داخل ہوا تو افواج قاہرہ اسلام اوسکی
سرکوبی کو گئی اور آپس مین دونو فریق کے بڑی بڑی زور آزمایان ہوئین اور ابھی ہو رہی ہین اس
معرکے کے شروع کے وقت ہر ایک کو امید تھی کہ یہہ ملکہ معظمہ اپنے قدیمی دوست سلطان روم کے
امداد کرینگی روس کو روم کی سرحد مین داخل ہونے نہ دینگی بلکہ نہین معلوم کس سبب سے ملکہ معظمہ نے
خاموشی اختیار کی اور پارلیمنٹ نے اجازت نہ دی کہ قیصر ہند ان دو بادشاہون کی لڑائی مین دخل کر
اور اپنی فوج کٹوائی اگرچہ شاہنشاہ روس بہی اس خاندان کا دوست تھا اور اوسنے امیر شیر علی
خان والی کابل کو اغوا کرکے اس سلطنت کے اتحاد سے روگردان کرلیا ہے اور وہ برملا برگشتہ
ہوکر لڑائی کے سامان درست کر رہا ہی مگر قیصر ہند پہر بہی نہین چاہتی کہ امیر کابل سے بگاڑے
بلکہ یہہ منظور ہی کہ حتی الامکان صلح و صفائی ہوجائے اس صلح و صفائی کے لئے سلطان روم
کا سفیر بہی کابل مین آیا اور امیر کو سمجھایا مگر امیر نے یہہ ہی عذر کیا کہ اگر قیصر ہند قلات اور قطع

اگر آباد ہوں صرف چند آدمی مثل نانا راؤ وغیرہ جو بڑے مفسد تھے اس معافی سے
مستثنے رہے جب یہہ اشتہار جاری ہوچکا سب شرمسار و ذلیل و خوار پھر اپنے اپنے
گہروں مین آئے اور جن جن رئوسا نے سرکار کی اطاعت سے منحرف ہوکر فساد انگیزی پر
کمر باندہی تہی مثل نواب جہجر وغیرہ سرکار کے حکم سے موت کی سزا پائی اور جو رئیس
ایسے نازک وقت مین سرکار کے اتحاد قدیمہ پر ثابت قدم و راسخ دم رہے اونکو
خلعت فاخرہ عطا ہوئے اور قدیمی علاقون کے بغیر اور علاقے اون کی حکومت
مین زیادہ ہوئے اور بہادر شاہ بادشاہ معزول دہلی جسکو فوج متمردہ نے بزبردستی
دہلی مین بادشاہ بنایا تہا جلاوطن کرکر رنگون بہیجا گیا اور وہ وہان ہی مرگیا اب
بعد معزولی سرکار کمپنی کے شہنشاہ سے بادشاہی انتظام تمام ہندوستان مین ہوگیا
ہے اور تمام زمانہ سرکار کے انتظام اور خوش معاملگی نے خوش و خورم و ممنون ہے
رعیت و فوج تمام و کمال سرکار کے اوصاف سے رطب اللسان و عذب البیان ہے
اس ملکہ عالیہ کے وقت مین یہہ بہی فوج کشی ہوئی اور دونو فریق مین بہت سے
لڑائیاں ہوکر انگلستانی فوج فتحیاب ہوئی اور بہت سا علاقہ چین کا اس سرکار کے
تصرف مین آگیا اور ایک مہم شاہ حبش پر ہوئی جسنے متمرد ہوکر چند انگریز اپنے پاس
قید کر رکہے تہے پہلے اوسکو بذریعہ تحریر چند بار سمجہایا گیا جب نہ سمجہا تو فوج کشی
ہوئی اور شاہ حبش لڑائی مین مارا گیا غرض اس ملکہ کا اس زمانہ مین وہ اقبال ہے
کہ ابتدائے آفرینش سے آجتک کسی بادشاہ کے تاریخی حالات مین درج نہین ہے
شاہان روئے زمین سے کوئی بہی ایسا والی تخت و تاج نہین ہے جو اسکے رعب سے
مانند بید لرزان نہین ہے اس بادشاہ کے چہتیسوین سال جلوس مین یہہ کتاب
گلزار شاہی لکہی گئی اور چہپ کر مشتہر ہوئی بعد ازان [illegible] مین پرنس
آف ویلز شہزادہ ولیعہد ہندوستان کی سیر کو آیا اور تمام راجون و مہاراجون

انگریزی ہوگئی کابل مین اس سرکار نے جاکر افغانستان کو فتح کیا اور شاہ شجاع
معزول بادشاہ کو پھر تخت پر بٹھلایا بڑا انقلاب اس ملکہ کے عہد مین جو سال سنہ ۱۸۵۷ء
مین باقلیم ہند وقوع مین آیا قابل تذکرہ ہے کہ فوج کے بعض دنداز و شریرون نے
پوربی ہندوستانی سپاہیون کو کہ جاہل محض تھی اس بات پر برانگیختہ کیا کہ بارود کے گٹھے
جو سرکار نے تقسیم کیئے ہین اونکو بجائے تیل کے گائے اور خوک کی چربی لگائی ہوئی اور مطلب
سرکار کا ان گٹھون کی تقسیم سے یہہ ہے کہ ہندو و مسلمان دونو کا دین بگاڑ کر عیسائی کرلے
چونکہ یہہ ایک خیالی بات تھی اور اصل مین کچھہ بھی نہ تھا سرکار نے ہر طرح سے اون کے
ظن کو رفع کیا مگر نہوا اور ہندوستانی فوج مین عام بغاوت پھیل گئی فوج نے اپنے افسر
قتل کرڈالے ہزارون انگریز جا بجا ہندوستان مین قتل ہوئے بڑا ہنگامہ و مجمع فوج
کا دہلی مین ہوا اور شاہ معزول دہلی کو فوج نے پھر تخت نشین کرکے انگریزون کے
ساتھہ لڑنا شروع کیا اوسوقت تمام ہندوستان انگریزون کا دشمن تھا صرف مہاراجہ
جمون و پٹیالہ و جیند و نابھہ و ریاست حیدرآباد وغیرہ چند ریاستین جو اب تک قائم
و بحال ہین سرکار کے خیرخواہ رہین اور ملک پنجاب کا اطاعت مین حاضر رہا
اوسوقت پنجابی فوج نو ملازم رکھہ کر دہلی بھیجی گئی اور جان لارنس صاحب چیف کمشنر
پنجاب نے اس مین سخت جانفشانیان کین اور پنجابی فوج نے میرٹھہ و بریلی و دہلی
و لکھنو وغیرہ مین جاکر بڑی بڑی لڑائیان کین اور مفسدان شرارت پیشہ جنہون نے
ہزارون خون ناحق کیئے تھے اپنی کردار کی سزا کو پہونچے اور بحکم افواج نے گمراہی کا عوض پایا
ہزار ور ہزار و بلکہ بے تعداد بیشمار بیدریغ تہہ تیغ ہوئے اور باقیماندہ وطن سے بے
وطن ہو کر مدت تک آوارہ دشت ادبار پھرتے رہے آخر ملکہ معظمہ نے کمپنی کا
ٹھیکہ فسخ کرکے ہندوستان کی ولایت کو بادشاہی عملداری مین لے لیا اور اشتہار
جاری کیا کہ سرکار نے مفسدون کا جرم معاف کیا ہے سب اپنے اپنے گھرون مین

گئی - اس بادشاہ بیگم خراب تھی اوس کی عاشق مزاجی مزاج سے بادشاہ نہایت بیزار ہوا اور نوبت یہان تک پہونچی کہ پارلیمنٹ مین یہہ مقدمہ پیش ہوا اور یہہ تجویز قرار پائی کہ بادشاہ بیگم اور کسی ملک مین سکونت اختیار کرکے روزینہ پایا کرے اس بادشاہ نے صرف دس برس سلطنت کے سنہ ایکہزار آٹھہ سو تیس مین وفات پائی اسکے وقت فوج انگلنڈ کی لڑائی فرانس کے بادشاہ بونا پارٹ کے ساتھہ ہوئی اور واٹرلو کے میدان مین نواب ڈیوک ولنگٹن صاحب نے اوسپر فتح پائی -

چوتھا ولیم

چوتھے جارج کے مرنے کے بعد وارث تخت و تاج کا شاہ ولیم ہوا یہہ بادشاہ نہایت نیک سیرت و خوش خصال تھا سات برس تک سلطنت کی اور سنہ ایکہزار آٹھہ سو سینتیس مین مر گیا -

کوئین وکٹوریا فرمانروای ہند و انگلنڈ تخت نشین حال

شاہ ولیم چہارم کی وفات کے بعد کوئین وکٹوریا اسکے حقیقی وارث تخت و تاج کی وارث ہوئی یہہ عورت مردانہ بخت بڑی صاحب اقبال ہوئی اسکے وقت دولت و علوم و فنون و صنایع و بدایع و حکومت مین انگلستان نے وہ ترقیان کین کہ ابتدائے آفرینش سے کسی بادشاہ کے نصیب نہین ہوئین تہین اسسرکار کمپنی نے جو بادشاہ کی طرف سے ہندوستان مین گویا ٹھیکہ دار تھی تمام ہندوستان کے وسیع ملک پر قبضہ پالیا ہندوستان مین کوئی راجہ و رئیس باقی نرہا جسنے فرمان برداری کا حلقہ گلے مین نہ ڈال لیا ہو پنجاب کا ملک اخیر مین فتح ہوکر سکہہ بیدخل ہوئے لکھنؤ کی سلطنت قبضہ مین آئی متمردان مرہٹہ مین سے کوئی سر اوٹھانے والا نرہا اور دیگر ممالک علاقہ

دانذیشہ اس کے دستگیر حال ہوا کسی دشمن نے اسپر ہاتھہ نہ ڈالا اسکے بعد اس کے
ولیعہد لیس کا تخت و تاج ملا اور شاہ جارج چہارم کی خطاب سے مخاطب ہوا۔

شاہ جارج چوتھا

یہہ بادشاہ نہایت خوبصورت وحسین اور گفتگو مین شیرین و نمکین تہا ہر ایک
امر مین چالاک و بے باک تہا عیاشی مین بہت سرگرم رہتا تہا اور ملک کے انتظام
مین اپنے باپ کے برابر تہا اس کے وقت ایک مفسد مسٹر فلودنا نے اپنے
ہم شریون کی تجویز سے یہہ شرارت کی کہ کسی بڑے مجمع کے روز بادشاہ اور امرا
کو ایکدم قتل کر دیا جائے چنانچہ ایک روز ایک امیر کے گہر بادشاہ اور امرا کا
کہانا ہوا اور تاریخ مقرر ہو گئی کہ فلان روز اور فلان تاریخ اس دعوت کی تقریب
سے مجمع ہوگا مقام مجمع کے دیوار بدیوار ایک طویلہ تہا وہ فلو نے کرایہ پر لے لیا
اور اوسکے بالاخانے مین ہر طرح ہتیار اور گولہ بارود لیجا کر جمع کر دیا اور تجویز
آپس مین یہہ ٹہرائی کہ جب مجمع بادشاہ اور امرا کا جمع ہو چکیگا فلو ایک بکس
یعنے صندوق اوٹہائے ہوئے ڈیوڑہی پر جائے اور وہ صندوق دروازہ
کے سنتری یعنے دربان کو دیکر کہے کہ یہہ صندوق لارڈ ہرلی صاحب کا ہے اونکو
بہت جلد پہونچا دو جب وہ صندوق لیکر اندر جائے اور ڈیوڑہی خالی رہجائے
تو اوس موقع پر سب ہمراہی مسلح و مستعد مکان کے اندر گہس جائین اور سب کو قتل
کر ڈالین مگر خدا نے سب کی جان بچائی کہ ایک شخص فلو کے رازدارون مین سے فلو کے
آنے سے اول کسی طرح مجلس مین داخل ہو گیا اور سب کے روبرو اوس نے یہہ راز
فاش کر دیا اوسی وقت اس شرارت کے اندفاع کی تدبیر کی گئی اور فلو اور اوسکے
ہمراہیون کی گرفتاری کو کوتوال مامور ہوا وہ سب شریر مقابلہ پیش آئے اور
ایک برقنداز مارا گیا اور نو آدمی اون مین سے گرفتار ہو کر پہانسی [illegible]

انصاف اوس سے طلب کرون بادشاہ یہہ بات سُنکر کہڑا ہوگیا اور بڑہیا کو روبرو
بُلایا اور زمین سے جُہک کر اوسکی عرضی پکڑنے لگا عورت نے ایک ہاتہہ سے تو
عرضی بادشاہ کو دی اور دوسرے ہاتہہ کٹار کا وار کیا وار خطا گیا سواران ہمراہی
نے چاہا کہ اوسکو قتل کردین بادشاہ نے منع کیا اور فرمایا کہ مجہکو اس کے ہاتہہ سے کوئی
ضرر نہیں پہونچا تم کیون اسکو قتل کرتے ہو عورت سے حال اس حملہ کا دریافت کیا گیا تو
وہ کچہہ نہ بولی اور عدالت مین وہ عورت دیوانہ ثابت ہوکر پاگل خانہ مین بہیجی گئی
بہت برس اس بادشاہ نے بکمال عدل و انصاف سلطنت کی لشکر و رعیت
دونو کو اس نے خوش رکہا ایک متنفس بہی ناراض ہونے نہ پایا اسکے وقت بڑی بڑی
فتوحات حاصل ہوئین فرانس و اسپین کی طرف مملکت وسیع ہوئی بہت سے جزیرے
فتح ہوئی ہندوستان مین قوم مرہٹہ کے راجے مغلوب ہوئے بڑے بڑے نواب و مہاراجے
خراج گزار بنے اس عیش و خوشی مین بادشاہ بیمار ہوگیا اور بیماری طول کہینچ
گئی اور بسبب ضعف جسم و کم طاقتی اجلاس کے کام مین فتور واقع ہونے لگا
اسواسطے پارلمینٹ نے اسکے بیٹے ولیس کو جو ولیعہد بہی وہی تہا نایب و
مدار المہام مقرر کیا اور تجویز کی کہ بادشاہ کے تندرست ہوتے تک یہہ ولیعہد
سلطنت کا کام کرے بادشاہ کی بیماری پر دیوانگی و بدحواسی اور بہی زیادہ
ہوگئی آخر جب اجل کا پیغام آیا اکیاسی برس کی عمر پاکر سنہ ایکہزار آٹہہ سو بیس
عیسوی مین مرگیا ساٹہہ برس سلطنت کی اس کے مرنیکا غم فوج و لشکر و رعیت
کو سخت ہوا کیونکہ اسکی ذات عادل و رحیم و کریم تہی عادتین نیک گفتگو شیرین
اخلاق پسندیدہ استقلال مزاج و اتقا و پارسائی غریب پروری بندہ نوازی
صدق و راستی خالق حقیقی نے اسکی آب و گل مین بہر دی تہین اپنی سلطنت
کے زمانہ مین اسکے لشکر نے کسی غنیم کے میدان مین سے شکست نہ کہائی کوئی خطرہ

پیاسا کبھی کسی گانو اور کبھی کسی گانو روپوش ہوتا ہوا جہاز پر سوار ہوا اور فرانس پہونچا اور
بفساد رفع ہوا اوس کے مددگار بشمار گرفتار ہوکر پہانسی پائے - اِن نے بادشاہ کے وقت ولایت
فرنگ نے ہندوستان کی حکومت حاصل کی اور بنگال کا بہت سا علاقہ انگریزی تصرف میں
آگیا اوس روز سے جسطرف بادشاہ کی فوج گئی فتح استقبال کو آئی ترقی دن بدن بڑہتی گئی
بادشاہ کی اقبال کا ستارہ چمکا مگر افسوس کہ بادشاہ کی عمر کا بہی خاتمہ ہوگیا اور ستتر برس کے
عمر میں اجلاس کے تینتیسوین سال سنہ ایکہزار سات سو ساٹہہ عیسوی مین یکایک مرگیا اور اوسکے
موت کا کوئی باعث معلوم نہوا یا تو بادشاہ سوتا تہا و یا نوکرون نے یکایک اوسکو نزع کی
حالت مین پایا سونے سے اول صحیح الجسم تندرست تہا کسی طرح کی بیماری کی شکایت نہ تہی
اوسوقت بڑے بڑے ڈاکٹر معالجہ کے لئے حاضر ہوئی اور بڑی بڑی تجویزین کین
مگر بادشاہ نے دو گہڑی مین تڑپ تڑپ کر جان دیدی -

شاہ جارج تیسرا

یہہ بادشاہ اکیس برس کی عمر مین تخت پر بیٹہا اور جلوس کے برس ورز بعد جرمنی
کے ملک مین ایک کم قدر بادشاہ کی خاندان مین اسکی شادی ہوئی کیونکہ شاہان
اہل سلطنت مثل بادشاہ فرانس وغیرہ پوپ کے مذہب پر تہی انگلنڈ کا بادشاہ بسبب تخالف
مذہب کے اون سے لڑکی نہین مانگ سکتا تہا اور نہ وہ دیتے تہے مگر عورت اسکو خدا تعالے نے
ایسی حسینہ و پارسا و پاکدامن و خوشخو دی کہ اسکو کبہی اس بات کا افسوس نہوا کہ میری بیگم کسی
عالیجاہ بادشاہ کی لڑکی نہین ہے اوسی سال مین ایک عورت نے کٹار لیکر اسپر حملہ کیا مگر
خیر ہوئی کہ وار خطا گیا مفصل حال اوس واقع کا یہہ ہے کہ ایک روز بادشاہ کی سواری
سر بازار چلی جاتی تہی ایک عورت ہاتہہ مین ایک عرضی لئی ہوئی سامنے آئی اور آگے
بڑہ کر چاہا کہ بادشاہ کو وہ عرضی دیوے سپاہیان اردلی نے اوسکو پیچہے ہٹا دیا
اوس نے باآواز بلند کہا کہ مجہکو جہان پناہ کے پاس کیون نہین جانے دیتے کہ مین اپنا

اڈورڈ سدراہ ہوا اور بمقام ستن نیس آپس مین لڑائی ہوئی بادشاہی فوج کے
پانسو آدمی مارے گئے اور باقی بہاگ نکلے اس فتح خداداد کی حاصل ہونے سے اوربہی
اڈورڈ کا حوصلہ بڑہ گیا چونکہ امید قوی تہی کہ سری امداد و کمک کے لئے فرانس سے
فوج آئیگی فوج کے پہونچے بغیر ہی فتح کی خوشی مین انگلنڈ کو روانہ ہوا اور لنڈن سے
بفاصلہ ایکسو میل کے شہر ران حسٹر مین آپہونچا اوس مقام پر بہی دو سو سپاہی انگلستانی
جو بادشاہ سے ناراض تہے اوس کے شامل ہوگئے اور ترقی روزافزون ہونے لگی مگر
شاہ انگلنڈ کے اقبال سے اوسکے مصاحبون اور معاونون کے آپس مین اپنے اپنی مراتب
کی ترقی کے طمع پر فساد برپا ہوا کیونکہ اوس کے مصاحب یہی کہتے تہے کہ اڈورڈ
کو ہم ہی نے حکومت دی ہے اس حالت کو دیکہہ کر اڈورڈ وہان سے واپس
اسکاٹلنڈ کو چلا گیا جب اڈن کے نزدیک پہونچا وہان ہی بادشاہی لشکر سے
جو اسکے پیچہے پہوچے اول وہان جا پہونچا تہا مقابلہ ہوا اوس پر بہی اڈورڈ نے فتح پائی
جب یہہ حالت ہوئی تو بادشاہ نے ڈیوک کمبرلنڈ کو کہ سپہ سالار فوج انگلنڈ کا
تہا فلاندرس سے بلایا اور بڑی جمعیت کے ساتہہ دشمن کی سرکوبی کو بہیجا جب
اس سپہ سالار کی روانگی کی خبر شہرہ ہوئی اوسکے رعب و خوف سے مفسدون کے
جسم مین لرزہ پڑ گیا اور اڈورڈ کے ہمراہی بہاگنے لگے جب مقابلہ کی نوبت
آئی تو تہوڑی سی لڑائی سے دشمن بہاگ نکلا سپہ سالار نے چہ دہ ہزار آدمی کے ساتہہ
اوسکا تعاقب کیا اور آپس مین دو دل ہو کر یہہ بات قرار پائی کہ گلوڈن کے
میدان مین پہر لڑائی ہو غرض اس میدان مین سخت لڑائی ہوئی آخر دشمن کے
فوج بہاگ نکلے تین ہزار مفسد مارا گیا بادشاہی فوج مین سے بہی پچیس آدمی
اوس معرکہ کی وقت بہاگے تہے جنکو سپہ سالار نے ایک دم مین پہانسی پر چڑہا
دیا چارلس اڈورڈ کے میدان سے بہاگ کر متغیر لباس چہپا بچا پہرتا تہا ہوتا تہا

تہا بحال تندرست سویا اور صبح کو تندرست اوٹھہ کر روانہ ہوا تین چار کوس چلکر سواری کی گاڑی ٹہرائی جب گاڑی کہڑی ہوگئی تو معلوم ہوا کہ ایکبارگی بادشاہ بالکل بیجان ہوگیا ہی بادشاہی طبیب نے جو کہ رکاب مین حاضر تہا بہت معالجے کئے اور تیزاب وغیرہ ادویات سریع التاثیر لگائی پر کچہہ اثر نہوا اور بادشاہ کی زبان سوج کر تتلانے لگی فقط اتنی بات کہنے کی طاقت رہ گئی کہ جلدی چلو دوسرے فجر کو اڑسٹہہ برس کی عمر اور تیرہ سال کی سلطنت کے بعد سنہ ایکہزار سات سو ستائیس عیسوی مین مرگیا اس کے مرنے کے بعد اسکے بیٹے دوسرے جارج نے سلطنت پائی یہہ بادشاہ چندان عقلمند نہ تہا مگر بے وقوف بہی نہ تہا کارروائی ہوافق اچہا تہا—

دوسرا جارج

اس بادشاہ کی وقت بہت سے جنگ جدل فرانسیسون اور ہسپانیہ والون سے ہوئی فتح وظفر کا ستارہ جا بجا روشن ہوا اسکے وقت رعیت اس سے صرف دو بات پر ناراض تہی ایک یہہ کہ بادشاہ ہنوور والون کی رعایت اپنے باپ کی طرح بہت رکہتا تہا دوسرے سپاہ کے خرچ کا روپیہ خزانہ مین سے اور کامون مین صرف کرلیتا اور وہی امور کے اجرا کے لئے رعیت پر چندہ ڈالدیتا اپنے خزانہ سے خرچ نہ کرتا اس بادشاہ کی وقت چارلس ایڈورڈ جیمس کا بیٹا جسنے فرانس سے اسکاٹلنڈ مین آکر سلطنت کا دعوی کیا اور نامراد پہر گیا تہا پہر اپنے باپ کی طرح دعویدار سلطنت کا ہوا اور چہہ سات امیرون کے ساتہہ دو ہزار بندوق ساتہہ لیکر انگلستان کے تخت لینے کی امید پر اسکاٹلنڈ کے ملک مین داخل ہوا سرکش لوگ اوسکے پاس جمع ہوگئی اور ایسا مجمع کافی بہم پہونچا کہ شہر ایڈن دار الخلافت اسکاٹلنڈ مین بے روک ٹوک داخل ہوگیا اور اپنے نام بادشاہت کی منادی کرائی شاہ انگلنڈ نے ایک امیر کوپ نام معہ ایک فوج کے اوس کے مقابلہ کو بہیجا جب یہہ فوج انگلنڈ مین گئی چارلس

ہوگئے اور بادشاہ نے چند امیر صاحبان انگریز بدظنی کی علت مین قید کرلئے اور رتبے سے معزول کردئیے نتیجہ اسکا یہہ ہوا کہ اسکاٹلنڈ مین غسلہ ہوا اور ایک امیر ارل مارنی اپنی طرف کے فوج جمع کرکے مسمی شُورٹ جیمس دوسرے جیمس کے پوتے کو دعویدار سلطنت کا کھڑا کیا اور اوسکو بادشاہ گردان کر منادی کرادی جیمس نے بھی فرانس سے اسکاٹلنڈ مین آنے کا ارادہ کرکے ایک جہاز جس مین چند عہدہ دار اور باروت وگولہ تھا پیشتر روانہ کردیا اور کہلا بھیجا کہ دعویدار خود بھی پیچھے سے پہونچتا ہے اس خوشی مین امیر ارل مارنی کے دس ہزار سپاہی جمع کیا اور چند مرتبہ انگلستانی فوج سے لڑا مگر شکست کھاتی استنے مین جیمس خود بھی اسکاٹلنڈ آ پہونچا ارل مارنے اور نبیں امرائے نامدار نے بڑے تپاک سے اوسکا استقبال کیا اور مکرر اوسکی بادشاہی کی منادی کی رسم رسوم تخت نشینی کی بڑی خوشی سے ادا ہوئین اور اشتہار اس تخت نشینی کے چھپواکر جابجا بھیجدیئے سات روز کی سلطنت کے بعد جیمس حب حال سے واقف ہوا تو اوس نے ارل مارنی کو مفلس و بے سامان پایا اور یقین کرلیا کہ بے روپیہ کے بادشاہت اور بغیر سامان کے جنگ کرنا محال ہے تو نا امید ہوکر وہ بادشاہت کے ارادہ سے درگذرا اور ارل مارنی کو بلاکر کہا کہ افسوس ہے اسوقت مین تمکو بسبب مفلسی اور بے نامانی کے چھوڑتا ہون اور ایسے وقت کہ عنقریب جنگ درپیش ہے روپیہ مین کہین سے منگوا نہین سکتا یہہ کہکر پھر فرانس کو چلدیا اوسکے بعد جسقدر لوگ ارل مارنی کے پاس جمع تھے تتر بتر ہوگئے اور وہ شاہ انگلنڈ کے درباریون معہ اپنے رفقا کے کہ ہتیار تھے پکڑا آیا اور قیدیون سے جیلخانے بھر گئے بسہولیت تحقیقات ہوکر اکثر سولی پر چڑہائے گئے اور بعض دائم الحبس اور بعض میعادی قیدی ہوکر جیلخانہ مین گئے اور بعض جلاوطن ہوکر انگلستان سے نکل گئے اس بادشاہ نے اپنے آخری وقت مین قدیمی ملک ہونز کے دیکھنے کا ارادہ کیا پہلے جہاز مین سوار ہوکر ہالینڈ تک پہونچا پھر خشکی کے راستہ ہونز کو روانہ ہوا پہلے منزل رات کو قصبہ سولدن مین کھانا

کی طمع بہت بڑی ہوتی ہے وہ سنہ الف پر خیسنہ الا آیا اور اسوقت صرف پندرہ
ہزار سپاہ اوسکے ساتھ تھی پہلے تو کسیقدر مدت تک بادشاہ کے مخالفین بادشاہ کے
خوف کے مارے اوسکے پاس جاکر شامل نہوئے مگر جب وہ اپنے آنے پر پچھتایا اور سمندر کے
کنارے سے واپس جانے لگا تو لوگوں نے جانا کہ اب اوسکے واپس جانے کے بعد زیادہ
تر سختی بادشاہ کی طرف سے ہم پر ہوگی تو فوج فوج لوگ اوسکے پاس حاضر ہوئے علما و امرا اور رعایا
دلسے کسیقدر تھا سب بادشاہ سے علیحدہ ہوکر شاہ ولیم کے پاس چلا گیا اور یہانتک نوبت
پہونچی کہ شہزادہ ڈینمارک جیمس کا بیٹا اور بیٹی مستا لیلیے بھی مخالف کے ساتھ ملگئی اور
بادشاہ تنہا اور بے یار و ہمدم بیکسی کی حالت میں رہ گیا اور بادشاہ نے اپنی اولاد کے
علیحدہ ہوجانے پر بکمال غم کھایا اور بحالت ناچارگی بھاگ کر فرانس کو چلا گیا اوسکے
بھاگ جانے اور تخت کے خالی ہونے پر پارلیمنٹ نے جمع ہوکر شاہ ولیم شاہ جیمس کے داماد
اور ملکہ میری اوسکی بیٹی کو بادشاہ بنایا — شاہ جیمس بادشاہی امورات میں منتظم
آدمی تھا شاہی خزانہ بہ کمال احتیاط کے ساتھ خرچ کرتا سوداگری اور بنج بیوپار کو بہت
تقویت دیتا جہازی کارخانوں کی ترقی میں صبح و شام مصروف رہتا انگلستان کے قدر
و منزلت کے بڑھنے کے لئے بڑی بڑی تدبیرین عمل مین لاتا خانہ داری اور قبائل
پروری کے وصف مین طاق تھا بردباری و تحمل مین یگانہ آفاق تھا سخاوت و داد و دہش
مین اسکو اگر حاتم ثانی کہا جائے تو بجا ہے عدالت مین نوشیروان سمجھا جائے تو روا ہے
ظلم و زیادتی اس نے کسی پر نہ کی کسیکے مال مین طمع کے ہاتھ دراز نہ کی لیکن مذہب کے
تعصب نے اسکو یہانتک ذلیل کیا کہ سلطنت کے چھوڑنے پر مجبور ہو گیا بارہ برس
ہشتم بادشاہت کی پھر معزول ہوا آخر اڑسٹھ برس کی عمر مین سنہ ایکہزار
سات سو ایک عیسوی مین مر گیا —

شاہ ولیم تیسرا اور ملکہ میری دوسری

چنانچہ بادشاہ کی درخواست پر ایک پادری لنڈن مین آیا اور بادشاہ نے اوس کی بڑی
توقیر کی چونکہ بسیار رعایا لنڈن کے پوپ کے مذہب کے برخلاف تھی یہہ حرکت بادشاہ کی سب
کو ناپسند ہوئی اور دلون مین بغض پیدا ہوگیا ڈیوک مِن متہہ جو ایک امیر کبیر اور لائق عقیل شخص
تہا مذہب کے تعصب کے سبب فساد پر مستعد ہوا اور مسمی ڈیوک اکیل کو فرانس سے اپنی
مدد کو بلایا رعایا مین سے ایک مجمع اپنے ساتہہ ملایا بادشاہ نے اوسکی سرکوبی کے لئے لشکر
بہیجا اور آپس مین جنگ ہو کر اکیل کے لشکر نے شکست کہائی اور آپ ہی گرفتار ہوکر
سولی ملا پہر مِن متہہ مقابلہ پر آیا اور ایسے زور شور سے لڑا کہ بادشاہی لشکر زیر ہوگیا
اور قریب تہا کہ بہاگ نکلے اتنے مین کرائی نام ایک امیر مِن متہہ کیطرف سے اپنے
سواران کے ساتہہ میدان سے نکل بہاگا اوس کے بہاگتے ہی مِن متہہ کے لشکر مین
بہاگڑ پڑ گئی ایک کے ساتہہ دوسرا نر مِن متہہ بہی گہوڑے پر سوار بہاگا اور گہوڑا
اوسکو ایک دم مین پچاس کوس تک لے پہونچا مگر پہر ایسا تہکا کہ ایک قدم نہ اوٹہا سکا
مِن متہہ نے اپنا گہوڑا وہان ہی چہوڑا اور ایک چرواہے کا لباس لیکر پاپیادہ چلنے
لگا ایک جگہہ چہپا ناگیا اور گرفتاری مین آیا اوسوقت اوس نے اپنا عریضہ نہایت
عجز و نیاز کے ساتہہ بادشاہ کی خدمت مین بہیجا اور معافی تقصیر کا خواستگار ہوا عریضہ
سنکر بادشاہ نے کچہہ دیر تامل کیا اور جواب دیا کہ مِن متہہ کا قصور قابل معافی نہین ہے
سولی پر چڑہایا جاوے چنانچہ وہ بہی دار پر کہینچا گیا آن دو فتوحات کے سبب بادشاہ
اور بہی متعصب ہوگیا پوپ کے مذہب کے لوگونکو بڑی بڑی عہدے ملنے لگے اور مخالف مذہب کے ذلیل اور خوار
تصور ہو کر بادشاہت سے خارج ہونے لگے تو ملک مین ایک بلوا ظاہر ہوا اور خورد و بزرگ بادشاہ
منحرف ہوگئے پوپ پادری وغیرہ قتل ہوئے اور سب نے ملکر ملک فرانس علاقہ ارنج
کے شہزادہ کو جسکے ساتہہ شاہ جمیس کی بڑی بیٹی مسمات میری بیاہی ہوئی تہی
انگلستان کی بادشاہت کے لئے بلایا اگرچہ وہ اس بادشاہ کا داماد تہا مگر بادشاہت

اونہون نے کمال ابتری ہر ایک کام مین ڈالدی علاوہ اسکے اوسی سال مین لنڈن مین ایسی
وبا پڑی کہ اڑسٹہ ہزار آدمی مر گئے دوسرے سال دار الخلافت پر یہہ آفت آئی کہ ایک
نان پزکی دوکان سے آگ لگی اور تین دن اور تین رات شہر جلتا رہا آگ بجہنے
نہ پائی اور شہر کے یہہ سو کوچون کی تیرہ ہزار دو سو حویلیان جلکر راکہہ ہوگئی دوا فتین
تو مخلوق پر یہہ پڑین تیسرے شاہ چارلس کا عمل سال بسال زیادہ مضرا ور تکلیف دہ ہوگیا
اور بادشاہ کی عیاشی اور ظلم اور بے رحمی نے لوگون کو ایسا ستایا کہ لوگ اسکے مرنیکی
خواہشمند تہے باوجود اس ظلم کے اسکی تقریر ایسی دلفریب تہی کہ اگر دشمن بہی اس کے
روبرو آتا دوست بنجاتا اور یہہ براہ فریب باتون مین اپنا کام نکال لیتا بڑا بہاری عیب
اس مین عیاشی و زناکاری کا تہا اوس مین ایسا مستغرق ہوتا کہ انتظام ملک اور عدالت
کیطرف کبہی توجہ نہوتی جسکام مین ہاتہہ ڈالتا کم ہمتی کے سبب سے انجام تک نہ پہونچاتا رعایا
کے ساتہہ اسکی کچہہ محبت نہ تہی بلکہ اونکو اپنے باپ کا قاتل تصور کرتا اور بدظن رہتا
کہ کہین یہہ مجہکو بہی نہ مارڈالین اسکے تقریرین نفاق اور جہوٹ سے بہری ہوئی تہین
اور نہ وعدہ و اقرار پر کسیکو بہروسا تہا آخر انتہہ برس کی عمر پاکر مرگی کی بیماری سے
اپنے پچیسوین برس سنہ سولہ سو پچاسی عیسوی مین مرگیا اور اوس کے بہائی
جیمس نام نے بادشاہت پائی ۔۔

شاہ جیمس دوسرا

اس بادشاہ کا مذہب رومن کیتہلک تہا اپنی والدہ سے اس نے پوپ کے مذہب کے
تعلیم پائی اور اوسپر ایسا پابند تہا کہ جو شخص اوس کے ہم مذہب نہوتا اوسکے ساتہہ دل سے
نہ رکہتا بلکہ ایک شخص کارل نامی کو اوس نے پوپ کی خدمت مین بہیجا اور درخواست
کی کہ کسی متدین دین کے مذہب کا فاضل پادری انگلستان مین مامور کرے کہ لوگون کو آداب
اور عبادت کا طریق سکہلاسے تاکہ لوگ اوسکی ہدایت اور رہنمائی سے راہ راست پر آجائین

شہر تک ورود یہ رعیت سلام کے واسطے کھڑی ہو گئی اور بادشاہ بڑی احترام
سے لنڈن مین داخل ہوکر تخت نشین ہوا۔

شاہ چارلس دوسرا

بڑی محنت و مشقت کے بعد اپنے باپ کے تخت کا وارث بنا تیس برس عمر کا جوان خوبصورت
حسین و خلیق تہا پہلے اپنے خوش اخلاقی سے اس نے رعیت کو راضی رکہا مگر جب تسلط
اچہی طرح بیٹہ گیا تو اپنے باپ کے قتل ناحق کا دعوی پارلیمنٹ مین کیا اور چاہا کہ جس جس
شخص نے اوس کے باپ کے قتل مین سعی کی ہے اونکو از روئے عدالت سزا دی جاوے
دعوی کے وقت یہہ بہی کہا کہ پارلیمنٹ جسکی نسبت معافی خطا کی درخواست کریگی وہ بہی
مین قبول کرونگا چنانچہ بعد التحقیقات بہت امیر اس علت مین ماخوذ ہوئے انجام کار مجرمون
کی جو زندہ تہے تقصیر اس نے بسفارش پارلیمنٹ معاف کی اور اونکو سندین لکہدین
اور بڑے مجرم کرامول اور ارٹن اور برادشو سی تینون جو مر چکے تہے اون کے
نسبت یہہ حکم ملا کہ اون کی لاشین قبرون سے نکالکر کئی دن دار پر آویزان رہین
پہر تہ دار گاڑ دی جائین چنانچہ اسیطرح تعمیل ہوئی — یہہ بادشاہ سلطنت کے
حصول کے بعد عیاشی و فضول خرچی مین مستغرق ہوگیا باوجودیکہ پہلے بہی اسکی شادی
ہوچکی تہی تو دوسری شادی اسنے پورٹگال کے بادشاہ کے بیٹے سے کی اور تین کروڑ
روپیہ نقد و دو شہر قلعی اپنی عورت کے جہیز مین لئے وہ شہزادی اگرچہ حسب و نسب مین
اچہی تہی مگر صورت و قد و قامت مین اچہی نہ تہی کلارنڈن نام مصاحب نے
جو پہلے خوش مصاحب تہا اس شادی سے اسکو منع کیا مگر اوس نے نمانا اور اوسپر عتاب
کیا کے اوسکو شہر سے نکال دیا اور وہ ناراض ہوکر فرانس کو چلا گیا اوس خیرخواہ
کے تشہیر و جرم نے سلطنت پر اودبار چہا گیا اوس کے جانے کے بعد
سلطنت کو بادشاہ نے اپنے مصاحبون و خوشامدیون و عیاشون کو حوالہ کردی

کہ رعیت اوس کے جان کی خواہان ہے تو اوسکو اسقدر وہم طبیعت پر غالب ہوا اور نوبت
یہان تک پہونچی کہ پوشاک کے نیچے چار آئینہ پہنتا اور تپنچون کی جوڑی زیر جیب
مین رکہتا اور چہرہ پر ملال کا بادل چہایا رہتا تہا جو شخص اوسکے پاس جاتا اوس سے بدگمان
ہو جاتا کہ شاید یہہ میرے قتل کا ارادہ نہ رکہتا ہو جب باہر نکلتا تو اپنے خیر خواہون
کی فوج ساتہہ لیکر نکلتا ایک بار جس راہ سے ہوکر نکلتا واپسی کے وقت پہر اوس راستے
سے نہ آتا اس خیال سے کہ مبادا کوئی گہات لگائی نہ کہڑا ہو ایک مکان مین دو تین
راتین پے در پے نسوتا کہ کوئی دشمن اوسکے مارنے کے لئے وہان چہپا ہوا نہ ہو غرض
پہلے تو یہہ وہم وخیال کی بیماری اوسپر غالب ہوئی پہر تپ لاحق حال ہوئی اور رفتہ
رفتہ زندگی باختتام پہونچی مرنے کے وقت لوگون نے پوچہا کہ تمہارے بعد کون جانشین
ہو منہہ سے تو اوسوقت نہ بول سکا مگر اشارہ اپنے بیٹے رچارڈ کی طرف کیا دس سال اسنے
حکومت کی اکہتر ارچہہ سو اٹہاون سنہ عیسوی مین جہان فانی سے انتقال کیا اونچاس
برس کی عمر پائی یہہ بادشاہ مکار و فریبی و فطرتی اور ملکی معاملات مین چالاک تہا اکثر
احکام اسکے بے انصافی پر مبنی ہوتے تہے جب یہہ مرگیا چارڈ اسکا بیٹا جانشین ہوا
مگر آپسکی نااتفاقیان اور امیرون کے نفاق سے ڈرا اور اپنی جان کے خوف کے مارے
سلطنت سے دست بردار ہوکر فرانسیس کے ملک کو چلا گیا اوس کے بعد ایک شخص مسمی مونک
اسکاٹلنڈ کا سپہ سالار اس تدبیر مین ہوا کہ اصل بادشاہ کے خاندان کو پہر بحال کیا جاوے
جب اوسکی مرضی ایسی ہوئی تو شاہ چارلس دوسرے نے اپنی بحالی کے لئے اوسکی طرف
چہٹی لکہی وہ چہٹی اوسنے پارلیمنٹ کو جمع کرکے سنائی اور سب ارکین اسبات پر راضی
ہوئے کہ چارلس کو بلاکر تخت نشین کیا جاوے اور سب کی طرف سے ایک التجا کی
عرضی بادشاہ کی خدمت مین لکہا گیا جب وہ عرضی شاہ چارلس کے پاس پہونچا
فوراً لنڈن کو روانہ ہوا اوسکے آنے سے انگلنڈ مین بڑی خوشی کی گئی اور سمندر سے

رستہ کی تکلیف کا مجمل حال اسطرح درج تواریخ ہے کہ جب یہہ بادشاہ شہر وسطہ سے
چلا راستہ مین راستہ بہول کر اپنے ہمراہیون سے اکیلا رہ گیا اور تن تنہا ایک میندار
کے گہر جا چہپا چونکہ گراموِل نے شہر بشہر اور گانو گانو اشتہار جاری کیئے ہوئے تہے
کہ جو کوئی بادشاہ کو چہپائیگا قتل کی سزا پائیگا اور جو کوئی پکڑکر حاضر لائیگا مال و دولت کے
انعام سے مالا مال ہوجائیگا زمیندار اس سے بہت ڈرا مگر وفاداری پر مستقل رہا اور بادشاہ
کو اپنا لباس پہنا کر جنگل مین جہان اوسکی زراعت تہی لے گیا اور کولہاڑی ہاتہہ مین دیکر
کام مین لگا دیا جب گراموِل کی فوج وہان بہی تلاش کرتے ہوئے جا پہونچے زمیندار نے
ایک بڑی درخت پر چڑہا کر پتون مین بادشاہ کو چہپا دیا ایک رات اور ایک روز بادشاہ
اوسی درخت کی ڈالیون اور پتون مین چہپا رہا باوجودیکہ گراموِل کے سپاہی اوس درخت
کے نیچے بہی آئے پر دن کو چمگادڑ کی طرح اوپر کو آنکہہ اوٹہا کر نہ دیکہا جب سپاہی تلاش
چلے گئے بادشاہ بہوکہ اور پیاس کے صدمہ سے نیم جان سا ہوا درخت سے اوترا اور زمیندار
کی دستگیری سے سمندر تک پہونچا اور جہاز مین سوار ہوکر نارمندی مین جا کر مقیم ہوا
گراموِل نے اس قسم سلطنت کو بہی جب مغلوب کر لیا دلجمعی سے حکومت کرنے لگا پارلیمنٹ
کے اکثر ممبر اوس کے فرمانبردار ہوگئے اور جو مخالف تہے اوسکو اوس نے ذلیل کرکے نکال دیا
فوج کے عہدہ دارون نے جنکی کمال سازش گراموِل سے تہی اپنے اختیار سے گراموِل کو
ملک کا محافظ مقرر کیا اور جہان پناہ قبلۂ عالم کے لقب سے ملقب کرکے لنڈن اور تمام
قلمرو مین منادی کی گراموِل نے فوج کی رضامندی بنیاد سلطنت کی تصور کرکے اونکو اپنا تابعدار
بنایا خلعت و انعام روزمرہ اونکو دیتا اور ہر ایک ماہ تنخواہ پیشگی اونکو تقسیم کر دیتا
جنگ کا سامان گولہ بارود اور ہر ایک طرح کے ہتیارون کا ذخیرہ ہر وقت موجود
تیار رکہتا اپنی عملداری مین اوس نے رعیت کی کچہہ پروا نہ کی صرف فوج کی خاطر
مین مصروف رہا اس سبب سے رعیت اوس کی دشمن ہوگئی جب اوسکو یہہ خبر پہونچی

پائی جب واپس آیا میر مجلس نے اوٹھکر پارلیمنٹ کیطرف سے اوسکو تحسین و آفرین کہی
اور شکریہ بیان کیا بعد ازان سنا کہ شاہ چارلس مقتول کا بیٹا چارلس دوم اسکاٹلنڈ کے
تخت پر تخت نشین ہوا اور رعیت نے اوسکو مظلوم و حقدار تصور کرکے اپنا حاکم بنا لیا ہے
شاید وہ اب اسکاٹلنڈ کا لشکر لیکر انگلنڈ پر حملہ آور ہو یہہ خبر پاکر گرام ڈیل ایک چیدہ
لشکر کے ساتھہ اسکاٹلنڈ کو روانہ ہوا اگرچہ گرامول کے ساتھہ صرف سولہ ہزار سپاہ تھی
اور اسکاٹلنڈ والی پچاس ہزار تعداد مین ستھے مگر فتح خدا داد ہے بعد ایک سخت لڑائی کے
اسکاٹلنڈ کی فوج نے شکست کہائی اور بے اختیار بہاگے گرامول نے اونکا تعاقب
کیا چونکہ اس سے اول بادشاہی خیرخواہون نے چارلس دوم کی خدمت مین اپنا عریضہ
بترغیب لنڈن سے لکھکر امیدوار حصول تخت و تاج کیا تھا اوسوقت بادشاہ نے بہی
مناسب جانا کہ گرامول کے لنڈن پہونچنے سے اول وہان جائے اور اپنے ہواخواہون
کے ذریعہ سے کوئی حیلہ اپنی بہبودی کا نکالے چنانچہ موجودہ لشکر کے ساتھہ انگلنڈ
مین آیا آتے ہی معاملہ برعکس پایا خیرخواہان دولت مین سے بسبب خوف گرامول کے
کوئی بادشاہ کے پاس حاضر نہوا اور موجودہ فوج بہی تتربتر ہوگئی وہانسے بادشاہ
بہت تکلیف اور دقت اوٹھاکر شہر وسٹر مین پہونچا اور سنا کہ گرامول اوس کے
تعاقب مین چالیس ہزار فوج کے ساتھہ چلا آتا ہے ابہی وہان سے چلے جانے کی
تدبیر مین بادشاہ مصروف تہا کہ گرامول وہان آپہونچا اور شہر کے چارون طرف
فوجین ٹوٹ پڑین اور شہر مین قتل عام جاری کرکے ہر ایک کوچہ و بازار مین
خون کی ندیان جاری کردین جسقدر قدرے قلیل فوج بادشاہ کے ساتھہ تھی
ماری گئی یا گرفتار ہوئی اوسوقت بادشاہ نے اپنی جان کو مفت برباد کرنا مناسب
نہ جانا اور پانچ امیرون اور پچاس سپاہیون کے ساتھہ وہان سے بہاگ نکلا
اور خوف و خطر بے شمار سے بچکر اکتالیس روز مین صحیح و سلامت نارمن مین پہونچا

اور مین خود عدل کا چشمہ ہون اور چاہتا تہا کہ انصاف سے حکومت کرون مگر تم نے فساد کر کے
میرے انتظام کو توڑ دیا اور ہزارون آدمیون کی خونریزی کرائی اس مین ہرگز
مجرم نہین ہون یہہ تقریر سنکر پہر مختار العدالت نے جواب دیا کہ یہہ تقریر آپ کی بریت کے
واسطے کافی نہین ہے کوئی ایسی وجہ پیش کیجئے جس سے آپ بری سمجہے جائین اسپر بادشاہ نے
پہر کچہہ جواب نہ دیا اوسوقت چارون طرف سے آواز بلند ہوئی کہ اس ظالم بے رحم کو قتل
کرو بلکہ ایک شخص نے زیادہ تر بے ادبی کی وہ بہی بادشاہ نے سہی اور خاموش رہا اوسوقت
بادشاہ کو تین روز کے بعد قتل کا حکم سنایا گیا اور حسب التجا بادشاہ کے اوسکو اپنے
بال بچون کو ملنے اور ایک لنڈن کے مجتہد کے ساتہہ نماز پڑہنے کی اجازت ہوئی
تیسرے روز بادشاہ مکلف لباس پہنکر مقتل مین آیا اور خاص و عام کے انبوہ مین اپنے
بے قصوری کا حال اس عبارت سے بیان کیا کہ جب تک پارلیمنٹ نے پہلے لڑائی کی
راہ نہ نکالی تہی مین از خود نہین لڑا سراسر بے قصور ہون اب تمکو اگر میرا قتل کرنا
ہی منظور ہے تو میرے بیٹے کو ولیعہد کرو مگر کسی نے جواب نہ دیا آخر سر جہکا دیا
اور جلاد نے تلوار کے ایک وار سے سر تن سے جدا کر دیا اس بادشاہ نے اونچاس
برس کی عمر پائی چوبیس سال سلطنت کی سنہ ایکہزار چہہ سو اڑتالیس مین مقتول ہوا اگرچہ نیت
و مردمیت و رحم و حلم و عبادت و پرہیزگاری مین ضرب المثل تہا شفقت و محبت طبیعت
[illegible] مگر جو باتین سلطنت کے انتظام اور رعب اور سیاست کے لئے درکار
[illegible] اوسکی ذات مین نہ تہین اسواسطے انتظام بگڑ گیا اور رعیت خود سر ہو گئی

کرامول المشہور کرام ویل

[illegible] کے انگلنڈ کے تخت کا یہہ مدار المہام پارلیمنٹ کے حکم سے قرار پایا
[illegible] شیر دلی پر بہروسا کر کے پارلیمنٹ نے اوسکی خدمت مین ایرلنڈ
[illegible] وہ فی الفور اوسطرف حملہ آور ہوا اور فتح

خون سے زمین سرخ ہوگئی قریب تہا کہ مخالفین بہاگ جائین مگر گرامویل نے آخری حملہ
بڑی چہتی سے بادشاہی لشکر پر کیا اور دو دستہ تلوارین مارین گولون کا مینہہ برسایا
جس سے بادشاہی لشکر بے اختیار ہوکر بہاگا گرامویل نے تمام وکمال اسباب وسامان
جنگ وخزانہ بادشاہی اپنے قبضہ مین کرکے مفرورون کا تعاقب کیا اور پچاس ہزار آدمی
بادشاہی فوج مین سے گرفتار کیئے بادشاہ انگلنڈ سے بہاگ کر اسکاٹلنڈ کو چلا گیا اور خواہان
امداد کا ہوا اونہون نے مدد کے عوض مین بادشاہ کو قید کرلیا پارلیمنٹ نے جب یہہ حال
سنا اسکاٹلنڈ والون کو لکہا کہ بادشاہ کا بازو ہمارے حوالے کرین اونہون نے ایک
کروڑ روپیہ بادشاہ کے عوض مین مانگا جو بلا عذر دیدیا گیا اور بادشاہ پابزنجیر پارلیمنٹ
کی قید مین آیا اور حکومت گرامویل کی قائم ہوگئی تمام لشکر اوسکے اشارے پر چلتا
تہا تہوڑے عرصہ مین اوس نے جن جن شخصون کو اپنے برخلاف دیکہا چن چن کر ملک باہر
نکال دیا اور پارلیمنٹ کے چند آدمی جو اوسکی اطاعت مین تہے باقی رہ گئے اوسوقت
بادشاہ مجرم ٹہراکر دار العدالت مین لایا گیا افسران فوج اور پارلیمنٹ کے ممبر اوسوقت
ستر آدمی مجمع مین موجود تہے بادشاہ تیوری چڑہائے ہوئے اون کے روبرو ایک
کرسی پر آکر بیٹہہ گیا اور میر منشی نے بادشاہ کے مجرم ہونے کی مثل باواز بلند پڑہ کر سنا
اوس مضمون کا خلاصہ تہا کہ رعیت کا نقصان . آدمیون کا خون اور ہزارن
قسم کی بدانتظامیان ہ کی زدوکب وعداوت باوجہ سے
واقع ہوئین کچہہ
ازان صدر ف .
مین

اور تم اونکو بچاتے ہو بادشاہ نے تمام مجلس کو ڈہونڈا مگر وہ دستیاب نہوئی کہ پہلے ہی سے
بہاگ کر چلے گئے تہے بادشاہ کے جب پیش نگئی تو اپنے انتظام کو پارلیمنٹ کے سپرد
کیا پارلیمنٹ نے درخواست کی کہ جتنے جنگی جہاز ہین ہمارے محکوم رہین یہہ بات بہی بادشاہ
نے مان لی غرض جو بات نہ ملنے کی تہی وہ بہی بادشاہ نے مان لی پہر پارلیمنٹ نے ایرلنڈ
کے ملک مین پوپ کے تابعینون کے مفسدہ کا بہانہ کرکے چاہا کہ نظامت کے سپاہ سپاہی ہمارے حوالے
کیجائے کہ ہم اپنی تجویز سے اوس مین افسر داخل کرین اسبات سے بادشاہ نے انکار کیا اسبات
پر فریقین مین عداوت کے آگ بہڑک اوٹہی اور دونو لڑائی پر تیار ہو گئے مخالفین یعنے
پارلیمنٹ اور رعایا کی جانب سے لارڈ اسکس سردار فوج کا ہوا اور تیس ہزار آدمی مسلح
اوسکی حکومت مین اور اسیقدر فوج بادشاہ کے ماتحت مستعد بجنگ ہوکر آپس مین
سخت لڑائی ہوئی جسمین پانچہزار آدمی فریقین کا مارا گیا بادشاہ نے شہر اکسفرڈ
مین نیا پارلیمنٹ مقرر کیا اور بہت سا روپیہ اونکی معرفت لیکر خرچ کر ڈالا جس سے وہ
لوگ بہی ناراض ہوگئے بلکہ تمام رعیت ہر روز جنگ اور فساد کے سبب سے ایسی تنگ آئی
کہ تین ہزار عورتین جمع ہوکر پارلیمنٹ مین گئین اور عرض کی کہ خداوند عیسے مسیح کے واسطے
عداوت کو جانے دو اور آپس مین صلح کرو مگر نقارخانہ مین طوطی کی آواز کون سنتا ہے
اون کی عرض کسی نے نسنی بلکہ سپاہیون کو اشارہ کیا کہ اونکو دہکی دیکر نکالدو چنانچہ
نہائت سختی کے ساتہہ وہ نکالی گئین اور اوس کشمکش اور دہکا دہکی مین چار عورتین بے
دم مر گئین اور مخالفت اور زیادہ بڑہ گئی اور پہر پارلیمنٹ کی اسکاٹلنڈ کی فوج نے
دوبارہ بادشاہی لشکر کے ساتہہ مارسٹن مور کے میدان مین لڑائی کی اور کرامل
اسپہد کرامول کی جوانمردی سے مخالفین نے فتح پائی اور بہت سی توپین اور سامان
بادشاہی مخالفون کے ہاتہہ آیا اس شکست کے بعد بادشاہی فوج نے پہر اپنا آپ سنبہالا
اور تیسری لڑائی قصبہ نیوبری کے پاس لڑائی ایسی تیزی و تندی سے کی کہ بہادرون کے

...ن آئے اور چالیس آدمی اوس ہنگامہ مین مارے گئے باقی گرفتار ہوکر پھانسی ملی
... برس کے سلطنت کے بعد اس بادشاہ کی اطوار بدل گئے فضول خرچی اور ظلم و تعدی با انصافی
... طبیعت مائل ہوگئی اور علما و فضلا و عام و خاص کی نظر مین حقیر و ذلیل ہوگیا لڑائی کی
... وقت بہہ اپنے دل کو ایسا چورا تا تہا کہ حتے الامکان جنگ کا روادار نہوتا تہا باہر
... ات اس نے سلطنت کی اور ستہہ برس کی عمر پائی اور سنہ ایکہزار چہسو پچیس علیسوی
... تپ کی بیماری سے مرگیا۔

شاہ چارلس پہلا

یہہ شاہزادہ اوائل سلطنت مین ہر طرح خوش نصیب و رضا قسمت تہا اور حسب انجام ایسی ایسی
مشکلین اوسکو پیش آئین کہ کسی بدنصیب بادشاہ کے پیش نہ آئی ہونگی پارلیمنٹ کے ارکین
نے خرچ اخراجات فوج اور جنگی جہازون کا اسکو خاطر خواہ نہ دیا کیونکہ بادشاہ کی طبیعت
اکثر فضول خرچی کیطرف مائل تہی اسواسطے اس نے بعض ممبراون مین سے موقوف کرکے
نئے ممبر بہرتی کئے اونہون نے بہی فضول خرچی بادشاہ کی ناپسند کی ناچار بادشاہ نے تجارت
کے مال پر بلا منظوری پارلیمنٹ کے محصول زیادہ کردیا اور رعایا مین ناراضامندی پہیل
گئی اور بغاوت کی آگ اسقدر جوش زن ہوئی کہ مذہبی جوش سے پوپ کے مذہب والون نے
پراٹسٹنٹ یعنی مارٹن لوتھر کے مذہب کے پیروی کرنے والون زن و مرد کو تہ تیغ کیا
اور مذہب کو صاف کر ڈالا اکثر بہائیون نے بہائیون کو اور دوستون نے دوستون کو اور
اپنے خویشون نے خویشون کو قتل کر ڈالا اسکی نیت اسبات پر قائم ہوگئی کہ بادشاہت
کا سلسلہ ہی دور کردیا جائے چونکہ بادشاہ کے مخالفین اکثر پارلیمنٹ کے ممبر ہی تہے
بادشاہ نے اپنے وکیل کو حکم دیا کہ ایک لارڈ کمبولٹن اور پانچ شخص اور انگریزون پارلیمنٹ
سے گرفتار کرو مگر قوم کی حمایت سے وہ گرفتار نہو سکے اوسوقت خود بادشاہ پارلیمنٹ
مین گیا اور غضبناک ہوکر کہا کہ افسوس ہے کہ مین خود دشمنون کو پکڑنے کو آیا ہون

چونکہ وہ شاہزادی پوپ کے مذہب کے پیرو ہے وہ اس مذہب کے ترقی مین کوشش کریگی
اگرچہ اس کام کے سرانجام کرنے مین بہت لوگ شامل تھے مگر کسی کی زبان سے اس راز
کا افشا نہوا اجلاس سے ایک روز پہلے ان مین سے ایک شخص نے ایک بیچ دوست کے نام
بے نام و نشان خط لکہا اور اوس مین درج کیا کہ اب کی مرتبہ مجمع پارلیمنٹ مین ایک ناگہانی
بلا نازل ہونیوالی ہے پس مین تمکو کہ تم میرے دوست ہو اطلاع دیتا ہون کہ پارلیمنٹ کے
مجمع کے روز تم وہان نہ جانا بلکہ تم اوس روز کہین شہر سے باہر چلے جانا اور اس حادثہ سے اپنی
جان بچانا وہ امیر اس خط کو پڑہ کر کمال متعجب ہوا اور اصل خط بادشاہی وزیرون کے پاس لے
گیا وہ بہی پڑہ کر سخت اچنبہے مین آئے اور خط بادشاہ کے پاس لے گئے بادشاہ نے اوسکے
مطالعہ سے تامل ہوکر فرمایا کہ کوئی بلائے ناگہانی بارود کے قسم سے پارلیمنٹ پر پڑنے
والی ہے اور حکم دیا کہ اوس عمارت کے تہ خانے کی تلاشی کرو اور خوب ڈہونڈہو کہ اوس مین کچھ
چہپایا ہوا نہو چنانچہ بادشاہی حاجب اس تلاشی پر تعینات ہوا اوس نے باوجود تاکید
بلیغ کے اوس روز تلاشی نہ لی دوسرے روز یعنے جس روز پارلیمنٹ کے اجلاس کا دن تہا
علے الصباح اوس مکان کو دیکہا گیا جب تہ خانے مین اوترا دیکہا کہ کائی خاکس نام ایک شخص
کوزتی پہنے ہوئے اور جوتی چڑہائے ہوئے چور قندیل ہاتہ مین لئے ہوئے جیب مین
شتابے بہرے ہوئے جابجا بندوبست کر رہا ہے اور بارود کی لکیر زمین پر کہنچے ہوئے
موجود ہے حاجب کو دیکہ کر وہ بولا کہ کیا کہون اگر تم سب کو اور اپنے آپ کو اس سرنگ
مین اوڑا کر خاکستر کر دیتا تو مین میرے دل کی مراد تہی خیر جو کچھ ہوا سو ہوا اب کیا ہوتا ہے
چنانچہ وہ منفے العوبہ گرفتار ہوکر بادشاہ کے روبرو لایا گیا ہرچند اوسسے دریافت کیا گیا
کہ یہہ کام تم نے کس کس کے اشارہ سے کیا وہ خاموش رہا آخر جب شکنجہ مین کہنچا گیا
اور مار پڑنے لگی تو اوس تمام سازش کا حال اوس نے ظاہر کر دیا اور اپنے آدمیون کے نام
مفصل لکہوا دیے جب اون معہدہ دن کی گرفتاری کا حکم صادر ہوا تو وہ سب جمع ہوکر

جب بیار ہوئے تو شاہ جمیس ششم اسکاٹلنڈ کے بادشاہ ملکہ میری منتلدیہ مقتولہ کی بیٹی کے سپرد انگلستان کی ولائیت بھی کردی اور اوسکو اپنا ولیعہد بنایا او ستر برس کی عمر مین مرگئی پینتالیس سال سلطنت کی سنہ الیزابیتھ سوتین اسکا سال وفات ہوا اسکے مرنے کے بعد شاہ جمیس ششم شاہ اسکاٹلنڈ انگلستان کا پہلا جمیس خطاب پاکر بادشاہ ہوا اور دونو علاقون کی ایک سلطنت ہو گئی ؛

شاہ جمیس پہلا

تخت نشینی سے پہلے اِس بادشاہ کو رومن کیتھلک پوپ کے مذہب والے اپنا ہم مذہب تصور کرتے تھے اور اوسکے بادشاہ ہونے سے بہت خوش تھے اور یقین کر چکے تھے کہ اب یہہ بادشاہ ہمارے مذہب کی ترقی مین کوشش کریگا مگر اس نے بادشاہ ہوکر مارٹن لوتھر کا مذہب قبول کیا اور پوپ کے مذہب سے بریت ظاہر کی اسسے وہ لوگ بادشاہ کے سخت دشمن ہو گئے اور سب نے ملکر ایسی شیطانی حرکت تجویز کی کہ جسسے بادشاہ اور تمام پارلیمنٹ کے لوگ ایک دم مین فنا ہو جائین اور باروت سے سب کو اوڑا دین بہت تک دشمن اس منصوبہ مین رہے سنہ ۱۶۰۵ء مین ان لوگون نے پارلیمنٹ کے بیٹھنے کا مکان جسکے نیچے ایک تہہ خانہ تھا اور تہہ خانے کے اندر لکڑی و کوئلہ وغیرہ سامان بہرا ہوا تھا کرایہ پر لے لیا مالک سے سامان بہی وہ سب خرید کر لیا پہر دو تجھی سے چھتیس پیپے باروت کے اوس لکڑی اور کوئلون مین چھپا کر رکھدی اور مکان کا دروازہ کہولدیا عام آمد و رفت لوگون کی اوس مین جاری رہی کسیکو اسبات کا گمان بہی نہ تھا پارلیمنٹ کے روز جلاس تک انھون نے اپنے کام کا انتظام بخوبی کر لیا اور چاہتے تھے کہ جب بادشاہ اور بادشاہ بیگم اور ولیعہد معہ ممبران پارلیمنٹ جمع ہونگے باروت مین آگ ڈالدی جائیگی جسسے وہ سب اوڑ جائینگے اور اگر بادشاہ کا چھوٹا بیٹا بسبب خورد سالی کے وہان نہ آئیگا تو اوسوقت اوسکا کام گہر پر جاکر تمام کرینگے اور شاہ جمیس کی دختر کو بادشاہ بنائینگے

لشکر اسپین کے لشکر واپس چلی گئی ہے اور جنگی جہازون کی سپاہ کو موقوف کر دیا ہے اسپین کے
میر بحری نے جب یہہ جھوٹھی خبر پائی بے فکر ہوگیا فلاندرس کی فوج بھی ہمراہ نہ لی اور یہہ تجویز
کی کہ انگلستان کے ٹاپو مین جلد پہونچکر جسقدر جہاز انگریزون کے پاوے غارت کر ڈالے چنانچہ
اوسیوقت جہازون کے بادبان کہلوا دیے انگلستان کے میر بحر لارڈ ہنگم نام نے جب دشمنے
جہاز آتے دیکھے فے افوبر کالس کے بندر مین جا ٹھہرا اور لڑائی شروع کر دی اور موقع پاکر
آٹھہ جہاز اسپین کے جن مین بارود بھری تھی گولے مارکر جلا دیے اور لشکر اسپین کے پاس کچھہ بارود
باقی نرہا اسواسطے وہ بہاگے اور انگلستانیون نے اونکا تعاقب کیا اور بارہ جہاز اونکے پکڑ لیے
کچھہ غرق کر دیے صرف تیس جہاز بچے جو اپنے وطن مین پہونچے یہہ فتح نمایان انگلستانیون
کو خدا نے دی تہی ملکہ نہایت دانا ذی شعور منصف عادل مہربان رعایا پرور غریب نواز منتظم
تہے غصہ کے وقت البتہ مغلوب ہو جاتے تہے مزاج مین تیزی بدرجہ کمال تہی اس کے
نیک بختی اور خوبی انتظام سے تمام رعایا مالدار ہو گئی لاکھون روپیہ کا بیوپار ہونے لگا
کئی چیزین اسکے وقت انگلستان مین آئین جیبی گھڑی کا نشان جیب گھڑی سیج گاڑی کی سواری
کی تجویز ہوئی ورنہ اسسے سوای گھوڑے کی کوئی سواری نہ تہی علم کا وہ فیض کہلا کہ زن و مرد
لکہنے پڑہنے لگے اچہے اچہے شاعر پیدا ہوئے کتابین نئی نئی لکھی گئین اہل صنائع فرانس کے
ملک سے لنڈن مین آئے اور سب نے ان سے صنعتین سیکہین اسکے عہد مین تمباکو ایک ڈاکٹر جسکا
نام ریلی تہا انگلستان مین لے گیا اور آلو جزیرہ ایرلنڈ سے آئے پہلے اسسے تمام انگلستانی
کچی مٹی کے گہرون مین رہتے تہے و آلات و اسباب خانہ داری چوبی ہوتے تہے اسکے وقت
بڑی بڑی پختہ عمارتین بنین برتن تانبا کانسے چینی شیشہ کے بنائے گئے سونے کے وقت
چارپائیون پر پہلے بہوسہ بچھایا جاتا تہا اسکے وقت طرح طرح کے فرش قالین شطرنجیان تجویز
ہوئین مکانات ہوادار بنائے آتشخانے باورچیخانہ غسلخانے الگ الگ بنائے گئے اگرچہ
ملکہ میری کو اس ملکہ نے بے گناہ قتل کیا مگر جبتک زندہ رہی پچہتاتی رہی آخر مرض الموت مین

جان آفرین وجان ستان کا نام زبان پر لائی جلاد نے ایک تلوار کے وار سے سر اوڑا دیا۔
حقیقت مین یہہ ملکہ بے گناہ و بے قصور قتل ہوئے اور باعث صرف تعصب مذہبی تہا چونکہ
ملکہ میری عورت نہایت خوبصورت و نازنین تہی اور اوسوقت انگلنڈ و اسکاٹلنڈ مین کوئی ویسی
خوبصورت عورت وسکی ہمشکل نہ تہی اس لئے لوگون کو اوسکے قتل پر کمال افسوس ہوا انہین ایام مین فلپ نام اسپین کے
کے بادشاہ نے جو مدت سے انگلستان کی فتح کرنے کے فکر مین تہا مستعد ہوا کہ انگلستان پر فوجکشی
کرے اصلی باعث اوسکی فوجکشی کا تعصب مذہبی تہا کہ وہ بہی پوپ کے مذہب کا پیرو تہا اور چاہتا
تہا کہ مارٹن لوتہر کے سچے دین کے عقاید کو نیست و نابود کرکے انگلستان مین دوبارہ پوپ کا مذہب
پہیلائے اس ارادہ پر اوس نے ایک بیڑا ایکسو تیس بڑے بڑے جہازون کا تیار کرکے نام اوسکا
اجیت یعنے حصن حصین رکہا اور اوس مین چون ہزار سپاہی جرار مسلح بہادر کار آزمودہ
سوار کرکے انگلستان کو روانہ کئے جب انگلستان والون کو اس یورش کی خبر ہوئی سب کے
دل مین خوف پیدا ہوا ملکہ ایلزبتہ نے بہی ایک امیر البحر ہورڈ نام کو ایک چہوٹی سی جنگی
بیڑے کے ہمراہ دشمن کے مقابلہ کو مامور کیا یہہ بیڑا صرف تیس جنگی جہاز کا تہا اور کسیکو امید نہ تہی
کہ یہہ تہوڑی فوج دشمن کی کثیر فوج پر فتحیاب ہوگی مگر انگلستانی اپنے شجاعت و جوانمردی
و فضل الہی کے بہروسے پر اپنے آپ کو غالب تصور کرتے تہے اسپین کی بیڑوں کے
روانہ ہونے کے دو روز بعد سمندر مین ایک طوفان عظیم اوٹہا اوس صدمہ سے بہت سے
جہاز غرقاب و برباد ہوگئے ناچار اسپین کی فوج مصیبت زدہ ہوکر پہر اپنے ملک کو واپس چلے
گئے اور دوبارہ شکستہ جہازون کی مرمت کرکے سامان درست کیا اتفاقاً اسپین کا امیر البحر
جو اوستاد و واقف جہاز رانی اور دریائی لڑائی کا تہا انہین ایام مین مرگیا اور امیر البحری کا
عہدہ ڈیوک مدینا سدونیا کو ملا یہ شخص جہاز رانی کے کام سے ناواقف تہا اس نے بعد درستی سامان
کے لنگر اوٹہایا اسکو حکم تہا کہ فلاندرس سے اور فوج ہمراہ لیکر انگلستان کو جائے اوس
راستہ مین ایک مچہلی کے شکاری سے خبر سنی کہ انگلستانی فوج خبر صدمہ طوفان اور واپسی

منصوبے اپنی رہائی کی۔ کئی آخر ایک سازش ظاہر ہوئی کہ ملکہ میری کی تجویز سے خنازیر
نے یہہ چاہا کہ فرصت پاکر ملکہ الزبتہ کو قتل کردین آخر یہہ راز فاش ہوا اگرچہ چندان ثبوت
مقدمہ مین نہ تہا مگر شک وشبہ مین بہت سے آدمی سولی پر چڑہائے گئے بلکہ ملکہ میری
کی نسبت اسی جرم مین قتل کا فتوے دیا گیا اور سند حکم قطعی کی جاری ہوکر چار امیرون
اور دو جلادون کو دی گئی اور حکم ہوا کہ ملکہ میری کو قتل کرین وہ چارون امیر اور دو جلاد
ملکہ میری کے پاس گئے اور اطلاع دی کہ کل فجر کو پہر دن چڑہے تم قتل کئے جاؤگی جو
جو کاروبار منظور ہو اس عرصہ مین کرکے فراغت کرلو جب رات گذری اور قتل کے دن
صبح نمودار ہوئی ملکہ میری نے اچہا لباس مخمل کا پہنا اور مرنے پر مستعد ہو بیٹہی وقت جب
قریب آیا ایک امیر اون مین سے ملکہ کے پاس گیا اور کہا کہ میرے ساتہہ قتل کے مقام پر
تشریف لے چلئے ملکہ نے کہا کہ مین تیار ہون یہہ کہکر دو صاحبون کے کندہے پکڑکر اوسکے
اور اپنے نوکرون چاکرون سے رخصت ہوکر مقتل کو چلے وہ مکان بہت مکلف سیاہ
بنات سے آراستہ تہا وہان پہونچکر بیٹہہ گئے ایک امیر نے وہان بادشاہی سند جو درباب قتل
ملکہ میری کے جاری ہوئے تہے آواز بلند پڑہکر سنائی پہر ایک مجتہد دین کا اوٹہہ کہڑا ہوا
اور دین کے معاملات مین نصیحت کرنے لگا جس مین پوپ کے عقائد کی مذمت اور مارٹن لوتہر
کے مذہب کی تعریف تہی ملکہ نے اوس پادری کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ مین یہہ تقریر نہین
سنتی مین پوپ کے مذہب مین مرونگی پہر دونو جلادون نے ہاتہہ باندہکر عرض کی کہ قصور معاف
کیجئے ہم حکم بجالانا چاہتے ہین ملکہ نے جواب دیا کہ مین بکشادہ پیشانی جیسے اپنے خدا کی بخشش
کی امیدوار ہون تمہین معاف کرتی ہون پہر ایک تقریر اپنی بے گناہی اور بے قصوری
کے باب مین بکمال فصاحت درعب کے اور سب کو بتلا دیا کہ مین ناحق ماری جاتی ہون
اور متعصب عیسائی دین کی دشمنی سے ناحق میری جان لیتے ہین پہر جلاد کے ہاتہہ سے
رومال لیکر بے خوف ودہشت اپنی آنکہونپر باندہ لیا اور سر جہکا دیا اور خداوند جان

خون آشام اسکا خطاب قرار پایا غضب کے آگ سے دن رات جلا کرتی تھی، ہر ایک شخص کیطرف سے اس کے دل مین بغض و کینہ بھرا رہتا تھا سچے دین کی دشمنی و خونریزی و تکبر و خود غرضی و بخل و عداوت کا پتلا اسکا وجود تھا-

ملکہ الزبیتھ

یہہ ملکہ بہت نیکنام و منتظمہ تھی شائستہ و ناموری و بہبودی ملک انگلستان سے جتنے اس ملکہ کے وقت ہوئی کسی بادشاہ کے وقت وقوع مین نہین آئی تھی اسکی تخت نشینی کے وقت تمام و خاص رعایا برایانے خوشی کی گھر گھر شادیانے بجے سب سے اول اسنے دین کی غلطیان رفع کرنے پر توجہ کی پوپ کے قواعد کو بالکل رفع دفع کر دیا رومن کیتھلک کا طریق اوٹھا کر مارٹن لوتھر کی تادیب و طریق کو پھیلایا اور سنئے قاعدے مصلح دین کے کہ عین حق دیجاتے تھے پارلیمنٹ کے منظوری سے جاری کئے چونکہ ملکہ میری استوارٹ اسکاٹلینڈ کی حاکم اسکی پھوپھی زاد بہن پوپ کے مذہب کے پابند تھی بسبب مخالفت دین کے اس کے حاسد ہوئی اور اسسے گریز کرنے لگی اور یہہ مخالفت دونو طرف سے بڑہ گئی پر ملکہ میری حاکم اسکاٹلینڈ کی رعیت بھی بسبب مخالفت مذہب کے اوسکے دشمن ہوگئے کیونکہ مارٹن لوتھر مصلح دین کا مذہب اوسوقت انگلینڈ و اسکاٹلینڈ مین گھر گھر جاری ہوچکا تھا مین اوسکے اور اوسکی رعیت کے ایک سخت جنگ ہوکر ملکہ میری نے شکست کہائی اور گرفتار ہوکر لخلیون کے قلعہ مین محبوس ہوئی اور بڑی بڑی تکلیفین اوٹھائی چونکہ وہ عورت بکمال خوبصورت و صاحب تدبیر تھی قیدمین پڑے پڑے اوسنے ایک جوان صاحب ہمت ڈگلس نام کو اپنا مددگار بنایا اور اوسکی کوشش سے قید سے رہائی پائی رہائی کے بعد چھہ ہزار آدمی اوسنے پھر جمع کیا اور دشمنون کے ساتھہ سخت لڑائی کی مگر پھر بھی شکست کہائی اور اسکاٹلینڈ سے بھاگ کر انگلینڈ مین آکر پناہ گزین ہوئی ملکہ الزبیتھ نے اوسوقت اوسکے ساتھہ کچھہ مروت نہ کی بسبب مخالفت مذہبی کے اوسکو ایک قلعہ مین قید کر دیا اٹھارہ برس تک وہ قیدمین رہی اس عرصہ مین اوسنے بہت سے

مذہب پوپ کے پیرو تہے اور ملکہ جین گری مارٹن لوتہر مصلح دین کے مرید تہے ملکہ میری کے
بادشاہ بنانے سے پچہتائے اور ڈیوک نورتہمبر امیر الامرا جسکے سعی سے اول ملکہ جین
گری تخت نشین ہوئی تہی اپنی جان کے خوف سے بہاگ گیا ملکہ میری نے اوسکی گرفتاری کو فوج
ماموری کی چنانچہ گرفتار ہوکر دار پر کہنچا گیا ملکہ میری نے چاہا کہ مارٹن لوتہر کے اعتقادات کو نیست و نابود
کرکے پوپ کے اعتقادات کو فروغ دے اسی ارادہ سے اوس نے ارکان دولت کے تجویز سے
شاہزادہ اسپین کے ساتہ شادی کی اور ملکہ جین گری اپنی بہن اور اوسکے شوہر کو پہانسی
دیکر مار دیا اور پوپ کے مذہب کے فروغ دینے کے لئے دو شخص مجتہد ایک مسمی رڈلے
دوسرا لاٹمر مارٹن لوتہر جسنے دین کی اصلاح کی تہی جیتا جکڑ کر زندہ آگ مین جلا دئیے
پہر ایک اور مجتہد گرامر نام دو سو آدمیون کے ساتہ اسی دینی عداوت کے سبب سے آگ مین
جلوا دیا ایسی لیسے شریح ظلم دینی و دنیاوی امور مین ہونے لگے جسسے رعایا سخت ناراض
ہو گئی شہر کالس جو دو سو برس سے علاقہ فرانس مین انگلستان کے تصرف مین تہا فرانسیسون
نے لیا اور ملکہ کی کوئی کوشش کارآمد نہوئی ملکہ اس خرابی اور شکست فاش سے
بکمال متردد ہوئے یہان تک کہ ایک روز چلا کر کہا کہ اگر مین مرجاؤنگی تو بہی شہر کالس کے
چہنجانے کا داغ میری جگر پر نقش ہوگا غرض کہ ایسے ایسے امور مشکل کے پیش آنے اور رعیت کے
ناراضی و بدگمانی اور شوہر کی بے پروائی و بے مروتی اور ظلم و تعدی کی شامت سے ملکہ
ہر ایک کام مین ناکام رہی اور بکمال غم و غصہ سے تپ لاحق حال ہوگئی رفتہ رفتہ بیماری اسقدر ترقی پر آئی کہ ملکہ زندگی
سے ناامید ہوگئی اوسکو خیال تہا کہ میری مرنے کے بعد میری بہن الزبتہ بادشاہ ہوگی اس حسد سے اوسکی جان کے خواہان
ہوئی مگر وہ عقیلہ عورت مرگ کے دم تک اوسکے پاس نہ آئی یہہ ملکہ آخر اجلاس کے پانچوین
سال تپ کی بیماری سے مرگئی تینتالیس برس کی عمر پائی سنہ ایکہزار پانسو اٹہاون عیسوی
مین دار فانی سے رحلت کی اس ملکہ کو کیتہلک کے مذہب کی بڑی پچہ تہی اور چاہتی تہی
کہ دوسرے مذہب والون کو یک قلم قتل کرا دون بہت سے خونریزیون کے سبب سے ملکہ

یہہ بات سنی نہایت غضبناک ہوا اور مشتہر کیا کہ جو عیسائی مارٹن لوتھر کی کتاب کو دیکھیگا ملعون ہو جائیگا اس بادشاہ کو بھی مارٹن لوتھر کی کتابین دیکھنے کا شوق ہوا اور پوپ سے اجازت منگواکر ملاحظہ کین اور اوسپر ایک مضمون مفید مطلب پوپ کے لکھا جسسے پوپ نے خوش ہوکر حامی دین کا خطاب سکو دیا غرض عیسائی دین کے علما مین نہایت بحث شروع ہوئی اور انقلاب تازہ ظہور مین آیا اور اوس کیتھلک نے سب کے برخلاف ہزارون لوگ ہوگئے اور رسید نے مارٹن لوتھر کو مصلح دین مقرر کیا آخر یہہ بادشاہ سنہ ایکہزار پانسو سینتالیس عیسوی مین مرگیا ستاون برس کی عمر پائی سینتیس ۳۷ سال حکومت کی ؞

شاہ ایڈوارڈ چھٹا

آٹھوین ہنری کے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا شاہ ایڈوارڈ تخت نشین ہوا یہہ بادشاہ نہایت خلیق رحمدل انصاف دوست سنجیدہ و فہمیدہ تھا اگرچہ عمر تھوڑی تھی مگر عقل و ہوش بزرگانہ تھی امورات سلطنت کے ضرورت کے لئے اگر کسی سے قرض لیتا فی الفور وعدہ پر اداکر دیتا جب کہین باہر جاتا شہر مین منادی کراتا کہ جو شخص مظلوم و مسکین ہو وہ اپنا حال بے وسیلہ غیرے کے اگر کہے ہر ایک متنفس سے بخلق و محبت پیش آتا مگر افسوس کہ اسکے زندگی نے وفا نہ کی اور سات برس سلطنت کرکے ایکہزار پانسو ترپن سنہ عیسوی مین بیمار ہوکر مرگیا اوسکے مرنیکا خاص و عام نے غم کیا چونکہ اسکی کوئی اولاد نہ تھی اسکی بہن مسمات میری شاہ ہنری ہشتم کی بیٹی جانشین ہوئی ؞

ملکہ میری

شاہ ہنری ہشتم کی دو بیٹیاں تھین ایک میری دوسری جین گری دونو نے سلطنت کا دعوی کیا پہلے دس روز تک جین گری کی سلطنت قایم ہوئی پھر ملکہ میری نے ارکین دربار کو اپنی طرف کر لیا اور سب نے اوسکو بادشاہ مان لیا جب ملکہ میری بادشاہ بن چکی اور اوسکی حکومت کے منادی مشتہر ہو چکی تو بہت لوگ بسبب اسبات کے کہ ملکہ میری

رشاہی

منگائی والسی نے اس حکم کی تعمیل مین دیر کی اور بنجا اکر بادشاہ پہلی عورت کو طلاق دیوے
ں حرم مین اس متلون المزاج بادشاہ کی طبیعت فی الفور والسی سے برگشتہ ہوگئے
اور معزولی و قرقی جائداد کا حکم دیا والسی اوسی غم و غصہ مین بیمار ہوکر مرگیا بیماری کی
حالت مین والسی کا یہہ کلام درد انگیز تہا کہ وہ کہا کرتا تہا کہ جس سرگرمی سے مین نے
اس بادشاہ کی خدمت و حاضر باشی کی اگر کاش اپنے خدا کی خدمت و بندگی اسقدر
کرتا تو وہ مجہے ہرگز ایسی خرابی اور مفلسی کے حال مین نہ چہوڑتا یہہ بادشاہ اگرچہ سخی اور
فیاض تہا مگر الفت اور محبت و گرم جوشی اسکے بالکل بے بنیاد تہی جسکو آج دوست کہتا کل
اوسکا دشمن بنجاتا زبردستی فضولخرچی ناانصافی جہل مرکب گمراہی خودمطلبی جور و
جفا اسکے جسم مین بجائی خون بہرا ہوا تہا چہہ عورتون سے اس نے شادی کی اور یہہ وتیرہ
اختیار کیا کہ جب ایک عورت سے نکاح کرتا دو چار ماہ تک اوس سے صحبت گرم رکہتا بعد
روز اوسکے صحبت مانوس طبع ہوتی پہر اوس سے بیزار ہوجاتا اور کوئی نہ کوئی حیلہ
حوالہ بنا کر یا تو اوسکو قتل کرادیتا یا بخلاف ننگ و ناموس طلاق دیدیتا اس بادشاہ کے
وقت پوپ امام مذہب عیسائی نے اشتہار جاری کیا کہ ہمکو ہر ایک گنہگار کے گناہ معاف
کردینے کا اختیار ہے خدا کی جناب مین ہم سفارش کر سکتے ہین پس جس شخص کے خدا سے
اپنے اگلی پچہلی شوخی کے گناہ معاف کرانے منظور ہون وہ حسب حیثیت روپیہ داخل
کرے چٹہی اوسکو دی جاویگی چونکہ سب عیسائی اوسکو امام و خدا جیسے مسیح کا نائب تصور
کرتے تہے سب کو یقین آگیا اور لاکہون روپیہ پوپ کے خزانہ مین داخل ہونے
لگے پوپ کے ان حرکات سے کہ خلاف دین و آئین و شرع تہی ایک شخص مارٹن لوتہر نام
کہ مرد فاضل و عالم و مدرس تہا ایسا برا مانا کہ پوپ کی پیروی سے نکلکر
الزام دینی اوسپر قائم کئے اور چار کتابین پوپ کے باطل عقیدون کی تردید
تصنیف کین اور چہاپہ کی کل کا ایجاد کر کے وہ کتابین چہاپ کر دین جب

برس کی عمر پائی تئیس سال سلطنت کیے۔

شاہ ہنری آٹھوان

یہہ بادشاہ اٹھارہ برس کی عمر مین اپنے باپ ساتوین ہنری کے تخت پر بیٹھا اسکے شروع
اجلاس مین ترقی اور اقبال کا سامان ایسا تہا کہ بظاہر یورپ مین کوئی بادشاہ اوسکے ہم پلہ
نہ تہا پچاس ہزار فوج جرار تیار تہی سامان ملک گیری وجنگ کا سب موجود خزانہ مال و دولت سے
بہرا ہوا تہا اس سلطنت کے حاصل کرنے سے یہہ کمال متکبر ہو گیا اور چاہا کہ فرانس پر فوج کشی
کرے اور سامان کی تیاری کا حکم دیا سامان کیے دہہ تعیّنت ہونے تک عیش وعشرت مین ایسا
مستغرق ہوا کہ ارادہ مہم کا فسخ کر دیا بلکہ اسقدر عیاشی پر کمر باندہ لی کہ باپ کا جسقدر خزانہ
تہا اوسی مین خرچ کر ڈالا جب خزانہ خالی نظر آیا پہر خزانہ جمع کرنے کے فکر مین پڑا اور
والسی نام ایک امیر کو کہ ایک لائق وکار آزمودہ وصناد عقب وشیر باتدبیر تہا مختار الملک
بنا کر حکم دیا کہ آئندہ ایسا انتظام کرے جسسے شاہی خزانہ پہر اصلی حالت پر آ جائے مگر یہہ کام
اوسکے سپرد کر کر پہر خبر نہ لی کہ کیا ہوتا ہے اور آمدنی اور خرچ کیا ہے علاوہ اوس کے
بادشاہ کی فضولخرچی کی انتہا نہ تہی مختار الملک ہر ایک کام مین مختار تہا اور اوسکی تدبیر
سے کام چلتا تہا بادشاہ رات دن عورتون کے ساتہہ صحبت رکہتا کبہی کسی غریب مستغیث
کے حال پر آنکہہ اوٹہا کر بہی نہ دیکہتا والسی مختار نے اپنا اختیار قائم کرنے کے واسطے
بادشاہ کو کسی حرکت سے منع نکیا اور اوسی حالت مین مستغرق رکہا ہر ایک چیز پر جو بادشاہ
کو رغبت دیکہتا فی الفور بہم پہونچا دیتا چنانچہ مدت مدید تک مدار المہامی کے منصب
پر ممتاز رہا مگر جب اوسکی دولت کے زوال کا وقت آیا فی الفور بیعزت ہو کر نکالا گیا
بادشاہ نے تمام جائیداد اوسکی ضبط کر لی اور سالہا سال کی خدمت پر کچہہ لحاظ نکیا
باعث یہہ ہوا کہ بادشاہ کو پہلی عورت کے طلاق دینے اور نئی عورت کے ساتہہ نکاح
کرنے کا شوق ہوا اور والسی کو حکم دیا کہ پوپ امام مذہب عیسائی سے اسباب مین فتویٰ لے

یہہ حال تہا کہ مجرم کی تقصیر کبہی معاف نہوتی اور نیکو کارون کی وہ توقیر کیجاتی کہ اورون کو بہی
وہ حال دیکہکر نیکو کاری کیطرف رغبت ہوتی شہرون مین مدارس جاری ہوئی علم کا بازار گرم
ہوا لوگ لکہنا پڑہنا سیکہے بڑے بڑے نامی مصنفون کو جنہون نے انگریزی زبان کو آرایش
کا جامہ پہنا کر کتابین تصنیف کین بڑے بڑے انعامات دیے گئے فن عمارت و نقاشی و مصوری
و سنگتراشی وغیرہ مین لوگون نے بادشاہ کی قدردانی سے کمال حاصل کئے اور اچہی اچہی
خوش تراش نکالی علم موسیقی کا پہیلا بڑے بڑے تحفہ باجون کی ایجاد ہوئی اکثر ہمسایہ
بادشاہون سے دوستی کا رابطہ جاری کہا جسسے تجارت کو بڑا فائدہ پہونچا غرض کہ اسکے
وقت مین انگلستان نے ذہن رسا و عقل رسا و دانائی و ہوشیاری و ایجاد مین بڑا نام
پیدا کیا اگرچہ چندبار بادشاہ کو دشمنون کے ساتہہ لڑنے کا بہی اتفاق ہوا مگر اسکی حسن تدبیر سے
انتظام بخوبی قایم رہا کیونکہ بادشاہ کی طبیعت لڑائی سے متنفر تہی اسواسطے لڑائی جلد
باختتام پہونچ جاتی تہی چونکہ انگلستان مین رسم تہی کہ چور چکار بدمعاش اوٹہائی گیرے
خونی وقوع جرم کے بعد اگر کسی خانقاہ مین جاکر پناہ گزین ہوتے عدالت کو اوسپر دست اندازی جایز
نہوتی جب تک وہ وہان رہتا عدالت کے مواخذے سے بری رہتے سال دو سال وہان
رہکر جب مقدمہ پرانا ہو جاتا نکل آتے پہر دوسرا جرم کرکے وہان جا بیٹہتے اس بادشاہ نے
حکم دیا کہ ایکدفعہ مجرم خانقاہ مین پناہ لینے مین مواخذہ سے بری سمجہا جائیگا اگر دوبارہ
اوسسے کوئی جرم سرزد ہوگا تو خانقاہ سے بہی پکڑ لیا جائیگا اس بادشاہ کے وقت
اہل انگلستان نے ایک بڑا جنگی جہاز بنایا اور سمندر مین چلایا اور تمام ملکون مین نشان و شوکت
حاصل کی اسکی ابتدا گویا اسی بادشاہ کے وقت ہوئی اسسے پیشتر جب بادشاہ کو جہاز
مطلوب ہوتے تہے تو سوداگرون سے کرایہ پر لئے جاتے تہے ستا انفرڈ کے زمانہ کے بعد
یہی بادشاہ ہوا جسنے سلطنت مین نیکنامی حاصل کی اور لوگون کو فایدہ پہونچایا
آخر بکمال نیکنامی سنہ ایکہزار پانسو نو عیسوی مین جہان فانی سے رحلت کی باون

کو اسکا یہہ عمل سخت ناپسند ہوا اور چاہا کہ کوئی اور سلطنت کا وارث کہڑا ہو یہہ خبر ہنری
ٹہوڈر الملخاطب بہ نواب رچمنڈ حاکم نارمن کو پہونچی بدعوی رشتہ داری شاہ ہنری ششم کے
فرانس کے دربار مین گیا اور مدد طلب کی شاہ فرانس نے اپنا لشکر اوسکی مدد پر دیا اور وہ
بڑی جمعیت کیے ساتہہ انگلستان مین داخل ہوا اسطرف سے شاہ رچارڈ بہی اپنی فوج بیشمار ہمراہ لیکر
اوسکے راستہ روکنے کو روانہ ہوا اور بوزورتہہ کے میدان مین دونو فوجون کا مقابلہ
ہوا اور ایسی لڑائی ہوئی کہ روئے زمین خون سے لالہ زار بنگیا شاہ رچارڈ کی تمام فوج
تہہ تیغ ہوئی خود بہی رچارڈ مارا گیا مقتولین کی نعشون کے ڈہیر مین سے بادشاہ کے
نعش بہی نکلی اور اوسکے قریب ایک جہاڑی کے نیچے تاج بادشاہی پڑا ہوا پایا وہ تاج
اوسیوقت لوگون نے اوٹہا کر رچمنڈ کے سیر پر رکہدیا یہہ واقع سنہ ایکہزار چارسو پچاسی عیسوی
مین وقوع مین آیا اس فتح کے بعد شاہ رچمنڈ اپنا لشکر لیکر لنڈن مین گیا رعایا مبارکباد
کہتی ہوئی استقبال کو آئی اور پارلیمنٹ نے جمع ہوکر اوسکو شاہ ہنری ہفتم کا خطاب
دیکر تخت نشین کیا —

شاہ ہنری ساتوان

اس بادشاہ نے تخت نشین ہوکر فی الفور بنظر رفع فساد باہمی شاہ ایڈوارڈ چہارم کے
بیٹی مسمات الزبتہ کے ساتہہ شادی کرلی اور نکاح کے وقت ان دونو فریق کے گلون مین
سفید و سرخ پہولون کے ہار پہنائے گئے اشارہ یہہ تہا کہ آج سفید اور سرخ پہولون کے
آپس مین صلح و صفائی ہوگئی مغایرت کسی طرح کی درمیان نرہی اس نیک شگون کی تقریب
مین دار الخلافت مین بڑی خوشی ہوئی اس بادشاہ نے سلطنت کا انتظام کمال نیک
نیتی اور خوبی کے ساتہہ کیا تمام قلمرو مین امن چین ہوکر تجارت کا بازار کہل گیا لوگون
کو فائدے ہونے لگے رعایا سرکاری معاملہ و محصول از خود ادا کرتے تہے دربار ہی
امیرون مین اتفاق تہا جس سے نمکحرامی وقوع آتی اوسکو سخت سزا دیجاتی عدالت کا یہہ

شاہ ایڈورڈ پانچوان

یہہ بادشاہ بارہ برس کی عمر مین تخت نشین ہوا رچارڈ ڈیوک کہ اسکا حقیقی چچہ بادشاہ کا
خورسالی بادشاہ کے مختار کل و مدار المہام قرار پایا مختار کل ہوکر رچارڈ نے بیوفائی پر کمر باندہ
لی اور چاہا کہ بادشاہ اور اوسکے چہوٹے بہائی خورد سال کو بادشاہی سے محروم کرکے خود بادشاہ
بن جائے چنانچہ اوسنے بادشاہ مرحوم کی اولاد کو کم اصل ہونے کا الزام لگایا اور مشہور کیا
کہ کم اصل آدمی لائق تخت نشینی کے نہین ہوتا چنانچہ دونو کو لنڈن کے قلعہ مین قید کیا
اسبات پر لارڈ ہیسٹنگس نے جو ایک رکن اعظم سلطنت کا تہا مخالفت کی اور نہ چاہا کہ بادشاہ
اور اوسکا بہائی قید مین ہون اوسکے ارادہ سے جب چارڈ نے خبر پائی فریب سے اوسکو
پکڑکر قتل کرادیا پہر تو برملا کہلم کہلا شاہ مرحوم کی حق تلفی پر مستعد ہوا اور اپنا دعوی سلطنت
کی نسبت ظاہر کیا ڈیوک بکنگہم جو بڑا دوست و رفیق رچارڈ کا تہا اسبات پر اوسکا حامی
بنا اوسنے رعایا اور ارکین کو رچارڈ کی بادشاہت پر رضی کرلیا جب پارلیمنٹ جمع
ہوا اور سب کے منظوری سے رچارڈ کو تخت نشین کرکے تاج شاہی پیش کیا گیا تو اوس
مکار نے ایک سرد آہ بہرکر قبول کیا گویا شاہ مرحوم کے مرنے کا اوسکو اوسوقت افسوس
ہوا بادشاہ ہوکر یہہ دونو لڑکون کے مارنے کے فکر مین پڑا آخر ایک رات اپنے نوکر بہیجکر
حالت خواب مین دونو بہتیجون کو گلا گہونٹ کر مروا دیا۔

شاہ رچارڈ تیسرا
المخاطب بہ رچرڈ ظالم

یہہ بادشاہ نہایت ظالم بے رحم خونریز سفاک پیشہ قد بدصورت بدکار تہا ایک ہاتہہ اسکا
شانہ سے سوکا ہوا تہا اور ایک کاندہا دوسرے سے بڑا ہوا اسواسطے خلقت اوسکو کبڑا
کہتی تہی تمام عمر اسنے کوئی انصاف نہ کیا بلکہ ظلم و بے انصافی پر مائل رہا سب سے بڑا ظلم اس سے یہہ
ہوا کہ اسنے اپنے برادر زادون سلطنت کے حقدارون کو حق سے محروم کرکے ناحق قتل کیا رعیت

شاہ ایڈورڈ چوتھا

ن بادشاہ نے تخت نشین ہوکر جب بڑے بڑے دشمنون کے قتل سے فراغت پائی چھوٹے
وٹے دشمنون کی طرف متوجہ ہوا اور سینکڑون بے گناہ جو متوسل شاہ ہنری کے تھے پھانسی
ر چڑہا دیے اور اونکی جائداد ضبط کرلی رعایا پر طرح طرح کی زیادتیان کرکے خزانہ بھر لیا
فسق و فجور و زنا میں ایسا مستغرق ہوا کہ ملک کے انتظام اور بادشاہی کام کیطرف اوسکو ذرا بہی
توجہ نرہی چونکہ یہہ بادشاہ نہائت خوبصورت و وضع دار حسین و جمیل تہا اکثر عورتین اوس کے
حسن و جمال پر فریفتہ ہوکر اور اپنے خاوندون سے سررشتہ محبت توڑکر اسکے پاس رہنا قبول
کرلیتین — جو ظلم و ستم کہ ڈیوک کلارنس کے حق مین اسسے سرزد ہوا وہ تمام ظلمون سے اشد
و سخت تر تہا اوسکی تشریح یہہ ہے کہ ایک روز بادشاہ کسی امیر کے چراگاہ مین شکار کھیلتا
تہا اور ایک سفید ہرن کہ کسیکا دست پرورد تہا شکار کیا اوسکے مالک نے دل آزردہ ہوکر
کہا کہ کاش جسنے بادشاہ کو اس ہرن کے شکار کرنے کی صلاح دی تہی وہ ہرن کی سینگون
سے مارا جاتا اور مین اپنی آنکھون سے دیکھتا تو میرا دل سرد ہوتا یہہ تقریر کسی شخص کے زبانی
بادشاہ کی کان مین پہونچی اور بادشاہ نے ہرن کے مالک کو کہ بڑا امیر تہا پکڑوا کر قتل کرا دیا
ڈیوک کلارنس اس ناحق ظلم سے نہائت ناراض ہوا اور اپنی منصبی خدمت کے ادا کرنے کے
لحاظ سے بادشاہ کو ملامت کی بادشاہ اوسکی تقریر سے غضب مین آیا اور قتل کا حکم دیکر
کہا کہ اپنی موت جسطرح تمکو پسند ہو ظاہر کرو ناچار سنگ آمد سخت آمد جبرًا و قہرًا اوس نے جواب دیا
کہ مجھکو شراب کے پیپے مین غرق کرا دو پس اوسیوقت وہ شراب کے بڑے پیپے مین غرق کرا کر
مار دیا گیا — اس بادشاہ نے چاہا کہ فرانس کا ملک جو پہلے انگلستان کے متعلق تہا پھر فتح کرے اس
ارادہ پر بہت سا لشکر تیار کیا مگر اوسی عرصہ مین مرض شدید بیمار ہوکر مرگیا بیالیس برس کے
عمر پائی سنہ ۱۴۸۳ء ایکہزار چارسو تراسی عیسوی مین جہان فانی سے رحلت کی ولیعہد
اسکا ایڈورڈ پانچوان جانشین ہوا —

خطاب پاکر متوسلان و دوستان و خیر خواہان ایڈوارڈ کو بیدریغ تہہ تیغ کیا اور بہت سے گہاگر
ہلینڈ کے ملک مین ایڈوارڈ کے پاس چلے گئے بادشاہ بیگم ہنری کی زوجہ پہر اپنے دلمن مین
آکر حکومت کرنے لگی نو ماہ کے بعد پہر ایڈوارڈ جمعیت معقول کے ساتھہ انگلستان مین آیا
انگلستانے جو ارل وارڈک کے کشت و خون و جور و تعدی سے ناراض تہے اوسکے ساتھہ متفق
ہوگئی اور جمعیت کثیر قایم ہوگئی شہر لنڈن کا جب محاصرہ ہوا رعیت نے بلوا کرکے دروازہ
شہر کا کہولدیا ایڈوارڈ تخت پر قابض ہوا شاہ ہنری بدقسمت پہر مقید ہوا اور بادشاہ بیگم
اور ہیر ارل وارڈک نے پہر باہم متفق ہوکر فوج جمع کی اور مقام سینٹ البنس کے قریب دونو
فریق مین لڑائی ہوئی اس لڑائی مین ارل وارڈک سخت زخمی ہوکر قتل ہوا بادشاہ بیگم اور
شاہ ہنری کا بیٹا مقید ہوکر ایڈوارڈ کے روبرو آئے ایڈوارڈ نے اون سے اس ہنگامہ
پردازی کی بازپرس کی شاہ ہنری کے بیٹے نے جواب دیا کہ مین اپنے باپ کے ملک
مین نقصان کا بدلہ لینے اور ضرر کا تدارک کرنے کے واسطے آیا ہون ایڈوارڈ کو یہہ بات
ناگوار گذری اور اپنے ہاتھہ سے اوس کے منہہ پر تہپڑ مارا اور ڈیوک گلاسٹر اور کلارنس
نے دونو طرف سے حملہ کرکر شاہ ہنری کے بیٹے کو کٹارین مارکر ماردیا اور بادشاہت
ایڈوارڈ کی قائم ہوئی شاہ ہنری بہی ڈیوک گلاسٹر کے ہاتھہ سے سنہ ایکہزار
[illegible] مین عیسوی مین قتل ہوا اور وہ شاہنشاہ جسنے فرانس اور انگلستان پر
[illegible] کی ایسی حالت زار مین مارا گیا اوسکے ہم نشینون سے جو کوئی پکڑا گیا فی الفور
[illegible] بادشاہ بیگم کے کوئی زندہ نہ بچا اوسکے بچ جانے کا یہہ باعث ہوا کہ
[illegible] اوسکے عوض مین پچاس ہزار روپیہ نقد دیکر اوسکو رہائی دلائی اور
[illegible] جو بارہ لڑائیان اپنے شوہر کی رہائی کے لئے دشمنون سے
[illegible] اپنے عیال و اطفال لیکر بحالت افلاس و تنگدستی
[illegible] مین چند سال زندہ رہکر مر گئی —

وہ بدستور خباب پر مستقل رہا بادشاہ کو وہ پابزنجیر جا بجا لئے پہرتا تہا بادشاہ بیگم نے بہی اوسکا پیچہا نچہوڑا ایک روز دونو فوجون کا مقابلہ ہوگیا اور متصل قصبہ سینٹ البنس کے لڑائی ہوئی ارل وارڈک کو شکست ہوئی اور بے اختیار ہوکر بہاگا دوہزار سپاہی اوسکے میدان مین کہت رہے بادشاہ نے بہی دشمن کی قید سے رہائی پائی اور اپنے لشکر مین آیا مگر اس فتح کی بعد دشمنون کا ہجوم نہ ٹوٹا دلیوک یارک کا بڑا بیٹا مسمی ایڈوارڈ نے اپنے باپ کے طرح لشکر جمع کر کر لنڈن مین آموجود ہوا شہر والون نے اوسکے آنے سی بہت خوشی ظاہر کی اور امیدوار ہوئی کہ اب انتظام ہوجائیگا کہ اتنی مدت کی لڑائیون اور شور و فساد سے ملک تباہ ہوچکا تہا ایڈوارڈ نے سب سے اول بادشاہ کی ساتہہ لڑنا اور اوسکو شکست دینا مقدم سمجہا اور لشکر لیکر جہان بادشاہ تہا جا پہونچا فریقین مین سخت لڑائی ہوئی اور چالیس ہزار سپاہی بادشاہ کا عین میدان مین مارا گیا اور شکست فاحش ہوئی شاہ ہنری بدنصیب پہر دشمن کی قید مین آیا اور بادشاہ بیگم جہٹ پٹ جہاز پر سوار ہوکر فلانڈرس کو روانہ ہوئی اس معرکہ مین ہنری کی سپاہ کے تغمہ پر سرخ پہول اور مخالفین کی فوج کی چپراس پر سفید پہول تہا اور لوگ اس لڑائی کو پہول والون کی لڑائی کہتے تہے اس فیصلہ کے بعد پارلیمنٹ نے ایڈوارڈ کو سلطنت کے تخت پر بٹہلایا اور ارل وارڈک وزیر قرار پایا چونکہ ایڈوارڈ نوجوان تہا ارل وارڈک نے اوسکی شادی کیطرف غور کیا بلکہ خود فرانس کو گیا کہ کوئی عالی خاندان لڑکی اس بادشاہ کی نکاح کے لیے تجویز کرے مگر بادشاہ نے اوسکے واپس آنے سے اول ایک انگلستانی عورت سے شادی کرلی اور اسکی تمام کوشش اور سعی کو خاک مین ملادیا یہہ سنکر ارل وارڈک سخت ناراض ہوا اور دل سے ایڈوارڈ کا دشمن ہوگیا اور لوگون کی ساتہہ ملکر کیسے طرح طرح کے فساد برپا کرادیئے اور چاہا کہ اس بادشاہ کا کام بہت جلد تمام کرے اسباب سے ایڈوارڈ ڈر گیا اور تخت چہوڑ کر چلا گیا اوسکے جانے کے بعد پہر سلطان ہنری بدنصیب قید سے خلاص ہوکر تخت پر اجلاس کیا اور ارل وارڈک نے باقی سلطنت

اپنی فتح کی یقینی امید پر جان توڑ کر لڑے اور فتحیاب ہو کر انگریزون کو شہر کا رسے
نکالدیا پھر تو اوس عورت کے بات پر سب کو یقین آگیا اور پے در پے لڑائیان انگریزون کے
ساتھہ ہوئین سب مین فرانسیس فتحیاب ہوے انگلستان کے لوگ مغلوب ہو کر فرانس سے
نکالے گئے اخیر اوس صاحب کرامت عورت کا یہہ ہوا کہ جب وہ عورت شہر کمپین سے
انگریزون کے نکالنے کے لیے سوار ہوئی تو وہان وہ پکڑی گئی اور جادوگری کا فتو
اوس پر جاری ہو کر پادریون کے حکم سے زندہ آگ مین جلائی گئی اس واقعہ کے درمیان ڈیوک
بیڈفورڈ مدار المہام انگلستان کا مر گیا اور انگلستان پر تباہی آئی تمام محالات اور صوبے
مفتوحہ ملک فرانس کے قبضہ سے نکلگئے یہہ تمام نتیجہ بادشاہ کی نادانی و ناتجربہ کاری و بد
انتظامی و نالیاقتی کا تھا جب ملک کا انتظام بگڑ گیا طرح طرح کے فساد برپا ہوئے اور شاہ
رچارڈ کے وارث دعویدار سلطنت کے ہوئے اور ڈیوک یارک جسکا نام رچارڈ تھا لشکر
جمع کر کر مدعی سلطنت کا ہوا اور عام و خاص کے نزدیک وہ مستحق سلطنت کا قرار پایا
چونکہ اوسوقت شاہ ہنری سخت بیمار تھا پارلیمنٹ نے جمع ہو کر یہہ تجویز کی جب تک شاہ
ہنری کو شفا حاصل نہو رچارڈ ڈیوک یارک تخت نشین ہو کر نائب کے طور پر حکومت
کرے چنانچہ چند سال حکومت کرتا رہا جب شاہ ہنری اچھا ہو گیا ڈیوک یارک اس
خیال مین تھا کہ بادشاہ اپنی زندگی تک فرمان فرما رہے مگر بعد اوسکے مرنے کے مین وارث
تخت و تاج کا سمجھا جاؤن یہہ بات بادشاہ بیگم مارگرٹ نام نے منظور نہ کی اور فریقین
کیطرف سے جنگ کی نوبت آ پہونچی لڑائی مین ڈیوک یارک نے فتح پائی اور بادشاہی
لشکر نے شکست کھائی بادشاہ زخمی ہو کر پکڑا گیا مگر باوجود اس شکست کے بادشاہ بیگم
نے پھر لشکر جمع کیا اور بار بار ڈیوک یارک کے ساتھہ جنگ کیا آخر ویکفیلڈ
کے میدان مین ڈیوک یارک ناگہان مر گیا اوسوقت سب کو یقین ہوا کہ جوان مرد عورت اپنے
مراد کو پہونچیگی مگر ارل وارک نام سپہ سالار نے جو ڈیوک یارک کے فوج کا افسر تھا

لگی فرانس مین ایک عجیب امر ظہور مین آیا کہ ایک دیہقانی عورت نے جسکا نام جون آرک تہا اوسنے
روبرو یہہ دعوی پیش کیا کہ مجھکو الہام خدا کیطرف سے ہوا ہے اور خدا کا حکم ہے کہ مین
اپنے ملک کو دشمن کے حملون اور یورشون سے نجات دون اور تلوار پہنکر دشمن سے لڑون
اور فتح حاصل کرکے رعیت کو بدخواہون کے پنجہ سے بچاؤن یہہ بات ہر ایک امیر غریب کے روبرو
ظاہر کی مگر حکام نے اول نظر حقارت اوسکو دیکہا کہ اوسکو دیوانہ اور اوسکی بات کو جہوٹہ
جانا جب اوسنے اسی بیان مین نہایت اصرار کیا شاہ فرانس کے روبرو یہہ دعوی و تقریر پیش
ہوئی سب نے ہنسی مین اوسکی بات کو اوڑا دیا لیکن بعض نے یہہ مشورہ دیا کہ اس عورت کے
بات پورا کر دینے مین بادشاہ کا کیا ہرج ہے اگر یہہ سچی ہوگی تو اسکا امتحان عنقریب ہو جائیگا
ورنہ اسکو سزا دیجاویگی کہ آئندہ اورون کو عبرت ہو اوسپر ایک اشتہار بہ مضمون عام
وخاص مین مشتہر کیا گیا کہ اس عورت کو الہام ہوا ہے اور وہ اپنے الہام کے اعتبار سے
چاہتی ہے کہ بادشاہی فوج کے ساتہ ہوکر دشمنون سے جنگ کرے اور فتحیاب ہو یہہ
عجیب وغریب بات سنکر عام وخاص اوسکیطرف رجوع لائے اور چند روز مین بہت
مشہور ہوگئی آخر اوس عورت نے مردانہ لباس پہنا اور سلاح پوش بنی اور لشکر مین
گردش کرکے سبکو دیکہا پادریون اور علمانے بہی اوسے دیکہکر پہلے تعجب اور بے اعتباری
کی نظر سے دیکہا پہر خاص و عام کا رجوع اوسکیطرف دیکہکر امداد دینا منظور کیا اور
بادشاہ کو اجازت دی کہ اوسکو مطلوبہ امداد دیوے جب سامان درست ہو چکا تو
فوج قاہرہ اوسکے ہمراہ ہوئی اور اوس نے سبکے روبرو ظاہر کیا کہ شہر کا رس
پیر انگریزون نے قبضہ کر لیا ہوا ہے بہت جلد چہوڑا لونگی اور انگریزون کو شہر سے باہر
نکال دونگی پس اوس نے ایک ہاتہ مین تلوار پکڑے اور دوسرے ہاتہ مین ایک معجزہ
نشان پکڑکے فرانسیسی فوج کو فتح کا امیدوار کیا اور ایسی دلجمعی کی کہ سب نے
اسکی تقریر پر یقین آگیا جب مقابلہ اوسکا انگریزی فوج سے ہوا فرانسیسی

اپنی فوج کو جمع کیا اور فکر مین تہا کہ کیا کیا جائے کہ اتنے مین دشمن آگئے آ، بڑا ادہم لڑائی شروع ہوئی چونکہ فرانسیسی فوج اوسوقت ایک لاکہہ کے قریب تہے اور یہہ فوج تیس ہزار اوس مین سے آدہے بیمار بحال زار لاغر و ناتوان بلکہ نیم جان تہے پہلے فرانسیس غالب ہوے اور انگلستانی بہاگنے پر مستعد مگر جب غور سے دیکہا تو بہاگنے کو بہی رستہ نہا ناچار دل مرگ پر قایم کر کے دوبارہ لڑائی شروع کی اور ایسے ٹوٹ کر پڑے کہ فرانسیسی بہاگ نکلے چونکہ فرانسیسیون کیلئے بہاگنے کا رستہ بند تہا ہزارون میدان مین مارے گئے اور تمام میدان اون کی لاشون سے پر ہوگیا جب یہہ فتح حاصل کی شاہ ہنری فرانس ملک مین اپنے آپ کو ولیعہد ٹہرایا اور فرانس کے بادشاہ کی لڑکی اپنے نکاح مین لیکر واپس روانہ ہوا ایک سال کے بعد فرانس کا بادشاہ مرگیا اور بموجب اپنے قول و اقرار کے فرانس والون نے وہ سلطنت بہی اسیکے حوالے کردی اور ہنری بڑا بادشاہ عالیجاہ بنگیا آخرالامر دس برس سلطنت کر کے سنہ ایکہزار چار سو بئیس عیسوی اور چونتیس برس کی عمر مین دنیائے ناپایدار سے کوچ کیا اور شاہ ہنری چہٹا اسکا بیٹا جانشین ہوا یہہ بادشاہ ظاہری و باطنی اوصاف سے موصوف تہا سخاوت مروت جوانمردی شجاعت دیدہ دلیری و چالاکی مین طاق یگانہ آفاق تہا دوست و دشمن کو اسنے اپنے اوصاف حمیدہ و خصائل پسندیدہ سے خوش رکہا ٭

شاہ چہٹا ہنری

یہہ بادشاہ نو ماہ کی عمر مین تخت پر بیٹہا اسکی خوردسالی کے سبب مسمی ڈیوک بیڈفورڈ ایک امیر جو اوس زمانے مین نہایت دانا و لئیق و بہادر کار آزمودہ عقلا و فضلا مین اوسکو عزت و حرمت بدرجہ اتم حاصل تہی مدار المہام و مختار الملک مقرر ہوا پارلیمنٹ نے بہی اوسکی تقرری پر رضامندی ظاہر کی چونکہ اس مدار المہام کے خواہش ملک کے ترقی کی تہی اوس نے فرانس پر فوج کشی کی جب فوج فرانس مین پہونچگئی اور لڑائی ہونے

روسے سزا دیکر جیلخانہ مین بہیجدے اس بادشاہ نے چودہ سال سلطنت کی چالیس برس
کی عمر پائی سنہ ایکہزار چارسو تیرہ عیسوی مین مرگیا اور ہنری پانچوان اوس کا
بیٹا تخت نشین ہوا ✤

شاہ ہنری پانچوان

یہہ بادشاہ اگرچہ ولیعہدی کے زمانہ مین عیاش اور بدچلن تہا مگر جب سے تخت حاصل کیا
بدکار رفیقون کو جمع کرکے اس نے کہا کہ اب مین بادشاہ بنگیا ہون اور عدالت کے ترازو
مین انصاف کو تولتا ہون خبردار آئیندہ بدکام کرنے چہوڑدو میری طرف سے اوس مین
ہرگز حمایت و رعایت نہوگی بعدازان اونکو کچہہ انعام دیکر رخصت کردیا باپ کے وقت کے
اہلکار جو اس سے ترسان و ہراسان تہے اونکی بہی اس نے تسلی کی اور امیدوار عنایات خسروانہ
کرکے مطمئن کردیا اور وہ قاضی جس نے اسکو مجرم ٹہراکر قید کردیا تہا اوسکو بہی حضور مین
بلاکر قضا کا خلعت پہنایا اور حکم دیا کہ آئیندہ اسیطرح بے روئی و رعایت عدالت کرتے
رہو اون دنون مین فرانسیسون کی لڑائی آپس مین ہورہی تہی اس بادشاہ نے
فرصت کو غنیمت جانا اور لشکر لیکر فرانس کو چڑہ گیا اور تیس ہزار فوج کے جہاز لادکر
ہمراہ لئے اور ہارفلو علاقہ فرانس مین جا اوترا اوس سرزمین کی آب و ہوا ناموافق
ہوئی اور فوج نصف سے زیادہ بیمار ہوگئی اور باقیماندہ بیدل ہوگئے بادشاہ نے
جب یہہ حال فوج کا دیکہا اپنے آنے پر سخت پچہتایا اور چاہا کہ اس ملک سے نکل آئے
جب پیچہے کو ہٹا دیکہا کہ ساری فوج فرانسیس کی اجن کورٹ کے میدان مین صف آرائی
لئے ہوئے کہڑی ہے اور بدون لڑائی کے اون سے گذرنا ممکن نہین ہے یہہ حال
دیکہکر کمال تردد ہوا کیونکہ تمام فوج بسبب بیماری کے نیم جان ہورہی تہی اور بعض
بسبب نہ ملنے رسد کے بہوکہہ کے عذاب مین گرفتار ہورہے تہے ناچار اس نے ایکطرف کو

ہوئے روبرو آیا اور گفتگو کے وقت بادشاہی آداب کا کچھہ لحاظ نہ کیا نواب میر حاجب شہر لنڈن کا اوسوقت بادشاہ کے ہمراہ تہا لوہار کی یہہ حرکت اوسکو پسند نہ آئی اور بلا توقف ایک دو دستہ گرز لوہار کے سر ایسا مارا کہ وہ مر گیا یہہ حال دیکھکر رعیت بغضب ناک ہوکے قریب تہا کہ لڑائی شروع ہو مگر بادشاہ آگے بڑہکر بکمال جرات مفسدون کے مجمع کے اندر جا کہڑا ہوا اور پکار کر کہا اے لوگو تم اوس مفسد لوہار کے مارے جانے کا غم نہ کرو کہ تمہاری سرگروہی کے لئے مین تمہارا بادشاہ اوس لوہار سے بہتر ہون یہہ تقریر سنکر رعیت خاموش ہوگئی اور فساد رفع ہوگیا - اس بادشاہ نے بادشاہی اختیارات کے تین امر کا مستحکم اقرار رعیت کے ساتہہ کیا تہا ایک یہہ کہ غلام کی خرید و فروخت ممنوع ہوجاوے دوسرے تجارتی شہرون مین مال کی خرید و فروخت مین کسی طرحکا ہرج واقع نہو تیسرے جاگیر دارون کی جاگیرین جو بغرض نوکری کے دی گئی ہوئی ہین موقوف ہوکر وہ علاقہ اجارہ دارون کو دیا جاوے مگر تینون مین سے ایک امر کی بہی نہ تعمیل کی *

شاہ ہنری چوتھا

اس بادشاہ نے بعد جبری قتل شاہ رچارڈ کے انگلستان کا تخت پایا چند روز مین اسکاٹلنڈ اور ویلز کی فوج نے جمع ہوکر مارٹمر نام حقیقی وارث سلطنت کو بادشاہت کا دعویدار بنایا یہہ خبر جب بادشاہ کو ملی لشکر لیکر شراپشیر کے ضلع مین جہان مفسد جمع تہے جا پہونچا اور فریقین مین سخت لڑائی ہوئی اور پرسی نام مفسدون کا سرگروہ قتل ہوا اور شاہ ہنری نے فتح پائی چونکہ ہنری کا بیٹا ولیعہد بڑا عیاش تہا اسسبب سے بادشاہ بکمال غم و اندیشہ مین رہتا ایک روز کا بیان ہے کہ ولیعہد کا کوئی رفیق عیاش کسی جرم کی علت مین صدر العدور کی کچہری سے مقید ہوا ولیعہد اوس مقدمہ کا فتوی حکم اخیر سنکر ایسا ناراض ہوا کہ سر کچہری قاضی کے منہ پر تماچہ مارا قاضی نے اوسیوقت ولیعہد پر حکم عدالت جاری کرکر اوسکو محبس مین بہیجدیا یہہ خبر جب بادشاہ کو پہونچی فرمایا کہ نیسے بادشاہ کی اقبال کی تعریف کرنی چاہیے جسکا قاضی بادشاہ کے فرزند کو بہی قانون کے

اس جمعیت کے خبر جب ایرلنڈ مین پہونچی بادشاہی لشکر بہی بادشاہ کی رفاقت سے بہاگ گیا
صرف چہہ ہزار آدمی بادشاہ کی پاس رہ گئے بادشاہ نے جب یہہ حال دیکہا سلطنت سے ناامید ہوکر
ہوا اور ناچاری کی حالت مین حرلیفورڈ کے نام ایک خط لکہا کہ جو کچہہ تمہاری مرضی ہو
قبول اور منظور ہے اوس نے جواب دیا کہ آپ مجہکو شہر چیسٹر مین ملین اس جواب پر
بادشاہ چیسٹر کی طرف آیا حرلیفورڈ کے ملاقات کے بعد عام وخاص کی رائے کے موجب بادشاہ
پابزنجیر ہوکر لنڈن کو بہیجا گیا اور بڑا مجمع پارلیمنٹ کا لنڈن مین ہوا اور ارکین ثلاثہ کی
راے کے مطابق بادشاہ تخت سے اوتارا گیا اور بادشاہ نے بحالت مجبوری اوس تحریر پر دستخط
کردیے جس مین اوس کی نالیاقتیون اور بدچلینیون کی تشریح لکہی تہی چونکہ اس بادشاہ کے
کوئی اولاد نہ تہی پارلیمنٹ نے حرلیفورڈ کو ہی تخت نشینی کے لئے پسند کیا اور شاہ ہنری چہارم
کے خطاب سے مخاطب کرکر بادشاہت کا کام اوس کے سپرد کیا اور شاہ رچارڈ کے نسبت یہہ تجویز
کی کہ وہ تاحین حیات مقید ومحبوس رہے اگرچہ حرلیفورڈ نے بہتی چالاکی اور فطرت سے سلطنت
حاصل کرلی مگر اس بادشاہ کے زندہ رہنے مین اوسکو کمال اندیشہ و متفکر حال تہا اسیواسطے وہ
بادشاہ کی قتل کے درپے ہوا اور آٹہہ آدمی اوس کے قتل کرنے کے لئے مامور کئے شاہ رچارڈ
بہی اون کے ارادہ سے آگاہ ہوگیا اور اون آٹہون مین سے ایک کا گرز چہین کر اون سے
مقابل ہوا اور چار کو قتل کرڈالا باقیماندہ چار اون کے ہاتہہ سے خود مقتول ہوا اس بادشاہ نے
چونتیس سال کی عمر پائی تیئیس ۲۳ سال سلطنت کی سنہ ایکہزار تین سو ننانوے عیسوی مین مقتول
ہوا اس بادشاہ کی وقت بجز ایک اور بلوہ اسکی سلطنت کے مخالفون کی پاس سے برپا ہوا یہہ
تہا کہ سرکاری محصل نے جو محصول کے وصول پر مامور تہا ایک لوہار کی لڑکی کو جسپر ادہار تہا
محصل کا سر اپنی ہتوڑی سے پاش پاش کردیا اسی بات پر رعایا کا بلوہ اسقدر بڑہا کہ ایک
لاکہہ آدمی جمع ہوگیا اوس گروہ کا سرگروہ وہی لوہار تہا بادشاہ خود اس فساد کے رفع
کرنے کو گیا اور مصلحتاً لوہار کو روبرو بلایا لوہار سخت بے باک تہا ننگی تلوار ہاتہہ مین لئے

سال بادشاہت کرکے اوسی سبب مر گیا ولی عہد کے دوسرا بیٹا بادشاہ کا رچارڈ نام تخت نشین ہوا

شاہ رچارڈ دوسرا

یہہ بادشاہ گیارہ برس کی عمر مین مالک تاج و تخت کا بنا اور مملکت کا انتظام پارلیمنٹ کے تجویز سے ہوا یعنی پہچا اسکے تین جج وارکین دربار قرار پائے ایک ڈیوک لانکاسٹر دوسرے یارک تیسرے گلاسٹر اور لکہا گیا کہ جب تک بادشاہ بائیس سال کا ہو یہہ تین جج مدار المہام مہمات شاہی ہون گیارہ سال تک تینون حکام نے بکمال دیانت و امانت ملک کا انتظام کیا رعایا کو خوش رکہا مگر جب بادشاہ نے بذات شریف اختیار حاصل کئے اولٹا زمانہ آگیا بادشاہ نے ملک کے خبرگیری بکلی چہوڑدی اور عیش و عشرت مین مستغرق ہوگیا خود نمائی اور شان افزائی مین لاکہون روپیہ صرف کرڈالا کمینہ خوشامدی مصاحب بنائے خیرخواہان قدیم نظر سے گرائے ڈیوک گلاسٹر امیر و جج کو مقید کرکے کالیس کے قیدخانہ مین بہجوا دیا اور وہ وہان ہلاک ہوا ایسی ایسی نامہربانیون اور ظلم و ستم سے تمام ارکین عظام بلکہ خاص و عام بادشاہ کی صورت سے بیزار ہوگئے اتفاقاً ایک روز دو امیر ڈیوک نارفاک اور ڈیوک جریفورڈ بادشاہی گہر مین کسی بات پر آپس مین جہگڑپڑے اور آواز بلند ہوئی بادشاہ بذات خود وہان آیا اور بعلت گستاخی ایک کو تمام عمر کے واسطے اور دوسرے کو چار برس کے لئے انگلستان سے باہر رہنے کا حکم دیا ان دو امیرون کے بیگناہ جلاوطنی سے اور بہی لوگ ناراض ہوئی جریفورڈ جب وطن سے نکلا بادشاہ کو تخت سے اوتارنے کی فکر مین لگا اور پوشیدہ انگلستان والون امرا و رعایا کو اس نے ساتہہ ملالیا اور منتظر موقع کا رہا اتنے مین بادشاہ ایک ہنگامہ فساد کے رفع کرنے کے واسطے ایرلنڈ کے ملک کو گیا جریفورڈ نے موقع پاکر اپنی فطرت ظاہر کی اور ساٹہہ آدمیون کے ساتہہ جہاز مین سوار ہوکر انگلستان مین آیا امراؤ و اہلکار ملکی و فوجی جو بادشاہ سے ناراض تہے سب اوسکے پاس جمع ہوگئے اور چند روز مین ساٹہہ ہزار آدمی کی جمعیت اوس کے پاس ہوگئی

رده کے محکوم کی اور خود انگلستان کو چلا آیا معاودت کا باعث یہہ تہا کہ جب
اه فرانس کے ملک کی طرف فوج لیکر چلا تو پیچہے اسکے اسکاٹلنڈ کے فرمانروا نے
خالی پایا موقع وقت غنیمت جانا اور اپنی فوج لیکر انگلستان مین آیا اور دستدرازی
کی دار الخلافت مین اوسوقت صرف فلپا نام بادشاہ بیگم تہی اوس نے دشمن کے
مقابلہ کی تیاری کی اور مجمع فوج موجودہ کا کر کے لارڈ پرسی کو اوسپر سپہ سالار مقرر کیا
خود بہی ہمراہ لشکر کے بکوچ یلغار چلکر شہر ڈرہم مین مقام کیا اور موضع نول کراس کا
میدان مین فوج کو اوتارا شاہ اسکاٹلنڈ اوسوقت ایسا مغرور تہا کہ انگلستانیون کو
ایک لقمہ سمجہتا تہا اور جانتا تہا کہ یہہ فوج جسکے مقدمۃ الجیش خود تہے ایک حملہ مین
بہاگ جائیگی مگر یہہ خیال اوسکا لاحاصل تہا کہ معاملہ اوسکے برخلاف وقوع مین آیا لڑائی مین
اوس نے شکست فاحش کہائی پندرہ ہزار فوج اوسکی میدان مین ماری گئی اور خود اسیر
پابزنجیر ہوکر بادشاہ بیگم کے روبرو آیا اور بادشاہ بیگم بحالت قید اوسکو لنڈن مین
لے آئی علاوہ اسکے بعد معاودت بادشاہ کی شہزادہ ویلس نے فرانسیسیون سے پہر مردانہ
لڑائی کی اور شاہ فرانس کو پکڑ کر لنڈن بہیجدیا غرض ان لڑائیون مین انگلستان کی دولت
کا ستارہ اوج پر تہا جدہر فوج انگلستانی جاتی فتح استقبال کو آتی شاہزادہ اس بادشاہ
کا بیٹا ملقب بہ سیاہ پوش بڑا جوانمرد بہادر حسب جلادت و شجاعت و شہامت تہا ایسے
بڑہکر اوصاف حمیدہ اوسکے ذات مین تہی اور بسبب اسکے کہ سیاہ لباس پہننے کا اوسکو کمال
شوق تہا سیاہ پوش خطاب اوسکا مقرر ہوگیا تہا مروت و سخاوت بہی اوسکی مزاج
مین بہت تہی اور اوسکی جوانمردی کا نتیجہ تہا کہ شاہ جان بادشاہ فرانس پابزنجیر
انگلستان مین آیا مگر افسوس کہ یہہ لائق لڑکا اپنے باپ بدنصیب کے سامنے سنہ ایکہزار
تین سو چہتر مین مرگیا جس سے بادشاہ کی پشت ٹوٹ گئی اور بیٹے کی مرگ کے بعد صرف
ایکسال جیا اور سنہ مین بکمال اندوہ و غم وفات پائی پینسٹہ سال عمر پائی کیا و

اور ایک موضع کریسی نام کے پاس اپنی فوج کو جمع کرکے چند روز آسودہ حال کیا جب لڑائی
موقع نزدیک پہونچا تین حصے تیس ہزار کے کرکے ایک حصہ شہزادہ ویلس اپنے فرزند
ایک حصہ نبرد آزما دو معتمد امیروں کے حکم مین سپرد کیا اور ایک حصہ خاص اپنے ماتحت رکھا فرانس
کا بادشاہ بھی تین دستہ فوج کے بناکر مقابل ہوا اور دوپہر پر تین بجے کے وقت یہہ مشہور
لڑائی کریسی کی شروع ہوئی اور نئی لڑائی توپون کی اوس روز سے شروع ہوئی ورنہ
اسسے اول فرنگستان مین توپ کا نام ونشان نہ تھا اور تین گھنٹہ تک برابر قتال وجدال
کا ہنگامہ گرم رہا فریقین لڑائی مین برابر رہے آخر انگلستانیون نے بیس ہزار تیر ایک ہی دفعہ
دشمن پر پہینکا اور ہزاروں آدمی قتل کر ڈالے فرانسیسون کے لشکر مین اسسے بڑی بڑی گڑبڑ پڑگئی
اوسوقت شاہزادہ ویلس نے بکمال جوانمردی و دلاوری اپنی محکوم سپاہ کے ساتھہ دشمن
پر حملہ کیا فرانسیس کے رسالون نے بڑی شدت سے اوسکے حملے کو روکا بلکہ شاہزادے کو اپنے
درمیان گہیر لیا بادشاہ نے جب دور سے یہہ حالت دیکہی آہستگی سے پوچھا کہ خلف نامدار
ہنوز زندہ ہی یا مارا گیا لوگون نے جواب دیا کہ فضل الہی سے اب تک صحیح وسلامت ہے
او جنگ مین داد مردانگی دے رہا ہے حکم دیا کہ شاہزادہ کو جلدی اطلاع دو کہ ہم
[illegible] تمہاری امداد نہین ہو سکتے ہم سے تم اسوقت امداد کی امید نرکھو اگر ہماری
[illegible] تو انشاء اللہ تمہاری محنت اور تردد سے ایسا کام نکلیگا کہ
[illegible] تک تواریخون مین تحریر رہیگی ورنہ خیریت یہہ پیغام جب شاہزادہ
[illegible] باندہی اور ایسی جرأت و دلیری سے لڑائی ڈالی کہ جونا
[illegible] وادر فرانسیسی سپہ سالار مارا گیا اور فرانسیسون کے
[illegible] بعد کوئی شخص لائق فوج لڑانے والا نرہا
[illegible] سے فرانسیس بے اختیار بہاگے انگلستانیون
[illegible] فتح کے بعد بادشاہ نے تمام فوج

یہہ بادشاہ پارلیمنٹ کی منظوری سے تخت نشین ہوا اور والدہ اسکی ایسا بلا بیگم مدار المہام سلطنت قرار پائی اور بارہ آدمی دانا لایق بیگم کے پیشدست و اہلکار مقرر ہوئے مگر چند روز کے بعد بادشاہ بیگم کو اون کی نیابت مکروہ گذرنے لگی اور اختیار اونکا اوٹھا دیا گیا مسمی مارٹمر جو بادشاہ بیگم کا محل اعتماد تھا ہر ایک کام مین دخیل ہوا چونکہ نوجوان بادشاہ پندرہ سال کی عمر مین تخت نشین ہوا تھا پانچ برس کے گذرنے پر وہ ہوشیار ہو گیا اور اوسکو اپنی والدہ کا اختیار اور اوسکے حریف کا دخل امورات سلطنت مین گران گذرا اور دیر اون بلا تدبیرون کی بیخ کنی و اندفاع کی تدبیر کی اور فوج بھیجکر ناٹنگم کے قلعہ مین سے جہان وہ دونو رہتے تھے پہلے مارٹمر کو پکڑا بادشاہ بیگم نے اوسکی رہائی کے لئے بہت تجویزین کین مگر ناکارگر ہوئین اور مارٹمر گرفتار ہو کر سولی پر چڑہایا گیا اور خود شاہ بیگم بلحاظ پسر کی قتل سے بچ گئی تو بہی قلعہ رائزنگ مین دایم الحبس ہوئی اور تین ہزار روپیہ ماہوار گزارہ وجہ معاش اوسکا قرار پایا اور جب تک زندہ رہے اوس قید سے چہوٹی بادشاہ تمام سال مین ایک دفعہ اوسکے پاس جاتا مگر اوسکا قصور معاف نکیا اور وہ پچیس سال بحالت قید و نہایت اہانت زندہ رہکر مرگئی — اس دلاور بادشاہ نے فرانسیس پر یورش کر کے بکمال جوانمردی فتح حاصل کی اور بہت سی فوج کے جہاز لاد کر اودہر کو روانہ ہوا اور فلانڈرس نام سمندر کے کنارے جاکر دشمن کے دو سو تیس جہاز جس مین بے تعداد سامان اور خزانہ تہا فتحیاب ہو کر اپنے قبضہ مین کر لیا وہان سے آگے بڑہ کر شہر اور قصبہ دار السلطنت فرانس کو معہ اوسکے علاقہ کے بہت سے آبادیون کے لوٹ کر ویران و بیچراغ بلکہ کف دست میدان کر دیا بادشاہ فرانس نے بہی اس آفت کے دفع کے لئے دریائے سوم کے کنارے پر ایک لاکھ فوج اسکے مقابلہ پر مامور کی شاہ انگلستان کی فوج کی جمعیت اوسوقت کلہم تیس ہزار تہی لیکن بادشاہ نے اپنے لشکر کی مضبوطی اور خدا کے فضل کے بہروسے پر اون سے لڑائی شروع کرنے کا ارادہ مستحکم کر لیا

جسکا نام آیسا بلا تہا اور نہایت متکبر اور کینہ توز کپتان تہی بادشاہ سے ناراض ہوکر فرانس کے
ملک مین چلی گئی اور کہلا بہیجا کہ جب تک مدار المہام دربار سے نکالا نہ جائیگا مین نہین آؤن گی
اِسمین دو فایدہ بیگم نے سوچ لئے تہے ایک تو یہہ کہ انگلستان کی رعایا جو مدار المہام سے ناراض ہے
یہہ پیام سنکر میری اطاعت مین آ جائیگی دوسرے مارٹمر نام ایک امیر جسکے ساتہہ بیگم کی کمال
محبت تہی بصورت معزولی مدار المہام کے مقرب بارگاہ ہوگا اور دونو کا ملاپ آپس مین
بے تکلف ہوا کریگا یہہ خبر جب انگلستان مین مشہور ہوئی کہ بادشاہ بیگم بادشاہ کی برخلاف
فرانس مین کارروائی کر رہی ہے تو اکثر لوگ انگلستان سے اوسکے پاس چلے گئے اور تہوڑے
عرصہ کے بعد تین ہزار فوج بہم پہونچا کر بیگم بسواری جہاز انگلستان مین آئی جہاز سے اوترتے
ہی فوج و رعیت بادشاہی بادشاہ سے باغی و برگشتہ ہوکر بادشاہ بیگم کے پاس چلی گئی
اور بڑا ہجوم کرکر دار الخلافت کو گہیر لیا مدار المہام بادشاہ کا گرفتار ہوکر فی الفور سولی دیا
گیا اوسکے ساتہہ چند اور امیر جو اوس کے مقرب و محرم تہے گردن مارے گئے بادشاہ موقع پاکر
بہاگ گیا مگر دشمنون نے بڑی چستی کے ساتہہ اوسکا تعاقب کرکر گرفتار کیا اور کمال ہتک و بے
حرمتی کے ساتہہ اوسکو بادشاہ بیگم کے روبرو لائے چند روز نظر بند رہا پہر پارلیمنٹ
جمع ہوئی اور بادشاہ پارلیمنٹ کے حکم سے دایم الحبس ہوا اور خرچہ روزینہ قرار پایا بادشاہ
کی معزولی کے بعد ایڈوارڈ نام اوسکا بیٹا تیسرے ایڈوارڈ کے خطاب سے مخاطب ہوکر تخت
نشین ہوا چونکہ وہ خوردسال تہا سلطنت کا انتظام نیابتاً بادشاہ بیگم کے تفویض ہوا امرائے
شاہی قید کیحالت مین بہی بادشاہ کی قتل کے درپے تہے اور دو امیرون محافظان محبس
نے آپس مین یکدل ہوکر بادشاہ کو اسطرح پر قتل کیا کہ ایک لوہے کی سیخ آگ سے گرم کرکے
بادشاہ کے پیٹ مین دہنسا دی جس سے وہ تڑپ تڑپ کر مرگیا اور یہہ واقعہ سنہ ایکہزار
تین سو ستائیس مین واقع ہوا ؛

شاہ ایڈوارڈ تیسرا

مگر فتحیاب نہین ہوا یہہ خبر پاکر بادشاہ نے وطن کو مراجعت کی اور ایک لاکہہ سوار جرار ہمراہ لیکر اسکاٹلنڈ پر حملہ آور ہوا اوس نے بہی بڑی مضبوطی کے ساتہہ مقابلہ کیا اور قصبہ فالکرک کے پاس فریقین مین لڑائی ہوئی جس مین بادشاہ فتحیاب ہوا اسکاٹلنڈ کیطرف سے بیاس ہزار سپاہی معرکہ مین کام آئی اور والس باغی پاؤن مین بیڑیان ہاتہون مین ہتکڑیان گلے مین طوق مقید و محبوس بادشاہ کے روبرو حاضر آیا بادشاہ نے اوسکو سولی دیکر لاش کے ٹکڑے ٹکڑے کرادیے اور اسکاٹلنڈ کا علاقہ اپنی حکومت مین لے لیا بلکہ علاقہ ویلز جو انگلنڈ کا مغربی حصہ ہے اور حاکم اوسکا الگ تہا وہ بہی اس بادشاہ نے فتح کرلیا پارلیمنٹ کے مجلس کو بائیسوین سال جلوس مین اسنے پہر تازہ کیا اور حکم دیا کہ پادری و اُمرا و علما و فضلا اور عام و خاص رعایا کے وکلا جمع ہوکر ملک کے بہبودی کے لئے تدبیر کرین اور خاص ایک شرط اور پارلیمنٹ مین ایزاد ہوئی کہ بے مرضی پارلیمنٹ کے آمد و خرچ کا اختیار بہی بادشاہ کو حاصل نہو اس بادشاہ نے پینتیس سال سلطنت کے اٹہتر برس کی عمر پائی سنہ ایکہزار تین سو سات عیسوی مین جان بحق تسلیم ہوا اور شاہزادہ اڈورڈ جو باپ کے ہمنام تہا تخت نشین ہوا —

شاہ اڈورڈ دوسرا

تیئیس برس کی عمر مین اس نے بادشاہت حاصل کی اگرچہ آدمی خوش اندام و خوش طبع و حلیم و سلیم تہا مگر تہوڑے عرصہ مین اسکے اطوار بدل گئی اور ہم صحبتون اور خوشامدیون کے پیچہ مین پہنسکر عیش و عشرت مین پہنس گیا حکومت اور ملک گیری کے انتظام سے بیخبر ہوگیا اور مدار کل سلطنت کا مسمی پیرس گیوسٹون پر رکہہ دیا اور اوسکو مدار المہام و مختار کل بناکر خود بیخبر محض ہوگیا بادشاہ کا مدار المہام بہی اگرچہ مرد خوش رو و خوش وضع تہا مگر حقیقت مین وہ بہی فاسق و فاجر و عیاش تہا اوسکی تنگ مزاجی اور غرور سے ارکین دربار و رعایا سب ناراض تہی اوسکی ہر ایک بات موزون جو کہتا بادشاہ کو پسند تہی آخر ملک مین فساد برپا ہوا اور بے انتظامی کی گرم بازاری ہوئی — اس بادشاہ کی زوجہ

و پادریون و علما و فضلا کے ہر شہر دو مرد اشراف اور ہر محلہ کے مختار باری باری طلب ہو کر
مشورہ لیا جایا کرے بعد مشورہ و جواب و سوال جو بات سب کے پسند ہو اوسیکی تعمیل ہو
اس مجلس کا نام پارلیمنٹ رکہا گیا اور یہہ مجلس سب سے اول ۲۔ جنوری ۱۲۶۵ عیسوی مین
منعقد ہوئی اور یہی مجلس ارکان ثلاثہ کی ہے جو اب بہی لنڈن مین جمع ہوتی ہی اور وہ
تین رکن یہہ ہین اول سردار امیر۔ دوم پادری۔ سوم رعایا کے وکیل یہہ تینون ارکین
جب تک کسی امر مین منظوری نہین دیتے کوئی تجویز کسی امر مین قایم نہین ہوتی جب
اختیارات ملکداری کے بادشاہ سے چہنگئے تو صورت انتظام کی نمودار ہوئی آخر
بادشاہ چونسٹہ برس کی عمر پا کر ۱۲۷۲ ایکہزار دوسو بہتر عیسوی مین بقضائے الٰہی مرگیا
چہپن سال حکومت کے اور ایڈوارڈ نام اسکا بیٹا تخت نشین ہوا۔

شاہ ایڈوارڈ پہلا

یہہ بادشاہ نہایت حسین و جمیل و وجیہہ و خوبصورت بلند قد جیسا اندام بہادر و دلاور آدمی تہا
اہل تاریخ اسکو نیک بادشاہون مین شمار کرتے ہین ملک کے انتظام و سلطنت کے کام مین بہی
نہایت عقیل و فہیم و دانا و ہوشیار و مآل اندیش تہا اس نے مسلمانون کے ساتہہ جہاد کیا اور چاہا کہ شام
کا ملک فتح کر کے بیت المقدس پر قابض ہو جائے کنعان کے سرزمین مین یہہ مسلمانون کے ساتہہ بہتسا
لڑایان لڑا اور فتح مندی سے نام آوری ظاہر کی اوس موقع پر ایک مسلمان نے دین کی حرارت
اور مذہبی تعصب سے ایک تیر زہر آلود ایسا مارا کہ بادشاہ کے شانے مین لگا اوسسے سخت تکلیف
ہوئی تاکہ زندگی کی امید قطع ہو گئی مگر بادشاہ بیگم نے جسکا نام الینہ تہا اپنا منہہ بادشاہ کے
زخم پر دہر کر سب زہر چوس لیا اور جو سکر یہہ نیک نیا امر حیلا اور تجویز سے بادشاہ کی جان
بچی یہی بادشاہ اوسی جہاد کے موقع پر تہا کہ انگلستان سے خبر پہونچی کہ ویلس جو کہ اسکا ملک تہا
سا اسکلنڈ کی ماتحتی و حکومت سے نکلگیا اوس نے اپنی علیحدہ حکومت قایم کر لی نہین چاہتا
کہ آئندہ وہ شاہ انگلستان کا ماتحت کہلائے انگلستان کا فوجدار اوس کے ساتہہ لڑا

مین گردش کرے تمرد رعیت کو سزا دیوے جب یہہ فوج آراستہ ہوکر سمندر کے کنارے
گئی رات کو سمندر کے جوش سے ایسا پانی فوج کی فرودگاہ مین پہونچا کہ ہزارون سپاہی
غرق ہوگئے لاکھون روپیہ کا اسباب بہہ گیا باقیماندہ بھیگ کر خراب ہوگیا اور شاہ خود بمشکل
اوس آفت ناگہانی سے جان بر ہوا اور غم و غصہ مین مبتلا دارالخلافت کو آیا اور بکمال
غم و غصہ مین گرفتار ہوکر تپ کی بیماری سے بیمار ہوگیا اور وہ بیماری ایسی مہلک ہوئی کہ
اکیاون برس کی عمر مین اٹھارہ سال حکومت کرکے سنہ ایکہزار دوسو سولہ عیسوی مین گیا
اور اوسکا ولیعہد ہنری جانشین ہوا۔

ہنری تیسرا

اس بادشاہ کے خصایل بھی اسکے باپ کی طرح ناپسندیدہ تھے حکومت و عدالت و انتظام ملک کے
طرف اسکی توجہ بہت کم تھی کیونکہ یہہ نو برس کی عمر مین تخت نشین ہوا اور انتظام سلطنت
کا ارکین دربار کے متعلق رہا بڑے ہوکر بھی اسکو وہی عادت بیغرضی و بے پرواہی کے
دامنگیر حال رہی فضولخرچیون سے اسنے خزانہ خالی کردیا وہ فضول خرچی سخاوت نہ تھی بلکہ ناکارہ
کامون پر وہ خزانہ خرچ کیا جاتا تھا حاصلات ملک مین بکمال خسارہ پیدا ہوگیا رعایا لوٹی
گئی خود بھی بادشاہ دولتمند نہوا بادشاہ کی غفلت اور تلون مزاجی و تنگ ظرفی
و نااقبالی و تکبر و غرور سے کئی خاندان برباد ہوگئے بہت بڑا عیب اس مین یہہ تھا کہ اہل غرض
کے کہنے سے فی الفور ایک عزیز کو ذلیل کرڈالتا اسکے منہ لگائے ہوئے خوشامدی
جسکو چاہتے تھے برباد کرادیتے تھے آخرالامر جب سب لوگ اس کے نالایق حرکتون سے تنگ ہوئے
مسمی اندر لیسٹر ایک امیر نے بادشاہ کی برخلاف ہنگامہ برپا کیا اور تمام رعیت اسبات پر
مستعد ہوگئی کہ اسکو تخت سے اوتارا جاوے اور بعد بہت سی رد و کد کے بادشاہ کے
ہاتھہ سے اختیارات لے لیئے گئے اور یہہ تجویز قرار پائی کہ مرا ایک امرا اہم کے انتظام کے وقت
بادشاہ بذات خود حکم نہ دے بلکہ ایک مجمع عالیشان جمع ہو اور سو اور دربار کے امیرون

اس سے سرزد ہوئی جس سے اسکے رعب مین فرق آیا اور رعایا کی بہی حق تلفی ہوئی بزدلی
مجہولی حماقت نادانی عیاشی ناحق شناسی دغابازی فریب ظلم وستم بیرحمی اسکی آب و گل مین
بہری ہوئی تہی اسکے ارکین دربار و خویش و اقارب ملازم لشکر و فوج اس سے تنگ و بیزار
تہے نتیجہ اوسکا یہہ ہوا کہ ملک مین بے انتظامی پہیل گئی ساری صوبے زرخیز فرانس کے
ملک کے جو اسکو بہائی کے مرنے کے بعد حاصل ہوئی تہے سب اسکے تصرف سے نکل گئے اور یہہ باپ
دادا کا متروکہ و موروثہ مفت ہاتہہ سی کہو بیٹہا اسکے ظلم و زبردستی کی داستان طول و
طویل مین اگر تہہ اس نے ایک یہودی پر ایکہزار اشرفی جرمانہ کیا یہودی مفلس تہا ادا نہ
کر سکا اوس پر اس نے حکم دیا کہ جب تک مجرم یہہ جرمانہ ادا نکرے ایک دانت اسکا ہر روز اوکہاڑا
جایا کرے چنانچہ سات روز مین سات دانت اوکہاڑے گئے جب یہودی ناچار ہوا
تو اوس نے اپنا گہر بار بیچکر جرمانہ ادا کر دیا اور باقی کے دانت بچائے اس کے ظلم سے
ناراض ہوکر سب امیر اور صوبے پہر گئے اور جا بجا جنگ کے آگ مشتعل ہوئی جس سے
بادشاہ بکمال ناچار و نادم ہوا آخر صلح اسطرح پر ہوئی کہ آئندہ بادشاہ کو بذات خود
کسی امر مین حکم دینے کا اختیار نہو اہل مجلس جمع ہوکر ہر ایک امر مین حکم نافذ کیا کرین چنانچہ
بادشاہ نے مجبوراً یہہ امر منظور کیا اور نوشت لکہہ کر دستخط کر دیئے یہہ سند اب تک
لنڈن کے عجائب گاہ مین رکہی تہی اور سند جلیل اسکا نام ہے انگلستانی رعایا کی آزادی
کی بنیاد وہی سند گنی جاتی ہے یہہ سند اگرچہ لکہی گئی اور دستخط بہی بادشاہی ہوگئے
مگر بادشاہ تہوڑی ہی مدت کے بعد اپنے عہد سے پہر گیا اور پوری تعمیل نکی رعیت نے
جب بادشاہ کو قول کا پورا نپایا تو پہر انحراف کو سر اوٹہایا جا بجا شور و فساد برپا ہوئے
مگر اوسی عرصہ مین بادشاہ مرگیا اس کے مرنے کا احوال اسطرح پر اہل تواریخ لکہتے مین کہ جب
رعیت جابجا اور صوبہ بصوبہ اطاعت سے نکل گئے تو بادشاہ نے چاہا کہ بزور شمشیر انکو سیدہا
کیا جائے اس ارادہ پر بہت سی فوج نوکر رکہی اور چاہا کہ اس لشکر کے ساتہہ تمام ولایت

پر قبضہ پایا مگر عرصے تک سر وفا نہ کی اس بادشاہ کی وفات کا ایک عجیب حادثہ ہے کہ ایک روز کسی
شخص نے جو انگلستان کے رہنے والوں میں سے تھا ملک فرانس میں زمین کھودتے ہوئے دفینہ پایا
اوس میں سے آدھا تو اوس نے خود چھپا لیا اور باقی بادشاہ کے حضور میں گذرانا بادشاہ نے تمام
خزانہ کی ضبطی کا حکم دیا اوس شخص نے انکار کیا اور اپنا خزانہ قلعہ چالوس میں جا رکھا اور چند آدمیوں
کے اتفاق سے قلعے کے دروازے بند کر لئے بادشاہ نے قلعہ کا محاصرہ کر لیا محاصرہ کے چھٹے روز
بادشاہ قلعے کے چاروں طرف پھر رہا تھا اور موقع ملاحظہ کرتا تھا کہ کہیں قلعہ پر یورش کرنے
کا موقع دستیاب ہو اتنے میں برترام ڈی جوردان تیر انداز نے ایک تیر بادشاہ کی طرف چلایا
اور بادشاہ کی شانہ پر نشانہ ہوا اگرچہ یہہ زخم فی الحال کاری نہ تھا جس سے جان کے جانے کا اندیشہ ہو مگر جراح
نے تیر نکالنے کے وقت بے احتیاطی کی اور وہی زخم وبال جان ہو گیا نزع کی حالت میں نقل
ہوش و حواس اس خزانہ و املاک کا چہارم حصہ اپنے قدیمی نوکروں کو دیدیا اور باقی تین حصص اپنے شاہ
جان اپنے بھائی کو قابض و متصرف کیا اور اوس تیر انداز کو روبرو بلا کر پوچھا کہ مجھ سے
تیرے حق میں کیا برائی ظہور میں آئی تھی کہ تم نے مجھ کو تیر مارا وہ بولا کہ تم نے میرے باپ اور
دو بھائیوں کو مار ڈالا تھا اس عداوت سے میں تمہاری قتل پر مستعد ہوا اب میں تمہارے
قابو میں ہوں جو چاہو سو کرو مگر مجھ کو خوشی یہہ ہے کہ میں نے ایک ظالم کے پنجہ سے خلقت
کو چھوڑایا ہے بادشاہ کے دل پر یہہ جواب موثر ہوا اور حکم دیا کہ اس شخص کو سو روپیہ انعام
دیکر چھوڑ دو اس بادشاہ نے دس برس سلطنت کے بیالیس سال کی عمر پائی سنہ ایکہزار
ایکسو ننانوے عیسوی میں مر گیا ایک بیٹا فلپ نام اس بادشاہ کا باقی رہا تھا مگر بسبب اسکے
کہ وہ غیر منکوحہ عورت کے تھا سلطنت سے محروم رہا —

شاہ جان

اس بادشاہ کا وجود بے جود میں لاکھوں عیب تھے رعایا اس سے کمال ناراض تھی عاشق
ناجربہ پہلے درجہ کا تھا دوستوں کو دشمن بنا لینا اس کی طبیعت کا خاصہ تھا ایسے ایسے کام

واپس آیا وطن کے جانے کا شوق بہت غالب ہوا اور چاہا کہ فوج اور مجمع لشکر سے اول جریدہ طور
پر انگلستان کو جائے اس ارادہ پر لباس فقیرانہ زیب تن کیا اور تین برس کی لڑائیون کے بعد
وطن کو روانہ ہوا جب جرمن مین پہونچا وہان پہچانا گیا اور جرمن کے حاکم نے اوسکو قید کر لیا
چار ماہ تک قید رہا اوسوقت انگلستان کے لوگ حیران تھے کہ بادشاہ کہان گیا لشکر بھی انگلستان
پہونچ گیا مگر بادشاہ کا کوئی سراغ نہ ملا ارکین سلطنت نے جابجا ملک بملک جاسوس
بھیجے کہ بادشاہ کی تلاش کرین ایک جاسوس جب جرمن مین پہونچا تو اوسکو خبر ملی کہ
ایک ولایت کا بادشاہ قلعہ کے فلان برج مین قید ہے جاسوس اوس برج کے نیچے گیا اور اپنے
چنگ سے وہی گت بجانے لگا جو بادشاہ بجاتا تھا بادشاہ نے جب وہ گت سُنی جان گیا
کہ بیشک یہہ کوئی جاسوس میری حال کی تلاش مین آیا ہے بادشاہ نے بھی وہی گت بجا کے
اوراشارہ سے جاسوس کو اپنی موجودگی ثابت کرادی جب اس حیلہ سے انگلستان
والون کو بادشاہ کا سراغ ملا تو ایک کروڑ روپیہ فدیہ شاہ جرمن کو دیکر اپنے بادشاہ کو
چھوڑا لائے جب یہہ بادشاہ اپنی دار الخلافت مین آیا تمام زمانہ نے خوشیان منائین اور گھر
گھر جشن ہوئی اوسوقت چند سردار جرمنی کہ بادشاہ کے ساتھ آئے تھے یہہ حال دیکھکر
حیران رہہ گئے اور کہنے لگے کہ اگر شاہ جرمن کو اس دولت اور رعیت کی اطاعت کی
خبر ہوتی تو پچاس کروڑ سے کم روپیہ لیکر نہ چھوڑتا چونکہ بادشاہ کی گم گشتگی و قیدکی حالت
مین جان نام بادشاہ کا بھائی فرمان فرما تھا اور بسبب طمع سلطنت کے اوس نے بادشاہ
کے چھوڑانے اور روپیہ کے جمع کرنے مین دیر کی تھی اسواسطے بادشاہ نے دار الخلافت مین آکر
اوسپر بہت عتاب کیا اور اوسکو قید کر دیا بعد چند ماہ قصور معاف کیا اور فرمایا کہ جب تک
یہہ گناہ بھائی کا مجھکو یاد رہیگا اوسیطرح بھائی کو یہہ میری معافی یاد رہیگی بعد ازان
یہہ بادشاہ کئی لڑائیان فرانس والون سے لڑا اور فتحیاب رہا آخر عمر مین اسنے پھر لشکر
جمع کیا اور چاہا کہ عرب پر چڑھائی کرے اور شام کے ملک کو فتح کر کے بیت المقدس پر

یہہ بادشاہ موصوف تہا مگر لڑائی کے حق مین تساہل کرتا اور بکمال رحم دلی سے نہ چاہتا کہ کسی
سپاہی کی خون کی ایک بوند زمین پر گرے اور اگر کوئی سپاہی کسی موقع پر مارا جاتا تو کمال
افسوس کرتا تہے اوصاف اسکے بیان ہوچکے اب عیوب اوسکے لکہے جاتے ہین کہ غضب
وغیرہ کی حالت مین اکثر بے اعتدالیان اوس سے وقوع مین آتے تہین حکومت کی مستی مین مغلوب
الغضب ہوجاتا تہا زناکاری کیطرف بہی اسکی رغبت تہی غیر عورتون کے ساتہہ صحبت
رہتی تہی اور اوسکی بیگم اس بات سے سخت ناراض تہی اور غیرت کی آگ مین جلتی رہتی تہی آخر
بادشاہ نے پینتیس ۳۵ برس سلطنت کے اٹہاون سال کی عمر پاکے سنہ ایکہزار ایکسو نواسی عیسوی مین
مرگیا اور اسکا بیٹا رچارڈ پہلا تخت نشین ہوا۔

شاہ رچارڈ پہلا المخاطب بشیر دل

یہہ بادشاہ بڑا جوانمرد پہلوان جنگ آور سپاہی تہا اس کے وقت تمام انگلستان مین بڑہ کر
کوئی بہادر سپاہی نہ تہا جنگ کے وقت یہہ اکیلا وہ کام کر دکہلاتا تہا جو ہزار دل
آدمیون سے ظہور مین نہ آتا تہا اس سبب سے اسکا لقب شیر دل قرار پایا اس نے انگلستان سے
شام پر فوج کشی کی اور چاہا کہ بیت المقدس کے پاک زمین مسلمانون سے چہوڑالی جب یہہ سمندر
سے اوترا تو صلاح الدین بادشاہ شام تین لاکہہ سوار کے ساتہہ اس کے مقابل ہوا مدت تک
لڑائی ہے چالیس ہزار مسلمان اوس جنگ مین شہید ہوا باقیماندہ لڑتے لڑتے تہک گئے مگر اس
شاہ کا حوصلہ پست نہوا جب کئی دفعہ کی فتوحات کے بعد بیت المقدس کی سرحد پر پہونچا
اسکی فوج نے ساتہہ نہ دیا کیونکہ فوج مین مجروح نصف سے بہی زیادہ تہی اور تمام لشکر بار بار
جنگ کرنے سے درماندہ ہورہے تہے لشکر کے انکار کرنے سے بادشاہ آگے نہ بڑہا اور اوس مہم کو
ناتمام چہوڑکر واپس آیا مگر واپسی کے وقت بہی مسلمانون پر احسان رکہہ کر صلح کی اور سلطان
صلاح الدین سے دو گہوڑے عربی جو ایک رنگ بے داغ مشکی تہے اور ایسی عمدہ گہوڑیان
کی اوسوقت سرزمین کے کسی بادشاہ کے پاس نہ تہی پیشکش مین لئے وہان سے جب

دست اوسکا تمام ملک مین رہا تو بغاوت برپا ہوئی فوج و رعیت نے بلوا کرکے دارالریاست
کو گھیر لیا ملکہ تخت سے اوتاری گئی شاہ اسٹیون قید خانہ سے نکلکر دوبارہ تخت نشین ہوا
یہہ خبر پاکر شاہ ہنری ملکہ مٹلدہ کا بیٹا شاہ ہنری اول کا نواسہ سلطنت کا دعویدار ہوکر
نارمنڈی کے ملک سے انگلستان مین آیا شاہ اسٹیون اسکے مقابلہ مین کئی لڑائیان لڑا مگر فتحیاب
نہوا آخر بہت لڑائی کے بعد آخر فریقین مین یہہ بات قرار پائی کہ شاہ اسٹیون اپنی زندگی تک
انگلستان کے تخت پر فرمانفرما رہے جب وہ مرجاوے تو شاہ ہنری مٹلدہ کا بیٹا اوسکی جگہہ
تخت نشین ہو فریقین مین اس بات کے استحکام پر عہدنامہ تحریر ہوا اور ہنری بدستور نارمنڈی کو واپس
چلا گیا اس واقعہ کے بعد جب تھوڑی مدت گذری شاہ اسٹیون سنہ ایکہزار ایکسو چون
عیسوی مین بقضائے الہی جان بحق تسلیم ہوا اور ہنری مٹلدہ کا بیٹا انگلستان
کے تخت کا مالک بنکر تخت نشین ہوا۔

شاہ ہنری دوسرا

یہہ بادشاہ نیک وضع صاحب جرات جوانمرد دلیر عالی ہمت تیز فہم عقیل و ہوشمند
تھا بادشاہ ہوکر اسنے ملک کا انتظام بخوبی کیا نئے نئے عمدہ قانون و قاعدے اپنی عقل
کے امداد سے جاری کئے اور رعایا کی خوشنودی اور آبادی ہر ایک کام سے مقدم سمجھی
ہزارون قصورمندون کا قصور اسلیے اپنی رحم دلی سے معاف کئے مگر وہ جرم جسکی معافی سے
رعایا کی حق تلفی ہوتی تھی اسنے کبھی نہ بخشا مخیر اور سخی ایسا تھا کہ ہزارون روپیہ روز
مرہ اسکے دربار مین غریبون اور محتاجون پر تقسیم کئے جاتے خشکسالی اور قحط کے موقع
مین دس ہزار بینوا فقیر مفلس و نادار آدمی روزمرہ پکا پکایا کھانا بادشاہ کے باورچیخانہ
سے پایا کرتا تھا علما و فضلا و عقلا اسکے دربار مین حاضر رہتے اور اون کی تقریرین بہہ
توجہ دل سے سنتا اور اونکو زر نقد و جاگیر سے خوش کرتا حافظہ اس بادشاہ کا ایسا
اچھا تھا کہ جو بات ایک دفعہ سنتا یا جسکو ایکمرتبہ دیکھتا کبھی نہ بھولتا اگرچہ ہر ایک صفت سے

وباطنی خوبیان علما فرماتی تہین لمبا قد فربہ بدن بائیبت رعبدار شکل بادشاہی سجاوٹ
چہرہ نہایت خوبصورت تہا کلام بہی نہایت شیرین تہا نیک اخلاق تہے عدل و انصاف و غریب نوازی
و رعیت پروری مین طاق و یگانہ آفاق تہا ظرافت و خوش طبعی بہی اسکی مزاج مین تہی مگر بے
موقع اوسکا استعمال نہین ہوتا تہا جسسے سلطنت کی رعب مین خلل پیدا ہو چونکہ فصاحت و خوش کلامی
و تحریر و تقریر مین اسکو کمال مہارت تہی شاہ ہنری فاضل اسکا خطاب ہوا تمام عمر مین ایک جرم زبردستی
و ظلم اس سے واقع ہوا کہ اپنے بہائی رابرٹ کو اس نے قید کیا اور طرح طرح ظلم اوس پر روا رکہے
پینتیس سال تک اس نے نہایت شان و شوکت کے ساتہہ سلطنت کرکے سرسٹہ سال کی عمر پائی سنہ
ایکہزار ایکسو پینتیس عیسوی مین مر گیا چونکہ اسکا بیٹا کوئی نہ تہا مرنے کے وقت اس نے وصیت کی
کہ میرے بعد میری بیٹی مسماۃ مٹلڈہ وارث تخت و تاج ہو مگر بادشاہ کے مرنے کے بعد اوسپر
تعمیل نہوئی اور بادشاہ کا بہانجا اسٹیون براہ زبردستی تخت نشین ہوا۔

شاہ اسٹیون

یہہ بادشاہ تاریخ کی کتابون مین غاصب لکہا گیا ہے کیونکہ انگلستان کی سلطنت اسکا حق نہ تہا
مٹلڈہ حقدار تہی کا حق چہین کر یہہ بادشاہ ہوا اگرچہ ابتدائے سلطنت مین اس نے رعایا کی تسلی
و دلدہی کی مگر آخر کو زور و تعدی پر کمر باندہ لی اور انگلستان والون نے اسکے عہد مین بڑی بڑی
مصیبتین اوٹہائین جب یہہ حالت ہوئی تو مسماۃ مٹلڈہ ہنری اول کی لڑکی نے اپنے باپ کی
وصیت کے موجب انگلستان کے تخت کا دعوی کیا اور بڑی فوج جمع کرکر میدان جنگ مین آئی
پہلی لڑائی مین شاہ اسٹیون فتحیاب ہوا مگر چونکہ انگلستان کے لوگ مٹلڈہ کی حق رسانی پر آمادہ
تہے دن بدن مٹلڈہ کی فوج بڑہتی گئی اور اخیر جنگ مین مٹلڈہ فتحیاب ہو کر تخت نشین ہوئی
اور شاہ اسٹیون پا بزنجیر قیدخانہ مین بہیجا گیا مٹلڈہ نے تخت نشین ہو کر انگلستانیون کے
احسان بالکل لوح خاطر سے محو کر دیے امرائے دربار اور عام رعایا پر طرح طرح کے
ظلم اس نے شروع کئے بد دماغی و بد کلامی سے اپنے خیرخواہون کو دشمن بنا لیا جب کوئی

روفس اوس کا بیٹا جانشین ہوا—

شاہ ولیم روفس

یہہ بادشاہ ولیم فتحمند کا منجھلا بیٹا صاحب عقل و تدبیر مشتہر تھا سب نے تخت نشینی کے لئے پسند کیا اور روفس خطاب دیا کیونکہ اس کے بال سرخ تھی اور روفس اوسکو کہتے ہین جسکے بال خرمائی رنگ ہون تخت نشین ہوکر اوس نے جور وستم پر کمر باندہ لی اپنے ظلم سے رعیت کو بہت ستایا خاص و عام اسکی بدخوئی سے بیزار ہوگئی کیونکہ یہہ شخص بڑا متکبر اور بڑبولا تہا اور ناحق شناس امانت و دیانت سے عاری ہوچکا تہا بلکہ مذہب سے برگشتہ ہوکر دین کے خدام کی ساتہہ بہی اوسنے دشمنی شروع کی فضول خرچیون سے خزانہ خالی کردیا قوم انگریز کے خون کا پیاسا ہوگیا باوجودیکہ اونہین کی حمایت و امداد سے بادشاہ بنا تہا تمام عمر اس نے شادی کسی عورت کے ساتہہ نہ کی کسی اور زناکار عورتون کے ساتہہ گزارہ کیا شکار رہہ اکثر اوقات کہیلا کرتا تہا اور اسی کام مین اسکی جان تلف ہوئی وہ واقعہ اسطرح ہے کہ ایک روز بادشاہ اپنے ہم صحبت امیرون کے ساتہہ شکار کہیلنے کے لیے جنگل کو گیا سب امیر سیر و شکار مین مصروف تہے اتفاقاً مسمی ترل ایک جوانمرد نے ایک ہرن کو کہ بہاگا جاتا تہا تیر مارا وہ تیر ہرن کو نہ لگا بلکہ ایک جنگلی درخت کو لگا جسکے پاس بادشاہ کہڑا تہا تیر درخت سے گذر کر بادشاہ کے سینہ مین آلگا زخم کاری آیا جس سے بادشاہ جان بر نہوا اور چند روز بیمار رہ کر مرگیا پورے ایکہزار ایکسو سنہ عیسوی مین یہہ واقعہ وقوع مین آیا چونکہ اس بادشاہ کا کوئی جانشین بیٹا نہ تہا اسواسطے بادشاہ کا چہوٹا بہائی ہنری تخت نشین ہوا ہنری کو بہائی کے مرجانے اور تخت کے حاصل ہونے کی اسقدر خوشی ہوئی کہ تخت نشینی کے شوق مین بہائی کے تجہیز و تکفین کے رسم بہی پوری ادا نہ کی—

شاہ ہنری پہلا

یہہ بادشاہ انگلستان کے نیک بادشاہون مین شمار کیا گیا ہے کیونکہ خالق حقیقی نے ظاہری

فوج سی بہت کم تہی ہمراہ لیکر مقابلہ پر گیا دونو بادشاہون مین سخت لڑائی ہوئی انگلستان کی فوج باوجودیکہ کم تہی نہایت تیزی وتندی کے ساتہہ لڑی اور دشمن کے حملون کو روکا آخر شاہ ہرلڈ اپنے دو بہائیون کے ساتہہ معرکہ جنگ مین مارا گیا اور نارمن کی فوج فتحیاب ہوئی یہہ لڑائی انگلستان کی بڑی لڑائیون مین شمار ہوتی ہے کیونکہ اس مین بیس ہزار انگریز اور پندرہ ہزار فوج طرف ثانی کی کام آئی تہی —

شاہ ولیم ناصر یا ولیم فتحمند

شاہ ہرلڈ کے مارے جانے کی بعد شاہ ولیم جو انگلستان پر فتحیاب ہوا تہا تخت نشین ہوا اس بادشاہ کو مورخ بڑا سپہ سالار وبہادر دلیر صاحب جرات دور اندیش ہوشیار خبردار شمار کرتے ہین سپاہ کی واسطی اگرچہ یہہ سخت گیر تہا اور تشدد وتہدید سی کام لیتا تہا مگر اونکی خاطر بہی بہت کرتا تہا لڑکپن کے زمانہ سی یہہ بادشاہ ہمیشہ لڑائیون اور معرکون مین رہا اور سپاہگری اور لڑائی کے فن مین اوستاد بنا اور بسبب مضبوطی کے ہر طرح کی سختی یہہ برداشت کرسکتا تہا اپنے جسم مین بہی نہایت صاحب قوت وزور تہا اسکی کمان کا چلہ یہہ خود چڑہاتا تہا اور کسی کی طاقت نہ تہی کہ اسکی کمان کو وہ چڑہا سکے تمام عمر یہہ ہر ایک طرح کے خوف وخطرا اور نفسانی لذتون اور عیاشی سی پاک رہا سوای بادشاہ بیگم اپنی زوجہ کے تمام عمر یہہ کسی عورت کے ساتہہ ہم بستر نہوا رہزنی اور قزاقی کا انتظام اس نے ایسی مملکت مین ایسا کیا کہ قزاقون کی بیخ وبنیاد اوکہاڑ ڈالی البتہ وصول معاملہ مین سخت گیر تہا روپیہ زمینداروں سے خلاف آئین مقررہ بہی وصول کرلیتا تہا دولت اسکے خزانہ مین بیشمار تہی اور تحصیلدارون کو اجازت حاصل تہی کہ جتنی بد سلوکی رعایا پر وصول معاملہ مین ہوسکے کرین اکثر زمینداروں کی زمینین باقیات معاملہ مین نیلام ہوجاتین ناحق کے جرمانے اور ڈونڈ اکثر رعایا سے وصول کئے جاتے روپیہ کے خرچ کرنے مین بہی یہہ بادشاہ بخیل نہ تہا مگر بیفائدہ خرچ ایک کوڑی نہین ہوتی تہی فوج کی تنخواہ وقت پر تقسیم ہوجاتی تہی آخر سنہ ایک ہزار ستاسی عیسوی مین اس نے وفات پائی اور ولیم

حوالہ کیا مگر اوس نے اس نعمت کی قدر نہ کی بادشاہ ہوتے ہی طرح طرح کے ظلم و فساد و دل آزاریان
شروع کین اور رعایا کو لوٹ کر برباد کر دیا اوس کے ظلم و تعدی سے تمام رعایا عام و خاص
ناراض ہو گئی اراکین دربار بہی بگڑ گئے اور سب نے ملکر اوسکو تخت سے اوتار دیا اور ٹہرایا
کہ پہر ڈین قوم کا کوئی بادشاہ انگلستان پر فرمان فرما ہو بصلاح ہمدگر سب نے ایڈورڈ نام
شاہ اتہل رڈ سکین کے بیٹے کو بادشاہی دی اور سلطنت کا تاج پہنایا ؂

شاہ ایڈورڈ تیسرا

اس بادشاہ کا عہد مین انصاف اور امن کا زمانہ تہا اس نے قوم ڈین اور سکسن اور انگریز کو یکسان
اور برابر رکھا اور تینون قومین نہائیت محبت و اختلاط سے شاہی دربار مین کام کرتے رہتین
قوم ڈین کے علماکی بادشاہ نے اسقدر خاطر کی کہ اونہون نے اسکو ولی مشہور کر دیا آخر کو بادشاہ
سلطنت سے دل برداشتہ ہو کر کئی برس نماز مین مشغول رہا جب ۶۴ برس کی عمر گذر چکی جلوس کے
پچیسوین سال سنہ ایکہزار چہیاسٹھ عیسوی مین بیمار ہو کر مر گیا چونکہ اسکا کوئی فرزند وارث
تخت و تاج نہ تہا اسلئے ہرلڈ ایک امیرزادی نے جو شاہ ایڈورڈ کے متوسلون مین سے تہا سلطنت پائی

شاہ ہرلڈ دوسرا

یہہ بادشاہ اگرچہ شجاعت و عدالت کے اوصاف سے موصوف تہا مگر بسبب اسکے کہ خاندان
سلطنت سے نہ تہا اکثر لوگ اسکی تخت نشینی سے رضامند نہ تہی تہوڑے عرصہ کے بعد ڈیوک
ولیم جو علاقہ نارمنڈی ملکت فرانس کا صوبادار شاہ ایڈورڈ کے چچا کا بیٹا بہی تہا انگلستان کی
سلطنت کا دعویدار ہوا اور تین سو جہاز جنگی ہمراہ لیکر انگلستان مین آیا جب جہاز سے اوترا
اتفاقاً گر پڑا امیرون نے بدشگونی کا خیال دور کرنے کے لئے عرض کی کہ آپ کو مبارک ہو
یہہ ملک بیشک آپنے فتح کر لیا کیونکہ جہاز سے اوترتے ہی آپنے زمین پر اپنا سایہ ڈالا
ہے اور زمین آپ کی وجود ذی جود کے فیض سے بہرہ مند ہوئی نارمن کا لشکر تعداد
مین ساٹہہ ہزار تہا قصبہ ہیسٹینگس کے پاس ٹہرا ہوا تہا اوہر سے شاہ ہرلڈ اپنی فوج لیکر دشمن کے

شاہ قانوت

یہہ بادشاہ سنہ ایکہزار سترہ عیسوی مین تخت نشین ہوا اور بلا شرکت غیرے تمام علاقہ سر
انگلستان کا بادشاہ کہلایا یہہ بادشاہ نہایت دانا و عقیل و ہنرمند تہا ابتدا عمر مین اوس نے
بڑی بڑی بہادریان کین اور بہتیرے لوگون کو تہہ تیغ کیا آخر عمر مین خدا پرستی و بندگی کا شیوہ
اوس نے ایسا اختیار کیا کہ لوگ اسکے طریق و عادت سے خوش تہے چونکہ اسکے دربار مین خوشامدی
لوگ بہت جمع تہے اکثر اوقات وہ اسکو اسقدر سراہتے اور تعریف کرتے کہ اسکو وہ باتین ناگوار
گذرتین اسواسطے اس نے عام حکم جاری کر دیا کہ میرے روبرو کوئی میری تعریف کا کلمہ زبان
پر نہ لاوے قوم ڈین کی لڑائیان اور فساد جو دو سو برس سے چلا آتا تہا وہ اسکے وقت مین رفع ہوکے
موقوف ہوا انصاف و عدالت اس بادشاہ کی تمام بادشاہون مین مشہور ہوئی اور رعیت
اسقدر اسکی حکم پر جانفشان تہی کہ کسیکو اسکے حکم کی تعمیل مین عذر نہ تہا جب اس بادشاہ کے
سب مرادین پوری ہوئین اور کوئی بدخواہ و دشمن نرہا تو دنیا کی حکومت سے یہہ ان بہرداشتہ
ہوا اور عاقبت کی درستی کیطرف متوجہ ہوا اور ایک مکان عبادتگاہ بناکر اون روحون کی
ابدا کی خوف سے جو دشمنون کے لشکر سے ماری گئی تہے نماز و عبادت مین مشغول ہوا مگر رعیت کو
سلطنت سے علیحدگی اسکی منظور نہوئی اور سب نے مجبوراً اسکو پہر حکومت کے کام مین مصروف
کیا کیونکہ اس کی تقریر نہایت خوش تہی اور کلام نہایت رنگین ہمیشہ لوگ حظ حاصل کرتے
تہے آخر یہہ بادشاہ بکمال نیکنامی انیس سال کی عمر مین مر گیا اور سنہ ایکہزار چالیس عیسوی مین
دنیائی فانی سے کوچ کیا اور اسکا بیٹا شہزادہ ہرلڈ تخت نشین ہوا۔

شاہ ہرلڈ اور شاہ ہارڈی قانوت

شاہ قانوت کی مرگ کے بعد چہوٹا بیٹا اوسکا شاہ ہرلڈ جانشین ہوا مگر کسیقدر عرصہ کے بعد
ہارڈی قانوت بڑا بیٹا شاہ قانوت کا ڈنمارک کے علاقہ سے آیا اور تخت کا دعویدار
ہوا چونکہ بادشاہ کا بڑا بیٹا تہا سب نے اوسکے دعوی کو تسلیم کر لیا اور تخت سلطنت اوسکے

ڈین نے کر شاہ الفرڈ اور ادسکے جانشینون کے شعور اور حوصلے کے سبب سے مدت تک انگلستان مین نہ آسکی تہی اور فرانسیس کے ملک مین سکونت کی ہوئی تہی پہر ادہر کو متوجہ ہوئی جب ڈین کا بیشمار لشکر داخل انگلستان ہوا بادشاہ نے اپنے آپ کو کمزور پایا اور ہمت ہار دی اور بعوض جنگ کے زر خطیر دیکر دشمن کو راضی کیا اور وہ قوم بیشمار دولت لیکر واپس چلی گئے اونکے جانے کے بعد بادشاہ اسقدر دولت دینی سے پچہتایا اور افروختہ ہوکر حکم دیا کہ قوم ڈین کا جو آدمی انگلستان مین موجود ہو قتل کیا جائے چنانچہ حکم کی تعمیل ہوئی اور صدہا آدمی مارے گئے یہہ حال جب ڈین قوم نے سنا بہر فوج جمع کرکر انگلستان کو آ رہے شاہ اتہل رڈ دار الخلافہ سے بہاگ کر اپنے بہنوئی مسمی رچارڈ کے پاس جو نارمن کے ملک کا ڈیوک یعنے صوبہ تہا بہاگ گیا اوس کے بہاگ جانے کے بعد

شاہ سوین قوم ڈین و شاہ ایڈمنڈ ایرن سیڈ

انگلستان پر قابض ہوا سنہ ایکہزار چودہ عیسوی مین اسکے تخت نشینی عمل مین آئی اور چند ماہ سلطنت کر کے مر گیا رعایا نے پہر شاہ اتہل رڈ کو جو نارمن کو بہاگ گیا تہا بلایا اور سلطنت اوس کے حوالہ کی وہ بہی بہت جلد مر گیا اور ایڈمنڈ ایرن سیڈ بادشاہ نے سلطنت پائی یہہ خبر پاکر شاہ سوین ڈین کا بیٹا قانوت نام چالیس جہاز جنگی لیکر انگلستان پر چڑہ آیا شاہ ایڈمنڈ ایرن سیڈ بہت سے لشکر کی ساتہ اوس کے مقابلہ کو نکلا ابہی کوئی مقابلہ نہین ہوا تہا کہ فریقین کے امیرون و شیرون نے درمیان آکر باہم مشورہ کیا کہ دو نو عویدار بادشاہت کے اس بادشاہت مین باہم و شریک ہین چنانچہ اسی بات پر فیصلہ ہوا اور نصف نصف علاقہ پر دونو بادشاہ قابض و دخیل ہوئے ایڈمنڈ ایرن سیڈ تہوڑے عرصہ تک حکومت کرنے پایا زیادہ سلطنت اوسکو نصیب نہوئی کیونکہ قانوت کے بہکانے سے تہوڑے عرصہ مین اوسکے رفیقون نے اوسکو قتل کر ڈالا۔

کیا کہ لوگ اسکے سایہ عاطفت مین نہایت آرام سے گزارہ کرتے رہے سب سے اول اسنے انگلستان
مین پختہ اسٹیشنون کا رواج پایا اور اپنا خاص محل پختہ بنوا کر نام آوری حاصل کی اس سے پہلے
تمام لوگ تو خس پوش گہرون مین رہتے تھے اور دولتمندون کے چوبی مکان بنے ہوئے تھے آخر
اس نیک نام بادشاہ نے سنہ نو سو علیسوی مین انتقال کیا پچپن سال کی عمر پائی اسکے مرنے کے بعد

شاہ ایڈورڈ اول و شاہ اتھل اسٹن و شاہ ایڈمنڈ اول و شاہ ایدرڈ
و شاہ ایڈوی و شاہ ایڈگر چھ بادشاہ

نوبت بنوبت تھوڑی مدت سلطنت پر فرمانفرما رہے پہر

شاہ ایڈورڈ دوم

فرمانروا مملکت انگلستان کا ہوا اسکے عہد مین بجز موت اس بادشاہ کے اور کوئی بات لائق
تحریر نہین ہے اور وہ اسطرح وقوع مین آئی کہ بادشاہ ایک روز قلعہ کرف کے نزدیک جسمین
اوسکی خوشدامن گہر تہا سیر و شکار کی تقریب سے گیا بارکا بے چندان لشکر تہا صرف چند آدمی
ہمراہ تھے اوسوقت بادشاہ کو منظور ہوا کہ اپنی ساس سے ملاقات کرے اور خانہ بی تکلف جانکر
تنہا وہان چلا گیا اور بعد ملاقات پانی مانگا نوکر نے جب پیالہ پانی کا لاکر دیا بادشاہ کے
خسر نے جسکی سازش بادشاہ کے مخالفون سے ہو چکی تہی اپنے نوکر کو اشارہ کیا کہ بادشاہ کا کام
تمام کرے نوکر نے ایک پیش قبض ایسا بادشاہ کے پہلو مین مارا کہ پیٹ چاک ہو گیا بادشاہ اوسی
حالت مین وہان سے اوٹھہ کہڑا ہوا اور گہوڑے پر سوار ہو کر بارادۂ جانے دار الخلافت کے
سرپٹ گہوڑا ڈالا چونکہ خون کا فوارہ جسم سے جاری تہا رستہ مین ناطاقت ہو کر گہوڑے
سے گرا مگر گہوڑے سے علیحدہ نہوا اور ایک پانو رکاب مین اٹکا رہا گہوڑا بے تحاشا دوڑا
چلا جاتا تہا اس تکلیف سے اس بادشاہ کا دم آخر ہوا اوسکے مرنے کے بعد

شاہ ایتھلرڈ دوم

تخت نشین ہوا اس نادان اور نامرد بادشاہ کے وقت مین قدیمی دشمن اور غنیم قوم

کے متعلقات سے ہے آکر قایم ہوگئی بادشاہ اون کے مقابلہ کے لئے سوار ہوا اور فریقین مین
سخت لڑائی ہوئی اس لڑائی مین بادشاہ کو سخت زخم آیا جسسے وہ جان بر نہوا اسکی وفات کے
بعد اوسکا چھوٹا بہائی۔

شاہ الفرڈ

بادشاہ ہوا اوسکے عہد مین بہی قوم ڈنمارک نے انگلستان پر متواتر حملے کئے اور یہہ بادشاہ
چھہ لڑائیان بحر و بر مین اون سے لڑا اور اکثر تہہ جنگ نواز کا بہیس بدلکر غنیم کے لشکر مین
گیا اور تمام حال اور یورش کے موقعے دریافت کرکے واپس آیا اور فے الفور فوج تیار کرکے
اونپر چڑہ گیا اور فتح پائی اس بادشاہ کا خطاب الفرڈ عظیم تہا اور فے الحقیقت وہ اسی خطاب کے
لائق تہا کیونکہ اوس نے اچہے اچہے آئین ایجاد کئی عمدہ قوانین رائج فرمائے اہل جرم و قصور
کو سزا اوسکے دربار سے پنچایت کی تجویز سے ملتی رہی الکسفرڈ نام ایک مدرسہ بہی اس نے
بنوایا اور تعلیم شروع کرائی اسکے وقت انگلستان کے لوگ تین فرقون مین منقسم تہی ایک امیر
و حاکم دوسرے آزاد تیسرے غلام ان سب کو علم سے کچہ بہرہ نہ تہا مگر بادشاہ بذات خود لایق
و صاحب علم و ہنر مند تہا ہر روز آٹھہ گہنٹہ وہ کتابون کے مطالعہ مین صرف کرتا ملک کے خراج کا
انتظام اوس نے کمال نیک نیتی سے کیا اور زر خراج حصہ مقررہ پر رعایا سے لیا خرچ فوج اور ملک کا جدا
اور سخاوت کا جدا رکہا دن اور رات کے اوقات کے تقسیم اوس نے تین حصص پر کی ایک مین سوتا
اور کہاتا اور ہوا خوری کو سوار ہوتا ایک حصہ مین ملکی امورات کے انتظام کا کام ملحوظ خاطر رکہتا
تیسرا حصہ خدا کی عبادت اور بندگی و نماز مین صرف کرتا اس بادشاہ کے عہد مین گہنٹہ
گہڑیال گہڑی اوقات شناسی کا آلہ کوئی نہ تہا اس نے موم بتی کا ایجاد کیا کہ ایک حصہ اوسکا
ایک گہنٹہ مین جلتا وہ بتیان دن رات جلتی رہتین اور وقت اونسے پہچانا جاتا یہہ عادات
بادشاہ نے کسی سے سیکہی نہ تہین بلکہ عقل خداداد سے اوس نے آپ نکالین تہین غرض اسکا
زمانہ بڑے امن چین و آرام کا زمانہ تہا خونریزی و قزاقی و چوری کو اس نے ایسا موقوف

چھاپہ کے ایجاد نے بہی ظہور پکڑا اِس بادشاہ کا اگرچہ اصلی وطن یہی ملک تہا مگر تربیت اس نے فرانس مین پائی تہی اور عقل و دانش مین اپنے ہم قوم لوگون پر سبقت لے گیا تہا اور اسکے عہد مین بہت مرتبہ ڈنمارک والے لوگ انگلستان پر حملے کرتے رہتے مگر قابض نہ ہوئے اور اس نے اون کو جہازون سے اوترنے بہی نہ دیا لب دریا اون کے مقابلے کے لئے جا تا رہا اور وہ ناچار ہو کر اپنے جہاز واپس لیجاتے رہے گیارہ سال تک اس نے سلطنت کی سنہ آٹھ سو اٹھتیس عیسوی مین مر گیا اسکے مرنے کے بعد اسکا شہزادہ اتھل ڈلف فرمانفرما ہوا۔

شاہ اتہل ڈلف

یہہ بادشاہ خدا پرست زاہد تہا اسکے اوقات سلطنت کے کام کم اور عبادت مین بہت صرف ہوئے اس کے وقت بہی قوم ڈین یعنے ڈنمارک نے دو مرتبہ انگلستان پر حملہ کیا اور شکست کہا کر بہاگ گئی آخر اونہون نے یہہ تجویز کی کہ ایک جزیرہ مین جسکا نام تہنٹ تہا اپنے آپ کو مستحکم کر لیا چونکہ وہ جزیرہ بہت نزدیک تہا بہت مرتبہ وہان سے حملے کر کر آئے اور ملک کو لوٹ کر لے گئے وہ لوگ نہایت بے رحم تہے عورت مرد بچہ سب کو تہہ تیغ کر دیتے انگلستان والے بڑی بہادری سے اونکا مقابلہ کرتے رہے اور دشمن کو اپنے ملک پر قابض ہونے نہ دیا یہہ بادشاہ ملک کی آمدنی مین سے دسوان حصہ دین مسیحی کے خادمون یعنے پادریون کو دیتا رہا آخر سنہ آٹھ سو ستاون عیسوی مین مر گیا اوسکے مرنیکے بعد اوسکے تین فرزند۔

	وشاہ اتہل رڈ	وشاہ اتہل برٹ	شاہ اتہل بلڈ

ایک دوسرے کے بعد جانشین ہوئے مگر اون کی حکومت نے استحکام نہ پکڑا پہلے اتہل بلڈ کی حکومت تو کچھہ پائداری نہ کی کہ وہ کم عقل و نادان و ذلیل آدمی تہا پہر اتہل برٹ اوسکی نسبت اچہا ہوا اور سنہ آٹھہ سو چہیاسٹہ عیسوی مین مر گیا پہر شاہ اتہل رڈ تخت نشین ہوا اور ملک مین انتظام کی صورت نمودار ہوئی یہہ بادشاہ جنگ و لڑائی کے فن مین صاحب کمال تہا قوم ڈنمارک نے اسکے وقت بڑی لشکر کے ساتہہ انگلستان پر یورش کی مگر یہہ بادشاہ اون کے حملون کو روکتا رہا اور ملک پر اونکو قابض ہونے نہ دیا اخیر حملے مین ڈین لوگ جبکہ ناٹنگم مین جو انگلستان

علاقہ کو اپنے تصرف مین لا مگر قیصر نے ان کسر بضہ پر کچھہ لحاظ نکیا اس نامہ کے بعد انہون نے علاقہ سیکسنی ناک جرمن کے رہنے والون سے جو بڑے بہادر اور شجاع مشہور تھے مدد طلب کی اور اونہین مین سے ایک فرقہ قوم انگل تہا وہ سب اپنا ہجوم لیکر اسملک مین گئے اور ایسے قابض ہوئے کہ اونکے نام سے یہہ سرزمین انگلنڈ مشہور ہوگئی کیونکہ انگل قوم کا نام ہی اور لینڈ زمین کو کہتے ہین یہہ قوم اسکاٹ پر غالب آئی اور برطانیکا سے قبضہ اونکا بالکل اوٹھا دیا اور قوم اسکاٹ اس علاقہ کی حکومت چھوڑکر اپنے علاقہ کو چلے گئے قوم سیکس انگل کا قبضہ جب بخوبی اس ملک مین ہوچکا تو اونہون نے قوم برطانیہ قدیمی رہنے والون کو بالکل اس علاقہ کی حکومت و ملکیت سے جواب دیا اور یہہ اونکا منہہ دیکھتے رہ گئی کامل قبضہ کے بعد قوم انگل کی حکومت سات حصون مین منقسم ہوگئی چنانچہ اونکے سات راج اتبک مشہور ہین کسیقدر مدت کے بعد وہ ساتون راج ایک ہوگئی اور ایک شخص مسمی

الجبرٹ یا اگبرٹ

کہ قوم سیکسنی کے لشکر مین نامی گرامی بہادر تہا فرمان فرما بنا اس نے ساتون صوبون پر غالب آکر ایک سلطنت قایم کرلی اور ملک کے دانشمندون و اکابرون نے جمع ہوکر ۸۲۷ء مین اسکو بادشاہ مقرر کرکے تخت سلطنت پر بٹہلایا اور اسکی تخت نشینی سے چند سال اول عیسائی مذہب اس جزیرہ مین رایج ہوگیا اس مذہب کے اجرائے سے اول لوگ طرح طرح کی اعتقاد و قسم قسم کے مذاہب کے پابند تہی اور بت پرستی بہت رایج تہی اولیا اور زاہدون کی نسبت لوگون کو ایسا اعتقاد تہا کہ اونکو خدا کی خدائی مین شریک تصور کرتے تہے اور اگر کسی سے کوئی گناہ کبیرہ سرزد ہوجاتا تو عبادت گاہون مین نذر نیاز دینے سے اوسکا عوض اوتر جانا تصور کرلیتے تہے عیسائی مذہب کے رواج پانیسے یہہ باتین سب جاتی رہین اور بادشاہ کی دانشمندی اور نظام کی خوبی سے ملک مین شایستگی پہیلی بارود کا اختراع ہوا اور قطب نما کے ایجاد و ظہور مین آکر دریائے سفر دور دراز آسان طور سے طے ہونے لگا

گول ستون میدان مین کہڑے کرکے اور ان کے بیچ مین ایک بڑا پتہر رکہہ کر اوسپر جانورون کے قربانیان کرتے بعض اوقات انسان کی قربانیان بھی وقوع مین آتین اور انسان جانورون کی طرح ستونون سے آگے ذبح کئی جاتی تہی عملداری سب قوم کی جدا جدا تہی ایک ایک سردار جدا جدا مقام پر حکومت کرتا تہا لیکن ضرورت کے وقت سب کے سب آپس مین متفق ہوجاتے تہے اور تمام صوبون مین سے ایک شخص کو صاحب عقل و بہادر جنگجو حاکم و مختار بنالیتے اوسوقت جنگ و صلح کے باب مین اوسکو کمال اختیار ہوتا پیدل فوج اور سوار ضرورت کے وقت بہت سے جمع کر لئے جاتے اکثر پہلوان لڑائی کے وقت رتہون پر سوار ہوکر میدان جنگ مین جاتے تہے آخر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ظہور سے پچپن برس پہلے قیصر روم نے اس جزیرہ پر یورش کی اور اس جزیرہ کے رہنے والے لوگ گرز اور نیزہ اور تلوار سے خوب لڑے اور دشمن کو پسپا کیا چند حملون کے بعد قیصر نے سنہ ۴۳ء مین اس جزیرہ پر اپنا عمل و دخل کرلیا اوس کے وقت ان کے مندر مسمار ہوئے بت توڑے گئے اوسوقت اگرچہ برطانیہ مین رومیون کا تسلط ہو گیا تہا لیکن شمالی حصہ اس کا جسکو اسکاٹلنڈ کہتے ہین بسبب اسکے کہ اوس سرزمین کے رہنے والے سخت جنگجو بہادر و جفاکش تہے رومی فتح نہ کرسکے بلکہ رومیون نے ان کے حملے روکنے کے واسطے مٹی کی ایک بڑی لمبی اور اونچی دیوار دو علاقون مین بنوادی مدت مدید تک عملداری قیصر روم کی اس علاقہ پر رہی آخر جب قیصریہ خاندان کی عملداری کو ضعف آگیا تو سنہ ۴۲۰ء مین قیصر ہنوریس بادشاہ ولنٹین نے اس جزیرہ سے اپنی فوج اور کارپرداز بلوالئے اور اس علاقہ کو مطلق العنان کردیا اس چہار سو سال کی عرصہ مین اس جزیرہ والون نے بہت سی رسمین رومیون کی اختیار کرلین اور مذہب بہی رومیون کا اس ملک مین رائج ہوگیا بادشاہ کی فوج کی واپسی کے بعد اس سرزمین پر اسکاٹلنڈ کے لوگون نے غارت و تاراج کا ہاتہہ دراز کیا اور طرح طرح کے ظلم کرنے شروع کئی جب یہہ عاجز آئی تو انہون نے نہایت عجز کے ساتہہ قیصر روم کی خدمت مین عریضہ لکہا اور التجا کی کہ بادشاہ دوبارہ اپنی فوج اس ملک مین بہیجے اور پہر اس

ہوئے جب عہد گورنری جان لارنس صاحب گورنر جنرل کا آیا تو سبب اسکے کہ ٹونک مین ایک ٹھاکر کا
خون ناحق ہوگیا تہا نواب ریاست سے معزول اور اوسکا نواب ابراہیم خان جانشین ہوا اور نیابت
ریاست کی افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان بہادر قائم جنگ کو عطا ہوئی
رقبہ اس ریاست کا آٹھ سو میل مربع ہے آبادی ایک لاکھ بیاسی ہزار نفری کی آمدنی سالانہ
آٹھ لاکھ روپیہ جمعیۃ سوارون کی فوج اور توپخانہ سلامی سترہ ضرب توپ کی ہے کچھ خراج یا نقد
یا فوج بطور پیشکش گورنمنٹ کو نہین دیتا استحقاق جانشینی کا از روی حق وراثت شرع محمدی کے

تیسرا حصہ سلاطین انگریز کی حال مین ابتدا سلطنت سے فرمانروائی زمانہ حال کوئین وکٹوریا ملکہ معظمہ کے عہد سعادت مہد تک

انگلستان کا ملک ابتدا مین قوم گال یعنے فرانس کے متوطنون سے آباد ہوا چنانچہ اب تک اوس قوم
کے لوگ اس ملک کے کئی قطعون مین پائے جاتے ہین اور اون مین سے بعضے وہی قدیم
زبان ابتک بولتے ہین قدیم زمانہ مین کسیکو اسکی خبر نہ تہی مگر ایکہزار نو سو برس کا عرصہ ہوا ہے کہ
روم کے بادشاہ قیصر جولیس نے اس جزیرہ کو معلوم کیا اور فوج لیکر اسپر یورش کی اوس زمانے
مین اس سرزمین کو برٹانیکا کہتے تہے اور رہنے والے جزیرے کے محض جاہل بے علم علم و ہنر
عاری خارج از آدمیت تہے بعض اون مین سے جانورون کی کہال اپنے بدن کا لباس بناتے
اور پوستین پہنتے اور بعض برہنہ مادر زاد بے جامہ و بے لباس پہرا کرتے تہے کچھ پہننے
اور اوڑہنے کی اونکو عادت و تمیز نہ تہی سوائے مچھلی کے گوشت اور جنگلی جانورون کے
اور کوئی چیز اونکی خوراک نہ تہی اعلے درجہ کی زینت اور سنگار اس قوم کا اوسوقت یہہ تہا
کہ اپنے بدن کو کسی طرح کی رنگون سے رنگ لیتے چونکہ ان کی خوراک کا گزارہ صرف شکار کے
گوشت پر تہا آہنی ہتہیار قسم چہرا وغیرہ ان کے پاس ہر وقت موجود رہتا تہا مذہب مین
یہہ لوگ فرنگستان کے شمالی متوطنون کی مانند بت پرست تہے اور پتہر کے بڑے بڑے

توپ کی ہی اس ریاست مین ارضی بہت عمدہ واسطی کاشت افیون کے ہے اور حاصلات
افیون کے ایکہزار صندوق سالانہ ہے ؛

ریاست خاندان ٹونک

بانی اس ریاست کا نواب امیرخان تہا جسنے ہوکر مرہٹون کے وقت بڑی توقیر پائی اور نوابی کا
خطاب لیا اسنے سرکار ہولکر مین بڑے بڑے کار نمایان کئے اسکی فوج ہمراہی بہی بڑی بہادر تہی
مالوہ کی ملک مین اونہون نے بڑی بڑی فتوحات کین دشمنون کے علاقونمین بڑی بڑی لوٹ مار اور
غارت کی اسنے اپنا علاقہ انگریزون کے دخل سے پہلے مالوہ مین علیحدہ کرلیا تہا جب انگریزون کے
تحت مین یہہ ریاست آئی گورنمنٹ کا حکم ہوا کہ اصلی ریاست جو جسونت راؤ ہولکر
کے وقت سے اس کے قبضہ مین ہے بدستور بحال رہیگی اور جسقدر علاقہ پہلے سے اسنے اپنی قبضہ
مین کیا ہے وہ اسکا حق تصور نہین ہوگا سرکار اس رئیس کی حمایت اور حفاظت مین مصروف
رہیگی بشرطیکہ یہہ رئیس انگریزی علاقہ مین پہر تاخت اور تاراج نہ کریگا اور تمام توپین
اپنی بعدر کہنی چالیس توپون کے سرکار انگریزی کے پاس بعوض زر نقد کے فروخت کر
ڈالیگا بلکہ اگر نواب انگریزی علاقہ مین آئندہ تاخت و تاراج کرنے کے لئے دست انداز
نہوگا اور نہ انگریزون کے خیرخواہون اور دوستون کو ستائیگا تو کچہہ علاقہ اوسکو ہولکر کے
خاص علاقہ سے بہی دیا جائیگا چنانچہ نواب نے یہہ سب امر منظور کرلئے اور نواب کو صاحبان انگریز
نے سوای اوسکے پہلے علاقہ کے علاقہ ضلع رام پورہ دیا تین لاکہہ روپیہ قرضہ بہی عطا کیا
ہو آخرکار معاف ہوا علاقہ بلول اوسکے فرزند کو تاعین حیات جاگیر مین ملا بلول کے علاقہ کے
عوض بارہ ہزار پانسو روپیہ سالانہ نقد نواب کے بیٹے کو ملتا تہا اور تحصیل علاقہ مذکور کی
اوسکے ماتحت رکہنی گورنمنٹ کو منظور نہوئی نواب امیرخان بہادر نہایت دیندار اور سخی
اور بہادر آدمی تہا آخر سنہ ۱۸۳۴ء مین مرگیا اور اوسکا فرزند نواب وزیر محمد خان اوسکا جانشین
ہوا اسنے معرکہ ۱۸۵۷ء مین انگریزون کے ساتہہ وفاداری ظاہر کی اور مورد تحسین و آفرین

گئے اور ہر ایک کے لیئے وثیقہ مقرر ہوئے بتفصیل ذیل خاندان خیرپور ایک لاکھ نواسی ہزار پانسو
چالیس روپیہ خاندان میرپور ساٹھہ ہزار دو سو روپیہ خاندان حیدر آباد ایک لاکھ تہتر ہزار
نواسی روپیہ ہے ۞

ریاست خاندان جاورا

مسمی غفور خان جسکے پہلے پہل نواب وفرمان فرماجاورہ کا بنیاد ہے خسر پورہ نواب امیر خان
والی ٹونک کا تہا اوسکے معرفت وہ سرکار ہولکر مین نوکر ہوکر امارت کے درجہ کو پہونچا جب امیر خان
مالوہ سے راجپوتانہ کی مہم پر گیا تو چند علاقہ جات ہولکر نے غفور خان کو اس شرط پر دیئے کہ وہ
بالفعل چہہ سو سوار نوکر رکہے جب علاقہ مین ترقی ہو تو سوار بہی زیادہ کرے ۱۸۱۸ء مین
یہہ ریاست بہی حفاظت انگریزی مین آگئی اوسوقت اس علاقہ کی نسبت امیر خان بہی دعویدار
ہوا مگر سماعت نہوا ۱۸۲۵ء مین غفور خان مرگیا اور اوسکا بیٹا غوث محمد خان بعمر دو سالہ
نواب بنا گدی نشینی کے وقت حسب منشی انگریزون کے اس رئیس نے دو لاکہہ روپیہ نذرانہ
ریاست ہولکر کو بہی دیا بڑی بیگم غفور خان کے کارپرداز ریاست کے ہوئی اور داماد غفور
خان کا جہانگیر خان نایب قرار پایا کچہہ عرصہ کے بعد کارپردازی بیگم کی برطرف ہوئے
اور اجازت ہوئی کہ رئیس پانسو سوار پانسو پیادہ چار ضرب توپ پاس دوام کے لیئے رکہے
۱۸۴۲ء مین یہہ انتظام موقوف ہوا اور بعوض فوج جو حسب ضرورت رئیس سے انگریز لیتے
تہے نقد روپیہ ایک لاکہہ پچاسی ہزار آٹہہ سو دس روپیہ سالانہ لینا قرار پایا ۱۸۵۷ء
کی مفسدہ مین بہی اس رئیس نے وفاداری ظاہر کی اور خدمات لائقہ بجا لایا تو وہ روپیہ کم
ہوکر مبلغ ایک لاکہہ اسٹہہ ہزار آٹہہ سو دس روپیہ باقی رہ گیا - غوث محمد خان کے
وفات کے بعد عبد اللہ خان اوسکا بیٹا جانشین ہوا کہ نہ نذہ دحیات موجود ہے - رقبہ
اس ریاست کا آٹہہ سو بہتر میل مربع ہے آبادی پچاسی ہزار چار سو چہپن نفری کی - آمدنی
چہہ لاکہہ چہپن ہزار دو سو چالیس روپیہ فوج ایکسو پچہتر سوار تہہ سو پیادہ سلامی تیرہ ضرب

نور محمد اور نصیر خان چھوڑ کر مرگیا اور سلطنت حیدر آباد کے چار یار چار دن بٹی یعنے نور محمد سردار
میر و نصیر خان پسران مراد علی و صوبہ دار خان بن فتح علی و میر محمد بن غلام علی کے تقسیم میں آئی
سنہ ۱۸۳۳ء میں نور محمد اپنے بیٹوں شہداد و حسین علی کو بحفاظت نصیر خان کے چھوڑ کر مرگیا دوسرا حصہ
سندہ کا یعنے اپر سندہ میں خیرپور کا علاقہ بلا تقسیم ایک سردار میر سہراب کے قبضہ میں آیا سنہ ۱۸۳۰ء
میں میر سہراب مرگیا اور میر رستم علیخان اوسکا بیٹا قابض ہوا اور میر تھارا والی میرپور سنہ ۱۸۲۹ء
میں مرا اوسکا جانشین اوسکا بیٹا شیر محمد ہوا اوس وقت فوج کشی سرکار انگریزی کی بامداد شاہ شجاع الملک
کے کابل پر ہوئی اور سندہ کے علاقہ سے اوس فوج کا گذر ہوا میران سندہ کو اوس وقت حسب ضرور بہا
تسلی و دلاسا جانب شاہ شجاع اور سرکار انگریزی ہوا مگر بعد فتح کابل کے مطالبہ زر باقیات سرکار کابل
کا ہوا اور حکم ہوا کہ سوائے صوبہ دار خان کے تینوں امرا حیدر آباد ساٹ ساٹ لاکھہ روپیہ کل
اکیس لاکھہ روپیہ شاہ شجاع والی کابل کو دیں اس روپیہ کے ادا کے بعد پھر کچھہ مطالبہ میران سندہ سے
نہوگا جب اس روپیہ کے ادا میں توقف ہوا تو لارڈ گورنر بہادر سے یہہ حکم نفاذ پایا کہ بعوض
مطالبہ زر نقد کے میران سندہ شکارپور کا علاقہ چھوڑ دیں چنانچہ میر نصیر خان نے اپنا حصہ اور
اپنے بھائی نور محمد کا حصہ چھوڑ دیا ابھی باقیماندہ امیروں کے ساتھہ سوال و جواب درپیش تھا
کہ اتنے میں خبر فساد ملک کابل کی سندہ میں مشتہر ہوئی اور سب سرکار انگریزی کے دشمن
ہوگئے میر رستم علی والی خیرپور و نصیر خان والی حیدر آباد بہی در باب نکال دینے فوج انگریزی
کے سندہ سے مستعد ہوئے اوسوقت کل امیروں کے نام احکام جاری ہوئی کہ در صورت سرکشی و فساد
کے کل علاقہ تمہارا سرکار میں ضبط ہو جائیگا مگر اونکے خیال میں نہ آیا سنہ ۱۸۴۳ء ماہ اگست میں سر چارلس
نپیر صاحب نائب بلوچستان و سندہ کے سپہ سالار مقرر ہوئے اور ملک سندہ کا مفتوح ہو کر کل علاقہ جات
سوای علاقہ خیرپور کے جو علیمراد خان کو میر رستم علیخان نے دیدیا اور وہ ہوا خواہ سرکار انگریزی
میں آگیا تھا سرکار میں ضبط ہوئے اور علیمراد خان کے پاس صرف تین لاکھہ پچاس ہزار روپیہ
کا علاقہ باقی رہا جو اب تک اوسکے قبضہ میں ہے اور امرائے سندہ معزول شدہ قید سے نکالدیے

گورمنٹ انگریزی کو خوش کیا اور مورد تحسین وآفرین ہوا - رقبہ اس ریاست کا آٹھہ سو چوبیس
میل مربع آبادی بیالیس ہزار دو سو نتانوے نفری کی - آمدنی دو لاکہہ پچاس ہزار روپیہ
کی ہے یہہ ریاست کچہہ خراج انگریزون یا مہاراجہ بڑودہ کو نہین دیتی مگر اقوام قلی اپنے
ہمسایہ زبردست کو کچہہ روپیہ دیتی ہے فوج اس ریاست کے دو سو چونتیس سوار اور تین سو بیس
پیادہ مقرر ہے ؀

خاندان میران سندہ

پہلے اس علاقہ مین ہندو راجپوتون کی حکومت تہی ۷۱۱ء مین اسکو پہلے مسلمان حکام سے
محمد بن قاسم ثقفی نے فتح کیا پہر تین سو گیارہ برس کے بعد سلطان محمود غزنوی نے اسکو فتح کرکے
اپنے ملک کے شامل کیا بعد چند تغیرات حکام کے ۱۵۹۱ء مین اکبر بادشاہ اسملک پر قبضیاب ہوا پہر
۱۷۳۹ء مین بقبضہ نادر شاہ افشار کے آیا پہر شاہان درانی اسپر متصرف رہے پہر قوم
کلوڑس اسپر قابض ہوئی اور نور محمد سردار اس قوم کا اس صوبہ کا حاکم بنا پہر غلام شاہ
اوسکے بہائی نے حکومت پائی پہر سرفراز خان حاکم بنا اوس نے عداوتاً قوم تالپور کے
تین سردارونکو مار ڈالا اوسکے عوض لینے کو میر فتح علیخان نے بڑا اجتماع کرکے ۱۷۸۶ء
حاکم کلوڑا کو نکالدیا خیرپور و شاہپور فتح کئے بعد برپا ہونے بلوہ عام اور ... خاندان کلہوڑا
کل سندہ کا ملک تین حصون مین منقسم ہوا یعنے حیدرآباد جسکو سندہ زیرین بہی کہتے ہین فتح علی اور اوسکے بہائیون
کی حکومت مین اور خیرپور زیر حکومت میر سہراب میرپور زیر حکومت میر تہارا کے آیا حکومت
حیدرآباد کی فتح علی غلام علی کرم علی مراد علی چار بہائیون مین تقسیم ہوئی جنکو لوگ چار یار
کہتے تہے ۱۸۰۱ء مین فتح علیخان مرگیا اوسکا نصف علاقہ تو غلام علی نے لیا اور نصف باقیماندہ
اور بہائیون نے تقسیم کیا صوبہ دار خان اوسکے بیٹے کو کچہہ نہ دیا ۱۸۱۱ء مین غلام علی مرگیا اور اوسکا
بیٹا میر محمد بہی محروم رہا اور ریاست دو بہائیون مین تقسیم ہوئی ۱۸۲۸ء مین کرم علی مرگیا اور سلطنت
حیدرآباد بہی تیرہ لاکہہ روپیہ میر مراد علی کی قسمت مین آئی ۱۸۳۳ء مین مراد علی بہی دو بیٹے

اہلکار ریاست بروده کا واپس آیا ۱۸۷۴ء مین فتح خان مر گیا اور اوسکا بیٹا زور آور خان ... اب
رئیس نی مفسده ۱۸۵۷ء مین خدمات نمایان کین اور مورد تحسین و آفرین ہوا — رقبہ اس ریاستکا
کا دو ہزار تین سو چورہ میل آبادی ایک لاکہ اٹہتر ہزار آمدنی تین لاکہ روپیہ
سالانہ ہی فوج دو سو پچاس سوار پانسو ستر پیادہ ہے خراج ... پانسو روپیہ سالانہ رئیس کو انعام
بہی اوسکو دیا ہی خراج اس ریاستکا مہاراجہ برودا کے دربار مین ادا ہوتا ہی اور
رئیس کو اختیار ہی کہ بحالت لاولدی کسی وارث شرعی کو متبنے کر لے ۔

ریاست خاندان رادہن پور

دو سو برس کا عرصہ گذرا ہے کہ مسمی بہادر خان بانی اس خاندان کا اصفہان سے آیا تہا اوسکی
اولاد مین سے جوانمرد خان بابی نے صوبہ گجرات مین سے شاہ دہلی کے حکم سے رادہن پور کا
علاقہ معافی مین پایا جب چغتائی سلطنت ضعیف ہوگئی تو جوانمرد خان نے ایک دفعہ گجرات پر
بہی قبضہ کر لیا تہا جب رگہناتہہ راؤ مرہٹا اوسکے مقابلہ کو گیا تو وہ تمام احمد آباد مجبور
ہوکر خارج ہوگیا اور گجرات کا تعلق چہوڑ کر اپنے قدیمی علاقہ مین چلا گیا اوس روز سے یہ ریاست
مرہٹون کے ماتحت ہوگئی بعد ازان داماجی راؤ گائیکوار نے بہت سا علاقہ اس ریاست کا
جوانمرد خان کے بیٹون غازی الدینخان اور نظام خان سے لیکر شامل حکومت برودا کے کر لیا
اوسوقت دونو بہائی بشراکت رئیس اس علاقہ کی تہی جب نظام خان مر گیا تو غازی الدینخان
تنہا رئیس بنا غازی الدینخان کے بعد علاقہ ریاستکا اوسکے بیٹون شیر خان اور کمال الدین
خان مین تقسیم ہوا شیر خان کے حصہ مین رادہن پور اور کمال الدینخان کے علاقہ مین مونجپور و شیرہ
آیا مگر کمال الدینخان تہوڑی عرصہ کے بعد مر گیا اور ریاست متعلق شیر خان کے رہی ۱۸۱۳ء مین
شیر خان بتوسل مہاراجہ برودا کے انگریزون کا مطیع ہوا اور حسب درخواست اوسکے
فوج انگریزی نی غارتگران سندہ کو اوسکے علاقہ سے نکالا ۱۸۲۵ء مین شیر خان مر گیا اور
اوسکا بیٹا زور آور خان جانشین ہوا اوس نے ۱۸۵۷ء کے مفسدہ مین اپنی خدمات سے

نام عرب نے قید کر لیا قید کی حالت میں اوسنے انگریزون سے مدد مانگی اور گورنمنٹ انگریزی کی کوشش سے وہ ۱۸۱۶ء مین قید سے چہوٹکر پہر رئیس بنا اور مدت الحیات ماتحت انگریزون کے رہا آخر ۱۸۵۴ء مین مرگیا اور حامد خان اوسکا بیٹا جانشین ہوا وہ ۱۸۶۱ء مین فوت ہوا اوسکی جگہہ اوسکے بہائی مہابت خان نے ریاست پائی - محاصل اس ریاست کا چہہ لاکہہ روپیہ سال ہے اوس مین سے گورنمنٹ انگریزی اٹہائیس ہزار تین سو چوراسی اور مہاراجہ بروده چہتیس ہزار چار سو تیرہ روپیہ خراج لیتے ہین اور ریاست ماتحت ریاست برودہ اکے شمار کیجاتی ہے ۞

خاندان ریاست پالن پور

اس خاندان کے رئیس قوم افغان لوہانی ہین اکبر بادشاہ کے وقت انکو دیوانی کا خطاب ملا تہا اور ضلاع جہالور و ساچور و پالن پور پایا انہون نے اورنگ زیب عالمگیر سے پائی تہی مگر ۱۶۹۱ء مین راجہ جودہ پور نے دیوان کے وقت کل علاقہ سوائے پالن پور اور دیسا کے چہین لیا اوسکے بعد ایکسو برس تک برابر اوسقدر علاقہ پر رئیس اس خاندان کے قابض رہے ۱۷۹۴ء مین رئیس ریاست کا فیروز خان مقرر ہوا اور بیس سال کی حکومت کے بعد ۱۸۱۲ء مین اوسکو فوج سرکش نے مارڈالا اور اوسکے بیٹے فتح خان کو قید کرکے شمشیر خان فیروز خان کے بہائی کو ریاست دی مہاراجہ برودہ اور گورنمنٹ انگریزی نے فتح خان اصلی جانشین کی حمایت کے اور اوسکو جانشین کرکے حکم دیا کہ شمشیر خان فتح خان کے ایام نابالغی تک مدار المہام ریاست کا ہو شمشیر خان بہی اسبات پر راضی ہوا اور بسبب لاولدی اپنی کے اوسنے فتح خان کو ہی اپنی جایداد کا وارث قبول کیا چونکہ انتظام شمشیر خان کا خراب تہا اور بسبب بے خبری اوسکے ریاست مقروض اور آمدنی بند ہو گئی اسلئے حسب مراد درخواست رئیس خورد سال کے شمشیر خان برخاست ہوا اور ایک اہلکار دربار مہاراجہ برودہ سے واسطے انتظام امور ریاست کے بہیجا گیا ۱۸۱۳ء مین رئیس کو کل اختیار ریاست کا ملا اور

کی ریاست پیشوا کے حصہ مین آگئی اور نور الدین خان نے مرہٹون کے ساتہہ بڑی بڑی لڑائیان کین اور کبھی
زرخراج سبب خفگت ادا نکیا بلکہ کاٹھیاوار وغیرہ سے روپیہ وصول کرلیتا رہا شہر احمد آباد بھی
اسنے فتح کیا اور چند سال اپنے قبضہ مین رکھا نور الدین خان کے بعد اسکا داماد نجم خان جانشین
ہوا مگر اسپر میرزا جعفر ثانی جو نور الدین خان کا بیٹا غیر منکوحہ سے تہا حملہ آور ہوا اور ریاست
نجم خان سے چھین لے وہ سنہ ۱۷۸۳ء مین مرگیا اور فتح علیخان اوسکا بیٹا جانشین ہوا فتح علی نے
سنہ ۱۸۲۳ء مین رحلت پائی اور اوسکا بیٹا بندہ علیخان اجازت صاحبان انگریز گدی
نشین ہوا وہ سنہ ۱۸۴۱ء مین مرگیا اور اوسکا برادر زادہ نواب حسین یاور خان بہادر
سنہ ۱۸۴۱ء کو مسند مین بھی خیر خواہ سرکار کا رہا - آمدنی اس ریاست کی قریب تین لاکھ
پچاس ہزار روپیہ کے اور رقبہ تین سو پچاس مربع میل اور آبادی ایک لاکھ پچھتر ہزار نفر کی ہے

خاندان ریاست جوناگدہ

یہہ ریاست علاقہ سورت کاٹھیاوار مین اترے ہر قدیمی سے جو خاندان کے قوم راجپوت چودا
سے ہے سنہ ۱۴۷۲ء مین سلطان محمود بیگڑا شاہ گجرات اسپر حملہ آور ہوا اور اسکے بعد ریاست
مسلمانون کے ماتحت ہوگئی آخر سلاطین چغتائیہ کے عہد مین تمام علاقہ اسکا شامل صوبہ گجرات
ہوگیا خاندان حال کی بنیاد پہلے شیر خانجان نام ایک سپاہی نے سنہ ۱۷۳۵ء مین قایم کی اور رعایا کے
اتفاق سے ملک پر قبضہ کرکر شاہی حاکم کو نکال دیا اسکے بعد اسکا بیٹا صلابت خان جانشین ہوا او
نے ملک اپنے بیٹون پر تقسیم کردیا جوناگدہ بہادر خان کو اور باٹوا وغیرہ [illegible] خان کو ملا
صلابت خان کے بعد بہادر خان نے ریاست پائی پہر مہابت خان بہادر خان کا بیٹا جانشین ہوا
اسکے بعد اوسکا بیٹا حامد خان سنہ ۱۸۱۱ء مین [illegible] سالکی رئیس تہا [illegible] بے انتظامی
کے سلسلہ مین مداخلت صاحبان انگریز کی اسکے علاقہ مین ہوئی اور اوسکو ممانعت کی گئی کہ وہ
[illegible] اور غارت گری سمندر مین نکیا کرے سنہ ۱۸۴۰ء مین وہ مرگیا اور اوسکے بیٹون بہادر خان
مہابت خان مین جانشینی پر تکرار ہوئی آخر بہادر خان نے ریاست پائی اوسکو چند عرصہ

مین آیا اور انگریزون نے مہاراجہ کرشنا راج خوردسال کو جسکے دادا سے حیدر علی نے ریاست چہین لی تہی تیرہ لاکہہ چہتر ہزار چہتر روپیہ کا ملک دیکر میسور مین گدی نشین کیا اور چالیس برس کے بعد پہر ریاست صلی خاندان مین منتقل ہوئی باقیاندہ علاقہ مفتوحہ مین سے سات لاکہہ ستر ہزار ایکسو ستر روپیہ کا ملک، تو انگریزون نے خود رکہا اور چہہ لاکہہ ستر ہزار تین سو بتیس روپیہ کا علاقہ نواب حیدرآباد کو دیا اور دو لاکہہ ترپستہ ہزار چہہ سو ستاون روپیہ کا علاقہ مہاراجہ پیشوا کو دیا گیا مگر چونکہ فوج پیشوا کی اس مہم مین شامل انگریزی فوج کے نہ تہی اوس لیے وہ علاقہ نہ لیا اسواسطے وہ بہی نواب اور انگریزون کے آپس مین تقسیم ہوا اولاد و متعلقین سلطان ٹیپو کے پہلے بمقام ویلور پہر کلکتہ بہیجے گئے اور گذارہ معقول اونکے واسطے مقرر ہوا مہاراجہ کشنا راج کی خوردسالی مین ایک برہمن پورنیا نام وزیر و مدار المہام مقرر ہوا اوس نے بڑی لیاقت کے ساتہہ انتظام کیا خزانہ مین بہی دو کروڑ روپیہ جمع کر لیا مگر جب ۱۸۱۲ مین مہاراج کو اختیارات ریاست کے ملے تو اوس نے فضولخرچی و عیاشی مین وہ روپیہ برباد کر دیا ریاست مقروض ہو گئی تمام علاقہ مین بے انتظامی پہیل گئی ناچار انگریزون نے وہ ریاست ہی ضبط کر لی اور راجہ کے لیے گذارہ مقرر کر دیا تمام علاقہ انگریزون کے تصرف مین آیا +

خاندان ریاست کیمبی

مدراس کے علاقہ مین یہہ ریاست واقع ہے اور بانی اس خاندان کا میرزا جعفر نظام ثانی المعروف مومن خان تہا اوسکی حکومت گجرات کے علاقہ مین ماتحت بڑے حاکم کے تہے اور اوسکا داماد نظام خان حاکم کیمبی کا تہا جعفر خان ۱۷۴۲ مین مرگیا اور اوسکے فرزند مفتخر خان معروف نور الدین خان نے ہر چند کوشش کی کہ گجرات مین اپنے باپ کے عہدہ پر بحال ہو مگر ممکن نہوا آخر وہ کیمبی مین فوج کے اجتماع کے ارادہ پر گیا اور نظام خان کو قتل کر کے خود حاکم بن بیٹہا ۱۷۵۳ مین جب گجرات کا ملک ما بین خاندان مرہٹہ پیشوا اور گائیکوار کے تقسیم ہوا تو کیمبی

مین انگریزون نے بحالت جنگ والی کنتور نواب حیدرآباد کے بہائی کے ساتہہ صلح کی
اِسبات سے دونون یعنے نواب حیدرآباد اور حیدر علی کو سخت اندیشہ ہوا اور دونون نے فوج
انگریزون کے مقابلہ پر بہیجی اور کرناٹک پر حملہ کی تیاری ہوئی چونکہ اوسوقت بسبب لڑائیون کے [illegible]
مہمون فرانسیس وغیرہ کی خزانہ انگریزی مین روپیہ تہا اور سامان کمیسریٹ کا بہی خراب اسواسطے
انگریز کچہہ نہ کر سکے اور حسب المدعا حیدر علی و نواب کے صلح کرلی مگر در پردہ وہ بہی
اسبات کے ہوئی کہ خاندان ہنود کو جنکی حیدر علی کے [illegible] حیدر علی نے ریاست لی تہی پہر قائم
کیا جاوی سنہ ۸۲ء مین حیدر علی مرگیا اور ٹیپو سلطان اوسکا بیٹا جانشین ہوا یہہ باپ سے بہی
زیادہ دشمن انگریزون کا تہا اسنے اوسی زور شور کے ساتہہ لڑائیان قائم رکہین اسکے وقت
انگریزون کی سازش سے ایک سرکشی مقام سرنگاپٹام در باب [illegible] میسور کے
واقع ہوئی اور فرانسیسون نے جنکی مدد برابر ٹیپو کو پہونچتی تہی انگریزون سے صلح کرکے
اور سلطان ٹیپو سے الگ ہوگئے ایسی تنہائی کے وقت انگریز سنہ ۱۷۹۰ء مین سلطان پر حملہ
آور ہوئے ہزارون آدمی لڑائی مین مارے گئے آخر سلطان نے شکست کہائی اور مجبور
ہوکر اوسنے اپنے دو بیٹون کو انگریزون کے پاس واسطے انعقاد صلح کے بہیجا اور مارچ
سنہ ۹۲ء مین صلح ہوکر نصف ملک علاقہ سلطان کا انگریزی علاقہ کے شامل ہوا اور تین
کروڑ تیس لاکہہ روپیہ خرچہ مہم کا نقد سلطان کو دینا آیا اور علاقہ مفتوحہ انگریزون نے نواب
حیدرآباد و پیشوا مرہٹہ نے آپسمین بانٹ لیا سنہ ۹۵ء مین جب فیما بین مرہٹہ اور نواب
حیدرآباد کے جنگ و عداوت برپا ہوئی تو سلطان ٹیپو نے چاہا کہ مرہٹون کے ساتہہ
آمیزش کرے اور فرانسیسون کے نام بہی ایک خط لکہا کہ تم اور ہم آپسمین اتفاق کرکے
انگریزون کو ہندوستان سے نکالدیوین جب یہہ خبر انگریزون کو پہونچی تو باتفاق نواب
حیدرآباد کے پہر سنہ ۹۹ء مین سلطان پر حملہ آور ہوئے سلطان نے بہی کئی لڑائیان لڑا آخر
بکمال دلاوری و جوانمردی میدان معرکہ مین شہید ہوا اور کل علاقہ میسور وغیرہ انگریزون کے قبضہ

پہلے اس خاندان کا حاکم وراجہ مہاراجہ چکتاگر اور حیدر علی نام ایک میر اوسکی فوج کا
سپہ سالار تہا گورنمنٹ انگریزیہ کی بہی اس ریاست کے ساتہہ دوستی تہی بلکہ جب
انگریزون نے کرناٹک مین جنگ کرنی شروع کی تو مہاراجہ میسور کیطرف سے حیدر علی
فوج لیکر ہمراہ گیا تہا آخر حیدر علی کی زور آور قوت نے یہہ ترقی پائی کہ اوس نے اپنے
مالک کو ریاست سے خارج کیا اور خود مالک بن بیٹہا اور بہت جلد ملابار وغیرہ علاقون
کو بزور شمشیر تسخیر کرکے ایک رئیس پرزور ہوگیا جس سے انگریزون کو اوسکی طرف سے
سخت اندیشہ لاحق حال ہوا سنہ ۱۷۶۶ء مین نواب حیدرآباد نے بہی حیدر علی سے سازش
کی اور باتفاق ہوکر کرناٹک پر حملہ آور ہوئے مگر عندالمقابلہ دونو نے شکست کہائی
اور نواب حیدرآباد حیدر علی کی رفاقت سے کنارہ کش ہوا انگریزون کا دوست
بنا مگر حیدر علی نے نواب حیدرآباد کی علحدگی سے خائف نہوکر بہادرم جنگ قائم رکہی
اگرچہ وہ ایک دفعہ بشرط واپسی ملک مفتوحہ کے صلح پر راضی ہوا مگر انگریزون نے
منظور نکیا سنہ ۱۷۶۹ء مین حیدر علی ناگاہ ایک ایسی چالاکی عمل مین لایا کہ اپنی
فوج لیکر وہ شہر کرناٹک سے بفاصلہ پانچ میل کے پہونچ گیا ناچار انگریزون نے اپنے
علاقہ کو قتل وغارت سے بچایا اور باقرار واپسی علاقہاے مفتوحہ کے صلح حسب المدعا
دشمن کے مان لی اوسی سال مین حیدر علی نے مرہٹون کے ساتہہ جنگ کیے اور شکست
کہائی آخر بہت علاقہ اپنا چہوڑکر صلح پر راضی ہوا مگر جب دربار پونا کی آپس مین نزاع
برپا ہوئی تو اوس نے اپنے علاقجات پہر اپنے قبضہ مین کرلئے اوسی عرصہ مین انگریزون
اور فرانسیسون مین معرکہ آرائیان ہوئین اور علاقجات حیدرنگر اور مسلی پٹنم وکرنال
ذریعہ بحری انگریزون نے فتح کئے اور بندر ماہی بوجہ فرانسیسون کے پاس تہا لشکرکشی
ہونیپر تو حیدر علی نے انگریزون کو کہلا بہیجا کہ اگر تم بندر ماہی پر حملہ کروگے تو مین کرناٹک
پر لشکرکشی کرونگا بہرحال انگریزون نے کچہہ خیال نکیا اور وہ علاقہ بہی فتح کرلیا ادہر

حصہ پیشوا مرہٹے سے بھی بسبب انکار پیشوا کے نواب نے لئے ۱۸۰۳ء مین نواب نظام علیخان مرگیا اور سکندر جاہ اوسکا بیٹا گدی نشین ہوا اوسنے اپنی تقرری کی سند شاہنشاہ دہلی سے بھی منگوائی اسکے وقت انگریزون نے مرہٹون کو شکست دے اور بعوض مدد نواب کے بہت سا علاقہ تا لاک مفتوحہ سندھیا اور ناگپور سے اسکے قبضہ مین آیا ۱۸۰۸ء مین میر عالم وزیر نواب کا جو جانی دوست گورمنٹ انگریزی کا تہا وہ مرگیا انگریزون نے چاہا کہ اب بہی کوئی ایسا وزیر جو ہمارا خیرخواہ ہو مقرر ہو بعد ردوبدل منیرالملک وزیر بنا اور اختیار کل چندو لال کے ہاتہہ مین جو بتوسل انگریزی تہا ملا ۱۸۱۷ء مین انگریزون نے پیشوا مرہٹا کی سلطنت کو مغلوب کیا اور بعوض رفاقت فوج نواب کے بہت سا ملک نواب بہی حصہ مین آیا ۱۸۲۹ء مین نواب سکندر جاہ مرگیا اور نصیرالدولہ اوسکے بیٹے نے حکومت پائی اور ۱۸۵۷ء مین فوت ہوا اوسکے بعد افضل الدولہ نظام خان نواب کے بڑے بیٹے نے ریاست پائی اور سالارجنگ بہادر نواسہ سراج الملک وزیر ہوا اس وزیر نے انتظام ملک کا بخوبی کیا اور مفسدہ دہلی مین خدمات نمایان بجا لایا اوسکے عوض مین پچاس لاکہہ روپیہ قرضہ انگریزون کا جو بذمہ ریاست تہا معاف ہوا اور علاقہ شورا پور نواب کو دیا گیا اور ضلاع دہراسیو و ریچور دوآبہ واپس ہوئے خطاب ستارۂ ہند بہی عطا ہوا ۱۸۶۱ء مین وزیر اور نواب کی آپسمین رنجیدگی پیدا ہوئی نواب نے چاہا کہ اوسکو معزول کردے مگر انگریزون نے سمجہایا کہ ایسا لائق وزیر برخاست ہو۔ رقبہ اس ریاست کا ستانوے ہزار تین سو سینتیس میل مربع آبادی ایک کروڑ چہہ لاکہہ چہیاسٹہ ہزار اسی نفری کی ہے اور اس علاقے ریاست مین صرف ایک جاگیر راجہ گودول ہے جسکا کل اختیار علاقہ پر اوسوقت تک ہے جب تک وہ پندرہ لاکہہ روپیہ سالانہ بطور خراج دیتا رہے۔

	ریاست خاندان میسور یعنے سلطان ٹیپو	

نواب کو بابت سرکاران شمالی بہی دین اور بوقت ضرورت دو پلٹنین اور توپخانہ
انگریزی اپنے لینے خرچ اوس فوج کے نواب کے مدد کو آیا کرے سنہ ۱۷۹۲ع مین نظارت جنگ
نواب کے بہائی نے فرانس کے فوج کنتور مین جمع کی اسباب این جو خلاف دوستی امر تہا انگریزون
نے نواب کو لکہا ابہی کچہ جواب نہین آیا تہا کہ نظارت جنگ نے حیدر علی سے خائف ہو کر
انگریزون سے مدد طلب کی انگریزون نے وعدہ امداد کا بشرط نکالدینے فرانسیسیون کے علاوہ
کنتور سے کیا سنہ ۱۷۸۲ع مین نظارت جنگ مرگیا اور سرکار کنتور نواب سے انگریزون نے بعوض
ادای نو لاکہہ سولہ ہزار تین سو پینسٹہ روپیہ سالانہ کے لے لیا پہر جب پہلے جنگ ٹیپو سلطان کے
انگریزون کے ساتہہ ہوئے تو سرکار حیدرآباد اور پیشوا مرہٹا بہی انگریزون کے مددگار تہے
بعد فتح علاقہ جمعی تیرہ لاکہہ سولہ ہزار روپیہ کا حیدرآباد کے حصہ مین آیا سنہ ۱۷۹۵ع مین پیشوا مرہٹہ نے
دعوی تقایای زرچوتہ کا نواب پر کیا اور نوبت بجنگ پہونچکر علاقہ جمعی پینتیس لاکہہ روپیہ
بعوض ادای تین کروڑ روپیہ تقایای زرچوتہ کے نواب کو دینا پڑا مگر جب مادہورائو پیشوا
مرگیا تو بعد تکرار تین حصہ اوس علاقہ کے پہر نواب نے مرہٹے سے لے لئے چونکہ مرہٹے کے
جنگ کے وقت انگریزون نے بسبب دوستی طرفین کے مدد نواب کی نہین کی تہی یہہ امر نواب
کو ناگوار گذرا اور اوس نے ایک حصہ فوج سرکار کی افسران فرانسیس کے نوکر رکہی اور دوستی
سے دست بردار ہونیکا ارادہ کیا ابہی کچہ نتیجہ اوسکا ظاہر نہین ہوا تہا کہ عالیجاہ نواب کے
بیٹے نے سرکشی کی نواب کی فوج بہی بہت سی اوسکے ساتہہ مل گئی اسلئے نواب
انگریزون سے امداد کا طالب ہوا اور انگریزون نے بعد تحریر عہدنامہ چہہ پلٹنین جسکا
خرچ چوبیس لاکہہ ستر ہزار ایکسو روپیہ تہا نواب کی مدد کو بہیجی اور فرانسیس نواب کی سرکار سے
موقوف کرا دیے سنہ ۱۷۹۹ع مین دوسری لڑائی انگریزون کی سلطان ٹیپو کے ساتہہ
ہوئی چونکہ اس مہم مین بہی نواب کی فوج ہمراہ تہی بعد فتح سرنگا پٹم کے ممالک مفتوحہ
مین سے علاقہ جمعی چہہ لاکہہ سات ہزار تین سو بیس روپیہ کا نواب کے حصہ مین آیا اور دو ثلث

اونکو ملا چند ماہ کے بعد خود بھی وہ اپنی فوج کے ہاتھ سے قتل ہوا اُمرائے دربار نے
چاہا کہ اوسکے خوردسال لڑکے کو جانشین کرین مگر صلابت جنگ آصف جاہ کی بھائی
فرانسیسیون کی مدد سے حاکم بنا اس نے بھی جانشینی کے شکرانہ مین فرانسیسیون کو بہت سا
علاقہ دیا جب ۱۷۵۸ء مین مابین فرانسیسیون اور انگریزون کے جنگ ہوئے تو فرانسیسیون کا
علاقہ سرکاران شمالی سے نکال لئے گئے اوسوقت نواب کی بھی دوستی انگریزون کے
ساتھ ہوئی اور نواب نے علاقہ مسلی پٹن وغیرہ اضلاع جو فرانسیسیون کو دئیے ہوئے
تھے انگریزون کو دیئے علاقہ سرکاران شمالی کا بھی شاہ دہلی کے حکم سے انگریزون
کو ملگیا بلکہ دیوانی ممالک بنگالہ و بہار و اوڑیسہ بھی بادشاہ کے حکم سے ۱۷۶۵ء
مین انگریزون کو عطا ہوئے ۱۷۶۱ء مین صلابت جنگ اپنے چھوٹے بھائی نظام
علی کے ہاتھ گرفتار ہو کر قید ہوا اور نظام علی ناظم حیدرآباد بنا اوسی ۱۷۶۲ء مین علاقہ
کرناٹک پر یورش کر کے بہت سے تاخت و تاراج کی مگر آخر وہان سے نکالا گیا اور فوج
انگریزی لشکریان شاہ دہلی کرناٹک پر قابض ہوئے اوسوقت نواب جنگ کے تیاری
مین تھا کہ گورنمنٹ مدراس نے نواب سے صلح کی اور اقرار ٹھہرا کہ بالعوض سرکاران الگورو
دار امد بستدری و منصلفے نگر و مرتضے نگر المعروف گنتور کے گورنمنٹ انگریزی امداد نواب
کی فوج سے کریگی ورنہ ایک لاکھ روپیہ سالانہ دیا کریگی نواب نے بھی انگریزی مدد منظور
کی اور لکھا کہ سرکار گنتور میرے بھائی بسالت جنگ کے جاگیر مین ہے اوسکے وہین رہیگی
جب ملک کرناٹک مین بہت فساد ہوا اس کے بعد انگریزون نے دو مرتبہ ملتجی ہوئی نواب
بر دیر قلعہ بنگلور کی فتح کے لئے جو حیدر علی انگریزون کے دشمن کے قبضے مین تھا مامور کی مگر
نواب نے عہد پر قائم رہا اور جب حیدر علی کے ساتھ سازش کر کے کرناٹک پر حملہ آور ہوا انگریزون نے
بڑی سرگرمی کی ساتھ اونکا مقابلہ کیا اور نواب نے مجبور ہو کر پھر انگریزون سے صلح کی وقت فتح حیدر علی کی چھوڑ دی دیوانی کرناٹک کے موقعہ
پہلے حیدر علی کی پاس تھی بعوض سات لاکھ روپیہ سالانہ انگریزون کے متعلق ہوئی اس شرط پر کہ انگریز کچھ روپیہ

وڈیریسکے سپرد ہوئی سب کے افسر صاحب پولیٹیکل ایجنٹ ہوئے جنکی منظوری سے ہر ایک کام
ہوتا ہے تاجرون کو تخفیف ہوئی نمود سے خاتمہ کا خرچ جو فضول تہا موقوف ہوا
۱۸۶۵ء مین آمدنی اس ریاست کی چودہ لاکہہ تہی اب بسبب حسن انتظامی کے بیس لاکہہ
تک نوبت پہونچگئی ہے کل خرچ ریاست کا معہ تنخواہ سپرنٹنڈنٹ کے پندرہ ہزار روپیہ
ماہواز قرار پایا ہے بہاولپور کے علاقہ مین ایک نہر تہی جسمین ستائیس شاخون کے
ذریعے سے پانی پہونچکر تمام علاقہ کو سیراب کرتا تہا مدت سے بسبب عدم خبرگیری رئیس کے
خشک پڑی تہی اب وہ صاف کی گئی اور دہانہ اسکا کہولا گیا بلکہ ایک اور نئی نہر
بہاکر دائمی گئی جسمین تمام علاقہ شاداب ہوتا ہے اسی کے ذریعے سے دریا کا پانی
پرانی نہر مین پہونچتا ہے شفاخانے و مدارس بہی جابجا مقرر ہوئے ہین اور رعایا
جو پہلے رئیسون کی تعدی سے جلاوطن ہوگئے تہے پہر آکر آباد ہوئے ۔

خاندان نظامت حیدرآباد دکن

بانی اس خاندان کا کرم الدین نام تہا جسنے عالمگیر اورنگ زیب کے وقت آصف جاہ خطاب
پاکر افسر فوج کا بنا ۱۷۱۳ء مین اوسنے نظام الملک خطاب حاصل کرکے صوبہ داری دکن
کی پائی اور چند سال کے بعد بسبب ضعف سلطنت کے خودسر ہوگیا ۱۷۴۸ء مین وہ مرگیا
اوس کے بعد اوسکا دوسرا بیٹا نصیر جنگ ناظم بنایا گیا لیکن اوسکا بڑا بیٹا غازی الدین
خان دربار دہلی مین بڑا امیر اور مختار تہا مگر نصیر جنگ سے برادرزادے مظفر جنگ نے باماد
ڈوپلی صاحب گورنر علاقہ مقبوضہ فرانسیس کے حیدرآباد پر حملہ کیا اور نصیر جنگ کے بمقابلہ
فرانسیس کے انگریزون نے کی آخرکار مظفر جنگ گرفتار ہوکر قید ہوا ایک سال کے بعد
نصیر جنگ کو سرکشان قوم پٹہان نے قتل کرڈالا اور مظفر جنگ نے قید سے نکلکر حکومت
پائی اوسکے وقت فرانسیسون نے اوسکے دربار مین بڑی توقیر پائی بلکہ بڑے بڑے
عہدے اونکو ملے بہت سا علاقہ متصل نندیجری پرگنہ کریکال وشہر وضلع ستاپٹن

دوسرا حصہ

یہہ خود مختار ریاست ...ء میں جب رنجیت سنگھ والی لاہور نے ڈیرہ غازیخان فتح کیا تو متوجہ
بہاولپور ہوا اسکے فوج نے بہت علاقہ اسکا لوٹ لیا ناچار ہوکر نواب نے نذرانہ کثیر دیکر سکھی
فوج کو واپس کیا اسیطرح ہرسال رنجیت سنگھ بماموری فوج نذرانہ اسسے وصول کرتا رہا
...ء عیسوی میں محمد صادق خان مرگیا اور بہاولخان اوسکا بیٹا رئیس بنا اسکے وقت
بہی رنجیت سنگھ نے اسکو سخت تنگ کیا اور چاہا کہ اس ریاست کو نواب سے چہین لے جب
نواب نے جانا کہ اب ریاست کا بچنا رنجیت سنگھ کے ہاتہہ سے محال ہے تو ناچار صاحبان
انگریز کی اطاعت قبول کی اوس روز سے یہہ ریاست انگریزون کی حمایت وحفاظت مین
آگئی بلکہ جب شاہ شجاع الملک نے کابل پر قبضہ پایا تو بہی یہہ ریاست علیحدہ اوسکی حکومت سے
رہی اور رئیس نے کابل کی مہم مین انگریزون کی بڑی بڑی خدمتین کین اور سندہ کے
لشکرکشی کے وقت رسد رسانی کی جسکے عوض مین سبزل کوٹ اور بہونگ بونگ کو بلا لگان پائے
یورش کے وقت نواب نے انگریزون کی مدد کی اور نواب کی فوج بڑی جوانمردی سے
سنہ ...ء مولراج کی فوج سے لڑے اس خدمت کے عوض مین ایک لاکہہ روپیہ سالانہ پنشن
نواب کو گورنمنٹ نے اوسکے حین حیات تک دینا منظور کیا غرض بہاولخان نے حق
دوستی و وفاداری کا انگریزون کے ساتہہ ادا کیا آخر ...ء مین بہاولخان مرگیا
اور چہوٹا بیٹا اوسکا محمد صادق خان جانشین ہوا مگر اوسکو حاجی خان نے بیدخل کرکے
ریاست پائی اوسکے مرنے کے بعد محمد صادق خان رئیس حال جو خوردسال ہے رئیس
بنا اور انتظام ریاست کا انگریزون کے متعلق تا زمان بلوغ رئیس کے رہا اب انگریزی
انتظام مین ریاست بڑے فروغ پر ہے خائن و غابن لوگ برخاست ہوگئے ہین اہلکارون
کے اختیارات محدود ہوئے خزانچی وگماشتے دیانتدار قرار پائے ڈاک کا سررشتہ
قائم ہوا کل ریاست مین تین نظامتین بنین اور تین ناظم مقرر ہوئے ہر ایک ناظم
کو اختیارات دیوانی و فوجداری و کلکٹری عطا ہونے دار الریاست کے عدالت

ریاست خاندان بہاولپور

اکبر بادشاہ کی وقت یہہ ریاست قائم ہوئی اور ان رئیسون کے بزرگون سے مسمی چنی خان
ولد بہاو الدین خان نے اکبر شاہ کی نوکری پائی اور شاہزادہ محمد مراد کی ساتہہ سندہ کی مہم مین
جو سنہ ۱۰۰۰ مین ہوئی تہی خدمات نمایان بجالایا کچہہ جاگیر بہی پہنچی پہر جو طالع یاور ہوا اسکے گہر داود خان پسر اول اسکے گہر
محمود خان اور محمود خان کے گہر محمد خان محمد خان کے پسر داود خان ثانی پیدا ہوا اسکے بیٹے
حیدر خان وغیرہ بہت سے ہوئے اور بڑی عمر پائی اسکی اولاد کثرت سے جو اب تک داود کے
پوتے مشہور ہین پہر چند پشت کے بعد محمد بہادر خان نامی اپنے خاندان مین نامی سردار پیدا
ہوا اور عالمگیر اورنگ زیب کے وقت اوس نے ناظم بکہر کے پاس نوکر ہوکر امارت حاصل کی
اور بہت سی زمین غیر آباد جنگل کی ناظم سے لیکر اوس نے شکارگاہ اور شہر شکارپور
آباد کیا اوس کے بعد اوسکا بیٹا محمد مبارک خان بادشاہ کیطرف سے حاکم سیوستان
اور بہکر کا بنا اور سنہ ۱۱۳۹ ہجری مین مرگیا اور محمد صادق خان جانشین ہوا اسکی وقت
حکومت مین ضعف آیا اور یہہ بہکر سے بیدخل ہوکر معہ اپنے تین بیٹون محمد بہاول خان
و مبارک خان و فتح خان کے اس طرف کو چلا آیا اور یہان آکر اوس نے موضع چودہری
جو متصل اللہ آباد علاقہ بہاولپور کے ہے آباد کیا ـــ اور اپنی ریاست قائم کی اوسکے
بعد محمد بہاول خان اوسکا بڑا بیٹا جانشین ہوا اوسنے شہر بہاولپور آباد کیا پہر مبارک خان
اوسکے بہائی نے ریاست پائی پہر فتح خان پہر بہاول خان بن فتح خان جانشین ہوا
اوس نے اپنی دولت و ریاست کو ترقی دی اور زیر حکومت بادشاہ کابل ریاست
کرتا رہا جب بعد وفات احمد شاہ درانی کے سلطنت کابل کی ضعیف ہوگئی تو یہہ
خودسر ہوا اسلئے تیمور شاہ بن احمد شاہ نے اسپر یورش کی اور یہہ جیسلمیر کو بہاگ
گیا بادشاہ نے بتسلی اوسکو بلایا اور خراج لیکر خلعت دے کر واپس کیا سنہ ۱۸۶۶
بکرمی مین بہاول خان مرگیا اور محمد صادق خان اوسکا بیٹا جانشین ہوا دس برس تک

مسند نشینی کے وقت ضیاء الدین خان نے دعوی ریاست کا کیا مگر کامیاب نہوا اور پنشندار
سمجھا گیا ضیاء الدینخان نے پہلے بہی اپنے بہائی کے وقت دعوی تقسیم کیا تہا مگر مسموع نہوا
اور بارہ ہزار روپیہ سالانہ پنشن اونکی قرار پائی تہی وہی اونکو اب ملتے ہیں اور ریاست سے
اونکا کسیطرحکا سروکار نہیں رئیس حال تربیت سے لئیق ہوشیار کار گذار عالم فاضل عربی فارسی
انگریزی مین طاق بلند حوصلگی مین شہرۂ آفاق باوجود قلت آمدنی کے انتظام دیوانی
و فوجداری انکو کمہری کا بہت خوب ہی بندوبست رکہتے و مردانے جا بہی ہین اور اس علاقے
کے دہقانی لوگ اس رئیس کی توجہ سے علم و ہنر کی طرف راغب ہین ایک مطبع بہی جاری
لوہارو مین جاری ہوا جسمین امیر الاخبار ہفتہ کے بعد نکلتا ہے اس ریاست کے شمال کو ضلع
حصار شرق مین کانوڈ جنوب و غرب مین شیخاواٹی و بیکانیر کا علاقہ ہے سطح اسکا دوسو
میل مربع آبادی تخمیناً اوتیس ہزار آدمی کی آمدنی قریب اٹھہ ہزار روپیہ کے ہے رئیس
حال کی والدہ نواب غضنفر الدولہ ظفریاب خان سمراٹ جنگ کی بیٹی تہی جو ایک نامور
جرنیل فوج لکہنؤ اور پہر سردار حیدر آباد و سلطانپور بعہد نصیر الدین حیدر شاہ لکہنؤ تہا اونکی زوجہ سیدہ ہاشمی تہی جسکی بیٹی
رئیس حال کی والدہ ہوئی تہی علاوہ اسکے رئیس کی نانی بخشی الممالک ضابطہ خان بن نجیب الدولہ کی پوتی ہے
ہوتی تہی پانچ فرزند رئیس کے ۔ میرزا امیر الدین ۔ و نصیر الدین و عزیز الدین ۔ و بشیر الدین
و ضمیر الدین اور تین لڑکیاں خورد سال ہین اور میرزا حسن علیخان بہادر رئیس کے
بہائی ہین اللہم سلمہم ۔

ریاست خاندان پاٹودی ۔

یہہ ریاست جہجر کی ریاست کی ایک شاخ تہی جو لارڈ لیک صاحب کے حکم سے نواب فیض طلب
خان کو بخشی گئی اوسکے حسن خدمات کے عطا ہوئی تہی مفسدہ دہلی کے بعد بسبب خیر خواہی
و وفاداری رئیس کے یہہ ریاست بحال رہی ور اکبر علیخان رئیس مسند نشین ہوا اب فرمانفرما
اس ریاست کا محمد مختار حسین رئیس ہے اور آمدنی قریب پچاس ہزار روپیہ لاکہہ کے ۔

کمال دوستی تھی نواب کے کہنے سے وہ گورنمنٹ انگریزی کا مطیع ہوگیا اور تمام قوم
راجپوت ترو کا بھی نواب کے سعی سے مطیع ہوئی تو گورنمنٹ نے راسے باجھری گورستان
الور کی عطا کی اور نواب احمد بخشخان کو حصار کا قدیمی علاقہ معہ علاقہ جھجر کے دیا مگر
نواب نے حصار کی علاقے سے استعفا گذرانا اور حسب درخواست راجہ بختاور سنگھ باجھری
کے جاکا اوسکی ہمسایگی مین مجھکو علاقہ دیئے آخر علاقہ فیروزپور و ساکرس و نونا و
سیجھو رنگینہ نوکار و جھہ محال بالاستقلال نواب نے پسند کرلئے اور یہہ جاگیر دوامی منظوری
ولایت بلاشرط خدمت اوسکو ملگئی بعد وفات نواب احمد بخشخان کے شمس الدینخان
اوسکا بڑا بیٹا جو بطن غیر منکوحہ سے تہا جانشین ہوا اوسوقت امین الدین خان جو اسم
بامسمی آدمی دیانت دار تہا و ضیاء الدین خان دو حقیقی بہائی جو اصل بی بی کے بطن
سے تہی اور والدہ اون کی میرزا نیاز محمد بیگ مغل پرخشی کی بیٹی تہی اپنے باپ کی
وصیت کے موجب دعویدار تقسیم علاقہ کے ہوئے اور مقدمہ روبروئے فریزر صاحب
ایجنٹ دہلی کے پیش ہوا صاحب ممدوح نے بہی وصیت پر عمل کیا اور گورنمنٹ مین
رپورٹ کی کہ علاقہ اس ریاست کا مابین شمس الدینخان و امین الدینخان کے تقسیم ہونا
واجب ہے اسبات سے شمس الدینخان صاحب کا دشمن ہوگیا اور ماہ اکتوبر ۱۸۳۵ء
[illegible] صاحب ایجنٹ اپنے نوکر کے ہاتہہ سے قتل کرادیا اسمقدمہ کی ایک برس برابر تحقیقات
[illegible] آخر جرم قتل شمس الدینخان کی نسبت ثابت ہوا اور اوسکو پھانسی ہوئی
[illegible] پھانسی کے بعد فیروزپور کی ریاست تو ضبط ہوکر ضلع گوڑگانوں کے
[illegible] لوہارو پرگنہ واحد نواب امین الدینخان کے نام واگذاشت
[illegible] اوسکے بہائی سہیم ریاست کا قرار پایا ریاست و حکومت
[illegible] ہوئی اب نواب امین الدینخان کی وفات کے بعد
[illegible] بہادر جانشین و مالک ریاست کے ہین اس کی

مگر نواب نجف خان نے اوسکو دوبارا طلب کر کر ہزار سوار کا افسر بنایا اور خدمت ارل
کونسل شاہی کہ گلزار شاہی کہتے ہین اوسکے سپرد کی شرف الدولہ قاسم جان کے تین بیٹے محمد
خان فہیم اللہ بیگ خان قدرت اللہ بیگ خان المشہور دیو سفید تھے ان مین سے فہیم اللہ
بیگ خان نے خطاب شرف الدولہ حاتم عصر کا پایا اور بڑا نامی سردار ہوا عارف جان خان
دہلی مین فوت ہوا اور خاص جنوبی صفہ زیر مسجد مزار حضرت خواجہ قطب الدین بختیار
کاکی مین دفنایا گیا اوسکے چار بیٹے تھے ایک الہی بخش خان جنہنے شکوہ آباد کی جاگیر سے
استعفا دیا اور مشاہرہ تین ہزار روپیہ ماہواری غلمہ سے راجہ مرہٹہ مین بسر کی یہہ شخص
مرہٹہ کی طرف سے بادشاہ کا محافظ اور حاضر باش حضور تہا دوسرا محمود علیخان الملقب
بہ ملن رہتا اور مدت تک بجائے اپنے باپ کے بعارف جان خان کے رجمنٹ خاص شاہی کا
افسر رہا تیسرا نواب احمد بخشخان اسکو خطاب فخر الدولہ دلاور الملک تہا اور رستم جنگ حاصل
تہا یہہ اپنے باپ کی جگہہ رئیس با اختیار سرکار حصار کا رہا چوتھے میرزا معروف علیخان
یہہ شخص بڑا عالم و فقیر تارک الدنیا مشہور ہوا اور شیخ ضیاء الدین چشتی سجادہ نشین
خواجہ فخر الدین فخر جہان جہان آبادی کی خدمت مین حاضر ہوکر اس نے تکمیل پائی اور خرقہ
خلافت و اجازت کا حاصل کیا زمانہ انقلاب سلطنت مین بہی نواب احمد بخشخان بتوجہ
خاص مولانا فخر الدین فخر جہان کے باعزت و آبرو و حشمت و جاہ بسر کرتا رہا جب آوازہ
ملکگیری صاحبان انگریز کا عالمگیر ہوا تو نواب احمد بخشخان نے لارڈ لیک صاحب کی
خدمت مین حاضر ہوکر بمقام گورکھپور ملاقات حاصل کی اس لئے تمام ہندوستانی
ملازم اور افسران علاقہ حصار کے علاقہ مین اسکی طرف سے مامور تھے سب آپسے
منحرف ہو گئے اور علاقہ حصار مرہٹون کے حوالہ کردیا یہہ حال دیکھکر نواب پس
نہ آیا اور اپنی تہوڑی سی فوج کے ساتھہ ردیف لارڈ لیک صاحب ہو کر بات
لائقہ فتوحات ملک مین بجا لاتا رہا چونکہ بختاور سنگہ راجہ الور جو اسکا ہمسایہ ...

خاندان کا ہمیشہ سادات عظام سے رکہتے تہے اس لئے بادشاہ نے اوسکو دربار کی
حاضری وغیرہ تکالیف معمولی سے بری رکہا ہوا تہا اور بباعث شرافت ذاتی و فضلیت
علمی کے خواجہ کے خطاب سے مخاطب کرکے رعایت اوسکی عزت و حرمت کے ہر ایک طرح سے
منظور کی ہوئی تہی خواجہ ضیا جان بیگ کے بعد خواجہ نعمت اللہ بیگ پہر اوسکے بعد خواجہ
عبدالرحمان بیگ جانشین ہوئے اوسکے تین فرزند میرزا قاسم جان و عارف جان و عالم جان
اور ایک دختر تہی دختر تو میر ابو القاسم پسر ہزار شاہ بخارا کے وزیر کے ساتھ بیاہی گئی
اور تینون بیٹے اپنی والدہ سے کسی بات پر ناراض ہوکر ہندوستان کو چلی آئی اور نہ
چاہا کہ اپنے بہنوئی کے احسانمند ہوکر بادشاہ سے ملین یا کوئی خدمت حاصل کرین جب لاہور
پہونچے تو بعہد عالمگیر ثانی شاہ دہلی کے نواب زکریا خان بہادر صوبہ لاہور نے اون کی
بڑی توقیر کی اور بباعث ہمقومی اوس سے نکاح اپنی بیٹی قاسم جان کے نکاح مین دی اور اپنے
بہائی محمد بیگ جان ناظم پشاور کی لڑکی سے کہ ساتہہ عارف جان بیگ کے شادی
کردی ایک سال کے بعد زکریا خان دہلی کو آیا تو اون تینون بہایون کو بہی ہمراہ لاکر
بادشاہ کے حضور مین حاضر کیا بادشاہ نے قاسم جان کو خطاب اشرف الدولہ قاسم جان
سہراب جنگ کا دیکر لاہور کی حکومت دی اور عارف جان کو بعد عطا کے خلعت و خطاب
پشاور کی نظامت و حفاظت قلعہ اٹک کے عطا کی اور یہہ دو نواب نجف خان وزیر کے
عہد تک اپنے اپنی خدمات متعلقہ بخوبی انجام دیتے رہے آخر عمر مین میرزا عارف جان
خان کو آگرہ کی صوبہ داری ملی اور شکوہ آباد جاگیر مین عطا ہوا پہر جب حصار کے علاقہ
مین قوم بہاٹیہ نے سرکشی کی تو میرزا عارف جان کو صوبہ داری تمام علاقہ کے جو کہ پانی پت
و حصار کی کمشنری مین ہے بادشاہ سے ملی اور اوس نے کامل بند و بست اوس
علاقہ کا کیا جب عہد سلطنت شاہ عالم کا آیا اور بادشاہ کی مزاجین کسان فرومایہ
دخیل ہوئے اور رونق سلطنت کے جاتی رہی تو میرزا عارف جان خانہ نشین ہوا

توپہلے اونکے پہر نواب سکندر علیخان نے ریاست پائی اور ۱۲۹۰ ہجری مین مرگیا پہر نواب ابراہیم علیخان مسند نشین اس ریاست کا ہے آمدنی اس ریاست کے کل دو لاکہہ پچاس ہزار روپیہ سالانہ ہے جسمین سے ایک لاکہہ روپیہ تو رئیس کی ذات خاص کے لیئے اور ڈیڑہ لاکہہ روپیہ اور سپاہ وارثین کے لیئے اور کل سطح ریاست کا ایکسو پینتیس ۱۳۵ میل مربع اور آبادی چہیالیس ہزار دو سو نفری کی ریاست پٹیالہ اور جھنید وغیرہ سے اسکی قدامت زیادہ تر ہے

ریاست خاندان دوجانہ

قسمت حصار مین یہہ بہی ایک مشہور ریاست ہے سنہ ۱۸۰۶ء مین یہہ ریاست لارڈ لیک صاحب کے حکم سے بعوض اون خدمات کے جو نواب عبد الصمد خان سے مرہٹون کی لڑائی مین ظہور مین آئی تہین اوسکو عطا ہوئی اور سوائے دوجانہ کے ایک اور علاقہ پوہہ بہر جل شامل اس ریاست کے ہوا اگرچہ حکام انگریز نے پہلے یہہ علاقہ عبد الصمد خان اور اوسکی چار پشتون کے حین حیات تک اونکو دیا تہا مگر پہر حسب الحکم نواب گورنر جنرل یہہ جاگیر دوامی ہو گئی سنہ ۱۸۲۵ء مین عبد الصمد خان مرگیا اور اوسکا بیٹا دوندی خان جانشین ہوا وہ سنہ ۱۸۵۰ء مین فوت ہوا تو حسن علیخان نے ریاست پائی اب نواب سعادت علیخان جانشین اس ریاست کا ہے کل سطح اس ریاست کا اکہتر میل مربع اور آبادی چہہ ہزار نفری کی پچاس سوار اور ڈیڑہ سو پیادہ نوکر ہے اور بسبب کفایت شعاری کے رئیس مالدار ہے

ریاست خاندان لوہارو

بزرگ اس خاندان کا قوم مغلیت الوس چغتائی برلاس سے مسمی ضیا جان باشندہ شہر فرانگمین تہا وہان سے وہ بسبب کسی انقلاب زمانہ کے بخارا مین آیا شاہ بخارا نے بسبب اوسکی قومی و شرافت اوسکے خاندان کے خطاب بک اوسکو عطا کیا اور دو گانو مع زمین و باغ اور مکانات کے شہر بلخ مین بطور جاگیر دیئے چونکہ شادی میرزا ضیا جان کے سادات بنی فاطمہ کے گہر مین ہو گئی تہی اور بزرگ اوسکے بہی وصلت و پیوند آ

پکڑنے آئے تھے وہ اوسی مقام پر توپے اوڑانے گئے وہان سے لشکر انگریزی
بمقام جھوجھک واپس پہونچا اور نواب کی طلبی معہ چند سواران بے سلاح کہ اوسکل میں آئی
اوسوقت محمد احمد خان و ابراہیم خان مشیران نواب نے ہرچند نواب کو روکا کہ ملاقات
کو نجاتی اور ترک ریاست کرکے کسی سمت کو چلدے مگر نواب نے نہ مانا اور بے سلاح چند
سواران کے ساتھ افسران انگریزی کے پاس چلا گیا اونہوں نے جاتے ہی نواب کو قید
کر لیا اور سانڈرس صاحب کمشنر دہلی کا ایک خط نواب کو بدین مضمون دیا کہ مفسدی کے وقت
تم سے کچھ خیر خواہی و نمک حلالی وقوع مین نہین آئی اسواسطے ریاست تمہاری ضبط ہوئی
اور تحقیقات اس امر کی کہ آیا برعکس خیر خواہی کے کچھ بد خواہی بھی تم سے صادر ہوئی ہے
یا نہین صاحبان کورٹ مقام دہلی کرینگے جب نواب یہہ خط پڑھ چکا تو صاحبان فوج نے
نواب سے کہا کہ اب آپ بموجب ایک حکم اپنا نام کل اپنے نوکرون کے لکھہ دیوین کہ وہ کل
خزانہ و اسباب و میگزین وغیرہ ہماری سپرد کرین چنانچہ نواب نے فی الفور ایک پروانہ
بنام جملہ ملازمان جہجر و قلعہ کانونڈ وغیرہ کے لکھہ دیا پھر نواب دہلی مین مقید ہو کر آیا اور
ریاست بقبضہ سرکار انگریزی کے آگئی دو مہینے سے زیادہ تحقیقات مقدمہ ہوتی
رہی آخر جرم بغاوت و بد خواہی کا نواب کے ذمہ ثابت ہو کر حکم پھانسی کا ملا اور تیئسوین دسمبر
سنہ ۱۸۵۷ع کو دہلی کے کوتوالی مین نواب کو پھانسی ملی اور ایک کروڑ روپیہ کا نقد و جنس
ضبطی مین آیا ریاست دادری کی بھی ضبط ہو کر بہادر جنگ خان رئیس دادری کو
لاہور مین بھیجا گیا جو مدت العمر بحالت جلاوطنی وہان ہی رہا

ریاست خاندان مالیر کوٹلہ

مورث اعلی اس خاندان کا شیخ احمد ولی زندہ پیر قوم سروانی افغان تھا اوسکا بیٹا صدر جہان افغانستان
سے بطریق سیر ہندوستان مین آیا اور اس مقام پر جہان اب قصبہ ہے دریای ستلج کی ایک شاخ پر
مقیم ہوا اوسکے ہزارون آدمی مرید ہوگئے اور مالی نام ایک عورت شیخ کی خدمتگذار تھی

گورنر ممالک مغربی کے نواب کے نام بطلب اوسکے واسطے شمول فوج انگریزی کے آئی
تو نواب کا ارادہ مصمم ہوگیا کہ کرنال مین جاکر شامل فوج انگریزی کے ہوجاوے مگر اس امر
مین اوسکی فوج اور امراؤ متفق نہوئے اسلئے خاموش رہا پہر ایک خط مسٹر ولیم صاحب
کلکٹر گوڑگانوہ کا بطلب دو سو سوار اور ایک پلٹن اور دو ضرب توپ میواتیون کے دفع
فساد کے لئے نواب کے نام آیا اور بمشکل تمام فوج مین سے ایک دو سوار گوڑگانوہ کو روانہ
ہوا مگر یہہ سوار بہی راہ مین بیٹہہ رہے جب سنا کہ فورڈ صاحب ضلع چہوڑکر گوڑگانوہ سے
چلے گئے ہین تو واپس جہجر کو آئے اوسی عرصہ مین چند میم صاحبہ باغیون کے پنجہ سے
بہاگ کر جہجر مین آئین اون کو نواب نے بحفاظت تمام قلعہ کانوند مین رکہا جو دہلی کے
فتح ہونے تک وہان رہین جب چودہوین ستمبر سنہ ۱۸۵۷ء کو دہلی انگریزون نے فتح کی
تو باغیونکی فوج اور اغلب بہی دہلی سے بہاگ کر جہجر مین آئے اور مفسدون کی گرفتاری کی چٹہی انگریزی حکام
کی جاری ہوئی تو نواب نے مفسدونکی گرفتاری مین سخت کوشش کی اور احمد قلیخان ہمراہ دہلی شہر اور حکیم عبدالحق
مختار ریاست بلبگڈہ وغیرہ نے بہت سی مفسدون کو پکڑکر انگریزون کی خدمت
مین بہیجا اور جو حکم دہلی سے آتا رہا تعمیل اوسکی ہوتی رہی بعد تسلط دہلی جب حکام
انگریزی گرد نواح کے انتظام مین مصروف ہوئے تو کرنیل ڈک لارنس صاحب
دیوان مٹکف صاحب جنٹ مجسٹریٹ دہلی و ولیم فورڈ صاحب کلکٹر گوڑگانوہ وکپتان
ہارس صاحب معہ ایک کمپنی گورہ و تین ہزار فوج مہاراجہ جمون و ایکہزار فوج سرکاری
کے پہلے بمقام پاٹودی آئے اور رئیس پاٹودی کو جو شامل مفسدون کے نہوا تہا ریاست
پر بدستور بحال رکہا وہان سے یہہ لشکر مقام پاٹودہ علاقہ جہجر مین آیا رئیس نے وہان
انتظام رسد کا کیا خود بہی وہان گیا مگر انگریزون سے ملاقات نہوئی جب وہ لشکر
دادری مین پہونچا تو بہادر جنگ خان رئیس دادری سے بے ہتہیار ملاقات ہوئی
اوسوقت رئیس دادری سے کچہہ مواخذہ نہوا مگر جسقدر سوار جہجر کے فوج مشمولہ

پرگنہ پاٹودی ہی اونکی جاگیر مین عطا ہوا پہر جو محالات میان نذو آب بسبب کسی ضرر و نقصان کے
انگریزون نے لے لیئے تو اونکے عوض مین محالات جہجر و نارنول و کانٹی و باولی قلعہ
اونکو دیا گیا اور جاگیر کی تقسیم اسطرح پر ہوئی کہ پرگنات جہجر و باولی و کانونده معہ قلعہ و
نارنول و کانٹی جاگیر نجابت علیخان اور علاقہ بہادرگڈہ و پاٹوڈہ و بدہوانہ بہ داد اور خسرے
وغیرہ سے جاگیر اسمٰعیل خان و فیض محمد خان بیگے آیا اور یہہ شرط قرار پائی کہ بندوبست محالات
رئیس خود کرین اور بعند الضرورت سرکار مین چارسو سوار دیا کرینگے نجابت علیخان اعلے
رئیس سالہا چند ان کا نبا اور سب اوسکے رشتہ دار اوسکے ماتحت شمار ہوئے نجابت علیخان
نے ومن ہی مدت ریاست کی سنہ ۱۲۱۰ ہجری مین مرگیا پہر فیض محمد خان اوسکا بیٹا جانشین
ہوا وہ سنہ ۱۲۵۰ مین مرگیا پہر فیض علیخان اوسکا بیٹا رئیس بنا وہ سنہ ۱۲۵۱ مین فوت ہوا
پہر عبدالرحمان خان اوسکے بیٹے نے ریاست پائی اوسکے وقت سنہ ۱۲۷۳ مین فسندہ دہلی کا
برپا ہوا ہرچند اوسکی مرضی تہی کہ انگریزون سے اوسکی نہ بگڑ جائے مگر مفسدون کی فوج
سے بہی نہایت خائف تہا اونہین ایام مین مسٹر سنگف صاحب جنٹ مجسٹریٹ دہلی معہ
ایک اور صاحب پرسٹکے نواب کے پاس جاکر پناہ طلب ہو نواب نے اونکو بعزت
وآبرو کوٹہی جہوجاک واسطے ان مین رہنے کیلئے روانہ کیا اور کوٹہی کے دار وغہ کے
نام حکم لکہا کہ وہ دونو صاحبون کو بحفاظت بعزت وآبرو کوٹہی مین رکہے جب دونو
صاحب کوٹہی مین پہونچے چند شریرون نے مگر ایک سوار دار وغہ کے پاس بہیجا
اور نواب کیطرف سے حکم دلوا بہیجا کہ وہ دونو صاحبون کو کوٹہی سے نکالدیوے
چنانچہ دار وغہ نے نکالدیا یہہ خبر جب نواب کو پہونچی بہت ملول ہوا اور دونو صاحبان
کی تلاش کرائی وہ نہ ملے بعد ازان جو سپاہی در پئے فرامین شاہ دہلی بطلب فوج
نواب کے نام آئی تو نواب نے خائف ہوکر عبدالصمد خان و ابراہیم خان و ...
کو تین سو سوار کے ساتہ بادشاہ کے پاس بہیجدیا پہر جب انگریزی نواب لفٹنٹ

خزانہ کا مکہ و مدینہ دونو پاک شہرون مین جاکر مسافرون کی خبرگیری مین صرف ہوتا ہے
اور عرب کے مسافر بہی اس ریاست مین آکر آرام پاتے ہین انتظام بہی اس ریاست کا
بہت اچہا اور با انصاف ہے ابنکاح اس رئیسہ کا مولوی صدیق حسن خان کے ساتہہ ہوا ہے اور وہ مدار المہام ریاست ہے

ریاست خاندان جہجر جواب ضبط ہو چلی ہے

اس خاندان کے رئیس قوم افغان بہڑیچ کہلاتے تہے بزرگ اونکا مصطفے خان بہڑیچ
افغانستان سے ہندوستان مین آیا اور سرکار نواب علے یزدی خان مہابت جنگ ناظم
صوبہ بنگال وعظیم آباد کے پاس جاکر نوکر ہوا اور چند سال کے عرصہ مین یہہ رتبہ اوسکا
بڑہا کہ نوابی کا خطاب بہی حاصل ہوا مگر آخر کار وہ اپنے آقا کا باغی ہوکر اوسکے ساتہہ
معرکہ آرا ہوا اور جنگ مین مارا گیا اوسکی قتل کے بعد اوسکا بیٹا مرتضے خان ابو المنصور
صفدر جنگ صوبہ دار اودہ و الہ آباد کے پاس جاکر نوکر ہوا جب نواب آصف الدولہ
المشہور میرزا مانی کا وقت آیا تو اوس سے ناراض ہوکر پانچہزار سوار کے ساتہہ دلی
مین جا پہونچا اور بذریعہ نجف خان وزیر کے شاہی ملازم وجاگیردار بنا جب وہ مرگیا
تو غازی خان اوسکا بہائی اور اسمعیل خان و نجابت علیخان دبہادر خان اوس کے
بیٹے بدستور جاگیردار رہے پہر جب تسلط مادہوراؤجی مرہٹہ کا دہلی مین ہوا تو اوس نے
بہی قدر و منزلت اونکی بحال رکہی اون مین سے غازیخان تو کہواہہ کی لڑائی مین مارا
گیا اور باقی سب اپنی اپنی جاگیرون مین رہے پہر جب صاحبان انگریز دہلی پر قابض
ہوئی تو نجابت علیخان نے بحضور جنرل لیک صاحب کے حاضر ہوکر خدمات نمایان کین
اور اوس کے عوض مین بموجب سند محررہ چودہوین اکتوبر ۱۸۰۳ کی چونیت وغیرہ
پرگنے میان دو آب اوسکی جاگیر مین ملی اور بالعوض پرگنات رہتک کے پرگنات
جہجر و دادری و بہادر گڈہ وغیرہ عطا ہوئی پہر جب جسونت راؤ ہولکر مرہٹا نے دلی
پر حملہ کیا تو اوس لڑائی مین فیض طلب خان بہنوئی نجابت علیخان کا زخمی ہوا اسواسطے

کیا مالگذاری مین مستاجری کا طریق موقوف کیا معاملہ کا بندوبست بے وساطت کسی دوسرے
شخص ہر ایک گانوکے چودہری کے ساتھہ کرلیا تجارت کا اجارہ بہی موقوف فرمایا ملک اپنے
اپنے انتظام مین رکہی انتظام پولیس کا بہی نہایت خوبی کے ساتھہ کیا کل قرضہ ریاست کا
ادا کردیا سنہ ۱۸۵۵ء مین شاہجہان بیگم کی شادی بخشی باقی محمد خان سے ہوئی چونکہ یہہ شخص
متعلق خاندان بہوپال کے نہ تہا یہہ تجویز قرار پائی کہ شاہجہان بیگم بذات خود باستقلال
رئیسہ بہوپال کی ہو اور اوسکے شوہر کو صرف خطاب نوابی کا برائے نام دیا جائے اور جب
تک کہ شاہجہان بیگم اکیس سال کی عمر کو نہ پہنچے سکندر بیگم ریاست کی کارپرداز مقرر رہے
مگر یہہ تجویز سکندر بیگم کو منظور نہوئی اور چاہا کہ وہ اپنی عین حیات تک رئیسہ بہوپال کے
قرار پائے بعد اوسکے اوسکی بیٹی شاہجہان بیگم وارثہ ورئیسہ بنی بعد بہت سوال و
جواب کے سنہ ۱۸۵۹ء مین سکندر بیگم رئیسہ اور شاہجہان بیگم اوسکی وارث وجانشین بعد وفات کے
قرار پائی اس رئیسہ نے مفسدہ سنہ ۱۸۵۷ء مین گورمنٹ انگریزی کے ساتھہ وفاداری ظاہر
کی اور خدمات شایستہ بجالائی اس لیے گورمنٹ نے اوسکو پرگنہ بیرسیا جو بہ باعث سرکشی بیاست
دہار کے ضبطی مین آیا تہا و یا خطاب بہی اختر ہند کا عطا کیا اور جو لوگ رئیسہ کے ملازمین
ورعایا مین سے ایسے نازک وقت مین گورمنٹ کے حامی ہوئے تہے اونکو علیحدہ جاگیرین
عطا کین سنہ ۱۸۶۳ء مین سکندر بیگم مکہ معظمہ کو حج کرنے گئی اور سرکار انگریزی اوسکے
علاقہ کی حامی و مددگار رہی سنہ ۱۲۸۵ ہجری مین سکندر بیگم نے وفات پائی اور نواب
شاہجہان بیگم اوسکی بیٹی رئیسہ حال کے جانشینی عمل مین آئی جو اب تک زندہ حیات ہے
رقبہ ریاست بہوپال کا چہہ ہزار سات سو چونسٹہہ میل مربع ہے اور آمدنی تیرہ لاکہہ چہتر ہزار
دوسو باون روپیہ آبادی چہہ لاکہہ تریسٹہہ ہزار چہہ سو چہپن نفری کی سلامی رئیسہ کے
اونیس ضرب توپ فوج سات سو تیئس سوار تین ہزار چار سو اٹہائیس پیادہ بہتر ضرب توپ
دوسو تیئس گولہ انداز ہے رئیسہ حال نہایت دانشمند اور نیکو کار عاقلہ فاضلہ ہے اکثر دو ایک

تہی کہ حکومت اوسیکے متعلق رہے اسواسطے اوس نے اکثر عذرات بیچ شادی اپنی دختر کے
ساتہہ جہانگیر محمد خان کے کئے آخر جب اوس نے دیکہا کہ میری کوشش گورنمنٹ کے سبب نے مرضی
رائگان ہی تو شادی کردی اس شادی کے ہونے سے تکرار رفع نہو ہی کیونکہ بیگم یہہ
چاہتی تہی کہ اب بہی اوسکے ہاتہہ سے بالکل اختیار جاتا رہے سکندر بیگم اپنی حکومت
مد نظر رکہتی تہی سنہ ۱۸۳۶ء مین سرکشی نواب محمد جہانگیر خان کے درباب گرفتاری بیگم کے ظاہر
ہوئی مگر بیگم نے اوسکو پکڑکر قید کرلیا سنہ ۱۸۳۷ء ماہ اپریل مین وہ قید سے بہاگا اور اوسکے
ساتہہ بہت سے لوگ جمع ہوگئے اور نوبت بجنگ و جدل پہونچی اگرچہ اوسوقت گورنمنٹ
انگریزی نے نواب کے دعوی کو راست تصور کیا اور بیگم بہی پہلے اوسیکو جانشین منظور
کرچکی تہی مگر بخلاف عہدنامہ گورنمنٹ نے معاملات خانگی رئیس مین دست اندازی کی
اور فریقین مین سخت محاربہ و قوع مین آیا آخر نواب شکست کہاکر شہر اشتا مین محصور ہوا کئی
مہینے تک محاصرہ رہا جب کچہہ نتیجہ نہ نکلا تو بیگم نے مداخلت انگریزی اس مقدمہ مین منظور کی
گورنمنٹ نے نواب کو جانشین کیا کل اختیار ریاست کا اوسکو دیا اور بیگم کو سات لاکہہ
روپیہ کی جاگیر علیحدہ کردی سکندر بیگم سے بہی ایک تحریر لی گئی کہ وہ دسیسے ایذا رسانی
ایک دوسرے کے نہو مگر سکندر بیگم بہی بعد خلیا بی قدسیہ بیگم کے اوس کے پاس اسلام
نگر مین چلی گئی نواب بتاریخ نوین دسمبر سنہ ۱۸۴۴ء کو مرگیا اور وصیت نامہ لکہا گیا کہ بعد اوسکے
اوسکا بیٹا جو غیر منکوحہ عورت کے پیٹ سے ہی جانشین ہو اور اوسکی دختر شاہجہان بیگم
کی شادی باولاد وزیر محمد خان کے ساتہہ ہو مگر اس وصیت پر عمل نہوا اور گورنمنٹ نے
بالفعل جانشینی اوسکی دختر شاہجہان بیگم کی منظور کی اور حکم دیا کہ آئندہ جو شاہجہان
بیگم کا شوہر وزیر محمد خان کی اولاد سے ہوگا وہ اصلی جانشین بہوپال کا تصور کیا
جائیگا اور مختار کار ریاست کے سکندر بیگم والدہ شاہجہان بیگم اور فوجدار خان قدسیہ
بیگم کا بہائی قرار پائے سکندر بیگم نے انتظام ریاست کا بڑی توجہ اور لیاقت کے ساتہہ

ممکن نہوئی سنہ ۱۸۱۶ء مین وزیر محمد فوت ہوا اور باستر ضاء امیر محمد خان پسر کلان وزیر محمد خان کے دوسرا لڑکا قدیر محمد کا نذر محمد خان جانشین ہوا نذر محمد کی شادی قدسیہ بیگم دختر غوث محمد خان کے ساتھہ ہوئی سنہ ۱۸۱۷ء مین گورمنٹ انگریزی کی دوستی بہوپال کے ساتھہ ہوئی اور مفسدان پنڈارا کے حوصلے ٹوٹ گئے کیونکہ وہ بہوپال کو اپنا مامن اور حامی جانتے تہے اور صرف اونہین کی مدد سے نواب بہوپال بہی سند ہیا اور راجہ ناگپور کا مقابلہ سینہ کہولکر کرتا رہا مگر دل سے اونکو جو غارت گر قوم تہی برا جانتا تہا جب انگریزی حفاظت مین آیا بیخوف ہوگیا اور بخوشی خاطر دونو سرکار ون مین عہد نامے لکہے گئے اور نواب نے چہہ سو سوار اور چار سو پیادہ فوج انگریز ون کو دینی منظور کی اور گورمنٹ نے بعوض خرچہ فوج اور خدمات نواب کے پانچ اضلاع ضلع مالوہ مین اوسکو دیے بلکہ یہہ مقرر کیا کہ کہاندے راؤ مرہٹہ جسکے پاس وہ اضلاع پہلے تہے چہہ ہزار روپیہ سالیانہ نواب کو دیا کرے شہر اسلام نگر اور قلعہ گڈہ جو نواب کے قبضہ سے نکل چکا تہا دوبارا نواب کو دیا گیا سنہ ۱۸۱۹ء مین نذر محمد خان پستول کے گولی سے مارا گیا جسکو فوجدار خان اوسکے عم زاد سالے آٹہہ سال کی عمر مین نے اوسپر سر کیا تہا ایسے جوانمرد اور صادق دوست کے قتل سے گورمنٹ انگریزی نے بہی نہایت غم کیا اوسکے بعد اوسکا برادر زادہ میر محمد جان پسر امیر محمد خان جسنے اپنے حق ریاست کو ترک کیا تہا جانشین ہوا اور کارپردازی ریاست کی متعلق قدسیہ بیگم کے رہی سکندر بیگم سے اس جانشین کی شادی ہوئی سنہ ۱۸۲۷ء مین میر محمد جان نے چاہا کہ اپنی حکومت ظاہر کرے مگر کارپرداز مانع ہوئے اس خفگی اور غصہ مین جانشین نے سکندر بیگم کو طلاق دیدیا اور چالیس ہزار روپیہ کی جاگیر لینی کر کے ریاست کے چہوڑنے پر راضی ہوا مگر وہ جاگیر بہی اوسکو انگریزون نے اپنے پاس سے دی تہی اوسکے بعد اوسکا بہائی جہانگیر محمد خان جانشین ہوا وسوقت بہی قدسیہ بیگم کی یہ خواہش

وقت پنڈارون اور راگہو بہونسلا نے اس ریاست کو بہت ستایا تمام علاقہ اسکا اونکی تاخت وتاراج مین آگیا اوسوقت وزیر محمد خان پسر برادرزادہ نواب محمد شریف خان ثانی کا جسکا باپ بسبب اختیارات وزیر حسن کے قتل ہوا اور یہہ صغرسنی کی عمر مین بہوپال سے بہاگ کرچلا گیا تہا ایسے وقت مین کہ ریاست دشمنون کے ہاتہہ سے پامال ہوچکی تہی بجوش اقبالی پہر بہوپال مین آیا اوس نے دوبارا اس ریاست کی بنیاد قایم کی اور اپنے علاقہ کو مرہٹون کے پنجہ اور تاخت وتاراج سے چہوڑایا کئی سال تک مرہٹون کے ساتہہ جنگ وجدل قایم رکہی اور جسقدر علاقجات مرہٹون نے لے لیے تہے اس نے بزور شمشیر واپس لیے اوسکی قوت اور لیاقت کو دیکہہ کر غوث محمد خان کو حسد آیا اور اپنے آپ کو قوی کرنے کے ارادہ پر فوج سندہیا وناگپور کو اوس نے ترغیب دی کہ بہوپال پر قابض ہون اور قرار کیا کہ وہ خراج سالیانہ سندہیا کو دیا کریگا مگر یہہ مطلب اوسکا بر نہ آیا اور ایسا گمنام ہوا انتظام ریاست سے اختیار اوسکا بالکل اٹہہ گیا وزیر محمد خان نے اول کوشش درباب حاصل کرنے اعانت وحفاظت انگریزی کے ۱۸۰۹ء مین بہت کی مگر بسبب موانع [illegible] امور کے منظور ہی اوسکی گورنمنٹ مین نہوئی ناچار بحالت مجبوری وہ [illegible] [illegible] پنڈارون کے ساتہہ ہوگیا ۱۸۱۲ء مین سندہیا اور راگہو جی مرہٹہ باہم متفق [illegible] بے غارت گری وبربادی ریاست بہوپال کے ہوئی اور مرہٹا کی فوج [illegible] محاصرہ کرلیا وزیر محمد نو ماہ تک دلیرانہ مقابلہ مرہٹون کا کرتا رہا یہان [illegible] واپس چلے گئے دوسرے سال مین پہر سندہیا نے تیاری [illegible] مگر گورنمنٹ انگریزی اوسکی مانع ہوئی کیونکہ گورنمنٹ نے [illegible] دوستی پرچند ان اعتبار نہین ہے اور بہوپال کی دوستی [illegible] درکار آمد ہے اگرچہ گورنمنٹ انگریزی کی [illegible] دوستی کیجانے مگر تاحیات راگہو جی کی

کہ بعد وفات اوس کے جو شخص از روی شرع محمدی اوسکا وارث ہوگا اوسکی جانشینی منظور ہوگی علاقہ رامپور کا ایکہزار ایکسو چالیس میل مربع ہے اور مردم شماری تین لاکہہ نوے ہزار دوسو تینتیس نفری کی ہے۔

ریاست خاندان بہوپال

بانی اس خاندان کا مسمی دوست محمد خان افغان ملازم اورنگ زیب عالمگیر کا تہا بادشاہ نے ضلع بیرسیا کا اہتمام اوسکے سپرد کیا چند سال وہ وہان رہا جب بعد وفات عالمگیر کے سلطنت مین ضعف و انقلاب پیدا ہوا تو اس نے اپنی خود سر حکومت بہوپال و غیرہ اضلاع گرد نواح مین قائم کرلی ۱۷۲۳ء مین وہ مر گیا اور سلطان محمد خان اوسکا صغیر سن بیٹا جانشین ہوا مگر یار محمد خان سلطان محمد خان کے بڑے بہائی نے جو غیر منکوحہ عورت کے پیٹ سے تہا نظام الملک سے مدد لی اور دوسپر حملہ آور ہوا ناچار سلطان محمد خان نے ریاست یار محمد خان کو دیدی اوسکے چار فرزند تہے جب وہ مر گیا تو پسر کلان اوسکا فیض محمد خان عمر گیارہ سال جانشین ہوا اوسوقت سلطان محمد خان نے پہر ریاست کا دعوی کیا اور بعد انتہا شکست کہا کر اس بات پر راضی ہوا کہ وہ سب استحقاق اپنے جو ریاست کی بابت ہین ترک کر دیگا اگر اوسکو ریاست سے گزارہ معقول ملے چنانچہ علاقہ چور اتہہ گڈہ اوسکو اور اوسکے اولاد کو گزارہ مین دیا گیا اوسی زمانہ مین بالاجی راؤ پیشوا مرہٹہ دہلی سے واپس آیا تو اوس نے شاہ دہلی کی طرف سے تمام علاقہ افغانان بہوپال کا بہی اونسے چہین لیا آخر نواب نے مجبوری اپنا علاقہ جو متعلق مالوا کے تہا باستثناء چند شہرون کے ترک کیا پیشوا نے بہی علاقہ گونڈوارہ کا بدستور اوسکے پاس رہنے دیا فیض محمد خان کم عقل آدمی تہا برائے نام اوسنے اونتیس سال بہوپال کی حکومت کی جب مر گیا تو اوسکا بہائی یاسین خان جانشین ہوا وہ بہی چند روز زندہ رہا پہر اوسکے بہائی حیات محمد خان نے ریاست پائی اوسکی حکومت ضعیف تہی اختیار ریاست کا اہلکارون کے اختیار مین رہا اوس کے

دو بڑے بیٹے دہلی سے چھوٹ کر آئین اور چھوٹے بیٹے بالغ ہون میری ریاست کا علاقہ سپرد حافظ رحمت خان بہائی اور دوندے خان برادرزادے داؤد خان کے رہے ان دونوں حافظین نے فیض اللہ خان کو کچھہ ملک جاگیر مین جسکی آمدنی چھہ لاکھہ روپیہ سالانہ تہی دیدیا اوس مین رامپور اور کوٹیرا بہی شامل تہے سنہ ۱۷۷۱ع مین جب مرہٹون نے شاہ عالم کو دہلی مین تخت نشین کیا تو بادشاہ کی حکم سے مرہٹا کی فوج روہیلکھنڈ پربہی مامور ہوئی اوسوقت روہیلیون نے نواب اودہ سے صلح کرلی اور چالیس لاکھہ روپیہ اوسکو اس شرط پر دینا کیا کہ وہ مرہٹون کو اون کے علاقہ سے نکالدیوے ابہی نواب نے کچھہ امداد نہین کی تہی کہ روہیلون نے مرہٹون کے ساتھہ صلح کرلی پہر جب مرہٹون نے زبردستی شاہ دہلی سے اضلاع الہ آباد و کوڑہ لے لیے تو روہیلون نے اپنے ملک کے بچانے مین سخت سخت محاربے کئے مگر شکست کہائی حافظ رحمت خان مارا گیا اور باقیماندہ روہیلون کی فوج لیکر فیض اللہ خان پہاڑ کو چلا گیا اور نواب اودہ نے باجازت انگریزون کے پہر اوسکو اوس کے علاقے پر قائم کیا بعد وفات فیض اللہ خان کے خاندان مین سخت تکرار وقوع مین آئے اور محمد علی خان بڑے بہائی کو غلام محمد خان چھوٹے بہائی نے مارڈالا انگریزون نے مدد احمد علیخان محمد علیخان کے بیٹے کی کی اور رامپور وغیرہ علاقہ جمعی دس لاکھہ روپیہ پر بوساطت نواب اودہ کے قابض کرادیا باقی علاقہ مقبوضہ اس ریاست کا شامل علاقہ روہیلکھنڈ کے کرلیا چونکہ احمد علیخان خوردسال تہا نصراللہ خان منتظم امور ریاست کا ہوا سنہ ۱۸۳۹ع مین احمد علیخان مرگیا اوسکی جگہہ غلام محمد خان کا بڑا بیٹا محمد سعید خان جانشین ہوا اوسکے بعد محمد یوسف علیخان محمد سعید خان کا بڑا بیٹا سنہ ۱۸۵۵ع مین رئیس بنا چونکہ یہہ شخص مفسدہ سنہ ۱۸۵۷ع مین خدمات شایستہ بجالایا اسلیے اوسکو ایک لاکھہ چار ہزار چالیس روپیہ کی جاگیر علاقہ بریلی و مرادآباد مین گورنمنٹ انگریزی نے دی خطاب ستارۂ ہند کا عطا کیا اور رئیس کو تسلی دی

بارہ لاکھہ روپیہ سالانہ تنخواہ اور تین لاکھہ روپیہ سالانہ خرچ فوج جو کی بہرہ بادشاہ کے لیے قرار پایا اور حکم ہوا کہ بندارہ لاکھہ روپیہ سالانہ بادشاہ کو تامین حیات ملے اوسکے بعد اوسکے جانشین کو صرف بارہ لاکھہ روپیہ ملا کرنگا بادشاہ کے متوسلوں و رشتہ داروں کے لیے علیحدہ گذارے مقرر ہوئے خطاب شاہی بہی بادشاہ کی حیات تک قائم رہا اور سکونت کے لئے بمقام کلکتہ حکم ملا چنانچہ ابتک واجد علیشاہ معزول بمقام کلکتہ زندہ و حیات موجود ہی -

ریاست خاندان رام پور

یہہ خاندان روہیلہ پٹہانوں کا مشہور ہے اور سب سے اول دو بہائی شاہ عالم اور حسین خان روہیلہ یہان آکر آباد ہوئے شاہ عالم کے بیٹے داؤد خان نے حشمت و دولت بہم پہونچائے اور ترقی خاندان کی داؤد خان کے متبنے علی محمد خان سے ہوئی اوس نے بہت سے فتوحات حاصل کین افغانی فوج بہی اوسکے ساتہہ بہت سی جمع ہوگئی چونکہ جوان شائستہ اور کارگذار تہا شاہ محمد بادشاہ دہلی کے دربار مین اوسکی بڑی توقیر تہی اور اوس نے بادشاہ کے حکم سے سادات بارہ کے استیصال مین بہت کوشش کی اور نوابی کا خطاب پایا علاقہ روہیلکہنڈ کی حکومت حاصل کی کچہہ مدت کے بعد صوبہ دار اودہ جسکے وہ ماتحت تہا اوس سے ناراض ہوگیا اور دہلی جاکر اوس نے خراج بادشاہ کا محمد علی کیطرف سے مکدر کردیا اور فوج اسکی گرفتاری کو مامور کرادی ناچار محمد علی حاضر ہوگیا اور دو سال بادشاہی دربار مین حاضر رہا آخر ناموری اسکی دوبارہ سرہند کی نظامت پر بدین شرط ہوئی کہ وہ اپنے دو بیٹون کو بطور اول بادشاہ کے پاس چہوڑ جائے جب محمد شاہ کی اخیر عمر مین احمد شاہ درانی نے دہلی کو آیا اور سرہند کے علاقہ مین لڑائی ہوئی تو علی محمد خان بادشاہ کی بے اجازت سرہند سے روہیلکہنڈ کو چلا گیا اور اپنی ریاست وہان قائم کی محمد شاہ کے بعد جب احمد شاہ دہلی کے تخت پر بیٹہا تو علی محمد خان نے اوسکی اطاعت نہ کی مگر اسکے دو بیٹے بدستور وہان نظر بند رہے علی محمد خان کے چار بیٹے تہے اس نے اپنی وفات سے پہلے یہہ انتظام کیا کہ جب تک میرے

جہاز رانی کی بہی اجازت ہوئی — گیارہوین جنوری ۱۸۱۴ء کو سعادت علیخان مر گیا اسکی
جگہہ غازی الدین حیدر اوسکا بڑا بیٹا جانشین ہوا اسکے وقت بہو بیگم نے گورنمنٹ انگریزی
مین درخواست کی کہ اگر مجہکو میرے پوتے کی اطاعت سے بری کرے تو مین اپنے مرنے کے
بعد گورنمنٹ کو وارث قرار دیتی ہون بشرطیکہ میرے رشتہ دار اور واسطہ دار میرے بعد
بے مزاحمت اپنی اپنی جاگیر پر قابض و متصرف رہین یہہ ہدیہ بہو بیگم کا انگریزون نے
قبول کیا اسی نواب کے وقت علاقہ روہیلکہنڈ شامل علاقہ انگریزی کے ہوا ۱۸۱۵ء مین
بہو بیگم مر گئی اوسکی جائداد مین سے زر نقد چہبین لاکہہ اڑتالیس ہزار بیاسی روپیہ نواب نے
خزانہ انگریزی مین داخل کیا اور تجویز ہوئی کہ اوسکے سود سے واسطہ داران بہو بیگم
کی پنشن ادا ہوا کرے علاوہ اوسکے آٹہہ کروڑ پچاس ہزار روپیہ نقد اس نواب نے گورنمنٹ
انگریزی کو بقرار سود چہہ روپیہ فیصدی سالانہ کے قرض دیا اسی سال مین دوبارا انگریزون
نے ایک کروڑ روپیہ نواب سے مہم نیپال کے خرچ کے لیے لیا مگر جب مہم ختم ہوئی تو اس
قرضہ کے عوض مین ضلع کہیری گڈہ اور علاقہ ترائی جو گورکہیون سے انگریزون نے
لیا تہا نواب کو دیدیا اور علاقہ گورکہہ پور بہی بالعوض اوس علاقہ کے جو درمیان صلع
جونپور اور میرزاپور اور الہ آباد کے واقع ہے نواب کو ملا ۱۸۱۹ء مین گورنمنٹ انگریزی
نے اس نواب کو شاہی خطاب بخشا اور بضرورت مہم برہما کے اس بادشاہ سے ایک
کروڑ روپیہ قرضہ لیا ۱۸۲۷ء مین غازی الدین حیدر مر گیا اور اوسکا بیٹا نصیر الدین
حیدر بادشاہ ہوا اور دس سال تک سلطنت کرکے ۱۸۳۷ء مین فوت ہوا پہر اوسکا
بہائی محمد علیشاہ تخت نشین ہوا اس نے ۱۸۴۲ء مین رحلت کی اور امجد علیشاہ اوسکے بیٹے
نے سلطنت پائی اس نے صرف چار سال حکومت کی اور مر گیا تیرہوین فروری ۱۸۴۷ء
کو واجد علیشاہ تخت نشین ہوا اسکی بدنظمی و بدانتظامی ملک اودہ کی کمال تک
پہونچ گئی اسلیے ماہ فروری ۱۸۵۶ء مین انگریزون نے کل علاقہ اودہ کا ضبط کر لیا

ملگیا مگر علاقہ الہ آباد و کوڑہ دونو خاص بادشاہ کی تصرف مین رکھی گئے اور وزیر ماتحت
حکام انگریز ہوا اور اوسکو حکم ہوا کہ پینتیس ہزار سے زیادہ فوج نہ رکھے کوئی وردی بھی فوج
کے لئے تجویز نہ کرے اور نہ اونکو قواعد سکھلائے سنہ ۱۷۷۱ء مین جب بادشاہ سی علاقہ الہ آباد
و کوڑہ مرہٹون نے لکھا لیے اور بادشاہ مرہٹون کے قابو مین آکر یہہ دونو علاقے چھوڑ کر
چلا گیا تو انگریزون نے پھر اونپر اپنا قبضہ کرکے دونو علاقے پچاس لاکھ روپیہ کے بدلی وزیر کے پاس
فروخت کرڈالے سنہ ۱۷۷۵ء کو وزیر شجاع الدولہ مرگیا اور اوسکا بیٹا نواب آصف الدولہ
جانشین ہوا اوسکے وقت علاقہ بنارس و جونپور و غازی پور علاقہ راجہ چیت سنگہ کا جو ماتحت
اودہ کے تہا انگریزون کے حوالے ہوا اور دو لاکھ ساٹھہ ہزار روپیہ ماہواری بابت فوج
الہ آباد کے نواب آصف الدولہ پر قرار پایا اس صرف کثیر کے باعث نواب مقروض ہوگیا تو اوسنے
چاہا کہ شجاع الدولہ کی والدہ بہو بیگم کی جاگیر ضبط کرلی اسباب مین بہو بیگم نے گورنمنٹ
انگریزی کے حضور مین استغاثہ کیا تو بحالی اوسکی بدستور ہوگئی سنہ ۱۷۸۱ء مین بمراد تخفیف
دہی نواب کے انگریزی فوج برخاست ہوکر تہوڑی سی باقی رکھی گئی اور یہہ بہی اوسکو
اجازت ہوئی کہ وہ تمام جاگیرین ضبط کرکے نقدی مقرر کردے چنانچہ اس مین نواب کو بڑا فائدہ
ہوا کیونکہ اوسنے چند روز مین وہ نقدیان بہی کئی ایک بہانون سے موقوف کردین سنہ ۱۷۹۷ء
مین نواب آصف الدولہ بہی مرگیا اور وزیر علی اوسکا بیٹا جانشین ہوا مگر چند روز کے بعد
وزیر علی برخاست ہوا اور نواب سعادت علیخان بن شجاع الدولہ کی جانشینی عمل مین آئی اوسکے
ساتھہ انگریزون کی یہہ شرط ہوئی کہ وہ چہتر لاکھ روپیہ سالانہ انگریزون کو دیا کرے اور فوج
انگریزی دس ہزار تک اوسکے پاس رہا کرے سنہ ۱۸۰۱ء مین نواب سے علاقہ دوآب جمعی بیس لاکھ
تئیس ہزار چار سو چہتر روپیہ بعوض خرچ فوج وغیرہ اخراجات کے انگریزون نے لے لیا
اور نواب نے اپنی فوج صرف چار پلٹنین پیادہ اور ایک پلٹن نجیب دو ہزار سوار اور تین
سو گولہ انداز رکھہ لئے اور دریائے گنگ سرحد ممالک انگریزی اور اودہ کا قرار پایا

جابجا آوارہ پہرتا رہا آخر بڑی سعی اور کوشش کے ساتہہ پہر سلطنت حاصل کی اور اپنے
بہائیون کو زیر کر کر حاکم رہا ۱۸۶۹ء مین امیر شیر علیخان نواب گورنر جنرل ہند کی ملاقات
کے لیے پنجاب مین آیا صاحبان انگریز نے بڑے تکلف سے اوسکی مہمانداریان کین اور
شاہانہ ضیافتین عمل مین آئین اور بوقت رخصت کئی لاکھ روپیہ نقد و اجناس و پارچات
بیش قیمت و توپین و بندوقین وغیرہ تحائف بیشمار دیکر رخصت کیا اور دونو سرکارون
مین دوبارا دوستی قائم ہوئی —

تذکرہ پیشوایان چمن رؤساے اہل اسلام کی ذکر مین جو بعد ضعف سلطنت مغلیہ کی ہند مین حاکم ہوے

خاندان سلطنت اودہ

بانی اس خاندان کا نواب سعادت علیخان ہے جس نے بعہد محمد شاہ بادشاہ دہلی کے اودہ
کے صوبہ داری حاصل کی جب وہ مرگیا تو اوسکا داماد صوبہ بنا وہ ۱۷۵۳ء مین فوت ہوا
پہر اوسکا بیٹا شجاع الدولہ صوبہ دار بنا اوسکو شاہ عالم بادشاہ نے وزارت کا خطاب بخشا
اور وزارت کے عہدہ پر اس نے یہہ اختیار پایا کہ کل سلطنت پر یہہ حاوی ہوگیا اور بادشاہ
کو بطور قیدیون کے اپنی نظر بندی مین رکہا کل مختار سلطنت کا ہوکر اس نے چاہا کہ انگریزون کو
ہند سے نکالدے یہہ سوچکر اس نے بادشاہ کو ساتہہ لیا اور بامداد قاسم علیخان صوبہ بنگال کے
فوج کشی کی اور بمقام بکسر کے شکست فاحش کہائی بعد اس شکست کے بادشاہ تو اس سے علاحدہ
ہوکر انگریزی فوج مین چلا گیا اور یہہ بہاگ کر لکہنؤ مین پہونچا دوبارا اس نے مرہٹون سے مدد لے
کر انگریزون پر فوج کشی کی اسمین بہی شکست ہوا لاچار اپنے آپکو انگریزونکی حوالہ کردیا اوسوقت انگریزون نے غازیپور اور بنارس کے علاقے کو
اپنے متعلق کرلیا اور اودہ کا ملک بادشاہ کی ماتحت رکہا مگر یہہ تجویز صاحبان کورٹ آف ڈائرکٹرز کے حضور مین منظور
نہوئی اور حکم ملا کہ وزیر کا ملک ایک طرح کا سد راہ مرہٹے اور انگریزی علاقون مین
ہے اسکو بدستور قائم رکہنا چاہیے اسواسطے ۱۷۶۶ء مین دوبارا اودہ علاقہ وزیر کو

دوستی کا انگریزون کے ساتھہ کیا اور باہم سلطان جان حاکم ہرات اور امیر دوست محمد خان کی عداوت برپا ہوئی دوست محمد خان نے ہرات پر لشکر کشی کی اور محاصرہ کر لیا چونکہ سلطان جان امیر دوست محمد خان کا حقیقی برادر زادہ اور داماد تہا اسباب سے امیر دوست محمد خان کی دختر سلطان جان کی زوجہ بہت گہبرائی اور چاہا کہ باہم شوہر اور باپ کے صلح ہو جاوے مگر ہوئی اور اوسی محاصرے مین سلطان جان اور اُسکی زوجہ دونو مر گئے اُسوقت اکثر لوگ دوست محمد خان پر یہہ شبہہ کرتے تہے کہ اس نے دونو کو زہر دیکر ہلاک کرا دیا ہے اُنکے بعد شاہنواز خان سلطان جان کا بیٹا امیر کے ساتھہ کئی لڑائیان لڑا آخر اُسکی فوج نے بیوفائی کی اور ہرات پر دوست محمد خان کا دخل ہو گیا مگر یہہ فتح امیر پر مبارک نہوئی کیونکہ وہ خود بہی اُنہین دنون مین بیمار ہوا اور تاریخ نوین جون سنہ ۱۸۶۳ء مطابق سنہ ۱۲ ہجری بمقام ہرات مر گیا —

امیر شیر علیخان بن امیر دوست محمد خان بن پاینده خان بارکزئی

دوست محمد خان کے مرنے کے بعد حسب وصیت اپنے باپ کے افغانستان کی حکومت شیر علیخان نے پائی اس نے شریف خان اپنے بہائی کو ہرات کا حاکم بنایا اور خود کابل مین آیا اسکی حکومت سے اور بہائی ناراض ہوئے اور سب سے اول محمد اعظم خان حاکم خوست اور کرم نے بغاوت کی اور عندالمقابلہ بہاگ کر انگریزون کے علاقہ مین چلا آیا اس فتح کے بعد شیر علیخان نے محمد افضل خان بڑے بہائی حاکم بلخ پر فوج کشی کی اور باہم سخت لڑائی ہوئی جب افضل خان مغلوب ہوا تو شیر علیخان صلح کا طالب ہوا اور مزار شریف کے مقام پر بیٹھہ کر فریقین نے قرآن درمیان رکہہ کر صلح کی اس قول و قسم کے بعد دوسرے روز جب افضل خان شیر علیخان کی ملاقات کو گیا تو شیر علیخان نے بخلاف قول و قسم کے افضل خان کو قید کر لیا اس بدعہدی سے افغانستان مین شیر علیخان کی سخت بدنامی ہوئی اور تمام بہائی اطاعت سے پہر گئے پہر محمد امین خان حاکم قندہار و محمد شریف خان دشمن بن گئے کچھہ عرصہ کے بعد محمد افضل خان نے قید سے نکلکر ہنگامہ برپا کیا اور کابل پر قابض ہو کر حکومت کرنے لگا اور امیر شیر علیخان

برنس صاحب شہر کابل مین باغیون کے ہاتہ سے قتل ہوا جا بجا قتل و غارت شروع ہوئی چہٹی
جنوری ۱۸۴۲ء کو چار ہزار پانسو فوج انگریزی اور بارہ ہزار بہیر کا لشکر کابل سے ہند
کو روانہ ہوا مگر اُن مین سے بباعث پڑنے برف اور مزاحمت محمد اکبر خان کے صرف ایک
شخص ڈاکٹر زندہ رہا پہر غزنی اور قندہار مین بہی فساد برپا ہوا اور تمام زمانہ انگریزون کا
دشمن ہوگیا طرفہ تر یہہ کہ شہزادہ صفدر جنگ جسکے باپ شاہ شجاع کو انگریزون نے کابل
کی سلطنت دلوائی تہی وہ بہی قندہار مین جنرل ناٹہ صاحب کے ساتہہ معرکہ آرا ہوا اور
شکست کہا کر بہاگ گیا اُسی عرصہ مین شاہ شجاع کسی انتظام کے واسطے قلعہ بالاحصار
کابل سے نکلکر باہر کو جاتا تہا کہ امیر شجاع الدولہ کے منصوبہ سے ہواداران دوست محمد خان نے
بندوقین مارکر شاہ کو مار ڈالا شاہ کی قتل کے بعد لارڈ ایلنبرا صاحب گورنر جنرل بہادر کے
محکمہ سے یہہ حکم صادر ہوا کہ انگریزی فوج اب کابل سے واپس چلی آوے اور جنرل پالک
صاحب جلال آباد اور جنرل ناٹہ صاحب قندہار کے راستے کابل جاکر انگریزی قیدیون
کو لیکر اور گڈہیون متصلہ کابل کو گراکر چلے آئین چنانچہ سولہوین ستمبر ۱۸۴۲ء کو بعد کئی لڑائیون
کے جنرل پالک صاحب کابل مین پہونچا اور جنرل ناٹہ صاحب بہی بعد خرابی قلعہ کلات و شکست
و غزنین کابل مین آیا اور صالح محمد خان سے انگریزی قیدی لیکر پشاور کیطرف کوچ کیا اور ہندوستان
مین امیر دوست محمد خان نے منظوری شرائط دوستی رہائی پائی اور پہر کابل مین پہونچکر بدستور
حاکم بنا ۔ ہرات مین اُسوقت حکومت شاہزادہ کامران بن شاہ محمود کی تہی امیر یار محمد خان
علیکوزئی غالب آیا اور کامران کو قتل کیا یار محمد خان کے مرنے کے بعد سید محمد خان اُسکا
بیٹا جانشین ہوا پہر سردار عیسے خان نے حکومت پائی اُسپر سردار سلطان احمد جان بن
سردار محمد عظیم خان بن پائندہ خان بارکزئی نے باعانت شہزادہ ایران حاکم ستیز
یورش کی اور ہرات پر قبضہ پایا بلخ اور قہندز کا علاقہ شاہ بخارا کے قبضہ سے محمد افضل خان
امیر دوست محمد خان کے بیٹے نے بزور شمشیر لیا ۱۸۵۵ء مین امیر دوست محمد خان نے تازہ عہدنامہ

معلوم ہوا کہ مغربی ملک کے معاملات مین دست اندازی کرین ایسا نہو کہ شاہ ایران ہرات لے لے
اور افغانستان مطیع روسیون کا ہو جاوے اور اس راستے سے وہ ہند پر حملہ آور ہون اس لیے
پہلے میجر سکندر برنس وکیل کو کابل مین امیر دوست محمد خان کے پاس بہیجا اور اُسکو اپنا دوست
بنانا چاہا جب وہان سے جواب باصواب نہ آیا تو یہہ تجویز قرار پائی کہ شاہ شجاع کی مدد کر کے اُسکو
افغانستان کے تخت پر بٹہلایا جاوے کہ اس صورت مین سلطنت افغانستان کی ہمیشہ کے
لیے تابعدار گورنمنٹ ہند کی رہیگی اسباب مین رنجیت سنگہ والی لاہور بہی مصالح ہو کر
مدد دینے پر تیار ہو گیا اور انگریزی فوج شاہ شجاع کو ساتہہ لیکر سندہ کے راستے قندہار کو
روانہ ہوئے پہلے میران سندہ کو مطیع کیا پہر اُنیس ہزار تین سو پچاس فوج انگریزی اور
چہہ ہزار شاہ شجاع کی فوج مقام سیوا آن سے درہ بولان کے راستے قندہار جا پہونچی اسی عرصہ
مین شاہ ایران بہی صاحبان انگریز کے لکہنے کے موجب ہرات کا محاصرہ چہوڑ کر ایران کو
چلا گیا ۸ مئی سنہ ۱۸۳۹ع کو شاہ شجاع نے قندہار کے تخت پر اجلاس کیا غزنین کا علاقہ
بہی لیا امیر دوست محمد خان شکست کہا کر بخارا کو بہاگ گیا کابل مین انگریز شاہ کو لیکر داخل
ہوئے سوای بعض سردارون قوم غلزئی کے اور تمام ملک مطیع ہو گیا جنرل سر جان کین
صاحب بعد فتح قلعہ کلات اٹک کے راستے ہندوستان کو واپس آیا اور کچہہ انگریزی فوج شاہ
کے استحکام کے لیے کابل مین رہی اور امیر دوست محمد خان جب بخارا مین پہونچا شاہ بخارا
نے اُسکو قید کر لیا اگست سنہ ۱۸۴۰ع مین وہ بخارا کی قید سے بہاگا اور غوربند اور بامیان
مین آکر دو دفعہ انگریزی فوج سے لڑا اور شکست کہائی آخر ناچار ہو کر حاضر ہو گیا
انگریزون نے اُسکو پکڑ کر ہندوستان کو بہیجدیا جب وہ وہان پہونچا دو لاکہہ روپیہ سالانہ
پنشن اُسکی مقرر ہوئی سنہ ۱۸۴۱ع مین افغانستان کے ملک مین پہر فساد برپا ہوا پہلے کابل اور
جلال آباد کا راستہ افغانون نے بند کر لیا جنرل سیل صاحب اور ہمرکو مامور بہیجا وہ بہ ہزار
مشکل جلال آباد تک پہونچا مگر وہان جاکر محصور ہو گیا دوم نومبر سنہ ۱۸۴۱ع کو سر الگزینڈر

شجاع کو پہر ہوس ملک گیری کے دامنگیر ہوئی اور رنجیت سنگہ سے ہم صلاح ہوکر افغانستان پر حملہ آور ہوا اس مہم مین انگریزون نے کچہہ مدد نہ کی صرف چار مہینے کی زر پنشن پیشگی شاہ کو دیدی شاہ شجاع سندہ کے رستے قندہار جا پہونچا بعد محاصرہ کے امیر دوست محمد خان معہ فوج وہان آ پہونچا کہن دل خان پُردل خان قابضان قندہار بہی بڑی جستی کے ساتہ مقابل ہوئے عند المقابلہ شاہ شجاع شکست کہاکر پہر ہندوستان کو لوٹ آیا پشاور کیطرف رنجیت سنگہ حملہ آور ہوا یار محمد خان امیر دوست محمد خان کا بہائی پشاور سے بیدخل ہوگیا مگر جب رنجیت سنگہ پشاور سے گیا یار محمد خان نے پہر پشاور پر قبضہ کرلیا رنجیت سنگہ نے پہر سردار ہری سنگہ کو فوج دیکر پشاور کو بہیجا اور دوست محمد خان اور اوس مین سخت لڑائی ہوئی جس مین پہولا سنگہ اکالی مارا گیا محمد عظیم خان امیر فوج کابلی نے شکست کہائی پشاور پر سکہہ قابض ہوگئے تیسری لڑائی مین ہری سنگہ سردار مارا گیا مگر سکہ پشاور سے بیدخل نہوئی ۱۸۲۹ء مین سید احمد نام ایک ہندوستانی جہادی نے مجمع کرکر یوسف زئی ضلع پشاور پر قبضہ کرلیا پشاور پر بہی اوس نے چندروز قبضہ پایا آخر بالاکوٹ کے مقام پر سکہون کے ہاتہہ سے شہید ہوا- بڑا صدمہ افغانستان پر عہد امیر دوست محمد خان مین انگریزون کی یورش کا ہے جو انہون نے شاہ شجاع کی امداد پر کی تہی اسکا مختصر حال یہہ ہے کہ جب امیر دوست محمد خان پشاور سے بیدخل ہوا اور اوسکو تن تنہا پہر پشاور کا اپنے قبضہ مین لانا مشکل نظر آیا تو اوس نے شاہ ایران اور سنجار اسے مدد طلب کی محمد شاہ بادشاہ ایران نے بسازش قابضان قندہار کے پہلے ہرات پر لشکرکشی کی شہزادۂ کامران والی ہرات صلح کا طالب ہوا وہ جب تجویز ایلچی شاہ روس کے شاہ ایران نے منظور نہ کی چونکہ انگریزون کی مرضی یہہ نہ تہی کہ شاہ ایران حملہ ہرات پر کرے اور سفیر انگریزی کی مرضی کے برخلاف شاہ ایران نے قلعہ غوریان فتح کرکے ہرات کو محاصرہ مین لے لیا تہا اس لیے انگریزون نے دآب

ایرانی فوج کے مقابلہ کو آگے بڑہا اور حاجی خان کاکڑ کے اتفاق سے ایرانیون کو شکست
دی دوسری طرف سے دوست محمد خان نے ہرات فتح کر کے حاجی فیروز الدینخان کو قید کیا
شاہی حرم سرا کو لوٹا اور ایسی گستاخی کی کہ شاہزادہ محمد قاسم کی زوجہ شہزادہ کامران
کی بہن کا ازار بند قیمتی دو لاکھ روپیہ اُتروالیا اُس بی بی نے وہ پاجامہ جس سے ازار بند
نکالا گیا تہا اپنے بہائی کامران کے پاس بہیجکر دوست محمد خان ظلم و زیادتی کا استغاثہ کیا
کامران اسبات پر افروختہ ہوا اور دوست محمد خان کی گرفتاری کا حکم دیا دوست محمد خان
بہاگ کر محمد عظیم خان صوبہ کشمیر کے پاس چلا گیا اور فتح خان وزیر کو پکڑ کر کامران نے اندہا
کر دیا یہہ حال دیکہہ کر قوم بارک زئی اور پسران پائندہ خان نے جو سترہ کس جوان دلاور صاحب
عزم تہے سدوزیون کے استیصال پر یکدل و یکزبان ہو گئے اور چاہا کہ محمود کو معزول
کر کر سید میر واعظ کو کہ ایک مشہور بزرگ سید حسبی نسبی تہا بادشاہ بنائین — یہہ خبر سنکر
شاہ شجاع دریاے سندہ کے کنارے سے کابل پہونچا اور اُس سید بیگناہ کو قتل کر دیا
میر واعظ کے قتل ہونے سے بڑی شورش افغانستان مین برپا ہوئی اور سب لوگ شاہ
شجاع کی قتل کے درپے ہوئے اسلئے یہہ کابل سے بہاگ کر پنجاب کو آیا اور محمود و کامران
فتح خان نابینا وزیر کو قتل کر کر ہرات کو چلے گئے اُن کے جانے کے بعد اُمراے بارک
زئی قابض و دخیل سلطنت افغانستان کے ہوئے —

امیر دوست محمد خان بن امیر پائندہ خان بارکزئی

بعد خرابی خاندان سدوزئی کے کابل و غزنین و قندہار و پشاور بارکزیون کے
قبضہ مین آگیا امیر دوست محمد خان سب کا سرگروہ قرار پایا دریاے اٹک سے مشرقی
ملک معہ کشمیر رنجیت سنگہ متصرف ہوا بلخ شاہ بخارا کے قبضہ مین آیا شاہ شجاع بطلب
امداد لاہور مین رنجیت سنگہ کے پاس گیا اور جواہر کوہ نور چہینوا کر لودہیانہ پہونچا انگریزون
نے چار ہزار روپیہ ماہواری شاہ شجاع کی پنشن مقرر کر دی چند سال کے بعد شاہ

شاہ محمود و شاہ شجاع الملک ہر دو پسران تیمور شاہ بن احمد شاہ درانی

ان دونو بادشاہون مین سے پہلے شاہ محمود فتح خان بارک زئی کی مدد سے تخت نشین ہوا یہ امر شجاع الملک کو پسند نہ آیا اور باعانت حافظ شیر محمد خان بامے زئی بن شاہ ولی خان وزیر نواح خیبر مین بہت سی فوج جمع کی اور محمود پر حملہ آور ہوا عند المقابلہ محمود نے شکست کہائی اور پکڑا گیا شاہ شجاع نے چاہا کہ اُسکو اندہا کر دے مگر اس کام سے شاہ زمان نے اسکو منع کیا اور اسکو قید کر کر شاہ شجاع بادشاہ ہوا چار سال چند ماہ تک شاہ شجاع نے باستقلال سلطنت کی آخر عطاء اللہ خان صوبہ کشمیر پر جو باغی ہو گیا تہا چڑہائی کی اور خود مغلوب ہو کر پکڑا گیا اوسوقت محمود شاہ نے قید سے رہائی پا کر افغانستان مین اپنا تسلط کر لیا صوبہ ہرات حاجی فیروز الدین کو دیا اتنے مین شاہ شجاع نے کشمیر سے رہائی پائی اور پشاور و کابل مین آکر حکومت کرنے لگا اب افغانستان مین محمود اور شجاع دو بادشاہ ہوئے مگر شاہ شجاع نے غالب آکر محمود کو آوارہ کر دیا مگر چونکہ بارک زئی قوم اُس وقت بڑے زور مین تہی اُن کی مدد سے محمود نے پہر استقلال پکڑا اور شاہ شجاع بیدخل ہو کر اِدہر اُدہر سے حملہ آور ہوتا رہا وزیر فتح خان محمود کے یہان کل سلطنت کا مالک و مختار تہا اُس نے عطا محمد خان صوبہ کشمیر پر جسکی سازش شاہ شجاع کے ساتہہ تہی چڑہائی کی اور فتح پائی اُس نے قلعہ اٹک ایک لاکہہ روپیہ لیکر رنجیت سنگہ والی لاہور کو دیدیا اور اٹک سے شرقی ملک رنجیت سنگ کے قبضہ مین آگیا وزیر فتح خان اور دوست محمد خان نے قلعہ اٹک پر حملہ کیا اور سکہون کے مقابلہ سے شکست کہائی اُسی عرصہ مین شاہ شجاع نے پنجاب سے آکر نواب عبد الجبار صوبہ ڈیرہ غازیخان پر یورش کی اور شکست کہائی اُسی زمانہ مین شاہ ایران فتح علیشاہ قاجار کی فوج ہرات کی تسخیر کو آئی علاوہ اسکے شاہزادہ کامران نے اپنے باپ شاہ محمود کو کہہ کر اس بات پر آمادہ کیا کہ ہرات حاجی فیروز الدین سے لیکر کامران کو دیجائے اور ان دو مہمون کے واسطے فتح خان وزیر اور دوست محمد خان مامور ہوئے ہرات مین پہونچکر فتح خان نے ہرات مین دوست محمد خان کو چہوڑا اور خود

ششم شاہ پور ہفتم حاجی فیروز الدین تیمور شاہ کے مرنے کے بعد پائندہ خان بارک زئی کی اعانت سے شاہ زمان نے سلطنت حاصل کی اور بارک زیون کو کامل اختیار حاصل ہو گیا اُسوقت ہمایون قندہار اور محمود ہرات کا حاکم تہا پہلے ہمایون نے دعوی سلطنت کا کیا اور فوج جمع کر کر لڑنے کو تیار ہوا مگر عند المقابلہ شکست کہائی اور ڈیرہ اسمٰعیل خان کو بہاگا محمد خان سدوزئی حاکم ڈیرہ نے اسکو پکڑ کر بہیجدیا شاہ زمان نے اُسکے دونو آنکہین نکلوا دین پہر محمود کے فکر مین ہوا اور پائندہ خان کی تجویز سے بہت سے اُمرا و سدوزئی بہ تہمت سازش محمود کے قتل کیے اِس لیے تمام اراکین پائندہ خان سے بیزار ہو گئی خصوصاً رحمت اللہ خان کامران خیل سدوزئی جسکا خطاب وفادار خان اور وزیر الممالک تہا زیادہ تر پائندہ خان کے فکر مین ہوا اور بادشاہ سے کہہ دیا کہ پائندہ خان در پردہ شاہ شجاع الملک سے سازش کر کے آپ کو معزول کرنا چاہتا ہے اِسلیے شاہ زمان پائندہ خان کے قتل کے فکر مین ہو گیا اگرچہ بادشاہ کی اس مخالف ارادہ کی خبر پائندہ خان کو ہو گئی تہی اور اُسکے بیٹون فتح خان وغیرہ نے بہی چاہا تہا کہ باپ کو لیکر اپنے اصلی وطن کو بہاگ جائین مگر پائندہ خان بہاگنے کو عار سمجہا اور کابل کو نچہوڑا آخر اس نا انصاف بادشاہ نے ایسے سردار کو جسکی مدد سے سلطنت حاصل کی تہی معہ قمر الدین خان امین الملک و سرفراز خان غلزئی و محمد اعظم خان الکوزئی و اسلم خان وغیرہ کے قتل کرا دیا اس دغا بازی کا نتیجہ یہہ ہوا کہ تمام افغانستان مین فساد برپا ہوا فتح خان پائندہ خان کے بیٹے نے شاہ محمود سے متفق ہو کر بہت سی فوج جمع کی اور محمود نے قندہار و غزنین کا علاقہ لے لیا کابل پر حملہ کیا شاہ زمان پشاور مین یہہ خبر سنکر کابل کو گیا اور ہراول فوج کی نمک حرامی سے شکست کہائی محمود نے اُسکو پکڑ کر اندہا کر دیا اور وفادار خان وزیر جسنے پائندہ خان کے قتل کی تدبیر کی تہی معہ اپنے بہائی کے قلعہ بالا حصار کابل مین قتل ہوا۔ شاہ زمان نے اپنے عہد مین دو بار پنجاب کا سفر کیا اور لاہور تک جا کر واپس آیا مگر سکہون کا انتظام نہ ہو سکا ؞

احمد شاہ کے چار بیٹے تیمور و سلیمان و سکندر و پرویز تھے ان چارون مین سے بڑا بیٹا تیمور جو باپ کے حکم سے ہرات کا حاکم تھا باپ کے مرنے کے وقت موجود نہ تھا شاہ ولی خان وزیر نے جسکی تیمور کے ساتھہ رنجیدگی تھی سلیمان کو قندہار کے تخت پر بٹھلایا یہہ خبر پاتے ہی تیمور اپنی فوج لیکر قندہار کو آیا شاہ ولی خان نے چاہا کہ کسی طرح سے براہ فریب تیمور کو قید کرون اور شہر مین لاکر پہر جانے ند دون اسلئے ڈیڑہ سو سوار کے ساتھہ بارادہ پیشوائی تیمور کے قندہار سے نکلا اور وکلا کی معرفت اپنی خیرخواہی ظاہر کی جب لشکر مین پہونچا تیمور نے اُسکو فراہ کے مقام پر قید کرلیا اُسکی چرب زبانی پر لحاظ نکیا چندروز کے بعد قاضی فیض اللہ کی تجویز سے معہ اپنی بیٹون اور بہانجون کے ساتھہ وزیر مارا گیا اور تیمور نے قندہار مین داخل ہوکر سلطنت کے تخت پر اجلاس کیا سلیمان شاہ اپنے بہائی کا قصور معاف کردیا پہر کابل کو آیا اور سُنا کہ عبدالخالق بہائی نے کابل مین باغی ہوکر سلطنت کے لینے کا داعیہ کیا ہے بادشاہ نے بڑے زور شور سے اُسپر حملہ کیا اور وہ لڑائی مین شکست کہا کر پکڑا گیا اور اندہا ہوا چونکہ اس لڑائی مین امیر پائندہ خان بارکزئی خدمات شائستہ بجالایا تہا اُسکو بادشاہ نے سرفراز خان خطاب دیا خلعت فاخرہ عطا کیا پہر فیض اللہ خان خلیل رئیس پشاور نے بغاوت کی اور قتل ہوا — اس بادشاہ نے بہی دو مرتبہ پنجاب پر لشکرکشی کی اور چاہا کہ سکہون کی سرکوبی کرے مگر اُسکے جانے کے وقت بہاگ کر جنگلون مین چہپ جاتے جب یہہ واپس آیا تو پہر آ موجود ہوتے صرف ملتان و ڈیرہ جات دہنون و ٹانک و کشمیر و کابل و قندہار کا ملک اِسکے تصرف مین تہا میران سند بہی مطیع تہے — اِس بادشاہ نے بیس سال سلطنت کی آخر ستائیسوین شوال ۱۲۰۷ہجری مین مرگیا کابل مین مدفون ہوا —

شاہ زمان بن تیمور شاہ بن احمد شاہ بادشاہ درانی

تیمور شاہ کی اولاد بہت تہی اون مین سے سات شہزادے جو مشہور ہین اُن کی تفصیل یہہ ہے اول سب سے بڑا ہمایون دوم محمود سوم شاہ زمان چہارم عباس پنجم شجاع الملک

باوجود قلت لشکر کے بڑے زور شور کے ساتھ اُنپر جا پڑا پہلے مرہٹون نے توپخانے کے استحکام پر میدان مین قدم جمائے رکھا جب توپخانہ پر درانی آ پڑے اور لے لیا تو مرہٹے شکست کھا کر بھاگے بھاگتے ہوؤن کو گھیر گھیر کر درانیون نے مارا کل اسی ہزار مرہٹہ مقتول ہوئے دتاسندھیا اُنکا سپہ سالار بھی میدان مین کام آیا دوسری لڑائی سکندرہ کے قریب ہولکر مرہٹہ سے ہوئی اُس نے بھی شکست کھائی اور لشکر قتل کرا کر چند آدمیون کے ساتھ بھاگ گیا تیسری لڑائی مین سردار شیودیو رائے مرہٹہ ایک لاکھ چالیس ہزار فوج کے ساتھ میدان مین آیا احمد شاہ نے دریائے جمنا سے پار ہو کر اسپر حملہ کیا اور اس جوانمردی کے ساتھ لڑا کہ مرہٹہ بھاگ گئے بائیس ہزار ہندو قید مین آئے پچاس ہزار گھوڑے بہت سی توپین اور بہ اثر خزانہ مرہٹون کا احمد شاہ نے لے لیا اور فوج پر تقسیم کیا مرہٹون کی سرکوبی کے بعد دہلی کا تخت احمد شاہ نے شاہ عالم ثانی کے حوالے کیا اور خود کابل کا رستہ لیا بادشاہ کی کابل پہنچنے کے بعد قوم سکھ نے پنجاب مین زور پکڑ کر بہت سا ملک اپنے تصرف مین کر لیا بادشاہی ناظم اُن کے مقابلے مین مغلوب ہوتے اس لیے احمد شاہ پانچوین مرتبہ پھر پنجاب مین آیا اور سرہند کے علاقہ مین آ پہنچا کہ سکھ بے تحاشا گر کر زین خان حاکم سرہند کے ساتھ لڑ رہے تھے اور فریقین کیطرف سے عین میدان مین کشت و خون کا بازار گرم تھا سکھون کے سر پر جا پہنچا سکھ ابدالی فوج کی ٹوپیان دیکھتے ہی بھاگے درانیون نے اُنکو گھیر لیا اور قتل کرنا شروع کیا بیس ہزار سکھ مارے باقیماندہ جنگلون مین بھاگ گئے وہان سے واپس آ کر بادشاہ نے شہر امرتسر کو مسمار کر کے تالاب کو مٹی ڈلوا کر بھروا دیا اور کابل کو چلا گیا اس حملے کے بعد بھی دو مرتبہ سکھون کی گوشمالی کے لئے بادشاہ پنجاب مین آیا اور واپس چلا گیا مگر باوجود اسقدر توجہ کے سکھون کی غارت گری نے انتظام پنجاب کا ہونے دیا آخر چھبیس سال سلطنت کر کے بعارضہ ناسور احمد شاہ ۱۱۸۶ ہجری مین بیمار ہو کر مر گیا۔

تیمور شاہ بن احمد شاہ بادشاہ درانی

فتح پائی اور لاہور پر قابض ہو کر دہلی کو چلا سرہند کے قریب دہلی کی فوج معہ شہزادہ احمد شاہ
و وزیر قمرالدینخان مقابل ہوے اور لڑائی مین وزیر قمرالدینخان مارا گیا دوسری لڑائی مین میر معین الملک مشہور میر منو قمرالدینخان وزیر
دہلی کا برادرزادہ بڑے زور و شور سے احمد شاہ کے مقابل ہوا اور فتح پائی احمد شاہ واپس
ہو کر کابل کو چلا آیا پنجاب کا ملک میر معین الملک کے تصرف مین آگیا دو سال کے بعد
احمد شاہ نے پھر لاہور پر یورش کی اور میر معین الملک پر فتحیاب ہو کر اسکو مطیع کیا پنجاہ
لاکھ روپیہ نقد لیا لاہور کے ہی مقام سے عبد اللہ خان درانی کو ایک شایستہ فوج
کے ساتھ کشمیر کی تسخیر کو بھیجا وہ ملک بھی بہت جلد فتح ہوا اور جیون کھتری وہان کا
ناظم بنا میر معین الملک کی زندگی تک پنجاب زیر حکومت کابل کے رہے جب وہ مرگیا
اور مراد بیگم اسکی زوجہ پنجاب کی حاکم بنی تو وہ ملک غازی الدینخان وزیر دہلی نے لیکر اپنا
ناظم لاہور مین بھیجدیا اسلیے احمد شاہ نے پھر کابل سے حرکت کی اور پنجاب مین داخل
ہو کر لاہور لیا پھر سرہند تک قبضہ کیا پھر دہلی فتح کی اور شہر لوٹا شہر متھرا کو برباد
کر کر بڑی دولت حاصل کی دو شہزادیان خاندان شاہان دہلی کی اپنے اور اپنے
بیٹے تیمور کے نکاح مین لین اور واپس ہوا شاہزادہ تیمور کو پنجاب کی حکومت دی
پھر ہرات پر حملہ کر کر اسکو اپنے قبضہ مین لایا - احمد شاہ نے جب پنجاب کو چھوڑا تو آدینہ
بیگ خان حاکم دوابہ جالندھر نے شہزادہ کی نافرمانی شروع کی اور خواہان خودسری
کا ہوا شاہزادہ نے درانی فوج اسکی سرکوبی کو مامور کی وہ بھاگ کر مرہٹون کے پاس
چلا گیا اور ملہارا و جنکوراو مرہٹون کو بیشمار فوج کے ساتھ اپنی حمایت پر لے آیا مرہٹون
کے داخل پنجاب ہوتے ہی شاہزادہ تیمور کابل کو چلا گیا اور دریاے سندھ تک تمام
ملک مرہٹون کے تصرف مین آگیا یہہ خبر پاکر احمد شاہ معہ فوج کینہ خواہ پنجاب مین داخل
ہوا مرہٹے بے جنگ و جدل پنجاب چھوڑ کر بھاگ گئے احمد شاہ انکی سرکوبی کے لئے دریاے
ستلج سے اترا پانی پت کے میدان مین مرہٹہ کی ڈیڑہ لاکھ فوج اسکے مقابل ہوئی احمد شاہ

اور احمد خان دونو بہائی حاجی اسمٰعیل خان کے معرفت بادشاہ کے حضور مین حاضر ہوئے نادر شاہ نے
احمد خان کو ماژندران کی فوج کا افسر بنایا پہر ہند کی مہم کے وقت بہی احمد خان کو ساتہہ لیا
اور دہلی فتح کرنے بعد روم کے مہم مین بہی یہہ پارکاب رہا جس رات نادر شاہ مارا گیا اُس رات
سب سے اول اسی کو خبر ہوئی اس نے خزانہ موجودہ لشکر پر قبضہ کرلیا ازبکی فوج نے بہی
اس سے اتفاق کیا دوسرے روز قزلباش وایرانی فوج نے چاہا کہ اس سے خزانہ لے لین
اس نے بکمال دلاوری اُنکا مقابلہ کیا اور خزانہ لیکر تین ہزار سوار کے ساتہہ قندہار کو چلا
آیا راستہ مین اس نے سنا کہ ناصر خان کابل کا حاکم بڑا خزانہ لئے ہوئے مشہد کو جاتا ہی اس نے
اپنی فوج کے ساتہہ اُسپر حملہ کیا اور خزانہ لے لیا اور قندہار پہونچکر تخت پر بیٹہا۔

احمد شاہ بادشاہ دُرِّ دُرّان ابدالی

یہہ بادشاہ سنہ ۱۱۶۰ ہجری مین قندہار کے تخت پر بیٹہا اپنی قوم کا نام اس نے ابدالی سے بدلکر
درّانی مقرر کیا اور خود احمد شاہ دُرِّ دران کا خطاب لیا افغانون مین سے یہہ پہلا بادشاہ
ہے جس نے اپنے وطن مین ہم وطنون پر بادشاہت کی چونکہ کابل اور پشاور مین ناصر خان
نادر شاہی صوبہ فرمان فرما تہا اس نے اُسپر یورش کی پہلے حملہ مین غزنین کو لیا پہر کابل کا
محاصرہ کیا مگر بسبب اسکے کہ اُسکے ماتحت بہی افغانی فوج تہی اور وہ سب اپنے ہم قوم بادشاہ
احمد شاہ کو آملے وہ بہاگ کر پشاور کو چلا گیا احمد شاہ نے اُسکا تعاقب کیا تو ناصر خان پشاور
سے چہچہ و ہزارہ کی علاقہ کیطرف بہاگ گیا جب افغانستان کا کُل ملک احمد شاہ کی تصرف
مین آیا تو اس نے پنجاب کیطرف قدم بڑہایا اور حسب الطلب شاہنواز خان بن زکریا خان
بہادر صوبہ پنجاب کے جو شاہ دہلی کیطرف سے ناراض تہا لاہور کے قریب پہونچا اور صابر شاہ
اپنے مُرشد کو شاہنواز خان کے پاس بہیجا چونکہ شاہنواز خان نے احمد شاہ کے پہونچنے سے
اول شاہ دہلی کے ساتہہ صفائی کرلی تہی اوس نے صابر شاہ کو قتل کردیا اور تیاری جنگ کی
کی اور ساٹہہ ہزار فوج کے ساتہہ لاہور سے نکلا احمد شاہ نے باوجود قلت فوج کے

جنگ ہوئی اور روسی اوترنے [illegible] بائے آخر رومی دو افسرون کے ساتھ سازش کرلی اور
دریائے اوترنے بلگیریا کا علاقہ روسیون کے قبضہ مین آگیا - سلطان نے جب یہہ
حال دیکہا محمد علی پاشا و سلیمان پاشا کو روسیون کے مقابلہ پر مامور کیا اور اونہون نے
بیشمار روسی قتل کر ڈالے اور شکست پر شکست دی یہہ حال تو یورپ مین گذرا دوسرے
مقام ایشیا مین جو معرکہ تہا وہان بہی روسیون نے بڑی شکستین کہائین اور بہاگ کر چلے
گئے مگر یورپ مین ابہی لڑائی باقی ہے اگرچہ روس مغلوب ہوچکا ہے -

سینتالیسوان چمن شاہان ابدالی کی ذکر مین جو افغانستان کے حاکم رہے تہی

اس قوم کا بزرگ ابدال نام افغانی قوم مین سے تہا اگرچہ یہہ نام اسکا ایک خطابی نام ہے جو
اوسکو خواجہ ابو احمد ابدال چشتی سے عطا ہوا تہا مگر بسبب کثرت شہرت اس نام کے اسکے
پہلے نام سے کوئی واقفیت نہین رکہتا اُسکی اولاد بکثرت تہی جو ابدالی نام سے موسوم
ہوئی اون مین سے ایک شاخ سدوزئی پیدا ہوئی جو اسد اللہ المشہور سدو بن عمر کے نام
سے مشہور سدوزئی ہوگئی کل ابدالی قوم مین یہہ شخص رئیس و سردار تہا اسکے چند
پشت کے بعد زمان خان بن دولت خان رئیس قوم کا ہوا اُسکو الہ یار خان و سعد اللہ خان
پسران عبد اللہ خان نے مار ڈالا اور خود رئیس قوم کے ہوئے محمد زمان خان مقتول کا بیٹا
احمد [illegible] جو آخر کو احمد شاہ بادشاہ دُرّ دُرّان کہلایا یتیم خورد سال رہ گیا دشمن اُسکے بہی قتل
کے [illegible] مگر اُسکے والدہ جو خاندان الکوزئی سے تہی احمد خان کو لیکر حاجی
[illegible] ہرات کے پاس چلی گئی اُس نے احمد خان کو فراہ بسبزوار مین بہیجا
[illegible] جب نادر شاہ کے حکم سے ابدالی فوج نے غلجستان کو
[illegible] تسخیر کی اور الہ یار خان ابدالی امیر کبیر بن گیا
[illegible] نادر شاہ نے قندہار کا قلعہ لے لیا تو ابدالی

ہوا عمر پاشا روم کا سپہ سالار اُن کے مقابلے کو گیا فرانسیسی اور انگریزی لشکر بہی روم کی مدد پر آیا آپس مین بڑی بڑی جنگ ہوئی تین برس یہہ ہنگامہ برپا رہا آخر سنہ ۱۲۷۲ ہجری مین باہم صلح ہوگئی ان لڑائیون مین پانچ لاکہہ روسی سات لاکہہ رومی ساٹہہ ہزار فرانسیسی پاسین ہزار انگریزی فوج قتل ہوئی اس بادشاہ نی بہ کمال ارادت و محبت مدینہ مین مسجد نبوی کو از سر نو تعمیر کرایا بہت سا روپیہ اسپر خرچ کیا سنگ سماق کی عمارت بنوائی روضہ مبارک کی زینت بڑہائی اسکے وقت مسلمانون اور شام کے نصارا کی آپس مین بڑی بڑی لڑائیان ہوئین جن مین مسلمان فتحیاب رہے ــ آخر یہہ سلطان ہندرہوین ذی الحج سنہ ۱۲۷۷ ہجری پہر دن چڑہے جہان فانی سے انتقال کر گیا ❖

سلطان عبد العزیز خان بن سلطان محمود خان

یہہ بادشاہ نہم جولائی سنہ ۱۸۳۰ عیسوی کو پیدا ہوا اور اپنے بہائی عبد المجید خان کے مرنے کے بعد سترہ ذی الحج سنہ ۱۲۷۷ مطابق سنہ ۱۸۶۱ع سلطنت کے تخت پر بیٹہا اور آخر تک یعنی آخر سنہ ۱۲۹۳ ہجری تک زندہ و حیات رہے اس نے بادشاہ ہو کر خائن و دغاباز عامل معزول کیے اُنکی جگہہ امین و دیانت دار مامور فرمائے انتظام مالی و ملکی بخوبی کیا مکہ کے عرب جو قید مین تہے چہوڑ دیئے فوج کی ترتیب و تکمیل بخوبی کی تار برقی اور ریل کی سڑک اپنی قلمرو مین جاری کی شاہ ایران ناصر الدین قاچار کے ساتہہ صلح کی بہت سا ملک جو اسکے بہائی کے وقت فرنگیون کے ٹہیکہ مین تہا وہ ٹہیکہ اس نے فسخ کیا بوقت آغاز و سیر چہاپہ کتاب ہذا یعنی سنہ ۱۲۹۳ ہجری کے اخیر مین اس بادشاہ کی نسبت بدانتظامی کا الزام لگا کر اُمراؤ نے تخت سے اوتار دیا اور اوس غم و غصہ مین اس نے خودکشی کی اسکی جگہہ مراد خان اسکا برادر زادہ تخت نشین ہوا مگر چند ماہ کے بعد اوسکے دماغ مین خلل آگیا اور تخت سے اوتارا گیا اب سلطان عبد الحمید خان سنہ ۱۲۹۴ مین امرائے دربار کی تجویز و صوابدید سے تخت نشین ہوا ہے خدا سلامت رکہی بڑا واقعہ اسکے وقت جو وقوع مین آیا حملہ روس ہے جو اوس نے بیشمار فوج کے ساتہہ مملکت روم پر کیا پہلے دریائے ڈینیوب پر بڑی

براہیم پاشا انطاقیہ کو گیا اور حسین پاشا کے ساتھ معرکہ آرا ہوا یہہ حالت جب سلطان کو دریافت ہوا
شید پاشا وزیر اعظم کو بہت لشکر کے ساتھ ابراہیم پاشا کے مقابلہ کو مامور کیا یہہ بھی ابراہیم سے
س گرفتار ہو گیا مگر ابراہیم نے وزیر اعظم کی بڑی توقیر کی اور باعزت رخصت کیا ۱۸۳۹ء مین
سلطان نے حافظ پاشا کو اس مہم پر بھیجا اس نے بھی شکست کھائی غرض یہہ مقدمہ ابھی درپیش ہی
تہا کہ پندرہوین محرم ۱۲۵۵ھ کو سلطان بیمار ہو کر مر گیا بتیس سال سلطنت کی ہ۔

سلطان عبد المجید خان بن سلطان محمود خان

تیسرے اپریل ۱۸۲۲ اعیسوی کو یہہ بادشاہ پیدا ہوا دوم جولائی ۱۸۳۹ اعیسوی کو بادشاہ
پائی پہلے ہی سال جلوس کے اس نے بڑی فوج جمع کی اور ابراہیم پاشا باغی کی سرکوبی کیواسطے
دمشق کو بھیجا بہت سے جنگ وجدل کے بعد والی مصر بالطاعت پیش آیا اور فساد جاتا رہا اس بادشاہ نے
نصارا بادشاہون سے صلح کی اور اپنی کل فوج کو انگریزی قواعد تعلیم دی انگریزون کو اپنا
مصاحب بنایا بہت سا ملک اُن کو اجارہ مین عطا فرمایا مملکت مین دخیل ہو کر انگریزون نے
جابجا گرجے اور اپنے عبادت گاہین بنوائین انہین کی تجویز سے سلطان نے حکم جاری کیا کہ
میرے ملک مین غلام وکنیز کی خرید و فروخت نہو چنانچہ اسی بات پر مکہ معظمہ اور جدہ کے مسلمانو
کا انگریزون کے ساتھہ تکرار ہو گیا چند انگریز مارے گئے اور انگریزون کے جنگی جہاز عدن سے
جدہ پر چڑہ آئے اور لڑائی شروع کی حکام ترک نے مسلمانون کی حمایت نہ کی بلکہ اُن عربو
کو جنہون نے انگریزون کے ساتھہ ہنگامہ کیا تہا انگریزون کے حوالے کر دیا اور انگریزون
اونکو قتل کیا بعد بہت سے عرب جو اس حال کے انکشاف اور دادخواہی کے لئے استن
گئے وہ قید ہوئے محمد بن عون شریف مکہ کا اسی علت مین معزول ہو کر استنبول کو
اور مدت مدید تک اسی الزام مین ماخوذ رہا۔
بڑا حادثہ اس بادشاہ کے وقت کا یہہ ہے کہ ۱۸۵۳ اعیسوی مین روس اور رو
سخت عداوت برپا ہوئی اور شاہ روس بڑی فوج کے ساتھہ شاہ روم پر حملہ آ

نے شورش برپا کی اور چاہا کہ صدر اعظم سلیم پاشا و نجیب آفندی و محمد علی پاشا کو قتل کردین بادشاہ
نے انکے استیصال کا حکم دیا انکی اوباش معاف کی اسپر ہزارون آدمی جمع ہوگئے اور ینگ
چریون کے گھرون کو لوٹ لیا اودہر تمام امرا اپنی اپنی فوج کے ساتہہ انپر حملہ آور ہوئے اور
ایسی کوشش کی کہ وہ فوج تمام کمال اٹہہ گئی اور آئندہ انگریزی طرح کی فوج کی ترقی ہوئی
ایسے وقت مین کہ سلطان اپنے گہر کے انتظام مین مصروف تہا والی اروام نے فرانسیس اور روس
اور انگریزون سے مدد لیکر تیاری جنگ کی ابراہیم پاشا ان کے مقابلے کو مامور ہوا اسنے
اروام پر فتحیاب ہوکر شہر سپارٹا و مولنگ وغیرہ پر قبضہ کر لیا بادشاہ اروام نے جنگ کے لیے مہلت
مانگی ابراہیم نے منظور نہ کی اور آگے بڑہا یہہ حال دیکہکر جنگی جہاز روس و فرانس و انگریز
کے تہا اروام کی مدد پر آئے اونہون نے اکثر سلطانی جہاز روک لئے اور تباہ کردئے ایسے وقت
مین ابراہیم پاشا بکمال جوانمردی کشتی پر سوار ہوکر دشمنون کے پنجہ سے نکل آیا سلطان نے ایک سو
چہبیس جنگی جہاز اپنی فوج کی مدد کو بہیجے یہہ فوج ابہی موقع پر نہین پہونچی تہی کہ روسی
فوج دوسری طرف سے سلطانی ملک مین داخل ہوگئی اور حسین پاشا و محمد سلیم پاشا ان کے مقابلہ
کو نکلے اور شہر بلونا کی نواح مین جنگ ہوا روسیون نے شکست کہائی دو تین لڑائیون کے بعد
روسی شہر قرص و طبرزن و ارض روم و شوملا اور تنہ پر قابض ہوگئے سلطان نے ناچار صلح کی اور
اپنا ملک روسیون کے قبضہ سے چہڑایا ایسے وقت مین فرانسیس نے بہی بعض غربی جزائر پر قبضہ کرلیا
محمد طاہر پاشا ان کے استخلاص کو مامور ہوا - محمد علی پاشا والی مصر جو اس خاندان کا دست نشاندہ
تہا باغی ہوا ابراہیم پاشا اپنی لڑکے کو اوسنے تیس ہزار فوج کے ساتہہ شہر عکہ کی تسخیر کو بہیجا
یہہ حال سنکر سلطان بکمال غضبناک ہوا اور حسین پاشا کو فوج دیکر عکہ کو بہیجا مگر اسکے پہونچنے
سے اول ابراہیم پاشا نے شہر عکہ و بیروت فتح کرکر دمشق پر حملہ آور ہوا تہا دمشق لیکر ابراہیم
پاشا حمص کو گیا اور محمد پاشا سے جنگ کیا جس مین محمد پاشا نے شکست کہائی اور حلب کو گیا
حلب والون نے کہ پہلے مطیع ابراہیم پاشا کے ہوچکے تہے شہر مین اسکو دخل ندیا وہان سے

بادشاہت پائی۔

سلطان محمود خان ثانی بن سلطان عبد الحمید خان

یہہ بادشاہ ۱۱۹۹ھ مین پیدا ہوا ۱۲۲۳ھ مین تخت پر بیٹھا چونکہ بیرقدار وزیر اعظم کے خاص
توجہ قواعد آموختہ فوج جدید کی ترقی کیطرف تہی اسلیے ینگ چری فوج نے بڑا فساد برپا کیا
وزیر کا مال و اسباب لوٹ لیا اُسکا گہر گرا دیا سلطان نے ناچار فوج کی شناعت کی یوسف پاشا
کو وزیر بنایا ۱۲۲۴ھ مین روسیون کے لشکر نے سلطانی علاقے مین آکر بہت سے قلعہ فتح کر لیے اور
رومی فوج اُنکے مقابلہ کو مامور ہوئی ۱۲۲۵ھ مین سلیمان پاشا حاکم بغداد باغی ہوا خالد افندی
اُسکی سرکوبی کو مامور ہوا عند المقابلہ سلیمان پاشا مارا گیا عبد اللہ بن مسعود وہابی نے مکہ و نجد
وتہامہ وغیرہ بلاد عرب مین سخت فساد برپا کیا ہزارون آدمی مار ڈالے اُسکی سرکوبی کے لیے محمد علی
پاشا والی مصر کے نام فرمان جاری ہوا اُس نے ترسم پاشا اپنی لڑکے کو ایک جرار فوج کے ساتھ
عرب کے انتظام و وہابیون کے استیصال کو روانہ کیا ترسم پاشا نے بکمال جانفشانی
وہابیون کی سرکوبی کی اور عبد اللہ مسعود کے بیٹے کو گرفتار کر کے باپ کے روبرو لے آیا اور وہ شریر
مصر سے استنبول مین آکر گردن مارا گیا ۱۲۲۷ھ مین فوج سلطانی شہر رُشچک کے تسخیر کو جو
بقبضہ روسیون کے آگیا تہا مامور ہوئے اور رُشچک پر دوبارہ قبضہ ہوا اُسی سال مین باہم
رومیون اور روسیون کی صلح ہوگئی ۱۲۲۹ھ مین والی مصر نے فساد برپا کیا جب پاشا نے
اوسکو سزا دی ۱۲۳۱ھ مین محمد علی میرزا ابن فتح علی شاہ قاچار شاہ ایران نے بغداد کی طرف
فوج کشی کی اور طبراق و قرص وغیرہ مقامات بہت بڑی بڑی جنگ وقوع مین آئے ۱۲۳۶ھ مین
قوم اروام نے شہر موریا مین مسلمانون پر خروج کر کے بہت سے قتل کر دیے فوج ینگ چری نے
یہہ خبر پاکر جسقدر قوم اروام کے لوگ استنبول مین تہے مار ڈالے ابراہیم پاشا والی مصر کے بیٹے
نے اروام پر لشکر لیجا کر اُنکو سخت سزا دی ۱۲۴۱ھ مین بادشاہ نے اپنی فوج کی ترقی کی
طرف متوجہ ہوا اور سب لشکر کو حکم دیا کہ انگریزی ۔ نسبکہ اسباب پر ینگ چری نے

جو اپنے شوہر تیسرے پطرس کو مار کر بادشاہ ہوئی تھی شندلورنہ کی اور لشکر قلعہ اسماعیل پر بھیجا
اس قلعہ مین رہنے فوج تیس ہزار تھی لڑائی کے وقت روسی اسقدر مارے گئے کہ قلعہ کی خندق
اونکی لاشون سے بھر گئی مگر چونکہ روسیون کی فوج بہت تھی تردبان رکھہ کر فصیل پر چڑھ گئے تین دن
تک قلعہ کے اندر جنگ رہا روسی اسقدر مارے گئے کہ تمام قلعہ لال ہو گیا غرض قلعہ والون میں
ایک متنفس نہ بچا یہ خبر پاکر سلطان نے ایک خونخوار فوج روسیون کے مقابلہ کو بھیجی لیکن کچھ
نہین ہوا تھا کہ شاہ انگریز اور پروشیا نے درمیان آکر صلح کرادی اور سکندریہ پر جو انگریزون کا
قبضہ ہو گیا تھا وہ بھی اوٹھ گیا جب سلطان نے ان مہمون سے فراغت پائی چاہا کہ اپنی فوج بآئین
ولباس انگریزی کی نوکر رکھی جب چند پلٹنین نوکر ہوئین سنگ چریون نے فوج پر دھاوا کیا بہت امرا
مثل ابراہیم افندی و ابوبکر افندی و حاجی ابراہیم افندی و صادق افندی و مصطفی پاشا وغیرہ مارے گئے
ماہ صفر سنہ ۱۲۲۲ مین سلطان تخت سے اوتار کر قید مین بھیجا گیا

سلطان مصطفی خان رابع بن سلطان عبد الحمید

اس بادشاہ کے وقت سلطنت مین کمال بے انتظامی رہی اور روسیونکی فوج فلاق و بغدان مین تحصیل کرنے
لگی ناچار سلطان نے اون سے صلح کی چونکہ سلطان سلیم خان کے عزل اور فوج کی فساد انگیزی مین مفتی افندی
و امیر قبقچی سرگروہ تھے اونہون نے سلطان کے حضور مین پہلے پہل بڑا اعتبار پایا پھر موسی پاشا پھر طیار پاشا نے
وزارت پائی مگر مفتی افندی کو طیار پاشا کا یہ عہدہ گران گذرا اور اوسکے قتل کے درپے ہوا وہ بھاگ کر
شہر روشچک کو چلا گیا اور وہان کے امیر بیرقدار سے آمیزش کی بیرقدار اسکے کہنے سے باتفاق امیر چلپی و مصطفی
پاشا کے شہر ادرنہ مین آیا اور حاجی علی کو بہت سی فوج کے ساتھہ اپنے سے پہلے قسطنطنیہ بھیجا وہ شہر مین
داخل ہوا اور امیر قبقچی کے نوکرون کے ساتھہ سازش کر کے اوسکو قتل کیا پھر بیرقدار بھی استنبول مین آپہنچا
اور چاہا کہ سلطان سلیم خان کو پھر تخت نشین کرے [illegible]
اور چاہا کہ اپنے بھائی [illegible] کو قتل کرے [illegible]
[illegible] سلطان محمود [illegible]

جاری رہی شاہ ہسپانیہ کی تباہی صلح ہوگئی سنہ ۱۱۵۳ مین شاہ سویڈن کی اور سلطان کی باہم صلحنامہ لکہا گیا سنہ ۱۱۶۰ مین محمد بن عبدالوہاب نے عرب مین سخت فتنہ برپا کیا بہت سا علاقہ اوس نے لوٹ لیا آخر یہہ بادشاہ بہزار حسرت و آہ ۲۷ ماہ صفر سنہ ۱۱۶۸ ہجری مین بیمار ہوکر مرگیا اٹھاون سال کی عمر پائی -

سلطان عثمان خان ثالث بن سلطان مصطفے ثانی

یہہ بادشاہ سنہ ۱۱۱۰ مین پیدا ہوا سنہ ۱۱۶۸ مین بادشاہ بنا چونکہ محمد و بایزید و داؤد خان امرا کی طرف سے اسکو اندیشہ تہا انکو اس نے قتل کرادیا چار برس چہہ مہینے بادشاہت کی ۲ صفر سنہ ۱۱۷۱ مین بیمار ہوکر مرگیا انسٹہہ برس کی عمر پائی -

سلطان مصطفے خان ثالث بن سلطان احمد ثالث

اس بادشاہ کی ابتدا سلطنت مین امراؤ مین ہنگامہ و فساد برپا رہا اور سنہ ۱۱۸۳ تک چند وزرا بدلتے رہے اس عرصہ مین چند بار شاہ روس نے روم کے ملک پر حملہ کیا اسلئیے سلطان خود بڑی فوج لیکر روسیون کے مقابلے کو گیا اور فتح پائی بڑا توپخانہ روسیون کا سلطان کے ہاتھ آیا - پنجم ذی قعدہ سنہ ۱۱۸۷ ہجری مین سلطان بیمار ہوکر مرگیا -

سلطان عبدالحمید خان بن سلطان احمد ثالث

اسکے وقت مین پاشا عرب کے وہابیون اور مفسدون کی سرکوبی کو مامور ہوا اس نے حتی الامکان انکے فساد کا انسداد کیا شاہ نمسا و روس نے باہم اتفاق کرکر روم پر فوج کشی کی انکے مقابلے کو یوسف پاشا و علی پاشا مامور ہوئے پہلے یوسف پاشا نے شاہ نمسا کی ساتہہ جنگ کرکر قلعہ شیش وغیرہ فتح کئے علی پاشا روسیون کے ساتہہ لڑکر انکو پسپا کیا - سنہ ۱۲۰۳ ہجری مین یہہ بادشاہ مرگیا سولہ سال حکومت کی چوسٹہہ برس کی عمر پائی -

سلطان سلیم خان ثالث بن مصطفے خان ثالث

اس بادشاہ نے سلطنت کا انتظام خوب کیا بڑی جرأت سے فوج آراستہ کی ڈیڑہ لاکہہ فوج کے ساتہہ شاہ نمسا و روس پر حملہ کیا چند لڑائیون کے بعد باہم صلح ہوئی مگر وہ صلح ملکہ ترینا روس نے

ذریعہ آلی اور خود عسکر فوج نے مستعد فساد کے ہوکر سترہوین محرم سنہ ۱۱۴۳ ہجری مین سلطان ثالث کو
قید کرلیا اور محمود کو تخت نشین کیا۔

سلطان محمود اول بن مصطفیٰ ثانی

اس کی تخت نشینی کے وقت اُمرا اور فوج کے آپس مین ایک سخت فتنہ برپا ہوا جسمین ہزار ہا آدمی
بہت سے سردار مارے گئے جب ابراہیم پاشا والی حلب وزیر ہوا اس نے مستعد قتل شقی عثمان پاشا
نے فوج لیکر شاہ اسپین کے ساتھ جنگ کیا اور شکست کہائی نصارا روسیون نے جہاز بکثرت شہر
الطہ مین لے گئے سنہ ۱۷۳۳ عیسوی مین عثمان پاشا نے عجم پر فوج لیکر شاہ طہماسپ ثانی کو
شکست دی دوسری مرتبہ احمد پاشا و عارف پاشا و ابراہیم پاشا و رستم پاشا مع فوج ایران مین
بھیجے گئے انہون نے کرمان شاہان و سنار ولان و ہمدان وغیرہ مقامات پر ایرانیون کو شکست
دی اور بہت سا ملک ایران کا لے لیا کاشان تک ملک کو غارت کیا پھر جب نادر شاہ افشار
نے شاہ طہماسپ کو معزول کر کے اسکے بیٹے شیرخوار عباس کو تخت نشین کیا تب اس نے سلطان
کو اسکے متصرفہ شہرون کے چھوڑ دینے کے واسطے لکہا ابہی جواب نہین گیا تہا کہ نادر شاہ
بغداد پر حملہ آور ہوا عثمان پاشا نے اسی ہزار فوج کے ساتھ اسکا مقابلہ کیا ۱۹ جعفر
سنہ ۱۱۴۶ دجلہ کے کنارے نو گھنٹہ تک آپس مین لڑائی ہوئی آخر نادر شاہ شکست کہا کر
بھاگ گیا تین مہینے کے بعد پھر نادر شاہ نے جمعیت بہم پہونچائی اور لڑنے کو آ پہونچا اور
عند المقابلہ شکست کہائی تیسری لڑائی مین رومیون نے سخت نقصان اوٹھایا اور پاشا لوگ
مارے گئے نادر شاہ کرکوک تک فتح کرتا ہوا چلا آیا سلطان نے مغلوب ہو کر صلح مان لی
اور سرحد دونو سلطنتون کی جسطرح کہ سلطان مراد چہارم کے وقت تہی مقرر ہوئی اسی
موقع مین روسیون کے ساتھ بہی صلح قرار پائی اور شرط ہوئی کہ اونکے جہاز بحر اسود
مین آئین اور روم کی قلمرو کی شہر جسقدر روسیون کے قبضہ مین ہون وہ چہوڑ دین قلعہ
ازوف روسی خود مسمار کر دین تجارت کے لیے آمد و رفت اُنکی سلطان کے علاقہ مین

پہر بادشاہ بہائی کی معزولی کے بعد بتیس برس کی عمر مین تخت نشین ہوا خود سپاہ نے بادشاہ
کے بے مرضی شیخ الاسلام فیض اللہ افندی کو قتل کر دیا بادشاہ نے دم نہ مارا جب صاحب اختیار
ہو گیا تو مفسدون کو قتل کیا سنہ ۱۱۲۰ مین باہم سلطان اور نصاریٰ کے جنگ ہوئی اور سلطان غالب آیا
سنہ ۱۱۲۱ مین نصاریٰ بادشاہون کی آپس مین لڑائیان ہوئین پطرس ہین شاہ روس شاہ سوید پر غالب
آیا کارلوس مغلوب ہو کر سلطان کے پاس پناہ لایا روسی اسبات پر ناراض ہو گیا اور سلطان نے حرب
مین ہمت شروع کی سلطان نے محمد پاشا کو ایک بڑی جمعیت فوج دیکر روس کے جنگ کے لئے مامور کیا اُسنے
صلح کی مگر وہ صلح سلطان کو منظور نہوئی پہر یوسف پاشا اس مہم پر بہیجا اُسنے بہی صلح کا نقشہ
جمایا سلطان نے وہ بہی منظور نہ کی اور سلیمان پاشا کو مامور فرمایا اور حکم دیا کہ کارلوس کو
اُسکے ملک تک پہونچا کر واپس آوے خرچ روزمرہ کارلوس کا خزانہ سلطانی سے دیا دے پہلی مرتبہ
کارلوس نے دس لاکہہ روپیہ طلب کیا سلیمان پاشا نے دیدیا دوسری مرتبہ پہر گیارہ لاکہہ منگوایا
سلیمان نے ندیا اور حکم دیا کہ کارلوس کو جبراً سلطانی ملک سے نکالدین آخر باہم فریقین
کے لڑائی ہوئی اور سلیمان نے کارلوس کو قید کر لیا یہہ خبر پاکر سلطان نے سلیمان پاشا
کو معزول کر دیا اور کارلوس کا خرچ خزانہ سے دینا مقرر کیا چند ماہ کے بعد کارلوس اپنی
ہمشیرہ کے حسب الطلب اپنے ملک کو چلا گیا سنہ ۱۱۲۴ مین سلطانی فوج نے جزائر بنادقہ مین داخل
ہو کر اکثر شہرون کو فتح کیا والی نمسا نے عہد شکنی کر کر علی پاشا کے ساتہہ جنگ کیا اور وینیسیہ
کو شکست دی اسلئے سلطان نے خلیل پاشا کو شاہ نمسا کی مقابلہ کو بہیجا اُسنے بہی شکست کہائی
پہر ابراہیم پاشا اس مہم پر مامور ہوا اور شاہ نمسا کے ساتہہ صلح کر کر واپس آیا اثناء نزول اور
شاہ پولونیا کے ساتہہ صلح ہوئی رومی لشکر نے عجم پر یورش کر کر نہاوند و تبریز فتح کر لیا آخر
شاہ عجم کے ساتہہ بہی صلح ہو گئی ابہی یہہ مقدمہ فیصل ہونے نہین پایا تہا کہ نادر شاہ افشار
شاہ طہماسپ ثانی کی طرف سے بڑی فوج لیکر رومیون پر آ پڑا اور رومیون کو شکست دی
سلطان نے چاہا کہ پہر فوج جمع کرکے نادر شاہ کے ساتہہ ہنگامہ آرا ہو مگر یہہ مراد دلکی پوری

پاشا وزیر کو قتل کر دیا نصارانے جابجا گستاخ ہو کر دست درازی شروع کر دی شہر بلغراد
والی منسانے لے لیا اُسپر بادشاہ نے بذات خود لشکرکشی کی اور دوبارہ قبضہ پایا گو بر لی
مصطفےٰ پاشا نے داخل ولائیت منسا ہو کر بہت سی خرابی کی - اس سلطان نے تین برس سلطنت
کی سنہ ۱۱۰۲ میں بمرض استسقا مر گیا -

سلطان احمد خان ثانی

اس بادشاہ کے وقت مصطفےٰ پاشا وزیر شاہ منسا کے مقابلہ کو بھیجا گیا اور لڑائی میں
قتل ہوا اُسکی فوج کو شکست ہوئی مگر اسی روز بحری فوج نصارا پر غالب آئی سنہ ۱۱۰۳ میں
شاہ منسا نے بلغراد کے قلعہ کا محاصرہ کیا یہہ خبر سنکر قیصری فوج ادہر کو مامور ہوئی اور محاصرہ
اُٹھہ گیا شاہ لندن کے ذریعہ سے منسا اور روم کی آپس میں صلح ہوئی اس بادشاہ نے تین
برس سلطنت کی سنہ ۱۱۰۶ میں بیمار ہو کر مر گیا -

سلطان مصطفےٰ خان بن محمد خان چہارم

اس بادشاہ کے وقت حسین پاشا نے بحر ابیض و جزیرہ سافس کو فتح کیا اور خود سلطان
نے بسبب شلکنی والی منسا کی اُسپر فوج لیجاکر اُسکو شکست دی اُسکا توپخانہ لیا اُسکے
علاقہ کے قلعہ بہت سے گرادیے اور بہت سے اپنے قبضہ میں کئے اُنہیں دنون میں خبر پہونچی
کہ روسیون نے قلعہ اردف کا محاصرہ کر لیا ہے رومی فوج نے وہان جاکر تیس ہزار روسی قتل
کیے اور فتح پائی دوسری مرتبہ پھر سلطان ایک لاکھہ فوج لیکر شاہ منسا کے مقابلہ کو گیا اور سالم و غانم
لوٹ آیا تیسرے حملہ میں الماس پاشا ایک امیر شاہ کی جنگ کو مامور ہوا اور لڑائی میں مارا گیا ابھی باہم
کچھہ فیصلہ نہین ہوا تہا کہ شاہ لنڈن و ہولنڈ نے درمیان آکر باہم سلطان اور شاہ منسا کی صلح
کرادی اور موافق رجب سنہ ۱۱۱۰ میں صلحنامہ لکھا گیا اس صلح سے سلطان کے امرا سخت ناراض
ہو گئے اور چاہا کہ سلطان کو قتل کر دین یہہ حال دیکھکر سلطان نے خود بادشاہت چھوڑ دی

سلطان احمد خان ثالث بن سلطان محمد رابع

ہوں صدہا جاہل اُسکے مطیع ہوگئے جب بیت المقدس کے حاکم نے اُسکی گرفتاری کا ارادہ کیا
وہ قسطنطنیہ میں چلا آیا احمد پاشانے اوسکو قید کرلیا عیسائی بہت سا روپیہ خرچ کرکر
قیدخانہ میں جاتے اور اسکی زیارت کرتے آخر سلطان نے اُسکو روبرو بلایا اور فرمایا
کہ میں تیرا امتحان چاہتا ہوں تو میدان میں کہڑا ہوجا اور سپاہی تجہہ پر تیر برسلینگے اگر
تو نہ مرا تو میں جانونگا کہ تو بیشک مسیح ہے اگر مرگیا تو اپنے جہوٹے دعوی کی سزا
پائیگا یہودی ڈرکر مسلمان ہوگیا اُسکے تابعین بہی سب مسلمان ہوئے اُنہیں دنوں میں
ایک شخص دعویدار ہوا کہ میں مہدی موعود ہوں وہ بہی گرفتار ہوکر قتل ہوا ۱۰۹۶ھ
میں سلطان لعزم بلگ گیری ڈیڈہ لاکہ سوار کے ساتہہ سوار ہوا مصطفے پاشا وزیر کو
فنیا کی تسخیر کو کہ شاہ عثما کی زیر حکومت تہا بہیجا وزیر نے نصارا کے ملک میں داخل
ہوکر قتل وغارت کا بازار گرم کیا نپتالیس روز تک شہر فنیا کا محاصرہ رہا قریب تہا
کہ شہر فتح ہوجائے اِتنے میں اسی ہزار فوج نصارا کی شہر والوں کی مدد پر
آپہونچی تمام دن لڑائی ہوتی رہی چونکہ نصارا کی فوج بلندی پر اور رومیوں کے
نشیب میں تہی اس لڑائی میں رومیوں نے سخت نقصان اُٹہایا اور رات کو خیمے
چہوڑکر بہاگ آئے سب مال واسباب رومیوں کا نصارا نے لے لیا یہہ خبر پاکر سلطان نے
ابراہیم پاشا کو اور فوج دیگر دوبارہ کو مامور کیا اوس نے بہی شکست کہائی پہر سلیمان
پاشا گیا وہ بہی بہاگ آیا پہر سیاوش پاشا بہیجا گیا وہ بہی کامیاب نہوا جب یہہ بے
اقبالی ہوئی فوج ینگ چری نے ۱۰۹۹ھ میں سلطان کو معزول کردیا اور اسنے سلطنت
سے دست بردار ہوکر اپنی جان بچائی۔

سلطان سلیمان خان ثانی بن ابراہیم خان بن سلطان احمد اول بن محمد خان۔

یہہ سلطان ۱۰۵۲ھ میں پیدا ہوا ۱۰۹۹ھ میں اپنے بہائی کی معزولی بعد تخت پر بیٹہا مگر
امراء اور فوج کی خودسری کے سبب انتظام نہایت خراب تہا خود سر فوج نے سیاوش

ایرانیون کا مقابلہ کیا جس مین پنجاہ ہزار ایرانی مارا گیا ایکہزار گرفتاری مین آیا سلطان نے بغداد پر قبضہ پایا بعد حصول اس فتح کے بڑی شان و شوکت کے ساتہہ اسلامبول مین داخل ہوا مگر یہہ فتح سلطان پر مبارک نہ ہوئی اور سنجار کی بیماری سے بیمار ہوکر سولوین شوال سنہ ۱۰۴۹ کو مر گیا سچیس سال کی عمر پائی —

سلطان ابراہیم خان بن سلطان احمد اول بن محمد خان ثالث مراد خان ثالث

مراد خان رابع کی مرگ کے بعد ابراہیم خان اسکے بہائی سلطنت پائے سنہ ۱۰۵۶ مین خبر پہونچی کہ نصاریٰ نے سلطانی جہازون پر سمندر مین مزاحمت و دست اندازی کی ہے اسلیئے چار سو جنگی جہاز انکی تادیب کو مامور ہوئی اور باہم فریقین کی سخت لڑائی ہوئی۔ چونکہ یہہ بادشاہ عیاش اور غافل تہا سنہ ۱۰۵۸ مین فوج نے بلوا کرکر اسکو شہید کر دیا —

محمد خان رابع بن ابراہیم خان بن سلطان احمد اول بن سلطان محمد خان ثالث

یہہ بادشاہ سات برس کی عمر مین برائے نام بادشاہ ہوا اسکی والدہ کوسم سلطان مختار سلطنت کی ہوئی امراؤ نے اسکی حکومت نہ مانی اور اسکو قتل کر ڈالا سنہ ۱۰۶۳ تک امراو کے آپس مین بڑے بڑے فساد ہوتے رہے آخر وزارت پر محمد وزیر پر قرار پائی اس نے سلطنت کا انتظام بخوبی کیا نصاریٰ پر فوج لیجاکر جزیرہ تینیدوس اپنے قبضہ مین لیا سنہ ۱۰۶۵ مین شرب پرست کشتی کی اور پنجاہ ہزار مشرک مارا ربیع الاول سنہ ۱۰۷۲ مین یہہ وزیر مر گیا اور احمد پاشا اسکے بیٹے نے وزارت پائی یہہ وزیر سنہ ۱۰۷۶ مین قلعہ گرید کی تسخیر کو روانہ ہوا اور ایک سال کے محاصرہ کے بعد فتح کیا سنہ ۱۰۸۰ مین بہت سی خرابیان روم کی ولایت مین واقع ہوئین آپس مین خانہ جنگیان ہوئین پے درپے زلزلے آئے جسکے صدمہ سے کئی شہر برباد ہوئے زمین اور پہاڑ صدہا مقام سے شق ہوگئی وبا ایسی پہیلی کہ ہزارہا خلقت مر گئی برف ایسی برسی کہ سردی سے ہزارون جانور بیجان تلف ہو گئے اورشلیم یعنے بیت المقدس مین ایک یہودی دعویدار ہوا کہ مین عیسےٰ مسیح ابن مریم

کے دل مین یہہ ڈال دیا کہ بادشاہ قدیمی فوج سے ناراض ہے چاہتا ہے کہ عرب مین جاکر عربی فوج نوکر رکھے اور اُن کے ہاتھہ سے تمکو قتل کرائے اسبات سے تمام فوج افروختہ ہوگئی اور بادشاہ کو شہید کردیا اور مصطفے کو دوبارہ قید سے نکالکر بادشاہ بنایا اُسکی نالیاقتی کے موجب پہر سلطنت مین فتور برپا ہوئی شاہ ایران نے بہت سا ملک روم کی سلطنت کا لے لیا آخر ۱۶۲۳ء مین دوبارہ مصطفے معزول ہوا۔

سلطان مراد خان چہارم بن سلطان احمد بن محمد خان ثالث مراد خان ثالث

پندرہ سال کی عمر مین اس بادشاہ نے سلطنت پائی اور بڑی فوج جمع کرکر شاہ ایران کے مقابلہ پر بغداد کو مامور کی رومیون نے بہت سی جانفشانی کے بعد بغداد فتح کیا مگر شاہ عباس صفوی نے بذات خود بغداد مین آکر بغداد کو پہر لے لیا ابوبکر پاشا امیر بغداد ایرانیون کی قید مین آیا امیر نوی افسر وعمرا افسر مارے گئے رومی بہت قتل ہوئے شہر موصل بہی شاہ ایران نے لیا حافظ پاشا کو شکست ہوئی شاہ عباس کی زندگی تک پہر رومیون نے بغداد کو رخ نکیا جب وہ ۱۶۲۹ء مین مرگیا خسرو پاشا ایک لاکہ پچاس ہزار سوار کے ساتہہ موصل پر حملہ آور ہوا اور فتح پائی اوسی عرصہ مین روم کی سلطنت مین بہت سے خانہ جنگیان ہوئین امیر فخرالدین والی کوہ لبنان نے شاہ فرانس سے اتحاد پیدا کرکر بغاوت کی احمد پاشا سلطان کے حکم سے اُسکی سرکوبی کو گیا اور خود شکست کہاکر آیا پہر وزیر دزار علی مامور ہوا اسکے مقابلہ مین امیر علی فخرالدین کا سپہ سالار مارا گیا فخرالدین مطیع ہوکر سلطان کے روبرو آیا سلطان نے اسکا قصور معاف کیا اور اپنی خدمت مین رہنے کا حکم دیا اتنے مین خبر پہونچی کہ فخرالدین کے بیٹے نے پہر فساد برپا کیا ہے شہر بیروت کو تاراج کرلیا ہے یہہ خبر پاکر سلطان نے امیر فخرالدین کو قتل کردیا مفسدون کی سرکوبی کو فوج مامور کی ۱۶۳۸ء عیسوی مین سلطان ایک لاکہ فوج اور ایکہزار توپ کے ساتہہ بغداد کی تسخیر کو سوار ہوا اور بغداد پہونچکر بڑے زور وشور کے ساتہہ

سنہ ۱۰۴۱ مین سلطان نے شہر برصہ پر فوج کشی کی اور والی ہمسایہ سے صلح کرکر واپس آیا پہر مراد پاشا کے اتفاق سے جان بولاد حاکم اکراد و امیر فخر الدین حاکم کوہ لبنان پر لشکر لے گیا بعد جنگ و جدل کے جان بولاد بہاگ گیا اور حلب کے علاقہ مین جاکر قتل ہوا امیر فخر الدین نے بہی شکست کہائی سنہ ۱۰۴۲ مین مراد پاشا بڑی فوج لیکر ایران کو گیا اور شاہ عباس کو شکست دیکر تبریز پر قابض ہوا آخر آپس مین صلح ہوئی سنہ ۱۰۴۴ مین پہر بسبب بدعہدی اہل ایران کے ایران پر لشکر کشی کی مگر بسبب برسات اور برف کے لشکر واپس آیا سنہ ۱۰۴۵ مین سلطان نے خبر پائی کہ نصارا کی قوم جو قسطنطنیہ مین رہتی ہے مستعد فساد کے ہے سب نے اپنے گہرون مین ہتہیار جمع کئے ہوئے ہین اسلئے نصارا کی خانہ تلاشی کا حکم ہوا بہت سے ہتہیار برامد ہوئے اور چارکس سردار مفسدون کے سرگروہ گردن مارے گئے اسی سال مین پہر ایران کیطرف فوج کشی ہوئی اور عند المقابلہ رومی شکست کہاکر واپس آئے پہر سلطان بذات خود دہر کو سوار ہوا اور آغاز سنہ ۱۰۴۶ مین سفر کی حالت مین بیمار ہوکر مرگیا بارہ سال سلطنت کے ستائیس سال کی عمر پائی —

سلطان عثمان خان ثانی بن سلطان احمد بن محمد خان ثالث بن مراد خان ثالث

سلطان احمد کے مرنے کے پہلے مصطفے اسکا بہائی تخت نشین ہوا مگر چند روز مین بسبب نالیاقتی معزول ہوگیا اور سلطان عثمان خان ثانی بادشاہ بنا اور خلیل پاشا کے ہمراہ فوج ایران کو بہیجی گئی اوس نے اردبیل مین جاکر شاہ عباس صفوی کے ساتہہ صلح کی سلطان کو یہہ صلح نامنظور ہوئی اور خلیل کو معزول کرکے چلبی پاشا اسکی جگہہ بہیجا سکندر پاشا کو ایک برجستہ فوج کے ساتہہ بولونیا کی تسخیر کو مامور کیا عند المقابلہ شاہ بولونیا شکست کہاکر بہاگ گیا بیس ہزار فوج بولونیا کے مارے گئے دس ہزار سپاہی مفقود ہوا اس جنگ مین شاہ فرانس اور پادری پاپ بہی مددگار بولونیا کے تہے سنہ ۱۶۲۳ عیسوی مین بادشاہ نے ارادہ سفر کعبہ کا کیا دشمنون نے فوج کو

کرکے مرگیا میجا سال کے عمر پائی۔

سلطان مراد خان ثالث بن سلیم خان ثانی بن سلطان سلیمان خان

یہہ بادشاہ پانچ بہائیون کو بیگناہ قتل کرکر تخت نشین ہوا بہت سے امراؤں کو خدمت سے معزول کیا سنہ ۱۵۹۵ عیسوی مین اسنے سنا کہ شاہ ایران مرگیا ہے اسکے بیٹے کو بہی دشمنون نے مار ڈالا ہے اسلئے موقع پایا اور تفلیس پر لشکر لیجاکر گرجستان کو فتح کیا آخر خود بہی سنہ مین بیمار ہوکر مرگیا بائیس برس سلطنت کی۔

سلطان محمد خان ثالث بن مراد خان ثالث بن سلیم خان ثانی بن سلیمان

اس بادشاہ نے تخت نشین ہوکر اپنے انیس بہائیون کو بے گناہ سے ذبح کیا اگلے دس عورتون کو جو حاملہ تہین دریا مین غرق کرادیا شاہ ہمسا پر فوج کشی کی وہان جاکر اسکے لشکر نے شکست کہائی اس فوج کے سپہ سالار فرہاد پاشا کو اسنے غفلت اور تشدد کی علت مین قتل کیا اور سنان پاشا کی ماموری عمل مین آئی اسکو بہی شکست ہوئی پہر بادشاہ خود نمسا کو سوار ہوا اور شہر ارلوسات دن کے محاصرہ مین قہراً و غضباً مفتوح کیا شاہ نمسا کو شکست دی بہت سے نصاریٰ قتل کئے سنہ ۱۶۰۳ عیسوی مین شاہ ایران کے ساتھہ ایسا جنگ ہوا طرفین کیطرف سے بہت فوج ماری گئی سنہ ۱۰۱۲ ہجری مین سلطان مرگیا سینتیس سال کی عمر پائی نو سال سلطنت کی۔

سلطان احمد بن محمد خان ثالث بن مراد خان ثالث بن سلطان سلیم خان ثانی

یہہ بادشاہ تیرہ برس کی عمر مین تخت نشین ہوا اسکے وقت شاہ عباس صفوی نے روم کے متعلقہ ملک پر حملہ کرکر شہر اراکان و قلعہ قرص وغیرہ فتح کرلئے رومی فوج جو وہان ماموری تہی مغلوب ہوئی دوسرا لشکر جو ادہر کو مامور ہوا وہ بہی برف اور سردی مین تلف ہوگیا تیسرے مرتبہ پہر ایرانیون کے مقابلہ کو فوج مامور ہوئی اور باہم سخت سخت لڑائیان ہوئین پہر دوسری فوج شاہ نمسا پر بہیجی گئی اور چند قلعہ اسکے شامل ملک قیصر کرلئے

اوس نے پچھلی جنگ میں بنادقہ کے جزایر میں سے تسخیر کیے سنہ ۱۵۴۲ عیسوی میں سلطان نے بحر عجم کا سفر کیا اور ایرانیون پر غالب آیا سنہ ۱۵۵۳ عیسوی میں شہزادہ مصطفی سلطان کے بیٹے نے بغاوت کی اور قتل ہوا سنہ ۱۵۵۶ عیسوی میں بادشاہ کے دوسرے بیٹے نے جسکا نام بادشاہ کی ہمنام سلیمان تھا بغاوت کی بادشاہ نے اسپر فوج کشی کی وہ بھاگ کر عجم کو چلا گیا سلطان نے شاہ طہماسپ صفوی کے نام خط لکھا اور بیٹے کو منگوا بھیجا شاہ طہماسپ نے اسکو پکڑ کر بھیجدیا سلطان شاہ طہماسپ سے کمال خوش ہوا اور بیٹے کو اسکے چار بیٹون کے ساتھہ قتل کرادیا سنہ ۹۶۸ ہجری میں سلطان نے افریقہ پر مہم کی اور فتحیاب ہوا شاہ اسپین نے بڑی فوج کے ساتھہ سلطان کے ملک پر حملہ کیا سلطان نے ایکسو ستر جہاز جنگی مصطفی پاشا کے ہمراہ شاہ اسپین کے مقابلے کے لیئے شہر مالٹا کو بھیجی مصطفی پاشا نے شاہ اسپین کو شکست دی اور بیس ہزار سر اسکی فوج کے کاٹکر سلطان کے پاس بھیجی سنہ ۹۷۱ مین سلطان نے پھر نصارا پر فوج کشی کی اور شہر بلغراد مین پھر کر اوس نواح کی بہت سی علاقے فتح کیے سنہ ۹۷۴ مین بادشاہ مرض المفاصل کی مرض سے بیمار ہو کر مر گیا اڑتالیس سال سلطنت کی چہتر سال کی عمر پائی۔

سلطان سلیم خان ثانی بن سلطان سلیمان خان بن سلیم خان اول بن بایزید

یہہ بادشاہ سنہ ۹۲۹ مین پیدا ہوا سنہ ۹۷۴ ہجری مین تخت پر بیٹھا اس کی ابتداے جلوس مین قوم ینگچری اسکے تخت نشینی کے مانع ہوئی اس نے سب کو انعام واکرام دیکر فساد رفع کیا دوسرے سال جلوس مین سلطان نے امام صنعائی والی یمن پر یورش کرکے اسکو شکست دی تین سو ساٹھہ جہاز جنگی جزیرۂ قبرس کی مہم پر بھیجے وہ جزیرہ بھی فتح کیا مال وخزانہ بیشمار لیا دو ہزار لڑکی لڑکا وہان کا غلام بنایا اس سفر مین پچاس ہزار فوج سلطانی تلف ہوئی اور پاپ پادری نے سمندر مین سلطان کے ساتھہ بڑے بڑے جنگ کئے سنہ ۹۸۲ مین بادشاہ بیمار ہوا چوبیسوین شعبان سنہ الیہ آٹھہ سال سلطنت

پاشا کو صلح سے اسحکا لئے طوبان پاشا پاس بھیجا طوبان نے وکیل
قتل کیا اور فوج لیکر میدان مین آ موجود ہوا سلطان نے بڑے زور شور کے ساتھہ
ان کا مقابلہ کیا اور فتح پائی طوبان بھاگ کر ایک رئیس کے پاس جسکی ریاست
کی سلطنت کی مطیع تھی چلا گیا اُس رئیس نے سلطان کے خوف کے مارے طوبان
پکڑ کر سلطان کے پاس بھیجا سلطان نے اسکو قتل کر دیا سنہ ۹۲۵ مین سلطان نے
قسطنطنیہ کو مراجعت کی اور ڈیڑہ سو جہاز جنگی نیا بنوایا ساٹھہ ہزار نو ملازم فوج
اور ارادہ تسخیر ایران کا کیا مگر عمر نے وفا نہ کی اور آٹھوین شوال سنہ ۹۲۶ ہجری
نو سال سلطنت کرکے مرگیا چون سال کی عمر پائی —

سلطان سلیمان خان بن سلیم خان بن سلطان بایزید ثانی

س سلطا . وقت عثمانی سلطنت نہایت رونق پر اسی پہلے اس نے بذات خود جا
قلعہ بلغراد فتح کیا پھر فرانسیس وغیرہ نصارا کے ساتھہ جنگ کئے اور فتحیاب رہا ابراہیم پاشا
اسکے بہنوئی نے فوج نصارا پر لیجاکر دو لاکھہ سے زیادہ قتل کئے ایک لاکھہ نصرانی قید
کر لایا دوسرے حملے میں ابراہیم پاشا پچیس ہزار سر نصارا کا اونٹون پر لا دلایا اور سلطان
کے خیمے کے روبرو اون کے سرون کے برج بنوائی سنہ ۹۳۱ مین ڈیڑہ لاکھہ فوج اور تین
سو ضرب توپ کے ساتھہ منسا پر یورش کی شاہ موہنگر کو شہر بودہ گرسے کی تسخیر کو بھیجا
اور وہ ملک فتح ہو کر شامل ممالک روم کے ہوا سنہ ۹۳۲ مین سلطان سرب کے ولایت کی
لو سوار ہو ادو لاکھہ فوج ہمراہ لی چودہ قلعہ اُس ملک کے فتح کئے سنہ ۹۴۱ مین عجم کی
کا ارادہ کر کر پہلے بغداد لیا پھر تبریز پہونچا اور معاودت کی پھر شہر تونس فتح
والی تونس نے شاہ اسپین سے مدد لیکر تونس پر پھر قبضہ کر لیا سنہ ۱۵۳۹ عیسوی
مین سلطان نے خیر الدین پاشا کو معہ فوج کے ساتھہ نصارا کی سرکوبی پر مامور کیا

لوٹ لیکر واپس آیا اوسی موقع پر میرزا بدیع الزمان امیر تیمور گورکان کے پوتے کے ساتھہ ملاقات کی اور اوسپر بڑی مہربانی ظاہر کی دو سال کے بعد شاہ اسمٰعیل نے چند تحایف سلطان کی خدمت مین بہیجے اور اُس عورت کو واپس طلب کیا سلطان نے براہ تعصب مذہبی عورت واپس نکی اور ایران کے وکیل کے روبرو ایک حبشی غلام کو جسکا نام جعفر چلبی تہا بخش دیکر ایران بہیجا واپس ہوکر سلطان شہر اماسیا کو گیا پہر ۹۲۱ھ مین شہر کوباغ کو رخ کیا اور علاء الدولہ سردار زرکمان پر فوج کشی کی عند المقابلہ علاء الدولہ مارا گیا پہر ولایت بکر و ماردین وسنجار وموصل وغیرہ پر حملہ کی اور بہت سا علاقہ اپنے تصرف مین لیا ۹۲۲ھ قانصو پاشا والی مصر سے ناخوش ہوکر اوسپر فوج کشی کی جب لڑائی کا موقع ہوا عزیز مصر عین میدان مین گہوڑے سے گرکر مر گیا اُسکے مرنے کے بعد حلب و حمص و دمشق و شام تمام ملک متعلقہ مصر کا سلطان کے قبضہ مین آگیا مصر مین قانصو پاشا کا بیٹا طومان پاشا تخت نشین ہوا اور بڑی جمعیت کے ساتہہ سلطان کے مقابلہ کو آیا اور شہر غزہ کے پاس لڑائی ہوئی مصری شکست کہاکر بہاگ گئے اور رومی فوج مصر کیطرف کو چلی راستے مین حسین پاشا جسکی ریاست مین راہ ہیں تہی رومیون کی گذرنے کا مانع ہوا رومی حسین سے مقابلہ مین آئے آخر حسین نے شہادت پائی اور رومیون کا راستہ کہل گیا جب آگے بڑہے طومان پاشا والی مصر پہر مقابل ہوا پہلے لڑائی مین سینان پاشا رومی فوج کا افسر مارا گیا میدان مصریون کے ہاتہہ مین رہا دوسری لڑائی مین سلطان نے فتح پائی مصر کے رہنے والے سب بہاگ گئے شہر مین داخل ہوئی سلطان نے دیکہا کہ شہر کے لوگ سب بہاگ گئے ہین کوئی شخص موجود نہین ہے سب گہر خالی ہین سلیم سلطان نے امان کا حکم نافذ کرکے منادی کرادی جب سب لوگ اپنے گہرون مین آ گئے تو سلطان نے عہد شکنی کی اور اسی ہزار آدمی مصر کا قتل کرادیا جب سلطان مصر سے باہر نکلا طومان پاشا پہر جمعیت بہم پہونچاکر مصر مین آیا اور شہر پر قابض ہو گیا رومیون نے اُسکے مقابلے پر شکست کہائی سلطان نے

کے اُمراؤ و مددگاراوں سے علیحدہ کر کر اپنے پاس بُلا لئے جب وہ آگئے تو سب کو قتل کردیا اس عمدہ تدبیر سے باغیوں کا مجمع متفرق ہوگیا - یہہ بادشاہ نہایت متعصب سنی مذہب تہا شیعہ امامیہ کے ساتہہ اسکی کمال دشمنی تہی بائیس ہزار شیعہ مذہب کے لوگ جو اسکے ملک مین رہتے تہے اس نے قتل کئے اور بسبب اسکے کہ ایک برادر زادہ اسکا مراد خان نام بہاگ کر شاہ اسمٰعیل صفوی کے پاس چلا گیا تہا- شاہ ایران کے ساتہہ بہی اسکی عداوت ہوگئی اور شاہ اسمٰعیل بڑی فوج کے ساتہہ اسکے ملک کے حدود پر آپہونچا سلطان نے ایک عصا اور کلی پیالہ و مسواک و چادر و خرقہ شاہ اسمٰعیل کے پاس بہیجا اور لکہا کہ تمہارا خاندان فقراے اور باپ تمہارا فقیر تہا تمکو سلطنت کے کام سے کیا کام ہے تم خانقاہ مین بیٹہو اور عصا و پیالہ و مسواک و خرقہ پر قناعت کرو شاہ اسمٰعیل نے اسکے جواب مین ایک افیون کا ڈبہ بہیجا اور لکہا کہ تم افیون کہاتے ہو سلطنت کرنا نہین جانتے اسکو کہا کر مست رہو یہہ جواب پاکر سلطان نے غضبناک ہوکر شاہ اسمٰعیل کے وکیل کو قتل کرادیا اور ایک لاکہہ چالیس ہزار فوج لیکر ایرانیوں کے مقابلے کو نکلا شاہ اسمٰعیل نے جب اپنے آپ کو سلطان کے مقابلے کے قابل نہ پایا واپس ہوا اور اپنے ملک مین چند منزل تک آگ لگاکر تمام گہاس جلادیا سلطان نے باوجود قلت گہاس کے عزم فسخ نکیا اور ایران کی حدود مین داخل ہوکر شاہ اسمٰعیل صفوی کو زنانہ لباس بہیجکر لکہا کہ اب تم قابل آنے میدان کے نہین ہے یہہ لباس پہنکر پردہ مین بیٹہو دو دن کو منہہ مت دکہلاؤ ناچار شاہ اسمٰعیل نے عود کیا اور بماہ رجب سنہ ۹۲۰ کو [illegible] مین سخت لڑائی ہوئی شاہ اسمٰعیل زخمی ہوکر بہاگ گیا ایرانی خیمے خالی چہوڑکر [illegible] نے کل خیمون کی تلاشی لی تو شاہی خیمے مین ایک شہزادی عورت [illegible] اور کوئی بنی آدم موجود نہ پایا اسمٰعیل میدان سے بہاگ کر [illegible] سلطان اسکے تعاقب مین تبریز تک گیا اور بہت کی

اور جمعیت بہم پہونچا کر مستعد جنگ کے ہوا مگر عند المقابلہ شکست کہائی اور بہاگ کر
شہر طاش جزیرہ روڈوس مین پہونچا حاکم روڈوس نے اسکو شہر نئیس مین رہنے
کا حکم دیا یہہ وہان نرہا اور شہر روسیلون علاقہ فرانس مین چلا گیا سات برس تک
وہان رہا آخر شاہ فرانس نے اسکو قید کرلیا جب سویس ایم ابراہوس شاہ فرانس مرگیا تو یہہ فرانس
سے بہاگ کر پاپ شوٹس کے پاس گیا اور چند سال بعزت وحرمت بسر کئے جب وہ پاپا
مرگیا اور پاپ اسکندر ششم تخت نشین ہوا تو اسنے بہت سا روپیہ بایزید سے لیکر اسکے
جمشید کو زہر دیا اور مار ڈالا - بایزید نے اپنے عہد مین بہت سے جنگ اور بہت سے
شہر مفتوح کئے ۹۰۳ھ مین بلاد پولونیہ پر حملہ آور ہوا اور دس ہزار نصارا قید
کرلایا ۹۱۵ھ مین قسطنطنیہ کے علاقہ مین سخت بہونچال آیا جسکے صدمہ سے خاص شہر کے
عمارات مین سے ایکہزار سو گہر ایکسو نو مسجد ایک حصہ قصر قیصر کا گر پڑا اور پینتالیس
روز تک برابر وہ بہونچال کبہی کم اور کبہی زیادہ ہوجاتا رہا ۹۱۸ھ مین سلطان
بیمار ہوکر مرگیا ساٹھہ سال کی عمر پائی بتیس سال سلطنت کی یہہ قصیر جسیم قوی ہیکل
سیاہ گیسو لطیف مزاج ظریف طبع ادیب و لبیب عابد و پرہیزگار بہادر و شجاع تہا تیر انداز
ایسا کہ اسکا تیر کبہی نشانہ سے خلاف نہ پڑتا عالم و فاضل و ناظم و ناثر ایسا کہ بڑے بڑے
علما اسکے روبرو کلام نہین کرسکتے تہے سخاوت کا یہہ حال تہا کہ جو شخص روبرو آتا مالا مال
ہوجاتا لاکہا روپیہ ہر سال حرمین الشریفین کے مصارف کے لئے خزانہ سے روانہ کرتا -

سلطان سلیم خان بن بایزید ثانی بن سلطان مراد ثانی بن محمد خان

یہہ بادشاہ ۸۷۲ھ ہجری مین پیدا ہوا ۹۱۸ھ مین تخت پر بیٹہا اسکے تخت نشینی کے
کے وقت اسکا برادر زادہ علاؤالدین برصہ مین اور احمد اسکا بہائی علاؤالدین
کا باپ ایشیا مین باغی ہوا مصطفے دوسرے برادر زادے نے بہی بغاوت کی سلطان
نے بذریعہ معتبر وکیلوں کے پہلے تسلی و دلاسا دیکر مصطفے کو اپنے پاس بلایا پہر بہائی

نہوا اور اس کے کچھ مدت کے بعد پہر جہانگیری کے ارادہ پر سوار ہوا اور کئی سال مین
یونان کے شہر اور ولائیت سرب و طراب ذون و ولائیت سینوپ و جزیرہ فسبو
و علاقہ صقالیہ و بلاد ازنبوط وغیرہ مفتوح کئے ۸۸۵ھ مین مسیح طنیش پاشا کو جزیرہ روڈس
کی تسخیر کو بہیجا تین مہینے محاصرہ رہا مگر فتح میسر نہوئی بعد اسکے سلطان نے اپنے وزرا کو حکم
دیا کہ دو دستہ فوج ایک فتح ایران اور دوسری جزیرہ قبرس کے فتح کے لئے نوکر رکہے
جاویں امراء اس حکم کی تعمیل مین مصروف ہوئے ابہی یہہ ارادہ پورا نہین ہونے پایا تہا
کہ بادشاہ بیمار ہوگیا اور شہر اذن کمید مین گیارہوین جمادی الاول ۸۸۶ھ مین
مرگیا اکتیس برس بادشاہی کے باون سال کی عمر پائی — اس بادشاہ نے بارہ بادشاہون
کو مغلوب کر کر انکا ملک لیا دو سو سے زیادہ قلعہ مفتوح کئے — واضح ہو کہ شہر قسطنطنیہ
المعروف استنبول مکہ معظمہ سے ۷۳۲ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور اس شہر کے رہنے
والے اول فلاسفہ مذہب رکہتے تہے جب عیسے مسیح کی مذہب کا رواج ہوا تو سب کے سب عیسائی
ہوگئے اور قسطنطنیہ کا بادشاہ سب مین بڑا بادشاہ تہا —

سلطان بایزید ثانی بن سلطان مراد ثانی بن سلطان محمد خان اول

سلطان مراد کے مرنے کے بعد اسکے وزیر محمد پاشا نے چاہا کہ بادشاہ کے بیٹے جمشید
کو سلطنت دیوے لیکن جری فوج نے بایزید کو تخت نشین کیا محمد پاشا کو قتل کردیا جمشید
شہر برصہ مین جاکر باغی ہوا بایزید نے بہت سرکشی کی اور شکست کہائی دوسری
لڑائی مین جمشید نے شکست کہائی بہاگتے ہوئی ترکمانون نے جو جمشید کے ہی نوکر تہے
اُسکو غارت کرلیا اور اوسکے ہتہیار مرصع وغیرہ اسباب لیکر انعام لینے کی امید پر بایزید
کے پاس حاضر آئے بایزید نے اسباب اُن سے لے لیا اور اُنکو قتل کردیا اور فرمایا کہ ایسے
شخصون کی سزا جو اپنے ولی نعمت پر دست درازی کرین قتل ہے برصہ سے بہاگ
کر جمشید مصر مین قائیدبیگ کے پاس چلا گیا چار مہینے وہان رہا پہر مکہ معظمہ مین پہونچا

کے قیصر نے جب یہہ خبر پائی پاپا وغیرہ کل سلاطین نصاریٰ سے مدد لی اور بڑی فوج
جمع کی محمد خان ثانی دو لاکھہ پچاس ہزار سوار اور توپخانہ آتشبار کے ساتھہ قسطنطنیہ
جا پہونچا دو لڑائیوں میں برابر نصاریٰ نے شکست کھائی اور شہر کا محاصرہ ہو گیا دوسری
طرف سے تین سو جہاز جنگی سلطان کا دریا کی راہ سے قیصر کے علاقہ میں آ اوترا اور غارت
شروع کی پچاس روز تک فریقین میں سخت سخت محاربے ہوتے رہے آخر جب گولوں
کے مارے چار برج قلعے کے گر گئے اور فصیل میں بھی جا بجا سوراخ پڑ گئے تو نصاریٰ ناامید
ہوئے قسطنطین ایم پراطوس قیصر نے مرنے پر دل باندہ لیا اور بتغیر لباس شہر سے نکلا اور
بڑے زور و شور کے ساتھہ مسلمانوں سے لڑکر مارا گیا سلطانی لشکر شہر میں داخل ہوا
قیصر کا سر نیزہ پر چڑہا کر تمام شہر میں پہرایا تین روز تک قتل عام ہوئی ہزاروں
عیسائی بچارے مارے گئے تمام شہر لٹ گیا بڑے بڑے کنائس گرائے گئے انکی
جگہہ مسجدیں بننے شروع ہوئیں اس فتح کے بعد سلطان محمد خان نے فتح نامجات بنام والی
مصر و شریف مکہ و شاہ ایران کے لکہے اور خراج نصاریٰ پر مقرر کیا جامع مسجد جسکا نام ایا
مسجد ہی کنیسہ آیا صوفیہ گرا کر بنوائی جب وہ بن چکی جمعہ کے روز سلطان نے اُس میں نماز
پڑہی اور شیخ الاسلام و قاضی القضاۃ شیخ شمس الدین نے سلطان کے کمر میں تلوار باندہی
اُس روز سے آل عثمان میں رسم ہو گئی کہ جو نیا بادشاہ تخت نشین ہوا وہ جمعہ کے روز اسی
مسجد میں جا کر شیخ الاسلام کے ہاتہہ سے تلوار بندہوائی شہر قسطنطنیہ کا بانی اور آباد
کرنیوالا قسطنطین اعظم ایک نصاریٰ بادشاہ تہا اور آبادی سے سلطان کے دخل کے
تک یہہ پچیس مرتبہ محصور بتواریخ مختلف سات مرتبہ مفتوح ہو چکا تہا اب کے
مرتبہ اہل اسلام نے تین روز تک برابر اسکو لوٹا چوتہے روز رعایا کو امان ملی
جب قسطنطنیہ کے متعلق ملک کا انتظام سلطان کر چکا ڈیڑہ لاکہہ فوج اور تین
سو ضرب توپ کی ساتہہ بلغراد کے قلعہ کو محاصرہ کیا مدت تک محاصرہ رہا جب

بہت کی فتح و شکست پہر اسی فوج کو بلغار کی مہم پر بہیجا وہ بہی شکست کہا کر واپس
آیا قریب تہا کہ سلطان خود بانی ہو گیا اور سخت نقصان اوٹہا کر واپس ہوا جب اپنی
شکستین پے در پے سلطان نے پائین تو سلطنت سے سیر ہو کر عبادت کے گوشہ مین ہو
بیٹہا بادشاہت اپنے بیٹے محمد خان کے حوالے کر دی یہہ خبر پا کر بلغار کے بادشاہ نے اسپر
لشکر کشی کی اور بحری اور بری لڑائی مین غالب آیا دو سو پینتالیس جہاز سلطان کے
دریا مین تباہ کرا دیے سلطانی بہت سا علاقہ اسکے قبضہ مین آگیا ناچار امراؤ سے
پہر سلطان کو خلوت سے نکالا اور چالیس ہزار فوج کے ساتہہ شاہ بلغار کے مقابلے کو
لے گئے اس مقابلہ مین بہی سلطان کی فوج بہاگ گئی اور سلطان چند امرا کی ساتہہ
میدان مین کہڑا رہ گیا اور یہہ حالت ہوئی کہ شاہ بلغار بذات خود سلطان کے سر پر
آپہونچا سلطان پانسو سوار کے ساتہہ آگے بڑہا اور اپنے ہاتہہ سے ایک تیر شاہ بلغار کو تاک
کر مارا اتفاقاً وہ تیر شاہ بلغار کے پیٹ مین لگا اور پشت سے نکل گیا شاہ بلغار مارا گیا
اسکی فوج بہاگ نکلی کل اسکے علاقہ پر دوبارہ سلطان کا قبضہ ہو گیا لوٹ کا مال بہت سا
ہاتہہ آیا سنہ ۸۵۵ ہجری مین یہہ سلطان بیمار ہو کر مر گیا اکتیس برس سلطنت کی

ابو المعالی سلطان محمد خان ثانی بن سلطان مراد خان

اس سلطان کی تخت نشینی کے بعد قیصر روم نے پہر ہاتہہ پاؤن ہلانے شروع کیے ارادخان
سلطان کا بہائی جو اسکے باپ کے حکم سے بسبب کسی مصلحت وقت کے قیصر کے پاس محبوس
تہا اسکے خرچ سترہ کے لئے قیصر نے سلطان کو لکہا کہ اب مین خرچ اسکا بہیج نہ
[illegible] دونگا تمکو چاہیے کہ اسکے خرچ کے لئے اپنے خزانہ سے روپیہ بہیجو ورنہ
[illegible] یہہ مضمون سنکر سلطان غضب مین [illegible]
[illegible]
[illegible]

تجویز کیا آٹھ برس سلطنت کی ۸۲۴ھ مین بمرض اسہال مرگیا اس بادشاہ کی یادگا
بہت سی مسجدین ہین سوائے اوس کے اور بھی عمارتین اس نے بہت بنوائین بادشاہ
عادل مزاج کریم الصفت حمیدۃ الخصال صادق المودت بے کینہ تھا فقرا اور صوفیون
سے اسکی بہت محبت تھی حرمین الشریفین مین پہلے پہل اس نے سلطانی لنگر جاری
کیا اور غریبون محتاجون کو کھانا دیا۔

سلطان مراد خان ثانی بن محمد خان بن بایزید یلدرم

یہہ بادشاہ ۸۰۶ھ مین پیدا ہوا ۸۲۴ھ مین بادشاہ بنا اسکی ابتداء سلطنت مین قیصر
روم مانویل نے اسکو لکہا کہ تم اگر اپنے خورد سال بیٹے کو بطور یرغمال میرے پاس بہیجدو
تو بہتر ورنہ مین مصطفے کو جو میرے پاس قیدی ہے چہوڑ دونگا سلطان نے یہہ امر منظور نکیا
اور قیصر نے مصطفے کو چہوڑ دیا اور چند جنگی جہاز فوج کے اسکی مدد کو دیئے اُسنے دریا کے
راستے آکر شہر کالی پولی لے لیا سلطان نے بایزید پاشا کو ایک چیدہ فوج کے ساتھ مصطفے
کے جنگ کو بہیجا مگر وہ شکست کہا کر مارا گیا چونکہ مصطفے قیصر مانویل کا اس مہم مین بطور
نائب کام دیتا تہا اور قیصر کی ہی فوج نے یہہ فتح حاصل کی تہی قیصر نے بصلہ اس فتح کے چاہا
کہ شہر کالی پولی مین دخل قیصر کا ہوا اور مصطفے اوسکا ایک نوکر تصور کیا جاوے مصطفے
کو یہہ امر منظور نہوا اور باہم عداوت پیدا ہوئی سلطان نے یہہ موقع غنیمت جانا اور بلا
خود کالی پولی پر حملہ آور ہوا مصطفے مارا گیا اور شہر پہر سلطان کے قبضہ مین آیا اس فتح
کے بعد سلطان خود ایک لاکہہ فوج جرار اور توپخانہ آتشبار کے ساتھ قسطنطنیہ پر حملہ آور
ہوا بہت سی لڑائیون کے بعد قیصر نے جزیہ قبول کیا دوسرے سال پہر سلطان نے نیت
قسطنطنیہ پر لشکرکشی کی اور بہت سے شہر بحر اسود کے کنارے کے لئے پہر بلغار
فوج لے گیا مگر کامیاب نہوا بیس ہزار فوج سلطان کی اس مہم مین تلف ہوئی دوسری
سلطان نے پہر شہاب الدین نام ایک سپہ سالار کو جہاد پر مامور کرکے بہت سے شہر بحر اسود کے

کے ہاتھ سے جسکی دختری اوس نے منڈوا کر بعزت کیاتہا قتل ہوا اوس کے مارے
جانے کے بعد موسے خان اوسکے بہائی نے خون کے انتقام لینے پر کمر باندہی قاتلون
کی قوم مین سے بہت سے آدمی گرفتار ہوکر زندہ آگ مین جلائے گئے اور آپ خود
مختار ہوکر چاہتا تہا کہ تخت نشین ہو مگر اوسپر محمد خان غالب آیا اور اوس کو
قتل کرکر خود بادشاہ ہوا۔

سلطان محمد خان

بایزید کی وفات اور امیر تیمور کی معاودت کے بعد بایزید کے چارون لڑکون مین گیارہ
برس تک برابر لڑائیان و خانہ جنگیان ہوتی رہین آخر سلطنت سنہ ۸۱۶ھ مین سلطان محمد خان
برقرار پائی اگرچہ اسنے سلاطین فرنگ سے دوستانہ راہ و رسم کرلی تہی مگر والی قرمیان
دوستی پر راضی نہوا اور بڑا لشکر لیکر بحالت عدم موجودگی سلطان کے برصہ مین آیا
اور قیامت برپا کی یہہ خبر پاکر محمد خان حدود قسطنطنیہ سے برصہ مین آیا اور دشمن
پر غالب آکر برصہ پر دوبارہ قابض ہوا والی قرمیان کا لڑکا اسکی قید مین آیا اور مدت
تک گرفتار رہا اُسی زمانہ مین ایک شخص دعویدار اس امر کا ہوا کہ مین بایزید یلدرم کا
بیٹا ہون تیمور کے جنگ کے وقت روپوش ہوگیا تہا اس نے بہت سی فوج جمع کرلی
اور مستعد فساد کے ہوا سلطان نے اُسپر فوج کشی کی اور وہ بہاگ کر قیصر مانویل کے
پاس چلا گیا سلطان نے مانویل سے اسکو طلب کیا اس نے جواب دیا کہ یہہ شخص اب میری
پناہ مین آگیا ہے اسکو مین دے نہین سکتا مگر ہمیشہ کے لئے مین اسکو نظربند
رکہونگا سلطان نے یہہ بات منظور کرلی اس سلطان نے شہر ادرنہ تختگاہ مقرر
کیا آل عثمان کے بادشاہون مین اول اسی نے جنگی جہاز بنوائے اور اون کے ذریعہ
سے فوج جزائر مین بہیجی چنانچہ بحری [illegible] جوانمردی و دلاوری بہت سے جزیرے نصارا
کے ہاتہ سے چہڑا کر اپنے قبضہ مین کئے توپ خانہ بہی اس خاندان مین اول اسی نے

جب گھوڑا دوڑایا تو قضاے ربانی تے باگ پکڑلی یعنے گھوڑے نے ناخن لیا اور
سلطان زین سے پھسلکر زمین پر گرا چاہتا تہا کہ پہر سوار ہوا اتنے مین دشمن کی فوج آپہونچی
اور اونہون نے سلطان کو معہ ایک شہزادہ کے جسکا نام موسے تہا گرفتار کرلیا اور
امیر تیمور کے روبرو لے گئے امیر نے سلطان کی تعظیم کی اور برابر بٹھلالیا زبانی بہی تسلی
بہت کی اور مسمی حسن برلاس ایک امیر کو حکم دیا کہ سلطان کو اپنی حفاظت مین رکھے
اسطرح سے کہ اوسکی عزت و آبرو مین فرق نہ آئے جس چیز کی حاجت ہو فی الفور پیش کر
دیجائے اس سے آگے سلطان کی مرگ کے باب مین مورخ باختلاف بیان کرتے ہین
بعض کا قول ہے کہ امیر نے سلطان پر کمال سختی کی اور لوہے کے پنجرے مین بند کردیا
اسواسطے سلطان نے خودکشی کی بعض لکھتے ہین کہ سلطان بڑا غیور تہا اوسکو اپنے
گرفتار ہونے کا صدمہ دلپر ایسا گزرا کہ بخار کی بیماری سے سخت بیمار ہوگیا امیر نے اوسکا
معالجہ بہت کیا مگر وہ اچہا نہوا اور بتاریخ چودہوین ماہ شعبان ۸۰۵ھ بمقام بلدہ آق
جان بحق تسلیم ہوا بعد وفات کے امیر تیمور نے اوسکی نعش اوسکے بیٹے موسے کے حوالے
کردی جو اوسکے ساتھ نظربند تہا چنانچہ موسے باپ کی نعش کو بمقام قرصہ لے گیا
اور سلطانی قبرستان مین دفن کی —

سلطان سلیمان خان اول

سلطان بایزید یلدرم جب شکست کہانے کے بعد امیر تیمور کی قید مین آگیا تو
اوسکے تین بیٹے سلیمان و محمد و عیسے لشکرگاہ سے بہاگ کر دارالخلافت مین آئے
اون مین سے سلیمان تخت نشین ہوا اوایل ۸۰۵ھ ہجری مین اسکے تخت نشینی عمل
مین آئی محمد و عیسے اسکے دونو بہائی علیحدہ مدعی تخت کے ہوئے اور آپس مین
معرکے وزور آزمایان ہوتی رہین گیارہ برس اسی طرح جہگڑے و فساد مین گزرگئے
اور چند بار لڑائیان ہوکر ہزارون آدمی مارے گئے آخرکار سلیمان خان ایک رئیس

امیر کا بمضمون پیش کیا کہ احمد جلایر حاکم بغداد وہان سے بہاگ کر آپکے پاس آیا ہے
مقتضائے محبت یہہ ہے کہ اوسکو ہماری حوالے کر دو اور اگر یہہ بات آپ کی شان کے
شایان نہو تو اوسکو اپنی قلمرو سے نکالدو اور چونکہ قوم نصارا تمہاری دشمن ہو رہی
ہے ان سے ہوشیار رہو چونکہ سلطان بایزید پہلے سن چکا تہا کہ قیصر روم نے امیر
تیمور گورکان سے امداد طلب کی ہے اس غبار کے سبب سے امیر کے خط کا جواب ہی
ندیا اور وکیل کو دربار سے بعزت کرکے نکلوادیا یہہ بات جب امیر تیمور کو دریافت
ہوئی غضب کی آگ سے لال ہو گیا اور فوج کو حکم دیا کہ روم کی سمت کو روانہ ہو اس
اثنا مین سلطان اور قیصر کی پہر بگڑ گئی اور سلطان نے قسطنطنیہ کا محاصرہ کر لیا اتنی مین خبر
آئی کہ امیر تیمور بیشمار لشکر لیکر سلطانی ملک کے سرحد پر پہونچ گیا ہے سلطان نے ایک بڑی
فوج اپنے ایک بیٹے کے ہمراہ امیر کے مقابلہ کو روانہ کی اور بمقام سیواس
دونو فریق مین سخت لڑائی ہوئی آخر کار امیر تیمور فتحیاب ہوا سلطان کا بیٹا مع بڑے
بڑے امراؤ کے کام آیا فوج بہی مقتول ہوئی سامان جنگ کا تمام و کمال دشمن کے تصرف
مین آیا جب بایزید نے اس شکست کی خبر پائی طبیعت بہت گہبرائی فی الفور قسطنطنیہ
کا محاصرہ چہوڑ دیا اور ساری فوج ہمراہ لیکر بذات خود امیر کے مقابلہ کو گیا اور قصبہ
انگورہ کے پاس بتاریخ ہفتم ذی الحج سنہ ۸۰۴ھ علی الصباح بایزید سد سکندری کی
طرح اپنے پانچون بیٹون موسے سلیمان محمد عیسے مصطفے کے ساتہہ میدان مین
آموجود ہوا اور تمام فوج جو تین لاکہہ سے زیادہ تہی تیار و مستعد کر کر میدان مین
کہڑے کر دیے عین صبح کے وقت سے لڑائی شروع ہوئی اور تمام روز ہنگامہ قتل
و کشت و خون گرم رہا خون کی نہرین میدان مین جاری ہو گئین اور کشتون کی نعشون
کے پشتے لگ گئے شام کے قریب سلطانی رومی فوج بہاگ نکلی اور سلطان تنہا میدان
مین رہ گیا تو اوس نے پیچہے کو قدم ہٹایا اور گہوڑا خاص طلب کر کر اوسپر سوار ہوا

رودس بلگریڈ اور کئی جزیرے مفتوح کئے بادشاہ تو اودہر مصروف رہا ادہر قیصر روم نے
اپنی سلطنت پر استقلال حاصل کرکے قسطنطنیہ کے قلعہ و حصار شہر کو بخوبی درست کیا دیوارین
از سر نو تعمیر کین سلطان نے جب یہہ خبر پائی طبیعت جوش مین آئی فی الفور ایک فرمان
قیصر روم کے نام جاری کیا کہ قیصر فی الفور نو تعمیر دیوارین قلعہ و حصار کی گرادیوی ورنہ
مین اوسکے بیٹے مانوئل کی جو میرے پاس رہتا ہے آنکھین نکلوا دونگا یہہ بات سنکر قیصر
بہت ڈرا اور تعمیل حکم سے فی الفور دیوارین گرادین اور اپنی خود مختاری و استحکام دولت سے
ناامید ہوکر اوسی غم و غصہ مین بیمار ہوگیا اور چند ماہ بیمار رہکر مرگیا اوسکے مرنے کی خبر جب
سلطانی لشکر مین پہونچی اوسیوقت مانوئل قیصر کا بیٹا جو سلطان کے پاس حاضر باش تہا سلطان
کی بے اطلاع قسطنطنیہ کو چلا گیا اور باپ کی جگہہ جاکر تخت نشین ہوا سلطان نے اس بات سے
ناراض ہوکر قیصر کے ملک مین دست اندازی شروع کی اور چند قلعہ اوسکے فتح کرلیئے سلطان
کی دست اندازیون سے جب نصارا تنگ ہوئے تو اپنی امداد کے لیئے امیر تیمور کی
خدمت مین عرضی لکہی مگر امیر متوجہ نہوا اس حال سے آگاہ ہوکر بایزید نے پکا ارادہ قسطنطنیہ
کی فتح کا کرلیا اور فوج قاہرہ لیکر اودہر کو روانہ ہوا مانوئل قیصر نے اپنی امداد پر یورپ
وغیرہ نصارا حکام کو بلایا اور اسی ہزار فوج امدادی اوسکے پاس جمع ہوگئی جنگ کا
سامان بہی بے اندازہ پہونچگیا اور قیصر بڑے تزک و شان کے ساتہہ میدان جنگ
مین آیا اور متصل مقام نیکوبولی فریقین مین لڑائی ہوئی کشتون کا کوئی حد و حساب
نرہا دس ہزار عیسائی مسلمانون کی قید مین آیا اور وہ سب کے سب بادشاہ کے روبرو
گردن مارے گئے قیصر روم کے بہت تہوڑے سپاہی سید ان سے زندہ بہاگ کر نکلگئے
آخر قیصر بحالت زار صلح کا طالب ہوا اور بادشاہی فرمان بسر و چشم مان لیا اور آیندہ
خراج گزار ہوکر بڑی رقم خرچہ فوج و نذر کی دی بعد اس فتح کے بادشاہ دار الخلافت
مین آیا وہان ایک وکیل امیر تیمور گورکان صاحب قران کا خدمت مین حاضر ہوا اور خط

بیٹا سانول قید مین آئے سلطان نے اندرونیکوس کو قید سے چھوڑا کر قسطنطنیہ مین تخت نشین کیا خزانہ زر نقد و سامان بہت سالیا آئندہ کے لئے سالانہ جزیہ و خراج مقرر کرکے اوس سے سند لکہوالی جان بالوغ اور سانوبل قیدیون کو اندرونیکوس کے حوالے کرکے خود دار الخلافت کو واپس آیا کیقدر مدت کے بعد جان بلوغ اپنے بیٹے کی قید سے بہاگ کر سلطان کے پاس آیا اور بہت عجز کے ساتھہ ظاہر کیا کہ جسقدر سالانہ جزیہ و خراج اندرونیکوس نے سلطان کو دینا کیا ہے اوس سے مین چندان دونگا اوسکے علاوہ بارہ ہزار سوار ملازم ہمیشہ سلطان کی خدمت مین حاضر رہینگا سلطان نے یہہ التجا جان بلوغ کی منظور کی اور دوبارہ معہ فوج قسطنطنیہ جاکر اندرونیکوس اور اوسکے بیٹے کو پکڑا اور بازنجیر ایک جزیرہ دریاے سفید مین بہجدیا اور جان بالوغ کو پہر تخت بخشدیا چونکہ سرب کے علاقہ کے کوئی مسلمان سکونت نہین رکہتا تہا اور نہ کوئی مسجد تہی سلطان کو منظور ہوا کہ سرب کے ملک مین مساجد تعمیر ہون اور مسلمانون کی سکونت بہی دہان مقرر ہوا وراس طرف کے لئے یہہ حکم جاری کیا کہ شہر شہر کے نصارا آپس مین چندہ کرکے تعمیر مساجد کے لئے روپیہ دین جب اون لوگون کو یہہ بات معلوم ہوئی فساد پر مستعد ہوئے سلطان اس عدول حکمی سے ناراض ہوا اور جان بالوغ کے نام حکم بہیجا کہ شہر شہر کے فصیل اور برج مسمار کرادو قیصر نے خوف کے مارے وہ شہر ہی سلطان کے حوالے کردیا سلطان نے ایک لاکہہ دینار زر سرخ بجبر شہر والون سے وصول کیا اور سرب کے ملک مین بڑی بڑی مسجدین اور مدارس تعمیر کرائے اور ایک جامع مسجد بہت بڑی بنوائی والی ایدن جسکا دار السلطنت ستہر اشہر کے قریب تہا بہت ڈرا اوس نے بہی اپنا شہر سلطان کے حوالے کیا اور خود بخود خطبہ و سکہ بایزید کا اپنی قلمرو مین جاری کردیا اور خود ایدن سے اوٹہکر شہر تیرہ کو رہا سکا مقرر کیا ان مہمات سے بایزید فارغ ہوکر بہم متوجہ تسخیر دیار نصارا ہوا اور حسب عدہ قیصر روم سے بارہ ہزار فوج لیکر عزم

مارنے سے کیا ہوتا تھا بادشاہ تو مارا ہی جا چکا تھا پھر قراول سرویہ کے حاکم کو بھی شہزادہ
ابایزید نے اوسی مقام پر لاکر قتل کیا نعش سلطان کی بمقام فردصہ لاکر دفن ہوئی —
یہہ سلطان سچا مسلمان عابد زاہد خدا پرست صوفی مشرب صوف پوش درویش تسیرت
پرہیزگار تھا پنتیس سال اوس نے سلطنت کی تریسٹھ سال کی عمر پائی اوس نے شہر فروصہ کی
سکونت ترک کی اور شہر ادرنہ کو دارالخلافت بنایا —

سلطان ابایزید یلدرم بن مرادخان ابن ارخان بن عثمان خان غازی

سلطان مراد کی شہادت کے بعد اوسکا بیٹا شہزادہ یعقوب مدعی سلطنت کا ہوا بہت
سی فوج اور اراکین دربار بھی اوسکے ہمراہ ہوگئے مگر بایزید سلطان کے دوسرے بیٹے
نے ایسا انتظام کیا کہ یعقوب کو اوسکے ہمراہیوں کے ساتھہ پکڑکر قتل کرڈالا جب مدعیان
سلطنت سے سلطنت صاف ہوگئی تو ابایزید نے تخت سلطنت پر جلاس کیا اور بیعت
وملکت پر کمر باندہ لی اور مسمی لازار بادشاہ سرب پر جو علیبائی تھا یورش کی شہر
ویدون اور سکوب فتح کر لئے پہلے والئی سرب نے لڑائیاں کین مگر آخر عاجز آگیا اور اطاعت
منظور کرلی جزیہ سالانہ قبول کیا اور اپنی بہن کا نکاح سلطان کے ساتھہ کردیا اونہین
ایام مین قیصر روم جان بالوغ کے گہر مین خانگی نزاع پیدا ہوگئی اور اندرونیکوس قیصر
کا بیٹا باپ کے برخلاف ہوکر یہہ چاہتا تھا کہ باپ کو تخت سے بیدخل کرکے خود مالک تخت و
تاج کا ہوجاوے اسبات پر اکثر امرائے دربار بھی اندرونیکوس کے شامل ہوگئے جان بالوغ
کو اسبات کے ظہور سے اول ہی خبر ہوگئی اور اوس نے اپنے بیٹے اور پوتے دونو کو قید
کرلیا اندرونیکوس نے پوشیدہ ایک عریضہ سلطان ابایزید کی خدمت مین بہیجا اور
خواہان امداد کا ہوا سلطان نے اس موقع کو غنیمت جانا اور ایک برجستہ فوج ساتھہ
لیکر قسطنطنیہ جا پہونچا جان بلوغ مقابلہ پیش آیا مگر اوسکی فوج جنکی رغبت دلی اندرونیکوس
کی طرف تہی عند المقابلہ بہاگ گئی اور سلطان فتحیاب ہوا جان بالوغ قیصر اور اوسکا دوسرا

فتح پائی اور قیصر روم صلح کرکے بحالت ناچاری و شرمساری اپنے شہر قسطنطنیہ کو لوٹ گیا اوسکے بعد ہی اسلام کی فوج پانچ سال تک فتوحات ملک اور نصاریٰ سے کی لڑائیون مین مصروف رہی بہت سے ملک و علاقے نصاریٰ کے اہل اسلام کے تصرف مین آئے والی قرسیان جنے گستاخ ہوکر بڑی بڑی لڑائیان سلطان کے ساتھہ کین تھین مغلوب ہوا اوسکی لڑکی سلطان کے نکاح مین آئی اس فتح کے بعد تیمور تاش سپہ سالار سلطانی بلاد نصاریٰ کی تسخیر کے لئے مامور ہوا اور اوس نے شہر مقدونیہ فتح کیا اور حدود ادنبوطر پر جو شہر و قلعہ اوسکو ملا سب کو فتح کرتا ہوا چلا گیا بلکہ بڑا قلعہ و شہر منسٹر بہی اوسکی جانفشانی سے مفتوح ہوا اس عالیجاہ بادشاہ کی شہادت کا قصہ اسطرح درج تواریخ ہے کہ اسکے خبر سے کہ وقت مسمی قرال نصرانی حاکم سربیا یعنے سرویہ ۱۹۱ھ مین باتفاق اور نصاریٰ حکام کے اطاعت سے پہر گیا اور ایک جنگ اور فوج کے ساتھہ سلطانی علاقے پر حملہ آور ہوا سلطان بذات خود اوسکے مقابلہ کو گیا اوسوقت اتفاقات سے مسلمانی فوج نصارا فوج سے تین حصے کم تہی مگر مسلمان اپنی مذہبی جوش مین اگر ایسے لڑے کہ ہزارون مخالف مار ڈالے اور قرال مقید ہوا باعث فتح کا یہہ ہوا کہ نصاریٰ کی فوج متفرق مقامات پر اوترے ہوئے تہے اور شہزادہ بایزید نے تمام فوج اسلام کی جمع کرکر ایکہی مرتبہ ایکطرف سے نصاریٰ پر حملہ کیا اور وہ تمام فوج تہہ تیغ کر دی باقیماندہ فوج نے جب یہہ حال دیکہا بے اختیار ہوکر بہاگ گئے اور قرال بہی بہاگتا ہوا پکڑا گیا یہہ فتح گویا فتح خداداد سلطان کو حاصل ہوئی اور نہایت خوش ہوکر چاہا کہ نصاریٰ کے کشتون کو دیکہے کہ کسقدر ماری گئے ہین چنانچہ چند امراؤ کے ساتھہ جنگ کے موقع پر آیا اور کشتون کو دیکھنے لگا یکایک ایک عیسائی مجروح جو کشتون مین پڑا تہا بادشاہ کو دیکہہ کر اوٹھہ کہڑا ہوا اور بجلی کیطرح بادشاہ کیطرف آکر ایک ایسا خنجر پہلو شگاف بادشاہ کو مارا کہ ایک ہی ضرب سے کام تمام ہو گیا بادشاہ کے ہمراہیون نے اگرچہ قاتل کا قیمہ اوسی جگہہ پر کر دیا مگر اوسکے

پاکر سلطنت کو بڑی رونق دی قلعہ کملاک سے فتح کیا علم وہنر کو ترقی دی بڑے
بڑے مدارس تعمیر کئے پختہ مسجدیں بنائیں مدرس اوستاد وعظ امام جابجا مامور کئے
دین کے احکام کو ترقی دی شریعت وطریقت کو رونق بخشی اسی وزیر کی جانفشانی
سے بادشاہ نے قلعہ اذنیک فتح کیا شہر کالی پولی جو قسطنطنیہ کی سرحد پر تھا مسلمانوں
نے اپنے قبضہ میں لیا ۷۶۱ھ میں سلطان پاشا وزیر گھوڑے سے گر کر مر گیا چونکہ
وزیر کے ساتھ بادشاہ کی دلی محبت تھی اور ایسا لائق وزیر دوسرا کوئی دستیاب نہیں
ہوسکتا وزیر کے مرنے کا بادشاہ نے کمال غم کیا آخر اوسی غم وغصہ میں خود بھی بیمار
ہوگیا اور وزیر کی وفات کے بعد ایک سال ۷۶۱ھ میں مر گیا پچہتر برس کی عمر پائی ۳۵
سال سلطنت کی شہر فروصہ میں مدفون ہوا یہہ بادشاہ نہایت سخی وبردبار وعادل
ومتحمل وعلم دوست تھا رعیت اسکے اخلاق حمیدہ وخصائل پسندیدہ سے کمال خوش تھی

سلطان مراد خان بن اورخان بن عثمان خان غازی

اورخان کی وفات کے بعد سلطان مراد اوسکا بیٹا ۷۶۲ھ میں تخت نشین ہوا یہہ بادشاہ
بڑا عالی ہمت وذی حوصلہ تھا اپنے ملک کو اس نے بڑی وسعت دی اور بھی
لالا شاہین سپہ سالار کو ترکان جرار وبہادران خونخوار کے لشکر کے ساتھ ملک کی فتوحات
کو مامور کیا اوس نے تھوڑے سے عرصہ میں بڑے بڑے شہر اور قلعہ مفتوح کئے شاہ
یونان پر لشکر لے گیا وہ اطاعت میں آیا اور شرائط شاہنشاہ اسلام مانکر مطیع بنا یونان
کی اطاعت جان بالوغ قیصر روم کو ناگوار گذری اور چاہا کہ سلطان مراد کے ساتھ
جنگ آزمائے کرے اس ارادہ پر اوس نے یورپ سے امداد طلب کی اور اوس نے فی الفور
اپنا لشکر بھیجدیا اور بہی حکام نصارا اوسکے ممد ومعاون ہوئے اور جان بالوغ
ایک فوج کثیر اور بے شمار لشکر لیکر سلطان مراد کے مقابلہ پر آیا اور فریقین میں
سخت لڑائی ہوئی میدان میں گویا خون کے نہریں چل پڑیں آخر اسلام کے لشکر نے

سے لینا کرکے جان سے اونکو امان دی اور مال و املاک اونکا ضبط کرلیا نصارا نہایت خراب
و آوارہ ہوکر شہر سے نکلے اور اونکے گہرون مین مسلمانون نے سکونت کی سوائے حکومت
فروصہ کے اور بہی بہت سے ریاستین نصارا کی اسنے زیر کین بعضے اونمین سے مسلمان ہوگئے
بعض نے جزیہ قبول کیا بعض نافرمان بنکر اسیر و مقتول ہوئے - اس بادشاہ نے
ستائیس سال سلطنت کی اہتر سال عمر پائی آخر ۷۲۶ھ مین وفات پائی یہی سال شہر فروصہ
کے فتح کا تہا فروصہ کی فتح کے روز یہہ بکمال بیمار تہا جب قاصد فتح کی خبر لایا سنتے
ہی نہایت خوشی کی جوش مین اوٹہہ بیٹہا اور نفل شکرانہ کے ادا کئے اس خاندان
مین پہلے اس کے نام کا سکہ جاری ہوا اسکی تعریف آجتک اسقدر ہوتی ہے کہ جو بادشاہ
استنبول کے تخت پر بیٹہتا ہے اوسکو دعا دی جاتی ہے کہ آپ کی عمر اور بادشاہت
و حکومت عثمان خان غازی کی طرح ترقی کرے مرض الموت مین اسنے ایک کتاب اپنے بیٹے
ارخان کو دی جس مین مضامین سلطنت کے انتظام کے تحریر تہے اور وصیت کی کہ وہ
اس کتاب کے احکام پر پابند رہے یہہ بادشاہ ایسا سخی اور سپاہ پر رعیت نواز تہا
جو کچہہ اوسکو ملتا تہا سپاہ پر بانٹ دیتا تہا چنانچہ بعد اوسکے مرنے کے سوائے
ایک خفتان اور کمر بند اور شمشیر کے کوئی جواہر و طلا و نقرہ و نقد خزانہ سے نہ نکلا
ارخان نے اسکی نعش فراحصار سے قلعہ فروصہ مین لیجاکر دفن کی -

ارخان ولد عثمان خان غازی

بعد وفات عثمان خان غازی کی ابتدا ۷۲۶ھ مین یہہ تخت نشین ہوا اس نے
قلعہ فروصہ کو دار الخلافت بنایا شاہی انتظام اس نے بہت اچہا کیا اپنی مملکت کو
وسعت دی نصارا کی بہت سے قلعہ فتح کئے چنانچہ قلعہ عنگولہ و کندرہ و ایڈس
و یمنارہ وغیرہ نصارا سے لی لئی اس بادشاہ نے پہلے اپنے بہائی علاؤ الدین
کو وزیر بنایا وہ مرگیا تو سلطان پاشا ایک امیر کو وزیر کیا اس وزیر نے وزارت

بادشاہت اس خاندان میں آگئی —

شاہ عثمان غازی بادشاہ اول

سلاطین اسلامیہ دیار روم کا یہہ پہلا بادشاہ ہے جو سنہ ۶۹۹ھ میں بجائے تھا علاؤالدین کے
تخت سلطنت پر بیٹھا تخت نشین ہوتے ہی اس نے فتوحات ملک پر کمر باندھ لی
اور شہر قراحصار فتح کیا اور اوسی کو اپنا دار الخلافہ مقرر کیا دوندر نام ایک امیر
جو رشتہ میں اسکا چچا تھا اور سلطنت میں اوسکو بڑے بڑے اختیار تھے اس کے حکم کو خیال میں نہ
لاتا اس نے اوسکو نوے سال کی عمر میں قتل کر ڈالا اور حکومت کا کل اختیار اپنے ہاتھ میں
لیا سنہ [illegible] ہجری میں اس بادشاہ نے اسلام کے لشکر کے ساتھ شہر فروصہ پر لشکر کشی کی
نصار حاکم فروصہ کا نہایت سختی کے ساتھ مقابل ہوا فریقین میں بڑی لڑائیاں ہوئیں بہت
سا علاقہ فروصہ کا اسکے قبضہ میں آیا ایسے وقت میں کہ عثمان خان فروصہ کی مہم کے انجام
میں مصروف تھا کہ تاتاریوں نے موقع وقت دیکھکر اسپر چڑہائی کی اور بہت سے لشکر
کے ساتھ اسکی قلمرو میں داخل ہوئے اس نے مسمی ارخان اپنے بیٹے ایک چیدہ و برجستہ لشکر
کے ساتھ تاتاریوں کے مقابلہ پر مامور کیا اوس پہلوان نے بڑے محاربے و مجادلے تاتاریوں
کے ساتھ کئے اور ایسا ناچار کیا کہ اونکو سوائے بھاگنے کے اور کچھ بن نہ آیا آخر بڑی بڑی
شکستیں کہا کر عثمانی علاقہ سے نکل گئے خود عثمان خان نے بہت سی کوشش کی مگر شہر
فروصہ فتح نہوا آخر یہہ تجویز کی کہ شہر کے باہر دو قلعے بنوائے ایک قلعہ میں تو
اپنے برادر زادہ اور دوسرے میں ملبیانہ نام ایک امیر کو جرار لشکر کے ساتھ مامور
کیا اور حکم دیا کہ وہ نگران حال رہیں اور غلہ رسد شہر میں گھسنے ندیں اس انتظام سے
دشمن بہت تنگ ہوا اور رعایا فاقوں کے مارے مرنے لگی جب یہہ حالت ہوئی
تو حاکم فروصہ کا بصلاح قیصر روم جسکا نام اندرونی کوس تھا شہر و قلعہ چھوڑ کر
بھاگ گیا مسلمانوں نے جب سنہ ۷۲۶ میں شہر پر قبضہ پایا تیس ہزار دینار سرخ شہر والوں

اس خاندان کے بزرگ قبیلہ بنی عیص و بنی قطورہ سے تھے پہلے سلیمان نام بزرگ
دمور ۶۱۶ھ علیے انکا علاقہ ارمنیہ کے جنگل مین سکونت پذیر ہوا اور ترقی پاتے پاتے
وہان کا امیر ورئیس بنگیا بعد وفات چنگیز خان کے جب علاء والدین سلجوقی شاہ قونیہ
اور مغلون کے آپس مین لڑائی ہوئی تو سلیمان علاء والدین کا حامی ہوکر اوس کے
دشمنون کے ساتھہ لڑا اور اونکو مغلوب کیا اس خدمت سے علاؤالدین بہت خوش ہوا
اور اوسکو اپنی فوج کا سپہ سالار مقرر کر دیا ۶۲۶ھ مین اوس نے عرب پر لشکر کشی کی
اور بتقدیر آلہی دریاے فرات مین ڈوب کر مرگیا اور دریا کے کنارے مدفون ہوا اوسکے
بعد چار فرزند سنقور تگین و گون طوغدی و ارطغرل و دوندر اوس سے سنقور تگین و گون طوغدی تو مرکز سلجوقیہ کنارہ کش
ہوگئے اور ارطغرل و دوندر بدستور علاؤالدین کے حضور مین ملازم رہے بعد وفات
ارطغرل کے اوسکا بیٹا عثمان جسکی ولادت ۶۵۶ھ مین وقوع مین آئی تھی منظور نظر
شاہ علاؤالدین کیقباد کا ہوا یہہ بادشاہ فرمان فرماے ایشیاے کوچک کا تھا اول
پہلے عثمان میر لشکر مقرر ہوا علم و نقارہ بادشاہ سے اوسکو ملا بعد ازان خدمت
انفصال مقدمات و معاملات اوسکے سپرد ہوئے رفتہ رفتہ ایسا قرب حاصل ہوا کہ مختار
کل و مدار المہام سلطنت کا بنگیا اور جامع مسجد مین بروز جمعہ جب کبھی خود بادشاہ نجاتا
تو اوسکے عوض مین یہہ جاکر امامت کراتا باوجود اس عزت و توقیر کے عثمان ایسا وفادار
و ملازم بادشاہ کا تھا کہ کبھی طاعت و وفاداری کے راستہ سے منحرف ہوا اپنی مالک
کی خدمت و حق گزاری پر راسخ دم و ثابت قدم رہا اس نے اپنی جوانمردی و شجاعت
کے زور سے بڑے بڑے ممالک مفتوح کیے اور عثمان غازی خطاب پایا ۶۹۹ھ
مین علاء والدین نے تاتاریون سے شکست پائی اور علاقہ اردام مین جاکر فوت ہوگیا
چونکہ بادشاہ لاولد تھا اور سب شہری و لشکری عثمان پر راضی تھے علاوہ اسکے
وہ بادشاہ کا داماد بھی تھا سب لوگ اوسکی تخت نشینی پر راضی ہوگئی اس نے ...

عہد مین جلال خان بن محمد خان اُنکے باپ نے خودسری اختیار کی مرتضے قلیخان برناک حاکم
مشہد کا اسکی تنبیہ کو بہیجا گیا وہ مقابلہ پیش آیا اور مارا گیا پہر حاجی محمد خان المشہور
حاجیم خان خوارزم کا حاکم بنا محمد خان شیبانی نے ماوراء النہر سے اُسپر حملہ کیا اور خوارزم
سے اسکو بیدخل کر دیا وہ سنہ ۱۰۲۰ مین شاہ عباس صفوی کی خدمت مین آیا بادشاہ
اُسکی مدد پر خود خوارزم مین گیا اور محمد خان شیبانی کا دخل اوٹہاکر وہ ملک پہر اُس کی
حکومت مین دیا پہر اُسکا بیٹا عرب محمد سلطان حاکم ہوا پہر سلطان اسفندیار نے حکومت پائی
پہر اُسکے بیٹے ابوالغازی کو ریاست ملی اُسکے مرنے کے بعد نادرشاہ افشار کے عہد مین
ویلیارس خان نے خوارزم مین تسلط پایا مگر نادرشاہ نے اُسکو مار ڈالا اور محمد طاہر خان کو
حکومت دی نادرشاہ کے مرنے کے بعد دوبارہ عرب محمد سلطان کی اولاد خوارزم پر قابض
ہوئی امیر التذر بن عوض اینا ق بن محمد امین خوارزم کا امیر بنا سنہ ۱۲۱۱ مین یہہ حاکم ہوا
دو سال امارت کی اُسکے پیچھے اُسکا بہائی رحیم خان حاکم بنا اور شاہان ایران کی اطاعت
مین رہ کر ستائیس سال سلطنت کرتا رہا لیکن تب یہہ منحرف ہو کر استرآباد پر حملہ آور ہوا اور
عندالمقابلہ شکست کہا کر بہاگ گیا پہر اُسکا بیٹا اللہ قلی خان امیر بنا پہر رحیم قلی خان حاکم ہوا
پہر محمد امین خان بن اللہ قلیخان بن رحیم خان نے سلطنت پائی محمد شاہ قاچار شاہ ایران
کے دربار سے اسکو شاہی کا خطاب ملا اور خلعت سلطانی کی عطا ہوئی یہہ رتبہ حاصل
کرکے یہہ نہایت مغرور ہو گیا اور حسن سالار مفسد کے ساتھہ سازش کرکے شاہ ایران کا نافرمان
بنا سنہ ۱۲۷۱ مین اُس نے سرخس پر یورش کی اور شاہ ایران کے لشکر کے ساتھہ
معرکہ آرا ہوکر مارا گیا ✣

اکیانوان چمن خاندان سلاطین عثمانیہ روم کے ذکر مین جو فی زمانا استنبول یعنی تخت قسطنطنیہ پر فرمانفرما ہین

شہزادہ سلطان مراد کے پاس لے آیا غرض عیسے خان کی اون کی گرفتاری سے یہہ تہی کہ ہرات پر قبضہ شاہ ایران کا ہوجاے بلکہ وہ یہہ چاہتا تہا کہ شاہزادہ یوسف کو قید کرا کر خود مالک ہرات کا ہوجاے اس لئے اوس نے شہر مین جا کر بہر شہر کے دروازے بند کر لئے ایرانیون نے جب یہہ فریب عیسے خان کا دیکہا بڑے زور وشور سے محاصرہ ہرات کا کیا سبزوار وغیرہ پر متصرف ہوگئے آخر بہت سے جنگ اور معرکون کے بعد صفر کی بیسوین تاریخ عیسے خان حاضر ہوگیا ہرات فتح ہوگئی چونکہ محاصرہ ہرات کا خلاف مرضی صاحبان انگریز کے تہا ماہ ربیع الاول مین جنگی جہاز بندر بوشہر مین آگئے پہلے ایک لڑائی ہوئی اور قلعہ بہی انگریزون نے لے لیا پہر شہر بہی فتح ہوا دریابیگ حاکم بوشہر کا قید مین آیا اور ممبئی مین بہیجا گیا فوج ایرانی ماموره بوشہر کے ہتہیار لئے گئے کیا ہوئی دسمبر مین انگریزون کا دخل کامل بندر بوشہر پر ہوگیا شاہ ایران نے بہی انگریزون کے مقابلے کے لئے ایک شائستہ فوج ماموری اور آپس مین سخت سخت محاربے ہوئے آخر باہم صلح ہوکر صلحنامہ جدید لکہا گیا اور درج ہوا کہ آئندہ شاہ ایران ہرات وغیرہ مما لک متعلقہ سلطنت کابل وہرات سے غرض نرکہے کسی طرح سے حکومت اوسکی والی کابل و ہرات پر نہو اور یہہ عہدنامہ چوتہی رجب سنہ ۱۲۷۳ھ کو تحریر ہوا —

پچاسوان چمن ذکر خانان خیوق کے جو خوارزم مین بیاہیں حاکم ہوکرے مین

قدیم زمانہ مین جو مسلمان بادشاہ خوارزم مین فرمان فرما تہے انکا احوال مفصل تحریر ہوچکا اب اس دوسرے فرقہ کا ذکر جو خان خیوق کرکے مشہور تہا لکہا جاتا ہے اور واضح ہو کہ آغاز اس فرقہ کا صفوی بادشاہون کے عہد سے ہوا ان کے امیر بخارا کے جو وہ بہی ازبکیہ خاندان سے تہا سخت عداوت تہی جب یہہ امیر بخارا سے مغلوب ہوتے تو شاہ ایران سے مدد لیکر پہر اپنے ملک پر قابض ہوجاتے سلطان محمد صفوی کے

طرف سے بادشاہ کے پاس آیا اور اطاعت منظور کی جعفر قلیخان وکیل دوست محمد خان امیر
کابل نے حاضر ہوکر تحائف گذرانی اور اتحاد ظاہر کیا چونکہ سید سعید خان والی مسقط
نے بندر عباس پر حملہ کیا تھا اسلئے موید الدولہ حاکم شیراز نے اپنی فوج اور تیر کو مامور کیا
اور امام مسقط پھر اطاعت مین آیا ۱۲۷۱ھ مین محمد امین خان خوارزم شاہ نے سرخس پر یورش
کی اور ایرانی فوج کے مقابلے مین مارا گیا مرو و سرخس مین عملداری سلطان کی ہوگئی ماہ جعفر
۱۲۷۲ھ مین موید الدولہ بندر بوشہر و جزیرہ خارک کے انتظام کے لئے مامور ہوا اور بعد انتظام
قرار واقعی کے واپس آیا اسی سال مین کہندل خان والی قندہار مر گیا اور اسکے بھائی رحم دل خان
اور اوس کے بیٹے محمد صدیق خان کی آپس مین فساد ہوا اور بسبب فساد خانگی کے امیر دوست محمد خان
کابل نے قندہار پر اپنا دخل کر لیا۔ چونکہ سید محمد خان والی ہرات نے امین الدین خان والی
خوارزم کی لڑائی مین اسکا مددگار ہوکر امیر کریم خان ہزارہ کو ناحق مروا دیا تھا اس لئے
قوم ہزارہ نے باتفاق اور افغانون کے شہزادہ یوسف افغان کو مشہد سے بلاکر ہرات
کی حکومت پر بٹھلایا سند مسند نشینی کی باظہار اطاعت شاہ ایران سے حاصل کی شاہزادہ
یوسف نے ہرات پر قبضہ پاکر امیر سید محمد خان کو قتل کیا اسکی دو خواہر اور ایک
ضعیف العمر والدہ کو مار دیا اسکی بیوہ کو اپنے تصرف مین لایا اس بدفعل سے تمام
لوگ اس سے برگشتہ ہوگئے اور امیر دوست محمد خان کو بلا بھیجا سام خان وکیل شاہ
ایران کو جو ہرات مین رہا کرتا تھا شہر سے نکالدیا دوست محمد خان نے اپنی فوج سیستان
کیطرف بھی مامور کی اور سردار علیخان سیستانی نے شاہ ایران سے مدد طلب کی
شاہ ایران نے جب یہہ خبر پائی ایک بڑی فوج ہرات وغیرہ اطراف کو مامور فرمائی
پہلی لڑائی شاہزادہ سلطان مراد ایرانی کی غوریان کے مقام پر افغانون کے ساتھ ہوئی
اور وہ مغلوب ہوکر مطیع ہوئی پھر محاصرہ ہرات کا عمل مین آیا افغانون نے بڑی بڑی
جنگ کئے آخر سردار عیسے خان ترانی شاہزادہ یوسف و غلام خان وغیرہ کو قید کرکر

…خان نے تین مہینے تک شہر کا محاصرہ رکھا پھر محمد خان بیگلربیگی دار الخلافت سے
…کے انجام کو مامور ہوا اس نے بھی چھ مہینے تک بابیون کے ساتھ جنگ کئے مگر کامیاب
…پھر ایک اور فوج خونخوار زنجان کو بھیجی گئی اور چار مہینے کے محاصرہ مین محمد علی قتل ہوا
شہر مفتوح ہوکر تمام پیرو اسکے مارے گئے تیسرا بلوا قوم بابی کا تبریز مین ہوا اس
…تھا انکا سرگروہ سید یحیی ابن سید جعفر دارابی تھا اس مقام پر پھر علیخان دیوان بیگی نے
بڑی جوانمردی سے ساتھ انکا مقابلہ کیا اور وہ تمام تہہ تیغ ہوئے سنہ ۱۲۶۷ مین خبر پہونچی
کہ محمد امین خان ازبک امیر خوارزم نے علاقہ اسیرابی لی لیا ہے سرخس اور مرو کے لینے
کا ارادہ رکھتا ہے اسلئے شاہ ایران نے محمد رضا قلی سفیر خوارزم مین بھیجا اور کہا کہ امیر خوارزم
اس ارادہ سے باز آوے جب جواب باصواب نہ آیا سلطان مراد میرزا کو سرخس کو بھیجا اور
ان سب کو مطیع کیا پھر عباس قلیخان بیگلربیگی مرو کی حفاظت کو بھیجا گیا علیخان حاکم
سیستان نے اطاعت منظور کی اور خلعت پائی اسی سال مین یار محمد خان افغان
ہرات کا حاکم مر گیا اسکے بڑے بیٹے سید محمد خان نے حکومت پائی مگر ہرات کے لوگ اسپر
راضی نہ تھے چھوٹے بیٹے کو چاہتے تھے اسلئے رعایا نے کہن دل خان کو قندہار سے بلایا
اسنے آکر پہلے فراہ و سبزوار پر قبضہ کیا پھر ہرات کو محاصرہ مین لیا امیر سام خان بادشاہ
کیطرف سے ہرات کو مامور ہوا چند لڑائیون کے بعد کہن دل خان پھر قندہار کو چلا گیا صدیق
خان سید محمد خان کا چھوٹا بھائی گرفتار ہوکر مشہد مین آگیا ہرات مین شاہ ایران
کا خطبہ سکہ جاری ہوگیا اسی سال مین شیخ علی نام ایک ملا بابی مذہب نے سلیمان خان
نام ایک امیر کو اپنا ہم مذہب کر کے چاہا کہ شاہ ایران کو شہید کردے اور بارہ تن
اسکے مریدون نے سواری کے وقت بادشاہ پر حملہ کیا بادشاہ کو خفیف زخم آیا
مفسد پکڑے گئے انکی نشاندہی سے سلیمان و شیخ علی معہ اپنے تمام مریدون کے
مارے گئے اسی سال مین سلطان علیخان کہن دل خان والی قندہار کا بیٹا

بہت سی لڑائیون کے بعد مشہد فتح ہوا محمد حسن خان سالار و امیر اصلان خان و محمد خان مفسد قتل ہوگئے
اُسی زمانہ مین ایک نیا فرقہ بابیون کا پیدا ہوا اُنکا مجمل حال یہہ ہے کہ ایک شخص علی محمد نام
نے اپنا خطاب باب مقرر کیا اور مدعی ہوا کہ مین امام مہدی صاحب الزمان ہون بہت سے
بعلم لوگ اُسکے مطیع ہوگئے ملا حسین بشرویہ اُسکا خلیفہ بنا اور ایک عورت جسکا خطاب
قرۃ العین تہا اُسکی ثانیہ قرار پائی پہلے علماء بارفروش نے اُسپر خروج کیا عندالمقابلہ بارہ
آدمی بابی مارے گئے وہان سے بہاگ کر علی محمد علی آباد مین آیا اور خانقاہ شیخ طبرسی کے
مامن بناکر اُسکے چارون طرف خندق کہودی غلہ رسد بہت سا بہر لیا یہہ خبر پاکر آقا عبداللہ
و میرزا آقا حکام مازندران انکے استیصال کو گئے مگر بابیون کے مقابلہ مین شکست
کہائی آقا عبداللہ مارا گیا میرزا آقا بہاگ آیا پہر نواب مہدی قلی میرزا بابیون کے استیصال
کو مامور ہوا اس نے بہی شکست پائی تیسری مرتبہ پہر ایرانی فوج نے جمع ہوکر ارادہ حملہ کا کیا
ملا حسین بشرویہ جسکا خطاب سید علی اعظم تہا ان پر شبخون لایا بہت سے ایرانی قتل کئے
مگر خود بہی کاری زخم کہا گیا اور اُسی رات مرگیا آخری وصیت اُسکی یہہ تہی کہ میرا
مرنا صرف انتقال و تغیر جسم کے لئے ہے چودہ دن کے بعد مین پہر جی اُٹہونگا تم نعش میری
زمین مین دفن نہ کرنا کسی دیوار مین رکہہ کر بند کردینا اور علی محمد امام کی خدمت مین جان
فشانی کرنا کہ عنقریب سلطنت تمہاری کل روے زمین پر ہوجاوے گی اور ایک
ایک آدمی تم مین سے امیر کبیر ہوجائیگا علی اعظم کے مارے جانے کے بعد ایرانیون نے
مدت مدید بابیون کو محاصرہ مین رکہا جب وہ سخت تنگ آئے تو قلعہ فتح ہوا علی محمد
پکڑا گیا ایرانیون نے اُسکو گدہی پر سوار کر کر بہت سے شہرون مین تشہیر کی اور
بُرے حال سے قتل کیا دوسرا خروج بابیون کا زنجان مین ہوا اس مین محمد علی بابی
سبکا امام تہا اُسکی متابعت مین پندرہ ہزار سوار جان نثار حاضر تہے محمد علی نے
شہر زنجان لوٹ لیا کل شیعہ قوم کو مار دیا بڑی بڑی عمارتین گرادین پہلے سید علیخان

فارس مین تخت نشین ہوا دوسرا شاہزادہ ظل سلطان طہران مین بادشاہ بنا یہہ شہزادہ
یعنے محمد شاہ جس نے اپنے دادا کے وقت ولیعہدی کا خلعت پایا تہا تبریز مین بادشاہی
تخت پر بیٹہا اور بڑی جمعیت کے ساتہہ دار الخلافت طہران کو آیا ظل سلطان بعد مقابلہ
کے پکڑا گیا ۱۲۵۱ھ مین بادشاہ سبزوار نیشاپور کی راستے مشہد ہوتا مشہد سے
غوریان مین آیا اور وہان کے افغانون کو شکست دی اور ہرات کا محاصرہ ایک سال
تک رکہا امیر کامران میرزا والی ہرات بڑی ہمتی اور دلاوری کے ساتہہ محصور ہوکر
لڑتا رہا چونکہ ہرات کی مہم شاہ سے برخلاف مرضی صاحبان انگریز کے کی تہی ایک سال کے
بعد جنگی جہاز انگریزون کے جزیرہ خارک مین آ پہونچے اور بادشاہ بلحاظ دوستی
انگریزون کے ہرات کا محاصرہ چہوڑ کر طہران کو چلا گیا ۱۲۶۳ھ مین حسن خان سالار نے
خراسان مین فساد برپا کیا اور بہت سی لڑائیون کے بعد دشمن مغلوب ہوئے یہہ بادشاہ
۱۲۲۲ھ مین پیدا ہوا ششم شوال روز سہ شنبہ ۱۲۶۴ھ مین مر گیا چودہ سال
سلطنت کی بیالیس سال کی عمر پائی —

سلطان ناصر الدین بن محمد شاہ قاچار ایرانی

یہہ بادشاہ اب تک کہ ۱۳۰۳ھ ہجری ہے ایران کی سلطنت پر قائم و حیات ہے ماہ
صفر ۱۲۴۷ھ مین یہہ بادشاہ پیدا ہوا باپ کے حین حیات اس نے ولیعہدی پائی چودہوین
شوال ۱۲۶۴ھ بمقام تبریز تخت نشین ہوا جلوس کے سال مین ہی جعفر قلی خان ترکمان
نے خراسان مین سورش برپا کی مشہد مقدس مین حاجی محمد خان بیگلر بیگی نے بغاوت کی
شہزادہ حمزہ حاکم خراسان اپنی فوج لیکر مشہد کو گیا اور شہر کا محاصرہ کر لیا چونکہ
یار محمد خان والی ہرات جعفر قلی کی مدد کو آپہونچا شہزادہ محاصرہ چہوڑ کر قلعہ ارک مین
جا اترا چند روز کے بعد جعفر قلی اور یار محمد خان کی آپس مین نا اتفاقی ہوگئی اور
یار محمد خان شہزادہ حمزہ کے پاس آ گیا شہزادہ مراد بہی طہران سے مدد کو آپہونچا

ی طرف سے پہر عہد شکنی ہوئی اور روس کا لشکر ایروان کی تسخیر کو آیا اور ایرانیون کو شکست ہوئی دوسری مرتبہ قلعہ ایروان پر لڑائی ہوئی اور روسیون نے شکست کہائی اسی سال مین سفیر انگریزی طہران مین آیا اور ایک پارہ الماس تحفہ گذرانا اور دوستی قایم کی اسی سال کے اخیر مین مازندران کے علاقہ مین سخت بہونچال آیا جس سے کوہ بیابان زیر و زبر ہوگیا اور جنگلی جانور جنگل سے بہاگ کر آبادیون مین آگئے سینکڑون مکانات گر گئے سنہ ۱۲۲۲ مین شاہزادہ محمد ولی میرزا نے مشہد مقدس سے ہرات پر لشکر کشی کی اور خراج دو سالہ فیروز جان میرزا والی ہرات سے لیا اسی سال مین شہر شیشی گنجہ کے میدان روسیون اور ایرانیون مین ایک لڑائی ہوئی جس مین روسیون نے شکست کہائی بعد ازان سنہ ۱۲۲۸ مین ایرانیون اور روسیون مین مقام آق اصلان لڑائی ہوئی فریقین نے سخت نقصان اوٹہایا مگر تہوڑی مدت کے بعد اسی سال مین دونو سلطنتون مین میرزا ابو الحسن خان کی معرفت صلح ہوگئی اور فریقین مین ایک عہد نامہ گیارہ شرطون کا لکہا گیا سنہ ۱۲۲۹ مین سرکار انگریز اور شاہ ایران کے درمیان بہی عہد نامہ صلح کا تحریر ہوا اور شاہ ایران نے نو برس کے عرصہ مین بہت سی فتوحات خوارزم و خراسان و حدود روم مین حاصل کین سنہ ۱۲۳۸ مین فیما بین شاہ روم و ایران کے صلح ہوگئی اور علمائے شیعہ اہل ایران نے روسیون کے جہاد پر شاہ ایران کو مستعد کیا اور بحالت صلح کفر کا الزام دیا اس لئے شاہ ایران نے عہد شکنی کی اور مستعد جنگ کے ہوا بہت سے مقابلے پے در پے ہوئے آخر ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۴۳ مطابق سنہ ۱۸۲۸ عیسوی پہر فریقین مین صلح ہوئی اور عہد نامہ سولہ دفعہ کا تحریر ہوا — اس بادشاہ نے اڑتیس سال سلطنت کی آخر سنہ ۱۲۵۰ ماہ جمادی الثانی کی اونیس تاریخ ذات الجنب کی مرض سے مر گیا —

سلطان محمد شاہ بن عباس میرزا ابن فتح علیشاہ قاچار فرمانروائے ایران

فتح علیشاہ کے مرنے کے بعد اکثر شاہزادے مدعی سلطنت کے ہوئے حسین علیخان شاہزادہ

اور روسیون کو قتل کرکر اون کے سرون کے مینار بنوائے ماہ ربیع الاول ۱۲۲۰ھ مین پہر
ایرانی فوج روس کی جنگ کے لئے بہیجے گئے اور پل خدا آفرین پر مقابلہ ہوا اس مین روسی
بہاگ گئے اور ایرانیون نے آق الان تک تعاقب کیا دوسرے جنگ مین روسی بہاگ کر
قلعہ ترناوت مین محصور ہوئے تیسری لڑائی ایرانیون کی اشپخدر روس کے سپہ سالار کے
ساتھہ ہوئی اس مین بہی میدان ایرانیون کے ہاتہہ رہا اور بہت سے روسی مارے گئے
چوتہی لڑائی میرزا موسی منجم ایرانی کی روسیون کے ساتھہ گیلان کے حدود مین ہوئی اور
ہزار روسی قتل ہوا پانچوین لڑائی شہر گنجہ پر ہوئی ایرانیون نے شہر لے لیا اور روسی
قلعہ مین محصور ہوئے چہٹی لڑائی رود ترتر کی کے کنارے پر ہوئی اور اشپخدر سپہ سالار
روس کا کوہ آق کے درہ مین چلا گیا ساتوین مرتبہ اشپخدر روسی شیروان پر حملہ آور ہوا
تو اشپخدر ابراہیم خان کے ہاتہہ سے قتل ہوا آٹہوین لڑائی ایرانیون کی ۱۲۲۱ھ مین
خنشین کے مقام پر ہوئی اور قبضہ روسیون کا شیروان پر ہو گیا اسی سال مین عبد الرحمان
پاشا ایران سے مدد لیکر بغداد کو گیا اور علی پاشا حاکم بغداد کے ساتھہ سخت لڑائی
کی اس لڑائی مین تین ہزار رومی مارا گیا اور علی پاشا کو شکست ہوئی ۱۲۲۲ھ ایرا
حاجی فیروز خان والی ہرات نے ایک فقیر صوفی اسلام نام کی بات پر اعتبار کرکر ایران کی
قلمرو پر حملہ آور ہوا کیونکہ فقیر کے کہنے سے اسکو یقین ہو گیا تہا کہ مین ایران کے تخت
پر بیٹہونگا فوج ایرانی بڑی جیتی کے ساتھہ اسکے مقابل ہوئی اور لڑائی مین صوفی اسلام
مارا گیا افغانون کو شکست فاحش ہوئی ایرانیون نے تعاقب کرکر ہرات کا محاصرہ کر لیا حاجی
فیروز نے دو سالہ خراج ہرات کا دیکر محاصرہ اوٹہا دیا اسی سال مین وکیل شاہ فرانس کا
اس غرض سے آیا کہ پہلے فرانس اور ایران باہم ملکر روس کے فساد کو دفع کرین پہر فرانس
ہندوستان پر حملہ آور ہو تو شاہ ایران اپنے ملک سے اسکو رستہ دیوے شاہ ایران نے
یہہ درخواست منظور کی ۱۲۲۳ھ مین پہلے روس اور ایران مین صلح ہو گئی مگر دوسر

اور پکڑے گئے حسین قلی خان حقیقی بہائی بادشاہ کا جو دعویدار سلطنت ہوا شکست کہا
مطیع بنا سنہ ۱۲۱۳ مین نادر میرزا ابن شاہرخ میرزا ابن نادرشاہ افشار نے مشہد مین شورش برپا
کی اور مغلوب ہوا اسکی لڑکی شہزادہ حسن علی کے نکاح مین آئی اسی سال مین شہزادہ محمود
بن تیمور امدادی فوج لیکر ہرات و قندہار کی تسخیر کو رخصت ہوا میرزا قیصر بن شاہزمان نے شکست
کہائی فراہ پر قبضہ محمود کا ہوگیا ہرات پر محاصرہ ہوا عین محاصرہ کے وقت محمود کے ہمراہی لوگ
شہزادہ قیصر سے ملگئے اور مجمع اسکا متفرق ہوگیا اسلئے امدادی فوج بہی واپس ہوئی محمود
بہاگ کر فراح مین آگیا وہان سے شاہ مراد ازبک والی بخارا کے پاس چلا گیا جب وہان سے
بہی مدد نہ ملی تو خوارزم کے رستے پہر طہران مین آیا سنہ ۱۲۱۵ مین خراسان کی تسخیر کی تجویز ہوئے
ایرانی فوج نے شہر سبزوار مسخر کرلیا نشاپور کا محاصرہ ہوا آخر طرہ باز خان شاہزمان کا وکیل
حاضر آیا اور باہم گفتگو ہوکر خراسان کی مہم موقوف رہی سنہ ۱۲۱۶ مین حاجی ابراہیم خان نے ند
وزیر اعظم کو بادشاہ نے قتل کرادیا اسکا مال ضبط کیا اسکے خویش و اقربا معزول و مقید ہوئے پہلے
یہہ شخص لطف علیشاہ زند بادشاہ شیراز کا وزیر تہا اسکے ساتہہ اس نے بیوفائی کرکے شہر
شیراز پر دخل آقا محمد شاہ کا کرادیا تہا اس خدمت کے عوض میں اسلئے اس سلطنت مین بہی
باختیار کامل وزارت پائی اور گستاخی کی یہان تک نوبت پہونچی کہ وہ بادشاہ کے
وجود کو کالعدم اور اپنے آپ کو بادشاہ جانتا تہا آخر اپنے اعمال کی سزا کو پہونچا سنہ ۱۲
مین شہزادہ محمود بن تیمور قندہار و کابل پر غالب آیا اور شاہ زمان کو نابینا کردیا قیصر
میرزا ہرات سے بہاگ کر طہران مین آیا اور خبر پہونچی کہ نادر میرزا ابن شاہرخ بن نادرشاہ
افشار نے پہر مشہد مین شورش برپا کی ہے شاہزادہ محمد ولی میرزا اسکے تنبیہہ کو مامور ہوا
نادر میرزا مشہد مین محصور ہوا مدت مدید تک محاصرہ رہا آخر نادر میرزا گرفتار ہوکر قتل ہوا
سنہ ۱۲۱۹ مین روسیون نے تفلیس مین اپنا دخل کرکر گنجہ کا محاصرہ کرلیا اس لئے بادشاہ خود
آذربایجان کو گیا اور باہم ایرانیون اور روسیون کے سخت لڑائی ہوئی آخر ایرانی فتحیاب ہوئے

کرلیا یہ خبر پاکر اسنے طہران سے پہر اصفہان کو مراجعت کی اور عند المقابلہ جعفر خان کو شکست دے
پہر گیلان پر حملہ کرکر کامیاب ہوا سنہ ۱۲۰۳ مین جعفر خان زند شیراز کا حاکم ابراہیم خان و شاہ مراد
زند کے ہاتہ سے قتل ہوا اور لطف علی خان اوس کے بیٹے نے حکومت پائی سنہ ۱۲۰۴ مین آقا محمد
شاہ نے شیراز پر لشکر کشی کی اور ایک ماہ محاصرہ رکہکر واپس آیا سنہ ۱۲۰۵ مین لطف علیخان
نے پہر اصفہان پر حملہ کیا اور شہزادہ فتح علیشاہ کی مقابلہ سے مغلوب ہوکر بہاگ گیا جب شیراز
پہونچا حاجی ابراہیم خان امیر نے جسکی سازش آقا محمد خان کے ساتہہ ہوچکی تہی شہر مین جعفر خان
کو دخل ندیا اور آقا محمد خان کو لکہہ بہیجا کہ اپنا کوئی معتبر امیر لطف علیخان کے خزانہ و مال و اسباب
کی منتقلی کے لئے بہیجدو آقا محمد خان نے شہزادہ فتح علیخان کو شیراز مین بہیجا سنہ ۱۲۰۹
لطف علیخان بعد جنگ و جدل پکڑا گیا اور اندہا ہوکر مقتول ہوا سنہ ۱۲۱۰ مین آقا محمد خان نے
کل ایران و فارس وغیرہ پر قابض ہوکر شاہنشاہی اجلاس طہران مین کیا جب دو برس اوپر
بات گذر گئے شب شنبہ اکیسوین ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۱۱ مین یہہ بادشاہ عالی جاہ اپنے نمکحرام
غلامون کے ہاتہ سے شہید ہوا اور ان ظالمون نے بادشاہ کو بحالت خواب شہید کردیا اور صندوق
جواہر و بازو بند الماس و شمشیر جواہر دار و الماس دریائے نور و تاج ماہ لیکر صادق خان
شقاقی کے پاس جو ایک دشمن اس خاندان کا تہا چلی گئی ۔

فتح علیشاہ بن حسین علیخان بن آقا محمد شاہ قاجار

اس بادشاہ کی تخت نشینی کے وقت پہلے علی قلی خان آقا محمد شاہ کا بہائی مدعی سلطنت کا
ہوا آخر پکڑا گیا اور اندہا ہوا پہر صادق خان شقاقی نے ہنگامہ برپا کیا اور شکست کہا کر
اطاعت منظور کی الماس و لہر دریائے نور وغیرہ جو اسکے پاس تہے شاہی خزانہ مین داخل ہوئے
آقا محمد شاہ کی قاتل گرفتار ہوکر قتل ہوئے محمود خان بن تیمور شاہ بن احمد شاہ بادشاہ کابل
شاہ زمان کے استیلا اور نابینا ہونے سے شاہزادہ ہمایون کے کابل سے بہاگ کر طہران مین آرہا اور
بہار رہا تب محمد خان زکی خان زند کا بیٹا اور نجف خان زند نے شیراز کیطرف فساد برپا کیا

سشہر ساری فتح کیا چونکہ کریم خان زند کی مرنے کے بعد زکی خان اُسکے چچا کا بیٹا شیراز سنے تخت پر بیٹہا تہا اُس نے علیمراد خان حاکم اصفہان کو آقا محمد شاہ کی مقابلے کو مامور کیا مگر وہ شکست کہاکر بہاگ گیا اور بہت سا ملک اصفہان کے علاقہ کا بہی آقا محمد شاہ کی قبضہ مین آگیا اسبات پر بہایون کو حسد ہوا اور معرکہ آرائی کی نوبت پہونچی رضا قلی نے غالب آکر آقا محمد شاہ کو قید کرلیا اور ملک گیری مین رضا قلی کا رتبہ تینون سے بڑہ گیا یہہ بات اور بہایون کو ناگوار گزری اور دونو نے ملکر رضا قلی پر حملہ کیا اور غالب آئے رضا قلی کے مغلوب ہونے سے آقا محمد شاہ نے رہائی پائی اور باتفاق وتجویز دو بہایون کے دامغان کے تخت پر بیٹہا سمنان وساری وبسطام واسترآباد اسکے قبضہ مین آگئے پہر طہران وگیلان پر متصرف ہوا ہمدان کا محاصرہ کیا چونکہ زکی خان جانشین کریم خان کے مرنے کے بعد علیمراد خان زند کریم خان کے خاندان کو قتل کرکے خود شیراز واصفہان کا بادشاہ ہوا تہا اُسنے اپنا بڑی بیٹے شیخ اویس خان کو بارہ ہزار سوار کے ساتہہ مازندران کی تسخیر کو بہیجا مگر اویس نے بہی آقا محمد کی فوج کے مقابلہ پر شکست کہائی پہر علیمراد خود بڑی فوج لیکر آیا آقا محمد شاہ نے اُسکے جنگ مین پے در پے شکست کہائی اور استرآباد کے قلعہ مین محصور ہوا چند ماہ محاصرے مین گزر گئے اور اُس عرصہ مین سب سامان درست کیا پہر میدان مین آکر ایسی سرگرمی کے ساتہہ لڑا کہ علی مراد کا لشکر بہاگ گیا مازندران پر دوبارا اسکا قبضہ ہوا اور سبب اسکے کہ اُنہین ایام مین علی مراد خان اصفہان مین مرگیا تہا دوبارا آقا محمد شاہ کا کام بارونق ہوگیا پہر جعفر خان زند جو کریم خان زند کا برادر زادہ تہا اور علی مراد خان کے مرنے کے بعد اصفہان وشیراز کی حکومت اُسکو حاصل ہوئی تہی اسکے ساتہہ ہنگامہ پرداز ہوا مگر کامیابی کی صورت نظر آئی سنہ ۱۱۹۹ مین آقا محمد شاہ نے خود اصفہان پر فوج کشی کی اور قبضہ پایا جعفر خان شکست کہاکر شیراز کو بہاگ گیا اس نے اصفہان سے نکلکر ہمدان کو لیا خسرو خان والی کردستان کو اپنا مطیع کیا پہر طہران آیا اسکے آنے کے بعد جعفر خان نے پہر شیراز سے آکر اصفہان فتح

قتل کیا یہہ خبر پاکر محمد خان سواد کوہی نے جو کریم خان کیطرف سے مازندران کا حاکم تہا چاہا کہ حسین قلیخان پرورش کرے مگر اوسکے ارادہ کے ظہور سے اول ہی حسین قلیخان نے اسپر لشکرکشی کی اور اوسکو قتل کر کر مازندران کے علاقہ مین بہی بالاستقلال حاکم بن گیا کریم خان نے محمد خان کے بیٹے مہدی خان کو ایک جرار فوج کے ساتہہ حسین قلیخان کے استیصال کے لیئے مامور کیا عند المقابلہ مہدی خان بہی پکڑا گیا پہر کریم خان خود فوج لیکر آیا مگر کامیاب نہوا آخر یہہ نوجوان پہلوان ستائیس برس کی عمر مین ترکمان قوم یموت کے ہاتہہ سے شہید ہوا اور ان ظالمون نے باشارہ کریم خان رٹ کولسکے خوابگاہ مین آکر تفنگ کے گولے سے مار دیا اسکی شہادت کے بعد کریم خان کا دخل دوبارا مازندران و دامغان مین ہوگیا۔

آقا محمد شاہ بن محمد حسن خان قاجار

یہہ شخص بعد قتل محمد حسن خان اپنے باپ کے کریم خان زند کے دربار مین حاضر باش رہتا تہا جب وہ مرگیا تو شیراز سے طہران مین آیا وہان سے رے کو گیا رستہ مین خان بن ابدال کرد جہان بیلکو اسکے شامل ہوگیا اور دونو ملکر ایک خزانہ بادشاہی جو عراق سے شیراز کو جاتا تہا سلطانی نوکرون سے چہین لیا پہر ایک اور خزانہ جو مازندران سے فارس کو جاتا تہا لوٹا اور جمعیت بہم پہونچائی پہر رے پر یورش کی اور کریم خان حاکم رے سے مال بہت لیا۔ مرتضی خان آقا محمد شاہ کا دوسرا بہائی دوسری طرف ملک گیری کے فکر مین ہوا اور استرآباد سے بڑہ کر شہر بارفروش علاقہ مازندران لے لیا اوسکے متفق اسکام مین مصطفے قلی و رضا قلی دو بہائی اور بہی تہے جب اونہون نے سنا کہ آقا محمد شاہ نے رے وغیرہ کیطرف قبضہ کر لیا ہے تو اونکو ناگوار گزرا اور رضا قلی ایک برجستہ فوج لیکر آقا محمد شاہ کے مقابلہ کو آیا اور بعد شکست کہا کر آقا محمد شاہ کے پاس حاضر ہوگیا اس فتح کے بعد آقا محمد خان نے

رکہا اور فارس مین کچہہ اُسکی لیئے گذارہ مقرر کردیا مراد خان ایک امیر کو اس نے فوج
دیکر شاہرخ خان افشار کے مقابلہ کے لیئے جس نے اپنی حکومت کرمان مین قایم کر لی تہی
بہیجا اور فتحیاب ہوا اس نے طہران مین بڑی بڑی عمارتین بنوائین سلیمان پاشا
والی کردستان کو مطیع کیا اسکے وقت فتح خان افشار ارومی نے آذربایجان مین بغاوت
کی بہہ ایک بہاری لشکر لیکر آذربایجان کو گیا مگر کامیاب ہوا دوسرے سال بہر فتح
خان پر چڑہائی کی اور تبریز مین لڑائی ہوئی پہلے طہران کے لشکر کو شکست ہوئی
اور شیخ علی کریم خان کا سپہ سالار بہاگ گیا کریم خان خود بہی چہہ کوس پیچہے ہٹ آیا
دوسرے روز کریم خان نے بہر جمعیت کر کر فتح خان پر حملہ کیا اور فتح پائی اس لڑائی مین
ہزارون آدمی طرفین سے مارے گئے فتح خان کی کل امرا کریم خان کو آملے انہین دنون
مین کریم خان نے اپنے امرا کیطرف سے بدظن ہوکر ابراہیم خان بخاری و مطلب خان
فارسی کو قتل کیا اور شیخ علیخان کو اندہا کردیا نذر علی خان شیخ علیخان کے بہائی
کو گیلان کی حکومت سے معزول کیا قاجاری شہزادون محمد حسن خان کے بیٹون کے ساتہہ
صلح کی شاہ جہان بی بی خانم محمد حسن خان قاجار کے لڑکی سے نکاح مین لی اور دوسری
لڑکی زبیدہ خاتون اپنی لڑکی رحیم خان سے نکاح مین دی ۔ اس بادشاہ نے چہبیس سال
سلطنت کی ۱۱۹۳ مین مرگیا باقیماندہ احوال اسکا اور اسکی جانشینون کا قاجاری
بادشاہون کے ذکر مین مذکور ہوگا ۔

نواب حسین قلیخان بن محمد حسن خان قاجار

محمد حسن خان قاجار کی وفات کے بعد کچہہ مدت تک تو یہہ کریم خان زند کی خوف سے جابجا
اپنے آپ کو چہپاتا پہرا پہر جب کریم خان کے اس خاندان کے ساتہہ صلح ہوگئی تو اسنے
کریم خان کے حکم سے دامغان کی حکومت حاصل کی وہان جاکر اس نے استحکام بہم پہنچایا
اور جمعیت حاصل کر کے استراباد پر یورش کی اور اپنے باپ کے قاتلون اور دشمنون کو

کریم خان زند حاکم عجم تُرباشکر لیکر اسکے مقابل ہوا اور شکست کہاکر اصفہان کو بہاگ گیا محمد حسن خان نے اسکا تعاقب کیا اور اصفہان کے پاس دوسری لڑائی ہوئی کریم خان مغلوب ہوکر شیراز کیطرف چلا گیا اصفہان بہی محمد حسن خان کے قبضہ مین آگیا سنہ ١١٦٩ مین محمد حسن خان نے آذربایجان پر یورش کی اور آزاد خان افغان وہان کا حاکم شکست کہاکر تفلیس کو گیا اُسکی فوج اسکی حمایت مین آئی آذربایجان فتح کرکر اس نے حکومت وہان کی آقا محمد خان اپنے بیٹے کو دی اور خود فارس پر حملہ آور ہوا کریم خان زند قلعہ بند ہوا مدت تک محاصرہ رہا آخر بسبب قحط و تنگی غلہ محمد حسن خان اپنی فوج واپس اصفہان کو لی آیا راستہ مین خبر پہونچی کہ حسین خان دولو قاجار حاکم اصفہان نمکحرام ہوکر بر سر فساد ہوگیا ہے شیخ علی زند کو اوس نے اپنی مدد پر بلایا ہے محمد حسن خان یہہ حال سنکر بہت جلد اصفہان جا پہونچا قرق کے جنگل مین اتفاق جنگ کا ہوا اتفاقاً دشمنون نے فتح پائی اور اسکے فوج بہاگ نکلے بہاگنے کے وقت گہوڑا محمد حسن خان کا دریا کے سیلاب اور کیچڑ مین پہنس گیا اُسی وقت سبز علی نام ایک غلام نمکحرام اسکا جسکی سازش شیخ علی کے ساتہہ تہی آ پہونچا اور نیزہ مارکر اسکو شہید کردیا اس امیر نے نو برس حکومت کی پینتالیس برس کی عمر پائی سنہ ١١٧٢ مین شہید ہوا۔

کریم خان زند الملقب بوکیل امام العصر

یہہ بادشاہ زندیہ خاندان سے تہا بعد تباہی سلطنت خاندان نادر شاہی فارس اور ایران کے چند علاقہ جات پر قابض تہا محمد حسن خان قاجار کے قتل کے بعد اسکا کامل تسلط فارس و ایران پر ہوگیا طہران کے تخت پر اس نے جلوس کیا بڑا خزانہ قاجاریون کا جو استرآباد مین تہا اس نے لے لیا قوم افغان جو ایران مین جابجا فساد برپا کررہی تہی اس نے قتل کئے شاہ اسمٰعیل جسکے ذریعہ سے اس نے امارت حاصل کی اور وہ اسکے خوف سے بہاگ کر محمد حسن خان قاجار کے پاس چلا گیا تہا پہر اسکے پاس آیا اس نے اسکا خطاب بکمال

بھی محمد حسن خان نے فتح پائی اور دشمنون کو شکست ہوئی اور شاہ یہہ خبر سنکر آگ ہو گیا
اور محمد حسین خان قاجار کو ایک خونخوار لشکر کے ساتھہ استرآباد کی فتح کیواسطے بھیجا اوسنے
استرآباد مین آکر قبضہ پایا ہزارون آدمی جو محمد حسن خان کے حامی تھے قتل کر کے انکے سرون
کے مینار بنائے خون کے دریا بہائے محمد حسن خان اسوقت صرف دو گھوڑون اور ایک باز
اور ایک غلام کے ساتھہ میدان سے بھاگا اور ایسے ویرانہ مین جہان کسی بنی آدم کا
دخل نہ تھا جاکر پوشیدہ ہوا چند سال بہت برے حال کی ساتھہ ویرانہ مین بسر کی اسوقت
خوراک اسکی صرف باز کے شکار کا گوشت تھا جب نادرشاہ مارا گیا تب استرآباد کے
لوگ جو اسکے خیرخواہ تھے اسکی تلاش مین مصروف ہوئی انکی مدد سے پہر استرآباد
مین آیا اور قابض ہوا حکومت اور دولت کو ترقی ہوئی چونکہ اسوقت کریم خان زند نے
میرزا ابوتراب سلطان حسین صفوی کے بیٹے کو شاہ اسمعیل نام رکھکر بادشاہ ایران
کا بنایا ہوا تھا اور خود اسکی وزارت مین کام کرتا تھا اوسکو محمد حسن خان کی حشمت
و ترقی دیکھہ کر رشک ہوا اور ۱۱۶۵ھ مین بہت سی فوج لیکر استرآباد آیا قلعہ اسکا
محاصرہ کر لیا محمد حسن خان نے بڑے سرگرمی کے ساتھہ اس سے لڑا جس مین قمر خان [illegible]
خان زند کریم خان کے دو مصاحب مارے گئے اور وہ بھاگ گیا چونکہ شاہ اسمعیل کی
سلطنت کریم خان کے پاس صرف برائے نام تھی وہ بھی اس سے الگ ہو کر محمد حسن خان کے
پاس چلا آیا محمد حسن خان شاہ اسمعیل کو ساتھہ لیکر اشرف کو گیا اور مقیم خان و آقا حیدر علی
و حاجی قنبر علی پر غالب آکر مازندران کے علاقہ کو اپنے تصرف مین لایا سنہ ۱۱۶۸ ہجری کے
مین احمد شاہ ابدالی شاہ قندھار نے شاہ پسند خان افغان کو پندرہ ہزار سوار کے
ساتھہ استرآباد کی تسخیر کو مامور کیا اور سبزوار کے مقام پر فریقین مین لڑائی ہوئی
فوج افغانی بہزار پریشانی شکست کھا کر بھاگ گئے اور محمد حسن خان نے قزوین و گیلان
پر فوج کشی کی اور قابض ہوا پہر عراق عجم کی تسخیر کیطرف متوجہ ہو کر اوسپر فوج لیکے گیا

دولت وحکومت مین ترقی ہوگئی اور بسبب سلطنت صفویہ کے کوئی اسکا پرسان حال نہ
استرآباد کے علاقہ پر اس نے کامل استیلا حاصل کیا پھر رفتہ رفتہ یکایک غالب آیا سنہ ۱۱۳۵ھ مین
اسنے خبر پائی کہ محمود خان غلزئی قندہاری نے اصفہان کا محاصرہ کر لیا ہوا ہے اور شاہ حسین
صفوی محاصرے مین گرفتار سخت ناچار ہے اسلئے ایکہزار سوار جرار قوم قاجار کی یہہ ساتھہ
اصفہان کو گیا اور محمود خان کے ساتھہ سخت سخت محاربے کئے شاہ حسین کے دربار مین
اسکی بڑی توقیر ہوئی آخر اہل دربار کو حسد ہوا اور اونہون نے بادشاہ کی مزاج کو اسکی
طرف سے برگشتہ کر دیا آخر یہہ وہان سے بہی ناراض ہوکر چلا آیا اور اصفہان مین سلطنت
محمود خان کی ہوگئی پہر جب افغانی فوج رے پر حملہ آور ہوئی تو فتح علیخان نے رے کے
حاکم کی مدد کی اور افغانون کو اُسکے علاقہ سے نکالا پہر یہہ شاہ طہماسپ بن شاہ حسین صفوی کے
پاس مازندران مین گیا اور اُسکو افغانون کے حملہ سے مطمئن کر کر اپنے ہمراہ استرآباد مین لے
آیا کچہہ مدت وہان رکہا پہر جب نادر قلی افشار نے محمود سیستانی سے ناراض
ہوکر شاہ طہماسپ کو خراسان مین بلایا تو یہہ بہی اُسکے ساتھہ خراسان کو گیا نادر قلی
کو اسکی عزت و توقیر پر حسد ہوا اور بادشاہ کو یہہ کہہ دیا کہ یہہ شخص جو بظاہر دوست بنا
ہوا ہے در پردہ آپ کا دشمن ہے او محمود سے سازش کر کر چاہتا ہے کہ آپ کو قتل کر دیوے
اسکا فکر ابہی سے کر لینا ور[illegible] اُس دان بادشاہ نے بے تحقیق ایسے جوانمرد جانفشان
امیر کو نادر قلی کے کہنے پر قتل کرا دیا اور یہہ واقعہ چودہوین ماہ صفر سنہ ۱۱۳۹ھ مین وقوع مین آیا

نواب محمد حسن خان بن فتح علیخان قاجار

فتح علیخان کی قتل کے بعد کچہہ عرصہ تو یہہ ترکمانون کے پاس پناہ گزین رہا جب خوب جمعیت
بنالی تو استرآباد پر حملہ آور ہوا محمد زمان بیگ نے جو نادر شاہ بادشاہ کی طرف سے استرآباد
مین حاکم تہا اسکے مقابلہ مین شکست کہائی اور بہاگ کر محمد خان کے پاس جو ایک
سردار نادری دربار کا تہا گیا اُسنے اُسکی مدد کی اور فوج لیکر چڑہ آیا اس غائبانہ

اکثر تو ترکستان کو چلے گئے اور قاجاری قوم کے اکثر لوگ آذربایجان قرہ داغ و گنجہ و ایروان
مین سکونت پذیر رہے پہر امیر حسن بیگ آق قوینلو کی سلطنت کے مدت تک وہ بہی اسی
قوم کا بادشاہ تہا اس قوم کی زیادہ تر توقیر ہوئی اور اکثر امارت کے رتبہ کو پہونچ گئے
پہر جب سنہ ۹۹۰ مین شاہ عباس صفوی کی حکومت ایروان مین ہوئی تو اوس نے حکم دیا کہ
قاجاری گنجہ و ایروان سے جلاوطن ہوکر استرآباد مین آ جائین اور مقام قلعہ مبارک آباد
جو کرکان کے کنارے پر واقع ہے آباد ہوون ہان اگر یہہ قوم دو نام سے موسوم ہوگئی یعنے جو
لوگ قلعہ مبارک آباد کے اندر آباد ہوئے وہ قاجاری سجاری کہلانے لگے اور جو باہر رہے
انکا نام آشاق باش مقرر ہوا اور اکثر ان مین سے حسب الحکم شاہ عباس کے بمقام مرو
شاہجہان جا رہے اسطرح شاہ عباس نے اس جنگجو قوم کے اجتماع کو توڑ دیا استرآباد کی قاجاریون
نے ترکمانون کے ساتھہ جو ان سے اول اس سرزمین کے مالک تھے بڑے بڑے جنگ کئے اور
شاہان صفوی کی اطاعت مین رہکر اپنی حکومت و دولت کا سلسلہ قایم رکہا پہلا
رئیس اس قوم مین

نواب فتح علیخان بن شاہ قلیخان قاجار

ہوا اس نے فضل علیخان و مہر علیخان اپنے دو بہائیون اور قوم کے اتفاق سے ریاست
و حکومت بہم پہونچائی قلعہ مبارک آباد کو ریاست گاہ بنایا امیر محمود خان ترکمان
کو جو شاہان صفوی کیطرف سے استرآباد کا حاکم تہا رشک ہوا اور مارے حسد کے ترکی
فوج لیکر اسپر چڑہ آیا خانگی جدل کے بعد یہہ تینون بہائی اوسکی قید مین آگئے کچہہ عرصہ کے
بعد فتح علیخان محمود خان کی قید سے بہاگ گیا فضل علے و مہر علی مقتول ہوئے
بہائیون کے قتل کی خبر پاکر فتح علیخان نے قوم مہوت کے اتفاق سے مبارک آباد پر
حملہ کیا اور جہلمش خان محافظ دروازہ کی سازش سے قلعہ پر پہر قابض ہوا محمد خان
و میرزا احمد اسکے بہائیون کی قاتل قتل ہوئے اس جرات و جوانمردی سے اس کی

کہاگر ارزنجان کو بہاگ گیا آذربائیجان کا علاقہ شاہ اسمٰعیل صفوی کے قبضہ مین آگیا اگرچہ کئی بار اس نے فوج جمع کر کر شاہ اسمٰعیل صفوی پر حملے کئے مگر کامیاب نہوا آخر دیار بکر مین جاکر مر گیا —

سلطان مراد بن سلطان یعقوب آق قویلو

یہہ بادشاہ فرمان فرما ممالک فارس و عراق و خوزستان کا تہا اس نے ستر ہزار فوج جمع کر کر شاہ اسمٰعیل صفوی پر فوج کشی کی اور شکست کہا کر عراق سے بیدخل ہوا پہر فارس مین رہنے لگا مگر شاہ اسمٰعیل صفوی نے اُسکو وہان حکومت کرنے کی فرصت ندی اور فوج لیجا کر شکست دی وہان سے یہہ خوزستان کو بہاگ گیا خوزستان سے بغداد پہونچا وہان سے بہی بسبب غلبہ بابر بیگ پرناک کے نکلکر علاؤ الدولہ والی مرعش کے پاس گیا وہان سے بہی اُسکے کام براری نہوئی اس لئے اس نے استنبول کا راستہ لیا چندے سلطان سلیم شاہ روم کی خدمت مین رہا آخر سنہ ۹۲۰ مین نواح اورفہ مر گیا —

اونچاسوان چمن سلاطین قاجار کے ذکر مین جو اتبک ایران مین فرمان فرما ہے

... جس خاندان کا قاجار مغل بن سرتاق سلطان غازانخان کے دربار مین ایک امیر تہا ... کی دریای جیحون سے لیکر قزل آقاج مغان تک اُسکی سیر تہی اوسکی اولاد ... اور اوسکے نام سے قاجار مشہور کہلائے جب چنگیز خانی اولاد کی سلطنت ... سلطان محمد خدابندہ کی حکومت کی نوبت آئی تو قاجاری اپنے ... شام کی حدود مین سکونت پذیر تہے جلیلاء اور وہان بہی ... گورگان سنہ ... مین شام کی حدود مین پہونچا تو ... مین آرہا تہین اور ایران سے ترکستان تہی ... حکم سے ایران مین آئے ایران نے

رستم بیگ بن مقصود بیگ بن حسن بیگ

سلطان بایسنغر کے استیصال کے بعد یہہ بادشاہ ہوا اسکی بہ[illegible] دست سادات صفوی کے ساتھہ ہوگئی اور [illegible] مین سید علی صفوی کو تبریز اور اردبیل کے درمیان شہید کیا آخر [illegible] کے بعد احمد شاہ بادشاہ کے ہاتھہ سے خود بھی مارا گیا۔

احمد بادشاہ بن محمد (اغرلی) بن حسن بیگ

یہہ بادشاہ سلطان یعقوب کی وفات کے بعد ترا[illegible] سے بہاگ کر روم کو چلا گیا تھا قیصر روم نے اسکو داماد بنایا اور چند سال کے بعد مدد دیکر وطن کو بھیجا روم سے یہہ آذربائیجان آیا سلطان رستم بیگ شاہی فوج لیکر اسکے مقابلہ کو نکلا مگر بسبب بیوفائی اپنے امراؤ کے بھاگ گیا اور سلطنت اسکے نصیب ہوئی تخت نشینی کے بعد ایبہ سلطان اور قاسم بیگ جو اسکے دربار کے بڑے امیر تھے اسکے دشمن ہو گئے اس نے ان کے ساتھہ جنگ کیا اور عین لڑائی مین مارا گیا چھہ ماہ سلطنت کی۔

میرزا محمد بن یوسف بیگ بن حسن بیگ

احمد بادشاہ کی قتل کے بعد اس نے بادشاہت پائی تھوڑے عرصہ مین اس نے اپنے ملک کا انتظام کیا ایبہ سلطان جو عزہ پانچون کو اس نے شکست دی اور قتل کیا آخر [illegible] مین سلطان مراد کے جنگ مین دشمنون کے ہاتھہ سے قتل ہوا۔

الوند میرزا بن یوسف بیگ بن حسن بیگ

احمد بادشاہ کی قتل کے وقت یہہ شخص بہاگ کر بکر کو چلا گیا تھا وہان کے ترکمانون نے اسکو بادشاہ بنایا پھر اس نے آذربائیجان پر فوج کشی کی میرزا محمد اسکی خوف سے تبریز کو چھوڑ کر سلطانیہ کو چلا گیا اس نے آذربائیجان مین اپنی حکومت جمائی اور سلطان مراد کے ساتھہ صلح کی انہین ایام مین شاہ اسمعیل کا زور شور ہوا اس نے اسپر لشکر کشی کی اور ۹۰۶ھ مین باہم فریقین کے سخت لڑائی ہوئی جسمین بیس ہزار فوج اسکی قتل ہو گئی اور یہہ شکست

یہہ بادشاہ بڑا شجاع و بہادر و دلیر تہا اس نے اپنی جوانمردی و بہادری کے ساتھہ امیر جہان شاہ
ترکمان پر غالب آکر اسکو قتل اور اُسکے خاندان کو برباد کیا تبریز کے تخت پر بیٹھہ کر تمام
ولایت اران و موغان و ارمن و آذربائیجان و عراقین و فارس و کرمان اس نے اپنی حکومت
مین لی اپنی بہن کا نکاح اس نے سلطان جنید صفوی کے ساتھہ کیا اپنی لڑکی سلطان حیدر
صفوی کے نکاح مین دی بارہ سال سلطنت کے سنہ ۸۸۲ھ مین مر گیا۔

سلطان خلیل بن حسن بیگ آق قونیلو

حسن بیگ کے مرنے کے بعد اس نے بادشاہت پائی بکر کی ولایت اس نے اپنے بہائی یعقوب
میرزا کو دی چونکہ یہہ شخص کم رعب تہا اسکے اُمرا و یعقوب میرزا کے ساتھہ ملگئے اور وہ
طمع سلطنت اسیر حرب آیا لڑائی مین یہہ مارا گیا چھہ مہینے سلطنت کی۔

سلطان یعقوب بیگ بن حسن بیگ آق قونیلو

سلطان خلیل کی قتل کے بعد یہہ تبریز کے تخت پر بیٹھا ملک کے آبادی مین اس نے
کمال کوشش کی سلطان حیدر صفوی کے ساتھہ اسکی کمال دشمنی ہو گئی اور شیروان
کو مدد دیکر اس نے سلطان حیدر کو قتل کرا دیا اس کے قبایل قلعہ اصطخر مین قید کر دیے
آخر سنہ ۸۹۶ھ مین مر گیا۔

سلطان بایسنقر بن سلطان یعقوب آق قونیلو

اسکی تخت نشینی کے بعد مسیح میرزا بن حسن بیگ مدعی سلطنت کا ہوا وہ لڑائی مین مارا
گیا پہر میرزا محمود بن اغرلو محمد بن حسن بیگ سے بہی بپا ہوا یہہ بہی پکڑا گیا پہر میرزا رستم بیگ
بن مقصود بیگ میرزا بن حسن بیگ نے فساد برپا کیا عین معرکے کے وقت اسکے امراء
رستم بیگ کے ساتھہ ملگئے اور یہہ بہاگ کر شیروان شاہ اپنے خسر کے پاس گیا اور
اوس سے مدد لیکر پہر آیا اور شکست کہائی تیسری مرتبہ یہہ آذربائیجان پر چڑہا
اور عین معرکہ مین مارا گیا ایک برس سلطنت کی ۞

باپ کے مرنے کے بعد اس نے سلطنت پائی میرزا شاہرخ گورکان کا مقابلہ اس نے بڑے زور وشور سے کیا شروان کے علاقہ کو لوٹا ۸۲۹ھ میں عزالدین شیر بیگ کرد نے وامیر شمس الدین بیگ اخلاطی کو پکڑ کر قتل کیا ۸۳۰ھ میں سلطان احمد کرد کو مارا آخر ۸۴۱ھ میں مسمی قباد اپنے بیٹے کے ہاتھ سے شہید ہوا۔

میرزا جہان شاہ بن قرا یوسف شہریار ترکمان

امیر سکندر کی قتل کے بعد اس نے سلطنت پائی اور بڑی جوانمردی اور جانفشانی کے ساتھ عراق وفارس وکرمان کو اپنے تصرف میں لایا ۸۶۱ھ میں جرجان وطبرستان پر قبضہ پایا ہرات پر حملہ کیا خراسان کا بہت سا ملک اپنی حکومت میں لیا ابھی لشکر اسکا خراسان میں ہی تھا کہ حسن علی اسکے بیٹے نے قید سے بھاگکر تبریز میں فساد برپا کیا اور یہہ آغاز ۸۶۳ھ میں خراسان سے تبریز کو آیا اور مفسدوں کو سخت سزا دی ۸۷۲ھ میں اس نے حسن بیگ آق قونیلو پر کہ اسکا قدیمی دشمن تہا لشکر کشی کی عند المقابلہ شکست کہا کر پکڑا گیا اور حسن بیگ نے اسکو معہ ایک خوردسال بیٹے کی ۸۷۲ھ میں قتل کر دیا۔

امیر حسن علی شاہ بن امیر جہان شاہ بن قرا یوسف شہریار

امیر جہان شاہ کے قتل کے بعد یہہ تخت نشین ہوا اور اپنے باپ کے خون کا عوض لینے کے لئے اس نے باپ کا خزانہ خرچ کر ایک لاکھ سوار نوکر رکھا اور سلطان سعید خراسان کے بادشاہ کو حسن بیگ کے ساتھہ لڑنے پر آمادہ کیا مگر باوجود اسقدر کوشش کے اسکی عمر کو قیام نہوا اور صرف ایک ہی سال سلطنت کر کے ۸۷۳ھ میں مر گیا اس کے مرنے کے بعد پھر کوئی بادشاہ صاحب تخت و تاج اس خاندان میں پیدا نہوا ان کے ممالک مفتوحہ پر سلاطین آق قونیلو قابض ہو گئے

اڑتالیسواں چمن سلاطین آق قونیلو کی بیان میں

امیر ابو النصر حسن بیگ بن امیر علی بن عثمان قتلغ بیگ بن حاجی بیگ

بانی اس خاندان کا خواجہ بیرام ترکمان تہا جس نے سلطان اویس کے وقت موصل وسنجار کی حکومت حاصل کی اور امارت بہم پہونچائی اُسکا بیٹا قرا محمد ایک امیر جلیل القدر سلطان احمد ایلکانی کے دربار کا تہا سلطان احمد نے اُسکے لڑکی اپنے نکاح مین لی اور قرا قونیلو کی حکومت اسکو دی جب وہ انتقال کر گیا تو

امیر قرا یوسف بن قرا محمد بن خواجہ بیرام ترکمان

قرا قونیلو کا حاکم ہوا یہہ شخص ایک امیر با تدبیر اہل قلم صاحب شمشیر تہا امیر تیمور گورکان نے اسپر یورش کی یہہ اُسکے مقابلے سے بہاگ کر شاہ روم کے پاس چلا گیا چند سال نہایت پریشانی و آوارگی کے ساتہہ بسر کئے جب امیر تیمور مر گیا تو یہہ پانسو سوار لیکر آذربائیجان کو آیا اور شہر مصر سے دریائے فرات تک بڑے بڑے معرکے کر کر قابض ہو گیا بکر کے علاقے کو لوٹا اخلاط مین تصرف قایم کیا اُسوقت میرزا ابو بکر بن میران شاہ بن تیمور گورکان نے اسپر فوج کشی کی اور شکست کہائی سنہ ۸۰۹ھ مین قرا یوسف نے تبریز پر قبضہ پایا میران شاہ پہر اسپر چڑہ آیا عند المقابلہ میران شاہ مارا گیا اور قرا یوسف بے مزاحمت بغیر عراق عرب و آذربائیجان پر متسلط ہو گیا پہر اس نے شروان پر حملہ کر کر قبضہ پایا گرجستان کی ولایت پر اپنا تسلط جمایا سنہ ۸۱۶ھ مین اس نے عراق عجم پر لشکر کشی کی اور علاقہ قزوین و سلطانیہ وساوہ وطارم پر قابض ہوا یہہ خبر پاکر میرزا شاہرخ امیر تیمور کے بیٹے بے شمار فوج کے ساتہہ اسپر مہم کی جب دونو فوجین میدان مین ملین قرا یوسف مر گیا اسکے مرنے سے تمام لشکر ترکمانی شاہرخ میرزا کے خوف کے مارے ایسا بے اختیار ہو کر بہاگا کہ کسیکو اسکے غسل کفن کا بہی خیال نہوا بلکہ اسکے خاص نوکرون نے اسکا خیمہ لوٹ لیا بدن سے کپڑے اوتار لئے اسکی نعش برہنہ میدان مین پہینک کر چلے گئے جودہ سال سلطنت کے سنہ ۸۲۳ھ مین مر گیا۔

امیر اسکندر بن قرا یوسف شہریار

میری بادشاہت منظور نہ کرینگے تو شاہرخ کو جو چودہ سال کی عمر کا ہے تخت نشین کرکے خود وزارت کرونگا اور اگر رعایا میری سلطنت پر راضی ہوگئی تو اسکو بھی پوشیدہ قتل کرادونگا۔ ۲۰ جمادی الثانی ۱۱۶۰؁ھ علی قلی خان علیشاہ خطاب پاکر مشہد مقدس مین تخت نشین ہوا خطبہ وسکہ اپنے نام کا جاری کیا پندرہ کروڑ روپیہ نقد اور کروڑوں روپیہ کا سونا و جواہر و اسباب و اجناس بے بہا جو قلعہ کلات مین نادر شاہ کا اندوختہ تہا تمام وکمال اسکے قبضہ مین آیا اور اسنے مال مفت دل بے رحم وہ مال دو دستہ اپنے امرا و وزرا کو بخشا حسن علی بیگ اور سہراب گرجی غلام دو کس کو معتبر بناکر کل سلطنت پر انکو اختیار دیدیا ابراہیم خان حقیقی بہائی کو اصفہان و فارس کی حکومت دی چونکہ سہراب غلام مدار المہام سلطنت کا ہوگیا تہا حسن علی بیگ کو یہہ بات ناگوار گذری اور چاہا کہ کسیطرح یہہ علیشاہ سے علیحدہ ہوجائے اس لئے حسن علی بیگ نے علیشاہ کو ابراہیم کیطرف سے بدظن کردیا اور تجویز کی کہ سہراب کو اصفہان کو بہیجا جائے اور وہ وہان پہونچکر جسطرح بنے ابراہیم کو قتل کرے جب سہراب اصفہان کو گیا حسن علی بیگ نے سہراب کی روانگی کا اصلی مطلب ابراہیم پر ظاہر کرادیا غرض اسکی یہہ تہی کہ ابراہیم سہراب کو اپنا قاتل سمجہہ کر قتل کردیوے جب ابراہیم نے علیشاہ کا ارادہ اپنی نسبت بد دیکہا اصلاخان افشار حاکم آذربائیجان کو اپنے شامل کرکے کرمانشاہان پر چڑہائی کی امیرخان ولد الہیارخان حاکم کرمانشاہان لڑائی مین قتل ہوا جب یہہ خبر علیشاہ نے پائی اپنے بہائی ابراہیم پر فوجکشی کی مگر لڑائی مین شکست کہائی اور گرفتار ہوکر اندہا ہوا اس فتح کے بعد اصلاخان تبریز کو اور ابراہیم خان ہمدان کو روانہ ہوا چونکہ اصلاخان کے دماغ مین بہی خودسری کی ہوا سماگئی تہی اسواسطے اسنے ابراہیم خان کی اطاعت نہ کی

۱۱۶۱؁ھ ابراہیم خان اسپر فوج لے گیا اور لڑائی کے بعد اسکو مع اسکے بہائی

علاقہ روم کی سلطنت کا لے لیا پھر توران کو گیا اور فتح پائی پھر خوارزم و داغستان کو مطیع کیا اس سفر سے معاودت کے وقت اپنے بڑے بیٹے رضا قلی کی نسبت بدظن ہوکر اُسکی آنکھیں نکلوا ڈالیں اور اکثر امرائے سے متوہم ہوکر اونکو قتل کرادیا ہزاروں آدمیوں کے خونریزی کی صدہا زندہ آگ میں جلا دیے حد ہو گیا اسقدر قتل کی کہ صدہا مینار کشتوں کے سروں سے چنوا دیے علاوہ اسکے یہہ چاہا کہ اپنے امراؤں سے مصادرہ لیکر ردیہ جمع کرے آخر علی قلی خان برادرزادہ بادشاہ کا اہل سیستان اور خبوشان کے اتفاق سے اسکے قتل کے فکر میں ہوکر محمد قاجار ایروانی و موسی بیک افشار و قوچابیگ افشار و صالح خان ابیوردی کو بادشاہ کے مارنے پر آمادہ کیا اور اونہوں نے ایسے موقع پر بادشاہ کو حیلے سازی سے بنی جان کا پہنچتے ہی گیارہویں جمادی الثانی سنہ ۱۱۶۰ مقام فتح آباد کہ خبوشان سے دو فرسنگ کے فاصلہ پر ہے رات کو اسکے خیمہ میں داخل ہوکر شراب کی مستی اور نیند کی حالت میں قتل کردیا اُسکے مارے جانے کے بعد لشکر افغانی اور ترکمانی میں خزانہ و مال موجودہ لشکر پر لڑائی ہوئی آخر احمد خان ابدالی غالب آیا اور بہت سا خزانہ و مال و دولت لیکر قندھار کی راہ لی اور وہاں پہونچکر علیحدہ سلطنت قائم کر بیٹھا۔

علی قلی خان افشار برادرزادہ نادرشاہ افشار

نادرشاہ کی قتل کے بعد علی قلی خان مشہد میں داخل ہوا چونکہ قلعہ کلات میں بڑا بھاری خزانہ نادرشاہی رکھا ہوا تھا اور شاہزادے بھی وہاں ہی تھے ایک فوج اوسطرف کو مامور کی اُس فوج نے کلات میں جاکر قلعہ فتح کیا میرزا نصراللہ و امام قلی میرزا و شاہرخ میرزا نادرشاہ کے بیٹے وہاں سے بھاگ گئے کاظم میرزا علی قلیخان کے بھائی نے شہزادوں کا تعاقب کیا اور تینوں پکڑے گئے شہزادہ رضا قلی معہ چند رہ کس اپنی اولاد کے لڑائی میں مارا گیا علی قلیخان نے نصراللہ میرزا و امام قلی کو تو قتل کردیا اور شاہرخ میرزا کو اس خیال سے قلعہ ارک میں چھپا رکھا کہ اگر اہل ایران

مقام پر بتاریخ اٹھائیسوین محرم سنہ ۱۱۰۰ مین یہہ پیدا ہوا اوا کے نام پر اسکا نام بہی نادر قلی
رکہا گیا چونکہ مزاج اسکا جاہ طلب تہا پہلے یہہ اپنی قوم کے اجتماع سے رہزنی و قزاقی
کرتا رہا جب کچہہ مال پیدا کر لیا تو شتہ شتہ یہہ جانے سلطنت صفویہ کے ہوس ملک گیری
کی اسکے دل مین پیدا ہوئی اور شامل محمود شیبانی کے ہوکر خراسان کا ملک فتح کیا
پہر شاہ طہماسپ بن سلطان حسین کے شامل ہوکر محمود کو قید کیا ایران پر غالب آکر اشرف
شاہ کو پکڑا جب کل مملکت پر اپنا تصرف کامل کر لیا تو شاہ صفوی کو معزول کرکے
چوبیسوین شوال سنہ ۱۱۴۸ مین ایران کے تخت پر بیٹہا الخیر فیما وقع تاریخ جلوس نکلی
جلوس کے بعد اس نے قندہار پر یورش کی اور چند ماہ کے محاصرہ کے بعد فتحیاب ہوا
حسین شاہ محمود شاہ غلزئی کا بہائی قید مین آیا قندہار کے پاس نادر نے ایک
شہر آباد کرکے اسکا نام نادر آباد رکہا پہر کابل کو رخ کیا ناصر خان صوبہ جو محمد شاہ
شاہ ہند کیطرف سے وہان تہا اطاعت مین آیا پہر ہندوستان پر چڑہائی کی جب لاہور
پہونچا نواب زکریا خان بہادر ناظم پنجاب بہ ممانعت پیش آیا اور بڑی سرگرمی کے
ساتہہ جنگ کیا جب دہلی سے مدد نہ پہونچی ناچار اطاعت مان لی جب نادر کی
لشکر پانی پت کی میدان مین جا اترا برہان الملک سعادت علیخان و صمصام الدولہ خاندوران
شاہ دہلی کیطرف سے بڑے لشکر کے ساتہہ مقابلے پر آئے اور شکست کہا کر صلح
پر راضی ہوئی اور نادر شاہ محمد شاہ کے ساتہہ دہلی مین گیا اور قلعہ مین شاہی
محل کے اندر اترا اسکے فوج شہر کے باہر رہی تیسری روز افواہ شہر مین ہوگئی
کہ نادر شاہ قلعہ مین قتل ہوگیا اور شہر کے اوباش قزلباشی لشکر پر لوٹ کی طمع
سے دست انداز ہوئے یہہ خبر پاکر نادر نے شہر کے قتل و غارت کا حکم دیا ایک
پہر کے بعد امان ملی اور نادر چند روز کے بعد کروڑون روپیہ کا سونا و جواہر
و نقد و تخت لیکر ایران کو چلا گیا پہر روم پر چڑہائی کی اور فتحیاب ہوکر

نصیب ہوئین اور صفویہ سلطنت پر وہ ایک مختار مستقل قابض ہو گیا تو اسکے دماغ مین بادشاہت کی ہوا سما گئی شاہ طہماسپ کو اُس نے سلطنت سے معزول کر دیا اور اُسکے بیٹے شیر خوار کو جو آٹھہ ماہ کی عمر کا تہا تخت نشین کیا اور کل مدار المہام و مختار السلطنت خود بنا —

شاہ عباس بن شاہ طہماسپ بن سلطان حسین

یہہ لڑکا برائے نام بادشاہ اور اوسکا باپ نادر قلی کی قید مین تہا اسکے عہد مین نادر قلی افشار نے بغداد پر حملہ کیا احمد شاہ والی بغداد شہر مین متحصن ہوا ایک سال تک محاصرہ رہا چونکہ وہ زیر حکم قیصر روم کے تہا قیصر روم نے امیر توپال پاشا کو ایک جرار فوج دیکر احمد شاہ کی مدد کو بہیجا نادر قلی نے توپال پاشا کی لڑائی مین شکست کہائی ور ہمدان کو بہاگ آیا توپال پاشا نے رومی فوج اسکے تعاقب پر مامور کی تو نادر قلی دو بارہ فوج جمع کر کے ۱۱۴۶ھ مین رومیونکی مقابل ہوا اور ایسی سرگرمی سے لڑا کہ رومی بہاگ نکلے یہہ خبر پا کر توپال پاشا خود میدان مین آیا اور فریقین مین سخت لڑائی ہوئی جسمین توپال پاشا مارا گیا اور رومی بہاگ گئے پر انہون نے اس مین بڑی شہرت حاصل کی مگر نادر قلی نے فوج سے سب لوٹ کا مال لے لیا اور جمع کر کر جلا دیا پہر بغداد مین پہونچکر محاصرہ کیا شہر ابہی مفتوح نہین ہوا تہا کہ نادر قلی کو خبر پہونچی کہ محمد خان بلوچ فارس کا حاکم خود سر ہو گیا ہے اور اسکا ارادہ ہے کہ اصفہان پر حملہ کرے یہہ خبر پاتے ہی نادر قلی نے احمد شاہ کے ساتھہ صلح کر لی اور فارس مین پہونچکر محمد خان کو سخت سزا دی یہہ کامل تسلط جب نادر قلی نے حاصل کر لیا تو شاہ عباس معصوم بچہ کو بہی اوس نے معزول کیا اور خود بادشاہ ہوا —

نادر قلی بیگ بن امام قلی بن نذر قلی افشار المخاطب بہ نادر شاہ بادشاہ ایران

یہہ بادشاہ ذات کا افشار ترکمان تہا پہلے بزرگ اسکے ترکستان مین رہتے تہے جب مغلون نے ترکستان پر غلبہ پایا تو وہ آذربائیجان مین آکر سکونت پذیر ہوئے اسکے باپ امام قلی نے مرو کے علاقے مشہد مقدس سے شمال کیطرف مقام ابیورد سکونت کی اُسنی

جو محمود کے ہاتہہ سے مازندران کے ملک مین اپنے آپ کو چہپائے بیٹہا تہا اپنے پاس
بلایا اور اُس کے اتفاق سے محمود شیبانی پر حملہ آور ہوا عند المقابلہ محمود شیبانی نے
شکست کہائی اور قید مین آیا شاہ طہماسپ خراسان و سیستان پر قابض ہوگیا اُسوقت
محمود غلزی کی سلطنت ایران فارس مین تہی اُس نے بہتر شہزادی صفویہ خاندان کے
قتل کئے اور سلطان حسین کو سخت قید مین رکہا آخر تین سال کے بعد خود ہی مرگیا۔

اشرف خان غلزی ابن عم محمود غلزی

یہہ شخص محمود غلزی کے چچہ کا بیٹا تہا اسکے وقت قیصر روم نے چاہا کہ سلطان حسین
صفوی کو اسکی قید سے رہائی دیکر پہر تخت نشین کیا جاوے اس ارادہ پر فوج
کشی کی مگر اس نے عین مہم کے وقت سلطان حسین کو قتل کردیا اور رومیون کے ساتہہ
صلح کرلی اس انتظام کے بعد اشرف کے دل مین بڑا غرور پیدا ہوا اور چاہا کہ خراسان کی
سلطنت بہی شاہ طہماسپ سے چہین لے اور بڑی فوج لیکر خراسان پر حملہ کیا شاہ طہماسپ
و نادر قلیخان ۱۱۴۲ھ مین اشرف شاہ کے ساتہہ معرکہ آرا ہوئے جس مین اشرف شاہ نے
شکست کہائی اور بہاگ کر اصفہان مین پہونچا اور وہان سے جسقدر مال و خزانہ تہا
ساتہہ لیکر فارس کو بہاگ گیا۔

سلطان طہماسب بن سلطان حسین صفوی

اشرف شاہ کی بہاگ جانے کے بعد شاہ طہماسپ اصفہان کے تخت پر بیٹہا اور سات
برس کے بعد ایرانی سلطنت نے پہر صفوی بادشاہ کی حکومت سے زینت پائی
نادر قلی بیگ نے فارس مین پہونچکر اشرف شاہ کو قید کیا اسکا خزانہ لیا عراق عجم کا ملک
تمام و کمال غاصبون کے پنجہ سے چہڑایا تبریز کا علاقہ قیصر روم سے لیکر پہر اپنے
تصرف مین لایا ترکمانون اور افغانون کو جا بجا فساد برپا کر رہے تہے سخت سزا دی
ابدالی افغانون کو ہرات سے بیدخل کیا جب فتوحات پے درپے نادر قلی افشار کو

بڑی شوکت بہم پہونچائی ہی اور شہر سلیمانیہ آباد کر کر تخت گاہ بنایا تہا اور بسبب اسکے کہ علاقہ اوسکا دو بادشاہون کے درمیان
تہا ایک دوسرے کے رعب سے کوئی اوسکا مزاحم نہین ہوتا تہا اب اسکو یہہ حوصلہ اور رتبہ حاصل ہو گیا کہ گستاخانہ
اوس نے کرکوک و موصل پر لشکرکشی کی اور ان دونو علاقون پر متصرف ہوا یہہ خبر پاکر سلیمان
شاہ نے رستم خان سپہ سالار کو ایک برجستہ فوج کے ساتھہ موصل کیطرف مامور کیا سلیمان خان
بمقابلہ پیش آیا آخر مارا گیا اور بادشاہی علاقہ دوبارہ شامل سلطنت ایران کے ہوا-
سلطان سلیمان میرزا نے اٹہائیس سال سلطنت کی ۱۱۰۵ھ مین انتقال کیا-

سلطان حسین بن شاہ سلیمان صفوی

اس بادشاہ کے وقت صفویہ سلطنت مین کمال ضعف آگیا امیر ویس خان غلزی نے
شاہنواز خان قندہار کے حاکم کو قتل کر کر اپنا قبضہ کر لیا ہر چند بادشاہ نے چاہا کہ قندہار
پر پہر تسلط پائے مگر موقع نہ ملا جب اویس خان مر گیا اوسکے بیٹے محمود خان نے قندہار سے
آگے بڑہ کر بہت سا اور ملک بہی ایران کی سلطنت کا دبا لیا سلطان حسین نے اوسپر
لشکرکشی کی اور شکست فاحش کہائی محمود خان نے تعاقب کیا تو سلطان صفہان
مین محصور رہا جب طول محاصرے سے تنگ آیا صلح کا طالب ہو کر محمود کے پاس چلا گیا
اوس نے ماہ محرم کی ہیدرہوین ۱۱۳۵ھ شاہ حسین کو قید کر لیا-

محمود خان افغان غلزی بن امیر اویس خان غلزی

۱۱۳۵ھ مین سلطان حسین صفوی پر غالب آکر ایران کے تخت پر بیٹہا اسکے وقت
ملک محمود شیبانی والی نیمروز باتفاق نادر قلی افشار کے خراسان کے بہت سے
علاقہ پر قابض ہو گیا تہا مگر چند روز کے بعد ہی محمود شیبانی اور نادر قلی کی
آپس مین نااتفاقی ہوگئی اور نادر قلی نے چاہا کہ محمود خان کے ساتھہ سازش
کر کے محمود خان شیبانی کو خراسان سے نکالدیوی محمود غلزی نے اوسکی تحریر پر
کچھہ لحاظ نہ کیا تو اوس نے شاہ طہماسپ بن سلطان حسین بن شاہ سلیمان صفوی کو

سے دارا شکوہ اسکا بیٹا ہندوستانی فوج کے ساتھہ قندہار کی فوج کی مدد کو آیا اور فریقین مین پے درپے لڑائیان ہوئین آخر بادشاہ خود ۱۰۵۸ھ مین قندہار پہونچا اور بڑی کوشش کے ساتھہ قلعہ مفتوح کیا اُمرائے شاہجہانی بہت سے گرفتار ہوئے مگر اس جوانمرد بادشاہ نے بکمال مروت و فتوت اُن سب کو جان و مال سے امان دی اور صحیح و سلامت کابل تک پہونچا دیا ۱۰۵۹ھ مین بادشاہ نے مظفر و منصور ہرات کو مراجعت کی شاہجہان بادشاہ نے جب یہہ خبر پائی اپنے بیٹے اورنگ زیب عالمگیر کو بہت سی فوج دیکر قندہار کو بہیجا اُس نے بہی اس مین بہت کوشش کی مگر کامیاب نہوا بلکہ شاہجہان بادشاہ اور اورنگ زیب نے اپنے اپنے عہد مین کئی مرتبہ قندہار پر لشکرکشی کی مگر یہہ قلعہ پہر اُن کے قبضہ مین نہ آیا اس بادشاہ نے بکمال دولت و اقبال پچیس سال سلطنت کی آخر ۱۰۷۷ھ مین انتقال کیا۔

صفی میرزا المشہور شاہ سلیمان میرزا صفوی

ماہ شعبان ۱۰۷۷ھ مین یہہ بادشاہ تخت نشین ہوا اسکے وقت شاہزادہ اکبر اورنگ زیب عالمگیر کا بیٹا اپنے باپ سے ناراض ہوکر اسکی خدمت مین آیا اس نے اسکی بہت خاطر کی اور حکم دیا کہ مشہد مین رہے اور روزینہ بادشاہی خزانہ سے پائے اس نے درخواست امداد کی کی اور چاہا کہ ایران سے لشکر لیکر ہند پر حملہ آور ہو مگر یہہ درخواست اوسکی نامنظور ہوئی اور حکم ملا کہ بیٹے کو باپ کے ساتھہ مقابلہ شرفا و عرفا نا جائز ہے [illegible]ھ مین ترکمانون نے بافسری آدینہ خان صاین خانی ساٹہہ ہزار آدمی کا مجمع کیا اور استرآباد پر حملہ آور ہوکر شہر کو لوٹ لیا بادشاہ نے کلب علی خان بشارو کو اُن کی سرکوبی کو مامور فرمایا اور فریقین مین بڑے بڑے معرکے ہوکر ترکمانون نے شکست کہائی آدینہ خان قتل ہوا — چونکہ شاہ روم اور ایران کی لڑائیون کے وقت سلیمان خان اردلان نے کردستان کے ملک مین خود مختاری

بلوایا اور اسکو معہ دو بیٹون صفی قلی خان و فتح علیخان کے قتل کرادیا محمد قلی خان کو
فارس کی حکومت دی سنہ ۱۰۴۳ ہ مین امرائے قاجار قلعہ وان کی تسخیر کو مامور ہوئے اور
رومی فوج کے ساتھ بڑی بڑی لڑائیان ہوئین دوسری طرف سلطان مراد شاہ روم
بذات خود قلعہ تجوار اور ایروان کی تسخیر کو آیا اور جبراً قلعہ اپنے تصرف مین لایا بادشاہ
اسطرف خود متوجہ ہوا اور قبضہ رومیون کا ایروان سے اٹھایا وہان خبر پہونچی کہ شاہ
روم نے ایروان سے جاکر بڑی سختی کے ساتھ محاصرہ بغداد کا کرلیا ہے اس لئے شاہ
ایران ادہر متوجہ ہوا مگر اسکے پہونچنے سے اول رومیون نے بغداد فتح کرلیا ہزارون
ایرانی و قزلباش قتل ہوئے صاحب تواریخ خلد برین کا قول ہے کہ رومی لشکر نے
اب کی دفعہ اس سختی کے ساتھ محاصرہ بغداد کا کیا تہا کہ ایک روز مین پینتالیس ہزار
گولہ توپ کا بغداد کے قلعہ پر سر کیا جاتا تہا آخر بغداد کی محصور جب نہائیت تنگ آئے
تو قلعہ فتح ہوا اس واقعہ کے بعد شاہ روم اور ایران کی آپس مین اس شرط پر
صلح ہوئی کہ ایروان کا علاقہ متعلق ایران اور بغداد کا متعلق روم کے رہے سنہ ۱۰۴۸ ہ
مین شہر قزوین مین ایک ایسا زلزلہ آیا کہ بڑے بڑے مکان عالیشان گر گئے
بارہ ہزار آدمی مکانات کے نیچے دب کر مر گئے سنہ ۱۰۵۲ ہ مین بادشاہ بمقام کاشان
بیمار ہوا اور تیرہوین ماہ صفر سنہ ۱۰۵۲ ہ دنیائے ناپائدار سے انتقال کیا تیرہ سال
چھہ مہینے سلطنت کی —

شاہ عباس ثانی بن شاہ سام صفی بن صفی میرزا بن شاہ عباس اول

یہہ بادشاہ نہائیت متشرع دیندار تہا شراب کے پینے اور کہینچنے کے اسنے سخت
ممانعت کی چونکہ اسکے باپ کے وقت علیمردان خان قلعہ دار قلعہ قندہار نے شاہجہان بادشاہ
ہند کے ساتھ سازش کرکر قلعہ اسکو دیدیا تہا اسنے چاہا کہ وہ قلعہ پہر لیا جائے
اس ارادہ سے ایک فوج جرار اور توپخانہ آتشبار قندہار کو مامور کیا شاہجہان کیطرف

سرگرمی اور چستی کے ساتھہ رومی فوج کو شکست دی ۱۰۳۸ء مین شاہ عباس بسبب سفر اور پے درپے مہمون کے سبب سے قزوین مین بعارضہ سنجار بیمار ہوگیا اور چاہا کہ قزوین سے مازندران کو جائے آخر جب اشرف کے مقام پر پہونچا منگلکے روز گیارہوین جمادی الاول ۱۰۳۸ء مین مرگیا اوس بادشاہ کے وقت ایران کی سلطنت نے دوبارا رونق پائی اور بیالیس سال بکمال استقلال اسکو سلطنت نصیب ہوئی دشمنون پر ہمیشہ غالب اور چیرہ دست رہا۔

سلطان سام میرزا ابن صفی میرزا ابن شاہ عباس صفوی

یہہ بادشاہ شاہ عباس کا پوتا تہا دادا کے زندگی مین اس نے ولیعہدی پائی اوسکی وفات کے بعد تخت نشین ہوا اسکی ابتدا حکومت مین گیلان کی رعایا نے باغی ہوکر ایک شخص غریب شاہ نام ہی بادشاہ کو اپنا بادشاہ مقرر کرلیا علیحدہ سلطنت قایم کی فوج ایرانی گیلان کو گئی اور باغیون کا اجتماع تہا خسرو پاشا روم کا سپہ سالار رومی فوج لیکر بغداد کو آیا یہہ خبر پاکر بادشاہ خود بغداد کو گیا اور اسکو پس پا کیا ۱۰۴۰ء مین بادشاہ نے کربلا مین جاکر زیارات کین اور بہت سا روپیہ خیرات کیا اور شاہ روم کے ساتھہ صلح کی ۱۰۴۲ء مین بادشاہ نے چراغ سلطان نام ایک امیر کے کہنے سے بدظن ہوکر چار بیٹے امیر قورچی باشی کے جو شاہ عباس کے دہوتے تہے قتل کردیے اونکی والدہ کو محل سے نکالدیا اور دو بیٹے سلطان العلما اعتماد الدولہ کے جنکا نام نعیم الدین ورضی الصدر تہا ناحق مشہد مقدس کے متولی کے دو صاحبزادے اندہے کئے ان کے سوائے اور بہی امرا ناخوش ہوکر بعض مکحول اور بعض مقتول ہوئے اسی سال مین داؤد خان برادر امام قلی خان حاکم فارس کے قوم قاجار کے ساتھ رنجش ہوگئی اور اوس نے طہمورث خان گرجی کے ہاتھہ سے سب کو قتل کرادیا اور گرجی فوج نے شہر گنجہ مین آکر قتل عام کی اسلئے بادشاہ نے امام قلیخان کو فارس سے

قبضہ کیا سنہ [illegible] میں پھر عبد المومن خان ازبک نے خراسان میں داخل ہوکر اسفرائن لے
لیا قتل وغارت کا بازار گرم کیا سلطان نے پھر خراسان کیطرف حرکت کی مگر اوسکے پہنچنے سے اول
ہی عبد المومن خان میدان چھوڑکر چلا گیا اسلئے اس نے استرآباد کو کوچ کیا اسکی روانگی
کے بعد پھر عبد المومن خان نے آکر سبزوار میں قتل عام کی یہہ خبر پاکر بادشاہ سبزوار میں پہونچا اور
بسبب چلے جانے عبد المومن خان کے بے جنگ و جدل واپس آکر گیلان کیطرف توجہ کرکے
مازندران کا ملک اپنے قبضہ میں لیا سنہ ۱۰۰۶ میں عبد اللہ خان ازبک بخارا میں مر گیا عبد المومن
اسکے بیٹے کو دشمنوں نے قتل کیا بادشاہ موقع پاکر خراسان کو گیا مشہد کو ازبکوں کے
پنجہ سے چھوڑایا اور سنا کہ سلطان دین محمد خان ازبک جو ہرات میں ہے مشہد کے آنے
کا ارادہ رکھتا ہے اسلئے بادشاہ خود اسپر حملہ آور ہوا اور وہ لڑائی میں مارا گیا ہرات
پربھی بادشاہ کا قبضہ ہو گیا سنہ ۱۰۱۱ میں شاہ عباس نے ماوراء النہر کیطرف لشکر کشی کی
اور بلخ تک پہونچکر واپس آیا پھر آذربائیجان و نخجوان و ایروان و قراباغ کیطرف جاکر
بڑی بڑی فتوحات حاصل کیں قلعہ گنجہ لیکر محمد پاشا رومی کو قید کر لیا تفلیس کا علاقہ لے
لیا شہر فرح آباد مازندران کے علاقہ میں آباد کیا گرجستان میں پہونچکر بڑے بڑے
جنگ کیے اور فتحیاب ہوا سنہ ۱۰۳۱ میں اس نے قندہار پر یورش کے اور قلعہ عبد العزیز خان
شاہ جہانگیر شاہ ہند کی قلعدار کے قبضہ سے چھوڑا لیا امام قلی خان حاکم فارس کو جزیرہ
ہرمز کی تسخیر کیلئے بھیجا پرتگال کے فرنگی بیشمار قتل کئے محمد پاشا وزیر اعظم روم کا جوازیان
میں بیشمار فوج لیکر آیا تھا شکست کھاکر واپس گیا سنہ ۱۰۳۲ میں شاہ عباس نے بغداد پر فوج
کشی کی اور بڑے بڑے معرکوں کے بعد مفتوح کیا نجف اشرف میں جاکر زیارت کی
روضہ کی تعمیر کا حکم دیا کربلا میں جاکر لاکھوں روپیہ خیرات کئے یہہ خبر جب شاہ روم
کو پہونچی اس نے اپنے وزیر کو ڈیڑہ لاکہہ فوج کے ساتھہ بغداد کی استرداد کیلئے
مامور کیا مگر وہ باوجود محاصرہ سات مہینے کے کامیاب نہوا شاہ نے بڑی

	شاہ عباس بن سلطان محمد صفوی	۹۹۶

سلطان محمد ترک کی سلطنت کے بعد یہہ بادشاہ ۹۹۶ھ مین تخت نشین ہوا عباس بہادر خان اور ظل اللہ اسکی تاریخ جلوس ہوئی اسکے وقت عبداللہ خان ازبک شاہ بخارا ہرات پر حملہ آور ہوا اوسکے مقابلہ مین علی قلی خان مارا گیا ہزار ون قزلباش قتل ہوئی عورتین اور بچے اون کے غلام بنائے گئے پہر شہد ریت لشکر کشی کی چالیس روز تک برابر شہر پر گولہ برستا رہا آخر شہر مفتوح ہوا شہر بالکل لٹ گئے ازبکون نے تمام لوگ جو شیعہ مذہب رکہتے تہے بیدریغ قتل کر دیئے یہہ خبر پاکر سلطان عباس نے مرشد قلی خان کو جسنے علی قلی خان کی عداوت کے سبب ازبکون کی لڑائی کے واسطے فوج کی ماموری مین توقف کیا تہا گردن مارا اور خود بشیار لشکر لیکر مشہد کو روانہ ہوا جب خراسان کی حدود مین داخل ہوا خبر پہونچی کہ فرہاد پاشا سالار رومی قراباغ مین آکر گنجہ پر متصرف ہو گیا ہے اور امیر چغال علے بغداد کیطرف سے حملہ آور ہو کر ہمدان مین داخل ہو گیا ہے نہاوند مین اس نے نیا قلعہ بنانا شروع کر دیا ہے یہہ خبر پاتے ہی شاہ نے خراسان کی مہم کو مہمل چھوڑ کر پیچھے کو معاودت کی اور شاہزادہ سلطان حیدر کو مہدی قلی خان کے ساتہہ صلح کی انتظام کے لئے شاہ روم کے پاس بہیجا عبدالمومن خان بن عبداللہ خان ازبک نے جب شاہ کی معاودت کی خبر سنی قدم آگے بڑہایا پہلے نیشاپور کا محاصرہ کیا پہر مشہد مین جا کر دہاڑا اس شہر کو لوٹا ۹۹۸ھ مین سلطان سلیم خان شاہ روم اور شاہ عباس کے آپس مین صلح ہو گئی جاجیم خان خوارزمی بہی اطاعت مین آیا احمد خان باغی والی گیلان کی سرکوبی کے لئے فرہاد خان سردار مامور ہوا اور خود شاہ عباس خراسان کیطرف آیا عبدالمومن اسکے آنے کی خبر پا کر ماوراء النہر کو چلدیا خراسان کے کئی علاقے پہر اسکے تصرف مین آگئے شاہی دیردی خان حاکم لرستان بہاگ کر بغداد کو چلا گیا اس لئے اس نے ہمدان کو مراجعت کے اور اسے

در بند مین چلا گیا - اِس بادشاہ کو ضعف بصر کی بیماری تھی اور اسکی زوجہ مہد علیا سیدہ مرعشیہ مازندریہ بادشاہی معاملات مین کمال دخیل تھی امرا اوسکے دخل سے کمال ناراض تھے آخر وہ قتل ہوئی اس حادثہ سے انتظام بالکل بگڑ گیا یہہ حال سنکر مصطفے پاشا نے پھر آذربائیجان پر یورش کی اور محمد گرائی خان عادل گرائی خان تاتاری کے بھائی نے بھی اپنے بھائی کے خون کا دعویدار ہوکر قراباغ و شیروان مین بڑی خرابیان برپا کین - سنہ ہجری ہرات مین باہم علی قلی خان شاملو حاکم ہرات و مرتضی قلی خان حاکم مشہد سخت جنگ ہوا علی قلی خان نے جسکے پاس شہزادہ عباس بن شاہ محمد صفوی تھا چودہ مہینے تک مشہد کا محاصرہ رکھا چونکہ شہزادہ عباس نے بادشاہ کی برخلاف علی قلی خان کے ساتھہ اتفاق کرلیا ہوا تھا بادشاہ نے اوسکو اپنی دولت سے محروم کرکر شہزادہ حمزہ کو ولیعہد بنایا اور بذات خود خراسان پر چڑھائی کی جب قزلباش نے ملک سلیمان خان وزیر کو مار ڈالا تو فریقین مین صلح ہوگئی حکومت خراسان کی بدستور شہزادہ عباس کے نام پر قایم رہے سنہ ۹۹۳ مین عثمان پاشا رومی نے تبریز پر فتحیاب ہوکر شہر مین قتل عام کی مگر خود بھی اونہین ایام مین خناق کی بیماری سے مرگیا اوس کے مرتے ہی رومی فوج تبریز سے نکل گئی صرف قلعہ اونکے قبضہ مین رہ گیا اسی عرصہ مین امرای تکلو و ترکمان نے باغی ہوکر شہزادہ طہماسپ کو قزوین مین تخت نشین کیا اور شہزادہ حمزہ ولیعہد رات کے وقت خداویردی نام ایک قاتل کے ہاتھہ سے قتل ہوا شہزادہ ابوطالب اُسکی جگہہ ولیعہد قرار پایا سنہ ۹۹۴ مین عبداللہ خان ازبک بن سکندر خان نے ہرات و خراسان پر لشکر کشی کی اور ملک کو لوٹا جب ایسی ایسی بے انتظامیان وقوع مین آئین تو سنہ ۹۹۶ مین محمد شاہ نے اپنی مرضی سے سلطنت کو چھوڑا اور آٹھہ برس تک بحالت عزل زندہ رہ کر سنہ ۱۰۰۴ ہجری مین مرگیا

بہاگ گیا سیستان اس کے ہاتہہ آیا سنہ ۹ مین ہمایون ہندوستان کا بادشاہ شیر خان افغان
کے حملہ سے بہاگکر ایران مین پہونچا شاہ طہماسپ نے اسکی بڑی عزت کی ہمایون نے ایک
الماس چار مثقال چار دانگ کے وزن کا پیشکش کیا اور دس ہزار فوج اپنی مدد لیکر کابل
آیا اپنی موروثی ملک پر دوبارہ قبضہ پایا چون ۵۴ برس اس بادشاہ نے سلطنت کی ۶۳
سال کی عمر پائی سنہ ۹۸۴ھ مین مر گیا پانزدہم شہر صفر اسکی تاریخ وفات ہے ۔

شاہ اسمعیل ثانی بن شاہ طہماسپ بن شاہ اسمعیل اول صفوی

یہہ بادشاہ سنی مذہب تہا شیعون سے اسنے سخت تبرا کیا بہت سے امراء شیعہ قتل کر دیئے
سنیون کو بڑے بڑے مدارج عطا کئے اس سبب سے خویش و بیگانہ اسکا دشمن ہو گیا آخر
ہمشیرہ حقیقی نے سنہ ۹۸۵ھ مین اسکو زہر دیکر شہید کر دیا شہنشاہ روی زمین اسکی تاریخ
جلوس ہے اور شہنشاہ زیر زمین تاریخ وفات ۔

شاہ محمد بن شاہ طہماسپ صفوی

شاہ اسمعیل ثانی کے بعد یہہ ایران کے تخت پر بیٹہا مگر اسکی کم ہمتی اور آرام طلبی
کے سبب سے سلطنت مین طرح طرح کے فتور برپا ہوئے سلاطین ازبکیہ اور [illegible] نے
خراسان پر حملہ کیا روم کے سلطان نے آذربائیجان و شیروان کے لینے کا ارادہ کر لیا
عبد اللہ خان ازبک نے خوارزم سے خراسان کی حدود مین دست اندازی کی اور لڑائی مین
لیا سیستان مین قزلباش و سیستانیون کی باہمین سخت لڑائی ہوئی جسمین قزلباش نے شکست کہائی اور ملک محمود جو ایک [illegible]
کی اولاد مین سے تہا سیستان کے تخت پر بیٹہا آذربائیجان کے ملک مین مصطفی پاشا
کی سپاہ نے بہت سے قزلباش قتل کئے عادل گرای خان تاتاری لشکر لیکر شروان مین
آیا عند التقابل ارس خان مارا گیا قزلباش کو شکست فاحش ہوئی یہہ خبر پاکر میرزا
سلیمان وزیر ایران کا بہت سی فوج لیکر شروان کو گیا اور عادل گرائی خان کو
پکڑ کر شروان کو دوبارہ اپنے قبضہ مین لایا پہر عثمان پاشا پر حملہ کیا وہ بہاگ کر

کا مجمع اسکے پاس ہوگیا اول سنہ ۹۰۶ مین انہون نے شیروان پر حملہ کیا شاہ فرخ والی شیروان
بیس ہزار فوج کے ساتھہ اسکے مقابلہ کو نکلا اور لڑائی مین مارا گیا اسکا بیٹا بہاگ گیا۔

ابو المظفر شاہ اسمعیل صفوی

شاہ فرخ کی قتل کے بعد سنہ ۹۰۶ مین یہہ شیروان مین تخت نشین ہوا شیعہ مذہب کا
رواج دیا عراق عرب پر چڑہائی کی عراق عجم کو اپنے قبضہ مین لایا محمد خان شیبانی والی ماوراءالنہر
و ترکستان و طبرستان و خراسان ہرات سے بڑی فوج لیکر اس کے مقابلے کے ارادہ پر مرو مین
آیا جب آگے بڑہا تو شاہ اسمعیل نے مقام مشہد مقدس اُس پر حملہ کیا وہ بہاگ کر مرو مین چلا گیا
اور قلعہ بند ہوا شاہ اسمعیل چند ماہ محاصرہ کئے ہوئے شہر کے باہر پڑا رہا آخر جب جانا کہ
دشمن شہر باہر نکلکر نہین لڑتا تو ایک روز تہوڑی سی لڑائی کر کے شاہ بہاگ گیا محمد
شیبانی نے اسکا تعاقب کیا جب عین میدان مین پہونچا پس پا ہوکر لڑائی شروع
کی ہتیار ازبک قتل مین آئے محمد خان شیبانی بہاگ کر ایک چار دیواری مین گر کر
اور قتل ہوا یہہ فتح سنہ ۹۱۶ مین واقع ہوئی اور مملکت وسیع اسکے قبضہ مین آگئی سنہ ۹۲۰
مین سلطان سلیم قیصر روم دو لاکہہ سوار کے ساتھہ داخل ایران ہوا اور بمقام چالدران
کہ تبریز سے بیس فرسنگ ہے شاہ اسمعیل بہی فوج لیکر قیصر کے مقابل جا پہونچا فریقین مین
سخت لڑائی ہوئی ہزارون آدمی دونو طرف سے مارے گئے آخر دونو بادشاہ
اپنے اپنے دار الخلافت کو چلے گئے سنہ ۹۳۰ مین یہہ بادشاہ بسبب کثرت مے نوشی شراب کے بیمار ہو کر مر گیا۔

ابو المظفر شاہ طہماسپ بن شاہ اسمعیل صفوی

یہہ بادشاہ نو سال کی عمر مین تخت نشین ہوا سنہ ۹۳۰ مین ازبکیہ بادشاہون نے باہم
اتفاق کیا اور بڑی فوج لیکر اس پر چڑہ آئے لڑائی مین اسکو شکست ہوئی فوج
بہاگ گئی یہہ تہوڑی سی فوج کے ساتھہ میدان مین رہ گیا جب انکی فوج غنیمت پر
پڑ گئی تو یہہ اسیقدر فوج کے ساتھہ دشمن پر جا پڑا عبید خان ازبک زخمی ہوکر

مشہور ہوگیا تہا سادات کے سلسلہ مین انکا شجرۂ نسب امام موسی کاظم کے ساتہہ ملتا تھا
خواجہ علی صفی الدین کا پوتا صاحب کرامت و خوارق تہا امیر تیمور گورگان جب قیصر
روم پر فتحیاب ہوکر اردبیل مین آیا تو خواجہ علی کی زیارت کو حاضر ہوا اور اون کے
فرمانے سے روم کے سب قیدی چہوڑ دیئے خواجہ علی کے بعد شیخ صدر الدین مسند
نشین ہوا پہر شیخ جنید نے خلافت پائی اسکے پاس ہزارون لوگ ارادت مند جمع رہتے
تہے اس لیے میرزا جہان شاہ بن قرا یوسف ترکمان کو اس کے اجتماع سے سخت اندیشہ ہوا
اور کہلا بہیجا کہ تم میرے علاقے سے باہر نکل جاؤ شیخ اردبیل سے حلب مین اور حلب سے بکر مین
گیا امیر کبیر ابو النصر حسن بیگ آق قوینلو بکر کے حاکم نے شیخ کی توقیر کی اور اپنی بہن
خدیجہ بیگم کو نکاح مین دی جسکے بطن سے سلطان حیدر پیدا ہوا بکر سے شیخ گرجستان گیا
اور کفار کے ساتہہ جہاد کیا پہر شروان کو آیا امیر شروان اسکا اجتماع دیکہہ کر ڈرا
اور بڑی فوج کے ساتہہ شیخ پر حملہ آور ہوا لڑائی مین شیخ جنید شہید ہوا سلطان
حیدر شیخ کے بیٹے نے دوبارہ مریدون کو جمع کرکے امیر شروان پر فوج کشی کی
اور جنگ مین مارا گیا چونکہ سلطان حیدر بارہ ترکی تاج سرخ رنگ سر پر رکہتا تہا
اور مریدون کو بہی حکم تہا کہ ویسے اور اوسی رنگ کا تاج پہنین اسلئے لوگ اس
فرقہ کو قزلباش یعنے سرخ سر والے کہتے تہے سلطان حیدر کے تین لڑکے حسن بیگ آق
قوینلو کی لڑکی کے پیٹ سے یعنی سلطان علی شاہ علی سید ابراہیم تہے یہہ بعد شہادت
سلطان حیدر کے بکر مین گئے گمران کے اجتماع سے رستم بیگ بن حسن بیگ آق قوینلو
بہی گہبرا گیا اور ان کی جان کا خواہان ہوا سلطان علی نے رستم بیگ کے ہاتہہ سے
شہادت پائی شاہ اسمٰعیل و سید ابراہیم گیلان کو چلے گئے میرزا علی والی گیلان
نے المرتضی [illegible] تہے وہان رہے پہر شاہ اسمٰعیل دہان سے سنہ [illegible] مین چارسو
مرد دلاور کے ساتہہ جہانگیری کے عزم پر نکلا جب آذربائیجان مین آیا آٹہہ ہزار [illegible]

سفر کے وقوع میں آئے پھر شجاعت خان مالوہ میں ہنگامہ پرداز ہوا سلطان آدم رئیس گکھڑ ان
کا مقابلہ پیش آیا اور بڑی بڑی لڑائیان ہوئین آخر آٹھ سال دس مہینے سلطنت کر کے
سنہ ۹۶۰ھ مین یہہ بادشاہ مر گیا

فیروز شاہ بن اسلام شاہ بن شیر شاہ سور افغان

خورد سالی مین یہہ تخت نشین ہوا مگر اسکے ماموں نا خدا ترس نے تین روز کے بعد قتل کر دیا

مبارز خان المخاطب بعادل شاہ بن نظام خان خسر پورہ سلیم شاہ افغان سور

اس نے تخت نشین ہو کر شمشیر خان غلام زادہ شیر شاہ کو وزارت دی ہیموں بقال ہندو
کو مدار المہام و امیر الامرا بنایا چونکہ یہہ بادشاہ اسلام شاہ کی معصوم بچہ کا قاتل تہا تمام امرا و اس کے
حضور سے بیزار تھے جا بجا شورش برپا ہو گیا احمد خان افغان کہ برادر زادہ و داماد
شیر شاہ کا تہا پنجاب مین سکندر شاہ کی خطاب سے مخاطب ہو کر بادشاہ بنا ابراہیم خان
خسر پورہ عادل شاہ کا بھی متمرد ہو گیا اوس نے بھی بہت سا ملک اپنے قبضہ مین کر لیا سکندر شاہ
نے اسپر غالب آ کر دہلی پر قبضہ کر لیا اور دریائے سندھ سے لیکر دریائے گنگ تک قابض
ہو بیٹھا پھر سکندر نے آگرہ پر یورش کی اور قبضہ پایا پنجاب دہلی آگرہ سب سکندر شاہ
نے لے لئے اوسوقت عادل شاہ و ہیموں اور متمردون افغانون کے انتظام مین مصروف تھے
اس بے انتظامی کی خبر جب ہمایون بادشاہ نے کابل مین پائی پندرہ ہزار سوار لیکر سندھ سے
اتر آیا تمام پنجاب پر بے جنگ و جدل متصرف ہو گیا جب آگے بڑھا سکندر شاہ ہمایونی فوج
کے ساتھ مقابل ہوا مگر باوجودیکہ کثرت فوج تھی شکست کہا کر پہاڑ کو بھاگ گیا ہمایون نے
دھلی مین داخل ہو کر شاہی جلاس کیا اور سلطنت افغانی ختم ہوئی ـ

چھیالیسوان چمن سلاطین صفویہ کی ذکر مین جو ایران کے ملک مین حاکم تھے

اس خاندان کے بادشاہ شیخ صفی الدین اردبیلی کی اولاد تھی اس لئے اونکا لقب صفوی

مل گئی تو اُس نے بہت فوج جمع کی اسی غفلت کے وقت میرزا ہندال ہمایون کا بہائی اگرہ
مین باغی ہوگیا تین مہینے کے جشن کے بعد ہمایون کی آنکہہ کہلی اور شیر خان پر حملہ کیا
اور شکست کہائی یہی حال دوسری اور تیسری لڑائی مین ہوا آخر سلطنت سے دستبردار
ہوکر ایران کو چلا گیا کل ہندوستان کا بادشاہ شیر خان ہوگیا بادشاہ ہوکر اس نے پنجاب مین
قلعہ رہتاس کا بنوایا پہر راجہ پورن چندیر لشکر کشی کی اور فتحیاب ہوکر اسکو قتل کیا پہر راجہ
مالدیو حاکم اجمیر و جودہ پور و میرٹہہ پر فوج لیگیا اور غالب آیا ہند مین اسنے سرائین بہت
بنوائین مہمان خانے تعمیر کیے مہمانون کے لئے خرچ روزمرہ اپنی سرکار سے دیا چوری رہزنی
قزاقی کی بیخ اکہاڑ ڈالی ملک کو رونق دی مظلوم کی داد ظالم سے لی آخر عمر مین اس نے
یورش کی عین محاصرہ کے وقت شاہی باروت خانہ مین آگ لگ گئی اور بادشاہ اسی
صدمہ مین جلکر مرگیا قلعہ بہی اسی روز مفتوح ہوا اس بادشاہ نے پندرہ سال امارت کے
پانچ سال بادشاہت کے ۹۵۲ھ مین مرگیا کمال نیکنام و عادل و سخی بادشاہ تہا - قطعہ تاریخ وفات

شیر شہ آنکہ از سلامت او	شیر و بز آب را بہم مے خورد
چونکہ رفت از جہان بدار البقا	یافت تاریخ او ز آتش مرد ۹۵۲

جلال خان المعروف سلیم شاہ بن شیر شاہ افغان

شیر شاہ کے مرنے کے وقت عادل خان بڑا بیٹا اسکا رنتہنبور مین تہا امرا نے بمصلحت
چہوٹے بیٹے جلال خان کو تخت نشین کیا جب وہ واپس آیا تو اس نے بہی جلال خان کے
تخت نشینی پر رضامندی ظاہر کی اور بیانہ کے قلعہ کیطرف چلا گیا بادشاہ کی اسپر تسلی
نہوئی اور چاہا کہ کسیطرح بہائی کو قید کرلے یہہ سوچ کر فوج مامور کی عادل خان نے خواص خان
حاکم میوات کو مدد پر بلایا اور آپس مین لڑائی ہوکر عادل خان کو شکست ہوئی اور بہاگ گیا
اس فتح کے بعد بادشاہ کی مزاج مین غرور پیدا ہوگیا اور امرا سے دربار اکثر اس سے ناراض
ہوگئے پہلے ہیبت خان و اعظم ہمایون امرای ناظمان پنجاب برسرفساد ہوئے اور سخت سخت

تابع نارنول مین وہ اسپ فروشی کیا کرتا تہا پہر سکندر شاہ لودی کے وقت وہ جمال خان
جونپور کے حاکم کے پاس نوکر ہوا پہر حسن خان کا بیٹا شیر شاہ کا باپ امارت کے درجہ کو پہونچا
اور پرگنہ سہسرام و ٹانڈہ جاگیر مین پاکر وہان رہنے لگا شیر خان بدستور جمال خان کے پاس نوکر
رہا جب لودیون کی سلطنت جاتی رہی تو یہہ بہار کے حاکم کے پاس چلا گیا اور شیر مار کر
محمد شاہ حاکم بہار سے خطاب شیر خان کا حاصل کیا چند سال وہان رہا پہر ملک جنید برلاس کے
خدمت مین جو شاہ بابر کا ایک معتبر امیر تہا آیا ایک روز یہہ ملک جنید کے
ساتہہ بابر شاہ کے دربار گیا بادشاہ اسکو دیکہکر جنید کیطرف مخاطب ہوا اور کہا کہ اس
شخص کے قیافہ سے مجہکو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ شخص شریر اور خونریز ہے تم اسکو قید کرلو یا
مار دو کسی طرح کی نیکی کی امید اس سے نرکہو یہہ بات سنکر شیر خان وہان سے بہاگا اور
پہر بہار کو چلا گیا اور حاکم بہار کے مرنے کے بعد اسکے بیٹے خوردسال کا مختار بنا [illegible] اسی
وقت تاج خان حاکم قلعہ چنار گڑہ مر گیا تہا وہ قلعہ لیکر اس نے علیحدہ حکومت قائم کرلی تہوڑے
دنون مین بابر شاہ مر گیا اور ہمایون شاہ بادشاہ ہوا سلطان سکندر لودی نے پٹنہ پر
قبضہ پایا اس نے سکندر کی متابعت کرلی اور اسکے اتفاق سے جونپور مین جاکر وہ ملک
ہمایون کے قبضہ سے چہوڑا لیا ہمایون نے جونپور کو فوج کشی کی اور جونپور پہر لے لیا
سنہ ۹۴۰ھ مین اسکندر لودی مر گیا تو یہہ پٹنہ و بنگال مین خود سر حاکم ہو گیا ہمایون نے
اسپر لشکر کشی کی پہلے یہہ متابعت پیش آیا مگر جب ہمایون نے گجرات پر مہم کی تو یہہ
پہر برسر فساد ہوا گجرات سے واپسی کے وقت ہمایون نے اسکیطرف رخ کیا اس نے راجہ
چنتامن حاکم رہتاس کو فریب دیکر قلعہ لے لیا وہان اپنے قبایل رکہے اور خود ہمایون
کے ساتہہ معرکہ آرا ہوا اور شکست کہاکر چنار کو بہاگ گیا ہمایون اسکے کل علاقہ متعلقہ پر قابض
ہو گیا اس فتح کے بعد ہمایون نے حکم دیا کہ اب تین ماہ تک ہم عیش و عشرت مین رہینگے کوئی
شخص اس عرصہ تک کسی طرح کی بدخبر ہمکو نہ سناوے ورنہ قتل ہوگا شیر خان کو جب اسقدر فرصت

کابل کو کوچ کیا اور شاہ عالم ثانی کو تخت نشین کر گیا۔

شاہ عالم ثانی

تخت نشینی کے چند ماہ بعد غلام قادر روہیلے نے بادشاہ پر غالب آکر بادشاہ کو اندھا کر دیا پھر مہاجی سندھیا مرہٹہ نے دہلی کو فتح کیا تو بادشاہ اسکی قید مین آگیا آخر ۱۸۰۳ عیسوی مین دہلی انگریزون نے لی تو بادشاہ کے ایک لاکھہ روپیہ ماہواری تنخواہ مقرر کر دی اور وہ تا دم زیست لیتا رہا ۱۲۲۱ مین مر گیا۔

اکبر شاہ ثانی بادشاہ

اسکے وقت کمپنی بہادر کی حکومت پنجاب کی حدود تک پہونچگئی تھی مدت العمر یہہ ایک لاکھہ روپیہ ماہواری سرکار کمپنی انگریز سے پاتا رہا قلعہ دہلی کے اندر اسکی حکومت رہی آخر بروز جمعہ ۲۔ جمادی الثانی ۱۲۵۳ ہجری مین اسنے وفات کے ۹۰ برس کی عمر پائی۔

سراج الدین ابو ظفر بہادر شاہ

یہہ آخری بادشاہ خاندان بابری کا ہے شعر گوئی مین اسکو کمال حاصل تھا اسکا دیوان اشعار مشہور ہے ۱۸۳۷ عیسوی مین یہہ بادشاہ ہوا ۱۸۵۷ء تک ایک لاکھہ روپیہ تنخواہ پائی پھر انگریزون کے ہندوستانی و پوربی فوج سپاہ مستعد فساد و باغی ہو کر دہلے مین جمع ہوئے اور اسکو بادشاہ بنایا یہہ بھی فوج کے ساتھہ عاصی ہوا بعد فتح دہلی کے انگریزون نے اسکا روزینہ بند کر دیا اور دہلی سے لیجا کر رنگون ملک برہما مین قید رکھا چند سال یہہ معہ اپنے بھائی جوان بخت اور زینت محل عورت کے قید رہا آخر بہزار عجز و ناتوانی دیکھے فالج کی بیماری سے بیمار ہو کر ۱۲۷۹ ہجری مین مر گیا۔

پینتالیسوان چمن ذکر شاہان افغانی کی ذکر مین جو ہندوستان مین فرمان فرما رہے

شیر شاہ سور افغان اسکا اصلی نام فرید خان تھا اور اسکا دادا ابراہیم موضع نملہ

اوسکے اتفاق سے آکر محاصرہ دہلی کا کر لیا بادشاہ نے نجیب خان وسیلے کو اپنی مدد بلایا
اُس نے آکر ابو منصور کو شکست دی اور ابو منصور لکھنؤ کو چلا گیا اس فتح کے بعد نجیب خان اور
غازی الدین کام مختار ہو گئی چند روز کے بعد غازی الدین کے ساتھہ بادشاہ کی رنجش پیدا ہو گئی اور چاہا کہ ابو منصور کے پاس
لکھنؤ کو چلا جاے جب دہلی سی چلکر سکندرہ کے پاس پہونچا غازی الدین کے اشارہ سے مرہٹون کی فوج نے
بادشاہی خیمہ لوٹ لیا احمد شاہ بھاگ کر پھر دہلی مین آیا غازی الدین نے پکڑ کر اسکو ۱۱۶۵ھ
مین اندہا کر دیا چار سال چھہ ماہ اسکی سلطنت رہی۔

عزیز الدین محمد بن معز الدین بن بہادر شاہ الملقب بعالمگیر ثانی

غازی الدین کی اجازت سے عالمگیر ثانی بادشاہ ہوا اسکے وقت احمد شاہ ابدالی پھر ہندمین آیا
دہلی مین پہونچکر اس نے بڑی خرابی برپا کی بڑی بڑی عمارتین گرائین خزانہ شاہی اور اُمراؤ
اور رعایا سے کروڑون روپیہ لئے جسکی تعداد ایک سنگہانک پہونچگیی تہی محمد شاہ کی لڑکی
اس نے اپنے بیٹے تیمور کے نکاح مین دی اور عالمگیر ثانی کی لڑکی اپنے نکاح مین لی اور تخت
دہلی کا بدستور عالمگیر ثانی کو دیکر واپس چلا گیا اُسکے جانے کے بعد غازی الدین خان نے
بادشاہ کو قتل کر کر نعش اسکی جمنا مین پھینکدی اور خود جاٹون کے پاس جاکر پناہ گزین
ہوا مرہٹون نے جب میدان خالی پایا اپنا تسلط ملکون مین جما لیا پنجاب سے شاہزادہ تیمور
بن احمد شاہ ابدالی کو نکالدیا خود متصرف ہو بیٹھے یہہ خبر سنکر احمد شاہ ابدالی پھر ہندمین آیا
پانی پت کے میدان مین اسکی مقابل ہوئی اور شکست فاحش کھائی اسّی ہزار آدمی مرہٹو نکا مارا گیا دتا سندیا اونکا لشکر
کام آیا دوسری لڑائی سکندرہ کے قریب ملکر ہٹہ سی ہوئی اسکو بھی شکست ہوئی تمام فوج ماری گئی اور وہ چند آدمیون
کے ساتھہ بھاگ گیا اُسی سال مین سردار شیو دیو راے مرہٹہ ایک لاکھہ چالیس ہزار فوج جمع کرکے اور جاٹون کے
مدد ہمراہ لیکے دہلی کو آیا احمد شاہ ابدالی دریاے جمنا سے پار ہوکر مرہٹون کے مقابل
ہوا اور باوجود قلت فوج کے دشمنون پر فتحیاب ہوا بائیس ہزار سوار قید مین آئی پچاس
ہزار گہوڑے اور بہت سے توپین و خزانہ لوٹ مین لیا اس انتظام کے بعد احمد شاہ نے

تسلط سیر ہاتہی پا دی اور باتفاق چند امراؤ کے دو شخصون کو حسین علیخان کے قتل پر مستعد کر کر دکہن کے سفر مین اسکو قتل کرا دیا یہہ خبر پاکر قطب الملک عبد اللہ خان نے جو دہلی مین تہا بادشاہ پر فوج کشی کی اور آپس مین سخت لڑائی ہوئی آخر قطب الملک پکڑا گیا اور قید مین سے مر گیا اکیسوین سال جلوس کے نادر شاہ ایرانی دہلی پر حملہ آور ہوا پانی پت کی میدان مین دونو فوجون کا مقابلہ ہوا آخر صفائی ہوئی اور نادر شاہ محمد شاہ کے ساتہہ دہلی مین آیا اور قلعہ مین رہا تیسرے روز بازار مین افواہ ہوگئی کہ محمد شاہ نے نادر شاہ کو قلعہ مین قتل کر دیا ہے یہہ خبر پاکر شہر کے چند اوباشون نے نادر شاہ کی لشکر پر دست درازی شروع کی چند قزلباش قتل کر ڈالے یہہ خبر جب نادر شاہ نے پائی قہر نادری جوش مین آیا اور مسجد روشن الدولہ مین بیٹہکر شہر کے قتل و غارت کا حکم نافذ کیا ایک پہر تک شہر قتل ہوتا رہا پہر بہزار منت امرای دہلی کے حکم امان کا ملا نادر شاہ نے کروڑون روپیہ کا مال و نقد و جواہرات و تخت طاؤس شاہجہانی خزانہ شاہی سے لیا کروڑون روپیہ نقد امرای دہلی اور شہر والون سے جرمانہ وصول کیا بعد واپس چلا گیا بعد چند سال کے احمد شاہ ابدالی کابل سے منہ پر حملہ آور ہوا وزیر قمر الدین خان و شہزادہ احمد شاہ اسکے مقابلہ پر بہیجے گئے وزیر قمر الدین خان جنگ مین کام آیا امیر معین الملک اوسکے بیٹے نے فتح پائی ابدالی شاہ شکست کہا کر دفع ہوا — انہین دنون مین محمد شاہ بیمار ہوا اور تیس سال کی سلطنت کے بعد ۱۱۶۱ ہجری مین مر گیا ؛

احمد شاہ بن محمد شاہ

اس بادشاہ کے وقت ابو منصور خان سے وزارت پائی جاوید خان خواجہ سرای بادشاہ کا معتبر ہوگیا اس نے بادشاہ کو عیش و عشرت مین ڈالدیا اس لئے ابو منصور خان نے اوس کو مار ڈالا بادشاہ اس بات سے نہایت رنجیدہ ہوا اور منصب امیر الامرای و بخشی الملک کا غازی الدین خان کو عطا کیا ابو المنصور خان دہلی سے بہاگ کر سورج مل جاٹ کے پاس چلا گیا اور

سے بیٹے ذوالفقار خان کو وزارت کوکلتاش کو امیر الامرائی و بخشی الملکی دی ہمایون کے
امرا و سرداران بہت سے مارے امیر عبد اللہ خان و حسین علیخان سادات بارہہ جو شہزادہ محمد
فرخ سیر کے ماتحت عظیم آباد میں تھے انکو لکھا کہ شہزادہ فرخ سیر کو قید کر کے بھیجدین یہہ خبر پاکر
فرخ سیر نے حسین علیخان و عبد اللہ خان و غازی الدین عرف احمد بیگ کو اپنے ساتھ سازش
کر لی اور لشکر آراستہ مہیا کر کے الہ آباد کو آیا بادشاہ بھی اکبر آباد تک پہونچا فرخ سیر جمنا سے
پایاب اتر آیا اور فریقین میں سخت لڑائی ہوئی آخر بادشاہ نے شکست کھائی اور
بہاگ کر دہلی میں پہونچا اسد خان نے اسکو قید کر لیا جب فرخ سیر دہلی میں پہونچا تو اسکے حکم سے
۱۱۲۵ھ میں تسمہ کے ساتھ مار دیا گیا ایک سال چار مہینے سلطنت کی۔

محمد فرخ سیر بن عظیم الشان بن بہادر شاہ بن اورنگ زیب عالمگیر

اس بادشاہ نے جب سلطنت پائی حسین علیخان سید بارہ کو امیر الامرائی عنایت فرمائی اسکے
بہائی عبد اللہ خان کو قطب الملک کے خطاب سے مخاطب کر کے وزارت کا عہدہ بخشا وہ دونو
کل مختار و مدار المہام سلطنت کے قرار پائے کچھ مدت تک بادشاہ برائے نام بادشاہت کرتا رہا
آخر خود مختاری کا طالب ہوا اور باہم عداوت قائم ہوئی چونکہ اسوقت وہ دونو بہائی
کل سلطنت پر محیط تھے انہوں نے بادشاہ کو پکڑ کر قید کر دیا چند روز یہہ قید میں رہا آخر ۱۱۳۱ھ
میں تسمہ کے صدمہ سے شہادت پائی سات برس بادشاہت کی اس بادشاہ کے وقت بندا
جوگی گوبند سنگھ کے چیلے نے پہر پنجاب میں فساد برپا کیا بادشاہ نے عبد الصمد خان
دلاور جنگ کو اوسکی سرکوبی کیلئے مامور کیا اسنے بندا کو پکڑ لیا اور دہلی میں بھیجدیا چند
ماہ وہ قید رہا آخر بادشاہ کے حکم سے گردن مارا گیا۔

روشن اختر محمد شاہ بن خجستہ اختر بن جہاندار شاہ بن بہادر شاہ بن عالمگیر

فرخ سیر کے بعد محمد شاہ قید سے نکلکر بادشاہ ہوا حسین علیخان و قطب الملک عبد اللہ خان
کل مختار ہوئے مگر بادشاہ ان کی طرف سے بے فکر نہ تھا اور چاہتا تھا کہ کسی طرح ان کے

بیٹون بیدار بخت و دلاور خان کے مارا گیا۔

ابو المظفر قطب الدین محمد معظم بہادر شاہ عالم بادشاہ غازی

اپنے بہائی اعظم شاہ کو قتل کرکر تخت نشین ہوا ذوالفقار خان نواب کو آصف الدولہ کا خطاب
بخشا منعم خان خانخانان کو وزیر بنایا چونکہ دکہن کا ملک پر آشوب تہا جلوس کے پہلے ہی
سال اجمیر مین گیا راجہ جے سنگہ و بیجے سنگہ پسران راجہ جسونت سنگہ سے راٹہور وجودہ پور
کا ملک لے لیا وہان سے اپنے بہائی شہزادہ کام بخش و غازی الدین کے رفع فساد کے لئے
دکن مین داخل ہوا عند المقابلہ شہزادہ کام بخش زخمی ہوکر مرگیا پہر بادشاہ بسبب فساد بندا
ہو گرو گوبند سنگہ کے چیلے کے جنہنے سرہند وغیرہ بہت سا ملک پنجاب کا لوٹ لیا تہا پنجاب
کی طرف آیا سکہہ شکست کہا کر بہاگ گئے اور بادشاہ نے لاہور مین جنبے مقام کیا اور وہان ہی
بیمار ہو کر سنہ ۱۱۲۴ مین مرگیا بادشاہ کے مرنے کے بعد ذوالفقار خان کی تجویز سے یہہ تجویز
قرار پائی کہ دریاے راوی سے لیکر پشاور و کابل وغیرہ تک تمام ملک شاہزادہ رفیع الشان
کے متعلق رہے اور اکبرآباد و صوبجات دکن و خاندیس و برہان پور و بیجاپور شہزادہ
محمد حیات کے زیر حکم ہوا اور لاہور و دہلی و ملتان و اورنگ آباد و بنگالہ و سندہ و ٹہٹہ شہزادہ
محمد معزالدین کے زیر حکم تصور کیا جائے خطبہ و سکہ کل ملک مین محمد معزالدین کے نام کا
جاری رہے اور جو تہا بہائی عظیم الشان بالکل محروم کیا جائے جب یہہ خبر عظیم الشان نے
پائی مستعد فساد کے ہوا مگر تینون بہائیون نے باہم ملکر اسکو قتل کردیا چونکہ عظیم الشان
کا خزانہ و مال بیشمار باقی تہا اسکی تقسیم بہائیون نے بحصص مساوی چاہی مگر محمد معزالدین نے
اوس مین سے ایک حصہ دینا منظور نکیا اس لئے دو بہائی اتفاق کرکر معزالدین کے ساتہ
مستعد جنگ کے ہوئے اور لڑائی مین دونو مارے گئے۔

محمد معزالدین جہاندار شاہ بادشاہ بن محمد معظم بہادر شاہ

تینون بہائیون کو قتل کرکر یہہ بادشاہ لاہور مین تخت نشین ہوا اسد خان کو وکالت اور

بزور مسلمان کیا گوبند سنگھ سکھون کے گرو نے جو پنجاب مین شورش برپا کیا اور کوہستان کے راجون
کے ملک مین دست انداز ہوا اسکو جلا وطن کیا اسکے بیٹے سرہند مین قتل کئے سنہ ۱۰۸۲ مین ہندو ست
نامیہ فقیرون نے بڑا مجمع کیا ایک عورت جسکے ساحرہ ہونے کی مشہوری ہوگئی تھی انکی پیشوا
ہوئی علاقہ نارنول انہون نے لوٹ لیا بادشاہ نے شہزادہ محمد اکبر کو انکی سرکوبی کے لئے
بھیجا اور وہ ہندو بمقابلہ پیش آئے آخر مارے گئے اس بادشاہ کی سلطنت کے وقت اگرچہ
انتظام اچھا رہا مگر مرہٹون کے فساد سے بڑی بے انتظامی پیدا ہوگئی پہلے سیوا جی مرہٹہ نے
غارتگری سے جمعیت حاصل کرکے بہت فوج جمع کرلی اور افضل خان بادشاہی سپہ سالار
کو دکن مین مار ڈالا اور بڑی لوٹ لوٹی بیجاپور کے قریب تک اسنے ملک لوٹ لیا اسلئے شائستہ
خان سپہ سالار سیوا جی کی سرکوبی کو گیا جنگ مین اسکا بیٹا مارا گیا اور وہ واپس آیا سیوا جی
نے فرصت پاکر شہر سورت کو لوٹا اور ایک کروڑ روپیہ کا مال لے گیا اسواسطے دوبارہ عالمگیر نے
راجہ ماہر کو بہتیار فوج دیگر سیوا جی کے مقابلہ پر بھیجا وہ جوانمرد سیوا جی کو پکڑ لایا اور ہر مہم مین جسکے
فوج اسنے منتشر کردی مگر سیوا جی چند ماہ کے بعد قید سے بھاگ گیا اور دوبارہ اجتماع کرکے اسنے اضلاع مغربیہ لوٹ لئے شہر سورت
کو دوسری مرتبہ غارت کیا قلعہ سنگھ گڑھ جو بہار کے ملک مین واقع ہے دخل پاکر اسنے اپنا خطاب راجہ مقرر کیا گولکنڈہ پر بھی اوسنے
حملہ کیا اور رعایا سے بہت سا روپیہ لیا گولکنڈہ پر متصرف ہوکر اوسنے شاہانہ جلاس کیا اور مقام جنجی وویلور وغیرہ مین اپنی فوج مامور کی
اور مدراس و سرنگاپٹم تک متصرف ہوکر بمبئی پر یورش کی مگر دخل نہ ہوا اس طرح پر جب اسکی حکومت پہونچی تو بیمار ہوکر مر گیا
اور اسکے بیٹے سنبھاجی نے گدی پائی اوسکی سرکوبی کو لشکر مامور ہوا اور وہ گرفتار ہوکر قتل ہوا
اسکے مارے جانے کے بعد دوبارہ سلطنت عالمگیر کے مقامات مفتوحہ مرہٹون مین
ہوگئی سنہ ۱۱۱۹ مین عالمگیر بادشاہ پچاس سال سلطنت کرکے مرگیا اور محمد اعظم شاہ تخت نشین
ہوا یہہ خبر پاکر شاہزادہ عظیم الشان بنگالہ سے ستر ہزار سوار کے ساتھہ اکبرآباد مین آیا
اور بہادر شاہ نے کابل سے بڑی فوج کے ساتھہ حرکت کی اور متھرا تک آکے پہونچا اور بہ
اتفاق شاہزادہ عظیم الشان کے اعظم شاہ کے ساتھہ جنگ کیا جس مین اعظم شاہ معہ اپنے

اور ہر چند گیا مگر قلعہ فتح نہ ہوا بلکہ پھر بھی کئی مرتبہ فوج شاہجہانی بسر کردگی دارا شکوہ وغیرہ قلعہ قندہار پر بھیجی گئی مگر کامیابی نہوئی سنہ ۱۰۶۵ میں دارا شکوہ ولی عہد ہوا ملک پنجاب کا اُسکی جاگیر میں ملا شہزادہ مراد بخش کو گجرات اورنگزیب کو دکن شاہ شجاع کو بنگال کی ولایت سپرد ہوئی سنہ ۱۰۶۷ میں بادشاہ بیمار ہوگیا بادشاہ کے بڑے بیٹے دارا شکوہ نے کل اختیار سلطنت پر پایا اور شہزادے بدظن ہوگئے جابجا باغی ہوکر اپنے خطبے سکہ جاری کردیئے سلیمان شکوہ بن دارا شکوہ محمد شجاع کے مقابلہ کو مامور ہوا اور بنارس میں لڑائی ہوئی اورنگزیب بُرہان پور سے لشکر لیکر اکبر آباد کو آیا شہزادہ مراد بخش اورنگزیب کی شامل ہوا دارا شکوہ بڑی فوج لیکر اُنکے مقابل ہوا اور شکست کہائی بہاگ کر لاہور کو چلا گیا اورنگزیب نے دار الخلافت پر قابض ہوکر بادشاہ کو قید کرلیا شاہزادہ مراد بخش بھی اُسکی قید میں آیا دارا شکوہ کے تعاقب میں پنجاب تک گیا جب وہ سندھ کو بہاگ گیا تو عالمگیر الہ آباد میں آیا اور شاہ شجاع کو شکست دی اور اجمیر پہونچا دارا شکوہ نے باوجود قلت فوج کے اُسکے ساتھ سخت جنگ کیا آخر بہاگا اور چاہا کہ قندہار کو جائے جب دادر کے مقام پر پہونچا وہان کے زمیندار نے جو دست پروردہ اور مرہون منت دارا شکوہ کا تھا اسکو مکر و فریب کے ساتھ پکڑکر عالمگیر کے پاس بھیجدیا عالمگیر نے اسکو شہید کردیا شہزادہ مراد بخش بھی مقتول ہوا شاہجہان بادشاہ سات برس تک بیٹے کی قید میں رہا سنہ ۱۰۷۶ میں بیمار ہوکر مرگیا بتیس سال سلطنت کی چہتر سال کی عمر پائی۔

ابو المظفر محی الدین اورنگزیب عالمگیر بادشاہ غازی

یہہ بادشاہ باپ کو قید اور بہائیوں کو قتل کرکے سنہ ۱۰۶۸ میں تخت نشین ہوا شہر اورنگ آباد اُس نے آباد کیا ولایت دکن بیجاپور و حیدر آباد و گلکنڈہ وغیرہ پر قبضہ لیا سندھ تک اُس کی عملداری ہوگئی بڑے بڑے راجے آشام و کامروپ وغیرہ جو منحرف ہوگئے تہے اس نے اطاعت کئے سبب تعصب مذہبی کے سیکڑوں بت خانے گرائے مسجدین بنوائین ہزاروں ہندوون

باتفاق امرائے گجرات کے دکہن سے اکبرآباد مین آیا اور تخت نشین ہوا یہہ خبر پاکر آصف خان وزیر نے داور بخش کو قید کرلیا اور آگرہ مین پہنچکر سرفرازی پائی —

ابوالمظفر شہاب الدین محمد صاحبقران ثانی شاہجہان بادشاہ غازی

جلوس کے دن اس بادشاہ نے چار کروڑ اسی لاکہہ روپیہ نقد جواہر کیہہ بیگہہ زمین چار سو موضع بادشاہی کی حصول کے شکرانہ مین وقف کیے ملک کا انتظام نہایت خوبی اور بے تعصبی کے ساتہہ کیا سنہ ۱۰۴۱ مین فرنگیون نے ہوگلی مین قلعہ بنوایا قاسم خان ناظم بنگالہ نے اسکو بارود ت دیکر اوڑا دیا چار ہزار چار سو فرنگی قتل مین آئے ایک ہزار مسلمان شہید ہوا دس ہزار مسلمان جو فرنگیون کی قید مین تہے رہا ہوئی سنہ ۱۰۴۴ مین بروز نوروز تخت مرصع پر جسکا نام تخت طاؤس تہا اجلاس کیا یہہ تخت سات برس کے عرصہ مین ایک کروڑ روپیہ صرف ہوکر بنا تہا اسی لاکہہ روپیہ کا جواہرات ایکہزار تولہ سونا اسکی تیاری مین صرف ہوا محمد شاہ کے وقت تک یہہ تخت شاہان چغتائی کے پاس تہا پہر نادر شاہ ایرانی لے گیا سنہ ۱۰۴۷ مین علی مردان خان قلعدار قندہار نے شاہ عباس صفوی سے برخلاف ہوکر قلعہ شاہجہان کے سپرد کیا اور خود حاضر ہوکر امرائے دربار مین منسلک ہوا نظامت کشمیر اور پنجاب کی اسکے سپرد ہوئی سنہ ۱۰۴۸ مین خطہ تبت مفتوح ہوا راجہ اسکا مطیع ہوا بادشاہ کابل اور کشمیر کو گیا عمارت باغ شالامار و مقبرہ جہانگیر کی ختم ہوئی قلعہ لاہور کی عمارت شروع ہوئی اکبرآباد مین مقبرہ ممتاز محل کی عمارت کی تیاری ہوئی سنہ ۱۰۵۲ مین بادشاہ اجمیر مین گیا اور ایک بڑی دیگ جسمین اکیس چالیس من چانول پختہ ہون بنواکر وقف کی اور ایک مسجد سنگین کی بنوانے کا حکم دیا سنہ ۱۰۵۶ مین شاہجہان بدخشان کو گیا اور نذر محمد خان والی بلخ و بدخشان پر فتحیاب ہوکر ستر لاکہہ روپیہ کا مال لیا سنہ ۱۰۵۸ مین شہر شاہجہان آباد آباد ہوا قلعہ و مسجد جامع تعمیر ہوئی نواب سعد اللہ خان و بہادر خان و راجہ جسونت سنگہ قلعہ قندہار کی تسخیر کے لیے جو شاہ عباس کی قبضہ مین آگیا تہا مامور ہوئی اورنگزیب شہزادہ بہی ملتان سے

مین آئی غیاث بیگ نورجہان کا باپ وزیر بنا سنہ ۲۲ مین رانا امر سنگہ بن رانا پرتاب سنگہ بن ادے سنگہ نے بہی شہزادہ خورم اطاعت قبول کی سنہ ۲۶ مین بادشاہ مندو مین گیا ملک عنبر وغیرہ امراے دکہنی اطاعت مین آئی سنہ ۲۹ مین ملک عنبر نے پہر سرکشی کی اور شاہزادہ خورم اُسکی سزا دہی کو مامور ہوا بادشاہ کشمیر کے سیر کو گیا اور ارادہ کیا کہ ہر سال کشمیر کو جایا کریگا چونکہ نورجہان بیگم نے بادشاہ کی مزاج پر سخت تسلط پالیا تہا اور اُسکی تجویز سے شاہزادہ خورم کا ایک علاقہ جاگیر ضبط ہوکر شہریار کو ملگیا تہا اسواسطے شاہزادہ خورم برملا باغی ہوگیا اور بڑا لشکر لیکر دہلی کو آیا راجہ بکراجیت اوسکے مقابلہ پر مامور ہوا اور عندالمقابلہ مارا گیا پہر بادشاہ شہزادہ کے تنبیہ کے لیے خود سوار ہوا اور شہزادہ مالوہ کو چلا گیا سنہ ۳۲ شہزادہ خورم نے شہزادہ پرویز کے مقابلے سے شکست کہائی اور قلعہ رہتاس کو چلا گیا مہابت خان خانخانان نے اس جنگ مین بڑی خدمتین کی تہین اسلیے بادشاہ اُسپر بڑا مہربان تہا مگر چند روز مین نورجہان بیگم نے مہابت خان کو شہزادہ خورم کے ساتہہ سازش ہونے کی تہمت لگائی اور بادشاہ اُسکی گرفتاری کے تیار مین ہوگیا مگر مہابت خان نے کابل کے سفر مین بادشاہ پر قابو پاکر اپنی قید مین کرلیا اور نورجہان کے لشکر کو شکست دے بادشاہ کو بعزت وحرمت کابل لے گیا وہان جاکر چہوڑدیا بادشاہ کی آزادی کے بعد نورجہان بیگم مہابت خان کے قتل کے فکر مین ہوئی اور وہ بہاگ گیا ماہ صفر سنہ ۳۶ کو شاہزادہ پرویز برہانپور مین مرگیا شہزادہ خورم نے پہر استقلال بہم پہونچایا مہابت خان نے اوس سے سازش کرلی آخر ماہ صفر سنہ ۱۰۳۷ مین بادشاہ نے کشمیر مین ضیق النفس کی بیماری سے بیمار ہوکر لاہور کو معاودت کی رستہ مین ۲۸ ماہ صفر کو مرگیا آصف خان نے پہلے شاہزادہ داود بخش کو مصلحتاً تخت نشین کیا لاہور مین شہریار نورجہان کے داماد نے شاہی اجلاس کیا لاہور مین پہونچکر شہریار اور داود بخش کی آپس مین لڑائی ہوئی شہریار گرفتار ہوکر مکحول ہوا ادہر شہزادہ خورم

علاقہ پر قبضہ پایا کابل بسبب مرجانے محمد حکیم میرزا کے زیر حکومت اکبری کے آگیا سنہ ۹۹۴ھ مین
کشمیر فتح ہوئی سنہ ۹۹۷ھ مین اکبر خود کشمیر کی سیر کو گیا سنہ ۱۰۰۱ مین شاہزادہ مراد گجرات
و دکہن کی حکومت پر مامور ہوا اوس نے وہان جا کر احمد نگر فتح کیا سہیل خان امیر الامرای
عادلشاہی ستر ہزار سوار کے ساتہہ شہزادے کے مقابل ہوا اور زخمی ہوکر بہاگ گیا سنہ ۱۰۰۸
مین شہزادہ مراد بسبب کثرت پینے شراب کے مرگیا اور شہزادہ دانیال کو دکہن کی حکومت
ملی الہ آباد مین شہزادہ سلیم باغی ہوا قلعہ اسیر اکبری قبضہ مین آیا ابراہیم عادل شاہ
والی بیجاپور نے اطاعت قبول کی سنہ ۱۰۱۱ مین شیخ ابو الفضل میر منشی جو دکہن سے آتا تہا راستے
مین بایمای شہزادہ سلیم نرسنگہ دیو بوندیلہ کے ہاتہہ سے قتل ہوا بادشاہ نے شہزادہ سلیم
کی سزادہی کے لیے خود الہ آباد جانے کا ارادہ کیا مگر بسبب مرجانے مریم مکانی والدہ شہزادہ
سلیم کے توقف رہی سنہ ۱۰۱۳ مین شہزادہ دانیال برہانپور مین بیمار ہوکر مرگیا بادشاہ
نے اسکا نہایت غم کیا اور خود بہی بیمار ہوکر بدہ کے روز تیرہوین جمادی الثانی سنہ ۱۰۱۴ مین وفات
پائی اکیاون سال سلطنت کی چونسٹہہ سال کی عمر پائی —

محمد سلیم نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ بن اکبر بادشاہ

پنجشنبہ کے روز چوہوین جمادی الثانی سنہ ۱۰۱۴ مین یہہ بادشاہ آگرہ کے تخت پر بیٹہا
شہزادہ خسرو اسکا بیٹا جسکو اکبر نے جہانگیر کی بغاوت کے وقت ولیعہد کیا تہا بر سر فساد
ہوا آگرہ سے بے اجازت لاہور کو چلا آیا بادشاہ نے اسکا تعاقب کیا اور ایک ہی
لڑائی مین اسکی فوج متفرق ہوگئی اُسکے امرا پکڑے گئے شہزادہ دریای چناب سے
اوترتا ہوا پکڑا گیا لاہور کے باہر پہانسیان قایم ہوکر شہزادہ کی خیر خواہ اسکے روبرو
قتل ہوئے شاہزادہ قید ہوا سنہ ۱۰۱۷ کو شاہزادہ پرویز باتالیقی آصف خان وراجہ
مان سنگہ دکہن کیطرف مامور ہوا شیر افگن خان زوج نور جہان بیگم دختر غیاث بیگ طہرانی
بادشاہ کی اشارہ سے قطب الدین خان کے ہاتہہ سے مارا گیا نور جہان بیگم بادشاہ کے نکاح

مراجعت

...ن آرام کیا شاہ طہماسپ نے اپنا بیٹا سلطان داد و امیر بداغ خان قاچار دس ہزار سوار کے
ساتھہ اسکی مدد پر مامور کیا مدد وہان سے آکر پہلے میرزا عسکری سے قندھار لیا اور حسب الاقرار جو
وقت رخصت کیا تھا یہہ قلعہ شاہزادہ مراد کے حوالے کر دیا پھر کابل پر فوج کشی کی میرزا کامران
بھاگ گیا اور یہہ کابل کے تخت پر بیٹھا شہزادہ اکبر سے ملکر خوش ہوا پھر بدخشان کو فتح کیا اور
طالقان پر چڑھائی کی انکے پیچھے کامران پھر کابل مین آکر متصرف ہو گیا اسلیے ہمایون وہان سے
معاودت کرکے کابل مین آیا کامران شکست کھاکر محصور ہوا آخر کامران بلخ کو بھاگ گیا اور پیر محمد خان
والی بلخ سے مدد لیکر بدخشان کے کسیقدر علاقہ پر قابض ہو گیا ہمایون نے بدخشان مین جاکر
طالقان کے قلعہ مین کامران کو گھیر لیا کامران باطاعت پیش آیا اور بھائیون مین صلح ہو گئی
سنہ ۹۵۶ھ مین ہمایون نے بلخ پر لشکرکشی کی راستے مین کامران و عسکری دونو بھائی اس کے
مقابل ہوئے ہمایون زخمی ہوکر بامیان کو بھاگ گیا کامران نے تیسرے مرتبہ کابل پر دخل پایا
مگر ہمایون بھی دوبارہ فوج جمع کرکر کابل آیا عند المقابلہ میرزا عسکری اسیر ہوکر بعد جان بخشی کے
مکہ معظمہ کو بھیجا گیا میرزا ہندال قتل ہوا میرزا کامران پنجاب کو گیا مالک آدم قوم گکھڑون کے
سردار نے اسکو پکڑ کر ہمایون کے پاس بھیجدیا ہمایون نے اسکو اندھا کرکر مکہ شریف کیطرف
روانہ کر دیا سنہ ۹۶۱ھ مین حسب الطلب امرای سلطنت دہلی کے پندرہ ہزار سوار کے ساتھہ
اس نے ہند کو کوچ کیا اور بے جنگ و جدل پنجاب پر قبضہ پایا دیپالپور سے آگے بڑھکر افغان
فوج بیرم خان کے مقابل ہوئے اور شکست کھاکر بھاگ گئے پھر سکندر شاہ افغان اسی
ہزار سوار کے ساتھہ مقابل ہوا اور منہزم ہوکر پہاڑ کیطرف چلا گیا اور ہمایون نے دوبارہ دہلی
مین داخل ہوکر بادشاہی اجلاس کیا شہزادہ اکبر و خان خانان بیرم خان کو سکندر شاہ
کے تعاقب پر بھیجا اور خود دہلی مین رہا آخر چھہ مہینے کے عرصے کے بعد ساتوین ربیع الاول
سنہ ۹۶۳ھ مین کتاب خانہ کی چھت سے گر کر مر گیا —

جلال الدین محمد اکبر بادشاہ بن ہمایون بن بابر

اجلاس کیا یہہ خبر پاکر یہہ آگرہ کو چلا مگر شیرخان افغان نے راستہ گھیر لیا عند المقابلہ ہمایون
نے شکست کہائی بہت سی فوج گنگا مین ڈوب گئی خود بہی یہہ دریا مین بہہ گیا اور
ایک سقا کی مدد سے باہر نکلا وہان سے یہہ آگرہ مین آیا اور میرزا ہندال و کامران سے
صلح کی اور چاہا کہ ان کے اتفاق سے شیرخان پر حملہ کرے مگر کامران اسکے بے اجازت پنجاب
کو چلا گیا اس نے ناصر میرزا وغیرہ کو فوج دیکر شیرخان کی سرکوبی کو بہیجا اس لڑائی مین
شیرخان نے شکست کہائی اور قنوج کو بہاگ گیا قطب خان شیرخان کا بیٹا کام آیا یہہ خبر
پاکر ہمایون ایک لاکہہ سوار کے ساتہہ قنوج کو گیا جب دریاے گنگ سے اترا محمد سلطان میرزا
نے جو ایک رکن رکین سلطنت تہا کامران کی اغوا کی باعث سے بیوفائی کی اور اپنا لشکر لیکر
علیحدہ ہوگیا دوسرے مرتبہ یہہ آفت آئی کہ برسات شروع ہوگئی اور ہمایونی لشکرگاہ
جو نشیب مین تہی پر آب ہوگئی اسباب خراب ہوگیا فوج متفرق مقامات پر جا اتری ایسے
وقت مین شیرخان آپہونچا اور لڑائی شروع کردی تہوڑی سی لڑائی کے بعد ہمایون کے
فوج بہاگ نکلی خود بادشاہ دریا مین سے بہزار مشکل نکلا اور آگرہ مین ٹہہرنا مناسب نہ سمجہکر
لاہور آیا لاہور سے ٹہٹہ پہونچا بہائی اسکے پنجاب وغیرہ کو چہوڑکر کابل کو چلے گئے
چندے ہمایون بہکر مین رہا پہر جیسلمیر کو گیا وہان کے راجہ کو مخالف پایا پہر راجہ مالدیو کے پاس گیا
اور اوسکو بدنیت پاکر امرکوٹ کی راہ لی امرکوٹ کے راجہ نے بڑی خاطر کی اور اوسی جگہہ شہزادہ
اکبر تاریخ پانچوین رجب روز یکشنبہ سنہ ۹۴۹ھ مین پیدا ہوا وہان سے قندہار پہونچا وہان میرزا
عسکری اسکا بہائی تہا اس نے اس کے پکڑنے کی تدبیر کی اسنے خبر پالی اور ہمراہیون کو وہان سے
چہوڑکر دس سوارون کے ساتہہ خراسان کو گیا میرزا عسکری نے اسکے پیچہے اسکا خیمہ لوٹ لیا
اور شہزادہ اکبر کو قید کیا پہر ہمایون سیستان کے راستے ہرات مین پہونچا اور اپنے حال کا خط
بذریعہ سلطان محمد شاہ بن شاہ طہماسپ صفوی شاہ طہماسپ کی خدمت مین لکہہ بہیجا وہان
سے یہہ بڑی عزت کے ساتہہ عراق مین طلب ہوا اور چند سال بہ تجمل شاہانہ اسنے

ازبک پر یورش کی اور فتح پا کر ساٹھ ہزار فوج جمع کر لی بخارا و سمرقند پر قبضہ پایا آٹھ
بعد تیمور سلطان و عبد اللہ خان و جانی بیگ خان ترکستان سے بخارا پر فوج لائے
بابر ان سے شکست کھا کر شادمان کو چلا گیا اور دوبارہ شاہ اسماعیل سے مدد لیکر بخارا پر حملہ کیا
ایسی شکست کھائی کہ سوائے کابل کے کہیں دم نہ لیا سنہ ۹۲۵ میں اپنے ہند کی طرف رخ کیا اور بہیرہ
تک آ کر چلا گیا دوسری مرتبہ لاہور و دیپالپور تک پہونچا تیسری مرتبہ ستلج تک پہونچکر واپس
گیا آخر سنہ ۹۳۰ میں پندرہ ہزار سوار کے ساتھ سندھ کے راستے ہندوستان میں آیا پانی پت کے
میدان میں سلطان ابراہیم لودی ڈیڑھ لاکھ فوج کے ساتھ مقابل ہوا اور شکست کھا کر مارا گیا اور
بابر دہلی کے تخت پر بیٹھا بڑا بھاری خزانہ دہلی کا اسکے ہاتھ لگا افغانوں کی شور و فساد کا
انتظام اس نے آہستگی کیا ان سے کئی لڑائیاں لڑا راے چند بھان چوہان و ناگ چند و کرم سنگہ
وغیرہ امرا جنہوں نے میوات میں فساد برپا کیا تھا سنہ ۹۳۳ میں قتل کیے راے سید [illegible]
والی چندیری نے محاصرہ میں خودکشی کر کے مر گیا قنوج و کالنجر مفتوح ہوئے آخر جمادی الآخر
کی پانچویں تاریخ سنہ ۹۳۷ میں یہہ بادشاہ بیمار ہوکر مر گیا نعش اس کی دہلی سے کابل
کو لے گئے اور دفن کی

نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ بن بابر شاہ

بابر کے بعد اس نے ہند کا تخت پایا ملک پنجاب و پشاور و لمغان و کابل و بامیان و حصار
فیروزہ اپنے بھائی کامران کو دیا میوات کا علاقہ میرزا ہندال دوسرے بھائی کو علاقہ
سنبھل میرزا عسکری تیسرے بھائی کو دیا سنہ ۹۳۸ میں اس نے کالنجر کے راجے کو مطیع کیا
پھر جونپور گیا اور محمود بن سکندر لودی کی مجمع کو توڑا پھر چنار پر حملہ کیا شیر خان و تاتار خان
کا حاکم متابعت پیش آیا سنہ ۹۴۲ میں بہادر شاہ دکھن نے ہمایون پر چڑھائی کی اور شکست
کھا کر چلا گیا سنہ ۹۴۳ میں شاہ اسماعیل صفوی کی فوج نے قندھار لے لیا اور شیر خان افغان
نے قلعہ چنار پر قابض ہوکر شورش برپا کی میرزا ہندال اسکے بھائی نے آگرہ میں بادشاہ

اس فتح کے بعد یعقوب حاکم ہوا مگر اجلاس کے چند روز بعد شہر کے قاضی کو بلا کر حکم دیا کہ آج
کی تاریخ سے نماز کی اذان اہل تشیع کے طور پر تمام شہر میں پڑہی جاۓ لفظ علی ولی بعد کا
اس میں بڑہا دو قاضی نے یہہ بات نمانی اور قتل ہوا قاضی کی شہادت کے بعد شہر کے
کل سنی جمع ہوگئے اور قاسم خان میرِ بحری سپہ سالار فوج اکبری کو معہ فوج شہر میں بلا لیا
یعقوب یا سی خوف کے بہاگ گیا کشمیر میں اکبری تسلط ہوا -

چوالیسواں حصہ شاہان خاندان بابریہ کے ذکر میں جو ہند میں بادشاہ رہے

ظہیر الدین محمد بابر شاہ بن عمر شیخ بن میرزا سلطان ابو سعید

یہہ بادشاہ پہلے سنہ ۸۹۹ میں بعمر بارہ سال کے اپنے باپ کے مرنے کے بعد اندجان کے تخت
پر بیٹہا مگر اسکے چچا سلطان احمد والی سمرقند اور اسکے ماموں محمود شاہ والی مغلستان و میرزا
بایسنقر بن میرزا ابو سعید اور اسکے بہائی جہانگیر وغیرہ اسکے ملک کے طامع ہوئے اور یہہ
سمرقند و فرغانہ و اخی و آوش وغیرہ کے مقام پر کئی لڑائیاں ان سے لڑا اور شکست کیا کر
[illegible] امیر سوار کے ساتہہ بہاگا اور اسی قدر فوج کے ساتہہ سمرقند پر قبضہ کر لیا امیر وفا جو
[illegible] اُزبک کے طرف سے وہاں حاکم تہا بہاگ گیا سنہ ۹۰۶ میں شیبک خان فوج لیکر سمرقند پر
[illegible] محصور رہکر تاشکند گیا وہان سے مغولستان کا رستہ لیا وہاں بہی ٹہرنا نہوا
[illegible] ہوا قندز پہونچا اور با اتفاق فوج حاکم قندز کے کابل پر یورش کے
[illegible] بہاگ گیا اس نے کابل و بدخشان و غزنین پر قبضہ کر لیا
[illegible] کے قندہار پر حملہ کیا محمد مقیم و شاہ بیگ ذو النون کے
[illegible] گیا شیبک خان ازبک نے محمد مقیم و شاہ بیگ کے مدد
[illegible] دیا سنہ [illegible] میں جب شیبک خان شاہ
[illegible] پر حملہ کیا اور قندز میں پہونچکر تساہل کر

...احصہ

...اسی سال مین وفات کے قضائے الٰہی تاریخ نکلی +

غازی شاہ چک

...ہ ایک امیر امرائے کشمیر سے تہا قوم شیعہ کے اتفاق سے اپنی آقا کی اولاد کو جو شاہ میر کے وقت
...سے بادشاہ چلے آتے تہے محروم کرکر خود بادشاہ ہوا یہہ بہادری ملک سینے بہت فتح کیا تبت
...ولے لیا شیعہ مذہب کو رواج دیا اپنے صلبی بیٹے کو بسبب تخلف مذہب کے قتل کیا دو سال
...دو مہینے سلطنت کے سنہ ۹۷۱ مین مر گیا ظالم اسکی تاریخ ہے +

حسین شاہ برادر غازی شاہ چک

یہہ بادشاہ اہل تعصب شیعہ تہا اس نے مولانا شمس الدین اور ملا فیروز علمائے اہل سنت کو بہر بلا کر
قتل کر دیا خود بہی سنہ ۹۷۷ مین قولنج کی بیماری سے مر گیا چہہ سال حکومت کی۔

علیشاہ برادر حسین شاہ

سنہ ۹۷۷ مین اس نے بادشاہ ہوکر حسین چک اپنے بہائی کو قید کیا حیدر خان و سلیم شاہ پسران
نازک شاہ کو جو مدعی سلطنت کے ہوئے تہے شکست دے راجہ بہادر حاکم کشتوار پر حملہ آور ہوکر
اسکی لڑکی شنکر دیو اپنے پوتے یعقوب خان کی نکاح مین لی فتح خاتون اپنی لڑکی شہزادہ سلیم
اکبر شاہ کے بیٹے کے نکاح مین دی اسی کے وقت کشمیر مین بے وقت برف برس کر قحط عظیم
نمودار ہوا لاکہون کشمیری جلا وطن ہوکر چلے گئے اور یہہ سنہ ۹۸۶ مین مر گیا۔

یوسف شاہ ولد علی شاہ چک

یہہ بادشاہ عیاش و شراب خوار تہا اس لئے کشمیریون نے اسکو معزول کرکر ہندوستان کو نکال دیا
اور یہہ اکبر بادشاہ سے مدد لیکر پہر آیا اور قابض ہوا چونکہ اپنے استقلال کے بعد اس نے اکبر
کی اطاعت چہوڑ دی تہی اس لئے پہر اکبر کی فوج سنہ ۹۹۴ مین داخل کشمیر ہوئے اور یہہ ڈ...
کر امرائے اکبری کو جا ملا انہون نے اسکو قید کر لیا اسکے مقید ہونے کے بعد یعقوب شاہ...
بیٹے نے فوج جمع کرکر اکبری فوج کے ساتہہ جنگ کیا اور وہ شکست کہا کر...

محمد شاہ بن شاہ حسن بن حیدر شاہ

فتح شاہ کے بعد محمد شاہ معزولی سے پہر بادشاہ ہوا مگر برائے نام تہا کل مالک قوم چک کے امراء تہے سنہ ٩٢٠ مین پہر ماگری و ملک ابدال ملک کاجی کی آپس مین لڑائی ہوئی اور تمام ملک چار حصون مین تقسیم ہوا ایک حصہ ملک ابدال دوسرا ملک گوہر تیسرا ملک علی جو تہا کاجی چک کے حصہ مین آیا بادشاہ کا روزینہ مقرر ہو گیا سنہ ٩٣٩ مین میرزا کامران ہمایون شاہ کا بہائی کشمیر مین آیا اور تسلط پاکر خطبہ ہمایون شاہ کے نام کا جاری کیا مگر کشمیریون نے جنگ صعب کیا اور محرم خان کامران کے ناظم کو نکال دیا اور پہر مالک ہوئے سنہ ٩٤٠ مین سکندر خان ولد سلطان سعید خان والی کاشغر نے کشمیر مین آکر اپنا تسلط کر لیا اور کچہہ مدت رہکر بسبب بے انتظامی دہتما کے واپس چلا گیا اور محمد شاہ کبہی معزولی اور کبہی بحالی کی حالت مین رہا آخر سنہ ٩٤٢ ہجری مین بیمار ہوکر مر گیا۔

سلطان شمس الدین بن محمد شاہ

اس بادشاہ نے نہایت بے اختیاری کے ساتہہ ایک سال سلطنت کے سنہ ٩٤٥ مین مر گیا۔

اسمٰعیل شاہ بن محمد شاہ

اس نے اپنے وقت کاجی چک کو کل مختار بنایا اسکی لڑکی اپنے نکاح مین لی چونکہ شیعہ کشمیری بسبب تسلط کاجی چک کے اسکے وقت بڑے زور شور مین تہے سنیون کو یہہ بات ناگوار گزری اور آپس مین سنی شیعہ کی بڑی لڑائی ہوئی اور بادشاہ سنہ ٩٤٨ مین مر گیا۔

نازک شاہ بن فتحشاہ کشمیری

اسمٰعیل شاہ کے بعد ابراہیم اسکا بیٹا جانشین ہوا مگر جب میرزا حیدر شیر شاہ بادشاہ دہلی کی مدد سے کشمیر پر متسلط ہوا تو اسنے نازک شاہ کو تخت نشین کیا اور خود مختار کل بنا اسنے کشمیری شیعہ بہت قتل کئے انکو ملک سے نکال دیا آخر انہین شیعون نے بڑا مجمع کیا اور میرزا حیدر پر آپڑے میرزا لڑے جوانمردیان کین اور سنہ ٩٥٨ مین شہید ہوا بادشاہی

...راجہ جموں کی لڑکی تھی سلطنت کے چھوڑنے پر سخت ملامت کی اسلئے پھر واپس آیا شاہی...

...خان نے اسکو پھر کشمیر میں داخل ہونے نہ دیا اور آپس دونو کی لڑائی ہو کر یہہ پکڑا گیا اور قید

...کی حالت میں سنہ ۸۲۹ھ میں مر گیا۔

شاہی خان المخاطب بزین العابدین

کشمیری بادشاہوں میں یہہ بے تعصب بادشاہ تھا اسکے وقت جستقدر ہندو کشمیر سے جلا وطن ہوئے تھے پھر آگئے اور آباد ہوئے تالاب ولر میں اسنے عالی عمارت سیرگاہ بنوائی ایک مسجد تعمیر فرمائی بادشاہ کاشغر کے ساتھ اسنے جنگ آزمائی کی اور فتحیاب رہا باون سال اسنے سلطنت کی سنہ ۸۷۷ھ میں جنت نصیب ہوا۔

حاجی خان المخاطب حیدر بن زین العابدین

ایک سال دو ماہ اسنے سلطنت کی سنہ ۸۷۸ھ میں بحالت مستی محل سے گر کر مر گیا۔

شاہ حسن ولد حیدر شاہ

یہہ بادشاہ عیاش تھا بارہ سو قوال خوش مقال اسکے دربار میں صرف گانے پر نوکر تھا اسکے بیخبری کے سبب سے ملک میں بے انتظامی ہو گئی میر شمس الدین عراقی نے بایما سلطان حسین میرزا والی خراسان کے کشمیر میں آکر شیعہ مذہب جاری کیا بہت سے لوگ اوس مذہب میں داخل ہو گئے اور عداوت کی بنیاد قائم ہو گئی ـــــ بارہ سال اس بادشاہ نے سلطنت کی سنہ ۸۹۳ھ میں مر گیا۔

فتح شاہ بن آدہم خان بن سلطان زین العابدین

شاہ حسن کے مرنے کے بعد اول اسکا بیٹا محمد شاہ تخت نشین ہوا مگر بسبب صغر سنی معزول ہو کر... فتح شاہ بادشاہ ہوا اسکے وقت میں شمس الدین عراقی نے امرائے قوم چک سب شیعہ کر لئے اور امرا... شیعہ و سنی میں سخت تکرار و مجادلہ ہوا ـــ یہہ بادشاہ ایک مرتبہ معزول ہو کر پھر... کامیاب ہوا آخر سنہ ۹۲۳ھ میں مر گیا۔

یہہ بادشاہ رحیم و کریم دینی تہا قصبۂ علاؤالدین پورہ اسنے آباد کیا [illegible] مین مر گیا۔

سلطان شہاب الدین کشمیری

بقول صاحب تواریخ فرشتہ علاؤالدین کا بہائی اور بقول صاحب تواریخ اعظمی اسکا بیٹا تہا اسنے کشمیر کی سلطنت کو وسعت دی کوہ تبت و دیگر مقامات فتح کیا کابل اور کوہ سلیمان پر قبضہ پایا شاہ کاشغر پر غالب آ کر تبت کا ملک لیا کشتوار و نگرکوٹ پر فتح پائی فیروز شاہ بادشاہ دہلی کے ساتہہ جنگ کئے قصبہ شہاب الدین پورہ اپنے نام پر آباد کیا بتخانے بہت سے گرائے مسجدین تعمیر کین آخر [illegible] مین مر گیا۔

سلطان قطب الدین برادر سلطان شہاب الدین

اسنے شہر سری نگر مین اپنے نام پر قطب الدین پورہ ایک محلہ آباد کر کے تخت گاہ بنایا شاعری مین اسکو کمال دخل تہا چنانچہ یہہ مطلع اسکی تصانیف سے ہے مطلع ای بگرد شمع رویت عالمی پروانۂ ٭ از لب شیرین تو شوریست در ہر خانۂ ۔ سولہ سال اسنے بادشاہی کی [illegible] مین مر گیا اسکے وقت سید علی ہمدانی کشمیر مین آئے اور یہہ انکا مرید ہوا۔

سلطان سکندر بت شکن بن قطب الدین کشمیری

یہہ بادشاہ کشمیر کے نامور بادشاہون مین سے ہے اس نے اسلام کے شیوع مین سخت کوشش کی مسماری بتخانہائے کے سبب بت شکن خطاب پایا سید علی ہمدانی کا مرید ہوا علم کو ترقی دی اسکے وقت امیر تیمور گورگان کوہ جمون پر آیا اور یہہ اطاعت ظاہر کر کے مورد تحسین ہوا پچیس سال نو مہینے چھہ روز سلطنت کے [illegible] مین رحلت کی ٭

سلطان علی شاہ بن سلطان سکندر بت شکن

اسنے بادشاہ ہو کر حکم دیا کہ میری قلمرو کے کل ہندو مسلمان ہو جائین ورنہ قتل ہونگے چنانچہ جسمین مسلمان ہوئے بہت سے قتل میں آئے باقیماندہ بہاگ گئے سنہ ۸۲۳ھ مین اسنے حج کے سفر کا ارادہ کیا سلطنت شاہی خان اپنے بہائی کے سپرد کی جب روانہ ہو کر سیالکوٹ پہونچا اسکی ہمرہیت نے

دس ہزار فوج تھی اس نے حکم دیا کہ ہر ایک سپاہی تین تین تیر ایک ہی مرتبہ مخالف کے فوج پر چلائے چنانچہ ایک ہی مرتبہ تیس ہزار تیر لودیہ فوج پر جا پڑا تو ہزاروں مارے گئے باقیماندہ بھاگ گئے شاہ حسین نے فتح پائی اس فتح کا حال سنکر ملک سہراب ودیر اسماعیل خان بلوچ فتح خان روہیلہ جو اپنے اپنے ملک میں با اختیار حاکم تھے شاہ حسین کی اطاعت میں آئے چونتیس سال شاہ حسین نے سلطنت کی سنہ ۹ میں بیمار ہوکر فوت ہوا۔

سلطان محمود بن فیروز شاہ بن شاہ حسین لنگاہ

یہہ شخص نہایت کم عقل اور عیاش تھا بکمال بدنامی و بے انتظامی ستائیس سال سلطنت کے جب کل امراء سلطنت کے ناراض ہوگئے تو زہر دیکر ہلاک کر دیا۔

سلطان حسین ثانی بن محمود بن فیروز شاہ بن شاہ حسین

خوردسالی کی عمر میں یہہ بادشاہ مسند نشین ہوا لنگر خان بلوچ اسکا مدار المہام و وزیر مقرر ہوا اسی عرصہ میں بابر شاہ کیطرف سے سلطان حسین ارغون ملتان پر قابض ہوا اور یہہ سلطنت ختم ہوئی

تینتالیسواں چمن سلاطین اسلام کی ذکر میں جو کشمیر کے خطہ میں بادشاہ رہے

شاہ میر المخاطب بسلطان شمس الدین یہہ شخص راجہ رنجن دیو بن شودیو برہمن راجہ کشمیر کا وزیر تھا جب راجہ مرگیا اسکا بیٹا راجہ چندر دیو خوردسال رہا اسلیئے رانی کوتاہ دیو راجہ کی رانی فرمان فرما ہوئی چونکہ شاہ میر وزیر سلطنت پر اختیار کلی پاچکا تھا رانی نے اسکے تسلط سے عاجز آکر اسلام قبول کیا اور شاہ میر کو تخت سلطنت کا دیدیا اس روز سے اسلام کی سلطنت کشمیر میں شروع ہوئی اور یہہ بادشاہ سنہ میں جان بحق تسلیم ہوا۔

سلطان جمشید بن شاہ میر شمس الدین

اس بادشاہ نے صرف ایکسال سلطنت کے پہر اسکا بھائی علیشاہ پہر غالب آیا اور اسکو قتل کر دیا۔

سلطان علیشاہ المخاطب بعلاؤالدین کشمیری

ترخانی جو شاہ بیگ ارغون کی فوج کا سپہ سالار تہا قابض ہوا اور سلطانی خطاب پاکر اپنے نام کا خطبہ و سکہ جاری کر دیا پہر مرزا محمود قابض ہوکر بادشاہ ہوا اور دونو بادشاہون مین کبہی صلح اور کبہی لڑائی رہتی اکبر بادشاہ نے ان دونو کی نا اتفاقی سنکر پہلے محمود کی سلطنت پر قبضہ کیا پہر میرزا باقی بن میرزا عیسے ترخانی پر فتحیاب ہوا۔

بیالیسوان چمن اُن بادشاہون کے ذکر مین جو ملتان مین حاکم تہے

مسلمانی سلطنت اول ملتان مین عماد الدین محمد ابو القاسم کے وقت ہوئی پہر اقوام متفرقہ قابض ہے سلطان محمود غزنوی کے وقت اسپر قوم ملاحدہ قابض تہی ان سے اوسنے لیا اور تک سلاطین غزنوی کے قبضہ مین رہا پہر قوم قرامطہ ملتان پر قابض رہے ان سے غوریون نے لیا اور دو سو برس تک شاہان دہلی کے قبضہ مین چلا آیا ۸۴۷ھ مین بسبب عدم توجہ شاہ دہلی کے شیخ یوسف قریشی جو اولاد شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی سے تہا شہر والون کے اتفاق سے حاکم بنا اور چند سال حکومت کی پہر

سلطان قطب الدین لنگاہ

فرمان فرما ہوا یہ شخص سردار سہرا نام قوم لنگاہ موضع سوی کا مقدم تہا اسنے بطمع جاہ و مال شیخ یوسف کو لڑکی دی اور اسکا مقرب بنا اور بہزار مکر و فریب شیخ یوسف پر غالب آکر اسکو ملتان سے نکالدیا وہ دہلی مین سلطان بہلول لودی کے پاس چلا گیا اسکے جانیکے بعد قطب الدین خطاب پاکر سہرا حاکم ہوا سولہ برس حکومت کی ۸۶۴ھ مین مر گیا۔

شاہ حسین لنگاہ بن قطب الدین لنگاہ

اس بادشاہ کے وقت ملتان کی سلطنت نے کمال رونق پائی علاقہ شور کوٹ و جہنگ و چنیوٹ اسکے قبضہ مین آیا حکومت نے وسعت دکہلائی شیخ یوسف قریشی سلطان بہلول لودی سے مدد لیکر بڑے لشکر کے ساتہہ ملتان پر چڑہ آیا اسوقت حاکم ملتان کے پاس

جب کھیم شاہ نے ملی سلطان علاؤ الدین حاکم بنگال کے پاس گیا اور تا دم عمر وہین رہا۔

اکتالیسوان چمن ان بادشاہون کے ذکر مین جو سندہ و ٹہٹہ مین حاکم رہے ہین

سب سے اول مسلمانون حکام سے اس ملک مین عماد الدین محمد قاسم ثقفی خلیفہ ولید کے وقت حجاج بن یوسف امیر خراسان کے حکم سے آیا پہلے اسنے کیچ و مکران فتح کیا پھر آگے بڑھ کر تمام سندہ مین مسلمانی دین پہیلایا پھر غوریہ سلطنت کے وقت سلطان ناصر الدین قباچہ با اختیار حاکم ہوا جسکا ذکر غوریہ بادشاہون کے ذکر مین مذکور ہو چکا ہے پھر ۹۱۲ھ مین شجاع بیگ نے امیر دخل پایا۔

امیر شجاع بیگ المشہور شاہ بیگ ارغون بن امیر ذو النون

اسکا باپ اور یہہ امیر الامراء و سپہ سالار سلطان میرزا بادشاہ ہرات کا تہا قندہار مین اسکی حکومت تہی پہلے وہ قندہار سے آکر بعض علاقہ سندہ پر قابض ہوا پہر جب بابر بادشاہ نے قندہار کا قلعہ لے لیا تو وہ سندہ مین آیا اور جام فیروز و جام صلاح الدین سندہ کے حکام پر جو باہم عداوت رکہتے تھے غالب آکر شہر ٹہٹہ تک متصرف ہوگیا خطبہ سکہ اپنے نام کا جاری کیا آخر ۹۳۰ھ مین مر گیا یہہ بادشاہ بڑا عالم و فاضل تہا تصنیفین اسکی شرح عقائد نسفی و شرح کافیہ و حاشیہ مطول و غیرہ مشہور ہین اور علما کے نزدیک نہایت معتبر۔

شاہ بیگ بن امیر شجاع بیگ بن امیر ذو النون

اس نے اپنی سلطنت کے وقت سندہ کی مملکت کو وسیع کیا قلعہ بہکر و حصار بلدہ سیہوان کو نئے سرے سے بنوایا ہمایون بادشاہ شیر شاہ کے غلبہ کے وقت طالب امداد اسکے پاس گیا اس نے چہہ مہینے آج کل مین گزران دی اور ہمایون اس سے نا امید ہو کر ایران کو چلا گیا اس نے بتیس سال سلطنت کی اور ۹۶۲ھ مین بیمار ہو کر مر گیا۔

میرزا عیسے خان ترکمان ترخان نے

شاہ بیگ کے مرنے کے بعد اسکی سلطنت دو حصے مین تقسیم ہو گئی ٹہٹہ مین میرزا عیسے خان

آخر اڑتیس سال بکمال استقلال سلطنت کرکے سنہ ۸۴۴ھ مین مرگیا اسکے وقت قاضی شہاب الدین
جونپوری مین بڑا عالم و فاضل صاحب تصانیف استاد کل تہا جس سے ہزارہا خلقت فیضیاب ہوتی تہی۔

سلطان محمود بن سلطان ابراہیم بن ملک سرور سلطان الشرق

اس بادشاہ کے وقت میں اسکی اور سلطان محمود حاکم مالوہ چندبار جنگ ہوئے آخر شیخ چاندہ
جو ایک بزرگ زمانہ کے تہے فریقین کی آپس مین صلح کرادی اس بادشاہ نے دہلی پر بہی
یورش کی اور محاصرہ تک نوبت پہونچائی مگر سلطان بہلول لودی نے اسکو کامیاب ہونے نہ دیا
بائیس سال اس نے سلطنت کے سنہ ۸۶۲ھ مین بیمار ہو کر مرگیا۔

سلطان محمد شاہ بن محمود شاہ شرقی

یہہ بادشاہ کم عقل اور مغلوب الغضب تہا اس نے برخلاف مرضی بی بی راجی اپنی والدہ کی حسن خان چہوٹے
بہائی اپنے کو قتل کردیا اسلئے امرائے اس سے ناراض ہو کر اسکو بہی مار ڈالا۔

سلطان حسین بن سلطان محمود شرقی

اس بادشاہ نے بہلول لودی کے ساتھہ صلح کرلی اور راجہ اڑیسہ پر فتحیاب ہو کر اسکو
مطیع کیا بنارس کا قلعہ بنوایا پہر راجہ گوالیار پر فوج لیگیا اور فتحیاب ہوا بعد حصول فتح کے
[illegible] چند کے جب اسکو بڑی استقامت حاصل ہوگئی تو پہر دہلی پر چڑہائی کی اور محاصرہ
[illegible] اس وقت بہلول نے اطاعت مان لی اور کہا کہ سلطان شہر دہلی معہ دوازدہ کروہ
[illegible] میرے قبضہ مین رہنے دیوے باقی سب ملک لے لے مگر اس نے کمال غرور اور تکبر
[illegible] چندرو جہونے پر مستعد ہو کر اسکے ساتھہ معرکہ آرا ہوا اتفاقاً سلطان
[illegible] کہ کل توپخانہ و سلاح خانہ و اسباب فوج کا بہلول کے قبضہ
[illegible] تہوڑے سواروں کے ساتھہ جان بچا کر بہاگ گیا
[illegible] کے بستے کچہہ زور کہا جب بہلول مرگیا اور
[illegible] دہلی پر لشکر کشی کی اور شکست کہا کر

اس لئے صنعم خان خان خانان اس کی سرکوبی کو مامور ہوا اور یہہ معہ اپنے بیٹے جنید خان
کے سنہ ۸۱۳ہ مین مقتول ہوا ؛

چالیسوان چمن سلاطین شرقیہ کے بیان مین جو جونپور مین حاکم رہے تہے

ملک سرور خواجہ جہان سلطان الشرق پہلے یہہ بادشاہ سلطان محمد بن فیروز شاہ
بارگاہ کا وزیر تہا جب سلطنت محمود شاہ فیروز شاہ کی پوتی نے پائی اس نے اسکو بیٹا بنایا
سلطان الشرق خطاب عطا فرمایا جونپور و بہار و ترہت آباد کا ملک اسکو عطا کیا بادشاہ بنا دیا
اس نے بادشاہ ہو کر بڑی جمعیت حاصل کی سلطنت کو رونق دی جب سلطان محمود کی سلطنت
ہو گئی تو اس نے پرگنہ کول و رامری تک لے لیا آخر سنہ ۸۰۲ہ مین مرگیا۔

سلطان مبارکشاہ بن ملک سرور خواجہ جہان سلطان الشرق

اصلی نام اس بادشاہ کا ملک قرنفل تہا اس نے اپنے وقت خطبہ و سکہ اپنے نام کا جاری کیا
یہہ بات سنکر محمود شاہ نے اقبال خان وزیر کے ساتہہ لشکرکشی کی قنوج کے پاس فریقین ایک
دوسرے کے روبرو چالیس روز تک اترے رہے دریای گنگ درمیان تہا آخر بے جنگ فریقین
واپس ہوئے دو سال بادشاہ نے سلطنت کی اور سنہ ۸۰۴ہ مین انتقال کیا۔

شاہ ابراہیم شرقی بن ملک سرور خواجہ جہان شرقی

شرقیہ بادشاہون مین یہہ بادشاہ عالم فاضل مہربان قدردان دیندار نیکوکار تہا اس کے
وقت شہر جونپور علما و فضلا و مشائخ اہل ہنر و کمال کا معدن بنا ہوا تہا اسکے وقت سلطان
محمود قنوج پر متصرف ہو گیا اور چند مدت رہ کر دہلی کو چلا گیا اسکے جانے کے بعد یہہ پہر قنوج پر
متصرف ہوا سنہ ۸۰۹ہ مین اسنے دہلی کے لینے کا ارادہ کیا جب گنگا پر پہونچا سنا کہ سلطان مظفر
گجراتی مالوہ پر قابض ہو گیا ہوشنگ کو قید کر لیا ہے اب ارادہ یہہ رکہتا ہے کہ سلطان
محمود شاہ دہلی کی مدد کے لئے دہلی مین آئے یہہ سنکر یہہ گنگا سے واپس جونپور کو چلا گیا۔

شاہ بن باربک شاہ تخت نشین ہوا اسکو شہزادہ نام حبشی غلام نے سوتے ہوئے ۱۱-
ل ۸۹۶ھ میں شہید کردیا اور خود بادشاہ ہوا مگر امراء نے دو مہینے کے بعد اسکو ماردیا
دیا کہ فتح شاہ کی دو سالہ لڑکی کو بادشاہ کریں لڑکی کے والدہ نے منظور نہ کیا اور اندل
حبشی امیر الامراء کو تخت نشینی کی اجازت دی چنانچہ اندل حبشی فیروز شاہ کا خطاب پاکر
زمان فرما ہوا اڑھائی برس سلطنت کرکے ۸۹۹ھ میں فوت ہوا پھر **محمود شاہ** بن فیروز شاہ نے
تخت پایا اسے امیر حبش خان بدر حبشی نے قابو پاکر قتل کردیا اور خود مظفر شاہ خطاب لیکر
بادشاہ ہوا امراء اسکے جور و ظلم سے بہت تنگ آکے تو تین سال کے بعد جمع ہوکر اسپر خروج
کیا آخر شریف مکے فدیر کے ہاتھ سے ۹۰۰ھ میں قتل ہوا بدر حبشی کی قتل کے بعد سلطان
علاؤالدین شریف مکے تخت نشین ہوا اس نے کل حبشی قوم کو اپنے علاقہ سے نکالدیا
خواجہ نور قطب عالم کا مرید ہوا ۹۲۷ھ میں رحلت کی پھر شاہ نصیب بن علاؤالدین نے بادشاہی
اسکے وقت بابر شاہ دہلی کی سلطنت پر غالب آیا اور چند امرائے دربار لودیہ کے اور
سلطان ابراہیم لودی کی لڑکی دہلی سے اسکے پاس آکر پناہ گزین ہوئی اس نے دوراندیشی کے
طور پر شاہ بابر کی خدمت میں تحائف بھیجے اور راضی کردیا اسکے مرنے کے بعد محمود نام ایک
امیر بنگال پر قابض ہوا مگر شیر شاہ افغان نے اسپر تسلط پاکر ملک لے لیا سلیم شاہ بن شیر شاہ
کی بادشاہت کے وقت سلیم خان المخاطب **بسلطان بہادر بن محمود** نے بنگال
میں خروج کرکے کل علاقہ خالی کرالیا خطبہ سکہ اپنے نام کا جاری کردیا اس لئے سلیم شاہ نے
سلیمان کرانی افغان کو بڑی فوج دیکر بنگال کو بھیجا عند المقابلہ سلطان بہادر قتل اور سلیمان
کرانی افغان قابض ہوا سلیم شاہ کے مرنے کے بعد یہ خودمختار ہوا اور علاقہ اوڑیسہ
یورش کرکے فتح کرلیا اکبر بادشاہ کے وقت اس نے اطاعت ظاہر کرکے اپنے آپ کو
اور پچیس سال سلطنت کرکے ۹۸۱ھ میں مرگیا اسکے بعد اسکا بیٹا داؤد خان افغان
حکومت پائی مگر بسبب عیاشی و کم عقلی کے انتظام نہ کرسکا تب اکبر بادشاہ کا نافرمان

جب بغرا خان مر گیا تو سلطان محمد تغلق نے قدر خان نام اپنا نائب بنگالہ میں بھیجا فخر الدین
اپنے ایک مقرب کے ہاتھ سے مارا گیا اور فخر الدین حاکم بالاستقلال ہوا اسیر علی مبارک
سنہ ۷۴۱ھ میں غالب آیا اور قتل ہوا اسکے بعد علی مبارک نے اپنا خطاب علاؤ الدین کیا اور بادشاہ
ہوکر خطبہ اپنے نام کا جاری کیا اوسکو حاجی الیاس نام ایک امیر نے مار ڈالا اور اپنا خطاب سلطان
شمس الدین بھنگڑہ مقرر کرکے بادشاہ ہوا اس نے شہر حاجی پور بنایا ملک جاجنگر فتح کیا ولایت
کو وسعت دی تیرہ سال تک وہ خود مختار رہا سنہ ۷۵۴ھ میں فیروز شاہ بادشاہ دہلی نے بنگال پر
فوج کشی کی آپس میں سخت لڑائی ہوئی آخر حاجی الیاس نے اطاعت مان لی اور پانچ برس کے
بعد سنہ ۷۵۹ھ میں مر گیا اس کے بعد اسکا بیٹا شاہ اسکندر یہہ بھی تابع شاہ دہلی کا رہا
اور سنہ ۷۶۹ھ میں مرا پھر غیاث الدین سکندر شاہ نے حکومت پائی اور سنہ ۷۷۵ھ
میں فوت ہوا پھر سلطان السلاطین بن غیاث الدین نے حکومت پائی اور خود
مختار رہکر سنہ ۷۸۵ھ میں انتقال کیا پھر سلطان شمس الدین ثانی بن سلطان السلاطین
تخت نشین ہوا چونکہ یہہ خورد سال تہا سلطنت کا اختیار ایک شخص ہندو کانس نام نے
حاصل کیا تین سال کے بعد شمس الدین مر گیا اور راجہ کانس ہندو نے حکومت پائی پھر اسکا بیٹا
جیل المخاطب بسلطان جلال الدین مسلمان ہوکر بادشاہ ہوا اور نہایت استقلال سے
سلطنت کرکے سنہ ۸۱۲ھ میں فوت ہوا پھر سلطان احمد بن جلال الدین نے سلطنت
پائی اور سنہ ۸۳۰ھ تک بادشاہی کی پھر ناصر الدین نام ایک غلام سلطنت پر قابض ہوا مگر امرائے
دربار نے اسکو مار دیا اور مسمی ناصر شاہ کو جو اولاد سلطان شمس الدین بھنگڑہ سے تہا اور
نہایت عسرت کے ساتھہ گزارہ کرتا تہا بادشاہ بنایا اور سلطنت راجہ کانس کے خاندان سے منتقل
ہوکر پھر بھنگڑہ خاندان میں آگئی یہہ سنہ ۸۶۲ھ میں مر گیا اور باربک شاہ بن ناصر شاہ فرمانفرما
ہوا اس نے آٹھہ ہزار غلام حبشی جمع کئے امارت و وزارت حبشیوں کو عطا کی سنہ ۸۷۹ھ میں
مر گیا اس کے بعد یوسف شاہ ولد باربک شاہ نے حکومت پائی اور سنہ ۸۸۷ھ میں رحلت کی

سے کوبی کو مامور ہوئے اور بہہ مدت تک محصور رہکر قلعہ مین لڑتا رہا آخر شتاب قلعہ حوالے کر دیا اور خود اکبر کی خدمت مین بحالت قید پہونچا اُسنے اسپر رحم کرکر وظیفہ مقرر کر دیا اور اکبرآباد مین رہنے کی اجازت دی -

اونتالیسوان چمن بادشاہان بنگالہ وسنارگانو ولکہنوتی وبہار وغیرہ بطور اجمال

مسلمان بادشاہون کے وقت سب سے اول جسنے اس ملک پر یورش کی اور غالب آیا محمد بختیار خلجی تہا یہہ سلطان قطب الدین ایبک کے حکم سے اس ملک مین گیا اور راے لکہمنیہ بن لکہمن سے وہ ملک لیا بنگالی کی راجا جون کو بہی مطیع کیا سب سے خراج لیا اسلام کو پہیلایا دور دور تک گہوڑا دوڑایا پہر اُسکا ارادہ ہوا کہ کوہستان تبت ودیگر علاقجات ترکستان کو مفتوح کرے اس ارادہ پر بارہ ہزار لشکر کے ساتہہ وہ پہاڑ مین گیا اور بہت دور تک فتح کرتا چلا گیا آخر ایک جگہہ شکست کہائی اور واپس آنے کے وقت کل فوج اسکی دریا مین غرق ہوگئی اور یہہ ایکسو آدمی کی ساتہہ واپس آیا اور اُسی غم وغصہ مین بیمار ہوکر مر گیا اُسکے بعد عزالدین محمد شیران جو بختیار کے عزیزون مین تہا بادشاہ ہوا اس نے علی مردان خان امیر الامراء کو قید کر لیا وہ بہاگ کر قطب الدین ایبک کے پاس گیا اور مدد لیکر آیا مقابلے مین عزالدین محمد مارا گیا اور علی مردان نے حکومت پائی پہر اُسکا بیٹا علاؤالدین خلجی حاکم بنا پہر حسام الدین خلجی بجز غور سے حاکم ہوا اسکے وقت سلطان شمس الدین التمش نے اسپر یورش کی اسنے اطاعت مان لی پہر سنہ ۶۲۴ھ مین شہزادہ ناصر الدین بن شمس الدین التمش اسپر حملہ آور ہوا اور یہہ لڑائی مین مارا گیا اور یہہ ملک علاقہ سلاطین دہلی کے قبضہ مین آگیا آخر سلطان غیاث الدین بلبن نے طغرل کو بنگالہ کا حاکم بنایا وہ استقلال پیدا کرکے بادشاہ سے باغی ہوگیا اسلئے خود بلبن اسپر فوج لیکر آیا اور اسکو پکڑکر بغرا خان اپنے بیٹے کو حکومت دی وہ بہت مدت تک لکہنوتی کا حاکم رہا اور سنہ ۷۲۴ھ ہجری مین جب سلطان تغلق شاہ بنگال مین آیا تو اس سے دو بار اس سے حکومت پائی اور خیر لیا

سنہ ۹۲۶ ہجری مین مرگیا —

میران محمد شاہ فاروقی بن عادل خان اعظم ہمایون

بہادر شاہ بادشاہ گجرات کے زیر حمایت یہہ تخت نشین ہوا جب وہ فرنگیون کے ہاتہہ سے مارا گیا تو امراے گجرات نے اسکو کہ اسکا نواسہ ہوتا تہا تخت نشینی کے لئے بلا بہیجا یہہ جانے کو تیار ہوا مگر موت نے فرصت ندی اور ناگاہ بیمار ہوکر دہم ذیقعدہ سنہ ۹۴۳ مین مرگیا عرش آشیانی تاریخ ہے —

میران مبارک شاہ برادر محمد شاہ فاروقی

بہائی کے مرنیکے بعد یہہ بادشاہ ہوا اگرچہ بسبب غلبہ لشکر ہمایونی اور شیرشاہی کے ہمیشہ خوف و خطر و جنگ کی حالت مین رہا بتیس سال سلطنت کرکے آخر چہٹی جمادی الثانی روز چہارشنبہ سنہ ۹۷۴ مین مرگیا —

میران محمد شاہ بن مبارک شاہ فاروقی

اسکی سلطنت کے وقت چنگیز خان گجراتی بڑا لشکر لیکر خاندیس مین آیا اور اسکے مقابلہ مین شکست کہا کر چلا گیا پہر یہہ اس فتح پر مغرور ہوکر چنگیز خان پر لشکر لے گیا اور شکست کہا کر واپس آیا اسی عرصہ مین مرتضے نظام شاہ نے اسپر یورش کی اور اسنے تنگ آکر تین لاکہ تنکہ نقرہ اسکو دیکر خوش کیا آخر دس برس سلطنت کرکے سنہ ۹۸۴ مین مرگیا —

راجہ علی خان بن میران مبارک خان بن اعظم ہمایون

یہہ بادشاہ محمد شاہ کے مرنے کی خبر پاکر دہلی سے خاندیس مین آیا اور تخت نشین ہوا اور اکبر شاہ بادشاہ کی اطاعت ظاہر کی اور اکبر کے حکم سے شاہزادہ مراد کے ساتہہ دکن کی مہم مین حاضر رہا برار کی مہم کے وقت بہی خانخانان عبدالرحیم کا یار کار تہا آخر دکہنیون کے باروت مین آگ لگ گئی تو یہہ بہی آگ مین جلکر مرگیا اکیس سال سلطنت کے سنہ ۱۰۰۵ مین انتقال کیا —

بہادر خان بن راجہ علی خان فاروقی

یہہ آخری حاکم سلطنت خاندیس کا نہایت سست و کم عقل و عیاش تہا جب وقت تشریف لانے شاہزادہ اور اکبر شاہ کے خاندیس و دکن کے علاقہ مین یہہ حاضر نہوا اس لئے اکبری فوج اسکی

اس نے اپنے وقت خاندیس کے ملک میں اپنا خطبہ و سکہ جاری کیا اور قلعہ اسیر آسا اہیر کے قبضہ سے
چھوڑایا شہر بران پور اپنے باپ کے پیر بران الدین چشتی کے نام پر آباد کیا اور ایک قصبہ اپنے
مرشد زین الدین کے نام بسایا ہوشنگ والی مالوہ کی بہن اپنے نکاح میں لی ملک افتخار اپنی بہائی
کو پکڑ کر قلعہ اسیر میں اسیر کیا اپنی لڑکی شہزادہ علاؤ الدین بن سلطان احمد شاہ بہمنی کی نکاح
میں دی آخر چالیس سال کی سلطنت کے بعد ۲- ربیع الاول ۸۴۱ھ میں مرگیا۔

میران عادل شاہ بن نصیر خان فاروقی

اس بادشاہ نے تین سال آٹھ مہینے سلطنت کے آخر ایک ہندو کی ہاتھ سے ۸۴۴ھ میں شہید ہوا۔

مبارک عادل خان بن عادل شاہ بن نصیر خان فاروقی

یہہ بادشاہ سترہ سال تک خاندیس کا حاکم رہا آخر ۸۶۱ھ میں دنیائے فانی سے انتقال کر گیا

میران عینا عادل شاہ بن مبارک خان عادل فاروقی

اس بادشاہ نے چھیالیس سال بکمال استقلال سلطنت کے اور سلطان محمود بیگڑا گجراتی نے جو اس پر
یورش کی تو اس نے اسکو نذرانہ دیکر ٹالدیا آخر ۱۴- ربیع الاول ۹۰۷ھ میں مرگیا۔

سلطان داؤد خان فاروقی بن مبارک خان فاروقی

میران عینا عادل شاہ کی بعد اسکا بھائی جانشین ہوا اور بسبب اسکے کہ اس نے کئی مرتبہ نظام شاہ کے
ملک میں مزاحمت کے تھی نظام شاہ بحری بڑا لشکر لیکر بران پور پر چڑھ آیا اس نے ناصر الدین
مندو کے بادشاہ سے مدد منگوائی اور بہت لشکر جمع کیا اسلئے نظام شاہ واپس گیا سترہ
سال اپنے سلطنت کے ۹۱۴ھ میں مرگیا اسکے بعد غزنین خان اسکا بیٹا بادشاہ ہوا مگر تین ہی دن میں
حسام الدین وزیر نے اسکو مار ڈالا۔

اعظم خان فاروقی بن نصیر خان الملقب العادل خان اعظم ہمایون

سلطان محمود گجراتی اپنے نانا کی تائید سے بہ تخت نشین ہوا حسام الدین وزیر کو اس نے
قتل کر کے ملک بران عطاء اللہ کو وزیر بنایا بارہ سال بکمال استقلال سلطنت کی ۱۴ رمضان

اور رائے جیو نداس راجہ کے قرابتی سے لڑکی لی پہر داؤد فاروقی کی امداد پر سوار ہو کر نظام شاہ
بحری کے ساتھہ جنگ کیا چونکہ بہادر شاہ اپنی بیٹی شہاب الدین کیطرف سے بدظن ہو کر چاہتا
تہا کہ اُسکو قتل کرے اس لئے وہ بہاگ کر دہلی مین چلا گیا اور اونہین دنون بادشاہ
تپ محرق کی بیماری سے بیمار ہو کر سنہ ۹۱۶ھ مین مرگیا بارہ برس حکومت کیے

سلطان محمود بن ناصر الدین خلجی

اس بادشاہ کی تمام عمر دشمنون کے مقابلے مین گذری تلوار اور نیزہ اسکے ہاتہہ سے نہ چہوٹا
جب با اتفاق امراؤ کی سعید کمال پہونچی شاہ بہادر گجراتی مالوہ پر حملہ آور ہوا اس نے اوسکی ساتھ
بڑے جنگ کئے آخر قلعہ چنپانیر مین قید ہوا اور قلعہ دار کے ہاتہہ سے سنہ ۹۳۷ھ مین شہید ہوا
بہادر شاہ مالوہ پر مسلط ہوا اور یہہ سلطنت باختتام پہونچی —

اڑتیسوان چمن شاہان فاروقی کی ذکر مین جو برہان پور مین حکومت کرتے تہے

ملک راجہ فاروقی یہہ شخص فاروقی قریشی سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی کی اولاد مین سے
تہا پہلے یہہ سلطان محمد تغلق کے اردلی کے سوارون مین نوکر تہا ایکدن بادشاہ جنگل
مین شکار کہیلتا ہوا بہوکہا اور پیاسا ہو گیا پانی اور کہانا موجود نہ تہا اس نے اسی وقت مین
پانی اور کہانا جو اسکے پاس تہا حاضر کیا اور مورد عنایت ہو کر سہ ہزاری منصب پایا کچہہ علاقہ
خاندیس ولایت کا اسکو جاگیر مین ملا اس نے وہان جا کر ایسی کوشش کی کہ چند راجون کو
مطیع کیا اچہے تحایف بادشاہ کی خدمت مین بہیجے اور منصب سپہ سالاری خاندیس
کا حاصل کیا اور یہہ ترقی پائی کہ رائے جاجنگر کو اطاعت مین لایا اور دلاور خان غوری کے
ساتھہ سازش کر کے بادشاہ بنگیا خرقہ فقر کا شیخ برہان الدین چشتی دولت آبادی سے پہنا آخر
بائیسوین ماہ شعبان سنہ ۸۰۱ھ مین بیمار ہو کر مرگیا —

نصیر خان المخاطب بسلطان ملک نصیر الدین بن ملک راجا فاروقی

محمود کو مار ڈالیں مگر محمود نے خیانت دستی کی اور اپنے مخالفون کو ضیافت کے بہانے
گھر مین بلا کر قتل کر دیا۔

سلطان محمود خلجی

امراے دربار اور شہزادہ مسعود عمر خان بن غزنی خان کو قتل کرکے یہہ بادشاہ ہوا اوسوقت
شہزادہ احمد خان بن سلطان ہوشنگ بھی سلطنت کا ٹہا اسکو بھی اس نے زہر کہلا کر شہید کیا
اعظم ہمایون اسکے حامی کو مار ڈالا مگر اس خونریزی کے بعد سلطنت کا انتظام بہت اچھا کیا مدرسے
بنوائے علم کو ترقی دی علماء و مشائخ کی توقیر کی راے گوالیار کے ساتھہ لڑائی کی اور فتحیاب ہوا
شاہان گجرات وغیرہ کے ساتھہ بھی اس نے بڑے بڑے جنگ کئے اور بڑی فوج لیکر دہلی کی تسخیر
کا ارادہ کیا اور سلطان محمد شاہ کے ساتھہ لڑائیاں کین مگر ابہی دہلی فتح نہین ہوئی تہی کہ اِن
اسکو خبر پہونچی کہ بدخواہان سلطنت نے شادی آباد مندو مین کسی شخص کو ہوشنگ کے اولاد
کرواکر تخت نشین کر دیا ہے اسلئے دہلی کی مہم [illegible] چہوڑ کر واپس آیا اور مفسدون کو سزا دے
آخر تاریخ انیسوین ذیقعد ۸۷۳ھ مین بیمار ہوکر مرگیا۔

سلطان غیاث الدین بن محمود خلجی

یہہ بادشاہ بڑا جوانمرد سخی تہا عورتون کی صحبت سے اسکو کمال رغبت تہی دس ہزار خوبصورت
ماہ پیکر عورت اسکے محل مین جمع رہتی بادشاہ کے کمال آرام طلبی کے سبب سے شہزادہ ناصر الدین
و علاؤالدین سلطنت کے مدعی ہوئے اور دونو بہائیون مین عداوت پیدا ہوئی ناصر الدین نے
اپنے بہائی علاؤالدین پر قابو پاکر اسکو اور اسکے والدہ خورشید کو قتل کیا اور خود تخت
نشین ہوا ۹۰۶ھ مین اپنے باپ کو بھی اوس نے بحالت بیماری زہر دیکر مار دیا۔

سلطان ناصر الدین بن غیاث الدین خلجی

یہہ بادشاہ دایم الخمر و سخت عیاش تہا ۹۰۶ھ مین اس نے گجرات پر یورش کی اور اوس
ولایت کو برباد کیا اور ایک بلند قصر و سیرگاہ تعمیر کیا ۹۱۶ھ مین [illegible] مہم کی اور

امراؤں کے تقسیم تھا اسپر بڑے بڑے جنگ ہوئے آخر کار فوج اکبر بادشاہ کی گجرات میں پہونچی اور کل علاقہ اس بادشاہت کا اسکے تصرف میں آگیا گجرات کی سلطنت ختم ہوئی -

سولہواں چمن بادشاہان غوری و خلجیہ کے ذکر میں جو ملک مالوہ و مندو میں حاکم تھے

ہندوؤں کے وقت بھی اس وسیع ملک میں بڑے بڑے راجے راجہ بکرماجیت و راجہ بھوج وغیرہ ہوئے گذرے ہیں مسلمانوں کے وقت میں سلاطین غزنوی سے لیکر سلطان محمد بن فیروز شاہ تغلق تک اس ملک کے حکام نائب فرمانگذار شاہان دہلی کے رہے کوئی با اختیار سلطنت قایم نہوئی با اختیار حکام میں سے پہلا بادشاہ سلطان حسین المخاطب بہ دلاور خان غوری ہے جو سلطان محمد بن فیروز شاہ کی قتل کے بعد مالوہ کی حکومت پر دہلی سے مامور ہوکر متمرد ہوگیا شاہان دہلی کی اطاعت چھوڑ دی خطبہ سکہ اپنے نام کا جاری کیا بیس سال تک حکومت کی آخر سنہ ۸۰۸ میں ہوشنگ اسکے بیٹے نے اسکو زہر دیکر شہید کر دیا ؛

سلطان ہوشنگ بن سلطان حسین دلاور خان غوری

باپ کے بعد تخت نشین ہوا چونکہ اس نے باپ کو زہر دیکر مارا تھا سلطان مظفر گجراتی اس سے ناراض ہوا اور بڑی فوج لیکر اسپر چڑھ آیا بہت سے معرکوں کے بعد اس نے شکست کھائی اور مظفر کی قید میں ایک سال تک رہا ایک سال کے بعد پھر تاج بخشی ہوئی اور یہہ دوبارہ مالوہ پر متصرف ہوکر بادشاہ بنا شہر شادی آباد مندو آباد کیا جب سلطان مظفر مرگیا تو سلطان احمد شاہ کے وقت باہم فریقین کی عداوت قایم ہوئی بڑے بڑے جنگ وقوع میں آئے آخر یہہ بادشاہ تیس برس سلطنت کرکے سنہ ۸۳۸ میں بیمار ہوکر مرگیا -

شہزادہ غزنی خان الملقب سلطان محمد شاہ بن سلطان ہوشنگ

باپ کے بعد اس نے ایک سال بادشاہت کی پھر اعتماد الملک محمود خلجی نے اسکو زہر دیکر ہلاک کر دیا اسکے مرنے کے بعد امرائے دربار نے چاہا کہ محمد شاہ کے بیٹے مسعود خان کو تخت نشین کریں

تہا، ہوا مرد دلیر سخی با مروت صاحب علم وفضل تہا۔

محمود شاہ بن شہزادہ لطیف بن مظفر شاہ

بہادر شاہ کے غرق ہونے اور ہمایون شاہ کے معزولی کے بعد امرے بادشاہ ہوکر گجرات کا کل ملک اپنے قبضہ مین لیا بدخواہون اور نمک حرام امرا کو قتل کیا شہر احمد آباد دار الخلافت سے بارہ کوس کے فاصلہ پر اس نے ایک دو شہر محمود آباد آباد کرایا فرنگیون کی مزاحمت کے سبب سے قلعہ سورت نہایت مستحکم تعمیر کیا آخرکار ۱۸ سال کی سلطنت کے بعد دولت خان عرف برہان خان اپنی ہمشیرہ زادہ کے ہاتھ سے مبارز شہ غضنفر ترک آصف جاہ و اعتماد خان کے قتل ہوا اور ان بے رحمون نے کمال بے رحمی دوسری محرم ۹۶۱ھ مین اسکی خوابگاہ مین رات کو اگر سوتے ہوئے اسکو جام شہادت کا پلایا جب صبح ہوئی عماد الملک ترک اور الغ خان حبشی ملک الموت کیطرح قاتلون کے سر پر جا پہونچے اور انکو قصاص مین مار دیا چونکہ انہین ایام مین سلیم شاہ افغان شاہ دہلی و سلطان نظام الملک بحری بہی مر گئے تہے زوال خسروان ۹۶۱ تاریخ ہوگئے۔

رضی الملک احمد شاہ بادشاہ گجراتی

یہہ بادشاہ شہزادہ اسی خاندان کا تہا بسبب لاولدی محمود شاہ کے اعتماد خان وزیر و سید مبارک بخاری کی تجویز سے بادشاہ ہوا لیکن کل انتظام سلطنت کا عماد الملک تہا یہہ بات بادشاہ پر ناگوار گزری اور در پے اسکی قتل کے ہوا جب یہہ راز افشا ہوا تو بادشاہ ۹۶۸ھ مین عماد الملک کے حکم سے قتل ہوا۔

سلطان مظفر بن محمود شاہ گجراتی

احمد شاہ کی قتل کے بعد ایک خوردسال لڑکی کو اعتماد خان نے مظفر نام رکہکر تخت نشین کیا اور سب کے روبرو قسم کہائی اور کہا کہ یہہ بیٹا سلطان محمود شاہ کا ہے مگر کسی نے منظور نکیا اور سب امرا اور سرانکار ہوکر جابجا اپنے مفوضہ علاقون پر باختیار بن بیٹہے اور تہوڑا سا علاقہ اعتماد خان کے قبضہ مین رہا اور یہہ بادشاہ برائے نام تہی باہم

سلطان اسکندر بن سلطان مظفر گجراتی

اس کی تخت نشینی کے بعد شاہزادہ محمد لطیف مدعی سلطنت کا ہوا اور بڑی فوج جمع کی اسنے ملک لطیف ایک میر کو اسکی سرکوبی کو مامور کیا اور آپس مین سخت لڑائی ہوئی تین ماہ کی بعد عماد الملک اور داؤد الملک سیف خان نے بادشاہ کو شہید کر دیا۔

سلطان بہادر خان بن سلطان مظفر گجراتی

سلطان سکندر کی قتل کے بعد نصر خان شہزادہ خوردسال تخت نشین ہوا یہہ خبر پا کر شہزادہ بہادر خان جو باپ کی خفگی کے سبب سے دہلی کو بھاگ گیا ہوا تھا فوراً دہلی سے آیا اور بادشاہ ہوا عماد الملک اور اسکے دونو بیٹے وسیف الدین وشاہ جیو صدیقی امرائے سلطان سکندر کو مار ڈالا اسلئے شاہزادہ لطیف خان چھوٹا بھائی بادشاہ نے فساد برپا کیا اور جنگ مین لڑکر قتل ہوا سنہ ۹۳۲ مین محمد زمان مرزا کہ بیانہ قلعہ مین ہمایون بادشاہ دہلی کے حکم سے قید تھا وہان سے بھاگ کر اسکے پاس آیا ہمایون نے چند بار اسکے طلبی کے خط لکھے اور لکھا کہ اگر تم اسکو میرے پاس نہین بھیجو تو اوسکو اپنے علاقہ سے نکال دو یہہ بات اس نے منظور نہ کی اور ہمایون بڑا لشکر لیکر چڑھ آیا اور آپس مین سخت لڑائی ہوئی ہمایون نے بہت سا ملک اسکی قلمرو مین سے لے لیا اس نے شکست فاحش کھائی چونکہ اس معرکہ مین بندر جیول اور بندر گوہ فرنگی اسکی مدد پر آئے ہوئے تھے اسکی شکست پانے کے بعد انکا ارادہ ہوا کہ گجرات پر قبضہ کرلین یہہ انکے راستہ روکنے کے لئے گیا اور اپنی صفائی اور دوستی دکھلانے کے ارادہ سے جریدہ انکے جہاز مین جا داخل ہوا جب دیکھا کہ فرنگی اسکی قتل کے ارادہ مین ہین اور آثار غدر کے نمایان ہین تو یہہ اپنی کشتی مین واپس آنے کے لئے لوٹا فرنگیون نے فے الحال اپنی کشتی اسکی کشتی سے علیحدہ کرلی بادشاہ نے کود کر چاہا کہ اپنی کشتی مین جائے چونکہ بعد زیادہ تھا جا نہ سکا اور دریا مین گر کر غرق ہوگیا اور ایک مرتبہ جو پانی کے اچھالے سے باہر آیا تو ایک فرنگی نے اسکو تیر مارا جس سے یہہ پھر پانی کی تہہ کو چلا گیا گیارہ سال تین مہینے اس نے بادشاہت کی سنہ ۹۴۳ مین غرق ہوا یہہ بادشاہ

و ملک شیر کی بڑی فوج جمع کر کر سلطنت کا دعوی کیا یہہ اُسپر غالب آیا اور نہایت جوانمردی
کے ساتہہ بہائی کا قصور معاف کیا سلطان ہوشنگ حاکم مالوہ نے بہی اسپر یورش کر کر شکست پائی
تینتیس سال اُسنے سلطنت کے آخر چوتہی ربیع الثانی ۸۴۶ھ مین مر گیا ؏

محمد شاہ بن احمد شاہ بن مظفر شاہ گجراتی

احمد شاہ کی وفات کے بعد یہہ بادشاہ ہوا اور آٹہہ سال سلطنت کر کے زہر کے صدمہ سے ۸۵۵ھ مین شہید ہوا

سلطان قطب الدین بن محمد شاہ بن احمد شاہ بن مظفر شاہ

۸۵۵ھ مین بادشاہ ہوا اور سلطان محمود خلجی والی مالوہ کی ساتہہ اسنے بڑے معرکے کئی راجہ
ناگور پر فتحیاب ہو کر بڑی غنیمت حاصل کی سید شاہ عالم سہروردی کا یہہ مرید ہوا آخر سات برس
سات مہینے سلطنت کر کے تیسری رجب ۸۶۳ھ مین مر گیا۔

سلطان شاہ محمود المشہور بہ محمود بیگڑہ بن محمد شاہ گجراتی

یہہ بادشاہ بڑا جوانمرد و لئیق و ہوشیار تہا محمود شاہ خلجی شاہ مالوہ پر یہہ بامداد نظام شاہ
بحری کے لشکر لے گیا اور فتحیاب ہوا علاقہ دون و کوہ کرنال و قلعہ جوناگڈہ راے مندلک
وغیرہ کے قبضہ سے چھوڑا کر اپنے تصرف مین لایا راے مندلک کو مسلمان کر کر مقرب بارگاہ کیا
راے بہیم سین راجہ جگت کو جسنے مولانا محمد سمرقندی کا مال لوٹا تہا سخت سزا دی آخر چوالیس
سال بکمال استقلال سلطنت کے ۹۱۷ھ مین مر گیا اکہتر برس کی عمر پائی —

مظفر شاہ بن شاہ محمود بیگڑہ گجراتی

۹۱۷ھ مین یہہ تخت نشین ہوا اُسی سال مین یادگار بیگ شاہ اسمٰعیل صفوی کا وکیل
تحائف لیکر اسکے پاس آیا اور دوستی قائم کی راجہ ایدر کے ساتہہ اُسنے بڑے مردانہ جنگ
کئے اور فتحیاب ہو کر اسکے ملک کو لوٹا پہر سلطان محمود خلجی کی امداد سے راجہ مندلی او غیرہ
راجپوتان پوربیہ پر حملہ آور ہوا اور فتحیاب ہو کر قتل عام کی راجہ رانا سنگا جو اُنکی امداد پر آیا تہا
بہاگ گیا آخر جمعہ کے دن دوسری جمادی الثانی ۹۳۲ھ مین مر گیا —

فتح اللہ عماد الملک یہہ شخص اول خواجہ جہان حاکم برار کا غلام تہا اسکے مرنیکے بعد محمد شاہ بہمنی کے حضور مین اسنے حکومت برار کی اور خطاب عماد الملک کا حاصل کیا سنہ ۸۹۰ھ مین اس نے شاہان بہمنی سے متمرد ہوکر برار کے ملک مین خطبہ و سکہ اپنے نام کا جاری کیا اسکے مرنیکی بعد علاء الدین اسکا بیٹا جانشین ہوا اور قلعہ گاویل مین تختگاہ بنایا پہر دریا عماد شاہ بن علاء الدین حاکم بنا جب یہہ مرگیا تو برہان عماد شاہ بن دریا تخت نشین ہوا تخت نشینی کے وقت یہہ خوردسال تہا تفال خان غلام کل مختار تہا اُس نے ابراہیم قطب شاہ والی خاندیس کے اتفاق سے برہان عماد شاہ کو معزول کرکر خطبہ و سکہ اپنے نام کا جاری کیا یہہ حال سنکر نظام شاہ بحری نے اسپر حملہ کیا اور سنہ ۹۸۰ھ مین تفال خان معہ اپنے بیٹے شمشیر خان کے گرفتار ہوکر قتل ہوا سلطنت عماد شاہیون کی باختتام پہونچی —

چہتیسوان چمن بادشاہان گجرات کے ذکر مین جو گجرات کے ملک مین حاکم رہے

منظفر شاہ گجراتی سنہ ۷۹۳ھ مین یہہ بادشاہ سلطان فیروز شاہ تغلق شاہ دہلی کے حکم سے گجرات کی حکومت پر مامور ہوا اسکا باپ وجیہ الدین وجیہ الملک بہی ایک امیر امرا دہلی سے تہا اس نے گجرات مین پہونچکر مفرح باغی پہلے حاکم کو مغلوب کیا بڑے بڑے راجے مطیع کئے بت خانہ سومنات کو توڑا اسکی جگہہ بڑی مسجد بنوائی مندل کے ہندوؤن سے جزیہ لیا شہر اجمیر ہندوؤن کے قبضہ سے چہوڑایا سنہ ۷۹۹ھ مین اس نے شاہان دہلی کی اطاعت چہوڑ دی خطبہ سکہ اپنے نام کا جاری کیا ہوشنگ والی مالوہ پر غالب آکر پہر تاج بخشی کی آخر سنہ ۸۱۳ھ آٹہوین ربیع الثانی مین اکہتر برس کی عمر پاکر مرگیا اکیس سال سلطنت کی یہہ بادشاہ سنی مذہب بڑا جوانمرد و دلاور تہا

سلطان احمد شاہ بن مظفر شاہ گجراتی

یہہ بادشاہ بڑا نیکوکار عابد زاہد متقی تہا شیخ احمد کہتو فردوسی کا مرید بنا اور اپنے نام سے شہر احمد آباد آباد کیا اس کے وقت فیروز خان اسکے بہائی نے باتفاق حسام الملک

اِسنے اپنی حکومت کے وقت شاہجہانی کی اطاعت مان لی اور جب شاہجہان بادشاہ دکھن سے بنگال کو گیا تو اسکے بلاد مین سے گذرا اس نے بڑی شائستہ خدمتین کین اور مورد تحسین ہوا۔

ابوالحسن قطب شاہ المشہور تانا شاہ

یہہ بادشاہ آخری تمام سلاطین قطب شاہی ہے اِسکے وقت ۱۰۹۸ھ مین اورنگ زیب عالمگیر کی فوج حیدرآباد پر حملہ آور ہوئی اور فتحیاب ہو کر کل علاقہ لے لیا ابو الحسن گرفتار ہو کر عالمگیر کے پاس گیا اور آخر دم تک عمر بڑے آرام اور عیش عشرت کے ساتھ نظر بندی مین بسر کی۔

چوبیسوان چمن شاہان برید شاہی کے ذکر مین جو کلبرگہ بیدر دکھن مین حاکم رہے بطور اجمال

محمد قاسم برید یہہ شخص بہمنی بادشاہون کے غلامون مین سے تھا محمود شاہ بہمنی کے وقت اُس نے امارت پائی محمود شاہ کے وزارت کے عہدہ پر پہنچا اور یہہ اختیار پایا کہ تھا وہ مین اپنے نام کا خطبہ جاری کیا جب وہ مر گیا تو اُسکا بیٹا امیر برید ملا جانشین ہوا ایک رات شراب پی رہا تھا جنگل سے گیدڑون کی آواز آئی پوچھا کہ یہہ کیون بولتے ہین حاضرین نے عرض کی کہ سردی کا موسم ہے جاڑے کے صدمہ سے فریاد کرتے ہین فرمایا کہ آج صبح کو تین ہزار عبا اور دو سو گاہ بہر کر جنگل مین ڈالدو کہ گیدڑ اوس مین آرام کر جاوین ایسا ہی کیا چند روز کے بعد پھر گیدڑون کی آواز سنی پوچھا کہ اب یہہ کیون بولتے ہین عرض کی کہ اب یہہ حضور کے شکر گزاری کرتے ہین اُسکے مرنیکے بعد علی برید شاہ اُسکا بیٹا حاکم ہوا نظام شاہ بحری نے ہمیشہ پرورش کی تا وہ بیٹھ کالباس کندھا سے ہمیشہ بیدر اور اُسکے نواح کا ملک اُسکے پاس باقی رہ گیا یہہ ۱۰۰۰ھ ہجری مین مر گیا پھر ابراہیم علی بن علی برید شاہ حاکم بنا اسکی حکومت ۱۰۰۸ھ تک ہے اور عادل شاہیون نے غلبہ اگر وہ علاقہ بھی اس سے چھین لیا اور حکومت برید شاہیون کی ختم ہوئی۔

پچیسوان چمن خاندان عماد شاہیون کے ذکر بالاجمال مین جو برار علاقہ مین حاکم تھے

سلار کے ہاتہہ سے بادشاہ کے چہرہ پر ایسا زخم آیا کہ ناک اور لب اور ایک خسارہ کٹ گیا اور نجومی
کا قول سچا نکلا اُس حال سے بادشاہ واپس آیا تو اُس نجومی کو بہر بلایا اُس نے کہلا بہیجا کہ منتقم
حقیقی نے میرے ناک کے بدلے بادشاہ کی ناک کاٹ دی اور مضمون آیۃ السِّنَّ بالسِّنِّ والجروح قصاص
کا تصدیق ہوا اب نہ تو میرے پاس اور ناک ہے نہ بادشاہ کے پاس اسلئے حاضری سے معذور ہون
یہہ بادشاہ اُسی زخم کی شدت سے سنہ ۹ مین مرگیا۔

ابراہیم قطب شاہ بن سلطان قلی قطب الملک

جمشید قطب شاہ کی وقت یہہ اسکے خوف سے بہاگ کر راجہ بیجانگر کے پاس چلا گیا ہوا تہا اسلئے
جمشید کے مرنے کے بعد امرا نے اُس کے سالہ بیٹے کو تخت نشین کیا مگر یہہ خبر پاکر یہہ بہی
سنے الفور تلنگ مین آیا اور سب کی منظوری سے بادشاہ ہوا اپنے وقت اِس نے انتظام
سلطنت کا بخوبی کیا اسکا بیٹا شہزادہ عبد القادر بہت ہشیار لائق کار تہا سب امرا سے
اسکا اتفاق تہا اِس لئے اسکو خوف پیدا ہوا اور سمجہا کہ مجہکو معزول کرکر خود تخت لے لیگا اس وہم
مین اسنے اسکو ناحق شہید کرادیا آخر خود بہی سنہ ۹۸۹ مین بیمار ہوکر مرگیا بتیس ۳۲ برس سلطنت کرکے ۔

سلطان محمد قلی بن ابراہیم قطب شاہ

بارہ برس کی عمر مین یہہ تخت نشین ہوا محمد خدا بندہ وسبحان قلی بہائیون کے ساتہہ اُس نے
اچہے اچہے سلوک کئے اگرچہ مذہب اِسکا شیعہ امامیہ تہا مگر اس نے حکم دیدیا تہا کہ کوئی شخص
ثلاثہ اصحاب کی نسبت تبرا نہ کہے اس حکم کے بعد جو شخص اس امر قبیح کا مرتکب ہوا اُسکی زبان
کاٹی گئی ایکروز ایک سایل اسکے سواری کے سامہنے آیا اور کہا کہ بارہ امام کے نام پر مجہکو اپنی
سواری کا ہاتہی معہ ہودج طلائی بخش دے یہہ فے الفور ہاتہی سے اُتر آیا اور ہاتہی
معہ سامان مع جوڑہ اسکو دیدیا شہر بہاگ نگر المشہور حیدرآباد اِسنے آباد کیا آخر
سنہ ۱۰۲۱ مین بیمار ہوکر مرگیا۔

محمد امیر قطب شاہ برادرزادہ محمد قلی شاہ بن ابراہیم

اس نے جب تخت حکومت کا پایا سنہ ۱۰۲۱ ہجری مین غالب آکر امراے چغتائی کو بالاگھاٹ سے نکالدیا اس لئے جہانگیر بادشاہ ہر اکبر شاہ نے شہزادہ خرم کو ایک شائستہ فوج کے ساتھہ اسطرف کو مامور کیا ملک عنبر حبشی نے لڑائی مین شکست کھائی اور خراج مان لیا اسی عرصہ مین ملک عنبر مرگیا اور فتح خان اسکے بیٹے کی برہان شاہ کے ساتھہ عداوت ہوگئی اور قابو پاکر مرتضے شاہ کو قتل کردیا اور خود مختار ہوکر برہان کے ایک خوردسال بیٹے کو مسندنشین کیا چند سال اس نے حکومت کی سنہ ۱۰۴۲ مین مہابت خان خان خانان نے شاہجہان بادشاہ کے حکم سے برہان پور سے دولت آباد پر یورش کی فتح خان قلعہ مین محصور ہوا یاقوت حبشی بڑا لشکر لیکر مہابت خان پر حملہ آور ہوا آخر یاقوت خان مارا گیا قلعہ فتح ہوا فتح خان و نظام شاہ محبوس ہوکر شاہجہانی دربار مین پہنچے گئے اور تادم حبس مین رہے سلطنت نظام شاہی ختم ہوئی۔

تینتیسوان چمن خاندان قطب شاہی کے ذکر مین جو تلنگانہ مین حاکم رہی تھے

محمد شاہ بہمنی کے وقت پہلا بانی اس خاندان کا سلطان قلی ہمدان سے دکن مین آیا اور خوشخطی و حساب دانی کے ذریعہ سے نوکری پائی تلنگ کی سرزمین کے انتظام پر مامور ہوا سلطان محمود بہمنی کے وقت قطب الملک کے خطاب سے مخاطب ہوا چندے وہان حکومت کی جب سلطنت بہمنی ضعیف ہوگئی تو یہہ بھی سنہ ۹۱۸ مین مدعی سلطنت کا ہوا شیعہ مذہب کو رواج دیکر تینتیس سال تک حکومت کے آخر سنہ ۹۵۰ مین جمشید اسکے بیٹے نے اسکو شہید کرادیا ٭

جمشید قطب شاہ بن سلطان قلی قطب الملک

یہہ بادشاہ بھی شیعہ مذہب تھا اس نے عادل ابراہیم شاہ پر لشکرکشی کی اور آخر مہم مذکور ناتمام ہوگیا اس مہم سے مال نہ ہاتہہ آیا جو حشم کی روسے عرض کی کہ بادشاہ بذات خود اس مہم پر نہ جاوینگے اگر جاوینگے تو خوف کٹ جانے ناک اور خسارے کا ہے اسبات پر غصہ آیا اور منجم کے ناک کٹواکر اپنے ملازمت سے نکلوادیا اتفاقاً جنگ مین اسد خان لاری نے اسکا

ساتھہ تھے اور قلعہ او سمیں بیں اسکے نام خطبہ پڑہا جاتا تہا دوسرے کہ چاند بی بی نے شمشیر خان نے قلعہ احمدنگر میں بہادر شاہ نام ایک شہزادہ کو تخت نشین کیا تیسرے امیر اخلاص خان نے موتی شاہ نام ایک طفل کو دولت آباد میں بادشاہت کا تاج پہنایا جو تھے اہبت خان حبشی نے برندہ کے علاقہ میں شاہ علی بن برہان نظام شاہ کو کہ اسی برس کی عمر کا آدمی تہا تاجدار بنایا انہیں دنوں میں اکبر بادشاہ کا بیٹا شاہ مراد بڑی فوج لیکر آ وارد ہوا اور عبدالرحیم خان خانان نے احمدنگر کا محاصرہ کر لیا اور بہت سی لڑائیوں کے بعد صلح پر راضی ہوکر چلا گیا اس لئے چاند بی بی کی سعی سے بہادر شاہ کی سلطنت مستحکم ہو گئی احمد کی حکومت کی رونق جاتی رہی آٹھہ ماہ سے زیادہ اس کو سلطنت نصیب نہ ہوئی۔

بہادر نظام شاہ

چاند بی بی کی سعی سے یہہ بادشاہ ہوا اور اسی نے اپنی تدبیر اور مردانہ شجاعت سے اکبری فوج کو احمدنگر سے نکالا اور سلطنت کے دعویداروں کو زیر کیا سنہ ہجری میں پہر شہزادہ دانیال اکبر کا بیٹا بڑی فوج کی ساتھہ احمدنگر پہونچا اور قلعہ کا محاصرہ کیا جب محصور محاصرے سے تنگ آئے چاند بی بی کی یہہ تجویز ہوئی کہ یہہ قلعہ چھوڑ کر اب دولت آباد کو جا رہیں مصلحت سے حبشیہ خان امیرالامرا اور نے امیروں کو کہا کہ چاند بی بی شہزادہ دانیال کی ساتھہ آمیزش رکھتی ہے اس وہم میں سب نے ملکر اس شیردل عورت کو مار دیا اس کے قتل کے بعد دانیال نے سنہ میں قلعہ فتح کر لیا حبشیہ خان بھاگ گیا بہادر شاہ گرفتار ہوکر اکبر کی خدمت میں بہیجا گیا اور قید میں رہ کر مر گیا۔

مرتضی نظام شاہ بن شاہ علی

احمدنگر کی سلطنت کے ابتری کے بعد ملک عنبر حبشی غلام اور میر کہ سپہ المخاطب بہ چنگیز خان نے اسکو دولت آباد میں تخت نشین کیا اسکے وقت سلطنت نے پہر رونق پائی اپنا ملک مغلوں کے ہاتھہ سے اس نے پہر لیا شہر کہرکی اس نے دولت آباد کے پاس آباد کیا چند سال کے بعد مر گیا۔

برہان نظام شاہ بن مرتضی بن شاہ علی

مرتضیٰ نظام شاہ بن حسین نظام شاہ

اگرچہ حسین نظام شاہ کے ایسکے نیز مین بیٹے اور برہان الدین و جمال الدین و شہزادہ بہی تہے مگر امراؤن کے اتفاق سے سلطنت اسکو ملی اور بسبب خلل مزاجی کے دیوانہ مشہور ہوا چوبیس سال اس نے سلطنت کی آخر سنہ ٩٩٦ھ مین میران حسین حقیقی بیٹے نے اسکو شہید کیا ؂

میران حسین بن مرتضیٰ نظام شاہ

یہہ بادشاہ زانی دایم الخمر اجلاف پرور سفلہ نواز تہا جب اسکی بے تمیزی سے لوگ تنگ آئے تو مرزا خان امیر الامرا نے چاہا کہ شاہ قاسم اسکے چچا کو بادشاہ بناوے اسکو عزلت کے گوشہ مین بٹھلاوے اتفاقاً یہہ راز فاش ہوگیا اور شاہ قاسم گرفتار ہوکر قتل ہوا اسبات پر بڑا بلوا ہوا اور کل امراؤ مرزا خان کے ساتہہ ملگئے اور بادشاہ کو قتل کردیا اس بدکش بادشاہ نے صرف دو مہینے تین روز سلطنت کی ۔

برہان نظام شاہ بن حسین نظام شاہ

میران حسین کے قتل کے بعد امرائے دربار نے اسکے بیٹے اسمٰعیل شاہ کو بارہ برس کی عمر مین بادشاہ کیا اور جمال خان مختار بنا اسوقت یہہ بہاگ کر اکبر بادشاہ کے پاس گیا ہوا تہا اپنے بیٹے کی تخت نشینی کی خبر پاکر یہہ بڑی فوج کے ساتہہ بیٹے پر چڑہ آیا اور فتحیاب ہوکر جمال خان کو مار کر اور اسمٰعیل اپنے بیٹے کو قتل کیا اور خود بادشاہ ہوا چونکہ جمال خان نے اپنی مختاری کے وقت مہدویہ مذہب کو ترویج دیکر شیعہ مذہب کو [illegible] کردیا تہا اس نے پہر شیعہ مذہب کو رائج کیا ہزارون آدمی مہدویہ مذہب کے قتل کردیے چار سال پندرہ روز اس نے سلطنت کی سنہ ١٠٠٣ھ مین مر گیا ۔

ابراہیم نظام شاہ بن برہان نظام شاہ

یہہ بادشاہ کوتاہ اندیش عقل سے خالی تہا اس نے عادل شاہی سلطنت کے ساتہہ بگاڑ کر کے ان پر فوج کشی کی اور لڑائی مین مارا گیا چار ماہ سلطنت کی +

احمد نظام شاہ و موتی شاہ و علیشاہ

یہہ ایک شاہزادہ نظام شاہی خاندان سے تہا میان منجہو کی سعی سے یہہ تخت نشین ہوا مگر اور امراء اسکے مخالف تہے اور سب لوگ چار گروہ ہو گئے اول میان منجہو اور اسکے متعلق دوسرے

کے پنجہ مین مبتلا ہوکر حسن آباد گلبرگہ مین پہونچا اور مسلمان ہوکر بادشاہی غلامون کے گروہ مین منسلک ہوا چونکہ شہزادہ محمد شاہ کا ہم عمر تہا اُسکی خدمت مین رہنے لگا اور اوسیکے اتفاق سے علم پڑہا جب محمد شاہ کی سلطنت کا وقت آیا اُسنے اُسکا رتبہ بڑہایا نظام الملک ملک حسن بحری کے خطاب سے مخاطب کیا تلنگ کے ملک کی حکومت اُسکی سپرد کی محمد شاہ کے مرنے کے بعد محمود شاہ کے وقت وہ کل سلطنت کا مختار ہو گیا اور یہہ علاقہ مفوضہ مین حاکم ہوا چونکہ اُسی عرصہ مین بہمنی سلطنت کمزور ہو گئی تہی اور اکثر صوبے منحرف ہو گئے تہے اسنے بہی موقع پایا اطاعت بادشاہ کی چہوڑ کر اپنے نام کا خطبہ و سکہ جاری کیا اور بہت سے قلعہ نواح ملحقہ کے فتح کر کر مملکت کو وسعت دی اور ایک عمدہ شہر آباد کر کر اُسکا نام احمد نگر رکہا اور اوسیکو دار الخلافت بنایا چند سال بڑے استقلال سے حکومت کی سنہ ۹۱۴ مین مر گیا ❊

سلطان برہان نظام الملک بحری

یہہ بادشاہ پہلے مہدویہ مذہب کا پیرو تہا مگر جب امام شاہ طاہر یزدوی اسمٰعیلی ایران و فارس کیطرف سے اسکے پاس آیا تو اُسنے اِسکو شیعہ کر دیا اسنے اس مذہب کے اجرا مین سخت کوشش کی اور چہیالیس سال سلطنت کر کے سنہ ۹۶۱ مین مر گیا —

سلطان حسین نظام شاہ بن برہان شاہ

اسکی تخت نشینی کے وقت شہزادہ عبد القادر و محمد خدابندہ و شاہ علی و شاہ حیدر آمادہ جنگ و پیکار ہوئے آخر گرفتار ہوئے پہر سلطان علی عادل شاہ اور رام راج باہم متفق ہوکر اسپر حملہ آور ہوئے اور یہہ نوبت پہونچی کہ شاہی اسباب و خزانہ بہی لٹ گیا مگر یہہ باوجود قلت فوج اور بیقدر نقصان کے بڑی جوانمردی کے ساتہہ لڑتا رہا آخر صلح ہوئی چونکہ احمد نگر مین داخل ہو کر رام راج کی فوج نے مساجد و مصاحف کی بڑی بے ادبی کی تہی اس لئے تمام حکام دکہن کے اسکے دشمن ہو گئے اور باتفاق کامل رام راج پر یورش کی اور اُسکو قتل کیا سنہ ۹۷۲ مین کثرت شراب و جماع سے بیمار ہوا اور چار مہینے بیمار رہ کر مر گیا ❊

نابالغی کی عمر میں اس نے تخت پایا کمال خان دکھنی کو وزارت کا عہدہ تفویض فرمایا اُس نے چاہا
کہ بادشاہ کو قتل کر دے سلطنت خود لے لے اس ارادہ سے جب بادشاہ کی والدہ نے خبر پائی
وزیر کے قتل کے درپے ہوئی اور یوسف نام ایک غلام کے ہاتھ سے اسکو مروا ڈالا اُس کے مارے جانے
سے صفدر خان کمال خان کا بیٹا بر سر فساد ہوا آخر لڑائی میں مارا گیا اس کے عہد میں شاہ ارزان
کاکیلی بعنایت ہم مذہبی کے اس کے پاس آیا اور تحائف گزران کر دوستی قائم کی اس نے بھی اُس کی
توقیر کی اور بڑی دولت دیکر رخصت کیا اس بادشاہ نے راے بیجانگر اور نظام شاہی و قطب شاہی سے
چند بار جنگ کیا اور فتحیاب رہا آخر سنہ ۹۴۱ھ میں بیمار ہو کر مر گیا ؛

ابراہیم عادل شاہ بن اسماعیل عادل شاہ

اس بادشاہ کی تخت نشینی سے اول اسکا بڑا بھائی ملو عادل بادشاہ ہوا تھا امراے اُس کی
عیاشی و شراب نوشی سے تنگ آکر اندھا کر دیا اور سلطنت اسکو دی اس نے اپنی حکومت کے وقت اچھی
طرح سے انتظام کیا راے بیجانگر کو شکست دی شیعہ مذہب سے تائب ہو کر اس نے حنفی مذہب اختیار کیا آخر
سنہ ۹۶۵ھ میں بواسیر کی بیماری سے مر گیا ؛

سلطان علی عادل شاہ بن ابراہیم عادل شاہ

اس بادشاہ نے اپنے باپ کے مذہب کے برخلاف شیعہ مذہب اختیار کیا اور رام راج راے بیجانگر کے
ساتھ دوستی قایم کر کے اسکے اتفاق سے نظام شاہی سلطنت پر لشکر کشی کی اور فتحیاب ہوا چونکہ
یورش کے وقت ہندؤن نے جو اسکے ساتھ تھے دشمن کے ملک میں داخل ہو کر مسلمانون کی مسجدین
اور خانقاہین بہت سی مسمار کر دی تھین یہ حرکت انکی اسکو پسند نہ آئی اور رام راج کا دشمن بنگیا
اور اپنے ہمسایون سلطان بادشاہون کے اتفاق سے اُسپر یورش کی بہت سی لڑائیان ہو کر رام راج
قتل ہوا اور غنیمت کا مال مسلمانون نے بہت سا پایا سنہ ۹۸۸ھ میں اس بادشاہ نے ایک خوبصورت
غلام خریدا اور شراب کے مستی میں اُسکو بلا کر طالب وصال ہوا غلام نے چھری مار کر اسکو مار ڈالا —

سلطان ابراہیم عادلشاہ ثانی بن شاہزادہ طہماسپ بن ابراہیم عادلشاہ اول

یہہ بادشاہ نو سال کی عمر مین تخت نشین ہوا خواجہ جہان ترک و ملک التجار محمود گاوان سلطنت کے
مختار ہوے چند روز کے بعد خواجہ جہان بادشاہ کی والدہ کے حکم سے قتل ہوا اور محمود گاوان کل
مختاری سلطنت کے پائی بالغ ہوکر بادشاہ نے دشمنون کے ساتھہ بڑے بڑے جنگ کئے بہت سے
راجون کو زیر کیا محمود خلجی حاکم مالوہ کو شکست دی اور باوجود اس لیاقت اور دینداری کے
اسنے اہل غرض کے کہنے سے محمود گاوان جیسے خیرخواہ اور دانا وزیر کو ناحق شہید کردیا اور
یہی امر موجب بربادی سلطنت بہمنی کا ہوا اُس کی قتل کے بعد سلطنت بہمن فتور پیدا ہوئے
اور رونق جاتی رہی آخر بیس سال سلطنت کر کے غرہ ماہ صفر ۸۸۷ھ مین بیمار ہوکر مرگیا ۔

سلطان محمود شاہ بن شمس الدین محمد شاہ بن ہمایون شاہ ظالم بہمنی

بارہ سال کی عمر مین یہہ تخت نشین ہوا نظام الملک بحری و قوام الملک کبیر و قوام الملک صغیر
و یوسف عادل شاہ و سید حبیب اللہ و سید محب اللہ نعمت اللہ ولی کے پوتے اس کے دربار کے
امیر تھے روز بسبب نفاق باہمی اُمراؤ کے کارخانہ سلطنت کا بالکل ابتر تہا اور امرای ترک اور
دکہنی مین سخت لڑائی وقوع مین آئی بادشاہ کی غفلت اور شراب نوشی و عیاشی کے سبب سے
تمام صوبے خود سر ہوگئے آخر سنہ ۹۲۴ھ مین مرگیا ❊

سلطان احمد شاہ بن محمود شاہ بن محمد شاہ بن ہمایون ظالم

اس بادشاہ کے وقت بہمنیہ سلطنت صرف نام کو تھی کل صوبے منحرف ہوکر خود مختار ہو
گئے تھے بادشاہی فوج بھی چار ہزار سے زیادہ نہ تھی امیر برید وزیر کا کل اختیار تہا بادشاہ کا
صرف خطبہ و سکہ مین نام تہا اور روزینہ مقررہ امیر برید سے پاتا زیادہ اسکو ایک خرمہرہ نہ ملتا اسلیے
بادشاہ نے بادشاہی جواہرات اور تخت فیروزہ کے نگینے فروخت کر کھائے جب امیر برید نے سنا
کہ بادشاہ نے فضول خرچی کر کے تاج و تخت بیچ کہایا ہے زہر دیکر ۹۲۷ھ مین شہید کردیا
بندہ مسموم کرفت تاریخ نکلی ❊

شاہ علاؤ الدین بن احمد شاہ بہمنی بن محمود شاہ

میں کے نوکر گرفتار ہوکر آگ میں جلائے گئے بعضوں کو اُبلتے ہوئے پانی میں ڈالکر مار دیا
اسقدر خونریزی کے بعد اس نے سلطنت پائی اور آئندہ ظلم کو اسقدر ترقی دی کہ تمام
خلقت اسکے نام سے بیزار ہوئی جو جو ظلم کہ ضحاک اور حجاج نے نہیں کئے تھے اس نے کئے اسکی
زبان سے قتل کے حکم کے بغیر کبھی کوئی خیر کا حکم جاری نہیں ہوتا تھا آدمیوں کے سروں کے
ساتھ یہہ گیند کھیلتا جب تیر اندازی کا شوق ہوتا راستے چلتے بازاریوں سو دو سو آدمیوں
کو پکڑوا منگواتا اور تیر مار مار کر مار ڈالتا اسکے اہل دربار جب اسکے پاس جانے کو تیار ہوتے اپنے
گھر کے لوگوں سے رخصت ہو لیتے اور اوسکے دربدوم بحضور رہکر ہر ایکدم کو آخری دم تصور
کرتے اس کی زنا و بدکاری کا یہہ حال تھا کہ جو باکرہ عورت کسی کے نکاح میں آتی پہلے رات
وہ اس کی خوابگاہ میں بھیجوائی جاتی جب یہہ اسکی بکارت کا ازالہ کر دیتا اسکا شوہر [illegible]
جو عورت اسکے نکاح میں آتی دو چار دن کے بعد قتل کیجاتی آخر جب زمانہ خویش و بیگانہ
اس کے ہاتھ سے سخت تنگ آگیا تو تقدیر نے یہہ موقع دکھایا کہ ایک رات یہہ شراب کی مستی
میں بدمست ہوکر اپنی خوابگاہ میں بیخبر سوتا تھا ایک کنیز محلسرا کی کنیزوں کو اسکے
سرہانے آئی اور اسکو بکلی بیخبر پاکر ایک بڑی لکڑی اٹھا لائی اور ایسی زور کے ساتھ
اسکے سر پر ماری کہ مغز اسکا سر سے نکل پڑا تین سال اس نے حکومت کی ماہ ذی قعد
۸۶۵ھ میں مارا گیا ÷

نظام شاہ بن ہمایون شاہ ظالم بہمنی

چودہ سال کی عمر میں یہہ تخت نشین ہوا وزارت ملک التجار محمود گاوان کو عطا کی اس کے وقت
راجہ اوڈیسہ و اور یہ دو سلطان محمود خلجی والی مالوہ کے ساتھ اسکی بڑے بڑے معرکے
ہوئے ہر ایک لڑائی میں یہہ فتحیاب - آخر یہہ نوجوان صرف دو سال سلطنت کر کے شب
زفاف کی رات کہ اسی رات اسکی شادی تھی گیارہویں شوال ۸۶۷ھ میں مرگیا +

شمس الدین محمد بن ہمایون شاہ ظالم بہمنی

رہنے کے لئے بنوائے لاکہون روپیہ اسکی عمارت پر صرف کئے بہت سے گانو اخراجات کے لئے وقف کر دیئے راے دیو رائے کرناٹک کے راجہ پر اس نے لشکر کشی کی اور اسکو مغلوب کیا دوسری اسکی لڑائی ہوشنگ شاہ مالوہ کی ساتھہ وقوع مین آئی اس مین بہی اس نے فتح پائی دشمن نے شکست کہائی شاہ نعمت اللہ ولی کی کرامتین اور اوصاف کا ذکر اس نے سنا تو میر نور الدین بن شاہ خلیل بن شاہ نعمت اللہ کو اس نے اپنے پاس بلایا اور داماد بنایا شیخ آذری شاعر اسفراین بہی اس کے حضور مین حاضر ہوا اور عزت پائی آخر یہہ بادشاہ ۲۶ - رجب ۸۳۸ھ مین مر گیا تیرہ سال سلطنت کی اور بسبب اسکے خدا پرستون کے ساتہہ اسکی کمال محبت تہی شاہ احمد ولی اسکا نام مشہور ہو گیا تہا -

سلطان علاؤ الدین بن احمد شاہ ولی بہمنی

یہہ بادشاہ بڑا عالم فاضل عادل خدا پرست تہا اس نے مدرسے علم کے شیوع کے لئے بہت بنوائے دار الشفا جاری کرنے اس کے وقت دیو رائے راجہ کرناٹک پہر باغی ہوا اس نے او پر لشکر کشی کے اور غالب آیا بت خانے اس نے بہت سے گرائے عبادت خانے نئے بنوائے اور نہایت پرہیز اور اتقا کی سبب سے تمام عمر یہہ کسی ہنود و مشرک کے ساتہہ ہمکلام نہوا آخر پانو کی درد کی بیماری سے ۸۶۲ھ مین مر گیا تئیس سال نو مہینے آٹہہ روز سلطنت کے :•:

سلطان ہمایون ظالم بن سلطان علاؤ الدین بہمنی

سلطان علاؤ الدین کے مرنے کے بعد سیف خان و ملو خان امیر الامراؤ و شاہ خلیل و حبیب اللہ شاہ نعمت اللہ ولی کے پوتون کی تجویز سے حسن خان چہوٹا بیٹا علاؤ الدین کا تخت نشین ہوا اسباب سے ہمایون شاہ جو بڑا بیٹا تہا سخت ناراض ہوا اور بڑے اجتماع کے ساتہہ بجبر تختگاہ مین آیا حسن خان تخت نشین کو مع ملو قید کیا سیف خان کو مار دیا جلال خان و سکندر خان سلطان مرحوم کے دہوتے لڑائی مین قتل ہوئے شاہ حبیب اللہ و شاہ خلیل و یوسف سرزدی و یوسف ترک و حسن خان شہزادہ کے ساتہہ بہت برے حال سے مارے گئے ہزار آدمی شہزادہ

قواعد کی سخت پابندی کی باپ کے وقت کا جسقدر خزانہ تہا اس نے اپنی والدہ کے ساتھہ مکہ و مدینے
کو بہیجدیا اور حکم دیا کہ وہ وہان جاکر خیرات کر دے چنانچہ ایسا ہی عمل مین آیا راے تلنگ اور بیجا
نگر کے ساتھہ اس نے بڑے بڑے جنگ کیے اور فتحیاب رہا بت خانے اس نے بہت توڑے اور مسجدین
بنوائین شراب پینے سے اس نے توبہ کی شیخ زین الدین چشتی کو مرشد بنایا سترہ سال اس نے بڑی کامیابی
کے ساتھہ سلطنت کی نوین ذیقعدہ ۷۷۶ھ کو مر گیا۔

سلطان مجاہد شاہ بن محمد شاہ بہمنی

انیس برس کی عمر مین یہہ بادشاہ بنا شیخ زین العابدین کا مرید ہوا ممالک کو اس نے وسعت دی
بڑی جوانمردی و دلاوری کے ساتھہ راے بیجانگر پر یہہ فتحیاب ہوا اور اوسکو مطیع کیا تین برس
سلطنت کے سترہوین ذی الحجہ ۷۷۹ھ مین داؤد خان اپنے چچا کے ہاتھہ سے شہید ہوا۔

داؤد شاہ بن علاؤالدین حسن بہمنی

حقیقی بہائی کے بیٹے کو قتل کر کر یہہ بادشاہ ہوا ایک ماہ سلطنت کے آخر مجاہد شاہ کی ایک غلام نے اسکو مار ڈالا

سلطان محمود بن حسن کانگوہی بہمنی

داؤد شاہ کی قتل کے بعد یہہ اوسکا چہوٹا بہائی تخت نشین ہوا سلیم النفس کم آزار تہا خوش
خلقی مین لاثانی تہا خوش الحان و خوشنویس تہا شعر گوئی مین طاق تہا فصاحت مین شہرۂ آفاق
تہا تمام عمر مین اس نے ایک ہی نکاح کیا علما و صلحا کا ہم صحبت رہا خواجہ شمس الدین حافظ شیرازی
کو ہزار تنگہ سرخ بہیجا اور تشریف لانے کی درخواست کی مگر وہ نہ آئے انیس سال اس نے سلطنت
کی آخر اکیسوین رجب ۷۹۹ھ مین محرقہ تپ کی بیماری سے مر گیا اور بادشاہ کی وفات کے روز سے
سیف الدین غوری اسکا وزیر بہی ایک سو سات برس کی عمر مین مر گیا۔

سلطان شمس الدین بن محمود شاہ بہمنی

محمود شاہ کے مرنے کے بعد اول غیاث الدین اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا اوسکو تغلچین امیر الامرا
و غلام ترکی نے اندہا کر دیا اور اسکو بادشاہ کیا اس نے تغلچین کو وزارت دی بہ نیابت

اور سلطنت لودیون کی تمام ہوئی۔

تیسوان چمن شاہان بہمنی کی ذکر مین جو دکن مین حاکم تھے

علاؤالدین حسن بہمنی یہہ بادشاہ اول دلی مین نہایت افلاس و تنگی سے گزارہ کرتا آخر کانکو نامی برہمن کے ذریعہ سے شاہزادہ محمد تغلق کی سرکار مین نوکر ہوا جب شاہزادی نے بادشاہت پائی تو اوسنے تغلق خان حاکم دکن کے تحت اسکو بہی دکن کے ملک مین بہیجدیا کچھہ مدت کے بعد دکن مین بڑا فتنہ برپا ہوا امراؤنے ملک قتلق خان ناظم کو مار ڈالا اور اسمٰعیل فتح خان افغان کو بادشاہ بنایا یہہ خبر پاکر سلطان محمد تغلق بذات خود متوجہ سمت دکن کے ہوا جب نحالفون کے نزدیک پہونچا خبر پہونچی کہ گجرات مین طغی نام ایک غلام نے باغی ہوکر لشکر جمع کیا ہے اور چاہتا ہے کہ دلی پر حملہ آور ہو سلطان نے عماد الملک ترکمان کو دکن کی مہم پر مامور کیا اور خود طغی کی سرکوبی کے لئے گجرات کو گیا بادشاہ کے جانے کے بعد حسن بہمنی واسمٰعیل فتح خان وغیرہ گروہ متمردین نے عماد الملک کا مقابلہ بڑی تیغی کے ساتھہ کیا جس مین عماد الملک جنیدار لشکر کے ساتھہ مارا گیا اور دکن کا ملک محمد تغلق کے تصرف سے نکلگیا اسکے بعد اسمٰعیل فتح خان نے سلطنت کے کام سے استعفا دیا اور سب کے اتفاق سے بادشاہت حسن بہمنی کو ملی چونکہ اسنے یہہ رتبہ کانکو نامی برہمن کے ذریعہ سے پایا تہا اپنے آپ کو سلطان علاؤالدین حسن کانکوئی بہمنی کے خطاب سے ملقب کیا اور شہر گلبرگہ کو حسن آباد کے نام سے موسوم کرکے دار الخلافت بنایا اور دکن کا ملک اسنے پونہ سے قلعہ اوائی تک اور بندر چیول اور وابل سے شہر احمد آباد بیدر تک اسکے قبضہ مین آگیا یہہ بادشاہ حنفی مذہب تہا گیارہ سال دو مہینے اسنے بادشاہت کی سترہہ سال کی عمر پاکے سنہ ۔۔۔ مین مرگیا۔

سلطان محمد شاہ بن حسن بہمنی

سلطان علاؤالدین حسن بہمنی کے بعد اسکے سلطنت پانی اسلام کو اسنے بہت عزو رونق دیا ...

عورت جب بہلول کے حمل سے حاملہ ہوئی نوین مہینے چہت کے نیچے دب کر مر گئی ملک کالا نے
اسکا پیٹ چاک کر کر بچہ زندہ نکالا اور بہلول نام رکہا جب کالا شیخ علی کی لڑائی مین مارا گیا
بہلول یتیم رہ گیا اور اپنے چچا کے پاس پرورش پائی اور اپنی لیاقت سے پنجاب کا حاکم بنا
پہر دہلی کا بادشاہ ہوا چند مرتبہ سلاطین شرقیہ کے ساتہ اسکو لڑائی کا اتفاق ہوا آخر اسنے
فتح پائی اور جونپور کی سلطنت اسکے قبضہ مین آئی ملک کا انتظام اس نے سمجہ بوجہ کیا اڑتیس
سال آٹہ ماہ سلطنت کر کے سنہ ۸۹۴ مین بمقام ملاوڑی مر گیا۔

نظام خان المخاطب سلطان سکندر لودی بن سلطان بہلول

اس نے بادشاہی پاکر اپنے بڑے بہائی باربک پر جو جونپور مین حاکم تہا فوج کشی کی اور مطیع
کر کر پہر وہ ملک اسکو دیدیا اور بکمال استقلال اٹہائیس سال سلطنت کر کر سنہ ۹۲۳ مین مر گیا۔

سلطان ابراہیم شاہ بن سلطان سکندر لودی

اس نے تخت نشین ہو کر اپنے چہوٹے بہائی جلال خان کو جونپور کی سلطنت دی مگر پہر اس بات
سے پشیمان ہوا اور اسپر فوج کشی کی وہ راجہ بکرماجیت والی گوالیار کے پاس بہاگ گیا جب تیس
ہزار فوج بسرکردگی اعظم ہمایون بہیجی گئی تو وہ مالوہ کو چلا گیا حاکم گونڈوانہ نے اسکو فریب سے
پکڑ لیا اور سر کاٹ کر بہیجدیا جب کوئی مدعی سلطنت کا باقی نرہا سلطان کو بڑا غرور پیدا
ہوا بہت سے امیرون کو قید کر لیا میان بہوا وزیر کو کہ ایک سید نجیب اور خیرخواہ تہا ناحق قتل
کر دیا اعظم ہمایون شروانی کو گوالیار سے بلا کر گرفتار کیا اسکا بیٹا اسلام خان مانک پور مین
مستعد فساد کے ہوا اور لڑائی مین مارا گیا بہادر خان ولد دریا خان متمرد ہو کر بہار کے
ملک مین باغی بنا دولت خان لودی نے پنجاب مین باغی ہو کر بابر شاہ کو کابل سے بلا بہیجا
اور بابر شاہ نے چند بار پنجاب مین آکر اپنا دخل کر لیا اخیر کے حملے مین دہلی کو آیا سلطان ابراہیم
ایک لاکہ سوار جرار اور توپخانہ آتشبار اور فیلان مست شیر شکار ساتہہ لیکر دہلی سے نکلا پانی پت کے
میدان مین لڑائی ہوئی سلطان ابراہیم باوجود کثرت فوج کے سنہ ۹۳۲ مین قتل ہوا اور

لشکر لیکر دہلی پر آیا اور بہلول لودی کے مقابلہ سے شکست کہا کر چلا گیا اس خدمت کے عوض
مین سلطان نے نظامت پنجاب کی بہلول لودی کو دی اسنے بخلاف مرضی سلطان
کے حسرت مفسد کی ساتھہ صلح کی اور استقلال بہم پہونچا کر افغانی فوج بہت سی نوکر رکھہ لے
اور بطمع سلطنت دہلی پر حملہ آور ہوا مگر کامیاب نہوا اس جنگ فساد مین اور بہی تمام
تیونے خود سر ہوگئے اور بادشاہ ۸۴۹ھ مین مرگیا ۔

سلطان علاء الدین شاہ عالم بن سلطان محمد شاہ بن فرید خان بن خضر خان

اس بادشاہ کی سلطنت نے کچھہ رونق نہ پائی چار دن طرف سے ہیر دشمنون کا ہجوم ہوا سوائے دہلی
و بداؤن کے اسکے قبضہ مین کوئی ملک نرہا حسام الدین و حمید الدین وزیر کے نفاق سے اسنے دہلی کو بہی
چہوڑ دیا بداؤن مین سکونت رکہی انہون نے قلعہ دہلی اور شاہی خزانہ پر قابض ہوکر بادشاہ
کی عورات مستورات کو عریان تن ننگے سر نکالدیا چونکہ وہ اس ظلم کے انتقام سے بیخوف نتہے
اس لئے حمید خان نے بہلول لودی کو پنجاب سے طلب کیا اسنے دہلی مین پہونچکر چند روز حمید خان
کی متابعت مین گزرانے آخر اسکو فریب دیکر قید کر لیا اور سلطان کو لکہا کہ مین نے صرف آپکے
خیرخواہی سے یہہ کام کیا ہے اب تخت سلطنت آپ کو مبارک ہو بادشاہ نے جواب دیا کہ
مجہکو صرف پرگنہ بداؤن کا اپنے گذارہ کے لئے کافی ہے تخت دہلی جانے اور تم جانو
چنانچہ یہہ بادشاہ اپنی زندگی تک بداؤن مین آخر ۸۸۳ھ مین مرگیا ۔

انتیسوان تمن سلاطین لودیہ افغانون کے ذکر مین جو دہلی مین حکومت کرتے تہے

سلطان بہلول لودی فیروز شاہ باربک کے وقت اسکا دادا ابراہیم خان حاکم
ملتان کے پاس نوکر تہا اسکے پانچ بیٹے تہے ایک سلطان شاہ ملک کالا ملک فیروز ملک محمد ملک خواجہ
سب سے بڑے کے مرنے کے بعد ملک سلطان شاہ خضر خان کے پاس نوکر ہوا [illegible] خطاب پاکر
سرہند کا حاکم ہوا اور ملک کالا [illegible] سلطان بہلول [illegible] مین تباہی کی

متمردون کو تابعدار بنایا ۸۲۴ھ مین مرگیا۔

مبارک شاہ بن خضر خان

اس کے وقت جسرت کہکر سکہا گکھڑ کے بہائی نے پنجاب کا ملک لے لیا دہلی کا ارادہ کیا سلطان
شاہ لودہی حاکم کہ ہند کو مغلوب کر کے آگے بڑہا اسکی سرکوبی کے لیے سلطان خود بیشمار
لشکر لیکر گیا اور اوسکو شکست دیکر گکھڑون کے علاقہ مین پہونچا اور ویران کیا پہر لاہور مین
آیا اور شہر کو دوبارا آباد فرمایا کیونکہ جسرت کے غارت سے وہ بالکل ویران ہو چکا تہا اس کی
واپسی کے وقت جسرت نے پہر دست درازی کی راجہ جمون کو مار ڈالا لاہور و دیپالپور تک
قبضہ کر لیا علاوہ اس کے شیخ علی حاکم کابل بہت سے فوج کی ساتہہ پنجاب مین داخل ہوا شہرون
کے شہر اس نے لوٹ کر برباد کر دیئے یہہ خبر پاکر سلطان پہر پنجاب مین گیا اور شیخ علی کو
شکست دیکر بہت برے حال کے ساتہہ پنجاب سے نکالا جسرت کہکر پہاڑ کو بہاگ گیا اس نے
پنجاب کا انتظام کر کر دہلی کو معاودت کی مگر اس کے آتے ہی پہر جسرت پہاڑ سے اتر آیا
شیخ علی بہی پہر کابل سے پنجاب مین آ موجود ہوا یہہ خبر پاکر تیسرے مرتبہ سلطان داخل پنجاب ہوا
مفسد پہر بہاگ گئے سلطان نے پشاور تک شیخ علی کا تعاقب کیا اور شیخ علی کی بہائی کو
پشاور کی قلعہ مین تنگ کر کر اسکی لڑکی اپنے نکاح مین لی اور معاودت کے آخر جمعہ کے دن
مبارک آباد کی جامع مسجد مین ملک سرور نمکحرام وزیر کے ہاتہہ سے ۸۳۷ھ مین شہید ہوا۔

سلطان محمد شاہ بن فرید خان بن خضر خان بادشاہ

اسکی سلطنت مین یہہ بادشاہ برائے نام تہا ملک سرور وزیر مختار عام تہا اس نے بہت سے
قتل کر دیئے بہت سے قید کر لیئے آخر سب نے ملکر اسکو مار ڈالا اور سلطنت کا اختیار
...ان نے پایا ۸۴۴ھ مین سلطان پنجاب مین داخل ہوا جسرت کہکر کی بربادی مین بہت
...ش کی اسکے تمام علاقہ کو لوٹا اور دہلی کو چلا گیا انہین دنون مین ملتان مین
...ون نے خروج کر کر اپنی سلطنت علیحدہ قائم کر لی سلطان محمود والی مالوہ بہت

سپاہ

سلطان محمود بھی گجرات کی سرزمین سے واپس دہلی مین آ پہونچا اسوقت سلطنت برائے نام
تہی کیونکہ گجرات مین اعظم ہمایون پنجاب مین خضر خان کالپی مین محمود خان قنوج اور
وملو وسندیلہ وبہرایچ وبہار و جونپور مین سلطان الشرق با اختیار حاکم تہے اسوقت اقبال خان
نے سلطان الشرق پر فوج کشی کی اور سلطان کو ساتہ لے گیا جب کامیاب نہوا تو سلطان کی نسبت
یہہ بدظنی کی کہ میری فوج سلطان کے اشارے سے بہاگ گئی تہی اور سلطان نہین چاہتا تہا کہ
سلطان الشرق پر جو سلطان کا پسر خواندہ ہے مین فتحیاب ہون سلطان اس لئے قابو
پاکر جونپور مین چلا گیا مگر سلطان الشرق نے اپنے محسن کی کچھ توقیر نہ کی ضیافت تک نہ کی
وہان سے سلطان ناراض ہوکر قنوج مین گیا اور قلعہ وشہر پر قابض ہو گیا اقبال خان نے
قنوج پر فوج کشی کی اور کامیاب نہوا پھر بیس ہزار فوج لیکر پنجاب پر حملہ آور ہوا اور خضر خان
کی لڑائی مین تو وہی مارا گیا اقبال خان کے مارے جانے کے بعد سلطان محمود پھر دہلی مین آیا
اور امیر دولت خان کو فوج دیکر بیرم خان سامانہ کے حاکم کی سرکوبی کو بہیجا خضر خان اسکی مدد پر
آیا اور دولت خان کو شکست دیکر اسکے تعاقب مین دہلی پہونچا اور چند روز کے محاصرے کے
بعد واپس گیا ۸۱۵ھ مین سلطان محمود مرگیا اور سلطنت تغلقیہ ختم ہو گئی —

اٹہائیسوان چمن سادات خضر خانیہ کے ذکر مین جو دہلی کی تخت نشین ہوئے

رایات علی خضر خان بن ملک سلیمان یہہ بادشاہ قوم کا سید تہا

...دان خان نے جو ایک امیر دولت فیروز شاہی تہا اسکو پرورش کیا اور بیٹا بنایا امیر
...ور نے اسپر بڑی مہربانی کی اور پنجاب کا سارا ملک اسکو بخشا سلطان محمود تغلق کی وفات
...بعد اس نے دولت خان پر جو سلطان کے مرنے کے بعد تخت نشین ہوا تہا فوج کشی کی
...مہینے کے محاصرے کے بعد دہلی کے تخت پر بیٹھا خطبہ وسکہ میرزا شاہرخ امیر تیمور کے
...کے نام کا جاری کیا اپنی سلطنت کے وقت اس نے ملک کا انتظام بخوبی کیا

سلطان ناصر الدین محمود شاہ بن سلطان محمد شاہ تغلق

۷۹۶ھ مین اس نے بادشاہ ہوکر خواجہ سرور خواجہ جہان پسر خوانده اپنے کو سلطان الشرق خطاب
دیا قنوج وجون پور و بہار کے ولائیت اسکو عطا کی اور ایک فوج سیکہا گہکر مفسد کی سرکوبی
کو ساتہہ لیکر پنجاب کو گیا سیکہا جمون کو بہاگ گیا مقرب خان و ملوخان و امیر جیسے اسکے
دہلی مین تہے منحرف ہوگئے اور نصرت خان بن فتح خان بن فیروز شاہ کو نصرت شاہ خطاب
دیکر فیروز آباد مین تخت نشین کیا فضل اللہ بلخی عرف ملوخان نے اقبال خان خطاب پایا یہہ
خبر پاکر یہہ دہلی مین گیا اور دو نو بادشاہون مین سخت لڑائی ہوئی پر گنات میان دو آب
وپانی پت وجہجر ورہتک شہر دہلی سے بیس بیس کوس تک نصرت شاہ کی قبضہ مین آگئی محمود شاہ
کے پاس صرف شہر دہلی اور خزانہ تہا اس آپس کے نا اتفاقی مین تمام ملک مین غدر مچ گیا
تمام صوبے خود سر ہوگئی چند روز کے بعد اقبال خان ونصرت شاہ کی آپس مین بگڑ گئی
اور نصرت شاہ بہاگ کر تاتارخان وزیر کے پاس پانی پت مین چلا گیا فیروز آباد مین
اقبال خان حاکم رہا مقرب خان سلطان محمود کی خدمت مین آیا اور مقرب بنا تاتارخان اور
اقبال خان کی آپس مین چند معرکے ہوکر تاتارخان نے شکست کہائی اور اپنے باپ اعظم
ہمایون ظفرخان حاکم گجرات کے پاس چلا گیا نصرت شاہ میوات کو بہاگا اقبال خان پھر
سلطان محمود کے پاس آیا اور وزارت کا عہدہ پایا مگر اسکی بد طینتی سے سلطنت کا انتظام
...ہا سارنگ خان ناظم ملتان خضرخان ناظم دیپالپور و لاہور خود سر ہوگئے میرزا
مغل امیر تیمور گورگان کے بیٹے نے ملتان لے لیا خود امیر نہٹہ و پنجاب کو فتح کرکر دہلی
...اقبال خان وسلطان محمود نے شکست کہائی اور بہاگ گئے اون کے جانے کے
...قتل ہوئی شہر لوٹا گیا امیر جب واپس گیا نصرت شاہ میوات سے آکر حاکم بنا
...فوج لیکر اقبال خان کے ساتہہ جو قصبہ برن مین چہپا ہوا تہا معرکہ آرا ہوا
...کہائی اور میوات کو بہاگ گیا دہلی پہر اقبال خان کے قبضہ مین آئی یہہ سنکر

سلطان العلحان الدین طبیث الدین شاہ

اس نے بادشاہ ہوکر شہزادہ محمد شاہ مغرور پر یورش کی مگر کامیاب نہ ہوا شہزادہ ابو بکر اپنے بہائی کو قید کرلیا مبارک وزیر پر کل مدار سلطنت کا چہوڑ دیا خود عیش و عشرت مین پڑگیا اس لئے سب امراء اس سے ناراض ہوگئے اور سب نے ملکر اوسیشہ مین اسکو کر دیا

ابو بکر برادر سلطان غیاث الدین . . حا .

رکن الدین امیر الامراء کی تجویز سے بہہ قید سے نکلکر بادشاہ ہوا مگر اس نے چندروز بعد اسکو قتل کرا دیا اس لئے امیر صدا حاکم سامانہ نے اس کے برخلاف ہوکر ملک محمد شاہ معزور کو جالندہر مین تخت نشین کیا اور دہلی پر حملہ آور ہوا پہلے مقابلہ مین اس نے محمد شاہ کو شکست دے مگر دوسرے مرتبہ خود شکست کہاکر بہاگ گیا -

شاہ بن فیروز شاہ ر

ملک صدا وغیرہ غلامان فیروز شاہی کے اہتمام سے اس نے ابو بکر غالب سلطنت پایا چندروز بعد اسکی اون کی ساتھ رنجیدگی ہوگئی اور بہت سے امیر اسکی خوف سے بہاگ کر کوٹلہ میوات مین ابو بکر کے پاس چلے گئے باقیماندون کے لئے اس نے حکم دیا کہ تین روز مین یہہ بہی دہلی سے نکلجائین ورنہ قتل ہونگے چنانچہ اکثر چلے گئے اور باقیماندہ قتل ہوئے اور شاہزادہ ہمایون بڑی فوج کے ساتہہ ابو بکر کے مقابلہ کو مامور ہوا لڑائی مین ابو بکر نے شکست پائی اور گرفتار ہوکر قلعہ میرٹہہ مین مقید ہوا اور وہان ہی مرگیا قنوج کے مفسدون پر اس نے بزرگی کی امداد انکو سزا دی سیکہا گہکر جو اسکے وقت مین پنجاب مین دست انداز ہوا شاہزادہ ہمایون اسکی سرکوبی کو مامور ہوا ابہی وہ پنجاب مین داخل نہین ہوا تہا کہ اوس کے پیچہے بادشاہ ۷۹۶ھ مین بیمار ہوکر مرگیا -

سلطان ہمایون الملقب العلاء والدین سکندر شاہ بن محمد شاہ

اس بادشاہ نے تخت نشین ہو صرف ۱ مہینہ سلطنت کی بہہ انتقال کیا -

۷۹۶ھ

سلطان کو قتل کرکر خود بادشاہ ہوا اس ارادہ پر قایم ہوکر چاند رات کی رات باتفاق
بایزید خان اپنے بہائی کے کوشک ہزار ستون مین بادشاہ کو سنہ ۷۲۱ھ مین شہید کیا تمام امرا کو
کو جو اوسکے برخلاف تہے اور سپاہیات تہہ تیغ کیا بادشاہ کے خاص بیگم کو اپنے نکاح مین
لایا باقی عورات بادشاہ کی اپنے بہائیون اور عزیزون کو دین شہزادہ فرید خان
ومنگو خان وخورد سال لڑکون کو مار دیا اور خود تخت نشین ہوا یہہ خبر پاکر غازی الملک حاکم
پنجاب باتفاق بہرام خان حاکم ملتان کے بڑا لشکر لیکر اسپر چڑہ آیا اور فتحیاب ہوکر خسرو خان کو مع تمام
کو قتل کیا سلطنت خاندان خلجیہ کی ختم ہوئی۔

ستائیسوان چمن سلاطین تغلقیہ شاہان دہلی کی بیان مین —

سلطان غیاث الدین غازی الملک تغلق یہہ بادشاہ سلطان غیاث الدین بلبن کا ترکی غلام تہا خسرو خان قطب الدین مبارک کے قاتل پر غالب ہوکر سلطنت اپنی
اوس نے بڑی رونق دی تلنگانہ و دانکول کو فتح کیا بنگال کے صوبون کو مطیع بنایا معاودت کے
[illegible] مین ایک کوشک نو تیار کی نیچے جو اوس کے بیٹے نے اسکی ضیافت کے لئے بنایا
[illegible] چار سال بکمال استقلال سلطنت کی۔

سلطان الغ خان محمد شاہ المعروف بفخر الدین جونا سلطان تغلق

[illegible] تنوع تنزل مزاج تہا کبہی اسکا یہہ ارادہ ہوتا کہ سکندر
[illegible] اسبات پر آمادہ ہوتا کہ سلیمان نبی کیطرح جن وانس و وحش وطیر
[illegible] نبوت اور سلطنت دونو کو جمع کیے [illegible]
[illegible] والوہ و دیوگیر وکپتا و دوار سمندر و بہراپچ
[illegible] بسار [illegible] حکام خود سر ہوگئے تہے
[illegible] وقت گنج قارون ہی اسکے روبرو

ما در النہر سے آکر دلی پر یورش کی اور شکست کہا کر بہاگ گئے چوتہے سال جلوس کے ایک مہم
چتیمبر والی رنتہور پر ہوئی ، برا راجہ صاحب جاہ و لشکر رای پتہورا کی اولاد سے تھا اس سفر
مین اکتائی خان سلطان کے برادرزادہ نے سلطان کو تیر مار کر زخمی کیا اور مقتول ہوا حاجی
مولا نام دوسرا برادرزادہ باغی ہوکر پکڑا گیا راجہ مشہور بہت سے محاصرے اور جنگ کے
بعد مغلوب ہوکر قتل ہوا اس فتح کے بعد سلطان نے سنا کہ راجہ رتن سین والی چتوڑ کی رانی
پدمنی نام نہایت خوبصورت ہے بادشاہ نادیدہ عاشق اسیر ہو گیا اور عورت اس سے مانگ بہیجی
اسنے انکار کیا اور تیاری مہم کی ہوئی بہت سے لڑائیوں کے بعد راجہ مقتول ہوا اور رانی
زندہ آگ مین جلکر مرگئی — خواجہ خسرو دہلوی شاعر نے پانچ کتابین اسکی نام تصنیف کین
ملک نائب تلنگانہ و دکہن کا اس نے سمندر کے کنارے تک فتح کیا کرناٹک کو فتح کرکے اسنے
بڑے بڑے بت خانہ گرائے بیشمار سونے کی مورتین غارت مین لین سکندر ثانی اپنا خطاب
مقرر کیا پنجاب کے ملک کا اسنے ایسا انتظام کیا کہ اسکی زندگی تک پہرتا رہی لشکر نے
ہند کو رنج نہ کیا آخر سنہ ۷۱۵ھ مین کافور نام ایک امیر نے اس کو زہر دیکر مار ڈالا تقسیم سلطنت کے

سلطان شہاب الدین عمر بن سلطان علاء الدین خلجی

یہہ بادشاہ خورد سالی مین تخت نشین ہوا اور کافور امیر الامرا مدار المہام بنا شہزادہ
مبارک کو قید اور خضر خان و شادی خان شہزادون کو اندہا کردیا تین مہینے کے بعد
امراؤ نے کافور کو قتل کیا اور شہاب الدین معزول ہوا —

قطب الدین مبارک شاہ بن علاء الدین خلجی

سنہ ۷۱۶ھ مین یہہ بادشاہ قید سے نکلکر بادشاہ ہوا سلطنت کے قیام کے بعد اس نے حسن نام
ایک رذیل آدمی کو خسرو خان خطاب دیکر وزیر بنایا گجرات و دکہن کی حکومت اسکو دی اور
کہنے سے اسکے اسنے شہاب الدین طفل و خضر خان و شادی خان اپنے بہائیون کو جو قید تہے
قتل کردیا خسرو خان نے جب کامل اختیار سلطنت پر پایا نمک حرامی پر کمر باندہ لی اور چاہا کہ

مین صرف ہوتا ہزارون لوگ اُمرا و غربا اُسکے مرید ہوئے خان خانان بادشاہ کا بیٹا بھی اُسکا
معتقد ہوا مگر وہ فقیر کسی سے ایک حبہ نہ لیتا اور اتنا بڑا خرچ اپنی گرہ سے کرتا آخر سب کو یقین
ہو گیا کہ وہ کیمیا گر ہے اور بادشاہ کو اُسکے مجمع اور ہجوم کی سبب سے سخت اندیشہ دامنگیر ہوا اور
اُس خدا پرست فقیر کو قتل کرا دیا اُسکے قتل کے روز سخت اندھیری آئی جہان تاریک ہو گیا
بارش بند ہو گئی تمام ہند مین قحط پڑ گیا ۶۹۲ھ مین چنگیزی لشکر پنجاب مین آیا اور غارت
شروع کی سلطان خود اُن کے مقابلے کو گیا اور شکست دیکر واپس کیا مغلون کا سردار
سلطان کے پاس حاضر ہو کر مسلمان ہوا اور داماد بنا علاء الدین دوسرے داماد اور برادرزادے
اپنے کو سلطان نے دیوگیر کا حاکم بنایا اُس نے اُسطرف جا کر بہت سے راجون کو لوٹا اور بڑی
دولت بہم پہونچائی ایک بار جسکے خزانے سے اُسکو بارہ من موتی و الماس و زمرد و یاقوت
و بیشمار سونا چاندی ملگیا اور بڑا باغی ہو گیا بادشاہ اُسکے فہمائش کے لئے دہلی سے
بذریعہ کشتی کے گیا اور مانک پور کے قریب کشتی جا کر قایم کر دی علاء الدین نے حاضری کے
درخواست کی اور کہلا بھیجا کہ اگر بادشاہی لشکر اور سلاح بند سپاہی علیحدہ ہو جائین
تو حاضر ہوتا ہون بادشاہ سادہ دل نے سب کو الگ کر دیا اور علاء الدین حاضر ہوا اور
بادشاہ کو قرآن پڑھتے ہوئے محمود سالم اور اختیار الدین اپنے مصاحبون کے
ہاتھ سے ۶۹۵ھ مین شہید کر دیا -

سلطان علاء الدین خلجی بادشاہ

یہ شخص دست پروردہ و برادرزادہ و داماد سلطان جلال الدین خلجی کا تھا اور براہ
کافر نعمتی اپنے مخدوم کو قتل کرکے تخت نشین ہوا رکن الدین و ابراہیم دونو بیٹے
سلطان جلال الدین کے جو اُسکے خوف سے بھاگ کر ملتان کو گئے تھے اُس نے پکڑوا
منگوائے اور نابینا کر دیئے دوسری مہم اُس نے گجرات پر کی اور فتح کر کر سومنات کا
بُت دہلی مین لایا اور زمین مین داب دیا دوسرے سال جلوس مین تاتاری لشکر نے

امیر لطف اللہ بن امیر وجیہ الدین سربدار

اس امیر نے صرف ایک سال حکومت کی آخر امیر حسن کے ہاتھ سے شہادت پائی ۔

پہلوان حسن سربداری دامغانی

اس کے وقت خواجہ علی موید سربدار اسکا مخالف ہوا اور خواجہ درویش عزیز شیخ جوری کے خلیفہ کو جسکے ہزاروں مرید تھے اپنی ساتھ ملا لیا اور چار سال چار ماہ کی سلطنت کے بعد قتل کرا دیا گیا ۔

خواجہ علی موید سربداری

اس نے اپنی حکومت کے وقت خواجہ عزیز درویش کو قتل کر دیا بلکہ مقبرہ شیخ حسن جوری کو اکھڑوا کر ہڈیاں اوس کی پھنکوا دیں اسکے خدام کو قتل کرا دیا چونکہ یہہ امیر شیعہ مذہب تھا اسکے وقت شیعہ لوگوں کی حکومت تھی مدت مدید تک اسکی سلطنت رہی آخر جب امیر تیمور صاحبقران خراسان میں آیا تو یہہ اسکی خدمت میں حاضر ہوکر امرای دربار میں حاضر باش رہا اور علاقہ اسکا نیشاپور و سبزوار وغیرہ ضبط ہوکر شامل ممالک محروسہ ہوا ۔

چھبیسواں چمن سلاطین خلجیہ کے بیان میں جو ہند میں فرمانروا تھے

بعض مورخوں کا قول ہے کہ یہہ خاندان خالج خان چنگیز خان کے داماد کی اولاد تھا غوریہ غلاموں کی سلطنت جب برباد ہوئی اور کیقباد آخری بادشاہ مقتول ہوا تو اس خاندان کا پہلا بادشاہ

سلطان جلال الدین فیروز شاہ خلجی

سنہ ۶۹۰ھ میں بادشاہ ہوکر دہلی کے تخت پر بیٹھا اس کی ابتدا سلطنت میں ملک چھجو دیوگیر کا حاکم بڑی فوج لیکر دہلی پر چڑھ آیا سلطان نے بڑی چستی کے ساتھ اسکا مقابلہ کیا اور شکست دی ۔ سیدی مولی نام ایک فقیر اس سلطان کے عہد میں دہلی میں آیا اور بہت سا روپیہ خرچ کرکر خانقاہ بنائی لنگر عام جاری کیا مریدوں اور مہمانوں کی کثرت اسکی خانقاہ پر اسقدر تھی کہ ہر روز دو ہزار من میدہ پانسو من نمک تین سو من شکر دو سو من گھی مہمان خانہ کے باورچیخانہ

لشکر لیکر آیا وہان بہی اس نے شکست کہائی اور گرفتار ہوکر قتل ہوا تین سال اسکی حکومت رہی

امیر محمد تیمور بن امیر وجیہہ الدین سربدار

اس امیر نے دو سال حکومت کی بعد شمس الدین علی کے ہاتہ سے مقتول ہوا۔

امیر کلو اسفندیار سربدار

اس امیر نے چہہ مہینے سلطنت کی بعد سربداروں کے ہاتہ سے مارا گیا۔

امیر شمس الدین برادر امیر وجیہہ الدین مسعود سربدار

کلو اسفندیار کی بعد اس نے حکومت پائی مگر سات ماہ کے بعد معزول کیا گیا۔

خواجہ امیر شمس الدین علی سربدار

یہہ امیر شرع کا نہایت پابند تہا ۷۵۳ھ میں حیدر قصاب کے ہاتہ سے قتل ہوا۔

امیر خواجہ یحیی کراوی سربدار

یہہ حاکم نہایت صاحب رعب تہا سلطان قرا خان ماوراء النہر کے بادشاہ کی ساتہہ اس نے صلح کی طغا تیمور خان نے اسکو صلح وصفائی کے لئے اپنے پاس بلایا اور جشن کی مجلس منعقد کی اور چاہا کہ غافل کرکر اسکو قتل کردے اس بات سے خواجہ یحیی نے اطلاع پائی تو عین مجلس میں سربداروں کے ہاتہ سے بادشاہ کو شہید کرادیا اسکا لشکر وشاہزادے متفرق ہوگئے اسنے طغا تیمور کی سلطنت کا کل خزانہ لیلیا اور واپس آیا آخر علاء الدین ہندو کے ہاتہ سے قتل ہوگیا چار سال حکومت کی۔

خواجہ ظہیر الدین خواجہ یحیی سربداری

یہہ بادشاہ بڑا عیاش وشراب نوش تہا اسلئے چہہ مہینے کے عرصہ میں معزول ہوا۔

امیر حیدر پہلوان قصاب سربدار

اس نے اپنی سلطنت کے وقت استرآباد پر فوج کشی کی اور چاہا کہ امیر ولی کی حکومت اپنے قبضہ میں لائے ابہی یہہ ارادہ پورا نہیں ہوا تہا کہ قلعہ اسفرائن کے محاصرہ میں حسن دامغانی کی ہاتہ سے مارا گیا چار مہینے سلطنت کی اور ربیع الاول ۷۶۳ھ میں قتل ہوا +

سی کی اور بدیع الزمان بہاگ کر آذربائیجان کو گیا وہان سے پہر استر آباد کو آیا
اُن سے شکست کہا کر ہندوستان مین آیا پہر روم مین گیا جسکے وہان رہا آخر
مین مرگیا اُسکے بعد اسکا بیٹا محمد زمان مرزا جابجا ملک بملک پہر کر اس ارادہ مین
جگہہ اپنی حکومت کا نقشہ جمائے مگر کہین پانو نہ ٹہرے آخر بابر شاہ والی کابل
نکہا آیا بادشاہ نے اُسپر بڑی مہربانی کی اپنی لڑکی اُسکے نکاح مین دی بلخ کی
نظور نیابت اسکو عنایت فرمائی ٭

پچیسوان چمن سلاطین سربداری کی ذکر مین

بانی اس خاندان کا امیر عبد الرزاق پہلوان ہے جسنے سلطان ابو سعید خد
خدمت مین حاضر ہوکر سربداری کا عہدہ پایا بادشاہ کے مرنے کے بعد یہہ ملک
پہرتا رہا اور غارت گری کے ذریعہ سے بہت سی دولت جمع کی اور سبزوا
قلعہ سبزوار کا لیلیا چند سال وہان حکومت کی آخر ۷۳۸ھ مین اپنے بہائی
کے ہاتہہ سے قتل ہوا —

امیر وجیہہ الدین مسعود سربدار

اس نے اپنے وقت سوا سبزوار کے اور قلعہ گرد نواح کے بہی لئے اور نیشا
لینے کا ارادہ کیا اور امیر ارغون شاہ پر فتحیاب ہوکر نیشاپور لے لیا اور بسبب
حسن جوزی اپنے ہزارہا مریدون کی ساتہہ اسکی شامل تہا اسکا رتبہ بڑہ گیا اور سلطان طغ
ستر ہزار آدمی کے ساتہہ اس کے مقابلہ پر آیا اور شکست کہائی شیخ علی کاؤن بادشاہ کا
مارا گیا اس فتح کے بعد اس نے ہرات پر یورش کی اور معز الدین حسین غوری کے
مین شکست پائی بہاگنے کے وقت اس نے بسبب وقوع کسی شبہ کے شیخ حسن جوز
مددگار کو بہی شہید کردیا اس انہزام کے بعد یہہ سبزوار مین آیا اور رستمدار کے

بیمار ہوا اور کل اولاد طالب سلطنت کے ہوئے میرزا بدیع الزمان بڑا بیٹا اسکا قندہار سے
ہرات پر چڑہ آیا اور شکست کہا کر بہاگ گیا آخر باہم مین صلح ہوئی اور بدیع الزمان
نے صرف بلخ کی حکومت پر کفایت کی سنہ ۹۱۱ مین اس بادشاہ نے ماوراء النہر کے لینے کا
ارادہ کیا اور ابو الفتح خان محمد شیبانی پر جو بعد وفات سلطان ابو سعید کے ماوراء النہر
کا قابض ہوا تہا چڑہائی کی مگر ابہی یہہ مراد پوری ہونے نہین پائی تہی کہ گیارہوین
ذی الحجہ سنہ ۹۱۱ مین مرگیا اکہتر برس کی عمر پائی ممالکت خراسان و طخارستان و قندہار
و سیستان و مازندران اس کی ماتحت تہے اڑتیس سال حکومت کی یہہ بادشاہ اہل علم و
ہنر کی بڑی قدر کرتا تہا مولانا جامی نے کتاب یوسف زلیخا اسکے نام پر لکہی ہے —

میرزا بدیع الزمان بن سلطان حسین میرزا

حسین میرزا کے مرنے کے بعد یہہ تخت نشین ہوا مگر مظفر حسین اسکا بہائی بہی سلطنت
مین شریک تہا خطبہ و سکہ مین دونو کے نام تہے اس کے وقت سلطان محمد شیبانی
ازبک والی ماوراء النہر نے بلخ کو محاصرہ کیا یہہ خبر پاکر دونو بادشاہ باتفاق شاہ بابر
والی کابل فوج لیکر بلخ کو گئے مگر وہ ان کے پہونچنے سے اول ہی شہر کو غارت کرکے چلا گیا
تہا اس لئے یہہ واپس آئے محرم سنہ ۹۱۳ مین پہر محمد شیبانی خراسان مین آیا اور باہم
فریقین کے سخت لڑائی ہوئی مغلون نے شکست کہائی امیر ذوالنون کام آیا اور سب
امرا بہاگ گئے مظفر حسین میرزا نے استرآباد کا راستہ لیا امیر شیبانی نے ہرات لی خراسان
مین اپنا تصرف کیا شاہی خزانے لے لئے مغلانیان عورتین امرا کے ازبکان نے اپنے
نکاح مین لائین میرزا مظفر حسین کی عورت بی بی خانم کے ساتہہ خود محمد خان شیبانی
نے نکاح کیا بدیع الزمان بہاگ کر پہلے قندہار پہر جرجان مین گیا اور دونو بہائی
استرآباد مین جمع ہوئے وہان مظفر حسین مرگیا اور بدیع الزمان جرجان کا
حاکم بنا ابہی ایک سال پورا نہین گزرا تہا کہ محمد خان شیبانی نے جرجان پر بہی آ...

سمرقند مین حکومت پائی جب امیر عبد اللہ نے اس کے ملک سے مزاحمت شروع کی تو اس نے بابا دا ابو الخیر خان بادشاہ ازبک کے سمرقند اس سے لے لیا یہہ خبر پاکر میرزا بابر سنہ ٨٥٥ھ مین اسپر حملہ آور ہوا اور بعد چند لڑائیون کی آپس مین صلح ہو گئی بابر کے مرنے کے بعد اس نے ہرات پر یورش کی اور ماوراء النہر و خراسان و ایران تینون ولایتین اسکے قبضہ مین آگئین اسکے خراسان سے جانے کے بعد ماوراء النہر مین کچھہ فساد ہو گیا یہہ وہان گیا اور پیچھے اسکے ترکمانی فوج خراسان مین آ پہونچی اس لئے جلد تر یہہ خراسان مین گیا اور امیر جہان شاہ کے ساتھہ سخت جنگ کیا خراسان سے ان کو نکالا علاقہ سمنان دونو فریق مین حد قائم ہو گئی سنہ ٨٧٢ھ مین امیر جہان شاہ ترکمان امیر بداق اپنے بیٹے سے لڑکر مارا گیا اور امیر حسن علی اسکا بیٹا فارس و عراق و آذربائیجان کے تخت پر بیٹھا ایسے وقت مین میرزا ابو سعید نے چاہا کہ ملک فارس وغیرہ کا جو بعد تزلزل سلطنت مغلیہ کے ترکمانون کے قبضہ مین آگئی ہے پھر لے اس ارادہ پر فوج کشی کی اور امیر حسن علی نے ہر چند ایلچی بھیجکر اطاعت ظاہر کی مگر اس نے ایک نہ مانی جب مقابلہ کا وقت آیا اسکو شکست ہوئی اور یہہ گرفتار ہوکر دوم ماہ رجب سنہ ٨٧٣ھ امیر حسن علی کے حکم سے قتل ہوا پندرہ سال سلطنت کی

سلطان حسین میرزا بایقرا ابن غیاث الدین منصور بن امیر بایقرا ابن عمر شیخ بن تیمور

سنہ ٨٦١ھ مین پہلے اس نے مرو پر یورش کی اور دخل پایا مگر بسبب بے وفائی اپنے رفقا کے وہان سے بیدخل ہوکر چند سے آوارہ کوہ و بیابان رہا پھر سنہ ٨٦٢ھ ماہ ذی الحجہ مین اس نے استرآباد پر حملہ کیا سنہ ٨٧٣ھ مین بعد مرنے سلطان ابو سعید کے یہہ ہرات پر قابض ہو گیا سنہ ٨٧٤ھ مین امیر یادگار نے امیر حسن بیگ میرزا سے مدد لیکر ہرات پر یورش کی اور یہہ علاقہ میمند و فاریاب کو بھاگ گیا چالیس روز کے بعد پھر یہہ آیا اور یادگار کو قتل کر کے ہرات کا بادشاہ بنا پھر امیر محمود نے اسپر چڑھائی کی اسکو اس نے شکست دی اور دریائے آمویہ کے کنارے سے سمنان تک اسکا تسلط ہو گیا سنہ ٩١١ھ مین یہہ بادشاہ مرجع الملفا صل کے مرض سے

و فارس پر ہوگیا اس کے مرتے ہی علاء الدولہ بھاگ کر سیستان کے راستے میرزا ابوالقاسم بابر کے پاس چلا گیا پھر دوبارہ فارس کو گیا ابھی وہاں نہین پہونچا تھا کہ امیر درویش و امیر علی نے باہم مین فساد اٹھایا اسلئے یہہ واپس آیا اور دونو مفسدون کو پکڑ کر قتل کیا پھر میرزا ابوسعید والی سمرقند اور امیر حسین شاہ سیستانی بھی اس وقت برسر فساد تھے اس لئے یہہ ماوراء النہر مین گیا اور بصلح واپس آیا اور امیر خلیل کو سیستان کے انتظام پر مامور فرمایا اسنے وہان جاکر پھر سیستانیون کو مطیع کیا حسین شاہ کیچ مکران کو بھاگ گیا اور اسکے مین ایک نوکر نمک حرام کے ہاتھ سے مع اپنے بھائی قطب الدین کے قتل ہوا ۸۶۱ھ مین بابر مشہد مقدس کو گیا اور پانچوین ربیع الثانی سنہ مذکور بعد سہ زہر شہادت پائی اس کے مرنے کے بعد میرزا محمود اور میرزا ابراہیم شہزادون مین عداوت قایم ہوئی اور بسبب عداوت کے سلطنت سے محروم رہے۔

میرزا سلطان محمد بن میرزا بایسنقر بن شاہرخ میرزا

شاہرخ کی وفات کے بعد اس نے عراق عجم و فارس کے تخت پر اجلاس کیا میرزا عبداللہ والی شیراز کا ملک چھین لیا پھر بحمایت علاء الدولہ کے خراسان پر یورش کی بابر کو شکست ہوئی یہہ کل خراسان مین داخل ہوا مگر دوسرے لڑائی مین اسکو بابر نے خراسان سے نکالدیا عراق مین آکر اسنے پھر مہم کی تیاری کی اور بہت سے لڑائیون کے بعد بابر نے اسکی اطاعت مان لی اور قرار پایا کہ خراسان مین خطبہ اسکے نام کا جاری ہو اور بابر ... سمت ... کیا بعد اسکے یہہ عہد قایم کرکر بابر مازندران کو چلا گیا اسکے چلنے کے ... یہہ ... یا اور ہرات پر قبضہ کرلیا اسلئے بابر نے مازندران سے ... اسکو پکڑکر قتل کردیا۔

... بن سلطان محمد بن میران شاہ بن امیر تیمور ...

... بابر کا ... ہوا امیر عبداللہ شیرازی ...

باہم اتفاق رہا پہر عداوت پیدا ہوئی اور لشکر کشیان ہو کر الغ بیگ فتحیاب ہوا ہرات اسنے
لے لی پہر جب فیمابین میرزا عبد اللطیف اور الغ بیگ باپ بیٹا کے عداوت قایم ہوئی اور چند
لڑایان ہوئین تو الغ بیگ کا رعب جاتا رہا میرزا ابو سعید بن سلطان محمد بن میران شاہ نے
سمرقند پر یورش کی میرزا عبد العزیز شہر مین محصور ہوا عبد اللطیف نے باپ پر فتحیاب ہو کر
ہرات پر قبضہ پایا اور باپ کو پکڑ کر عباس نام ایک شخص کے ہاتھ سے ۸۵۳ھ مین قتل کرا دیا۔
عباس کشت اوسکی تاریخ قتل ہے عبد العزیز اپنے بہائی کو بہی عبد اللطیف نے شہید کر دیا
دونو کو مار کر صرف چھ مہینے اس نے بادشاہی کی پہر بہائی مقتول کے نوکر بابا حسین نام کے
تیر سے مارا گیا بابا حسین کشت اسکی تاریخ قتل ہے عبد اللطیف کی قتل کے بعد میرزا ابو سعید
کے سنجار اور علاء الدولہ کی حکومت بلخ مین قایم ہوئی مگر میرزا بابر نے علاء الدولہ کو بلخ سے
بیدخل کیا اور پکڑ کر اندہا کر دیا ٭

میرزا ابو القاسم بابر بادشاہ بن شاہزادہ بایسنقر بن شاہرخ میرزا

الغ بیگ کے شہادت کے بعد یہہ ہرات کے تخت پر بیٹہا اور سلطان حسین سیستان سے بادشاہ
پر یورش کر کے اسکو مطیع کیا قلعہ عماد میرزا علاء الدولہ کے قبضہ سے چھوڑا لیا علاء الدولہ
اپنے بہائی کو قید مین ڈالدیا وہ قید سے بہاگ کر پہلے سیستان پہر عراق عجم مین پہونچا
اور سلطان محمد اپنے دوسرے بہائی کو ساتھ لیکر خراسان پر چڑہ آیا بابر نے شکست
کہائی اور قلعہ عماد مین پناہ لیکر پہر جمعیت قایم کی اور سلطان محمد کو شکست دیکر پہر
خراسان پر قابض ہوا دوسرے مقابلہ مین سلطان محمد قتل ہوا اور علاء الدولہ اندہا
کیا گیا مگر علاء الدولہ اسبار نشتیل کشش کے اندہا نہوا اور بظاہر چند سال اندہا بنا رہا بابر فارس و
عراق عجم مین بہی مستقل بادشاہ بنگیا تو امیر جہان شاہ ترکمان نے آذربائیجان سے عراق
پر یورش کی پہہ لشکر لیکر ادہر گیا پیچہے اسکے علاء الدولہ نے قید سے نکلکر فساد برپا
کیا اس لئے پہہ ترکمانون کی مہم چھوڑ کر خراسان مین آیا اور ترکمانون کا تسلط کل عراق

جاری کیا اور میرزا ابابکر کو قید کر کر قلعہ میں بھیجدیا ایک سال کے بعد شہر ہمدان
مین ایک بزرگ صوفی بابنیکی نام آیا اُسکی اوسنے کرامت یہہ تہی کہ ساع دو دو بدی پشت
مین جب وہ مٹی کا ڈہیلا اپنے ہاتہہ مین لیتا مصری بنجاتا شہزادہ عمر نے پہلے اسکو
قید کرلیا جب امتحان ہوگیا تو چہوڑ دیا قاضی ہمدان کا قاضی جو بڑا متعصب اور فقرا کا
دشمن تہا اسبات سے بر سر پرخاش ہوا اور فتوے لکہا کہ یہہ شخص بدعتی ہے ساع و رقص کو حلال
جانتا ہے اسکا قتل کرنا عند الشرع واجبات سے ہے سلطان عمر نے قاضی کی فتوے کے بموجب
جو تہی محرم چار شنبہ کے روز اُس خدا پرست کو قتل کرادیا قتل کے وقت صوفی نے سر آسمان کو اُٹہایا
اور کہا کہ الٰہی میرے خون ناحق کے بدلے مین اس ظالم بادشاہ کے سلطنت برباد کرنا اور اس
قاضی کی جان لے اتفاقاً اُسی روز یہہ واقع ہوا کہ قاضی کو اُسکے بیٹے نے مار ڈالا اور شہزادہ کو
خبر پہونچی کہ قلعہ تبریز سے میرزا ابابکر نے نکلکر خروج کیا ہے بغداد اور سلطان احمد جلائر نے
مصر سے آکر تصرف کرلیا ہے گرجستان کی رعایا نے سلطانی عامل کو اپنے ملک سے نکال دیا ہے
یہہ خبر پاکر شہزادہ عمر بڑی فوج کے ساتہہ ابابکر کے مقابلہ کو گیا اور اصفہان کی نواح مین
اُس سے لڑکر شکست کہائی خراسان کو بہاگ گیا ابابکر نے تخت سلطنت پر جلوس کیا اور میرزا
عمر نے شاہرخ میرزا کے حکم سے مازندران کا حاکم بنا مگر تہوڑی ہی مدت مین باغی ہوا
اور لڑائی مین پکڑا گیا قید کی حالت مین مرگیا سنہ مین قرا یوسف ترکمان نے اپنی مدد سے
بڑہکر تبریز پر قبضہ کیا اسلئے میرزا ابابکر نے اسپر فوج کشی کی اور لڑائی مین شہزادہ
میران شاہ مارا گیا اور ابابکر بہاگ کر سلطان اویس پسر امیر ایدکو کی پاس پناہ گزین
ہوا مگر اوس ظالم نے گہر آئے مہمان کو مار ڈالا۔

میرزا علاء الدولہ و میرزا الغ بیگ ہر دو بادشاہان

میرزا شاہرخ کے مرنے کے بعد میرزا علاء الدولہ بن میرزا بایسنقر بن شاہرخ نے
ہرات مین شاہی اجلاس کیا میرزا الغ بیگ بن شاہرخ نے سمرقند کے تخت پر بیٹہا پہلے

کی ولایت ابوالفتح ابراہیم اپنے دوسرے بیٹے کو دی شاہ محمود سیستان کے بادشاہ نے
بذریعہ خواجہ زین الدین خوافی کے حاضر ہوکر اطاعت منظور کی سنہ [illegible]ھ میں سلطان نے بدخشان
پر قبضہ پایا سلطان بہاء الدین بدخشانی قید میں آیا چونکہ امیر تیمور کے مرنے کے بعد قرا یوسف
ترکمان نے شاہ مصر کی قید سے نکلکر ممالک گردستان و عراق عجم و تبریز و آذربائیجان و سلطانیہ
و قزوین اپنے قبضہ میں کر کر بڑی سلطنت حاصل کر لی تھی اور مغلیہ لشکر نے اسکے مقابل پے
در پے شکستیں کہائیں تھیں اسلئے سلطان خود دو لاکہہ سوار کے ساتھہ اسپر حملہ آور ہوا ابھی
لڑائی نہیں ہوئی تھی کہ قرا یوسف ماہ ذی قعدہ سنہ ۸۲۳ھ میں مرگیا اور جب اوسکے بیٹے و امرا
فوج جمع کر کر مقابلہ پر آئے انہوں نے شکست کہائی اور وہ وسیع مملکت دوبارہ مغلیہ
قبضہ میں آگئی - سنہ [illegible]ھ میں سلطان جامع مسجد ہرات میں نماز کے ادا کے لئے گیا اسوقت
احمد نام ایک دشمن نے موقع پاکر خنجر چلایا اگرچہ زخم کاری تھا مگر چند روز میں صحت پائی
پھر اسکندر بن قرا یوسف ترکمان نے پہر عراق میں فساد برپا کیا اور سلطان نے خود جا کر انکو
شکست دی تیسرے مرتبہ سنہ [illegible]ھ میں پہر ترکمان برسر فساد ہوئے اور سلطان نے اودہر توجہ
کی مگر مفسد اسکے پہونچنے سے اول متفرق ہوگئے - اس بادشاہ نے بکمال استقلال چالیس
سال سلطنت کی سات سال تو باپ کے حیات میں خراسان کا حاکم رہا اور چالیس سال بااختیار
صاحب تخت و تاج رہا آخر روز نوروز روز پنجشنبہ پنجم ماہ ذی الحجہ سنہ [illegible]ھ درد معدہ کی بیماری
سے ہرات کے ملک میں مرگیا بہتر سال کی عمر پائی ❊

میران شاہ بن امیر تیمور صاحب قران

صاحب قران نے اپنے حین حیات بسبب اسکے کہ میران شاہ کی مزاج میں کچھ خلل ہوگیا تھا
تخت ہلاکو خان کا اسکے بیٹے عمر بن میران شاہ کو دیا اور بڑے بیٹے اسکے ابابکر بن میران شاہ
کو بغداد کی حکومت عطا کی اور میران شاہ کی نسبت حکم دیا کہ بغداد میں ابابکر اپنے بیٹے
کے پاس رہے امیر تیمور کی وفات کے بعد میرزا خلیل نے تمام ملک میں اپنے نام کا خطبہ و سکہ

خزانہ تمام و کمال اسکے قبضہ مین آیا [illegible] مین میرزادہ سلطان حسین نے اسپر یورش کی مگر
کامیاب نہوا شاہزادہ پیر محمد و امیر شاہ ملک اسپر حملہ آور ہوئے اسنے اونکو شکست دی
آخر خداداد نام ایک نمک حرام امیر نے اسکو قید کرکے میرزا شاہرخ کے پاس بھیجدیا امیر نے
اسکو اپنے امرا اوسکے گروہ مین رکھا اور ماوراء النہر پر اپنا عمل و دخل کرلیا اور یہہ اپنی
زیست تک اُسکی خدمت مین رہا ٭

امیرزادہ شاہرخ میرزا ابن امیر تیمور گورکان صاحبقران المخاطب بالسلطان سعید

امیر تیمور کے مرنے کے بعد ہیرات کے تخت پر بیٹھا اسنے شہزادہ سلطان خلیل پر یورش
کی اور چاہا کہ ماوراء النہر کا مالک ہو اس سے لڑنے کے بعد چند لڑائیون کے آپس مین صلح ہوگئی اور دونو
سلطنتون مین دریا جیحون حد مقرر ہوگیا امیرزادہ پیر محمد شاہ فارس کے ساتھہ اسنے
دوستی کی اور نہ چاہا کہ بھائی کے ساتھہ ہنگامہ آرا ہو [illegible] مین اسنے مازندران کو فتح کیا
اور وہ ولایت میرزا عمر بن میران شیخ کے حوالے کرنے کر چند ماہ کے بعد وہ باغی ہوگیا
اور جنگ کے وقت گرفتار ہوکر مرگیا چونکہ بلخ مین امیر پیر علی تازی شاہزادہ پیر محمد بن امیرزادہ
جہانگیر کو شہید کردیا تھا شاہرخی فوج اسکی سرکوبی کو مامور ہوئی وہ بھاگ کر خوارزم مین چلا
گیا اور دوبارا باتفاق قوم جونی قربانی کے بلخ پر چڑھ آیا اور گرفتار ہوکر مارا گیا اسی سال ہم فارس
شیراز مین حسین سرباز نمک حرام نے میرزا پیر محمد بن عمر شیخ بن صاحب قران کو شہید کیا
[illegible] سکندر میرزا کو بادشاہ بنایا سلطان حسب درخواست اسکے بیٹے کے خود فارس مین
[illegible] نمک حرام کو اندھا کرکے فارس کی ولایت اپنے قبضہ مین کرلے امیرزادہ
[illegible] کے نمک حرام امیر خداداد نے قید کرکے سلطان کے پاس بھیجدیا اسکو [illegible]
[illegible] ماوراء النہر کی حکومت مجھکو ملیگی سلطان نے اسکی گرفتاری کے
[illegible] گیا اسنے ماوراء النہر مین اپنے بیٹے میرزا الغ بیگ کو بادشاہ
[illegible] قید بن میرزا پیر محمد جہانگیر کو دیا بلخ بدلنا [illegible]

ہی شہر کا محاصرہ ہوا امیر فرخ گماشتہ سلطان احمد کا بڑی چستی کے ساتھہ مقابل ہوا اور بڑے بڑے معرکون کے بعد شہر مفتوح ہوا کل شہر کے لوگ سوائے مشائخ و سادات و علماء و اہل کمال کے تمام و کمال قتل ہوئی کل عمارت گر گئین اسکام سے فارغ ہو کر امیر تبریز مین آیا اور روم پر یورش کی ۲۳ رجب سنہ ۸۰۴ھ مین اول قلعہ کماخ پر حملہ کیا علاقہ انگوریہ و قیصریہ برباد ہوئی سلطان بایزید ایلدرم اسوقت قوم نصاری کے ساتھہ لڑ رہا تہا وہان سے اُس نے معاودت کی اور آپس مین سخت لڑائی ہوئی آخر رومیون کو شکست ہوئی اور قیصر گرفتار ہوا امیر نے اُسکے حاضری کے وقت بڑی عزت کی اور بڑے آرام مین نظر بند کیا مگر وہ اُسی غم و غصہ مین بیمار ہو کر مر گیا امیر نے روم کی سلطنت کے خزائن و دفائن لیکر قلعہ ازمیر پر حملہ آور ہوا اور بہت جلد فتح کر کر قلعہ کو گرا یا اہل فرنگ نے بڑے فوج کے جہاز قلعہ کے فرنگیون کے مدد پر مامور کئے مگر اس فوج کے آنیسے اول ہی قلعہ و اہل قلعہ برباد ہو چکے تہے روم کی فتح کے بعد ملک فرخ رقوق ناصر شاہ والی مصر نے بہی اطاعت منظور کی مگر قرا یوسف ترکمان اُسیطرح متمرد رہا اس لئے فوج اُسکی سرکوبی کو مامور ہوئی عند المقابلہ وہ بہاگ کر مصر کو چلا گیا اور خود امیر جو تہی مرتبہ داخل گرجستان کے ہوا ملک گرگین حاکم گرجستان بہت سی لڑائیون کے بعد پہر اطاعت مین آیا یکم محرم سنہ کو امیر سمرقند مین پہونچا اور چند روز کے بعد ارادہ تسخیر خطا اور چین کا کر کے آٹھہ لاکھہ برگزیدہ فوج تیار کی اور اودہر کو کوچ کیا جب لشکر اترار مین پہونچا دسوین ماہ شعبان سنہ مین امیر بیمار ہوا اور سترہوین شعبان کو وفات پائی اس بیماری مین شاہزادہ پیر محمد کو ولیعہد کیا نعش اسکی سمرقند مین لیجا کر دفن ہوئی اکہتر برس کی عمر شمار مین آئی چہتیس سال بالاستقلال سلطنت پائی چہتیس ۳۶ بیٹے اور پوتے اسکے باقی رہے مگر اون مین اتفاق نہ تہا جہان کوئی تہا وہین قابض ہو بیٹہا وصیت پر عمل نہوا ۔

امیرزادہ سلطان خلیل بادشاہ دورہ اہہ لہصیر

سب سے اول شہزادہ سمرقند پر قابض ہو کر تخت نشین ہوا امیر تیمور کا جمع کیا ہوا

شاہی
سلطنت کے شہزادہ میران شاہ پر نہایت خفا ہوکے اور محمد کاحکی و قطب الدین و حبیب
ید الدین اسکے اُمرا کو بجرم غفلت قتل کیا امیرزادہ اسکندر جسنے ختن و مغولستان
ملاکی سرحد تک ملک فتح کیا تہا خدمت مین حاضر ہوکر مورد تحسین ہوا وہان سے امیر گرجستان
در و نیکے کو گیا بہت سے کفار قتل کئے ملک انکا ویران کر دیا جتنا اونکا سردار بہاگ گیا
پہر ملک گرکین کے ملاو کیطرف رخ کیا اسنے اطاعت قبول کی پہر سیواس کو گیا اور پہلے
محرم سنہ ٨٠٣ کو سیواس کا محاصرہ ہوا مصطفے داروغہ قیصر روم کا مقابلہ پیش آیا آخر شہر
مفتوح ہوکر مسلمانون کو امان ملی قوم نصاریٰ قتل مین آئی شہر گرایا گیا اسی مقام سے
شاہرخ میرزا ابلستان کو مامور ہوا اسنے وہان جاکر ترکمانون کو شکست دی اور خود امیر نے
ملطیہ کو مفتوح کیا قلعہ بہسنی مقبل قلعدار کے تصرف سے جو فرخ شاہ والی مصر کا گماشتہ تہا چہڑایا
پہر حلب پر یورش کی تیمور تاش حاکم حلب مقابلہ پیش آیا اور شکست کہائی امیر نے ملے بہت
سا خزانہ لیا شہر کو گرا دیا شہر والون کو قتل کیا پہر حمص و حمی و بعلبک کو فتح کرکے دمشق
مین جا پہونچا شامی بڑے سنمی کے ساتہ معرکہ آرا ہوئے آخر فرخ شاہ کی فوج مصر کو بہاگ
گئی اور شہر مفتوح ہوا پہلے رعایا کا مال لے لیا گیا اور جان سے امان ملی پہر یہ تجویز ہوئی
کہ امیر معاویہ اور مرتضے علی کے ہنگامون کے وقت اس شہر کے لوگ امیر معاویہ کے حامی
اور علی کے دشمن تہے ایسے شہر کو ویران اور شہر والون کو قتل کر دینا چاہئے چنانچہ
غرہ شعبان سنہ ٨٠٣ کو شہر کا گرانا اور جلانا شروع ہوا اور چند روز مین ایسے خالی
شہر بے نام و نشان ہوا جامع مسجد بنی امیہ کی بہی جل گئی صرف ایک مینار لکڑی کا
نزول عیسے مسیح آسمان سے جو بنا باقی رہ گیا وہان سے امیر نے روما کو کوچ کیا اور
پہر کز آباد کردہ سلیمان نبی دار الباقیہ و کوہ تک جتنے یقوبون کے رستے کو گئے اور تمام
لوٹ کر برباد کر دیا روحا سے ماردین اور آنحق کو فتح کرکے تیسری مرتبہ امیر
تک وہان سے بغداد کی سا ول چونکہ بغداد سلطان احمد جلایر نے پہر لے لیا

اور ادسی راستے سے دشت قبچاق میں دوسری مرتبہ پہونچا اور توغتمش خان کو ایسا برباد کیا کہ
پہر وہ لائق بادشاہی کے نرہا ۷۹۹ھ میں وہان سے معاودت کرکے سمرقند میں آتے ہی خبر پہونچی
کہ شہزادہ پیر محمد والی کابل و قندہار نے ملتان پر یورش کی ہے اور ملک سارنگ ملتان کا حاکم قلعہ
میں محصور ہے یہہ خبر پاکر اسنے ہند کے جانیکا ارادہ کیا ۸۰۰ھ میں کوہ کالا کافر کے
کفار کو تہ تیغ کرکر کابل میں پہونچا اور جوئی ماہی گیر کے کہودنے کا حکم دیا پہر دریاے سند پر
پہونچکر جسمقام سے کہ سلطان جلال الدین خوارزمی نے عبور کیا تہا دریا سے اترا سلطان
سکندر بت شکن کشمیری کے وکیل نے حاضر ہوکر اطاعت ظاہر کی پہر شہاب الدین مبارک شاہ
دیلمی پر جو ایک جزیرہ سندہ کا حاکم تہا یورش ہوئی وہ ہندوؤن کے بڑے اجتماع کے ساتہہ
مقابلہ پیش آیا اور سزایاب ہوا وہان سے کوچ بکوچ لشکر دریاے بیاس پر پہونچا
اور شہزادہ پیر محمد ملتان سے آکر حاضر ہوا تیس ہزار گہوڑی شہزادے کی فوج کی سواری
کو ملے پہر دیپالپور کا محاصرہ ہوا اور فتح ہوکر قتل عام ہوئی پہر ہندو کے ملک پر یورش
ہوئی اور تمام علاقہ غارت میں آیا پہر لشکر دہلی پر جا پہونچا سلطان محمود بن فیروز شاہ
باتفاق ملو خان وزیر کے مقابلہ پہ آیا اور شکست کہاکر بہاگ گیا صاحبقران نے تخت
دہلی پر اجلاس کیا شہر کو امان ملی مگر چار روز کے بعد بسبب جسارت بعض اوباش کے
شہر میں قتل و غارت کا حکم نافذ ہوا پندرہ روز دہلی میں رہکر امیر نے بہ نیت غزا قلعہ
میرٹہ کو کوچ کیا اور اسکو فتح کرکر کوہ سوالک پر فوج کشی کی راجہ رتن کو شکست دیکر لاکہون
ہندو مار دیے پہر وہان سے کوہ جمون کو کوچ کیا کوچ کے وقت ایک لاکہہ ہندو قید کے
لشکر میں تہا وہ سب کا سب قتل ہوا راجہ جمون کا بہاگ گیا سلطان سکندر بت شکن کو
خلعت عطا ہوئی دو لاکہہ تیس ہزار اشرفی جو بسبر خراج قرار پایا تہا معاف ہوا اسکہا نام
مفسد جسنے لاہور میں فساد برپا کیا تہا بامور ہی فوج قتل ہوا وہان سے امیر اکیسوین
شعبان ۸۰۱ھ کو داخل سمرقند ہوا ۸۰۲ھ میں امیر اران [illegible] پہونچا اور [illegible]

کو مارکر انکی سرون کے مینار بنوائے پہر سیستان کو گیا قطب الدین سیستانی کی علاقہ پر قبضہ کیا خزانہ
و مال لے لیا پہر کوہ سلیمان پر جاکر زابلستان کی مفسدون کو سزادی ۷۸۶ھ مین مازندران کو
فتح کیا امیر ولی کو معزول کرکے لقمان شاہ بن طغاتیمور کو وہان کی حکومت دی وہان ہی سے کو
مراجعت کی پہر سلطانیہ مین پہونچا احمد جلایر مقابلہ سے بہاگ گیا ۷۸۸ھ مین ایران کو گیا
اعزالدین حاکم لرستان کو جسنے حجاز کا قافلہ لوٹا تہا سخت سزادی پہر تبریز مین گیا اور سلطان احمد
جلایر کو شکست دی وہان سے حصار کرلے پر آیا اور فتح کیا پہر شہر تفلیس کا محاصرہ کیا کفار گرج
مقہور اور ملک لقرالدا انکا بادشاہ گرفتار ہوا پہر قلعہ سرخ و ولائت بردع و شیروانات و گیلان
پر غالب آکر مملکت وسیع حاصل کی ۷۸۹ھ مین پہلے یورش قرا محمد ترکمان پر ہوئی اور قلعہ مین
بابرید وازنیک مفتوح ہوئی طہرتن مطیع ہوا پہر قلعہ وان و وسطان کیطرف متوجہ ہوا قلعہ وان
جسکا بانی شداد بن عاد تہا ملک اعزالدین حاکم وہان کا محصور ہوا اسکو فتح کرکے امیر
اصفہان مین پہونچا اور بسبب تمرد شہر والون کی قتل عام کا حکم دیا ستر ہزار مرد اور اسیقدر
بچے و عورات قتل ہوئی وہان سے شیراز پہونچا امیر زین العابدین شیراز کا بادشاہ بہاگ گیا
اور شوستر مین پہونچکر مارا گیا امیر نے شیراز پر قبضہ کیا سلطنت کا کل خزانہ لے لیا وہان یہہ
خبر پہونچی کہ توغتمش خان نے جسکو امیر نے تمامی لشکر مغولستان پر قبضہ دلوایا تہا ماوراءالنہر
مین آکر شہر سبزان بخارا کا محاصرہ کرلیا ہے خوارزم کی رعایا نے اسکی متابعت کرلی ہے
شاہزادہ شاہرخ میرزا نے اس کے مقابلہ سے شکست کہائی ہے یہہ سنکر امیر ماوراءالنہر مین پہونچا
مگر دشمن اسکے جانے سے اول ماوراءالنہر سے نکلگئے تہے اسلئے یہہ خوارزم مین گیا اور کل شہرون
اور آبادیون کو ویران کردیا جابجا قتل عام ہوئی خاص شہر خوارزم گراکر میدان بنایا اور جو
بوائے گئے بڑے علما و سادات و مشائخ جو وہان تہے جلاوطن ہوئے جب کوئی دیوار تمام
ولایت مین سماری سے باقی نرہی تو معاودت کی چہہ مہینے کے بعد پہر توغتمش خان جرکس
و بلغار و آلاق و ازراق و قبچاق سے لشکر جمع کرکر ماوراءالنہر مین آیا اور شکست کہا کر بہاگ

ملک لیا چند سال کی حکومت کے بعد امیر تغلق تیمور لنگ کے خسر اور دیر چنے اسکو قتل کر دیا۔

امیر عبد اللہ بن امیر قزغن

اس امیر نے سمرقند کو اپنا تختگاہ بنایا اور بسبب وقوع کئی امور کے امیر بیان سلدوز اسکا دشمن بنگیا اس لیے
امیر فوج کشی کی لڑائی میں امیر عبد اللہ مارا گیا اور یہی سب متعلق امیر قزغن کے قتل ہو گئے۔

امیر بیان سلدوز

اس کے وقت بسبب عیاشی اور شراب خوری اسکے مملکت توران مع بدخشان و اندخود و شبرغان
کے حاکم خود سر ہو گئے ۷۶۱ھ میں امیر تغلق تیمور بڑے لشکر کے ساتھ ماوراء النہر پر حملہ آور ہوا اور شہر
کش کے محاصرہ کے وقت امیر حاجی برلاس وہان کا حاکم بھاگ گیا اور امیر تیمور گورگان جو اسکی نیابت
مین کام دیتا تھا قائم رہا اور دشمن کے مقابلہ کے لئے لشکر جمع کر کر دشمن کو واپس کیا اس لئے امیر بیان
سلدوز امیر بہت خوش ہوا اور حکومت علاقہ کش کی اسکو عنایت کی پھر امیر حسین امیر قزغن کا پوتا
کابل سے آکر معرکہ آرا ہوا امیر سلدوز شکست کھا کر بدخشان کو بھاگ گیا امیر حسین نے اسکا تعاقب
کیا اور بدخشان پر قابض ہو گیا اسوقت تغلق تیمور نے دوبارہ ماوراء النہر پر یورش کی اور تمام
و بحال تسلط پایا امیر تیمور کو اس نے اپنے بیٹے الیاس خواجہ کی نیابت مین ماوراء النہر مین چھوڑا مگر
امیر تیمور بسبب بدمزاجی امیر بکجک امیر الامراء کے وہان نہ رہا اور امیر حسین کے پاس چلا گیا امیر
حسین امیر تیمور کے اتفاق سے ماوراء النہر مین آیا اور ۷۶۵ھ مین سمرقند تک اپنا قبضہ کر لیا۔

امیر حسین بن امیر مصلائی بن امیر قزغن

یہ امیر بڑا طامع و ممسک تھا اس نے چاہا کہ اپنے امراؤ سے کچھ خزانہ بہم پہونچا دن اس ارادہ پر اسنے
ہر ایک امیر کے نام رقمین لکھین چند ہزار اشرفی کی رقم امیر تیمور کے نام قائم ہوئی چونکہ یہ حقیقی
بہنوئی امیر حسین کا تھا اور اولجای ترکان اسکی بہن اسکی منکوحہ تھی اسنے اس رقم کے عوض
اپنی زوجہ کا زیور اتار کر بھیجدیا امیر حسین نے لے لیا اس لئے کدورت ہو گئی اور امیر تیمور
نے مخالف ہو کر شہر بخارا و قرشی پر قبضہ کر لیا اور بعد رد و بدل کے آپس مین صلح ہو گئی

سلطان احمد جلایر بن سلطان اویس

اس بادشاہ کی تخت نشینی کے بعد اسکے بہائی بایزید نے عادل آقا امیرالامراؤ کی تجویز سے بخلاف ہوکر سلطانیہ مین بادشاہی اجلاس کیا اور آپس مین لڑائی کی تیاری ہوئی شیخ علی حاکم عراق عرب کا عادل آقا کا حامی بنا اور باتفاق تبریز پر حملہ آور ہوئے سلطان شکست کہاکر نخجوان مین قرا محمد ترکمان کے پاس چلا گیا اور اس سے مدد لیکر پہرا آیا اور فتحیاب ہوا بایزید نے شاہ شجاع شاہ فارس سے مدد طلب کی مگر نہ پائی چند سال کے بعد امیر تیمور گورکان داخل عراق ہوا اور سلطان احمد شکست کہاکر فرخ شاہ والی مصر کے پاس بہاگ گیا اور امیر کے حین حیات تک والی مصر کا نظر بند رہا امیر تیمور کے مرنے کے بعد جب مرزا ابابکر بن میران شاہ کا فساد بہایون کے ساتھ ہوا تو سلطان احمد اور قرا یوسف خان ترکمان نے مصر سے نکلکر پہر کوشش کی سلطان احمد بغداد وغیرہ پر قابض ہوگیا قرا یوسف خان نے اپنی سلطنت کردستان مین قایم کی اور تبریز تک قابض ہوگیا میرزا ابابکر نے اسکے مقابلہ سے شکست فاحش کہائی میران شاہ مارا گیا قرا یوسف نے اپنے بیٹے پیر بداق کو عراق عجم مین تخت نشین کیا جب اتنی بڑی سلطنت قرا یوسف نے پائی تو سلطان احمد کو حسد ہوا اور بغداد سے بڑی فوج لیکر تبریز پر آیا مگر لڑائی مین شکست کہائی اور مقتول ہوا بغداد بہی ترکمانون کی حکومت مین آیا اور شاہ محمد بن قرا یوسف خان بغداد کا بادشاہ بنا ❊

نخجوان فرقہ خانان مغول کا جو ماوراءالنہر کے ملک پر حکومت کرتے رہی

سے ... [illegible] ... خان یہہ شخص بہی چغتائی خان کی اولاد مین سے تہا سنہ ۳۲ مین [illegible] ... [illegible] ... سفاک و خونریز تہا امراؤ نے ملکر امیر قزغن کی تجویز سے سنہ ... مین قتل کیا

امیر قزغن

[illegible] ... پر چڑہائی کی چالیس روز تک مظفرالدین کرت ... [illegible] ... یورش اسنے خوارزم پر کی اور ...

اسکو قید کرلیا چونکہ امیر کی عورت اور یعقوب شاہ کی آپس میں دوستی تھی عورت غضب میں آکے
اور شوہر کو بحالت خواب خصیہ دبا کر مار دیا خود بھی اوسکے قصاص میں قتل ہوئی اسکے مرنے کے
بعد کل خزانہ اسکا سلیمان خان نے لے لیا یہہ خبر پاکر ملک اشرف امیر شیخ حسن کا بھائی اصفہان سے آیا سلیمان خان
اسکے خوف سے شہر چھوڑ کر بھاگ گیا اور کل سلطنت پر وہ متسلط ہوگیا۔

ملک اشرف بن تیمور تاش بن امیر چوپان

سلیمان خان کے بیدخلی کے بعد یہہ بادشاہ ہوا اسکے وقت جانی بیگ خان نامی بادشاہ اسپر حملہ آور ہوا
بعد معرکہ کا وقت آیا اسکے فوج نے اسکا خزانہ لوٹ لیا اور متفرق ہوگئی اور یہہ گرفتار ہوکر قتل ہوا۔

بقیہ حال شیخ حسن نویان ایلکانی اور تخت نشینی سلطان اویس اسکے بیٹے کا

امیر شیخ حسن نویان سلطانیہ سے بیدخل ہوکر عراق عرب وغیرہ ممالک پر چند سال قابض رہا آخر
۷۵۷ھ میں مرگیا اور سلطان اویس اسکے بیٹے نے سلطنت پائی اور بعد واپسی جانی بیگ
شاہ سور کے امیر اخی جوق بیگ چوپانی و مبارز الدین شیرازی کو شکست دیکر تبریز پر قابض ہوا
جوق بیگ علی پیل تن و خواجہ جلال الدین قزوینی و تیمور تاش بن ملک اشرف کو قتل کرکے یہہ
بڑا بادشاہ ہوگیا بیس سال بادشاہت کے آخر ۷۷۶ھ میں بمرض جسمانی مرگیا۔

سلطان حسین بن سلطان اویس

سلطان اویس کے بعد یہہ تخت نشین ہوا اور ۷۷۸ھ میں خواجہ میرم ترکمان و قرا محمد باغیون پر
یورش کی اور قلعہ ماہی بندہ و قلعہ ارجیش مفتوح کئے تبریز و سلطانیہ پر دو بار قبضہ کیا ۷۸۲ھ
میں بادشاہ بغداد سے سلطانیہ میں گیا پیچھے اسکے شہزادہ علی باغی ہوا اور امیر اسمٰعیل امیر المہام
سلطنت کو قتل کرکر خود تخت نشین ہوا یہہ خبر پاکر بادشاہ نے عادل آقا سپہ سالار کو بغداد کیطرف
مامور کیا اس نے بغداد پھر فتح کیا اور شوشتر کا علاقہ شہزادہ علی کو دیکر راضی کر دیا اس انتظام کے
بعد بادشاہ بغداد میں آیا اور عادل آقا تبریز کو گیا اسوقت دشمنوں نے پھر بغداد پر حملہ کیا اور
بادشاہ بھاگ کر تبریز کو گیا وہاں جاکر ۷۸۴ھ میں اپنے بھائی سلطان احمد کے ہاتھ سے قتل ہوا۔

امیر علی پر غالب ہو کر عراق کی سلطنت کا یہہ خود مالک بن بیٹھا اسلئے اور امراء کو حسد ہوا
فساد برپا ہوئے امیر محمود بن قتلق خورستان مین جا کر موسی خان کے ساتھ ملگیا امیر شیخ علی
خراسانی نے طغا تیمور خان کو بادشاہ بنایا اور لشکر لیکر سلطانیہ آپہونچا اگرچہ پہلے موسی خان
و امیر محمود شیخ علی کے برخلاف تھے مگر آخر باہم دونو ملکے شیخ حسن پر حملہ کیا مگر عند الملاقات شکست کہا کر
موسے خان قتل ہوا طغا تیمور بہاگ کر بسطام کو چلا گیا رستہ مین امیر شیخ علی کو بسبب بدنسبی کے
طغا تیمور نے قتل کر دیا اس فتح کے بعد امیر شیخ حسن نوبان کامل اختیار پا کر بادشاہ ہوا تو امیر
شیخ حسن بن تیمور تاش بن امیر چوپان نے خروج کیا اور چوپانیون نے جمع ہو کر امیر حسن نوبان
پر فتح پائی اور بادشاہی خزانے لوٹ لیے آخر اسبات پر صلح ہوئی کہ شیخ حسن نوبان کسی شہزادے
کو بادشاہ بنائے پہہ طغا تیمور کی بادشاہت پر راضی ہوا مگر شیخ حسن چوپانی چاہتا تہا کہ شہزادی
ساتی بیک سلطان محمد خدابندہ کی لڑکی تخت نشین ہو اور اختیار کل اسکو ملے اس لئے پہر لڑائی
ہوئی آخر شیخ حسن چوپانی نے سلیمان خان نام ایک شاہزادے کو جو اولاد یشموت بن ہلاکو خان
سے تہا تخت نشین کیا اور امیر حسن نوبان ایلکانی نے آذربائیجان و عراق عرب وغیرہ
مین علیحدہ حکومت قائم کی ✣

سلیمان خان

امیر حسن چوپانی کے حکم سے یہہ بادشاہ ہوا ساتی بیک سلطان محمد خدابندہ کی بیٹی سے نکاح مین
آئی امیر حسن ایلکانی اور اسکی آپس مین بمقام تفتو سخت لڑائی ہوئی پہر امیر شیخ حسن کا دن
طغا تیمور خان کا بہائی باتفاق امیر سیوذ خان کے امیر حملہ آور ہوا اور شکست کہا کر از دین
کو بہاگ گیا اور واپسی کے وقت امیر وجیہ الدین سربدار کے ہاتہ سے مارا گیا اسکے وقت امیر
شیخ حسن چوپانی سلطنت کا مالک تہا یہہ برائے نام بادشاہ تہا آخر امیر شیخ حسن ملک ... مین
بیوی و ... کے ہاتہ سے شہید ہوا باعث یہہ تہا کہ امیر نے یعقوب شاہ ایک امیر کو شام
و ... روم کی تسخیر کو بہیجا وہ وہان سے منہزم ہو کر آیا اس جرم مین امیر شیخ حسن نے

لیکن امیر حسن نے اسکو مددگار تصور کیا اور اسکے پاس چلا گیا اس نے حق احسان کا یہہ ادا کیا کہ گھر جاتے ہی اسکو بطمع مال و خزانہ جو اسکے پاس تہا مع جلاد خان اسکے نوجوان بیٹے کے مار ڈالا اسکا سر بادشاہ کے پاس بہیجدیا امیر کی شہادت کے بعد بغداد خاتون اسکے بیٹی کو امیر حسن نے بادشاہ کی حکم کے بموجب طلاق دیا اور وہ بادشاہ کے محل مین داخل ہوئی امیر شیخ علی خراسان کا حاکم قرار پایا اس نے خراسان مین جاکر چند بار پنجاب پر حملے کیے اور بہت مال لوٹا۔

آخر تیسرے ماہ ربیع الاول ۷۳۶ھ مین سلطان ابوسعید مر گیا۔

سلطان اربا خان

یہہ بادشاہ ارتق بوکا تولے خان کے بیٹے کی نسل سے تہا بسبب لاولدی ابوسعید بہادر خان کے امرا نے خواجہ غیاث الدین محمد وزیر کی سعی سے بادشاہت پائی اور بغداد خاتون سلطان مرحوم کی زوجہ کو کہ وہ بہی مدعیہ سلطنت کی تہی مار دیا شہزادی ساتابک سلطان محمد خدابندہ کے بیٹی کے ساتہہ نکاح کیا دلشاد خاتون دوسری زوجہ سلطان مرحوم کی بہاگ کر امیر علی غرب کے حاکم کے پاس چلی گئی اسکی ترغیب سے امیر علی نے موسی خان بن بایدو خان بن طرقائی خان بن ہلاکو خان کو بادشاہ بنایا اور بڑی فوج لیکر اربا خان پر چڑہ آیا اور لڑائی مین فتحیاب ہوکر غیاث الدین وزیر اور بادشاہ دونو [illegible] قتل کیے اور موسی خان کو بادشاہ بناکر خود وکل مختار سلطنت کا ہوا اسیاست پر امیر شیخ حسن کو جسکی عورت بغداد خاتون سلطان ابوسعید بہادر خان نے چہین لی تہی ناراض ہوا اس نے روم کے حدود مین سلطان محمد بن قتلق بن تیمور بن عنبارجی بن منکو بن تیمور بن ہلاکو خان کو بادشاہ بنایا اور بڑے بہاری لشکر کے ساتہہ دار الخلافت کو آیا لڑائی مین پہلے امیر علی نے فتح پائی پہر دشمنون نے اسکو نماز پڑہتے ہوئے مار ڈالا موسی خان بہاگ گیا امیر حسن نے کل سلطنت پر اختیار پاکر دلشاد خاتون سلطان ابوسعید بہادر خان کی زوجہ کو اپنی زوجہ بغداد خاتون کے عوض مین اپنی نکاح مین لیا۔

امیر شیخ حسن نویان ایلکان شاہ عراق عجم

سواد در ہوئے اس نے امیر بوجائی و بہرام شاہ کو انکے مقابلہ پر بہیجا لڑائی مین امیر بوجائی مارا
گیا بہرام شاہ بہاگ آیا پہر بادشاہ خود خراسان مین گیا دشمن اس کے پہونچنے سے اول ہی
خراسان سے نکل گئے اس نے دوبارہ خراسان پر تسلط پاکر ابوسعید بہادر خان اپنے بیٹے کو
خراسان کی سلطنت دی اور خود سلطانیہ مین آکر عیش کے روز ۷۱۶ھ مین مر گیا۔

سلطان ابوسعید بہادر خان بن سلطان محمد خدابندہ

اس بادشاہ نے خراسان سے آکر سلطنت کا تاج پایا اور سبب اسکے کہ اس نے خواجہ رشید الدین وزیر کو
ناحق قتل کر دیا تہا جابجا فساد برپا ہوا خراسان شہزادہ یسور نے ماوراء النہر سے آکر لے لیا مازندران
تمام ملک کو لوٹتا ہوا چلا گیا دشت قبچاق پر شہزادہ اوزبک متسلط ہوا اور امیر نے بکر بیک اسکے
ولایت وبالی چونکہ امیر چوپان بادشاہ کا کل مختار تہا اس کے تسلط سے اور ارکین متمرد ہوگئے
بادشاہ نے ان پر حملہ کیا اور سب مقتول ہوئے ملک غیاث الدین کرت جو ہرات مین شاہزادہ
یسور کے محاصرہ مین تہا اسکے مدد کو امیر حسین مامور ہوا اسکے جانیسے ہراتیون نے محاصرے سے رہائی
پائی اور یسور نے امراؤ کی نمک حرامی سے ۷۲۱ھ مین قتل ہوا اسی سال مین امیر چوپان کے ساتھ
بادشاہ کی عداوت پیدا ہوئی باعث یہہ ہوا کہ امیر چوپان کی لڑکی پر بادشاہ عاشق ہوگیا اور
اوسکے دینے کے لئے امیر کو کہا چونکہ وہ لڑکی امیر شیخ حسن کے ساتھ منسوب تہی امیر نے انکار کیا
اور باہم کدورت پیدا ہوئی امیر خراسان کے انتظام کے بہانے سے بادشاہ سے الگ ہوکر خراسان
کو چلا آیا اور اپنے بیٹے خواجہ دمشق کو بادشاہ کے حضور مین چہوڑا لڑکی کی شادی نے انکو
امیر حسن کے ساتھ کر دی امیر چوپان جب خراسان پہونچا بادشاہ نے پہلے خواجہ دمشق امیر کے
بیٹے کو قتل کیا پہر اسکے خویش و اقارب تہ تیغ کئے اور چاہا کہ خراسان پر فوج کشی کرے نتیجہ
یہ کہ امیر چوپان خود بڑی فوج کے ساتھ سلطانیہ کو آیا مگر لڑائی کے موقع پر اسکے امرا و فوج
بادشاہ سے آملی اور امیر پہر خراسان کو بہاگ گیا چونکہ ملک غیاث الدین کرت والی ہرات
... خدابندہ کے مرنے کے بعد دوبارہ سلطنت نصیب ہوئی تہی اپنے ...

جا بجا قتل ہوئے یہہ خبر پاکر امیر نوروز نیشاپور سے ہرات مین ملک فخر الدین کرت کے پاس
جا اوسکا داماد اور پرورش یافتہ تہا گیا اُس ناانصاف کافر نعمت نے امیر نوروز کو امیر
قتلق کے حوالے کر دیا اور وہ پہلوان ماہ رمضان ۶۹۶ھ مین شہید ہوا ۔ ۶۹۸ھ مین قوم
نکودری کا انتظام بادشاہ کو منظور ہوا اور فوج مامور ہوئی وہ لوگ بہاگ کر فخر الدین کرت کے
پاس چلے گئے اور وہ اُنکا حامی ہوا اسلئے ہرات پر لشکر کشی ہوئی الجایتو بادشاہ کا بہائی
ہرات پر گیا اور مدت تک محاصرہ رکہا آخر ایک لاکہہ دینار جرمانہ لیکر واپس آیا ۶۹۹ھ مین تمام
ملکون مین قحط پڑ گیا شیراز مین پنجاہ ہزار آدمی بہوکہہ کے عذاب سے مر گئے اُسی سال مین
بادشاہ نے مصر پر مہم کی دریای بار بک پر سخت لڑائی ہوئی سات ہزار مصری وشامی مارے
گئے شاہ مصر بعلبک کو بہاگ گیا یہہ مصر وشام پر قابض و دخیل ہو گیا امیر قبچاق کو اُسنے وہانکا
حاکم بنایا اور معاودت کی مگر اسکے واپس آنے کے بعد امیر قبچاق شاہ مصر کے ساتہہ مل گیا اور
دوبارہ سلطنت شاہ مصر کی مصر وشام مین ہو گئی اسلئے یہہ ۷۰۲ھ مین دوبارہ مصر پر حملہ آور
ہوا اور شکست فاحش کہا کر واپس آیا آخر گیارہوین شوال ۷۰۳ھ مین مر گیا ۔

الجایتو قاآن المخاطب سلطان محمد خدابندہ بن ارغون خان

یہہ بادشاہ شیعہ مذہب تہا ۷۰۴ھ مین اس نے شہر سلطانیہ نیا آباد کرکے دار الخلافت بنایا گیلان کے
ولایت کو اپنے تصرف مین لایا اور دانشمند بہادر سپہ سالار کو ہرات کی تسخیر کے لئے مامور
کیا اُس نے ملک فخر الدین کے ساتہہ بہت جنگ کئے آخر خود بہی مارا گیا اور بادشاہی فوج پسپا
ہوئی پہر بادشاہ نے امیر بوجائی دانشمند کے بیٹے کو ہرات پر بہیجا وہ وہان گیا اور ایک ماہ
محاصرہ رکہا چونکہ فخر الدین اُنہین ایام مین مر گیا تہا محمد سام اُسکے بیٹے نے اطاعت کرکے شہر دیدیا
چونکہ اس بادشاہ کی وقت سلطان ناصر مصر کا بادشاہ معزول ہو کر اُسکی جگہہ سلطان مظفر بادشاہ
بنا تہا اس لئے موقع نیک سمجہکر اس بادشاہ نے مصر پر چڑہائی کی اور صلح کرکے واپس آیا جب
یہہ مصر کے سفر مین تہا مغل شہزادے کبک و یسور و داود خواجہ ماورالنہر سے خراسان پر

ہوئی اور شہزادہ قنقور بائی سلطان کے بہائی کے ساتھہ آمیزش کر کر چاہا کہ سلطان کو شہید
کرین یہہ خبر سلطان کو پہونچ گئی اوسنے بہائی کو مار ڈالا اور ارغون کی سرکوبی کے لئے خراسان
سے چلا گیا جب باتحت قراقت ہوا تو حاضر ہوگیا سلطان نے اوسکو قید کر کر حکم دیا کہ آٹھہ روز کے
بعد قتل کیا جاوے اس حکم سے سب تاتاری شہزادے گہبرا گئے اور یقین کر لیا کہ اب سلطان کل تاتاریون کو
مار ڈالے گا اس ارادہ پر امیر بوقائے نے رات رات لشکر کے ساتھہ سازش کر لی امیر الیناق
کو جو بادشاہ کا خیرخواہ تہا مار ڈالا خواجہ شمس الدین بہاگ گیا سلطان گرفتار ہوکر بارہوین
شعبان ۶۸۳ھ کو شہید ہوا۔

ارغون خان بن اباقا خان بن ہلاکو خان

اس بادشاہ نے جب سلطنت پائی وزارت بوقا کے حوالے فرمائی جوشکاب و بایدو مغول
دیکہا تو شہزادون کو جا بجا حاکم بنایا خواجہ شمس الدین کو بہہ ممتاز فرما کر بوقا کے ماتحت نائب وزیر
کیا یہہ بات بوقا کو نامنظور ہوئی اور چند روز مین بادشاہ کا مزاج اوس سے برگشتہ کر دیا فخرالدین
مستوفی و حسام الدین حاجب جو خواجہ شمس الدین کے دست پروردہ تہے اسکی قتل پر مستعد ہوگئے اور
خواجہ کو شہید کر دیا چند مدت کے بعد سعد اللہ حکیم یہودی بادشاہ کی مزاج پر ایسا مسلط ہوا کہ کسی اور کو
کسی کام مین اختیار نہ تہا اس پر بوقا وزیر کو حسد ہوا اور جوشکاب بادشاہ کی بہائی کو کہا کہ اگر تم
کو سلطنت کے ہوس ہو تو مین تمکو تخت نشین کرون جوشکاب نے یہہ راز بادشاہ کو کہہ دیا اور بوقا قتل
مین آیا اوسکا خزانہ لٹوایا گیا عورتین اوسکی سپاہیون کو دیدین اور سعد اللہ یہودی کی ترغیب
کے بموجب حکم جاری ہوا کہ مسلمان کل مسلمانی مذہب چہوڑدین نہین تو قتل کئے جاینگے بادشاہ کا یہہ
بہی ارادہ تہا کہ مکہ و مدینہ دونو پاک شہرون کو مسمار کر دے اپنا نیا مذہب ایجاد فرمائے مگر یہہ ارادہ
ابہی ظہور مین نہین آیا تہا کہ بادشاہ بیمار ہوگیا جب زیست کے امید نہ رہی تو سعد اللہ یہودی
و امیر جوشی نے پوشیدہ غازان خان کو خراسان سے بلایا یہہ خبر جب مشہور ہوئی اور امرا و نامزد
ہوگئے تو سب نے ملکر امیر جوشی اور سعد اللہ یہودی کو معہ اونکی اہل عیال کے مار دیا تین

اباقاخان کے عہد مین براق خان جغتائی خان کے پوتے اور مبارک شاہ اوگتائی قاآن کے درمیان عداوت
قائم ہوئی اور مبارک شاہ اوس کی سلطنت سے اوٹہایا گیا اقتدار کنیا خازن کے سبب خرابی براق خان کے
ہاتہ آئی اور شہر بہی اسکا قبضہ ہوگیا ترکستان پر بہی وہ متصرف ہوا ختن کا خزانہ اوسنے لوٹا پہر باتفاق
قیدو خان کے اباقاخان کے ملک پر یورش کی اور جنگ مین شکست کہاکر بخارا مین بہاگ گیا اور بخارا کے علما
کے ہاتہ پر مسلمان ہوگیا غیاث الدین نام رکہا یا سنہ ۶۶۹ مین مرگیا اسکا ملک قیدو خان اور آباقاخان
نے آپس مین بانٹ لیا تہوڑا سا علاقہ اسکی اولاد کے قبضہ مین رہنے دیا اسی سال مین مصر کا بادشاہ روم
کے سرحدی ملک پر بسازش پروانہ نام اباقاخان کے خال کے دخیل ہوگیا اباقاخان بذات خود وہان گیا
اور دوبارہ قابض ہوا پہر اپنے علاقہ سے بڑہکر بیرہ کے قلعہ کا محاصرہ کیا تو سلطان بندق دار بڑی
جمعیت کے ساتہہ مقابلہ پر آیا اور مغلیہ فوج بہاگ نکلی دوسرے یورش والی مصر نے فوج مغلیہ مقیم ابلستان
پر کی اور ان مین سے ایک زندہ نہ چہوڑا سنہ ۶۸۰ مین اباقاخان نے بہائی منکو تیمور کو مصر کی تسخیر کو مامور کیا اور
فوج مغلیہ تمام وکمال قتل ہوئی منکو تیمور بہاگ آیا پہر یہہ خود لشکر لیکر مصر کو روانہ ہوا مگر سنجار تک پہونچا
تہا کہ بیمار ہوا اور بغداد کو مراجعت کی پہر ہمدان کو گیا وہان سے مقصد مین نزول کیا اور بمرگ مفاجات
ماہ ذیقعدہ سنہ ۶۸۰ مین مرگیا اسوقت درباروالون کا یہہ شبہہ تہا کہ خواجہ شمس الدین وزیر نے اوسکو
کو زہر دیکر ماردیا ہے کیونکہ اسوقت وزیر اور بادشاہ مین عداوت تہی اور مجد الملک یزدی وزیر کا
دشمن سرگرم تہا اور علاء الدین وزیر کا بہائی قید ہوگیا تہا

تکودار بن ہلاکو خان المخاطب [illegible] ن احمد

یہہ بادشاہ تخت نشینی سے اول مسلمان ہوچکا تہا سلطان احمد اسنے اپنا خطاب لیا وزارت پر بحال
خواجہ شمس الدین کو دیا مجد الملک یزدی کو قتل کیا علاء الدین کو رہائی دی بغداد کی حکومت پر
بحال کی مصر کے بادشاہ کے ساتہہ بسبب ہم مذہبی کے صلح کرلی اس لئے شہزادہ ارغون بن اباقاخان
شہزادے بشمول تغاجار کی سخت ناراض ہوئی اور درخواست کی کہ خواجہ شمس الدین کو ہمارے
سپرد کیجئے خزانہ متوفی کا حساب لین جب یہہ درخواست نامنظور ہوئی محبت دو

وقوع مین آئی کسوقا نوبان نے شکست پائی اور گرفتار ہوکر مصر مین بہیجا گیا شاہ مصر نے اسکو
ملزم طرح کا عذاب دیکر مارا اُسی عرصہ مین مصریون کو خبر پہونچی کہ مغلون کی بہت سی فوج ایک
جنگل مین چہپی ہوئی پڑی ہے مصریون نے چارون طرف سے جنگل کو آگ لگا دی اور وہ تمام لشکر
جل گیا اس شکست کی خبر جب ہلاکو خان کو پہونچی اس نے ملک ناصر ایلکان نوبان کو بشیمار لشکر دیکر پہر کو
کو بہیجا مگر اُس نے بہی عند المقابلہ شکست کہائی اور بہاگ کر روم کو چلا گیا چونکہ انہین ایام مین سلطان
سیف الدین قطور و مرگیا تہا ملک بندق دار اُسکے جگہہ بادشاہ ہوا اور تمام شام مین اس نے اپنا
قبضہ کرلیا اور ہلاکو خان نے پہر اسطرف توجہ نکی سنہ مین فیمابین ہلاکو خان و میر برکہ خان سکے
جنگ ہوا ہلاکو خان کے فوج معرکہ سے بہاگ نکلے برکہ خان فتحیاب ہوا بہاگنے کے وقت ہلاکو خان کے
ہزارون فوج کے آدمی دریائے یخ بستہ مین غرق ہوگئے آخر یہہ جبار بادشاہ بنزاحست و آہ
انیسوین ماہ ربیع الاول سنہ سکتہ کی بیماری مین ماخوذ ہوکر مرگیا اڑتالیس سال کی عمر پائی
آٹھہ سال بغداد کی فتح کے بعد سلطنت کی۔

اباقا خان بن ہلاکو خان

ہلاکو خان کے مرنے کے بعد اباقا خان بادشاہ ہوا اس نے اپنے بہائی یشموت کو دربند شروان
کیطرف بہیجا اور تشین دوسرے بہائی کو علاقہ مازندران و خراسان تا کنار آب آموئیہ یانوبان
بہادر اور ایلکا نوبان کو روم کی حدود کی حفاظت کے لئے مامور کیا ولایت بکر و ربیعہ کے امیر
دُرپای نوبان کے حوالے کی گرجستان و سرحد شام لشکر امون کے سپرد فرمایا منصب وزارت و دیوان
خاص کا خواجہ شمس الدین محمد جوینی کو دیا شہر تبریز دار الحکومت مقرر کیا فارس کی حکومت آتابک
ابوبکر کی اولاد پر بحال رکہی اس کے ابتدائے سلطنت مین شہزادہ بوقا تبریز پر چڑہ آیا شاہزادہ
یشموت نے اُسکا مقابلہ کیا جنگ مین بوقا کی آنکہہ مین تیر لگا اور بہاگ گیا پہر برکہ خان نے لشکر
کشی کی اور عین معرکہ کے وقت قولنج کی مرض سے مرگیا اُسکے مرنے کے بعد اباقا خان نے ایک بڑے
لمبے اور اونچے دیوار دریائے کر پر بنوائی جو دربند اور اُسکے علاقہ مین حد فاصل ہوگئی

شام وغیرہ کے امرا اطاعت کی بجا آوری کے لئے حکم جاری ہوئے ایک نامرد غیور نے اطاعت مان لی اور
ملک بادشاہ جو پہلے ہی مطیع ہوچکا تھا دشمنوں سے شکست کھاکر بطلب مدد حضور میں آیا اس لئے
ہلاکو نے مصر و شام کیطرف لشکر کشی کی ملک صالح بن بدرالدین لولو کو مقدمۃ الجیش بنایا اور ترکان
خاتون محمد خوارزم شاہ کی لڑکی کہ اسکے نکاح میں تھی اور یہہ فوج پہلے بکر میں پہونچی وہانسے رہا و
نصیبین حران وغیرہ کو غارت کرتے ہوئے حلب میں گئی ایک ہفتہ تک برابر مغلوں نے شہر لوٹا اور
جلادیا یہہ خبر پاکر دمشق کی رعایا بھی اطاعت میں آگئی اور شام پر بآسانی قبضہ ہلاکو کا ہوگیا تو کسوقا نویان
کو شام کی حکومت دی اور خود منکو قاآن شاہ تاتار کے مرنے کی خبر پاکر پیچھے کو چلا آیا ہلاکو کے جانے
کے بعد کسبوقا نویان نے قلعہ کرک مفتوح کیا اور شہزادہ یشموت بن ہلاکو خان جسکو اسکے باپ نے میا فارقین
کے علاقہ کی تسخیر کیلئے مراغہ سے بھیجا تھا اسنے وہان جاکر قلعہ کا محاصرہ کیا ملک کامل وہانکا حاکم مقابلہ
پیش آیا اور ایسی سرگرمی کے ساتھہ لڑا کہ شہزادہ محاصرہ چھوڑ کر بھاگا کسوقا نویان نے اور فوج شہزادہ
کی مدد پر بھیجی اور وہ دوبارہ میا فارقین میں گیا اور قلعہ لیکر ملک کامل کو شہید کیا وہانسے
شہزادہ ماردین کے قلعہ پر گیا اور سات مہینے محاصرہ رکھا ملک سعید وہانکے حاکم کا یہہ ارادہ تھا کہ
اپنی زیست تک کفار کی اطاعت قبول نہ کریگا آخر جب ملک مظفر اسکا بیٹا یشموت کے ساتھہ ملگیا تو اوسنے
اپنے باپ کو زہر دیکر مار دیا اور قلعہ مفتوح ہوا — انہیں ایام میں سلطان بدرالدین لولو شاہ
موصل گیا اور ملک صالح اسکے بیٹے نے مصر کے بادشاہ کے ساتھہ سازش کرکے ہلاکو خان کی اطاعت
چھوڑ دی اسلئے مغلیہ فوج موصل میں گئی اور قتل و غارت کا بازار گرم کیا ملک صالح اپنے ایک تین سالہ
بچے کے ساتھہ شہید ہوا اور کسوقا نویان چالیس ہزار سوار اور بے تعداد پیادہ فوج کیساتھ
مصر کی تسخیر کے لئے بھیجا گیا سلطان سیف الدین قودر والی مصر نے جب یہہ خبر سنی کر جنگ کی تیاری
کی اور بندقداری کو مغلوں کی لڑائی کیلئے مصر سے روانہ کیا پہلا مقابلہ مصریوں کا
ایک مغلیہ فوج کے ساتھہ ہوا جس میں خود کسوقا نویان نہ تھا مصریوں نے فتحیاب ہوکے بہتیرونکو
قتل کر دیئے یہہ خبر پاکر کسوقا نویان دریا جوش کیطرح مصریوں پر جا پڑا اور سخت لڑائی

امرنیا راضی ہوگیا اور خورشاہ کو بارہ ہزار اسکے توابع کے ساتھہ قتل کرادیا و ما بین ۶۵۵ھ تاسیجو نویان
کو ممالک شام وسرحد روم وغیرہ کی استخلاص کے لئے مامور کیا اور خود چند ماہ بغداد کے جانے مین
متامل رہا جب موید الدین محمد علقمی خلیفہ کے نمکحرام وزیر کیطرف سے پے در پے طلبی کے خطوط آئے تو یہہ
بغداد کو چلا اسکے جانے سے اول ہی علقمی نمک حرام نے خلیفہ کی فوج متفرق کر دی اور خلیفہ کو غافل
رکھا اور ہلاکو نے ذی الحجہ ۶۵۵ھ مین بغداد مین پہونچکر برج عجمی کے روبرو خیمہ لگا دیا اسکی فوج نے شہر کو
گھیر لیا پچاس روز تک محاصرہ رہا ہر روز لڑائی ہوتی رہی آخر سید مجد الدین محمد بن حسن طاؤسی و
یوسف قوم شیعہ جو شہر مین بڑے امیر تھے وزیر کی ایما سے ہلاکو خان کو آملے اور اپنے محلہ مین امن کا
کوتوال لے گئے جب شہر پناہ پر بھی اسقدر دخل مغل کا ہوگیا تو ناچار خلیفہ ہزار کس سادات و علما و فضلا
ومشائخ کے ساتھہ ہلاکو کے پاس گیا اور قید ہوا اور مغل تمام شہر والون کو شہر سے نکال لائے اور قتل
جاری کی عورت مرد پیر جوان بچے نادان مارے گئے مکانات مسمار ہوئے خلافت کا کل خزانہ جسکو
تمام زمانہ عاجز تھا ہلاکو نے لیا خلیفہ اور اوسکی اولاد اور امراؤ کو بہو کہہ کے بغداد سے شہید کیا
خیر خواہی ابن علقمی نمکحرام وزیر امیدوار تھا کہ خلیفہ کے بعد بغداد کی خلافت اسکو ملیگی مگر ہلاکو نے
علی خان بن عمران ایک بقال کو جسنے اس مہم مین کچھہ رسد رسانی کی مدد دی تھی بغداد کی
دے دی اور علقمی نہایت غم و غصہ سے بیمار ہوا اور مرگیا اس فتح کے بعد ہلاکو نے دریا
وسلماس پر ایک قلعہ بنوایا اور جسقدر خزانے اسکو قہستان و بغداد وحدود روم وارمن وگرج وغیرہ
سے حاصل ہوئے تھے وہ سلماس مین رکھوائے مراغہ کے مقام پر سلطان بدر الدین لولو حاکم
موصل و اتابک سعد پسر اتابک ابوبکر شاہ فارس اور عز الدین سلجوقی روم سے تہنیت کے لئے حاضر
ہوئے چونکہ عز الدین سلجوقی نے حدود روم مین تاسیجو نویان کے ساتھہ جنگ کیا تھا اپنے قصور
کی معافی کے لئے اسنے یہہ حیلہ بنایا کہ ایک موزہ چرمی بنوا کر اسکی بغل پر اپنی تصویر کھچوائی اور
پیشکش کرنیکے وقت عرض کی کہ اس تصویر کے کھچوانے سے میری غرض یہہ ہے کہ مین حضور کے
قدمون کے نیچے رہون یہہ ادب اسکا ہلاکو کو پسند آیا اور انتقام سے درگذرا بعد اس انتظام کے

تیسرا فرقہ خانان مغول جو توران مین حاکم رہے

پہلے چغتائی خان دوسرا بیٹا چنگیز خان کا توران کا بادشاہ ہوا اور قراچار نویان جو چنگیز خان کے چچا کا بیٹا تہا اسکا وزیر ہوا امیر الامراء بنا سنہ [illegible] مین ایک شخص تارابی نے بخارا مین صوفی بنکر خروج کیا ہزارون آدمی اسکے مرید بنگئے اُسنے شہروالون کے اتفاق سے مغلیہ حکام شہر کو نکالدیا قراچار نے بخارا پر چڑہائی کرکے تارابی کو مارا شہروالون کا قصور معاف کیا چغتائی خان کی وفات کے بعد قراچار نویان بادشاہ ہوا وہ سنہ ۶۴۲ مین مرگیا تو چغتائی خان کا پوتا قراہلاکو خان تخت نشین ہوا مگر کیوک خان نے اُسی معزول کرکر یسو منکو چغتائی کے بیٹے کو حکومت دی جب وہ مرگیا تو قراہلاکو نے پہر سلطنت پائی اسطرح پشت بپشت توران کی سلطنت چغتائی خاندان مین چلے آئی اور مدت تک قایم رہی

چوتہا فرقہ آل تولی خان بن چنگیز خان کا جو عراق و ایران وغیرہ ملکون مین بادشاہ رہے

اس مین ذکر ہلاکو خان اور اُسکے جانشینون کا درج ہے واضح ہو کہ شاہ منکو قاآن کے وقت ایسر بیجو نویان کو اُس نے ایران کی حکومت پر مامور کیا تہا اُس نے ایران سے لکہا کہ خلیفہ مستعصم باللہ اور خورشاہ ملحد وغیرہ مغلیہ اطاعت نہین کرتے برابری کا دم بہرتے ہین انکو مطیع کرنا واجبات سے ہے اسلئے منکو قاآن نے ہلاکو خان اپنے بہائی کو بڑی فوج کے ساتہہ ایران کو مامور کیا جب ایران مین آیا روم سے سلطان رکن الدین عثمانی فارس سے اتابک سعد کو بلایا عراق آذربائجان شروان کردستان وغیرہ کے حکام کو طلب فرمایا اور ذیحجہ سنہ ۶۵۳ مین دریاے جیحون سے اوترکر خواف اور خواف سے طوس مین پہونچا اور کسوقا نویان کی فوج قہستان کو مامور کی خسرت مین شمس الدین کرت کو بہیجا اور خود شہر خبوشان مین پہونچا جو کہ اسکو سنابین نے ویران کردیا ہوا تہا اُسکی آبادی کا حکم دیا وہانسے خرقان مین جاکر نصیر الدین طوسی کو رکن الدین خورشاہ ملحد کے پاس ایلچی کرکے بہیجا اور جواب باصواب پایا اسلئے لڑائی کی تیاری ہوئی اور قلعہ الموت کا محاصرہ ہوا چند ماہ محاصرہ رہا آخر خورشاہ نے ایرانشاہ اپنے بہائی اور شاہ قباد اپنے بیٹے کو ہلاکو خان کے پاس بہیجا اور قلعہ خالی کیا ذی قعدہ سنہ ۶۵۴ مین ہلاکو خان قلعہ مین داخل ہوا اور خورشاہ گرفتار ہوا مگر چند روز مین کسی

قتل کر دیا جائے یہہ بات سنکر بادشاہ نے مسلمانوں کے قتل کا حکم جاری کیا یہہ خبر پاکر امام عبد الرحمن تقی
بادشاہ کے روبرو گیا اور عرض کی کہ قرآن محمد صاحب کو اترا ہے انکو حکم تھا کہ مشرکوں کو قتل کریں
نہ کہ ہمکو محمد صاحب اس آیت کی تعمیل کر چکے ہیں یہہ بات بادشاہ کو پسند آئی اور وہ حکم منسوخ کیا
پینتیس سال اسنے بادشاہت کی تہتر برس کی عمر پائی سنہ ۶۹۶ھ میں بیمار ہوکر مر گیا۔

تیمور قاآن بن جیم کیم بن قوبلا قاآن

قوبلا قاآن کے مرنے کے بعد اسکا پوتا تیمور خان جسکا باپ اپنے باپ کے ہی حیات مر گیا تھا
بادشاہ ہوا چوتھے سال جلوس کے دوا خان نے اس سے باغی ہوکر مغولستان پر قبضہ کر لیا قیدو خان
کے مقابلہ سے بھی اسنے شکست کھائی بہت سا ملک اسنے لے لیا چھہ سال کی سلطنت کی بعد فالج
کی بیماری سے یہہ بیمار ہوا اور چھہ برس بیمار رہا پھر مر گیا اسکے وقت سلطنت کا استحکام جاتا
رہا تھا خطا میں تنقو بادشاہ ہو گیا تھا قلماق و قراقرم کی حکومت اسکے متعلق تھی جا بجا علیحدہ
بادشاہیاں مقرر ہو گئی تھیں اسکے مرنے کے بعد قلماق و قراقرم میں دو بدو حکومت ہو گئی
امیر تیمور کے وقت نصرت خان ہیا کا تا بری اغلان پھر قراقرم میں گیا اور حاکم بنا۔

دوسرا فرقہ خانان دشت قپچاق

مغلوں میں سے پہلا فرمانروا اس ملک کا جوجی خان بن چنگیز خان ہوا اسنے خوارزم و دشت خزر
و بلغار و آلان کے علاقے مفتوح کئے اور باپ کے مرنے سے چھہ مہینے آگے مر گیا اور اسکا بیٹا باتو
آن بادشاہ ہوا اسنے اور مغلوں کے اتفاق سے ممالک آس و روس و چرکس مفتوح کر کے اپنے تصرف
میں لئے شہر کس میں جاکر دو لاکھہ ستر ہزار آدمی قتل کیا شہر لوٹ لیا پھر پاستر کے لینے کے لئے
آگے بڑھا وہاں سے نصارا چار لاکھہ آدمی جمع کر کر مقابلہ پیش آئے اور اسنے باوجود قلت فوج کے
فتح پائی پھر یہہ قپچاق میں گیا اور شہر سرائے کو آباد کیا سنہ ۶۵۴ھ میں مر گیا اسکے بعد برکہ خان
بادشاہ ہوا اسنے مسلمانی مذہب اختیار کر لیا غرض جوجی خان کی اولاد بطناً بعد بطن و نسلاً بعد نسل
قپچاق میں حاکم رہے آخر امیر تیمور کے وقت یہہ سلطنت اسنے لی لی۔

کیوک خان بن اوکتائی خان تاتاری

اس بادشاہ نے عیسائی مذہب اختیار کر لیا تہا اتابک خان مذاق عیسائی اسکا مشیر تہا اس نے عیسائی
دین کو بہت رواج دیا اور حکم جاری کیا کہ سب مسلمان خصی کرائے جائیں بنالے جائیں کہ آئندہ انکی
نسل نہ بڑہے مگر خدا کو یہہ بات منظور نہ تہی اور جب اس حکم کا فرمان بادشاہی چوبدار لیکر دیوانی کی
کچہری مین لیجانے لگا تو رستے مین بادشاہی شکاری کتے اسپر حملہ کر آ پڑے اور اسکو گرا کر فرمان پہاڑ ڈالا
اور خصیے اسکے دانتون مین چبا کر مار ڈالا جب ایسی کرامت دین محمدی کی ظاہر ہوئی تو پہر کسیکو ایسے
حکم جاری کرنے کی جرأت نہ پڑی اس بادشاہ نے تخت جلوس کے پہلے ہی سال مین چاہا کہ اپنی قلمرو مین
دور کرے عیسائی دین کو پہیلائے مگر جب سمرقند تک گیا ابو بکر کے ہاتہ سے قتل ہوا۔

منکو قاآن بن تولی خان بن چنگیز خان تاتاری

سنہ ٦٤٩ مین تخت نشین ہوکر قوبلائی قاآن ہلاکو خان اپنے بہائی کو ایک لاکہ بیس ہزار
فوج دیکر عراق عجم پر حاکم بنایا اور خود چین ماچین کی تسخیر کو گیا پہلے تنکتاش کے قلعہ کو لیا پہر ختا کے
متمردون کا انتظام کیا پہر آگے بڑہا اور اوسی سفر مین سنہ ٦٥٦ مین بیمار ہوکر مر گیا چہہ برس
سات مہینے بادشاہی کی۔

قوبلائی قاآن بن تولے خان

اسکی تخت نشینی کے وقت اوسکے شہزادے تابع ہوئے اور گھوڑون کے مقام پر آپس مین جنگ ہم نسب
منسوب کر کے بادشاہ ہوا ختا کو ایک مین خان بالیغ نام ایک شہر مین بنا کے دارالخلافہ بنایا
اسکے چار وزیر تہے ایک احمد نام مسلمان دوسرا نصاری تیسرا یہودی چوتہا تاتاری نصاری وزیر
مسلمان کے ماتحت تہا اسلیے اسنے مسلمان کو مار ڈالا خود بہی مارا گیا مسلمان و یہود و نصاری اپنے
مذہب کے علما اسکے دربار مین حاضر رہتے اور ہمیشہ اون کے بحث مذہبی کرایا جاتا ایک دفعہ نصاری نے آیت
اقتلوا المشرکین کے معنی بادشاہ کو سنائے اور کہا کہ مسلمانون کے نزدیک ہم اور تم مشرک مین
انپر ہمارا قتل کرنا فرض ہے جب موقع پائینگے مارینگے جائیے کہ ان کے قتل سے پہلے ہی انکو

بھائی تھا مگر اُسکی متابعت میں ستا اس نے اپنے ملک کو وسیع کیا جغتئی عمید و اسکا وزیر تھا مگر ابو یعقوب سکاکی نے جو ایک بڑا عامل تھا بادشاہ کو اپنے شعبدہ دکھلا کر مطیع کر لیا وزیر کو قید کرا دیا جب وزیر کی قید ہونے سے کام نہ چلا تو اوسکو پھر سرفرازی ہوئی اکبر دز سکاکی نے مریخ ستارے کو تسخیر کر کے ایک آگ کا لشکر جنگی شکل و صورت و لباس و سلاح سراپا آگ تھی جغتائی کو دکھلایا اس سے وہ بہت گھبرایا اور جانا کہ یہہ اپنے عمل سے میری سلطنت بھی چھین لی تو کچھ عجب نہیں یہہ سوچ کر سکاکی کو قید کر لیا اور وہ قید میں ہی مرگیا - جغتائی خان نے اپنے وقت سے نئے نئے احکام جاری کئے جس سے رعایا نہایت تنگ ہوئی یعنے اسکا حکم تھا کہ کوئی دن کو چلتے پانی میں نہ جاوے کوئی مسلمان اسلام کی طریق پر جانور ذبح نکرے گلا دبا کر مار دسے تو کھاوے چوری و زنا و لواطت کا مجرم فوراً قتل ہوا اور اگر کوئی پانی میں بول کرے یا ناک کا نفند پھینکے تو قتل کیا جاتا سولہ سال جغتائی خان نے سلطنت کے ۶۳۸ سنہ میں مرگیا

اوکتائی قاآن بن چنگیز خان

بعض اہل تواریخ اسکو چنگیز خان کا بیٹا اور بعض پوتا جوجی خان کا بیٹا لکھتے ہیں صحیح یہہ ہے کہ یہہ پوتا تھا حسب الوصیت اس نے سلطنت پائی اور قراقرم کے تخت پر بیٹھا چونکہ نہایت سخی و نرم مزاج و بے تعصب تھا سلاطین عرب و عجم در دم و شام اسکی دوستی چاہتے تھے ۶۲۷ سنہ میں اس نے خطائی بادشاہ پر جو منحرف ہوگیا یورش کی اور فتح پاکر قاآن عزیز ملواچ کو خطا کا ملک سپرد کیا ۶۳۳ سنہ میں اسکے حکم سے مغلیہ فوج ممالک روس و چرکس و بلغار پر فتحیاب ہوئی اسکو شہر ہرات جو بالکل ویران ہوگیا تھا اس نے پھر آباد کرایا آخر ۶۳۹ سنہ میں مرگیا -

ملکہ تورا کینا خاتون زوجہ اوکتائی قاآن

اوکتائی خان کے مرنے کے بعد یہہ سلطنت پر بیٹھی فاطمہ نام ایک سید زادی عورت اسکی مشیر تھی اس نے چاہا کہ امیر جغتائی وزیر کو قید کرلے محمود ملواچ خطائی کو پکڑے سو وہ دونو کیوک خان شہزادے کے پاس بھاگ گئے اس کے حکم سے فاطمہ اپنی اتباع سادات مشہدی کے ساتھ قتل ہوئے تورا کینا خاتون سلطنت کے تخت سے اوٹھا دی گئی -

چغتائی خان اوکتائی خان، دو شہزادوں کو حکم دیا کہ تم غزنین و کابل و قندھار و کیچ مکران وغیرہ شہروں
کو جو سلطان جلال الدین کی جاگیر میں تھے ویران کر دو کیونکہ اسکے سبب سے اسفرائینے کی قطار رہے
بس اوکتائی خان نے غزنین و کابل و ماوراء النہر و ترکستان میں دوبارہ گیا عمدہ اشتر ہزاروں تعمیر کرا دیے
لاکھوں آدمیوں کے خون بہائے اور چغتائی خان مکران کو جا کر کالنجر تک پہونچا اور تمام ملک اجاڑ دیا
قیدیوں کی اسکے لشکر میں اسقدر کثرت ہوئی کہ ایک ایک سپاہی کی تحویل میں بیس بیس آدمی تھے اور
وہ تمام بکمال چنگیز خان کے حکم کے بموجب قتل ہوئے اس قتل عام کے بعد سات برس کے آغاز میں چنگیز خان اپنے
وطن میں پہونچا اور خبر پہونچی کہ شندرقو حاکم تنگت و قاشین نے باہم اتفاق فوج جمع کی ہے اور مخالفت
پر آمادہ ہے یہہ خبر سنتے ہی چنگیز خان ناگہان انپر جا پڑا اور تین لاکھ آدمی شندرقو کی فوج کے بہے
اسکے ملک کو لوٹ لیا پھر قراجہ و تنگتاش کو گیا اور وہاں کے بادشاہ کو مطیع کیا اس مہم میں جوجی نامی
بیٹا شہزادہ مرگیا چغتائی خان و اوکتائی خان باقی رہے ان میں سے اوکتائی خان کو ولیعہد
بنایا اور خود ماہ رمضان ۶۲۴ھ میں مرگیا تہتر برس کی عمر پائی و پچیس سال سلطنت کی یہہ بادشاہ
کسی دین یا مذہب کا پابند یا کسی نبی کی نبوت کا معتقد تھا شہر قراقرم کا وہان تاتار میں اس کا
دار الحکومت تھی خونریزی و سفاکی میں اس نے ایسا نام پایا تھا کہ اب تک اس کی قتل کا داستان
تمام جہان کے ورد زبان ہے ❊

باتو خان پسر جوجی خان بن چنگیز خان تاتاری

جوجی خان اسکا باپ چنگیز خان کے سامنے مرگیا تھا اس نے جو دشت کے ملکوں کے بعد قبچاق و
آلان و آس و روس و بلغار کو فتح کر کے اتل کے حدود میں تخت نشین ہوا اور ایک شہر آباد کر کر
اسکا نام سرای رکھا آخر ۶۵۳ھ ہجری میں مرگیا

چغتائی خان بن چنگیز خان

چنگیز خان نے اپنی حین حیات حکومت ماوراء النہر و خوارزم و ایغور و کاشغر و بدخشان و بلخ و غزنین
سے سندھ کے کنارے تک چغتائی خان کو دی تھی یہہ اوکتائی خان چنگیز خان کے جانشین کا بڑا

واقعہ ہرات شمس الدین محمد جرجانی خوارزم شاہی حاکم ایک لاکہہ فوج کے ساتہہ ہرات مین تہا تولے خان جب یہان گیا پہلے لڑائی مین ایکہزار سات سو مغل قتل ہوئے دوسری لڑائی مین خود شمس الدین نے شہادت پائی مسلمان شہر مین محصور ہوکر نہایت جوانمردی کے ساتہہ لڑتے رہے آخر تولے خان نے لڑائی سے تنگ آکر شہر والون کو امان دی اور شہر پر قابض ہوکر صرف بارہ ہزار خوارزم شاہی ملازم کو جو شہر مین تہا قتل کیا شہزادہ ابوبکر کو اس نے ہرات کا حاکم اور منگلتائی تاتاری کو شحنہ مقرر کیا اور خود چلدیا چہہ ماہ کے بعد جب تاتاریون نے سلطان جلال الدین کے معرکے سے شکست کہائی تو ہرات والون کا خون بہر جوش مین آیا ابوبکر حاکم اور شحنہ منگتائی دونو کو انہون نے مارڈالا اور باغی ہو گئی چنگیز خان نے ایلچیکدائی تاتاری کو بہر فوج دیکر ہرات پر بہیجا شہر کا محاصرہ ہوا چہہ ماہ تک برابر لڑائی رہی لاکہون مسلمان ہزارون تاتاری تقدیر باری مارے گئے آخر فصیل شہر کی پچاس گز لمبی ایک طرف سے گرگئی مگر محصورون نے اسطرف سے بہی مغلون کو شہر مین آنے نہ دیا جو مغلون کا گروہ اسطرف جاتا وہیں رہ جاتا ستیدرہوین جمادی الثانی ۶۱۹ھ جمعہ کے روز خاکستری برج تاتاریون نے اوڑایا اور شہر مین دخل پایا سات روز کے عرصہ مین ایک کروڑ چہہ لاکہہ مسلمان شہید ہوا شہر کو آگ لگائی گئی اسکام سے فارغ ہوکر ایلچیکدائی قلعہ کالنوین کو گیا اس کے پیچہے شہر کے بہاگے ہوئے لوگ پہر شہر مین آموجود ہوئے اور کچہہ صورت آبادی کی ہونے لگی یہہ خبر پاکر پہر ایلچیکدائی نے دو ہزار فوج کا دستہ ہرات پر بہیجا انہون نے آکر کچہہ شہر اور باہر کے دہقانی لوگون کو پکڑا اور ایک لاکہہ کی تعداد بنا کر قتل کیا غرض ہرات شہر کے رہنے والون مین سے کل سولہ آدمی کہین چہپے چہپائے باقی رہ گئی جنہون نے پندرہ سال تک اس ویران شہر مین سکونت رکہی اور شہر کے کل مکانات مین سے صرف سلطان غیاث الدین کا مقبرہ مسمار ہونے سے بچا ہوا تہا جس مین وہ سولہ آدمی قیام پذیر تہے سولہ برس کے بعد پہر اس شہر کو اوکتائی خان چنگیز خان کے پوتے نے دوبارہ آباد کیا **ذکر معاودت چنگیز خان تاتار** خوارزم شاہیون اور انکی سلطنت کو جب چنگیز خان نیست ونابود کرچکا تو چاہا کہ اب وطن کو جائے معاودت کے وقت

کیا ہو تو اُدہے وہان سے غزنین کیطرف مراجعت کی اور سلطان جلال الدین کو شکست دی
وہ دریاے سندہ سے اُترکر ہندوستان کو چلا گیا چنگیز خان نے بالا نوبان امیر کو مع جستہ فوج
کے ساتہہ اُسکے تعاقب پر بہیجا اس فوج نے ملتان و لاہور وغیرہ پنجاب کے ملک کو خوب لوٹا
اور فساد کی **احوال قتل و غارت خراسان** تولے خان خراسان مین داخل ہوکر پہلے
مرو مین آیا مخر الملک وہان کے حاکم نے ایک لڑائی مین شکست کہاکر اطاعت قبول کی مگر منظور نہوئے
اور اتنے بڑے شہر مین سے صرف چار سو آدمی اہل حرفہ منتخب کرکے باقی ایک کروڑ مین لاکہہ آدمی
شہر باہر لیجاکر قتل کیا پہر شہر مین منادی کرادی کہ اب جان بخشی ہوگئی جو آدمی کہین چہپا ہوا
ہو بیخوف باہر نکل آئے یہہ منادی سنتے ہی ہزارون آدمی چہپے ہوئے شہر مین نمودار ہوگئے اور چالیس
ہزار کے قریب دوبارہ مارا گیا مغلون کا لشکر جب وہان سے پہرا امیر کوشکین خوارزمی اپنی جمعیت کے
ساتہہ اُسی جگہ رہے ہوئے شہر مین آرہا یہہ خبر سنکر ہزارون آدمی اور شہر کے بہاگے ہوئے
وہان آگئے اور شہر تہوڑی ہی عرصہ مین دوبارہ آباد ہوگیا مغلون نے جب دوبارہ آبادی کی خبر
سنی پہر چڑہ آئے اور شہر لیکر ایک لاکہہ آدمی پہر شہید کیا اہل تواریخ کا اتفاق ہے کہ مرو کے
کل رہنے والون مین سے صرف چار آدمی جان بر ہوئے اور سب مارے گئے تہے **واقعہ نیشاپور**
اس بڑی شہر کی تسخیر کے لئے تغاجار داماد چنگیز خان کا مامور تہا عند المقابلہ وہ مارا گیا اور تولی خان
مرو سے نیشاپور مین آیا آتے ہی قیامت برپا کی اگرچہ شہر والے مدت تک لڑتے رہے آخر تنگ آگئے
اور اطاعت منظور کی قاضی رکن الدین علی بن ابراہیم کو بہت سا مال دیکر بہیجا تولی خان نے مال لیا
قاضی کو مار دیا پہر ان ہی خندق کو بہرکرا اور نردبان رکہہ کر فصیل و دیوارون پر چڑہکر پہر آئے شہر کو
فتح کیا اور حکم دیا کہ اس شہر مین سے کوئی ذی جان انسان ہو یا حیوان وحشی ہو یا طیور مارا ہوا ہو
وہ ہو یا دم بریدہ نام باقی نہ چہوڑا جائے سب یہہ تعمیل ہوچکی شہر گرایا گیا میدان بنایا گیا پانی
جہوڑا گیا غلہ کاشت کرایا گیا صاحب روضۃ الصفا کا قول ہے کہ بارہ روز تک نیشاپور کے کشتون
کا شمار ہوتا رہا سوائے عورتون اور بچون کی ایک کروڑ سینتالیس ہزار آدمی مرد بالغ شمار مین آتے

اگر ان دونوں کا ساتھ چھوڑ دو تو ہم تمکو دو لاکھ روپیہ دیتے ہین وہ راضی ہو گئے اور روپیہ لے کر
الانیون سے علیحدہ ہو گئے پیچھے سے مغل ان پر جا پڑے اور دونو کو قتل کر دیا پھر شہر سودوق
مین جو قلیج ستان علینہ کے دریا کے کنارے پر ہے پہونچے اور شہر کو لوٹ لیا وہان سے گزر کے
لشکر چنگیز خان کے لشکر کے شامل ہو گیا احوال خوارزم سمرقند کے مقام سے جوجی خان
و چغتائی خان معہ لشکر خوارزم کو مامور ہوئے اور خود چنگیز خان خراسان کو آیا جوجی خان نے
شہر جرجانیہ دار الخلافت خوارزم کو محاصرہ کیا خمار تگین امیر اور شہر کے لوگ مقابلہ پیش آئے
اور ایک لاکھ سے زیادہ مسلمان قتل ہوا تاتاریوں نے شہر مین داخل ہوکر لوٹ شروع کی تو دوبارہ
شہری حملہ آور ہوئے اور ان کو باہر نکال دیا پانچ مہینے کے بعد مغل فتحیاب ہوئے اور ۲۶
لاکھ آدمی قتل کیا شہر کو جلا دیا شیخ نجم الدین کبرے جو ایک بڑے پیر صاحب کرامت تھے وہ بھی
اسی جنگ مین مقتول ہوئے احوال نخشب و ترمذ و بلخ چنگیز خان سمرقند سے پہلے نخشب
مین آیا اور شہر کو مسمار کرایا لوگون کو قتل کیا پھر ترمذ پہونچا وہان بھی یہی حکم دیا پھر لنکیت و سمانات
و بدخشان کو گیا اور آبادی کا نام باقی نہ رکھا پھر بلخ مین پہونچا بلخ کی آبادی اسوقت اس کثرت سے
تھی کہ شہر کے اندر بارہ سو جامع مسجد اور بارہ سو حمام پچاس ہزار گھر سادات و علما و مشایخ کے تھے
بلخ والون نے اطاعت مان لی مگر لطف غارت کے منظور ہوئی چوبیس لاکھ آدمی مارے گئے اور شہر
لوٹ کر جلایا گیا اس مقام سے تولے خان خراسان کو مامور ہوا اور خود چنگیز خان طالقان کو گیا جو
وہ قلعہ کوہ نقرہ پر بڑا مضبوط تھا پانچ مہینے تک فتح نہوا وہان خبر پہونچی کہ سلطان جلال الدین
کے جنگ مین مغلون نے شکست کھائی اور ہزارون مارے گئے اس لئے چنگیز خان غزنین کی سمت
کو روانہ ہوا پہلے اندراب مین پہونچا اور شہر والون سے ایک متنفس نہ چھوڑا پھر بامیان مین آیا
شہر کے لوگ مقابلہ پیش آئے جس مین ایک شہزادہ چنگیز خان کی اولاد سے مارا گیا اس سے چنگیز خان
سخت غضبناک ہوا اور شہر کو فتح کر کے حکم دیا کہ اس شہر مین سے کوئی ذی جان زندہ نہ چھوڑا جائے
آدمی بیل گائے بکری کتے بلیان جیسے سب مار ڈالے جائیں جب یہ عمل ہو چکا شہر کو گرا کر میدان

زری کا شہر ایک کہیت سے زیادہ تہا پہر جبہ نویان ہمدان کو گیا اور سوبدائی قزوین کو آیا پہلے جبہ نویان
نے شہر قم کا محاصرہ کیا وہ بمتابعت پیش آئے پہلے امان ہوئی پہر ایک لشکر کے مسلمانون نے
انکو بتہمت زخمی ہونے کے قتل کرادیا پہر یہ ہمدان مین آیا اور بسبب اونکی متابعت کے امان ہی
اور سوبدائی رے سے چلکر قزوین مین گیا اور پنجاہ ہزار آدمی مارا پہر آذربائیجان مین پہونچا اور شہر
زنجان کے تین لاکہ آدمی قتل کیے پہر اردبیل کے رہنے والے مارے اور شہر جبلیا سراق والون نے
بہی یہی حادثہ برپا کیا تبریز کا حاکم جہان پہلوان لجاجت پیش آیا اور شکست کہائی آخر اسکا ایلچی ازبک
حاضر ہوا اور نذرانہ دیکر صلح کی پہر یہ لشکر گرجستان مین گیا مراغہ شہر اور شہر والون کو
نیست و نابود کیا پہر مظفر الدین کوکبرے پر یورش کری وہان اوال نکلی وہان سے سب گرسنا
کہ جلال الدین اپنے ہمدان کی لوگون کو ساتہہ ملاکر ہنگامہ برپا کیا ہے اسلئے جبہ نویان عراق مین
آیا جلال الدین کو باوجود مدافعت کے قتل کیا ہمدان کو آگ لگادی شہر کے لوگ قتل کردیئے پہر
تبریز پہونچا اتابک ازبک پہلے منحرف ہوا پہر بہدایت شیخ شمس الدین عثمان الطغرائی کے اطاعت
مان لی اور نذرانہ دیا پہر مغل لشکر مراغہ سے جو سلماس و بیلقان و گنجان مین پہونچا اور مسلمانون
قتل و غارت کی پہر گنجہ مین پہونچا اور بہت سا مال لیا پہر دوبارہ گرجستان کو رجوع کیا اور دو
ہزار آدمی گرجی کو مارا پہر شماخی اور شیروان کو لوٹا اور شیروان شاہ کو جو ایک قلعہ مین تہا گرجیون
کو کہلا بہیجا کہ ہم تیرے ملک کے مزاحم نہین ہوتے جاتے ہین کہ دربند کے راستی مغولستان کو چلے جاتے ہین
تم اپنے دو معتبر دوستی کے عہدنامہ کی تحریر کے لئے ہمارے پاس بہیجو جب معتبر آئے ایک کو
قتل کردیا اور دوسرے کو جبہ نویان و سوبدائی نے کہا کہ اگر تو ہم کو دربند کا راستہ بتادیگا
تو تجہ کو بہی مار دینگے وہ بیچارہ جان کے خوف سے ہمراہ ہولیا اور لیے سخت راستی
جہان سے سوای اسکندر کے قدم نہین گئے تہے زمین تہا یہ آسانی نکل گئے اسکی کیفیت
کوئی آدمی ہر کام نہ چہوڑی اور قبچاق و الانون کے لوگ جو بلانت پیش آئے مغلون نے
انسے شکست فاش کہائی تمام ہوگئے تہا قبچون کو کہلا بہیجا کہ تم اور ہم ایک جنس ہین

اپنے تابعین کی جان بخشی کرائی اور محمد الپ خان حاکم سمرقند کا ایکہزار آدمی کے ساتہہ نکلکر بہاگ
گیا مغلون کا لشکر شہر مین داخل ہوا بائیس لاکہہ آدمی قتل کیے مکانات جلادیے صرف پنجاہ ہزار
آدمی قاضی و شیخ الاسلام کے تابعین جان بر ہوئے اور دو لاکہہ روپیہ نذرانہ دیا قلعہ گرایا گیا
تیس آدمی امرا و خوارزم شاہی گرفتار ہوکر قتل ہوئے

احوال تاتاری لشکر کا جو ایران و عجم کو مامور ہوئے

اس سمرقند کی فتح کے بعد امیر جتہ نویان و سوبدای بہادر دو امیر قوم قوقچی کی ماموری
ایران کو بہیجی اور حکم ہوا کہ وہ سلطان محمد خوارزم شاہ کو پکڑین اگر وہ ہاتہہ آوے اسکی رعایا
مین سے جو باطاعت پیش آوے جان سے امان پاوے اسکا مال لے لیا جاوے اور جو متمرد ہوا اسکا جان و مال
دونو برباد کردیا جاوے پس یہہ فوج بلخ او رستاق کیطرف کو ہوتی ہوئی ہرات مین آئی پہلے گذر
جتہ نویان و سوبدای کا ہرات پر ہوا حاکم ہرات کا بتابعت پیش آیا اور امان پائی مگر قوقچی نے آکر ہرات
کے لوٹنے کا حکم دیا ناچاری کی حالت مین ہراتی بہی مستعد جنگ کے ہوئے اور لڑائی مین قوقچی
مارا گیا فوج اسکی بہاگ کر جتہ نویان کے لشکر کے ساتہہ جا ملی پہر یہہ لشکر نیشاپور پہونچا اور بعد لینے
نذرانہ معقول کے امان دی نیشاپور سے جتہ نویان اجوین کے راستے مازندران کو گیا اور سوبدای نے
طوس کا رستہ لیا طوس مین پہونچکر قتل و غارت سے دقیقہ نہ چہوڑا پہر رادکان کو گیا اور سبزوار
ملک کی دیکہہ کر امان دی پہر خبوشان مین پہونچا اور خوب لوٹا پہر اسفرائن کو تہہ و بالا کیا پہر دامغان
مین تشریف لے گیا لوگون کو قتل کر کر شہر جلادیا اور جتہ نویان نے مازندران پہونچکر لاکہون
خلقت کو مارا آملی شہر کو ویران کیا اور جس قلعہ مین خوارزم شاہ کی والدہ اور اہل و عیال
تہے وہ فتح کر کر معہ وزیر کے سب کو قید کر لیا بے انتہا خزانہ پایا پہر رے مین گیا وہان سوبدای
کا لشکر بہی اسکو آملا رے مین شافعیہ و حنفیہ مذہب والون نے آپس مین عداوت تہی شافعیہ
خدمت مین حاضر ہوئے اور نذرانہ دیکر چاہا کہ نصف شہر حنفیون کا قتل ہوجاوے ان کے
کہنے کے موجب پہلے حنفی قتل ہوئے مال انکا غرق ہوا نصف شہر جلا دیا گیا پہر شافعیہ کو بہی
اس خیال سے کہ جنہون نے اپنے شہر والون کے ساتہہ وفا نہین کیا ہم سے کب کرینگے قتل کردیا دونو

نے شہر کو جلا دیا اور پانچ لاکھ آدمی شہر کا قتل کیا غایر خان بیس ہزار فوج کے ساتھ قلعہ میں محصور ہوا
ان میں سے ہر روز پچاس پچاس آدمی قلعہ سے باہر نکلتے اور تاتاریوں کے ساتھ لڑ کر مر جاتے جب سب مر چکے
تاتاری قلعہ میں داخل ہوئے اور غایر خان ایک برج کی سقف پر گھیر لیا گیا عورات و کنیزکین اسکے
اینٹوں اور پتھروں کے ساتھ کئی روز لڑتی رہیں آخر غایر خان پکڑا گیا اور شہید ہوا قلعہ گرایا گیا اور
تاتاری سمرقند کو گئے **احوال قتل و تاراج جند و خجند** جوجی خان جب لشکر لیکر سغناق
پہونچا پہلے مسمی حسن حاجی سوداگر کو شہر والوں کی فہمایش کے لئے مامور کیا انہوں نے بلوا کر کے اُس کو
مار ڈالا اس لئے جوجی خان غضب میں آیا اور بہت جلد شہر کو فتح کر کے شہر والوں کو قتل کر دیا اور عمارات
جلا دیے اسباب لوٹ لیا پھر لشکر اوزکند کو گیا انہوں نے اطاعت مان لی اور امان پائی پھر تاتار
اسناس کو گئے قتلق خان جند کا حاکم بھاگ گیا شہر والے باوجودے مالک کے باغی ہوئے تاتاریوں نے شہر
لے لیا اور تمام شہریوں کو جنگل میں لیجا کر جمع کیا شہر کو آگ لگا دی اسی مقام سے آلاق نویان
خجند کو مامور ہوا وہ پہلے فناکت میں گیا ملک ایلنگو اُس کا حاکم قلعہ بند ہوا اور تین روز لڑائی رکھی
چوتھے روز شہر فتح ہوا اہل کمانات جدا کئے گئے شہر کے لوگ قتل میں آئے پھر آلاق نویان خجند میں آیا
یہاں تیمور ملک بڑا پہلوان خوارزم شاہی امیر تھا وہ ایسے قلعہ میں جو دریا کی دو شاخوں کے اندر بنا ہوا تھا
قلعہ بند ہوا مغلوں کی ستر ہزار آدمی کی فوج نے قلعہ گھیر لیا تیمور ملک کشتیوں میں جن پر نمدے کی گردے
تھے بیٹھ کر مغلوں کے ساتھ لڑا کرتا تھا مغلوں کے گولے اور تیر بیکار ہوتے تھے وہ ان میں نکل کر پہنچتے
اس نے ہزاروں مغل قتل کئے آخر تنگ کر دیا کے دریا کے رستے بھاگا اور جان بچا کر گیا اسکے پیچھے مغلوں
نے شہر کو فتح کر کے جلا دیا رعایا کو قتل کیا **حال قتل شہر سمرقند وغیرہ** چنگیز خان جب
خود سمرقند میں پہونچا ایک لاکھ دس ہزار ترکمانی فوج خوارزم شاہی وہاں موجود تھی وہ
[illegible] میں بیٹھے رہے تیسرے روز شہر میں محصور ہو کر لڑنے لگے شہر کے لوگ اُس وقت تین فرقے
[illegible] تھے [illegible] اطاعت پر راضی تھے تیسرے برخلاف تھے آخر قاضی
[illegible] شیخ الاسلام شہر کے دو تو کر چنگیز خان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اطاعت ظاہر کر کے

تا ختن و کاشغر وغیرہ اسکی حکومت مین آگئی حدود اسکی ملک کے شاہ خوارزم کی حدود کی ساتھہ
جا ملے اور محمود یلواج کی معرفت دونو سلطنتون مین دوستی قائم ہوگئی سلطان محمد خوارزم شاہ کی
عداوت جب ناصر خلیفہ کے ساتھہ قائم ہوئی تو خلیفہ نے اس سے مدد طلب کی مگر اسنے خلاف عہدنامہ
دوستی کی درخواست خلیفہ کی منظور نہ کی آخر جب احکم الحاکمین کو منظور ہوا کہ خوارزمی سلطنت کا نام
نشان مٹے لاکھون آدمی چنگیز خان کی تلوار سے ماری جائین تو ایسا موقع ہوا کہ پہلے احمد خجندی کے
خوارزمی سوداگر تاتار مین گیا چنگیز خان نے اسکی عزت کی اور بڑی توقیر کے ساتھہ رخصت کیا
پھر جب تاتاری سوداگر خوارزم کی قلمرو مین آئی تو انزار کے حاکم نے انکو بتہمت جاسوسی پکڑ
کر قتل کرا دیا اور سب انکا مال لے لیا اس لیئے چنگیز خان غضب مین آیا اور بیشمار فوج لیکر داخل ولایت
متعلقہ خوارزم کے ہوا اوکتائی خان و جغتائی خان اپنے دو بیٹون کو انزار کے محاصرہ پر مامور
کیا جوجی خان تیسرے بیٹے کو اور شہرون کی قتل و تاراج کا حکم دیا الاق نویان و سکتو بوقا کو
پانچہزار سپاہ کی ساتھہ خجند وغیرہ کیطرف بہیجا اور خود تولے خان اپنے چوتھے بیٹے کے ساتھہ بخارا
اور ماوراء النہر کیطرف متوجہ ہوا ۔ **قتل و تاراج بخارا** ماہ محرم سنہ ۶۱۷ھ مین چنگیز خان نے
معہ تولی خان اپنے بیٹے کے بخارا کا محاصرہ کیا اور شہر والون نے اس شرط پر امان پائی کہ کل
مال اپنا چنگیز خان کو دیدین مکانات چہوڑ جائین خوارزم شاہی نوکرون کو پکڑا دین چنانچہ
معلوم ہوا کہ لوگون کے تہہ خانون اور مکانون مین خوارزمی چھپے ہوئے ہین اسلیئے شہر کو آگ لگا دی
گئی جب جل گیا تو خاکستر کہود کر دفینے نکلوائے گئے قلعہ گرایا گیا کوک خان وغیرہ امرائے خوارزم
شاہی قتل ہوئے اس حادثہ کی بعد بخارا مدت تک ویران رہا جب اوگتائی قاآن کی سلطنت ہوئی
تو دوبارہ آباد ہوا ۔ **قتل و غارت انزار** اوگتائی خان و جغتائی خان شہزادون نے انزار
پہونچکر شہر کا محاصرہ کیا غائر خان جس نے تاتاری سوداگر قتل کیے تہے بہت گہبرایا جب وہ شہزا
فوج اور قراچہ حاجب کی خوارزم شاہ کیطرف سے اوس کی مدد پر آئے تو وہ لڑنے کو تیار ہوا پانچ
مہینے لڑائی رہی آخر قراچہ بیگ گہبرا کر تاتاریون سے جا ملا اور قتل ہوا جب شہر فتح ہوا تاتاریون

پھر ایل خان نوبت بنوبت حاکم ہوئے ایل خان کے وقت سرحد ملک مغول کی شرق سے ختا تک غرب سے
شمال سے بحدود قرقر وسنگالی اور جنوب سے کوہ تبت تک ملحق تھی مدت تک اس میں مغول قوم قبائل
حاکم رہے جب نوبت سلطنت الان قوا خانم بلیدوز خان کی بیٹی کی آئی وہ دعویدار ہوئی کہ بغیر شوہر
حاملہ ہے اور رات کو ایک مرد حسین کی شکل بنکر آتا ہے اور مجھ سے مقاربت کرتا ہے پہلے سب کو
انکار رہا مگر جب نور کا ظاہر ہونا اور اندھیری گھر کا فی الفور روشن ہو جانا سب نے بچشم ظاہر دیکھ لیا تو
سب معتقد ہو گئی چند روز کے بعد شہزادی کو حمل ہو گیا اور تین بیٹے ایک ابر قون قیقی دوسرا
بوسقین سالجی تیسرا بوزنجر بوبت قاآن ایک حمل سے پیدا ہوئے اور کل نسل مغل بادشاہوں کی انہیں
تینوں سے ظہور میں آئی اور الان قوا بیگم کے بعد بوزنجر قاآن پھر بوقا خان پھر دومین خان پھر قایدو خان
بادشاہ ہوا جو جدا داچنگیز خان و قراچار نویان کا تھا اسکے بعد بایسنقر خان پھر تومنہ خان المشہور تومینہ
خان فرمان فرما ہوا اسکے نو بیٹے تھے ان میں سے قبل خان المشہور بالجیک خان پھر قوبلہ خان پھر قوتولہ خان
بیلی زبان پھر میسوکا بہادر اپنے اپنے وقت بادشاہ ہوئے میسوکا کا بیٹا بادشاہ
جہان ستان چنگیز خان ہوا +

شاہ تموجین المخاطب بہ چنگیز خان

یہہ بادشاہ بمقام ولیون بلیدوق تاریخ بیسوین ذیقعدہ ۵۴۹ھ بطالع میزان یسوکا بہادر کے گھر
پیدا ہوا تموجین چنگیز خان نام رکھا تیرہ برس کی عمر میں اسکا باپ مرگیا دشمنوں نے اسکو باپ کی
ریاست کا وارث ہونے نہ دیا اسلئے یہہ ازبک خان ترک کے پاس چلا گیا اس نے اسکی عزت کی اور
امیر الامرا بنا دیا چند سال کے بعد سنگھون اونک خان کے بیٹے نے باپ کا مزاج چنگیز خان کی طرف سے
مکدر کر دیا اور وہ اسکی گرفتاری کے فکر میں ہو گیا اس ارادہ سے چنگیز خان بھی آگاہ ہو گیا اور بعد
مقابلہ کے اونک خان نے شکست کھائی اور تایانک خان دوسرے خان کے علاقہ میں بھاگ گیا اس نے اسکو
پکڑ کر مار ڈالا سنگھون اونک خان کا بیٹا تبت کو بھاگ گیا اس سال نو ملک چنگیز خان کو ہو گیا اور اپنی
جوانمردی سے بیٹا تایانک خان کے مقابلہ پر غالب ہو پھر تمام تاتار و قیقین و تاجیوت پر تصرف کیا

پائی اُس روز سے اُس نے اپنی تیز مزاجی چھوڑ دی عدل و داد کی طرف راغب ہوا آخر ۷۷۱ھ مین مر گیا۔

ملک غیاث الدین بن ملک معز الدین حسین کرت

معز الدین حسین کے بعد یہہ ہرات کے تخت پر بیٹھا اور اسکا بھائی ملک محمد سرخس کے علاقہ مین جہان وہ باپ کے وقت سے حاکم تھا بادشاہ ہوا اپنے باہم صفائی رہی پھر سرکشی ہو کر بڑے جنگ ہوئے آخر صلح ہو گئی دوسری مہم اسکی خواجہ علی موید سربدار پر جو نیشاپور و بسطام وغیرہ مین امیر تھا بسبب تعصب مذہبی کے ہوئی کہ یہہ سنی اور وہ شیعہ تھا تین سال برابر اس نے نیشاپور پر یورش کی اور فتحیاب ہوا پھر جب امیر تیمور گورگان کا ظہور ہوا تو اول باہم فریقین کے دوستی ہوئی اور امیر تیمور کے لڑکے کی شادی اُسکے بیٹے پیر محمد غوری کے ساتھہ ہوئی مگر وہ دوستی محرم ۷۸۲ھ مین مبدل بدشمنی ہو گئی اور امیر تیمور نے ہرات مین جاکر شہر کا محاصرہ کر لیا مدت تک محاصرہ رہا آخر شہر فتح ہوا سب توپ خزینے و دفینے سب کے سب امیر تیمور نے لے لئے تمام ملک اپنے قبضہ مین کر لیا ۷۸۴ھ مین پھر امیر مہربان ہوا اور چاہا کہ ہرات کا ملک ملک غوری کو دیدے مگر اس تجویز کے ظہور سے اول ہی ملک محمد غوری نے ہرات مین ہنگامہ برپا کیا اپنے خاندان کی بہت سی فوج جمع کر لی اسلئے تیموری فوج پھر ہرات مین آگئی اور بہت سی لڑائیون کے بعد ملک غیاث الدین و ملک پیر محمد و ملک غوری و علی بیگ جونے قربانی امیر تیمور کے حکم سے مقتول ہوئے اور یہہ خاندان بکلی برباد ہو گیا اللہ الباقی والکل فانی۔

چوبیسوان چمن سلاطین قوم مغول کے بیان مین جو تاتار و توران و ایران و خراسان وغیرہ مین حکومت کرتے رہے ہین سولہ خاندان ہیں اسکے جنکی سلطنت ... پیدا

مغل اور ترک دونو قومین یافث بن نوح کی اولاد ہین مغلون کا جد اعلے مغول خان تھا جسکا بڑا بیٹا قرا خان بت پرست کوہ قراقرم سے کوہ ارتاق و کرتاق تک بادشاہ تھا اسکے بعد اغوز خان بڑا بادشاہ ہوا اسنے چین و تاتار و ترکستان و کابل و عراق و غرجستان و ماوراء النہر و خراسان و عراقین و مصر و شام و افریقہ پر قبضہ پایا بت پرستی سے تائب ہوا اسکے بعد کون خان اسکا بیٹا حاکم ہوا پھر آئی خان پھر تنگیز خان پھر ...

غیرہ کی اسکو عطا ہوئی یہہ وسیع سلطنت پاکر اس نے سیف الدین غرجستان کے حاکم کے ساتہہ جنگ کیا
جس مین سیف الدین مارا گیا پہر سیستان کو گیا اور ملک نصرۃ الدین کو مغلوب کیا پہر جب ہلاکو خان مر گیا پہہ
اباقا خان کے پاس گیا اور اسکی طرف سے براق آن کے ساتہہ جنگ کر کر فتحیاب ہوا سنہ مین اسکا توسل
شہزادہ براق کے ساتہہ ہو گیا اس لیے اباقا خان اس سے ناراض ہو گیا اور ہرات کا علاقہ اس سے
لے لیا اور چاہا کہ اسکو قید کرے چونکہ گرفتاری اسکی بزور ممکن نہ تہی اسلیئے بظاہر داری اباقا خان نے پہر اسکو
ہرات دیدی اور چند ماہ کے بعد اپنے پاس اسکو طلب کیا جب یہہ گیا فوراً گرفتاری اس کی عمل مین آئی
اور زہر دے کر شہید کر دیا۔

ملک رکن الدین المخاطب بہ شمس الدین بن ملک شمس الدین محمد کرت

سنہ مین یہہ اباقا خان کے حکم سے اپنے باپ کے نام سے مخاطب ہو کر بادشاہ ہوا ہرات مین آکر
اس نے اپنا انتظام کیا سنہ مین یہہ قندہار کو گیا اور فتحیاب ہوا اباقا خان کی وفات کے بعد ارغون
خان نے اسکی طرف سے متغیر ہو کر خدمت مین بلایا مگر یہہ نہ گیا اس نے ہرات کا علاقہ اس سے لے لیا اور یہہ اپنے
اخیر دم تک قلعہ خیار مین رہا سنہ مین مر گیا۔

ملک فخر الدین بن شمس الدین بن شمس الدین کرت

باپ کی قید مین پہلے یہہ سات برس تک رہا سنہ ۶۹ مین یہہ قید سے بہاگ کر امیر نوروز کی خدمت
مین چلا گیا امیر نے اسکو ہرات کی حکومت دی مدت تک یہہ حکومت کرتا رہا پہر سلطان خدابندہ کے
وقت باغی ہو گیا سلطانی فوج ہرات پر مامور ہوئی اور یہہ قلعہ امان کوہ پر بہاگ گیا جمال الدین
سام اسکے کوتوال نے امیر دانشمند سپہ سالار سلطانی کا مقابلہ کیا اور دانشمند مارا گیا مگر یہہ بہی
اس واقعہ کے بعد چند روز جیا اور بیمار ہو کر مر گیا۔

ملک غیاث الدین بن ملک شمس الدین کرت

ملک فخر الدین کے مرنے کے بعد سلطان خدابندہ کے حکم سے اس نے ہرات کی حکومت پائی
مگر امیر یساول و غیرہ نے بادشاہ کی مزاج کو اسکی طرف سے برگشتہ کر دیا اور طلبی اس کی عمل مین آئی

سے مدد لیکر ینالتگین سپاہ لیکر کرمان کو بڑہا لایا اُسکے جنگ مین شہاب الدین مارا گیا۔

ملک تاج الدین ینالتگین شاہ

ینالتگین ملک ترکان کی مدد کیلئے براق حاجب کے حکم سے آیا تہا کہ جب سیستان پر قابض ہوا اسنے غشان کو حکومت مین دخل دیا خود قابض ہو بیٹہا یہہ شخص برادر عمزاد محمد خوارزم شاہ کا تہا تاتاریون سے بہاگ کر ہندوستان مین پہونچا اور ملک کریم الدین کو سوا اسکے حکم کے پاس چند ماہ گزارہ کیا پہر کریم الدین کو قتل کر کے چند ہاتہی اور گہوڑے اور خزانہ اوسکے اپنے قبضہ مین لایا اور ناصر الدین قباچہ کے پاس ملتان مین آیا چند روز وہان رہا وہان سے ہمراہی سلطان جلال الدین خوارزمی کے کرمان مین گیا اور براق حاجب کے نوکری کرلی اونے اسکو سپاہ دیکر غشان کی امداد کے لئے سیستان کیطرف مامور کیا اور یہہ سیستان کو فتح کر کے خود بادشاہ بن بیٹہا اسنے قہستان پر یورش کی اور ملحدون سے جنگ کئے آخر ۶۳۵ھ مین پہر لشکر تاتاری سیستان مین آیا اسنے ان کیساتہہ محاربہ کیا اور عین لڑائی مین ایک تیر اس کی آنکہون مین لگا اور اندہا ہوکر پکڑا گیا چند ماہ تاتاریون کی قید مین رہا جب تاتاری اسکی رہائی کے درپے ہوئے تو مقتول ہوا۔

تیئیسوان چمن سلاطین کرت کے ذکر مین جو ہرات مین فرمانفرما تہے

بانی مبانی اس خاندان ملک رکن الدین بن عز الدین عمر مرغنی ہے جو سلطان غیاث الدین محمد بن سام کا عمزاد بہائی اور فدیر تہا اُسکے وقت اسنے ہرات کی حکومت پائی اور مدت مدید تک حاکم رہا قلعہ خیسار و بعض علاقجات غور پر اسنے قبضہ پایا چنگیز خان تاتاری کی اسنے اطاعت کی اسنے اسکو کالا تو غوریکا بادشاہ بنا دیا آخر ۶۴۳ھ مین مر گیا۔

ملک شمس الدین بن ابی بکر کرت

رکن الدین کے مرنے کے بعد اسکا نواسا شمس الدین حاکم ہوا اسنے منکوقاآن تاتاری کی خیرخواہی مین بڑی بڑی خدمتین کین اور اسکے عوض مین حکومت غور و ہرات و اسفراہ و ذات و سیستان

وہ واپس چلا گیا دو برس کے بعد کیقباد کو فالج ہو گیا اور خانہ نشین ہوا امراے مغل نے کیومرث اسکے بیٹے کو تخت نشین کیا مگر امراے خلج نے اسکو قتل کر دیا اور غوریہ سلطنت تمام ہوئی۔

بائیسواں چمن سلاطین نیمروز یعنی سیستان کے بیان میں

اس خاندان کے بادشاہوں میں اول طاہر بن محمد سلطان سنجر سلجوقی کے حکم سے سیستان میں حاکم بنا پھر ابوالفضل اسکا بیٹا ماتحت سلطان کے حاکم رہا جب وہ مرگیا تو تاج الدین اسکے بیٹے نے حکومت پائی اور امرا کے ہاتھ سے قتل ہوا پھر عز الملک اوسکا بھائی فرمان فرما ہوا وہ مرگیا تو تاج الدین حرب بن عز الملک بادشاہ بنا اور ماتحت سلاطین غور کے ساٹھہ برس تک حکومت کرتا رہا ۶۱۲ھ میں مرگیا اسکی وفات کے بعد پھر سلطنت خود مختار ہو گئی

یمین الدولہ بہرام شاہ بن تاج الدین حرب

اس بادشاہ نے دو مرتبہ قہستان کی ولایت پر یورش کی اور سلاطین ملاحدہ سے جنگ کئے آخر کار انہوں نے چار فدائی اسکے قتل کے لئے مامور کیے اور انہوں نے جامع مسجد میں اسکو شہید کر دیا۔

نصرة الدین بن بہرام شاہ بن تاج الدین حرب

اس بادشاہ نے سلطنت پا کر اپنے بھائی رکن الدین کو قید کر لیا وہ قید سے بھاگ گیا اور فوج جمع کر کر اسپر غالب آیا پھر شکست پا کر غور میں پہونچا اور وہاں سے لشکر لاکر دوبارہ سیستان پر قابض ہوا پھر جب تاتاری فوج سیستان میں آئی پھر انکے ساتھ لڑکر شہید ہو گیا اور رکن الدین اسکے بھائی نے سلطنت پائی وہ بھی تاتاریوں کی لڑائی میں مارا گیا۔

شہاب الدین محمود بن تاج الدین حرب

جب سیستان کے تمام ملک کو تاتاریوں نے ویران کر دیا اور وہ بعد قتل و غارت اس ملک کے واپس چلے گئے تو شہاب الدین کو سلطنت ملی مگر بسبب ویرانی ملک کے اسکی مملکت نے رونق نہ پائی تسپر بھی ایک شخص عثمان نام اسکا رشتہ دار مدعی سلطنت کا پیدا ہوا اور براق حاجب بادشاہ کرمان

مالوہ کا پچاس ہزار سوار اور دو لاکھ پیادہ کے ساتھہ مقابلہ پر آیا مگر شکست کہا کر بہاگ گیا اسی وقت ہلاکو خان مغل کا وکیل دہلی مین آیا بادشاہ نے الغ خان وزیر کو پچاس ہزار سوار اور دو ہزار ہاتھی کے ساتھہ اسکے استقبال کو بہیجا اور دہلی مین لاکر تجمل سلطنت کا دکہلایا اس بادشاہ نے بیس سال سلطنت کی [illegible] مین مرگیا -

سلطان الغ خان الملقب سلطان غیاث الدین بلبن

یہہ بادشاہ غلام و داماد سلطان شمس الدین التمش کا تہا سلطان ناصر الدین کے وقت اس نے وزارت کا عہدہ پایا جب وہ مرگیا تو بسبب لا ولد مرجانے اُسکے یہہ بادشاہ ہوا اسکے وقت سلطنت نے رونق پائی حکومت نے تازہ بہار دکہلائی فتوحات پے در پے اسکی نصیب ہوئین دشمنون کو اسنے دوست بنایا سب سے محبت پیش آیا بڑا لائق بیٹا اسکا سلطان محمد تہا اُسکو اس نے پنجاب و ملتان و سندہ کی حکومت عطا کی اس لیے سرحدی ملک کا انتظام نہایت لیاقت کے ساتہہ کیا چند معرکون مین مغلون کے ساتہہ فتحیاب رہا آخر تیمور خان فارس کے کسی حصہ کا بادشاہ پہر ملتان پر چڑہ آیا بعد المقابلہ مغلون نے شکست کہائی اور بہاگ گئے سلطان محمد کی فوج لوٹ پر پڑ گئی اور خود شہزادہ ظہر کی نماز مین مشغول ہوا دشمنون نے موقع پایا اور شہزادہ کو پانسو سوار کے ساتہہ نماز پڑہتے ہوئے شہید کر دیا ایسے لائق بیٹے کے مرجانے سے بادشاہ کو سخت غم ہوا بیماری طرح طرح کی عائد ہوئی بیماری کے وقت کیخسرو محمد سلطان کے بیٹے کو اس نے ولیعہد بنایا اور خود جمادی الثانی کے مہینے [illegible] مین مرگیا اسی برس کی عمر پائی بائیس سال بکمال استقلال و عدالت و انصاف سلطنت کی -

معز الدین کیقباد بن بقراخان بن سلطان غیاث الدین بلبن

بلبن کی وصیت کے برخلاف امراؤن نے کیقباد اسکے پوتے کو بادشاہ بنایا مگر یہہ عیش و عشرت مین پڑگیا اسکے باپ بقراخان اسکا باپ جو دکن کا ملک تہا دہلی مین آیا اور چاہا کہ بیٹے کی نیابت مین انتظام سلطنت کا کرے مگر اس نے باپ کو سلطنت مین دخل نہ دیا بلکہ اسکی قتل کے فکر مین ہوا اور

معز الدین بہرام شاہ بن سلطان شمس الدین التمش

اس بادشاہ کے وقت مہذب الدین نظام الملک وزیر تھا جب تاتاری فوج بڑی جمعیت کے ساتھ پنجاب مین داخل ہوئے اور شہر لاہور وغیرہ انہون نے لوٹ لیئے تو بادشاہ نے وزیر کو بہت سا لشکر دیکر مغلون کے مقابلہ پر بھیجا جب یہہ بیاس پار آیا تو سُنا کہ مغل خود بخود پنجاب سے نکلکر چلے گئے ہین چونکہ اسکو خود سلطنت کی ہوس دامنگیر تھی اُسنے براہ فریب بادشاہ کو لکھہ بھیجا کہ قطب الدین حسن سپہ سالار وغیرہ سب حکم کی تعمیل نہین کرتے مغلون کے مقابلہ کے لئے دریا سے نہین اُترتے بادشاہ نے جواب لکھا کہ یہہ سب لوگ نمک حرام لائق قتل کے ہین بالفعل تم ان سے باہستگی کام لو جب یہہ دہلی مین آئنگے قتل کیئے جائینگے جب یہہ فرمان آیا وزیر نے سب کو دکھلایا اس لیئے سب کے سب بادشاہ کے دشمن ہوگئے اور دہلی مین جاکر بادشاہ کو قید کرلیا اور وزیر کی تجویز سے قتل کردیا۔

سلطان علاء الدین مسعود بن سلطان رکن الدین فیروز شاہ

بہرام شاہ کی قتل کے بعد مہذب الدین نمک حرام وزیر خود تخت نشین ہوا مگر امراء نے اسکو قتل کردیا اور علاء الدین کو بادشاہ کیا اسنے بادشاہ ہو کر جلال الدین و ناصر الدین اپنے دونو چچون کو قید سے رہائی دیکر جلال الدین کو حاکم قنوج اور ناصر الدین کو حاکم بہرایچ بنایا اسکے وقت بھی تاتارون کی فوج پنجاب مین آئی یہہ اُن کی سرکوبی کو خود پنجاب مین گیا مگر مغل اسکے آنے سے اول پنجاب کو لوٹ کر چلے گئے تھے پنجاب سے جب یہہ واپس گیا آرام طلب و عیاش ہوگیا اس لئے امراء اس سے ناراض ہوگئے اور اسکو قید کرلیا۔

ناصر الدین محمود بن سلطان شمس الدین التمش

سنہ ۶۴۴ مین یہہ بہرایچ سے آکر بادشاہ ہوا اور پہلا بہرایچ کو گیا اور وہانکے مفسدون کی سرکوبی کی پھر پنجاب مین آیا اور دریاے سندھ پر مغلون کے حملے روکنے کے لئے عمدہ عمدہ انتظام کیئے الغ خان بلبن کو لشکر دیکر سندھ کو مامور کیا سنہ ۶۴۵ہ مین اس نے دوابہ درمیانی دریاے سندھ و گنگ پر لشکر بھیجا اور بہ قلاع مفسدون کے فتح کیئے سنہ ۶۴۹ہ مین بادشاہ بہت سا لشکر لیکر باتفاق الغ خان کے مالوہ کو گیا اور

اسکے وقت سلطنت نے کمال رونق پائی فتوحات لیے در پے اس کے نصیب ہوئین اس نے گوالیار کے ملک پر یورش کی اور فتحیاب ہوا اُجین کو مفتوح کیا مہاکال کے بت خانے کو جو ایکہزار دو سو برس آباد تھا توڑا لاکھون روپیہ نقد و جواہرات اور سونے کے بت وہان سے لئے بکرماجیت کی تصویر جو اس بتخانہ مین رکھی تھی وہان سے اٹھا کر دہلی مین لے آیا اور توڑ کر مسجد قبۃ الاسلام کے دروازہ کے آگے ڈال دی دہلی مین اس نے بڑی بڑی عمارتین بنوائین اس کی تعمیر کی ہوئی مسجد قبۃ الاسلام کے آثار اب تک موجود ہین اور وہ مینار جسکو لاٹ بولتے ہین اُسی مسجد کا ایک مینار ہے چھبیس سال اسنے بادشاہت کی سنہ ۶۳۳ ہجری مین مرگیا۔

سلطان رکن الدین فیروز شاہ بن سلطان شمس الدین

یہہ بادشاہ اگرچہ سخی تھا مگر بسبب عیاشی کے اسکی سلطنت مین فتور واقع ہوا اس کی والدہ ترکان خاتون سلطنت کے کام مین دخیل ہوگئی اس نے شہزادہ قطب الدین کو قتل کرا دیا سلطان شمس الدین کی اور عورتون کو سخت سخت مصیبتون مین گرفتار کیا اس لئے ارکین دربار اس سے برگشتہ ہوکر درپے بالاتفاق رکن الدین فیروز شاہ اور اسکی والدہ کو قید کرلیا اور بعد چھ مہینے قید ہی مین مرگئے۔

سلطان رضیۃ الدین بنت سلطان شمس الدین التمش

فیروز شاہ کی قید کے بعد یہہ عورت بادشاہ ہوئی اس نے پردے سے نکلکر مردانہ لباس پہن لیا اور مردون کیطرح بکمال عقل و تدبیر بادشاہت کو رونق دی مگر بسبب کہ یاقوت حبشی پر اسکی کمال مہربانی تھی اور اسکو اس نے سپہ سالار بنایا تھا اور امرا اس سے برگشتہ ہوگئے سب سے پہلے عزالدین ملتان کے حاکم نے فساد برپا کیا اور یہہ بذات خود ادھر متوجہ ہوئی جب سرہند پہنچی امرا نے یاقوت کو مار ڈالا اختیار الدین صوبہ سرہند کے ہاتھ قید کرلیا اور دہلی مین واپس آکر بہرام شاہ کو تخت نشین کیا اسنے قید مین ملک اختیار الدین کے ساتھ نکاح کرلیا اور اُسکے اتفاق سے بڑی فوج لیکر دہلی پر چڑھ آئی مگر لڑائی مین شکست پاکر بھاگتی ہوئی پکڑی گئی اور باتفاق اختیار الدین اپنے شوہر کے نشستہ مین مقتول ہوئی۔

شمس الدین التمش شاہ دہلی بڑی فوج لیکر اسپر آیا اور آپس مین سخت لڑائی ہوئی آخر قباچ نے شکست کہائی اور ملتان آکر دم لیا نظام الملک ابو سعید وزیر نے جب تعاقب کیا تو یہہ ملتان سے بہاگ کر چلا گیا اور قلعہ مین محصور ہوا دو مہینے کے محاصرہ مین جب یہہ تنگ آیا تو وہان سے بہی کشتی مین بیٹھکر بہاگا اور کشتی دریائے سندہ مین غرق ہو گئی اور نعش کا سراغ نہ ملا یہہ واقعہ ۶۲۵ھ مین وقوع مین آیا۔

سلطان قطب الدین ایبک

یہہ بادشاہ غلام ترکی سلطان شہاب الدین غوری کا تہا پہلے کسی سوداگر نے اسکو ترکستان سے لا کر نیشاپور مین فخر الدین قاضی کے پاس فروخت کیا اس نے کسی اور سوداگر کے پاس بیچا اس نے سلطان شہاب الدین کے پاس فروخت کیا چونکہ یہہ ایک شخص مستعد و لائق کار تہا تہوڑے عرصہ مین امیر بنگیا اور بعد فتح دہلی کی نیابت کے عہدہ پر سرفراز ہوا اسلئے مملکت کی وسعت مین بڑی کوششین کین میرٹہہ وغیرہ بہت سے شہر مفتوح کئے سلطان شہاب الدین کے بعد سلطان غیاث الدین محمود نے اسکو خلعت و خطاب سلطانی کا بخشا تاج الدین یلدوز کے ساتہہ اسکی بڑی جنگ ہوئی اور یہہ غزنین تک اسکے تعاقب مین گیا جب وہان سے پہر آیا مقام لاہور گیند کہیلتا ہوا گہوڑے سے گر کر مر گیا بیس سال تک اسنے ہندمین حکومت کی چودہ سال تک خطبہ و سکہ مین بہی نام اسکا بشمول نام شہاب الدین مذکور رہا اور بسبب کمال سخاوت کے سلطان لکہہ بخش اسکا خطاب مشہور ہو گیا تہا ۔

آرام شاہ بن سلطان قطب الدین ایبک

قطب الدین کے بعد یہہ اسکا بیٹا بادشاہ ہوا مگر اسی سال مین بسبب نالیاقتی کے معزول ہوا۔

سلطان شمس الدین التمش

یہہ بادشاہ بہی سلطان قطب الدین ایبک کا غلام تہا اسکے حکم سے بدایون مین حکومت کرتا تہا آرام شاہ کی معزولی کے بعد امیر علی اسمٰعیل سپہ سالار و امیر داؤد دیلمی کی تجویز سے یہہ بادشاہ ہوا

ملک بہاؤ الدین بن ملک شمس الدین محمد ۲

یہہ بادشاہ نہایت حلیم کریم رعایا پرور تہا علما و فضلا کی قدر کرتا امام فخر الدین رازی نے معرفت کے علم مین
رسالہ بہادیہ اس کے نام پر تصنیف کیا جسکو عرف بہادی کہتے ہین اس کی مملکت نے وسعت
پائی ارجو دو سال سلطنت کرکے مر گیا۔

ملک جلال الدین علی بن شمس الدین محمد ۲

بہاؤ الدین اپنے بہائی کے مرنے کے بعد یہہ بادشاہ ہوا اور سلطان شہاب الدین کے مرنے کے بعد
جو غزنین کا خزانہ غوری خاندان مین تقسیم ہوا تو پنجاہ شتر بلا شرنی وجواہرات کے اس کے حصہ مین
یہہ خزانہ بامیان مین لیے آیا مگر پہر طمع کرکے غزنین پر لشکر لے گیا اور گرفتار ہوگیا اس کی گرفتاری
کے وقت اسکا چچا مسعود فرصت پا کر بامیان مین آیا اور کل خزانہ اوٹہا کرلے گیا چند یاد کے بعد اس نے
غزنین سے رہائی پائی اور بامیان مین آکر مسعود پر حملہ آور ہوا اسکو قتل کیا اور سمی صاحب ابن
کے وزیر کا پوست اسی جرم مین اوتروایا سات برس حکومت کی آخر سلطان محمد خوارزم
شاہ کے ہاتہہ گرفتار ہوکر مقتول ہوا۔

قسیل فرقہ غوریون کے غلامون کا جو ہندوستان مین فرمان فرما رہے

ملک ناصر الدین قباچ سلطان شہاب الدین محمد سام کا یہہ بہی زر خرید غلام
اس کے مرنے کے بعد پہلے یہہ ملتان پر متسلط ہوا اور کچہہ عرصہ بعد سندہ کا تصرف مین
اسکا قاعدہ لیکر پنجاب پر قدم بڑہایا مگر کامل قبضہ نہوا اگرچہ ایک دفعہ تاج الدین یلدوز نے اپنی
مقرر کرلی تہی خوارزم کی ولایت کی فنا کے بعد سنیکڑون آدمی اُدہر وہان کی سلامت کے
جیسے اس کے پاس آئے اور پرورش پائی سلطان جلال الدین خوارزمی کے ہند مین آکر
پہنچے اور قابض ہوگیا مگر اس کے جانے کے بعد پہر اس نے قبضہ پایا خلجیان خان
لشکر لیکر ملتان آیا اور محاصرہ کرلیا اس نے اسکے ساتہہ بڑے بڑے مرکے کیے
کیا ۱۲۱۷ء مین پہر اس نے پنجاب پر قبضہ کیا اور شاہ سے آکر سرہند پر قابض ہوا

گرادیا صرف تین ماہ اس بادشاہ نے سلطنت کی۔

علاء الدین اتسز بن سلطان علاء الدین حسین جہان سوز

خوارزم شاہ کی مدد سے اس نے سلطنت پائی چار سال کی حکومت کے بعد تاج الدین یلدوز بادشاہ غزنین کی لڑائی مین قتل ہوا پہر اسکی اولاد سے کسیکو سلطنت نملی کل ملک خوارزم شاہ نے لے لیا۔

سلطان تاج الدین یلدوز غزنوی

یہہ شخص زر خرید سلطان شہاب الدین غوری کا تہا حکومت کرمان و مکران وسوران وغیرہ علاقجات مغربی کنارہ دریاے سندہ اسکے تفویض تہی انگہزار قبا اور ایکہزار کلاہ سالیانہ اور بندرسانی سفرہند کی اسکے ذمے تہی سلطان کی شہادت کے بعد یہہ غزنین کے تخت پر بیٹہا اور ملک محمود کی اطاعت قبول کی چونکہ حوصلہ عالی رکہتا تہا ہند کے تخت کا خواستگار ہوکر اس نے قطب الدین ایبک پر چڑہائی کی اور شکست کہا کر بہاگا قطب الدین اسکے تعاقب مین غزنین پہونچا اور چالیس روز رہ کر واپس آیا دوبارہ اس نے سلطان شمس الدین التمش کے وقت دہلی پر یورش کی اور بمقابلہ پکڑا گیا قید کی حالت مین قریب تہا کہ یہہ بہاگ جائے مگر شمس الدین نے اسکو بداؤن کے قلعہ مین قید کیا اور وہان ہی مرگیا اس کی اولاد دو لڑکیان تہین ایک قطب الدین ایبک دوسری ناصر الدین قباچ کی منکوحہ تہی۔

دوسرا فرقہ سلاطین غوریہ کا جو بامیان مین سلطنت کرتا رہا۔ فخر الدین مسعود

یہہ شخص سلطان غیاث الدین محمد بن سام کا چچا تہا بامیان مین اسکی حکومت تہی طخارستان کا علاقہ بہی اس کے ماتحت تہا شمس الدین محمد تاج الدین زنگی حسام الدین علی اسکے تین بیٹے تہے

ملک شمس الدین محمد بن فخر الدین مسعود غوری

اس نے اپنی مملکت کو وسیع کیا بلخ و تقالان و بعض بدخشانات پر تصرف کرلیا اور چند لوگون مین کہ غوریون نے سلطان شاہ بن ایل ارسلان پر چڑہائی کی یہہ بہی شریک ہوگیا اور ملک بہاء الدین طغرل کو جو سلطان سنجر کے امراؤ مین سے تہا قتل کیا تو غیاث الدین نے اسکو سلطانی کا خطاب دیا۔

حملہ کیا اور اسکو اپنے قبضہ مین لیا خراسان مین اپنے نام کا خطبہ و سکہ جاری کردیا آخر ۵۹۹ھ مین
مرگیا ہرات مین مدفون ہوا ساٹھہ سال کی عمر پائی چوالیس سال سلطنت کی مذہب اسکا شافعی تھا ہرات
مین اس نے ایک بڑی مسجد بنوائی۔

سلطان معزالدین بن سام الملقب لسلطان شہاب الدین غوری

یہہ بادشاہ اپنے بھائی غیاث الدین کی عین حیات حسب الاجازت اُسکے ۵۶۹ھ مین غزنین کے تخت پر
بیٹھا اور ۵۷۱ھ مین ہند پر چڑہائی کی پہلے ملتان پر قابض ہوا پھر لاہور پر یورش کی اور خسرو شاہ
غزنوی کو قید کرکے پنجاب پر متسلط ہوگیا تیسرے مرتبہ اپنے بھائی سے ایک لاکھہ سوار مدد لیکر ہندوستان
پر چڑہ آیا رائے پرتھی راج عرف پتھورا نے یہہ خبر پاکر کل راجگان ہند سے مدد لی اور مستعد مقابلہ کے ہوا
سے چار کوس کے فاصلہ پر لڑائی کا میدان قرار پایا اور آپس مین سخت لڑائی ہوئی چونکہ ہندون
کی فوج تین لاکھہ سے زیادہ تھی سلطان نے شکست کھائی اور واپس چلا گیا اور بہت جلد بیس ہزار
تاتاری سوار جنگ دیدہ کار آزمودہ نوکر رکھہ کر چوتھی مرتبہ داخل ہندوستان کے ہوا اور لڑائی
مین فتحیاب ہوکر رائے پتھورا کو پکڑا اور قتل کیا رائے پتھورا کی لڑکی نے دہلی خالی کردی جابجا مسلمانی
فوج نے مامور ہوکر بہت سے شہر مفتوح کئے سلطان نے قطب الدین ایبک اپنا غلام ہند مین نائب بنایا
اور خود غزنین کو چلا گیا دو سال کے بعد سلطان پھر ہند مین آیا اور قنوج کے راج پر حملہ کیا قنوج کا
راجہ مارا گیا راجہ قنوج کے لشکر مین نو سو ہاتھی تھے ان مین سے نوے ہاتھی سلطان نے لئے جن مین
ایک سفید رنگ کا ہاتھی تھا اس فتح کے بعد سلطان نے بنارس پر یورش کی اور راجہ بنارس کا خزانہ و
ملک اپنے قبضہ مین لیا اور بڑی دولت لیکے غزنین کو معاودت کی اور جن دنون مین کہ سلطان غیاث الدین
اسکا بھائی ہرات مین مرگیا تھا یہہ طوس مین تھا وہان سے یہہ بادغیس مین گیا اور کل ملک آل سام یہہ
اسطرح تقسیم کیا کہ تختگاہ فیروزکوہ و غور کا علاقہ اپنے چچا کے بیٹے ملک ضیاء الدین سلطان غیاث الدین
کے داماد کو دیا حکومت ممالک بست و فراہ و اسفزار محمود غیاث الدین کے بیٹے کو دی ریاست و ایالت
ہرات کی ناصر الدین غازی اپنے خواہر زادہ کو عنایت کی اور خود بڑی فوج لیکر خوارزم کو گیا اور

آخر سلطان محمود غزنوی نے ان پر یورش کی اور محمد سوری اپنے بیٹے حسن کے ساتھہ گرفتار ہوکر غزنین مین آیا حسن تو بہاگ کر غزنین چلا گیا اور محمد سوری قتل ہوا اور حسین سام حسن کا بیٹا اس مصیبت کے وقت ہندوستان کو بہاگ گیا اور مدت تک ہند مین رہا اخیر عمر اس نے پہر ولمن کو معاودت کی اور سلطان ابراہیم غزنوی کے وقت وہ غزنین کے دربار مین حاضر ہوا سلطان نے اسکی قدردانی کی اور نوکر رکہہ لیا رفتہ رفتہ وہ امارت کے درجہ کو پہونچا اور سلطنت غور کی اسکے حوالے ہوئی اسکے مرنے کے بعد حسین کی اولاد اور بہرام شاہ غزنوی کے درمیان چند بار لڑائیان ہوئین آخر صلح ہوگئی اور یہہ قرار پایا کہ قطب الدین محمد بن سام جسکے نکاح مین بہرام کی بیٹی تہی غزنین مین رہا کرے چند سال وہ بہرام کے پاس رہا آخر بہرام نے کسی بات پر ناراض ہوکر قطب الدین کو قتل کر ڈالا اور دوبارا لڑائی کا بازار گرم ہوا اور علاء الدین بن حسین سام نے بہرام پر غالب آکر اپنے بہائی سیف الدین محمد سوری بن حسین سام کو غزنین مین تخت نشین کیا اور خود غور کو چلا گیا اُسکے جانے کے بعد شہر والون کے اتفاق سے بہرام پہر غزنین پر قابض ہوا اور محمد سوری کو اُس نے پکڑ کر بہت بُرے حال کے ساتھہ شہر مین تشہیر کرکے مار دیا۔

سلطان علاء الدین حسین جہان سوز

اگرچہ ثابت ہوتا ہے کہ یہہ علاء الدین حسین سام کا بیٹا تہا مگر بعض اہل تواریخ کا قول ہے کہ اسکا نام علاء الدین حسن بن حسین سام تہا اور صاحب روضتہ الصفا لکہتا ہے کہ یہہ حسن بن حسین بن سام بن حسن بن محمد سوری نام رکہتا تہا غرض کہ محمد سیف الدین سوری کی قتل کے بعد یہہ بیشمار فوج لیکر غزنی پر چڑہ آیا بہرام شکست کہا کر پنجاب کو بہاگ گیا اس نے غزنین مین آکر قتل عام کی شہر کو آگ لگا دی سات روز تک برابر شہر جلتا رہا شاہان غزنین کا گورستان سوائے محمود غزنوی کے روضہ کی بیخ سے بکہلوا دیا چونکہ سیف الدین محمد سوری کے ساتھہ سید مجد الدین اسکا وزیر بہی قتل ہوا تہا اُسکے عوض مین کئی ہزار مشائخ وسادات وعلما غزنین کی گرفتار ہوئی اور حکم ہوا کہ بڑے بڑے بہاری تہیلے مٹی کے بہر کر ان کے سر پر رکہی جائین اور زیر بار پایہ تخت فیروزکوہ

تکلہ نے اُرکو جاکر پرورش کی اور حسام الدین وہان کے حاکم کو مطیع کیا پہر خلیفہ بغداد سے نے
یا والدین گشتاسپ عماد الدین یونس کو لرستان کی تسخیر کے لئے بہیجا لڑائی کے وقت عماد الدین
را گیا اور گشتاسپ پکڑا گیا ۶۵۵ھ مین جب ہلاکو نے بغداد پر چڑہائی کی تو تکلہ ہلاکو خان کے ساتھ
ہا مگر بعد فتح کے ہلاکو خان نے سنا کہ تکلہ بغداد کی قتل و غارت کے وقت افسوس کرتا اور بادشاہ
و ظلم و تعدی کے ساتھ نسبت دیتا تہا اس لئے ہلاکو خان کا مزاج اس سے برگشتہ ہوگیا اور یہہ اس سے
بے خبر بہاگ کر لرستان کو چلا آیا فوج تاتاری اسکی گرفتاری کو مامور ہوئی مدت تک یہہ قلعہ مین
محصور ہوکر لڑتا رہا آخر ہلاکو خان نے اپنی انگشتری اسکے پاس بہیجی اور امان کا وعدہ کیا اُسپر اعتماد
کر کے یہہ حاضر ہوگیا اور حاضر ہوتے ہی قتل ہوا۔

اتابک شمس الدین الپ ارسلان بن ہزار اسپ

تکلہ کے بعد ہلاکو خان کے حکم سے اس نے حکومت پائی اور پندرہ سال حکومت کرکے مرگیا۔

یوسف شاہ بن الپ ارسلان بن ہزار اسپ

یہہ بادشاہ سلطان اباقا خان کے ہمرکاب رہتا تہا لرستان مین اسکا نواب مامور تہا گیلان کی
مہم مین اس نے بڑی جوانمردی کی اور اسکے عوض خوزستان و کوہ گیلویہ و شہر فیروزان وغیرہ اسکو
اباقا خان نے دیا جب اباقا خان کے بعد احمد خان و ارغون خان مین عداوت ہوگئی تو یہہ احمد خان کا
حامی ہوا پہر ارغون خان کے غالب ہونے کے وقت یہہ اسکے پاس حاضر ہوا اور خواجہ شمس الدین صاحب
دیوان کی لڑکی اپنے نکاح مین لی اور چند سال بکمال جوانمردی حکومت کرکے مرگیا۔

اتابک افراسیاب بن یوسف شاہ

یہہ بادشاہ نہایت ظالم خود پرست تہا اس کی عادات سے امراے دربار تنگ آکر اصفہان کو بہاگ گئے
اس نے قزل اپنے چچیرے بیٹے کو انکی گرفتاری کے لئے بہیجا جب وہ اصفہان کے قریب پہونچا سنا کہ
ارغون خان مرگیا ہے قزل نے فرصت پاکر اصفہان پر قبضہ کرلیا اور کل ملک عراق عجم ہمدان اور
فارس کے کنارے تک اپنے تصرف مین لایا یہہ مملکت حاصل کرکر افراسیاب نے اپنا بیٹا دربند

شاہی

شاہ کی موت کے بعد سلجوق شاہ اتابک یابی بادشاہ ہوا اس نے ترکان خاتون کو جسکی سعی سے یہہ بادشاہ ہوا تہا قتل کردیا اس لئے منگو خان نے اسکی تنبیہ کو مامور کیا اور یہہ جنگ مین قتل ہوا۔

آبش خاتون بنت ابوبکر بن اتابک سعد بن زنگی

سلجوق شاہ کے مارے جانے کے بعد سوائے اس عورت کے وارث تخت و تاج کا نہ تہا کیونکہ یہہ عورت منگو تیمور ابن ہلاکو خان کے بیٹے کی منکوحہ تہی اسلئے اس نے سلطنت پائی اور چوبیس سال سلطنت کر کے سنہ مین مرگئی پہر کوئی شخص اس خاندان سے بادشاہ نہوا۔

چوتہا فرقہ اتابک بادشاہون کا جو لرستان مین فرمان فرما رہے

لرستان کا ملک دو خطہ پر منقسم ہے ایک لرکلان دوسرا لرخورد اور پہلے زمانہ مین حاکم لرستان کے بدر اور بابو نام دو بہائی تہے جب بدر مرگیا تو اسکی ریاست محمد بن ہلال بن بدر کو پہونچی اور نصف ریاست لرستان کی قوم شوہان کے قبضہ مین تہی انکا رئیس مسمی اسحاق محمد بن خورشید تہا اور وراثت متعلق ابوالحسن کی تہی جب آتابکان خاندان سلغر نے زور پکڑا تو محمد بن علی بن ابوالحسن انکے دربار مین معتبر ہوا اور محمد کے بیٹے ابوطاہر نے اتابک سنقر کے دربار مین بڑی توقیر پائی اور ہمت بانکارہ کی تسخیر کے لئے مامور ہوا اور فتحیاب ہوکر لرستان کی حکومت حاصل کی اور اپنا خطاب خود بخود اتابک مقرر کرلیا اور چند سال حکومت کر کے مرگیا۔

نصرۃ الدین اتابک ہزار اسپ بن ابوطاہر لرستانی

یہہ باپ کے مرنے کے بعد بادشاہ ہوا اور قوم شوان پر غالب آکر کل لرستان پر قابض ہوا اور اپنی سلطنت کے حد مقرر کردی اتابک بہت سا ملک چار فرسنگ اصفہان سے لیکر اپنی سلطنت مین ملا لیا سلغر شاہ نے ہر چند اسکی کوشش کی مگر کامیاب نہوا۔

اتابک تکلہ بن نصرۃ الدین ہزار اسپ لرستانی

یہہ بادشاہ کی طرف سے سا مین سا ... شیراز کی ... دعوی تہا اتابک سعد شیرازی ... لرستان کی تسخیر پر مامور کیا ... جلال الدین ...

یہہ بادشاہ شاعر صاحب علم و فضل تہا اپنی سلطنت کے وقت یہہ عراق پر مہم رکہتا اور شیراز کو خالی
چہوڑ جاتا اس لئے چند بار اسکے پیچہے شیراز غارت ہوا پہلے اتابک اوزبک پہلوان شیراز میں آیا اور پہر
کو لوٹا پہر سنہ ۶۲۱ھ میں سلطان غیاث الدین نے حملہ کیا اور شیراز میں قتل عام ہوئی غرض اس بادشاہ
کو جہان گردی و صحرا نوردی کی سخت عادت تہی سنہ ۶۱۴ھ میں اسنے رے پر یورش کی اور شاہ خوارزم
کی قید میں آگیا آخر تیسرا حصہ آمدنی فارس کا دینا کرکے رہائی پائی اور پہر سے جب واپس آیا ابوبکر
اس کے بیٹے نے ملک میں داخل ہونے نہ دیا اور اس نے خوارزم شاہ سے مدد لیکر بیٹے سے جنگ کیا
جس میں بیٹا ہارا گیا اور یہہ دوبارہ شیراز کے تخت پر بیٹہا اٹہائیس سال اسنے سلطنت کیکے سنہ ۶۲۳ھ میں مر گیا

اتابک مظفر الدین قتلغ خان ابوبکر بن سعد زنگی

یہہ بادشاہ کمال عقیل و بہادر و منتظم تہا اسکے وقت فارس کی آبادی کمال کو پہونچی مملکت وسیع
ہوئی جزیرہ قطیف و بحرین وغیرہ اسکے تصرف میں آئے شاہان ہند وغیرہ سے اسکی دوستی قائم
ہوئی مدرسے مسجدیں دار الشفا بنی تاتاریوں کے جوش و خروش کے وقت اسنے تیس ہزار دینار
سالانہ دینا کرکے اوکتائی قاآن کی اطاعت منظور کرلی ہلاکو خان کی ساتہہ بہی بغداد کی مہم میں اسنے
اپنا بیٹا محمد شاہ بہیجدیا تہا پینتیس سال اسنے سلطنت کی پانچویں جمادی الثانی سنہ ۶۵۸ھ میں مر گیا
ثم ابیٹا اتابک سعد اس کے مرنے کے وقت بغداد سے شیراز کو آتا تہا مگر رستہ میں ہی مر گیا شیخ سعدی
شیرازی اسکے ہم عہد تہا اسنے کتاب گلستان و بوستان اسکی نام پر تصنیف کیں

اتابک محمد بن اتابک سعد بن اتابک ابوبکر بن اتابک سعد بن زنگی

یہہ بادشاہ بعمر خورد سالی تخت نشین ہوا اسکی والدہ ترکان خاتون علاء الدولہ اتابک کی ہمشیرہ
سلطنت کی کل مختار ہوئی مگر یہہ بادشاہ دو سال کے بعد ایک اونچے محل سے گرکر مر گیا۔

محمد شاہ بن سلغر شاہ بن اتابک سعد بن اتابک زنگی

یہہ بادشاہ نہایت سفاک و خونریز تہا چہہ مہینے کی سلطنت کی بعد ترکان خاتون نے اسکو قید کرلیا۔

اتابک سلجوق شاہ بن سلغر شاہ

سے وہان بہی اسکو حکومت کرنی نصیب ہوئی اور رے ہی میں کسی دشمن کے ہاتہ سے مارا گیا۔

تیسرا فرقہ سلاطین اتابکان سلغر جو شیراز و فارس مین سلطنت کرتے رہے

بزرگ ان بادشاہون کا سلغر نام ترکمان سلاطین سلجوقیہ کے دربار مین حاجب تہا اسکے بیٹے خوزستان
و خوزستان و لرستان و کوہ گیلویہ پر بادشاہ ہوئی اہل تواریخ کا قول ہے کہ سلاطین دیالمہ کے بعد انکے
حکومت کے ظہور تک چند بادشاہ فارس پر حاکم رہ چکے تہے پہلے الپ ارسلان بادشاہ ہوا اور باغی
ہوکر پکڑا گیا پہر رکن الدین خمارتگین زیر حکم سلاطین سلجوقی پہر اتابک چاولی پہر اتابک قراچہ حاکم ہوا جس نے خزانہ
بغداد مین بنوایا ہماری کتاب خانہ اُس مین رکہوایا جعفر آباد کے مقام پر اتابک محل و تخت پہاڑ کے
سر پر تعمیر کیا آخر ہمدان مین مارا گیا اسکے بعد اتابک منکوبرس پہر اتابک بوزابہ پہر ملکشاہ
بن محمود بن مسعود بن محمد بن ملکشاہ بن الپ ارسلان فارس کا بادشاہ ہوا اسپر اتابک مظفر الدین
سنقر بن مودود سلغری نے خروج کیا اور فتح پاکر ملک بالاستقلال بنگیا۔

اتابک مظفر الدین سنقر بن مودود سلغری

اس کی حکومت کے وقت پہلے ملکشاہ سلجوقی نے اسپر یورش کی اور شکست کہائی پہر امیر یعقوب بن
ارسلان اتابک شلہ نے چند بار حملہ آور ہوکر بے نیل مقصود واپس گیا تیرہ برس اس نے فارس مین حکومت
کی اور شیراز مین ایک خانقاہ اور مسجد عالیشان بنوائی ❊

اتابک مظفر الدین زنگی بن مودود بن سلغر حاجب

اتابک سنقر کے بعد زنگی اسکا بہائی بادشاہ ہوا چودہ سال بادشاہت کی سنہ مین مر گیا۔

اتابک مظفر الدین تکلہ بن زنگی بن مودود بن سلغر

اسکے وقت جہان پہلوان محمد بن ایلدگز نے چند بار فارس پر حملہ کیا مگر کامیاب ہوا اسکا وزیر
باتدبیر خواجہ امین الدین محمد کازرونی تہا اسکے وقت اتابک سنغل بن سنقر نے سلطنت کا دعویٰ
کیا اور چند اتفاق پکڑا گیا بیس سال تکلہ نے سلطنت کے سنہ مین

اتابک مظفر الدین ابو شجاع بن سعد بن زنگی

اتابک ایلدگز نے سلطان ارسلان شاہ کی والدہ کے پیٹ سے دو بیٹے تھے ایک اتابک محمد دوسرا اتابک قزل ارسلان باپ کے مرنے کے بعد جہان پہلوان عراق کی سلطنت کا مختار ہوا اور قزل ارسلان آذربائیجان کا فرمان فرما بنا سلطان ارسلان کے مرنے کے بعد اس نے طغرل بن ارسلان شاہ کو تخت نشین کیا اور خود ۵۸۲ھ میں الہ کے نام کسی دشمن کے ہاتھ سے قتل ہوا اسکے چار بیٹے تھے ابوبکر و قتلق اینانج و میر میران و آذربک پہلوان۔

اتابک قزل ارسلان بن اتابک ایلدگز

جہان پہلوان کے مرنے کے بعد قتیبہ خاتون اسکی زوجہ نے چاہا کہ سلطان طغرل سے نکاح کرے اور اسکا بیٹا قتلق اینانج امیر الامرا ہو رہے مگر اس تجویز کے وقوع سے اول ہی قزل ارسلان تبریز سے آپہونچا اور قتیبہ خاتون کو اپنے نکاح میں لایا مدار المہام کل سلطنت کا بنگیا اور چاہا کہ سلطان طغرل کو قید کرلے وہ بھاگ کر مازندران کو چلا گیا بہت سے لڑائیوں کے بعد سلطان طغرل قید میں آیا اور قزل ارسلان نے چاہا کہ خود بادشاہ ہو مگر تخت نشینی سے پہلے ہی قتل ہو گیا۔

اتابک ابوبکر بن اتابک محمد جہان پہلوان بن اتابک ایلدگز

قزل ارسلان کے مارے جانے کے بعد برادرزادہ اسکا ابوبکر تبریز کی حکومت پر قائم ہوا طغرل دوبارہ بادشاہ ہو کر قتیبہ خاتون سے نکاح کیا اسکے بیٹے قتلق اینانج کو امیر الامرا بنایا اسلئے ابوبکر اور قتلق میں سخت عداوت پیدا ہو کر لشکر کشیاں ہوئیں مگر یہہ مغلوب نہوا ❊

قتلق اینانج بن اتابک محمد جہان پہلوان

امیر الامراء سلطان طغرل کا ہو کر اس نے چاہا کہ سلطان کو زہر دیکر مار دے اور اسکی والدہ نے سلطان کے کہانے میں زہر ڈالدیا سلطان نے اطلاع پاکر وہی کہانا اسکو کہلایا اور وہ مرگئی اس واقعہ کے بعد یہہ کئی سال تک قید میں رہا پھر اسکا قصور معاف کر کے سلطان نے امیر الامرا بنایا مگر یہہ بھاگ کر سلطان تکش خوارزمی کے پاس چلا گیا اور اسکو ساتھہ لیکر سلطان طغرل پر چڑھ آیا معرکہ میں سلطان طغرل قتل ہوا اور اس نے خوارزم شاہ کے حکم سے رے کی حکومت پائی اور کفران نعمت کے نحوست

ہوا حلب کا ملک دیگر سنجار کا علاقہ اس نے اپنے چچا عماد الدین کے ساتھ بدل لیا ۵۷۹ھ میں ملک صلاح الدین والی مصر نے موصل پر چڑھائی کی اگرچہ موصل پر متصرف نہوا مگر حلب و سنجار دونو علاقے اس نے لے لئے اخبار میں بھی اس کی حکومت ہوگئی ۵۸۹ھ میں والی مصر مرگیا اور اس نے مصر پر یورش کی مگر کامیاب نہوا اور خود بھی اسی سال کے ماہ شعبان میں مرگیا۔

نورالدین ارسلان شاہ بن عزالدین مسعود بن قطب الدین مودود

اسکی حکومت کے وقت میں ملک عادل والی مصر اسپر غالب آیا اسکی لڑکی اپنے بیٹے کے نکاح میں لی اور ملک متعلقہ اسکا اس نے اس کے بھائیوں کو تقسیم کردیا سوائے موصل کے اسکے پاس کچھ نہ رہا اٹھارہ سال یہ بادشاہ رہا ۶۰۷ھ میں مرگیا۔

عزالدین قاہر بن مسعود بن نورالدین ارسلان شاہ بن عزالدین مسعود

ارسلان شاہ کی وفات کے بعد اسکا پوتا عزالدین قاہر بادشاہ ہوا مگر اسی سال میں مرگیا اسکے بعد بدرالدین ارسلان شاہ کا خواندہ لڑکا یعنی متبنے بادشاہ ہوا مدت مدید تک اس نے حکومت کی آخر موصل کا علاقہ ہلاکو خان مغل نے لے لیا اور اس خاندان کی حکومت ختم ہوئی۔

دوسرا فرقہ اتابکان آذربایجان

اس خاندان کا بانی و مورث اعلیٰ ایلدگز سلطان مسعود سلجوقی کے وزیر کا غلام تھا جو پہلے سلطان کے حکم سے باورچی خانہ کا داروغہ ہوا پھر سپہ سالاری کا عہدہ پاکر اران کے ملک کی تسخیر کو مامور کیا گیا اس نے اس مہم میں بڑی جانفشانی کی اور علاقہ جات اران گنجہ و شیروان و ابکور پر قابض ہوا سلطان مسعود کے مرنے کے بعد ایلدگز نے اسکی بیگم کے ساتھ نکاح کرلیا اور خود مدار المہام سلطنت کا ہوکر اسکے بیٹے طغرل کو اس نے تخت نشین کیا لیکن زیست تک یہ انتظام قایم رہا پھر باہم عداوت پیدا ہوئی ایلدگز نے طغرل سلطان کو قید کرکے اسکے بیٹے ارسلان شاہ کو تخت نشین کیا اور سلطان طغرل کو قید میں قتل کرکے اسکی ملکہ ارسلان شاہ کی والدہ سے نکاح کرلیا آخر گرجستان کی مہم میں ۵۶۸ھ میں مرگیا۔

جہان پہلوان اتابک محمد بن اتابک ایلدگز

اسدالدین کے برادرزادے کے قبضہ میں آگئی اور وہ ملک ناصر الدین خطاب پاکر بادشاہ بنا اور بمدت مدید تک وہ سلطنت آل ایوب کے خاندان میں رہی — نورالدین محمود نے پچیس برس بکمال استقلال سلطنت کی ۵۶۹ھ میں مرگیا

ملک صالح بن نورالدین محمود بن عمادالدین زنگی

گیارہ سال کی عمر میں یہہ بادشاہ شام کے تخت پر بیٹھا کچھ مدت تک صلاح الدین نے بھی اسکی رفاقت کی پھر منحرف ہوکر دمشق پر چڑھائی کی اور یہہ بھاگکر حلب کو چلا گیا —

سیف الدین غازی بن قطب الدین مودود برادر پسران عمادالدین زنگی برادر نورالدین محمود

عمادالدین کے مرنیکے بعد سیف الدین غازی نے بھائی نورالدین محمود کے حکم سے کفار کی لڑائی میں مصروف رہا بکر کی ولایت اور چند جزیرے کردستان کے وہ اپنے تصرف میں لایا اور ۵۴۴ھ میں مرگیا اسکی جگہہ قطب الدین اسکا بھائی جانشین ہوا اور ۵۶۵ھ میں مرگیا

سیف الدین بن قطب الدین مودود بن عمادالدین اتابک زنگی

قطب الدین مودود نے ہرچند اپنی حین حیات عمادالدین بڑے بیٹے کو ولیعہد کیا تھا مگر اسکے مرنے کے بعد ارکین نے سیف الدین چھوٹے بیٹے کو تخت نشین کیا اور عمادالدین بھاگکر نورالدین محمود کے پاس شام میں چلا گیا اور سنجار کا حاکم بنا اور چند نوں میں کہ ملک صلاح الدین نے مصر سے شام پر چڑھائی کی اور دمشق کو لے لیا حلب کا محاصرہ کیا تھا تو سیف الدین نے موقع پایا اور اپنے بھائی عمادالدین پر سنجار کو فوج بھیجی باعث یہہ ہوا کہ اُسوقت ملک صالح نے حلب میں محصور ہوکر سیف الدین سے جو اوسکا رشتہ میں چچا تھا مدد طلب کی اس نے ایک لشکر تیار کیا اور عمادالدین کو لکھا کہ تم یہہ لشکر ساتھ لیکر حلب کو جاؤ اور صالح کی مدد کرو چونکہ عمادالدین ملک صلاح الدین سے آمیزش رکھتا تھا اوسنے اسکا کہنا نہ مانا اور یہہ غضبناک ہوکر سنجار پر لشکر لیگیا مگر کامیاب نہوا ۵۷۶ھ میں سیف الدین مرگیا اور اسکا بھائی عزالدین بادشاہ ہوا ❊

عزالدین مسعود بن قطب الدین مودود بن عمادالدین اتابک زنگی

بھائی کے مرنے کے بعد یہہ موصل کے تخت پر بیٹھا اور ملک صالح کے مرنے کے بعد حلب پر قابض

کرمان کو بھاگ گیا اور شیراز پر محمود متسلط ہوا کرمان مین جاکر شجاع نے اپنی حکومت قایم کی اور بہت سے لشکر کے ساتھہ شیراز پر یورش کی محمود اصفہان کو بھاگ اور شجاع دوبارہ شیراز پر قابض ہوا چند سال کے بعد سلطان اویس و شاہ محمود دو تو مر گئے اور شاہ شجاع نے اصفہان مین جاکر اپنا تسلط کر لیا اور تبریز مین پہونچکر سلطان حسین تبریز کے بادشاہ کی بہن سلطان اویس کی لڑکی سے اپنے بیٹے زین العابدین کے نکاح مین لیکر صلح کے زین العابدین کو اصفہان کا بادشاہ بنایا ۷۸۵ھ مین شاہ شجاع نے اپنے بیٹے شہزادہ شبلی سے بدظن ہوکر اسکو اندھا کر دیا اور خود ۷۸۶ھ مین ترپن سال کی عمر اور پچیس سال کی حکومت پاکر مر گیا اس کے مرنے کے بعد شاہ یحیے اصفہان اور سلطان احمد کرمان زین العابدین شیراز مین بادشاہ ہوئے۔

سلطان زین العابدین بن شاہ شجاع بن مبارز الدین

اسکی ابتدا سلطنت مین شاہ یحیے اس کے بہنوئی نے یزد سے آکر اصفہان لے لیا اور شیراز پر لشکر کشی کی مگر کامیاب نہوا تھوڑی مدت کے بعد اس نے اصفہان پر حملہ کرکے وہ ملک شاہ یحیے سے چھوڑ لیا اور وہ یزد مین بھاگ گیا پھر بھی بھایون کی نا اتفاقی کے سبب امیر بڑے بڑے مصیبت گزر رہے ایک مرتبہ شاہ منصور نے اسکو اپنے گھر مہمان بلا کر قید کر لیا اور خود شیراز کے تخت پر بیٹھا یہہ قید سے بھاگ کر اصفہان مین چلا گیا اور وہان ہی کی حکومت پر اکتفا کی ۷۹۳ھ مین اس نے باتفاق شاہ احمد والی کرمان اور شاہ یحیے حاکم یزد کے شیراز پر یورش کی مگر شکست کھاکر اصفہان سے بیدخل ہوا اس پریشانی کی حالت مین پہلے یہہ خراسان مین آیا پھر رے مین پہونچا وہان کے حاکم موسے جوکار نام ظالم غدار نے اسکو بفریب پکڑ کر شاہ منصور کے پاس بھیجدیا اس نے اسکو اندھا کر دیا اس واقعہ کے عنقریب ہی امیر تیمور گورگان کا لشکر شیراز کے قریب آ پہونچا والے کرمان و یزد نے اطاعت کرلی اور امیر تیمور نے قلعہ سفید فتح کرلیا اور زین العابدین جو بحالت نابینائی اسی قلعہ مین قید تھا امیر کی خدمت مین حاضر ہوا امیر نے اسپر بڑی مہربانی فرمائی پھر شیراز پہونچا عند المقابلہ شاہ منصور ابتداء ۷۹۵ھ مین قتل ہوا سلطان احمد والی کرمان

والدہ کل مختار رہی بلوغت کے بعد یہہ خود مختار رہا پندرہ سال سلطنت کر کے سنہ میں مر گیا۔

جلال الدین سیورغتمش بن قطب الدین محمد قتلق شاہ

حجاج کے بعد یہہ بادشاہ ہوا مگر حجاج کی والدہ اسکے برخلاف ہو کر سلطان احمد خان کے پاس جو اباقاخان کی جگہہ مسند نشین ہوا تہا گئی اور اسنے اس مقدمہ میں کچہہ دخل ندیا اور وہ اُسی کے لشکر میں مر گئی آخر یہہ بادشاہ بہی تیئس سال سلطنت کر کے سنہ ۶۹۲ میں اپنی بہن کے ہاتہہ سے مارا گیا۔

بادشاہ خاتون بنت سلطان قطب الدین محمد قتلق شاہ

اپنے بہائی کو قتل کر کر یہہ بادشاہ ہوئی مگر ایک سال کے بعد طالبان تخت اس کے بہائی سے اس پر غالب آئی اور قتل کر دیا۔

سلطان مظفر الدین محمد شاہ بن حجاج بن قطب الدین محمد سلطان

غازان خان شاہ ایران کے حکم سے یہہ تخت نشین ہوا اور قاضی فخر الدین نے وزارت پائی چونکہ فخر الدین کی وزارت سے اور سپاہ اسکے ناراض تہے اُنہوں نے وزیر کو قتل کر دیا اور بڑا فتنہ برپا ہوا بادشاہ اُسی غم و غصہ میں بیمار ہو کر مر گیا۔

قطب الدین شاہ جہان بن سیورغتمش بن قطب الدین محمد

غازان خان کے حکم سے اس نے بادشاہت پائی چونکہ اسکی افعال بہت بری تہی سلطان محمد خدابندہ نے اسکو معزول کر دیا

اونیسوان چمن سلاطین آل مظفر کے ذکر میں جو کرمان کی ولایت میں بادشاہ ہوئے

جد اعلے اس خاندان کا غیاث الدین حاجی خراسانی سجاوندی خوافی پہلے عراق عجم کے بعض قطعات پر حاکم تہا جب کہ تاتاری خراسان میں داخل ہوا تو حاجی اپنے تین بیٹوں ابو بکر و محمد و منصور کے ساتہہ علاء الدولہ اتابک کے پاس یزد میں چلا گیا پہر جب ہلاکو خان نے بغداد پر مہم کی تو اتابک نے ابو بکر کو تین سو سوار کے ساتہہ ہلاکو خان کی خدمت میں بہیجا اور ابو بکر بعد فتح بغداد کے مصر کو گیا اور وہاں ہی قتل ہوا حاجی کے تینوں بیٹوں سے منصور صاحب اولاد تہا محمد نے علے

عجم مین بادشاہ ہے اور براق حاجب نے کرمان کی سلطنت اسکے لیے لی ہے یہہ سنتے ہی یہہ کیچ مکران کے راستے کرمان گیا براق حاجب نے اپنی لڑکی اسکے نکاح مین دی مگر بہ رفاقت وہمراہی کاروادار نہوا وہان سے یہہ سال ۶۲۱ھ مین فارس مین پہونچا اتابک سعد بن زنگی نے اسکی متابعت دل سے کی وہان سے یہہ بہت سے سامان کے ساتہہ اصفہان کے راستے رے مین اپنے بہائی غیاث الدین کو جا ملا وہان سے یہہ بغداد کو روانہ ہوا اور چاہا کہ خلیفہ ناصر کے اتفاق سے کفار سے لڑے مگر خلیفہ نے بیس ہزار فوج اسکے مقابلے پر مامور کی اور حکم دیا کہ جلال الدین کو بغداد کے علاقہ سے نکالدیا جائے اس نے بغدادی فوج کا مقابلہ ایسی سرگرمی کے ساتہہ کیا کہ سب بہاگ گئے اور قشتمور امیر بغداد کا مارا گیا وہان سے یہہ تبریز کو گیا اور اتابک اوزبک پسر جہان پہلوان پر غالب آکر تبریز کے تخت پر بیٹہا اور تیس ہزار فوج لیکر گرجستان پر مہم کے شکوہ گرد وہان کے حاکم کو گرفتار کرکر اپنی سلطنت قایم کی اتنے مین خبر پہونچی کہ براق حاجب والی کرمان نے نافرمان ہوکر عراق عجم لینے کا ارادہ کیا ہے اور لشکر لیکر کرمان سے چلدیا ہے یہہ خبر پاتے ہی سترہ روز کے عرصہ مین تین ہزار سوار کے ساتہہ کرمان کی حدود مین جا پہونچا براق حاجب نے اطاعت مان لی اور یہہ اصفہان مین آیا اصفہان مین یہہ خبر آئی کہ گرجیون نے پہر فساد برپا کیا ہے شام کے حاکم نے اخلاط پر قبضہ کر لیا ہے یہہ خبر پاکر سلطان آذربایجان کے راستے اخلاط مین گیا اور دشمنون پر فتح پاکر دوبارا قابض ہوگیا وہان سے پہر سلطان اصفہان مین آگیا اور تاتاریون کی فوج کے ساتہہ جو وہان تک آ پہونچے تہے جنگ کرکر انکو پسپا کیا اور چاہا کہ پہر گرجستان کو جائے اس سفر مین اسنے سنا کہ روم وشام کے حکام نے گرجیون کی مدد کو فوج بہیجی ہے مگر اسنے کچہہ خیال نکیا اور وہان پہونچ کر دوبارا انکی سرکوبی کی اس فتح کے بعد سلاطین روم وشام وغیرہ یکدل ویکزبان ہوکر اسکے مقابلہ کو آئے ادہر سے تاتاریون کا لشکر نزدیک آپہونچا اس نے تاتاریون کے ساتہہ لڑنا مقدم جانا اور عند المقابلہ شکست فاحش کہائی تا آنکہ یہہ معلوم ہوا کہ یہہ جبال الحرز پہلوان کدہر کو چلا گیا بعض کا قول ہے کہ وہ معرکہ سے

محاصرہ کے بعد یہہ پکڑا گیا اور تاتاریون نے اسکو یہہ تکلیف دی کہ اگر تم سپاہ کے رو برو جاکر جہک کر
سلام کرو تو جان سے امان پاؤگی یہہ بات سننے منظور نہ کی اور گردن مارا گیا -

سلطان غیاث الدین بن سلطان محمد خوارزم شاہ

ملک کرمان کا اس شہزادہ کی جاگیر مین تہا جب اسکا باپ جزیرہ ابسکونی مین مرگیا تو
یہہ کرمان کو گیا ابو القاسم شجاع الدین کرمان کا حاکم اس سے متمرد ہوگیا وہان سے یہہ عراق مین آیا
اور براق حاجب جو ایک امیر اسکے باپ کے دربار کا تہا اسکے ساتہہ آملا اور دونو نے ملکر اتابک سعد
شاہ فارس پر یورش کی اور بہت سا مال لوٹ کر کرمان کو گیا اور وہان کے حاکم کو شکست دیکر براق
حاجب وہان کا بادشاہ بنگیا اور یہہ کرمان سے پہر نا امید ہوکر رے کو گیا اور رے کی جوانمردی نے
علاقہ لے لیا اسی جگہہ جلال الدین اسکا بہائی ہندوستان سے واپس آکر شامل اسکے ہوا آخر وان بہی
تاتاری فوج نے انکو آگہیرا یہہ تاتاریون کے مقابلہ پر اپنے بہائی جلال الدین کو چہوڑکر قلعہ
الموت مین گیا وہان بہی اپنا رہنا نامناسب سمجہہ کر پہر کرمان مین براق حاجب کے پاس آیا اسنے
زبردستی اسکی والدہ کے ساتہہ نکاح کر لیا اس حرکت سے اس کے امرا کو بہت ناراض ہوئے اور
چاہا کہ براق حاجب کو قتل کرکے اسکو بادشاہ بنائین اگرچہ یہہ بات پر راضی نہ تہا مگر بہید یہ راز
کہل گیا تو براق حاجب نے اپنے بہت امیر قتل کردیے اور اسکی نسبت بہی بدظن ہوکر حکم دیا کہ
اسکے گلے مین رسی ڈالکر کہینچتے ہوئے بازار مین لیجاؤ اور بازار کے چار سو مین پہانسی دو
یہہ حال سنکر اسکی والدہ سخت بیقرار ہوئی اور واویلا کرنے لگے اس بے رحم نے اسکی نسبت
بہی وہی حکم دیا اور دونو ماں بیٹا سخت ذلت سے بے آبروئی کے ساتہہ سر بازار پہانسی دیے گئے فاعتبروا یا اولی الابصار

سلطان جلال الدین بن سلطان محمد خوارزم شاہ

یہہ شہزادہ اپنے باپ کے مرنے کے بعد خوارزم مین اپنے بہائیون آق سلطان اور ازلاق
سلطان کے پاس آیا اگرچہ ان کے پاس اسوقت نوے ہزار فوج جمع تہی مگر انکو اسکا افسر بنانا منظور
نہوا بلکہ اسکے مارنے کے درپے ہوگئے اسلئے یہہ خوارزم سے شادیاخ کو آیا وہان اسکا مقابلہ

ی

ے اس ارادہ پر تین لاکھ سوار اور تین لاکھ پیادہ کی فوج لیکر بغداد کو روانہ ہوا خلیفہ نے
شہاب الدین شہروردی کو اسکے پاس بھیجا اور صلح کا طالب ہوا مگر اسنے نہایت کبر و غرور مین
را ایلچی کی تقریر پر کچھہ لحاظ نہ کیا جب اسکی فوج عقبہ حلوان کے مقام پر پہونچی فصل خریف کے
ابتدا موسم مین بیقدر بے موسم برف کی بارش ہوئی کہ لشکر کے ہزارون آدمی بیکار ہوگئے راستے
مند بدوے اسلیے یہہ واپس آیا انہین ایام مین چنگیز خان والی تاتار اور اس مین عداوت پیدا
ہوگئی اور وہ بیشمار لشکر لیکر اسپر چڑھہ آیا جب یہہ خبر سلطان نے پائی رکن الدین اپنے بیٹے کو تخت ہمدان
مین چھوڑکر خود نیشاپور و بخارا کے راستے سمرقند مین آیا اور جوجی خان چنگیز خان کے بیٹے کے
ساتھہ لڑائی مین شکست کھائی چار لاکھہ فوج اسکے پاس اسوقت تھی مگر اسنے اپنی کم ہمتی سے وہ
فوج بخارا و عراق و خوارزم کی حفاظت کے لیے بھیجدی اور خود فوج کا مجمع توڑکر نخشب کو چلا گیا
اپنی والدہ ترکان خاتون اور عیال و اطفال کو مع خزانہ و جواہر مازندران کو بھیجکر قلعہ قارون
مین رہنے کا حکم دیا جب نخشب مین چنگیز خان کے غلبہ کی خبر پہونچی تو عراق کو بھاگ گیا اون
گیا ان پہونچا اور خبر پائی کہ قلعہ قارون مغلون نے لے لیا اور اہل عیال و اطفال خورد سال و
مال و اموال بادشاہی معہ ناصر الدین وزیر مغلون کے قید مین ہوگئی یہہ سنکر سلطان کو غش آیا
اور اسی بیہوشی مین مر گیا خیمہ و اسباب شاہی اسکے فوج نے لوٹ لیا اور یہہ حالت طاری
ہوگئی کہ سلطان کے کفن کے لیے کپڑا نہ تھا اور چند آدمیون نے ملکر سلطان کو انہین کپڑون مین جو پہنے
رکھتا دفن کر دیا اکیس برس اسنے سلطنت کی سنہ ۶۱۷ھ مین مر گیا۔

سلطان رکن الدین بن سلطان محمد خوارزم شاہ

محمد خوارزم شاہ کے سات بیٹے تھے تین اون مین سے جوان لائق کار اور چار خورد سال
تیسرا بیٹا رکن الدین ہے جو عراق مین حاکم تھا جب باپ اسکا چنگیز خان سے
[illegible] مین تھا وہان سے یہہ [illegible] ایک قلعہ مین اسکو گھیر لیا
[illegible]

سلطان شاہ کو پھر تاج بخشی کی اور خود تکش خان حسب الحکم امیر قتلق اینانج بن اتابک محمد کے عراق کو گیا
تبریز کو روانہ ہوا سلطان طغرل سلجوقی نے رے کا ملک دیکر صلح کرلی ابھی تکش خان رستے مین ہی تھا
کہ سلطان شاہ نے سرخس سے آکر خوارزم کا محاصرہ کرلیا اور تکش خان بہت جلد رے سے خوارزم پہنچا
آیا سلطان شاہ بھاگ کر سرخس کو چلا گیا تکش خان نے اسکا پیچھا نہ چھوڑا اور سرخس مین
جاکر اسکو شکست دی سلطان شاہ اسی غم و غصہ مین ۵۸۹ھ مین مر گیا چونکہ تکش خان کے اس مہم پر نشست
کے وقت سلطان طغرل نے دوبارہ قبضہ رے پر کرلیا تھا اسلئے سلطان تکش نے پھر رے پر یورش
کی اور عین مقابلہ کے وقت سلطان طغرل گھوڑے سے گرکر مارا گیا اور یہیں کل سلطنت سلاطین سلجوقیہ پر
قابض ہوگیا اصفہان کی حکومت سے قتلق اینانج کو دی یونس اپنے بیٹے کو عراق کا بادشاہ بنایا ملک شاہ کو نیشاپور کا حاکم کیا
قطب الدین محمد دوسرے بیٹے کو خراسان کا والی قرار دیا اور ارادہ کیا کہ سلاطین بلاد چین
پر یورش کرکے انکو مغلوب کرے مگر اسی سفر مین خناق کی بیماری سے ۵۹۶ھ مین مرگیا۔

سلطان محمد قطب الدین خوارزمی بن سلطان تکش

اسکی ابتدا سلطنت مین سلطان شہاب الدین و غیاث الدین غوری نے طوس و نشاد یاخ وغیرہ پر
قبضہ کرلیا یہہ سنکر سلطان محمد خود خراسان کو گیا اور غوریون کے قبضہ سے اپنا ملک چھوڑایا
غوریون نے ہرچند لڑائیان کین مگر کامیاب نہوئی بلکہ جب شہاب الدین گکھڑون کے ہاتھ سے
شہید ہوا تو انکا بہت سا علاقہ اسکے قبضہ مین آگیا کل خراسان پر اسکی حکومت ہوگئی سمرقند اسنے
اپنے برادر زادے ہندو خان کے ہاتھ سے چھوڑا لیا ربیع الاول ۶۰۶ھ مین اسنے قراختائی کے خان سے
جنگ کرکے خطا کا ملک لیا اترار کے حکام کو تابعدار کیا ۶۱۱ھ مین بسبب مرجانے تاج الدین یلدوز
بادشاہ غزنی کے یہہ غزنی مین گیا اور ممالکت غزنی و فیروزکوہ و خزانہ غزنوی وغیرہ پر قبضہ
مین لایا چونکہ خلیفہ ناصر الدین عباسی اور اسکے درمیان سلطان تکش کے وقت سے رنجش چلی
آتی تھی اسنے خلیفہ کا نام خطبہ و سکہ سے نکالدیا اور سید عماد الملک ترمذی کے ہاتھ پر
بیعت کی اور چاہا کہ عباسیون سے خلافت لیکر سیدون کو دیدے اور عماد الملک کو خلیفہ

سلطان کے وقت خانہ کے متعلق تہے یہہ ملک اُسکے سپرد ہوا توشگین کے مرنے کے بعد بڑا بیٹا
اوس کا قطب الدین سرفراز ہوا۔

قطب الدین محمد بن توشکین خوارزمی

سلطان برکیارق کی سلطنت اور سنجر کی امارت کے وقت قطب الدین خوارزم کا حاکم مقرر ہوا
تیس برس اس نے بکمال اطاعت وفرمانبرداری حکومت کی اور مرگیا۔

اتسز خوارزم شاہ بن قطب الدین محمد

سلطان سنجر کے وقت باہم اسکے اور سلطان کے رنجش پیدا ہوئی اور سلطان نے ماہ محرم ۵۳۲ھ مین اسپر
لشکرکشی کی یہہ بہاگ گیا اور ایل قتلق اسکا بیٹا گرفتار ہوکر گردن مارا گیا سلیمان شاہ سلطان کا بہائی
خوارزم کا حاکم بنا مگر سلطان کے واپس آتے ہی اتسز پہر خوارزم مین آیا اور سلیمان شاہ کو نکالکر دوبارہ
حاکم بنا ۵۳۸ھ مین پہر سلطان سنجر خوارزم مین گیا اس نے اُسکی متابعت کرلی اور نذرانہ دیکر واپس
کیا مگر سلطان کی معاودت کے بعد پہر باغی ہوگیا سلطان نے صابر ادیب کو اُسکے فہمایش کے لئے
بہیجا اتسز نے ادیب کو اپنے پاس رکہا اور دو اپنی غلام سلطان کی قتل کے لئے مامور کئے ادیب نے
یہہ خبر پاکر سلطان کو اس حال سے اطلاع دی اور وہ دونو غلام سلطان کے حکم سے قتل ہوئے
اور ادیب کو اتسز نے دریا مین غرق کرادیا ۵۴۲ھ مین تیسرے مرتبہ سلطان نے خوارزم پر چڑہائی کی
اتسز نے بہت سا روپیہ دیکر سلطان کو راضی کیا اطاعت کا عہدنامہ لکہدیا مگر تسپر بہی قایم نرہا اور جب
سلطان قوم غز کی قید مین آیا تو اس نے سلطان کے ملک مین بڑہی دست درازیان کین
آخر اونتیس سال سلطنت کرکر ۵۵۱ھ مین مرگیا اُنتیس سال مین سے تیرہ سال حکومت اس کے
بہ متابعت اور سولہ برس بااختیار رہے۔

ایل ارسلان بن اتسز خوارزمی

اتسز کے مرنے کے بعد اس نے سلطنت پائی اور حسب استغاثہ پسران بغیو خان دلا چین بک کے ماورالنہر
پر چڑہائی کی اور والی سمرقند کو جسنے بیغو خان کو قتل کردیا تہا سزا دینا چاہا حاکم سمرقند نے امیر فراغت کے لئے

اور بادشاہ کا سر کاٹ کر اور نعش اونٹ پر لاد کر خوارزم شاہ کے روبرو لے گیا اُس نے اسکا سر
بغداد میں ناصر کے پاس بھیجدیا اور جسم رے کے بازار میں لیجا کر لٹکوا دیا اس روز سے عراق میں
تسلط خوارزم شاہی ہو گیا —

ذکر بالاجمال بادشاہان سلجوقی جو کرمان کی ولایت میں سلطنت کرتے رہے

پہلا بادشاہ کرمان کا قادرو بن جعفر بیگ بن میکائیل بن سلجوق ۴۳۳ھ میں تخت نشین ہوا ۴۵۵ھ
میں اس نے شیراز لیا دیالمہ سلطنت کا اختیار اُٹھایا تیس سال کی بادشاہت کے بعد ملک شاہ کی قید میں
آیا اور مسموم ہوا اور کرمان ملک شاہ کی حکم سے سلطان شاہ اسکے بیٹے کے حوالے ہوا اس نے بارہ سال
سلطنت کی اور مر گیا پھر توران شاہ بن قادرہ بادشاہ بنا اس نے تیرہ سال بادشاہت کی اور مر گیا
پھر ایران شاہ بادشاہ ہوا اسکو بسبب قبول کر لینے مذہب الحاد کے پانچ سال کے بعد امراء نے مار ڈالا
پھر ارسلان شاہ بن کرمان شاہ بن قادرہ بادشاہ ہوا اوس نے بیالیس سال حکومت کی اور ۵۳۶ھ میں مر گیا
پھر اسکا بیٹا محمد شاہ چودہ سال پھر طغرل بارہ سال بادشاہت کرتا رہا اسکے بعد اسکے بیٹے ارسلان
شاہ و بہرام شاہ و توران شاہ بیس سال تک آپس میں لڑتے رہے آخر بہرام شاہ نے حکومت پائی
اُسپر مبارک شاہ سلجوقی نے خروج کیا اُس نے ارسلان شاہ بن طغرل سے مدد لی اور آپس میں
سخت جنگ آنے پایان ہوئیں آخر باہمی فساد کے سبب سے یہ سلطنت نیست و نابود ہو گئی —

ذکر بالاجمال شاہان سلجوقی جو روم کی ولایت میں فرمانفرما رہے

ان بادشاہوں کا حال بطور اجمال یہہ ہے کہ جب امیر قتلمش بن اسرائیل سلجوقی سلطان الپ ارسلان
کے جنگ میں مارا گیا سلیمان اُسکا بیٹا شام کی ولایت کے تسخیر کے لئے مامور ہوا اوس نے ملک
شام و انطاقیہ فتح کیا شرف الدین علی حلب کے حاکم پر غالب آیا اُسکے مرنے کے بعد داؤد اسکا
بیٹا اُسی ملک کا حاکم بنا اور قیصر روم کے ساتھہ جنگ کیا رومیوں نے شکست کہائی اور وہ تو بیٹھے
تخت پر بیٹھا روم میں اپنا تسلط قایم کیا بیس سال حکومت کرکے مر گیا پھر اوسکا بھائی قلیج ارسلان
بن سلیمان نے حکومت پائی اور رکنا بیت خلیفہ بغداد کے سلطان مسعود سلجوقی کے ساتھہ لڑنے کے لئے

سلطان محمد بن محمود بن ملکشاہ سلجوقی

خاص بیک امیر الامراء کی سعی سے یہہ بادشاہ ہوا اگرچہ تہوڑی مدت کے بعد یہہ اُس سے مکدر خاطر ہوا اور اسکو معہ اُسکے مصاحب محمد ابن یونس کے قتل کر دیا امیر اتابک شمس الدین یلدگز و نصرت الدین نے سلیمان شاہ اسکے چچہ کے اتفاق سے امیر نویش کی یہہ متوہم ہوکر اصفہان کو چلا گیا اور سلیمان تخت نشین ہوا چندروز کے بعد اُسکے دل مین بہی اُمراؤ کی دو دلی کے سبب سے خدشہ پیدا ہوا اور پوشیدہ ہمدان سے نکل بہاگا محمد نے پہر آکر سلطنت لی پہر سلیمان بغداد کو گیا اور خلیفہ سے مدد لیکر اور اتابک یلدگز وغیرہ کو ساتہہ لاکر تبریز کو آیا اور آپس مین سخت لڑائی ہوئی آخر سلیمان شکست کہاکر موصل کو گیا اور سلطان نے بغداد مین پہنچکر شہر کو محاصرہ کر لیا وہان اسکو خبر پہونچی کہ ملک شاہ سلطان کے بہائی اور اتابک نے ہمدان پہونچکر شہر کا محاصرہ کر لیا ہے اسلئے سلطان بغداد کا محاصرہ چہوڑکر ہمدان کو روانہ ہوا بغداد سے آنیکے وقت اسکی فوج اس سے منحرف ہوگئی اسباب شاہی لٹ گیا خزانہ پہر اور کل بغداد یون کی غارت سے بچا راستہ مین اس نے پہر اپنی فوج کو قابو مین لیا اور ہمدان پہونچکر دشمنون پر فتح پائی آخر سات برس سلطنت کرکے بتیس برس کی عمر مین مر گیا۔

سلطان سلیمان شاہ بن ملک شاہ

اس بادشاہ نے چہہ مہینے سلطنت کی پہر بسبب شراب خوری وعیاشی کے اس کے امراؤ اس سے پہر گئے اور اسکو قید کر کر ارسلان شاہ کو بادشاہ بنایا اور یہہ قید مین بارہوین ربیع الاول ۵۵۶ھ کو مر گیا

سلطان ارسلان شاہ بن طغرل بن محمد بن ملک شاہ سلجوقی

اس بادشاہ کے ابتدا تخت نشینی مین امیر ملک محمد سلجوقی حاکم فارس بسازش عز الدین قیمار اصفہانی وامیر حسام الدین اتابک کے دعویدار سلطنت کا ہوا عند المقابلہ سلطان نے فتح پائی ملک محمد خوزستان اور عز الدین رے کو بہاگ گیا اسی موقع مین ملک انجاز کا فرستعد فساد کا ہوا مسلمانون کی سخت سخت جملے کئے سلطان لشکر لیکر اوسپر چڑہ گیا اور اُسکو سخت سزا دیکر تابعدار بنایا آخر پندرہ سال سلطنت کرکر پندرہوین جمادی الثانی کو بعارضہ جسمانی مرگیا تینتالیس سال کی عمر پائی —

انہین ایام مین ہنگامہ سلاطین غور و غزنین کا برپا ہوا اور علاؤالدین حسین نے غزنی کے خاندان
کو برباد کیا امیر علی چتری خراسان مین باغی ہوا علاؤالدین حسین غوری بڑا بہاری لشکر لیکر خراسان
کی فتح کے ارادہ پر گیا یہہ خبر پاکر سلطان باتفاق سلطان مسعود سلجوقی کے خراسان کو آیا اور
غوریون کے ساتہہ جنگ کرکے فتحیاب ہوا امیر علی چتری باغی مارا گیا سلطان علاؤالدین حسین غوری
گرفتار ہو آیا اور کچہہ مدت قید رہکر دوبارہ سلطنت کا تاج پایا اس واقعہ کے بعد سلطان زمینداران
قوم غز کے ساتہہ لڑا اس مین بہی سلطان کو شکست ہوئی اور گرفتار ہوکر مدت تک انکے پاس رہا قوم غز
کا لشکر پہلے سلطان کو ساتہہ لیکر مرو مین آیا اور شہر لوٹ لیا پہر نیشاپور مین گیا اور قتل عام کے
تمام خراسان غارت ہوا آخر سلطان اپنے محافظ کے ساتہہ سازش کر کر قید سے بہاگا اور بکنار جیحون
کچہہ جمعیت بہم پہونچاکر مرو کو گیا دیکہا کہ شہرون کے شہر ویران پڑے ہین اس غم و غصہ مین سلطان
بیمار ہوکر مرگیا ۴۷۹ھ مین پیدا ہوا تہتر سال عمر پائی ۵۵۲ھ مین جہان فانی سے انتقال کیا اسکے
انتقال کے بعد خراسان کی سلطنت سلجوقیہ خاندان سے جاتی رہی کچہہ ملک خوارزم شاہیون
کے قبضہ مین آگیا اور باقیماندہ غوریون نے لے لیا۔

ذکر فرقہ دوم سلاطین سلجوقی جنہون نے ملک عراق عرب مین حکومت کی ہے سلطان محمود بن محمد بن ملکشاہ سلجوقی

یہہ بادشاہ بڑا نیکنام و صاحب زور ہو گذرا ہے خلیفہ بغداد نے غیاث الدین محمود یمین
امیر المومنین اسکو خطاب دیا سلطان سنجر کی دو بیٹیان ایک دوسرے کے بعد اسکے نکاح مین
آئین ۵۱۱ھ مین یہہ بادشاہ ہوا اسکے چچا سلطان سنجر نے دو مرتبہ اسکے ساتہہ جنگ کیا آخر صلح
ہوگئی ایک مرتبہ خلیفہ مسترشد باللہ کے ساتہہ یہہ مکدر خاطر ہوگیا اور بغداد کا محاصرہ کیا آخر
صفائی ہوگئی ۵۱۴ھ مین سلطان مسعود اسکا بہائی اسکے ساتہہ معرکہ آرا ہوا اور شکست کہاکر
ہمدان سے جرجان کو چلا گیا اور دانا بک سنقر گیر سے مدد لیکر پہر آیا اور لڑائی مین پکڑا گیا محمود نے
بلحاظ برادری درگذر کیا چودہ سال بکمال استقلال اس نے سلطنت کی پندرہوین شوال ۵۲۵ھ

نزع کی حالت مین خواجہ نے یہہ قطعہ فارسی لکھہ کر بادشاہ کی خدمت مین بھیجا تھا ــ قطعہ

یک چند باقبال تو اے شاہ جہاندار	گرد ستم از چہرۂ ایام ستردم
طغرائے نکونامی و منشور سعادت	پیش ملک العرش بتوقیع تو بردم
آمد ز قضا مدت عمرم چو بآخر	اندر سفر از ضربت یک کارد بمردم
بگذاشتم آن خدمت دیرینہ بفرزند	او را بخدا و بخداوند سپردم

سلطان برکیارق بن سلطان ملکشاہ سلجوقی

ملکشاہ کی وفات کے بعد یہہ شہزادہ اصفہان مین تھا اسکی غیبت مین ترکان خاتون نے اپنے بطنی بیٹے محمود کو بغداد مین تخت نشین کر دیا خلیفہ سے اسکو سلطانی خلعت دلوا دیا اور ہزار فوج اسکی گرفتاری کو مامور کی یہہ خبر پاکر یہہ امیر کش تکین کے پاس رے مین چلا گیا اور تخت نشین ہوا ترکان خاتون بیٹے کو لیکر اصفہان میں آگئی اور برکیارق مع بیس ہزار سوار کے ساتھہ اصفہان مین گیا اور ترکان خاتون سے پانچ لاکھہ دینار لیکر صلح کر لی اس صلح کے بعد ترکان خاتون پشیمان ہوئی اور ملک اسمٰعیل امیر الامرا کو بوعدہ نکاح اپنے ساتھہ ملا لیا وہ بڑا لشکر لیکر برکیارق پر گیا اور لڑائی مین پکڑا گیا ترکان خاتون اس غم سے بیمار ہوکر مر گئی اسکا بیٹا محمود چیچک کے مرض سے گزر گیا اور سلطنت برکیارق پر قرار پائی اس نے پہلے مؤید الملک نظام الملک کے بیٹے کو وزیر بنایا پھر فخر الملک اسکے بھائی کو وزارت دی مؤید الملک ناراض ہوکر گنجہ مین امیر محمد بن ملکشاہ کے پاس گیا اور اسکو سلطنت کا مدعی بنا کر لے آیا جب دونو فوجین مقابلے پر آئین برکیارق کے امرا امیر محمد کے ساتھہ ملگئے اور برکیارق رے کو بھاگ گیا ملک محمد تخت نشین ہوا برکیارق نے رے مین جاکر پھر جمعیت بہم پہونچائی اور فوج لیکر چڑھہ آیا باہم فریقین کے سخت لڑائی ہوئی اسمین برکیارق نے فتح پائی مؤید الملک پکڑا گیا اور امیر محمد نے سلطان سنجر اپنے بھائی سے مدد لیکر پھر برکیارق پر چڑھائی کی اور دو چار مرتبہ مقابلہ و مجادلہ ہوکر باہم صلح ہوگئی ۴۹۸ھ مین برکیارق بغداد کو گیا راستہ مین بیمار ہوکر مر گیا تیرہ سال حکومت کی ۲۵ سال کی عمر پائی۔

بغداد کو جائے خلیفہ پر فتح پائے پھر خراسان کو آئی سلجوقی سلطنت کو اپنے قبضہ مین لائے
یہہ خبر پاکر سلطان نے باتفاق نظام الملک وزیر کے صرف دس ہزار سوار جان نثار ساتھہ لیکر روم کو
کوچ کیا اپنے قلت دشمن کی کثرت کا کچھہ خیال نفرمایا جب دونو فوجون کا مقابلہ ہوا ایسی سرگرمی
کے ساتھہ لڑا کہ رومی بھاگ نکلے اور قیصر روم گوہرائین نام سلطان کے ایک غلام کے پنجہ مین گرفتار
ہوا سلطان نے اُسکو تاج بخشی کی اور تابعدار بنایا اس فتح کے بعد خوارزم و خورستان وغیرہ
ولایتون کیطرف دورہ کیا ہر ایک بادشاہ سے خراج لیا آخر عمر مین سلطان ماوراءالنہر کے ملک
مین گیا اور یوسف نام ایک متمرد قلعہ دار روبرو گرفتار ہوکر آیا سلطان نے اُس سے باعث تمرد کا
دریافت فرمایا وہ بگستاخی و بدکلامی پیش آیا سلطان نے اوسکی نسبت قتل کا حکم دیا یہہ حکم سنکر
یوسف نے خنجر کھینچ لیا اور سلطان کے مارنے کو دوڑا امراؤنے اوسکو پکڑ لیا مگر سلطان نے حکم دیا
کہ اسکو چھوڑ دو سلطان کا ارادہ ہوا کہ اسکو اپنے ہاتھہ سے قتل کرے جب وہ نزدیک پہونچا
سلطان نے اوسکو تیر مارا مگر وہ خطا گیا یوسف نے فرصت پائی اور سلطان کو خنجر کی ضرب سے
سخت شہید کر دیا خود بھی وہان ہی مارا گیا ۴۲۱ھ مین یہہ بادشاہ پیدا ہوا بارہ سال سلطنت کیے
دوسرے محرم پنجشنبہ کے روز ۴۶۵ھ مین شہادت پائی۔

سلطان جلال الدین معزالدولہ ملکشاہ ابن الپ ارسلان سلجوقی

اس بادشاہ نے نظام الملک وزیر کی سعی سے سلطنت پائی پہلے امیر قاورد بن جغربیگ اسکے
چچا نے سلطنت کا دعوی کیا اور کئی لڑائیان لڑکر مقید و مقتول ہوا پھر اسکا حقیقی بھائی عوید ار
بادشاہت کا ہوا وہ بھی گرفتاری مین آکر اندھا کیا گیا جب یہہ فساد رفع ہوگئی تو اسکو کمال استقلال
سلطنت مین حاصل ہوگیا خانگی لڑائیون اور فساد کے وقت قیصر روم نے پھر مخالفت کی اسلیئے
یہہ لشکر لیکر روم پر چڑھ گیا جب دونو لشکر میدان مین آئے تو ایک روز سلطان تھوڑے سے
سوارون کے ساتھہ جنگل مین شکار کھیلتا ہوا دشمنون کے ہاتھہ گرفتار ہوگیا اسوقت حسب موقع
وقت سلطان نے اپنے آپ کو چھپایا اور دشمنون پر یہہ ظاہر ہونے نہ دیا کہ اونکی قید مین خود

کے غرور مین بادشاہ کے فرزندون سے مقدم ہوکر بیٹہہ گیا یہہ حرکت اوسکی بادشاہ کو پسند نہ
آئی اور اوسکی گرفتاری کی فکر مین ہوا سلجوق جب بادشاہ کی اس ارادے سے آگاہ ہوا ایک سو
سوار اور ڈیڑہ ہزار پیادہ پانسو اونٹ اور پنجاہ ہزار بکری ساتہہ لیکر وطن سے نکل آیا اور سمرقند
مین پہونچ کر طاہر کے روبرو مسلمان ہوگیا جند کے علاقہ مین سکونت اختیار کی چونکہ وہ علاقہ
کفار ترک کے ماتحت تہا اسکو منظور نہوا کہ مسلمان ہوکر کفار کا خراج گزار ہو اس لیے اوسنے ترکون
پر خروج کیا اور وہ علاقہ انکے قبضہ سے چہوڑا لیا اور یہہ حشمت بہم پہونچائی کہ ابراہیم سامانی
ایلک خان سے بہاگ کر اسکے پاس آیا اور اسکی مدد سے ایلک خان کو مغلوب کیا اسکے تین بیٹے
تہے میکائیل یونس ارسلان مشہور تہے اون مین سے میکائیل ایلک خان کی جنگ مین قتل ہوا
اوسکے بیٹے طغرل بیگ چغر بیگ دو جوانمرد بانی سلطنت سلجوقیہ ہوئے -

طغرل بیگ و چغر بیگ سلجوقی

سلجوق کے مرنے کے بعد یہہ دونو پوتے اسکے ریاست کے مالک ہوئے انہون نے اپنی مملکت
کو وسیع کرنے کے ارادہ پر اول بخارا پر حملہ کیا جب ایلک خان بادشاہ ماوراء النہر انکے مقابلہ کو
آیا طغرل واپس اپنی ریاستگاہ کو آیا اور چغر بیگ اپنا لشکر لیکر ارزروم کی ولایت کو چلا گیا وہان
جاکر اس نے بہت سا ملک لوٹا اور بڑا مال لیکر واپس آیا اور پے درپے جنگ ایلک خان سے
کرکے بہت سا ملک اسکا دبا لیا اور خراسان مین مداخلت شروع کی یہہ خبر پاکر سلطان مسعود غزنوی
بہاری لشکر لیکر ان پر چڑہ آیا اور شکست کہائی دوبارہ مسعود نیشاپور تک لشکر لایا مگر
لڑائی کا حوصلہ نہ پایا اور واپس چلا گیا طغرل بیگ نے نیشاپور لے لیا اور سلطنت کے تخت پر
بیٹہا چغر بیگ کل فوج کا سالار مقرر ہوا خطبہ و سکہ مین دونو بہائیون کے نام شامل ہوئے
یہہ خبر پاکر پہر سلطان مسعود بلخ تک آیا اور ارادہ جنگ کا کیا لیکن کامیاب نہوا آخر یہہ مہم
وہ اپنے بیٹے مودود کے متعلق کرکے خود ہندوستان کو چلا گیا اور دریائے سندہ تک جاکر مقتول
ہوا مودود نے باپ کے مارے جانے کے بعد ان کے ساتہہ جنگ کیا اور شکست کہاکر واپس ہوا اور بلخ

...کی ... کے حسن صباح کے عقائد کی کتابون کو
...ن وخوارزم شاہ وغیرہ شاہان اسلام کے ساتھہ صلح کے اوس کے
...ان کردیا اور برملا اوسکو لعن کہنا شروع کیا اسنے بہدایت امداد خلیفہ بغداد کے ہوا
...ون کے ساتھہ جنگ کیا اسکے عہد مین چنگیز خان تاتاری خوارزم شاہ کی سلطنت پر متسلط
...ی سب مصلحت وقت چنگیز خان کی اطاعت منظور کی اور اپنے ملک کو تاتاریون سے تاج
...سے بچایا آخر ٦١٨ھ مین مرگیا۔

علاء الدین محمد بن جلال الدین نومسلم

...ان بادشاہ نے تخت نشین ہوکر مذہب الحاد کو پہر تازہ کیا اپنے باپ کے مسلمان امیر سب قتل کر دیے
اور مسلمانون مین سے جنہون نے الحاد کا مذہب پہر قبول کر لیا وہ قتل سے بچے باقی سب مسلمان تہہ
تیغ ہوئے اسی کے وقت محمد ناصر محتشم حاکم قہستان کے نام سے اخلاق ناصری تصنیف ہوئی اس
بادشاہ کا زمانہ بہل ظلم وستم بیدینی کے گذرا آخر ٦٥٣ھ مین حسن مازندرانی ایک امیر نے
رکن الدین اسکے بیٹے کی اشارے سے اسکو قتل کر ڈالا۔

رکن الدین بن علاء الدین بن جلال الدین قہستانی

اس بادشاہ کی حکومت کو ایک سال بہی نہین گزرا تہا کہ ہلاکو خان تاتاری کی فوج اس کی سرحد
مین داخل ہوکر بہت سے جنگ وجدل کے بعد قلعہ الموت فتح کیا تمام
ملک ہلاکو خان نے اس علاقہ مین داخل ہوکر ... رکن الدین بارہ ہزار آدمی زاری کے ساتھہ قتل مین آیا
...ب والی اپنے تصرف مین لیا اور رکن الدین بارہ ہزار آدمی زاری کے ساتھہ قتل مین آیا ... سب
...ت ملحدون کی سلطنت اسکی ذات پر ختم ہوئی اور اس فرقہ کے لوگ جہان جہان ... سب
... نے قتل کر ڈالے ٭

... سلاطین آل سلجوق کے بیان مین

... بن ... دشت خزر مین بیغو بادشاہ کے دربار مین ... کے بعد
... دربار مین آیا ...
... ایک روز وہ بادشاہ کے دربار مین آیا ...

علاقہ مین رہتے تھے سب وطن چھوڑ کر چلے گئے ۱۷ تاریخ ماہ رمضان ۵۵۹ھ کو حسن نے اپنے علاقہ کے رئوسا جمع کئے اور عیدگاہ کے مقام پر چار ممبر ایک سرخ دوسرا سبز تیسرا زرد چوتھا سفید قائم کئے پہلے سبز ممبر پر کھڑے ہو کر کہا کہ مین امام زمان ہون سب تکالیف شرعی آج مینے مسلمانون سے اوٹھالی ہین اور احکام شرعیہ کو نیست و نابود کردیا ہے لوگون کو چاہیئے کہ خدا کی محبت دل مین رکھین نماز روزہ حج زکوۃ عمل مین نہ لائین جو چاہین سو کرین کسی عمل کو گناہ نہ جانین بعد ازان ممبر سے اوتر کر روزہ افطار کردیا سب نے امام کے ساتھہ روزہ توڑا اور عید کیطرح خوشی کے شادیانے بجائے اوس روز کا نام عید القیام رکھا گیا پھر سرخ ممبر پر گیا اور ایک خط جیب سے نکالکر پڑہا اوسکا یہہ مضمون تھا کہ یہہ فرمان امام مہدی آخر الزمان کیطرف سے حسن کے نام یہہ ہے جو ہمارا نائب و وزیر روئے زمین پر ہے اسکا حکم ہمارا حکم ہے اور ہمارا حکم خدا کا حکم ہے مسلمانون کو چاہیئے کہ اسکی پیروی کرین غرض اس بیوقوف اور لعین حاکم نے ایسے ایسے احکام جاری کرکے سب کو کافر بنادیا آخر چار سال حکومت کرکے اپنے بھائی کی عورت کے ہاتھہ سے و بقول بعضے اپنی خسرپورہ کی ہاتھہ سے مقتول ہوا سال قتل اسکا ۵۶۳ھ ہے —

محمد بن حسن بن محمد بن کیا بزرگ امید

حسن ثانی کے قتل کے بعد اوسکا بیٹا محمد جانشین ہوا اور اپنے باپ کے خون کے انتقام مین بہت سے اپنے کنبہ کے آدمی زن و مرد قتل کر ڈالے بہت سی خونریزی کی اور قواعد مذہب کے اپنی باپ کے آئین کے مطابق جاری رکھی ہزارون مسلمانون کے خون اپنی گردن پر لیے آخر جلال الدین اسکے بیٹے نے باپ کو زناکار و عیاش و خونریز تصور کرکے زہر دیدیا اور یہہ ملحد ۶۰۸ھ مین ہلاک ہوا

جلال الدین بن محمد بن حسن بن محمد بن کیا بزرگ امید

اپنی سلطنت کے وقت یہہ بادشاہ اپنے باپ کے مذہب اور افعال اور کردار سے بیزار ہوا اور تائب ہو کر نو مسلم اپنا خطاب رکھا دین محمدی کے احکام اسنے جاری کئے ہر ایک قریہ اور شہر مین مسجدین بنوائین واعظ مقرر کئے حدیث و تفسیر کے مدرسے جاری کئے خلیفہ ناصر عباسی و محمود

تہے اور شکرانہ ادا کرتے تہے کہ بہت خوب بات ہوئی کہ اوسکا بیٹا شہید ہوا اتنے مین اوسکو خبر آگاہی کہ تیر امتیاز ندہ ہے یہہ اطلاع پاکروہ بکمال غمناک ہوئی سر کے بال اوس نے اوکہاڑ ڈالے منہہ نوچ لیا اور بہت روئی صف ماتم کی بچہا کر بیٹہی اس غم مین کہ اوسکا بیٹا شہید کیون نہوا بزرگ امید کے وقت مین سینکڑون علما وصلحا وفضلا ومشائخ اہل تسنن فدائی نزاریون کے ہاتہہ سے قتل ہوئے ہر ایک شہر مین اون کے قتل سے شور وغل مچ گیا تہا مشکل بات یہہ تہی کہ فدائی لوگ اپنے مذہب کو چہپا رکہتے تہے اور بڑے بڑے امیرون اور بادشاہون کے پاس نوکر تہے جب اونکو موقع ملتا تہا اوسکو قتل کرکر بہاگ جاتے تہے چونکہ اسماعیلیہ خاندان کے ساتہہ بہی بسبب جانشینی نزار کے فدایون کی مخالفت تہی دسوان خلیفہ اسماعیلی بہی انہین کے ہاتہہ سے قتل ہوا خلیفہ بغداد کو بہی عین شاہراہ پر جاتے ہوئے فدایون نے قتل کرڈالا اور اوسکے ناک اور کان کاٹ کر لے گئے کیاہ بزرگ امید سنہ ۵۳۹ھ مین بقضائے الہی مرگیا۔

محمد ابن کیا بزرگ امید

بعد مرنے بزرگ امید کے اوسکا بیٹا محمد جانشین اپنے باپ کا ہوا اس شیخ الجبل کے وقت خلیفہ مسترشد باللہ عباسی کو فدایون نے سنہ ۵۲۸ھ مین قتل کرڈالا اوسکا بیٹا الراشد باللہ فوج جمع کرکے اپنے باپ کے خون کے عوض لینے کے لئے الموت کو چلا اثنائے راہ مین دوپہر کے وقت اپنے خیمہ مین دہوپ کے سبب سے سویا چار فدائی خیمہ کی پشت کی طرف گہس گئے اور خلیفہ کا کام تمام کرکے چلدیئے اس قتل کی خوشی مین آٹہہ روز تک قلعہ الموت مین شادیانے بجے اور چراغان ہوئی اوس وقت شیخ الجبل کے جاسوس گہر گہر اور کوچہ بکوچہ مامور تہے جسکو قتل کرانا منظور ہوتا تہا اوسکا نام فہرست مقتولین مین درج ہوکر حکم اوسکے قتل کا جاری ہوجاتا تہا اور وہ سفے الغور ہر ایک حیلہ سے قتل کیا جاتا تہا یہہ بات کبہی وقوع مین نہ آتی کہ کسیکا نام مقتولین مین درج ہوکر وہ بچ رہا ہو یہہ صرف دشمنون کے ہی واسطے نہ تہی بلکہ بے موجب عام مسلمان بیحد وحساب قتل کئے جاتے تہے مقتولین کا مال جو قاتلون کے ہاتہہ آتا تہا سفے الفور شیخ الجبل کے خزانہ مین پہونچایا جاتا تہا محمد ابن

اوسوقت مولانا مہدی مقرر ہو چکا تھا قلعہ کے اندر رہا کرے اور وہ تمام فوج حسن کے پاس آئی اور بڑی عزت کے ساتھ حسن کو قلعہ میں لے گئے جب یہہ قلعہ مین پہونچا قلعدار کی حکومت کو قلعہ مین فروغ نہ ہا اور حسن نے قلعدار سے پاس یہہ التماس کی کہ اس قلعہ کی متعلقہ زمین مین سے ہمکو اسقدر زمین قیمتاً جسپر ایک چمڑا گائے کا محیط ہوسکے تین ہزار دینار سرخ کی عوض مین دیدو قلعدار فریب مین آگیا اور بیعنامہ لکہدیا حسن نے اوس ایک گائے کے چمڑے کا اسقدر باریک رشتہ نکالا کہ وہ رشتہ تمام قلعہ کو محیط ہو گیا بعد اسکے ایک رقعہ حسن نے مظفر نام ایک اپنے دوست کے نام لکہا کہ مین نے تین ہزار دینار کو قلعہ الموت قلعدار سے خرید کر لیا ہے تم یہہ دینار قلعدار کو دیدو چنانچہ مظفر کے آدمیون نے تین ہزار دینار قلعدار کو دیکر قلعہ سے باہر نکال دیا جب قلعہ حسن کے ماتحت اور قلعہ کی فوج مرید ہو گئی تو اس نے اپنی حکومت اور مذہب کو پہیلایا تمام رودبار اور قہستان کا علاقہ اپنے قبضہ مین کر لیا پینتیس ۳۵ برس تک حسن نے حکومت کی اصل مین مذہب حشاشین کا بہی اسمٰعیلی مذہب تہا اور وہی تعلیم تہی مگر حسن نے اوس مین تغیر تبدل بہت کر دی تہی بجاے ۹ درجہ کی تعلیم کے اس نے سات درجہ مقرر کئے اور ایک فرقہ فدائے نزاری کا قرار دیا جنکو یہہ تعلیم دی گئی تہی کہ وہ اپنی جان کو کچہہ چیز نہ سمجہین حتے الامکان اوس شخص کو جو اپنے مذہب کے برخلاف ہو قتل کرکے بہشت حاصل کرین یہہ لوگ شیخ الجبل یعنے حسن صباح کو تمام دنیا کا مالک جانتے تہے اوس کے حکم کو خدا کا حکم تصور کرتے تہے گویا جو شخص اوس سے پہرا وہ خدا سے پہرا ان فدائیون کا لباس سرخ دستار سرخ کمربند اور تمام لباس سفید ہوتا تہا ہاتہہ مین تیر یا چہری رکہتے تہے ان لوگون کو شراب پینے زنا کرنے کی اجازت تہی تکالیف شرعی سب اون سے اوٹہا دی تہی اور حکم تہا کہ یہہ لوگ دو وقت بہنگ پئین اور بہنگ پلاکر اوسکے نشہ مین اونکو بہشت کے جلوے دکہلائے جاتے تہے اور محض بسبب کثرت بہنگ پینے کے انکا خطاب حشاشین مقرر ہوا تہا کیونکہ حشیش لغت مین بہنگ کو کہتے ہین اور حشاشین بہنگ پینے والون کو اس گروہ کے لوگون نے ہزارون مسلمان بنظر حصول ثواب کے قتل کرڈالے اور بہیا انکی بیدینی اور بے رحمی کے علمائے اہل سنت نے انکو ملاحدہ کا خطاب دیا خواجہ نظام الملک وزیر ملکشاہ سلجوقی کا

شاہی چوبدار یا اور حکم دیا کہ بادشاہ دفتر کا حساب طلب کرتے ہین اوسوقت یہہ چار تہا ر دو ر و جاکر
بہت عذرات کیئے مگر بادشاہ نے ایک نہ مانی اور کہا کہ تو کاذب ہے ناحق وزیر کی عزت مین فرق ڈالتا ہے
چونکہ اراکین دربار سب اس کے دشمن تہے سب نے اسکی بات کو ہنسی مین اوڑا دیا اور بادشاہ نے بیعزت
کرکر اسکو دربار سے نکلوا دیا اور وزیر کو خلعت فاخرہ بخشا وہان سے ذلیل ہوکر یہہ اصفہان مین آیا اور
ابوالفضل نام ایک امیر کے پاس سکونت اختیار کی ایک روز ابوالفضل کے روبرو اس نے تقریر کی کہ اگر
دو یا تین سچے اور جانی دوست میری رفاقت مین ہوتے تو مین ایک روز مین ملک شاہ سلجوقی کی
بادشاہت اور نظام الملک جیسے دہقان وزیر کی وزارت زیر و زبر کر دیتا یہہ تقریر سنکر ابوالفضل نے
جانا کہ اس شخص کے دماغ مین خلل آگیا ہے اسکا علاج کرانا واجب ہے چنانچہ دوسرے روز اوس نے
طبیب کو بلایا اور حسن کے معالجہ کے لئے حکم دیا حسن یہہ حال دیکھکر نہایت ناراض ہوا اور کہا کہ میرے
دماغ مین خلل نہین ہے بلکہ مین راست اور درست کہتا ہون اور مین ایسا کرسکتا ہون امیر نے
جواب دیا کہ ہماری رائے مین تمکو دماغی خلل ہے جو تم ایسی نادانی کی تقریر کرتے ہو دو تین آدمیون کی
کی رفاقت سے تم ایسے بادشاہ کی بادشاہی جو حلب سے لیکر کاشغر تک سلطنت کرتا ہے اور ایسے
وزیر کی وزارت جو مختار کل و مدار المہام اوس بادشاہ عالیجاہ کا ہے ایک روز مین کیونکر زیر و زبر
کر دوگے اور اون کی جگہہ خود بادشاہ بنجاؤگے بہر حال تمہارا علاج ہو تو مناسب ہے جب امیر نے
اسکو جانا کہ یہہ شخص کوئی فضول آدمی ہے تو اسکو کچھہ دیکر وہان سے رخصت کر دیا وہان سے یہہ مصر مین
آیا اور اپنے آپ کو شیعہ ظاہر کرکے یہہ خلیفہ مستنصر باللہ اسمٰعیلی کے دربار مین حاضر ہوا اور اپنی
زیرکانہ تقادیر سے بادشاہ کو کمال خوش کیا اور بڑا بھاری روزینہ اپنے واسطے مقرر کرا کے مذہب
اسمٰعیلیہ کا داعی و ہادی مقرر ہوا پہر تو یہہ برسر منبر اسمٰعیلیہ مذہب کے ہدایت لوگون کو کرتا
آخر جب مستنصر نے اپنے بیٹے نزار کو ولیعہدی کا خلعت پہنایا اور لوگ ناراض ہوئی تو خلیفہ نے
دوسرے بیٹے احمد المستعلی باللہ کو ولیعہدی دی اور نزار کو ولیعہدی سے محروم کیا
تو حسن نزاریہ فرقہ کا حامی بنا اور کہا کہ امام کا حکم وہ سند ہے جو پہلے جاری ہو چکا ہو خلاف

بادشاہ ہوا اور ایک سال کی حکومت کے بعد جلا وطن کیا گیا پہر ملک العادل سیف الدین طومان بای نے بادشاہت پائی مگر چار ماہ کی حکومت کے بعد مخالفین نے اسکو قتل کر ڈالا پہر

ملک الاشرف ابو النصر قانصوہ الغوری

فرمان فرما ہوا یہہ بادشاہ بڑا سخت دل ظالم خونریز تہا بندگان خدا کو اس نے سخت ایذا دی پندرہ برس نو مہینے اس نے سلطنت کی پہر سلطان سلیم اول عثمانی شاہنشاہ روم نے یہہ یورش کی اور یہہ جنگ میں قتل کر ڈالا اسکے بعد

ملک الاشرف طومان بای

تخت سلطنت پر بیٹہا یہہ برادرزادہ قانصوہ غوری کا تہا سلطان سلیم عثمانی نے اسپر بہی یورش کی اور مصر سے اسے دخل کر کر یہہ حال کیا کہ کوئی متنفس دعویدار سلطنت اس خاندان میں نہوا طومان بای آخری بادشاہ اس خاندان کا گذرا ہے اسکے بعد سلطنت مصر کی متعلق زیر حکومت سلطنت روم ہو گئی

پندرہواں چمن - سلاطین فرقہ ملاحدہ کے ذکر میں جو ولایت قہستان میں حاکم و فرمان فرما رہے

اصل میں یہہ فرقہ ایک شاخ فرقہ شیعہ سبعیہ اسماعیلیہ کے شمار کیا گیا ہے اور بانی اس خاندان اور فرقہ کا ایک شخص حسن نام تہا جسکو حسن صباح حمیری کہتے تہے حسن کا باپ علی بہی شیعہ مذہب تہا پہلے وہ رے میں رہتا تہا وہاں سے یمن میں آیا چند سے وہاں قیام رکہہ کر شہر قم کو گیا قم سے پہر رے میں آکر قیام پذیر ہوا چونکہ وہ شیعہ مذہب رکہتا تہا جہاں وہ جاتا تہا لوگ اسکی صورت سے بیزار ہو جاتے تہے ابومسلم حاکم رے نے بہی جب سنا کہ وہ شیعہ تبرائی ہے تو اسکی بہی اسکے ساتہہ سخت عداوت ہو گئی اور اسکو اپنی جان کا اندیشہ دامنگیر ہوا ناچار اس نے پہر رے کو چہوڑا اور نیشاپور میں آیا یہاں آکر اسنے اپنے آپ کو سنی ظاہر کیا اور واسطے دفع کرنے مظنہ شیعہ پن کے حسن اپنے بیٹے کو اوسنے امام موفق نیشاپوری کی خدمت میں پیش کیا اور عرض کی کہ آپ حسن کو علوم دینی پڑہائیں اور خود گوشہ گزین ہو کر عبادت میں مشغول ہوا حسن عمر کو نے ہمراہ نظام الملک طوسی اور عمر خیام کے مدرسہ نیشاپور میں امام

ملک شعبان کا بیٹا باپ کے تخت پر بیٹھا اور پانچ برس سلطنت کرکے مرگیا پھر **ملک صالح حاجی بن**
اشرف شعبان تخت پر بیٹھ کر بعد حکومت دو سال نو ماہ کے بسبب نفاق اراکین دربار کے خود ہی
سلطنت سے دست بردار ہوا پھر **ملک الظاہر برقوق** بادشاہ ہوا اس نے سولہ سال چار ماہ
بیس روز سلطنت کے اور مرگیا اسکے وقت انتظام سلطنت کا اچھا رہا اور مفسدون و شریرون
کو موقع شر انگیزی کا نہ ملا اس سبب سے اس نے سولہ برس تک بکمال آرام بادشاہت کی اوسکے بعد
ملک الناصر ابو سعادت برقوق ملک الظاہر کا بیٹا تخت نشین ہوا اسکے وقت تیمور شاہ بادشاہ
مصر پر حملہ آور ہوا اوس نے سلطنت کا خزانہ و مال لوٹ لیا ناصر کی فوج نے اگرچہ اوسکا سخت مقابلہ کیا
مگر آخر شکست کہائی بعد چلے جانے تیمور کے آپس مین اراکین دربار کے فساد شروع ہوا اس لئے
اس نے سلطنت سے استعفا دیا مگر اراکین نے منظور نہ کیا اور یہہ بادشاہ قایم رہا اور سات برس تک
فرمان فرما رہا بعد ازان شہر دمشق مین مخالفون کے ہاتھہ سے بہت بُری طرح سے مارا گیا یہہ واقعہ ۸۱۵ھ
صفر کے مہینے مین واقع ہوا اوسکے بعد **ملک المنصور** عبد العزیز بن برقوق بادشاہ ہوا
بعد تخت نشینی اسکا بہائی اسپر حملہ آور ہوا اور یہہ بہاگ کر اسکندریہ مین چلا گیا اور **ملک المؤید**
ابو منصور شیخ المحمودی ظاہری بادشاہ ہوا اور دو برس پانچ ماہ سلطنت کے اور مرگیا پھر
ملک المظفر احمد ابن المؤید نے سلطنت پائی یہہ تخت نشینی کے وقت دو برس کا لڑکا تہا
اور مختار ہی امیر ططر کی تہی سات ماہ کے بعد یہہ مرگیا اوسکے بعد **ملک الظاہر ططر ابو الفتح**
فرمان فرما ہوا اس نے تین ماہ تین یوم سلطنت کی اور مرگیا یہہ بادشاہ بڑا عالی ہمت تہا مگر اسکی
عمر نے وفا نہ کی اوسکے بعد **ملک الصالح محمد بن ططر** سلطان ہوا اور چار ماہ سلطنت
کرکے بسبب نفاق درباریون کے حکومت سے دست بردار ہوا پھر **ملک الاشرف ابو النصر** نے
سلطنت پائی یہہ بادشاہ مصر کے بڑے بادشاہون مین شمار کیا جاتا ہے عدل و انصاف مین
مشہور تہا قرآن شریف کے سننے کا اسکو بکمال شوق تہا اکثر اوقات صائم الدہر رہتا تہا دن کو
کہانا نہ کہاتا جزیرہ قبرص اس نے فتح کیا سولہ برس تک اسنے بادشاہت کی پہر اپنی موت سے

مگر جب اوسنے دیکھا کہ امرا کی زبردستی کے ساتھ ایسے معاملات مین تو وہ سلطنت سے دست
بردار ہوا مگر لوگون نے اوسکو نہ چھوڑا اور دوبارہ تخت پر بٹھایا اور دس سال تک اوسنے
بڑی ناموری کے ساتھ حکومت کی پھر بیبرس ملک الحکومت ہوکر کرک کے ملک کیطرف چلا گیا جب
وہان سے واپس آیا تو مصر والون نے پھر اوسکو تخت نشین کیا آخر تینتیس برس کی بادشاہت کے
بعد ۷۴۱ھ مین مرگیا کل زمانہ اسکی سلطنت کا چوالیس برس چھ مہینے شمار ہوتا ہے۔

ملک العادل کتبغا منصوری

اس بادشاہ نے ناصر کے ترک سلطنت کے بعد دو برس تک مصر کی حکومت کی تھی پھر معزول
ہوا اور ناصر دوبارہ بادشاہ بنا اسیطرح ناصر کے دوسری مرتبہ کے سلطنت کے وقت منصور حسام الدین
لاجین المنصوری بادشاہ ہوا تھا وہ بھی دو برس سلطنت کرکے مقتول ہوا تیسری مرتبہ جب ناصر نے
سلطنت چھوڑی تو مظفر رکن الدین بادشاہ بنا اور ایک سال کے بعد مقتول ہوا اسکی قتل کے بعد
منصور ابوبکر ناصر کا بیٹا دو مہینے پھر ملک اشرف دوسرا بیٹا ناصر کا آٹھ مہینے تک
بادشاہ رہکر نکالا گیا پھر ناصر احمد تیسرا بیٹا ناصر کا ایک سال تک بادشاہ رہکر مقتول ہوا پھر ملک
صالح اسماعیل چوتھا بیٹا ناصر کا دو برس بادشاہ رہکر مرگیا پھر ملک کامل شعبان پانچوان
بیٹا ناصر کا ایک سال ایک ماہ بادشاہ رہکر جلا وطن ہوا پھر ملک مظفر حاجی چھٹا بیٹا ناصر
کا بادشاہ ہوا اور ایک برس تک بادشاہ رہکے اپنے ہی امیر ملبغا دغیرہ کے حکم سے مقتول ہوا
پھر ساتوان بیٹا ناصر کا ناصر حسن بادشاہ بنا اور تین برس سلطنت کرکے تخت سے اوتارا گیا پھر
آٹھوان بیٹا ناصر کا صالح ملک فرمان فرما ہوکر ڈھائی برس کے بعد حکومت سے معزول ہوا پھر نواسا
بیٹا ناصر کا منصور محمد دو برس تین ماہ سلطنت کرکے محبوس ہوا پھر ملک شعبان
ابوحسین دسوان بیٹا ناصر کا بادشاہ بنا اس بادشاہ کی شجاعت اور شہامت ضرب المثل
وہ علما کی مجالس کو بہت پسند کرتا تھا وہ دشمنون سے کبھی بھی خوف نہین کرتا تھا چودہ برس
تک بادشاہت کی اور ماہ ذیقعدہ ۷۷۸ھ مین مخالفین کے ہاتھ سے قتل ہوا پھر ملک منصور

ن تک سینے بادشاہت کی آخر ستائیسوین محرم ۶۷۶ ہجری مین شہر دمشق مین فوت ہوا۔

ملک السعید محمد ناصر الدین برکتہ اللہ ولد ظاہر

ظاہر کی وفات کے بعد اوسکے بیٹے ملک سعید برکت نے تخت پایا انتظام ملک و عدالت و انصاف مین اگرچہ اپنے باپ کے قدم بہ قدم تہا مگر اسکے تخت نشینی کو ابہی پورا سال گذرنے نہین پایا تہا کہ بعض حاسد شریر لوگ اسکی خلع سلطنت کے درپیے ہوئے اور چند در چند تہمتین اسپر برپا کین چنانچہ ماہ ربیع الآخر ۶۷۸ھ مین یہہ تخت سے اوتارا گیا۔

الملک العادل بدر الدین سلامش

یہ بادشاہ نے صرف چار ماہ سلطنت کی بعد اراکین دربار کی آپس مین نااتفاقی پیدا ہوئی اور یہہ ۶۷۸ھ مین تخت سے بیدخل ہوا۔

ملک المنصور ابو المعالی قلاؤن الصالحی النجمی الالفی

عادل بدر الدین کے بعد اس بادشاہ نے سلطنت پائی اسکے وقت بڑی بڑی فتوحات ظہور مین آئین اور مملکت وسیع ہوئی اگرچہ صورت اس بادشاہ کی مہیب تہی مگر حلم و رحم اسکی مزاج پر غالب تہا لڑائی کے وقت یہہ بذات خود میدان مین تلوارین مارتا دشمنون کے سرے سے گردن اوتارتا گیارہ برس اس نے بکمال انتظام سلطنت کی آخر ماہ ذیقعدہ ۶۸۹ھ مین مر گیا۔

ملک الاشرف صلاح الدین خلیل بن قلاؤن

ملک منصور کی وفات کے بعد اوسکا بڑا بیٹا اشرف تخت نشین ہوا ترکیہ بادشاہون مین ایسا بہادر بادشاہ اور کوئی نہ تہا جوانمردی و مردانگی اسکی ذاتی اوصاف تہے خوش خلقی و نیک خوئی مین طاق اور علم و فضل مین شہرۂ آفاق تہا مگر باوجود اس خوش انتظامی کے چند شریر اسکی قتل کے درپیے ہوئے اور یہہ بہادر بادشاہ بائیسوین محرم ۶۹۳ھ مین مقتول ہوا۔

ملک الناصر محمد بن قلاؤن

اشرف کی قتل کے بعد ملک ناصر اوسکا بہائی بادشاہ ہوا سلطنت پاکر اس نے خوب انتظام کیا

گیا اور ارکین سلطنت بہی اسکے احکام کی تعمیل بجان جان کرتے تہے آخر وہی حاسد بدنہاد
لوگ اسکی خرابی کے درپے ہوئے اور بادشاہ اون کے ارادے سے واقف ہوا چونکہ اسکے باپ
کی جان بہی اونہین دشمنون کی دشمنی سے تلف ہوئی تہی اس لیے بادشاہ خود سلطنت چہوڑ دی اور
گوشہ نشین ہو بیٹہا دو برس تک حکومت کی سنہ ۶۵۷ مین تارک ہوا۔

ملک مظفر قطز معزی

ملک منصور علی کے ترک سلطنت کے بعد کوئی فرمان فرمائے مصر کا باقی نہ تہا سب کی تجویز یہہ تہی کہ
ایک طفل خورد سال کو تخت نشین کیا جائے مگر اونہین ایام مین ہلاکو خان تاتاری کا بشارت لشکر بعد
خرابی و بربادی بغداد و خلافت بغداد کے مصر کو آیا اوسوقت مصر کے لوگ تاتاریون کے خوف
سے ترسان و لرزان تہے اور رعیت بہاگنے پر مستعد تہی امرای دربار مصر نے ملک ملک مظفر کو
تخت نشین کیا اس نے تاتاریون کے مقابلے کے لیے بہاری لشکر جمع کیا اور خود مصر سے نکلکر
تاتاریون کا رستہ جا روکا اور آپس مین سخت لڑائی ہوئی ہزارون تاتاری مارے گئے باقیماندہ
بہاگ نکلے لاکہون روپیہ مال و اسباب تاتاریون کا مظفر نے لوٹا اور فتح کا نقارہ بجاتا ہوا واپس
آیا جب ایکسال گذرا تو مسمی بیبرس الملقب بظاہر جو خود بادشاہ ہونے کی خواہش رکہتا تہا
اوسکی قتل کے درپے ہوا اور فریب دیکر اوس بہادر بادشاہ کو قتل کر ڈالا یہہ واقعہ سنہ ۶۵۸
کے اخیر سال مین وقوع مین آیا۔

ملک الظاہر رکن الدنیا والدین بیبرس العلائی البندقداری

مظفر کے قتل کے بعد ظاہر بیبرس بادشاہ ہوا اہل تواریخ اسکی تعریف بدرجہ نہایت لکہتے ہین
کیونکہ اسنے اپنی ذاتی شجاعت و جوانمردی کے سبب سے پے درپے فتوحات حاصل کین اور ملک
کو وسعت دی اپنی ولایت کا انتظام عجیب و غریب طور سے کیا رعایا کو اپنے عدل و انصاف
شجاعت سے کمال نام آور کیا یہہ بادشاہ ایک عجیب نیک سیرت شخص تہا تفصیل حالات اسکے بیان تک
جہانگیری سکندر مانند ہے مین جو بات اپنی فراست سے زبان پر لاتا اوسیطرح وقوع مین آتا تہا

ہوا تھا دفن ہوا وفات اسکی پندرہوین شعبان ۶۴۷ھ مین واقع ہوئی اور نام نیک اسکا ابتک زمانہ مین یادگار ہے —

الملک المعظم توران شاہ ابن الصالح

یہہ بادشاہ صرف دو ماہ تخت پر متمکن رہا پھر معزول ہوکر ۶۴۸ھ مین مقتول ہوا اسکی قاتل وہ تھی جسکو بہرہ [illegible]

ملکہ شجرۃ الدر کنیز ملک صالح

یہہ عورت نہایت عفیفہ منتظمہ عاقلہ تھی توران شاہ کے قتل کے بعد اسنے شاہی اجلاس کیا انتظام اسکا امرا کیساتھ ام خلیل الاتوق قد لقبیہ تھا اسکا نام بعد نام خلیفۃ العصر کے درج خطبہ ہوا اگرچہ یہہ عورت نیک خو شریف النفس عفیفۃ الدہر تھی فضائل محمودہ بیحد و حساب اسکی ذات بابرکات مین جمع تھے مگر بعض باغی و شریر و فسادانگیز اسکے انتظام سے خارج ہوئے اسواسطے یہہ برضی خود سلطنت سے دست بردار ہوئی صرف تین ماہ حکومت کی —

ملک الاشرف موسیٰ بن یوسف

صرف چند روز نام بادشاہت کا اور کچھہ اسکو نصیب تہا کیونکہ یہہ شخص بالکل بادشاہت کی لیاقت اور مادہ نہین رکھتا تھا اسواسطے یہہ پانچ سال کی حکومت کے بعد تخت سے اوتارا گیا اور سلاطین کردیہ ایوبی کی سلطنت اسپر باختتام پہنچی اور غلامان کردیہ مالک سلطنت کے ہوئے جن کو ملوک ترکیہ غلامان کردیہ کہتے ہین —

ملک المعز عزالدین ایبک ترکمانی صالحی

ملوک ترکیہ مین سے یہہ پہلا بادشاہ ہے ملک اشرف موسیٰ کے عزل کے بعد سب نے ملکر اسکو صاحب لیاقت تصور کرکے بادشاہ بنایا اسنے سلطنت کو خوب رونق دی اور انتظام بہت اچھا کیا دو برس تک سلطنت یہہ سب کی آنکھون مین عزیز رہا مگر بعد بہت سے حاسد جو خیرخواہ سلطان معزول کے تھے اسکی قتل کے درپے ہوئے اور یہہ نیک سیرت لائق بادشاہ اون کے ہاتھہ سے ماہ ربیع الاول ۶۵۵ھ مین قتل ہوا —

الملک المنصور علی بن ملک المعز عزالدین ترکمانی

ملک المعز کی قتل کے بعد اوسکا بیٹا وارث تخت و تاج ہوا ابتدا اسکے سلطنت مین اسنے انتظام بہت اچھا

کمال شکریہ ادا کیا یہہ بادشاہ صاحب خلق و ادب و شجاعت و سخاوت تہا دین کا علم حدیث و تفسیر نوک زبان اسکو یاد تہا اسلام کی حمایت مین یہہ جان دینے پر بہی آمادہ ہوجاتا تہا اسکی دلی مراد تہی کہ مصر و شام مین سے عیسائی قوم کو بالکل نکال دیوے چنانچہ اس امر مین اوس نے بڑی بڑی کوششین کین عمارتین عالیشان بہی اس نے بڑی بڑی بنوائین مورخین کا قول ہے کہ بعد اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی بادشاہ دیندار صاحب عدل و انصاف رعیت پرور بجز صلاح الدین کے مصر کی ولائیت مین نہین ہوا اس بادشاہ کے دربار مین کبہی کوئی ذکر مسخرہ و ہزل کے قسم سے نہین ہوتا تہا ہر وقت علما و فضلا و فقہا و بزرگ حاضر رہتے تہے بہاؤالدین فرحوس اسکا وزیر مشیر با تدبیر بہی جامع خیرات تہا بادشاہ کو اسکے قول و فعل پر کمال اعتبار تہا در حقیقت اوسکی ذات بہی انتظام مالی و ملکی و عدل و انصاف مین لاثانی تہے اس بادشاہ نے تئیس ۲۳ سال بکمال انتظام سلطنت کی آخر ستر ہوین ماہ صفر ۵۸۹ھ مین جنت نصیب ہوا *

الملک العزیز عثمان بن صلاح الدین یوسف

صلاح الدین یوسف کے وفات کے بعد عثمان اوسکا فرزند تخت نشین ہوا اسکی ذات بابرکات بہی اپنے باپ کی طرح جامع خیر و برکت تہی اس نے اپنے رعیت پر بڑے بڑے احسان کئے زمینداروں کے خراج کم کر دئیے خلیفہ ناصرالدین اللہ عباسی کا بہت ادب و لحاظ کرتا رہا مگر افسوس کہ چہہ برس سے زیادہ اسکو سلطنت نصیب نہوئی اور ۵۹۵ھ مین بقضائی آلہی مرگیا *

الملک المنصور محمد بن عثمان بن یوسف

اپنے باپ عثمان کی وفات کے وقت یہہ صغر سن لڑکا تہا پہلے اسکو امرائے حق شناس نے تخت نشین کیا اور ایک سال چہہ ماہ تک یہہ بادشاہ بہی کہلایا مگر ۵۹۶ھ مین یہہ تخت سے اوتارا گیا اور تجویز قرار پائی کہ کوئی عاقل و بالغ بادشاہ صاحب اختیار فرمانفرما ہو۔

الملک العادل سیف الدین ابوبکر بن ایوب

یہہ بادشاہ صلاح الدین یوسف کا بہائی ۵۹۶ھ مین مصر کا بادشاہ ہوا قسطاط کو اس نے

نکل گئے عاضد نے اسد الدین کو وزیر بنایا اور شاور پہلے وزیر کو جسکی تجویز سے شرائج مقرر ہوا
تھا قتل کرایا اسد الدین دو مہینے پانچ روز کے بعد مرگیا اور صلاح الدین یوسف اسد الدین کا برادرزادہ
وزیر بنا چونکہ یہہ سنی مذہب تھا اسکو خلیفہ شیعہ کی امامت ناگوار گذری اسلئے اس نے خلیفہ کو
نظربند کرلیا اور مصر مین خطبہ وسکہ المستضیئ باللہ خلیفہ بغداد کا جاری کردیا اس غم سے خلیفہ بیمار ہوکر
مرگیا اور سلطنت اسمٰعیلیہ فاطمیہ کی خیست و نابود ہوگئی ✽

چودھوان چمن — خاندان ایوبیہ کُردیہ اور خاندان ترکیہ غلامان کُردیہ کے بیان مین جو بعد اختتام اسماعیلیہ فاطمیہ کے مصر پر فرمانفرما رہے

پہلے تحریر ہوچکا ہے کہ اسد الدین شیرکوہ اسّی ہزار سوار جرار لیکر العاضد لدین اللہ خلیفہ کی مدد کے لئے مصر مین آیا اور مصر کی ولایت پر متصرف ہوا مگر اوسکی عمر نے وفا نکی اور دو مہینے
روز کے بعد بقضائے الٰہی مرگیا اوس کی مرگ کے بعد

صلاح الدین یوسف بن ایوب کردستانی

اسد الدین کا برادرزادہ مصر پر قابض و متصرف ہوا بسبب اختلاف مذہب کے خلیفہ عاضد کی اطاعت اسکو نامنظور ہوئی اور نیز بسبب اسکے کہ اسماعیلیہ فرقہ کے مسائل قرآن اور حدیث کے
مسائل بر خلاف تھی ہر ایک امر مین ہمیشہ اوس سے بیزار ہوا اور نوبت یہان تک پہنچی کہ بیداد
[illegible] ستم مصر ہی دیکھے اس بات کے ہوئی کہ آئندہ صلاح الدین دین کی اصلاح مین مصروف ہوا
[illegible] اسماعیلی فرقہ کی ظلم و تعدی سے اونکو نجات بخشے چنانچہ خلیفہ کو اوسنے نظربند و معطل کرکے
[illegible] خود فرمان فرما سلطنت کا ہوا پہلے تو اوس نے اسماعیلیہ فرقہ کے امرا کو جو ہر ایک عہدہ اور
[illegible] پر مامور تھے اور سب معزول خلیفہ کے جانب تھا اونہون نے شورش برپا کردی تھی تہ تیغ کیا
[illegible] کی سمت کو فوج لیکر بیت المقدس کی سرزمین اعدا کے قبضہ سے چھوڑائے اور جسکے
[illegible] مسلمانون پر بہت احسان کیا اور اس خوشی مین اہل اسلام کو نکا

سال کی سلطنت کے بعد ۵۲۴ھ میں ہواخواہان ولیعہد نزار نے خلیفہ کو چھری کی زخم سے مار دیا ۔

الحافظ لدین اللہ علوی

آمر کے مارے جانے کے بعد کوئی بیٹا اوسکا وارث نہ تہا دربار والوں نے ابو میمون عبد المجید کو کہ مستنصر کی اولاد میں تہا الحافظ لدین اللہ خطاب دیکر خلیفہ بنایا وزارت و سپہ سالاری ابو علی بن افضل کو ملی مگر نزاری لوگوں نے ابتدائے اختیار میں وزیر کو مار دیا اسکے بعد ایک اور امیر وزیر بنا وہ بھی مارا گیا تیسری مرتبہ خلیفہ نے اپنے بیٹے حسن کو وزیر کیا وہ ایسا ظالم تہا کہ اس نے امراء سے بدظن ہوکر ایک رات میں چالیس امیر قتل کر دیئے اس بات سے تمام اہل دربار خلیفہ کی معزولی پر مستعد ہوگئے ناچار خلیفہ نے اپنے بیٹے کو ایک طبیب یہودی سے زہر دلواکر مار دیا بیس سال تک خلیفہ نے خلافت کی ۵۴۴ھ میں مرگیا ۔

الظافر باللہ بن الحافظ لدین اللہ

اس خلیفہ نے صرف پانچ سال خلافت کی چونکہ یہہ اپنی وزیر عباس کے بیٹی پر عاشق تہا اسلئے وزیر نے غیرت میں آکر اسکو دعوت کے بہانے اپنی گہر بلایا اور قتل کر دیا ۔

الفائز بنصر اللہ بن الظافر باللہ

اس خلیفہ کی تخت نشینی کے وقت عباس وزیر بہاگ گیا اور ملک صالح وزیر بنا اور عبد المومن سالار کو اسنے فوج دیکر فرنگیوں کی ولائیت کو بہیجا اور وہ بہت سا ملک فرنگیوں کا اپنے قبضہ میں لایا چہہ سال دو مہینے اسنے خلافت کی ۵۵۵ھ میں مرگیا ۔

العاضد لدین اللہ بن الفائز باللہ

یہہ خلیفہ آخری بادشاہ سلطنت اسماعیلیہ کا ہے اسکے وقت فرنگیوں نے مصر پر یورش کی اور مصری ڈر کر طالب صلح ہوئے ایک لاکہہ دینار زر سرخ سالیہ خراج کا دینا مقرر کیا جب محاصرہ اٹھہ گیا تو پچہتائے اور عاضد نے نور الدین محمود والی شام کو اپنی مدد پر بلایا اوس نے اسد الدین شیرکوہ اپنے سپہ سالار کو اسی ہزار سوار جرار دیکر خلیفہ کی مدد کو بہیجا اسکے آتے ہی فرنگی مصر کے علاقہ سے

اپنے وقت کا فرعون تہا کیونکہ اس نے رعایا کو حکم دیا ہوا تہا کہ جب اوسکا نام سنین فوراً سجدہ کرین چنانچہ اس حکم کی تعمیل برابر ہوتی تہی گویا وہ دعوی خدائی کا کرتا تہا فرقہ اسماعیلیہ کے لوگ اسکو برملا خدا کہتے تہے اور اوسکا بیان تہا کہ خدا تعالےٰ نے اسکے جسم مین سے اپنا ظہور دکہلایا ہے اس نے اپنی سلطنت کے عہد مین ہزارون آدمیون کو ناحق قتل کرڈالا اور بعد فرعون کے مصر کی ولایت مین اور کوئی بادشاہ خونریز وسفاک وظالم ایسا نہین ہوا تہا - آخری عمر مین اس خلیفہ کے امیر الجیوش کے ساتہہ جو اسکی بہن کا یار تہا عداوت ہوگئی اسنے چاہا کہ اوسکو مار دے امیر الجیوش نے اسکے ارادہ سے آگاہ ہوکر اپنے غلامون کو اسکے قتل کے لئے مامور کیا اور خلیفہ اون کے ہاتہہ سے ستر برس کی عمر مین مارا گیا پچیس سال بکمال استقلال اس نے سلطنت کی سنہ ۴۱۱ھ ہجری مین قتل ہوا ❊

الظاہر لدین اللہ بن الحاکم لدین اللہ

ظاہر نے خلیفہ ہوکر اپنے باپ کے قاتل کو امیر الامرا بنایا مگر جب استقلال پایا تو اوسکو اپنے باپ کے قصاص مین مار دیا سنہ ۴۱۵ھ مین مصر مین قحط و وبا نازل ہوئی دو سال تک لوگ اس بلا مین مبتلا رہے سنہ ۴۲۵ھ مین ایک زلزلہ آیا جسکے صدمہ سے بڑے بڑے پہاڑ اور مکانات گر گئے اسکے وقت حاجیون کا قافلہ حج کرکے مصر کے راستے خراسان کو آیا اس نے فی حاجی ایک ایک ہزار دینار علاوہ پوشاک وغیرہ کے دیا مگر جب وہ قافلہ خراسان مین داخل ہوا محمود غزنوی نے وہ سب مال جلادیا اور نہ چاہا کہ شیعہ بادشاہ کا دیا ہوا پلید مال حاجیون کے پاس رہے اسکے عوض مین اپنے پاس سے بہت سا نقد وجنس دیا - اس خلیفہ پر قیصر روم نے چہہ لاکہہ فوج کے ساتہہ چڑہائی کی اور حلب کے حدود مین سخت لڑائی ہوئی اور رومی باذلت وشومی شکست پاکر بہاگ گئے لوٹ کا مال بہت سا خلیفہ کے ہاتہہ آیا - سولہ برس اس خلیفہ نے سلطنت کی سنہ ۴۲۷ھ ماہ شوال استسقا کی بیماری سے مرگیا -

ذکر خلافت المستنصر باللہ بن ظاہر باللہ

صلح ہو گئی مسند الدولہ دیالمی کی اسکے ساتھ دوستی ہوئی کہ اسی سال انسے سلطنت کے ۱۰ رمضان ۳۸۶
مین گیا اس خلیفہ نے اپنے ملک کو وسعت دی اور اپنے باپ سے زیادہ اقتدار پایا اسکی ترجیح
مین ملکو بنسبت انتقام کے زیادہ تھا خزانہ اسنے بہت جمع کیا ۔

الحاکم بامر اللہ بن عزیز باللہ

سنہ ۳۷۵ مین یہہ خلیفہ مصر مین پیدا ہوا سنہ ۳۸۶ مین حکومت پائی اسکے وقت ایک شخص ہشام
بن عبد الملک نام نے اپنے آپ کو بنی امیہ کے خاندان سے ظاہر کیا اور لشکر جمع کر کر علویون کے ساتھ
لڑائی لڑا آخر کار گرفتار کیا اور قتل ہوا اس خلیفہ نے حکم دیا کہ رات کو مصر کے لوگ گھر والے دکانون
کے دروازے بند کرین بازارون مین شمع روشن رہین اور خلیفہ بذات خود تمام رات شہر مین
گشت کیا کرتا ایک جامع مسجد اسنے بنوائی شراب کے پینا جوئے کا کھیلنا منع ہوا عورتون کو
گھر سے نکلنے کی ممانعت ہوئی یہود و نصاریٰ کو گھوڑے کی سواری سے منع کیا گیا ایک بار تب
ایک عورت نے شعر میں ایک رقعہ [illegible] خلیفہ اور خلیفہ کے باپ دادا کی نسبت
لکھے اسلیے خلیفہ غضب مین آیا اور مصر کے جلانے کا حکم دیا جب تہائی حصہ جل چکا ایک امیر کی
شفاعت سے آگ بجھائی گئی یہہ خلیفہ مالیخولیا کی مرض مین گرفتار تھا اسنے دعویٰ کیا کہ موسیٰ
نبی کی طرح مجھ پر خدا کے انوار ظاہر ہوتے ہین اور نہایت بغض و عداوت سے جو اسکو خاندان
صدیقی و فاروقی و عثمانی کے ساتھ تھی اسنے چند آدمی مدینہ مین خفیہ بھیجے اور حکم دیا کہ کسی
مومن کے ساتھ سازش کر کے اسکے گھر سے روضۂ رسول تک نقب لگائین اور روضہ کے اندر
سے حضرت ابوبکر و عمر کی نعشین نکال لائین وہ لوگ مدینہ مین گئے اور نقب لگانا شروع کیا
جب نقب روضہ کے قریب پہونچی مدینہ مین طوفان ظاہر ہوا اندھیری ایسی آئی جس سے بہت
مکان گر گئے اور بارش اسقدر ہوئی کہ [illegible] الٹ گئین اسوقت مدینہ
کے لوگ [illegible] موجب ہوا [illegible] صاحب خانہ کی خبر سے
[illegible] نقب [illegible] روضہ [illegible] گرد [illegible] پھینک دیا

قائم کے مرنے کے بعد منصور نے باپ کی حکومت پر قیام کیا اور قلعے سے باہر نکلکر یزید کے ساتھ
ایسا لڑا کہ یزید پکڑا گیا اور بہت بری حالت سے مارا گیا جب منصور کی سلطنت رونق پر آئی
قیصر روم کو اسکے ملک کے لینے کی طمع دامنگیر ہوئی اور بڑی فوج قیروان پر مامور کی منصور نے
اسکو بھی شکست دی آخر پانچ سال سلطنت کرکے ۳۴۱ھ میں مرگیا*

المعز لدین اللہ بن المنصور لدین اللہ علوی

خلفاے علویہ میں سے یہ خلیفہ صاحب جاہ بہادر و دلاور تھا اس نے دریاے اوقیانوس
کے کنارے تک ملک فتح کیا جزائر خالدات تک پہونچا دوبارا اسکے طرف سے لشکر لیجاکر
قبضہ پایا اور [illegible] وہاں کے حاکم کو قید کیا بہت سے جزائر روم کی سلطنت کے اسکے تصرف میں
لائے چونکہ یزید خارجی کی شورش کے وقت مصر کا علاقہ بغداد کی خلافت کے متعلق ہو گیا تھا اسنے
وہ ملک پھر اپنے قبضہ میں لیا اسطرح پر کہ اس نے سنا کہ کافور اخشیدی ناظم مصر کا مرگیا ہے اور مصر میں
قحط پڑا ہوا ہے اسلیے اس نے جوہر نام اپنے امیر کو بہت سے جہاز غلہ کے لاد کر مصر کو روانہ کیا اور
مصر میں پہونچ کر اپنے ذاتی جوہر سے مصر کی حکومت اپنے تحت میں کی ممالک اسکندریہ و
سعید و دمیاط و مکہ و مدینہ و فلسطین و دمشق وغیرہ شام کی ولایت کو تصرف میں لایا ۳۶۱ھ میں
خلیفہ خود مصر میں گیا اور یہی تمام قلمرو میں گردش کی لوگوں کو اپنی سخاوت و عطایا سے خوش
کیا آخر ماہ ربیع الثانی ۳۶۵ھ میں تپ کی بیماری سے مرگیا تیئیس سال حکومت کی پینتالیس برس کی عمر پائی

العزیز باللہ بن المعز لدین اللہ المخاطب بہ نزار

اس خلیفہ نے انتہاے مغرب افریقہ تک لشکر کشی کی ہر ایک لڑائی میں فتح پائی [illegible] شہر
اس نے آباد کیا اور مسجد جامع ازہر تعمیر کی حکومت و دولت میں اس نے اپنے باپ دادا سے بڑھ
کر اسقدر ترقی کی کہ اہل تواریخ اسکو پہلا بادشاہ خاندان اسماعیلیہ کا تصور کرتے ہیں اس
خلیفہ نے مصر کو دار الخلافت بنایا و دیار مغرب و شام و مصر و اسکندریہ میں اپنا انتظام رکھا
اسکے وقت الپتگین سپہ سالار لشکر [illegible] کا حسن بن احمد قرمطی کی مدد سے مصر پر چڑھ آیا اور [illegible]

اور ایک شاخ اس فرقہ کی شیعہ ششش رست تہے وہ صرف علے اور حسن اور حسین اور علی اور باقر
چہار اماموں کو امام جانتے تہے اور کہتے تہے کہ امام جعفر پر امامت ختم ہوئی اسمٰعیل یا موسیٰ کاظم کو [illegible]
حاصل نہین ہوئی عبد اللہ نے جب اس مذہب کے مسایل بخوبی جاری کئے اور ہزارون آدمی [illegible]
مذہب مین داخل کر لئے تو اپنا خطاب اسنے مہدی مقرر کیا ابو عبد اللہ نے پہلے پہل بغاوت کا
جہنڈا شمالی علاقہ افریقہ مین کہڑا کیا اور دعوی کیا کہ مین اصلی اور حقیقی وارث علی اور فاطمہ
کا ہون اور مہدی میرا خطاب ہے پس جو میری پیروی کریگا نجات پائیگا اور جو منکر ہوگا دوزخ
مین بہیجا جائیگا ہزارون آدمی اسکے پیرو و مرید اسوقت اسکے ہمراہ تہے اور اسنے بہت سا ملک
اپنی تحت حکومت مین کرکے قیروان شہر کو دار الحکومت بنایا اور حکم دیا کہ ایک نیا شہر
آباد ہو کر اوسکا نام مہدیہ رکہا جای جب وہ آباد ہوا تو دار الخلافت وہ قایم ہوا کسقدر
مدت تک ابو عبد اللہ کے تحریک قایم رہی اوسنے ابو القاسم محمد اسماعیلی کو ولیعہد کیا ٭

ابو القاسم محمد مہدی اسماعیلی

سنہ ۲۹۶ھ مین یہہ تخت نشین ہوا اسنے اسماعیلی مذہب پہیلانے مین بہت سی کوشش
کی ممالک اندلس و قیروان و طرابلس وغیرہ مین اسنے اپنی حکومت بخوبی قایم کرلی اور اپنے بیٹے
قایم کو اسنے مصر کی تسخیر کو بہیجا یہہ خبر پاکر مقتدر خلیفہ عباسی نے مونس نام ایک امیر کو فوج
کے ساتھ اسکے مقابلہ کو مامور کیا عند المقابلہ مونس نے شکست پائی اور مصر کی ولایت مہدی
کے قبضہ مین آ گئی چوبیس سال اسنے حکومت کی آخر باسٹہ برس کی عمر مین مر گیا۔

القایم بامر اللہ بن مہدی علوی اسماعیلی

سنہ ۳۲۲ مین محمد مہدی مر گیا اور حکومت قایم اوسکے بیٹے نے پائی اوسکے وقت یزید نام
ایک خارجی نے خروج کیا اور بہت لشکر جمع کرکے قیروان پر چڑہ آیا قایم محاصرہ مہدیہ مین [illegible]
اور اوسی محصوری کی حالت مین بارہ سال کی حکومت کرکے سنہ ۳۳۴ مین مر گیا۔

المنصور باللہ بن قایم بامر اللہ اسماعیلی

تہے کہ وہ ان مسائل کے مضامین کسیکے آگے ظاہر نکرے دوسرے درجہ مین امامت کی معنی اور اوسکی خاصیت
کردہ خداے کرار سے تہے بتلائی جاتی تہی تیسرے درجہ مین تعداد اماموں کی کہ وہ سات ہین اور اونپر
وحی نازل ہوتے تہے اور یہہ کہ ہر ایک امام نے اپنے پہلے امام کے مسائل منسوخ کر دیئے اور اسماعیل ساتوان
امام سب سے برابر رتبہ و مدارج مین تہا شاگرد کو تعلیم دیجاتی تہی چوتہے درجہ مین یہہ تعلیم ملتی تہی کہ ابتداے
پیدایش دنیا سے خدا تعالے نے سات شارع پیدا کئے ہین اور اون سب پر وحی نازل ہوتی رہی اور انمین سے
ہر ایک نے اپنی پہلی شارع کی شریعت منسوخ کردی یا تبدیل کردی اور وہ سات پیغمبر تہے جو کہہ وہ کہتے
تہے خدا کی رضی کے موافق کہتے تہے اور اون ساتون کو حکم بولنی کا تہا اون کے نیچے سات پیغمبر اور ہوئے
ہین جنکو بولنے کا حکم نہ تہا وہ خاموش پیغمبر گزرے ہین متکلم سات پیغمبر یہہ تہے - آدم - نوح
ابراہیم - موسے - عیسے - محمد - اسمٰعیل بن جعفر صادق اور ساکت پیغمبر یہہ تہے شیث - سام - اسمٰعیل
بن ابراہیم خلیل اللہ ہارون - شمعون - بطرس - محمد بن اسمٰعیل بن جعفر پانچوین درجہ مین یہہ تعلیم
ہوتی تہی کہ ہر ایک نے ان ساکت پیغمبرون سے بارہ بارہ اپنے شاگرد یا داعی مقرر کئے تہے تاکہ وہ
مذہب حق کی تعلیم زمانہ کو دین اور بارہ شاگردون کا رتبہ اون سات پیغمبرون سے درجہ دوم کا
تہا - چھٹے درجہ مین یہہ تعلیم ہوتی تہی کہ شاگرد کو چاہیئے کہ اپنے معلم کو جان سے زیادہ عزیز رکہے
اور اسکے حکم کو خدا کا حکم تصور کرے ساتوین درجہ مین توحید الٰہی کی تعلیم ہوتی تہی خصوصاً وہ
مسائل جو متعلق علم الٰہیات کے ہین ان سات درجون کے علاوہ اور دو درجہ تہے اون مین سے
ایک مین تو یہہ سکہلایا جاتا تہا کہ افعال انسان کے غیر معتبر ہین اونکا حسن و قبح سب بیجا ہے اور کسی
بات کا اعتبار نہ چاہیئے دوسرے مین یہہ تعلیم ہوتی تہی کہ کسی بات کا اعتبار نکرو کسی چیز پر یقین کو
دخل نہ دو سب کو نیست و نابود سمجہو صرف دین کے حاصل کرنے مین کوشش کرو اور شیعہ اثنا عشریہ
و بارہ اماموں کے امامت کے معتقد ہین یہہ فرقہ اونکے برخلاف تہا صرف سات امام مذکورین کو امام
بلکہ پیغمبر جانتے تہے موسے کاظم بن جعفر صادق اسمٰعیل کے بہائی کے ساتہہ اس فرقہ کی عداوت
تہی سو واسطے انکا خطاب فرقہ سبعیہ قرار پایا تہا فرقہ اہل سنت و جماعت ان کو ملاحدہ کہتی تہے

بانی اس فرقہ کا عبداللہ ابن سبا یہودی باشندہ شہر اہواز صوبہ خوزستان ملک فارس کا تھا جب
عربوں نے فارس کو فتح کیا وہ بھی بظاہر مسلمان ہوا مگر اپنے دلی دشمن اہل اسلام کا تھا اوس نے
پایا کہ کسی طرح مسلمانوں کی آپس میں کسی نئے مذہب کے ایجاد سے تفرقہ ڈالا اور اوس تفرقہ میں خود
دولت و حکومت حاصل کرے آخر اوس نے یہہ موقع پایا کہ جب امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اپنے
دو بیٹوں اسماعیل و موسی کاظم میں سے اسماعیل بڑے بیٹے کو امامت سے محروم کر کے چھوٹے بیٹے
موسی کاظم کو عہدہ بخشا تو اسماعیل نے باپ کے برخلاف ہو کر علیحدہ دعوی امامت کا کیا اور بہت سی
جماعت نے اتباع کر لی تو عبداللہ ابن سبا بھی اسماعیلی فرقہ کا داعی مقرر ہوا اس نے ایک کتاب سات
باب میں تصنیف کی اور ایک مکان سات درجہ کا تعمیر کیا جو کوئی اوس مذہب میں داخل ہوتا اوسکو اوس
گھر کے ایک ایک درجہ میں کتاب کے ایک ایک باب کی تعلیم دی جاتی تھی اور اس مذہب کے طالب کو تاکید
بلیغ کیجاتی تھی کہ وہ راز اس مذہب کی تعلیم کا کسی کے روبرو ظاہر نہ کرے چنانچہ وہ کبھی ظاہر نہیں کرتا
تہا غرض اوس مذہب کا یہہ تہا کہ خلافت و امامت کا حق بنی فاطمہ کو پہنچتا ہے یہ خلفا تمام سرزمین
کی حکومت کے مستحق ہیں الغرض مذہب حق اپنے ذریعہ سے تمام زمانہ میں پہیلایا ہے اور امامت
منحصر سات اماموں علی حسن حسین زین العابدین باقر جعفر و اسماعیل پر منحصر ہے ساتواں خلیفہ اسماعیل سب سے
بڑا مرتبہ میں تہا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبروں سے مدارج میں اعلے تھے خدا نے سات
آسمان پیدا کئے اور سات زمینیں اور سات ستارے اور سات ولایتیں سات روز ہفتہ کے امام
بہی سات ہیں ساتوں امام اسمٰعیل پر امامت ختم ہوئی یہ لوگ یعنی اسماعیلی لوگ ان ساتوں اماموں کو
صرف امام ہی نہیں جانتے تھے بلکہ اولوالعزم پیغمبر کہتے تھے اور ان کا دلی عقیدہ تھا کہ ان پر وحی
نازل ہوتی تھی خاتم المرسلین و خاتم الائمہ اسماعیل بن جعفر صادق کو کہتے تھے وہ گروہ سات درجہ
کا مکان جو تعمیر ہوتا اوسکے ہر ایک درجہ میں تفصیل ذیل تعلیم ہوتی تہی پہلے درجہ میں مبتدی کو
قرآن کے مسائل پر شک اور شبہات کئے اور شکوک پیش کئے جانے شروع کئے جاتے تہے اور
اونکے جوابات بہی اون کے ساتھ ہی سکہلائے جاتے تھے اور طالب مذہب کے [illegible]

شیراز پر چڑھ آیا یہہ اُسکے خوف سے اہواز کو بھاگ آیا اُس نے اسکا تعاقب کیا اور وادی نمک مین دونو
کا مقابلہ ہوا ملک رحیم شکست کھاکر واسط کو چلا گیا ۴۴۳ھ مین ملک رحیم نے دوبارہ شیراز پر یورش
کی اور قابض ہوا ابو منصور بھاگ کر فیروزآباد کو چلا آیا اسکی غیبت مین قیام بن خلیفہ قائم بامر اللہ
اور طغرل بیگ کی دوستی قایم ہوگئی اور شاہ سلجوقی بارادہ جانے مکہ و مدینہ کے بغداد مین آیا
ملک رحیم یہہ خبر پاکر طغرل بیگ کے آنے سے اول ہی بغداد مین پہونچا جب طغرل بغداد مین پہونچا
اتفاقات سے سلجوقیون اور دیالمہ مین فساد ہوگیا اور بڑی بھاری لڑائی ہوکر ملک رحیم
مقید ہوا اور قید مین ہی مرگیا +

ابو منصور فولاد ستون بن ابو کالنجار دیلمی

خسرو فیروز کے قید ہوجانے کے بعد ابو منصور و ابوسعید دونو بھایون مین عداوت قایم
ہوئی ابو منصور نے ابوسعید کو فریب سے قتل کرڈالا اور حکومت کل فارس کی ابو منصور پر قایم
ہوگئی اُس نے اپنے باپ کے وزیر صاحب عادل کو ناحق قتل کرادیا اس لئے فضل بن حسن سپہ سالار نے
اُس پر خروج کیا اور بہت سی لڑایون کے بعد ابو منصور قید مین آیا اور اُسی قید مین مرگیا ۴۴۸ھ
مین فارس کے ملک مین سلجوقی سلطنت ہوگئی اور فضل بن حسن نے شاہ الپ ارسلان کی خدمت مین
جاکر فارس کا ملک بطور اجارہ کے لے لیا اور جمعیت بہم پہونچاکر باغی ہوگیا اُسکی سرکوبی کے لئے
خواجہ نظام الملک مامور ہوا اور فضل بن حسن گرفتار ہوکر قلعہ اصطخر مین بھیجا گیا۔

ابو علی کیخسرو بن ابو کالنجار دیلمی

بعد خرابی و ابتری سلطنت دیالمہ کے ابو علی کیخسرو الپ ارسلان سلجوقی کی خدمت مین حاضر ہوا اور
گذارہ کی درخواست کی سلطان نے علاقہ نوبندجان اُسکو جاگیر مین عطا کیا اور وہ مدت العمر وہان رہا
آخر ۴۸۷ھ مین مرگیا اُسکے بعد آل دیالمہ سے کوئی نامور پیدا نہوا

تیرہوان چمن — فرقہ اسماعیلیہ فاطمیہ کے بیان مین

لیا اگر باوجود اسقدر امداد کی ابو الفوارس نے ابو سعید طاہر کے کچھ قدر نہ کی اس لیے وہ ناراض ہو کر
چلا آیا اسکے آتے ہی سلطان الدولہ پھر بغداد سے شیراز کو آیا اور ابو الفوارس شیراز کو چھوڑ کر
کرمان میں پہونچا اور بسبب تعاقب سلطان الدولہ کے کرمان سے ہمدان گیا اور شمس الدولہ فخر الدولہ کے
بیٹے سے مدد طلب کی اوس نے فریقین میں صلح کرادی اس شرط پر کہ ابو الفوارس بدستور کرمان میں رہے
۴۱۱ھ میں لشکر عراق و بغداد کا شرف الدولہ کے ساتھ ملگیا اور اسنے ایسا زور پکڑا کہ آپس میں بھائیوں
کے یہہ بات قرار پائی کہ شرف الدولہ عراق عرب میں امیر الامرا ہو سلطان الدولہ فارس و اہواز
میں سلطنت کرے اور ابو الفوارس کرمان کا حاکم ہو خلیفہ بغداد نے شرف الدولہ کو شاہنشاہی
کا خطاب دیا اور اوس نے عزور میں آکر خطبہ سے سلطان الدولہ کا نام نکالدیا جلال الدولہ دوسرا بھائی
سلطان الدولہ کا بھی اسکی متابعت سے نکلگیا اہواز میں اسکی لشکر ترک نے اسی کے خزانہ کو لوٹ
لیا اس غم و غصہ میں سلطان الدولہ ۴۱۵ھ میں مرگیا اوسوقت ابو کالنجار اسکا بیٹا اہواز میں تھا ابن
مکرم وزیر نے اسکو شیراز میں بلایا ابھی وہ آنے نہیں پایا تھا کہ ابو الفوارس نے کرمان سے آکر شیراز
لے لیا یہہ خبر پاکر ابو کالنجار بڑے لشکر کے ساتھ شیراز آیا اور ابو الفوارس اسکی آنے کی خبر سنکر کرمان
کو بہاگ گیا اور ابو کالنجار تخت نشین ہوا۔

ابو کالنجار بن سلطان الدولہ بن بہاء الدولہ

یہہ بادشاہ جب فارس میں تخت نشین ہوا فارس کا خزانہ بسبب غارت ابو الفوارس کے بالکل
خالی تھا اور فوج متقاضی تنخواہ کی تھی اسلئے فوج کے ہاتھہ سے یہہ بھاگ کر نوبندجان کو چلا گیا
اور ابو الفوارس دوبارہ شیراز میں قابض ہوا اور ابو کالنجار کا تعاقب کیا خیر خواہوں نے درمیان آکر
یہہ بات ٹھہرائی کہ شیراز و کرمان کا بادشاہ ابو الفوارس رہے اور ابو کالنجار اہواز کی حکومت
پر کفایت کرے اس تجویز کے بعد ابو الفوارس نے شیراز میں بڑے بڑے ظلم کئے اور امرا اوس سے
تنگ آکر ابو کالنجار کے پاس چلے گئے اون کے کہنے سے ابو کالنجار بڑے اجتماع کے ساتھہ شیراز
پر چڑھہ آیا اور ابو الفوارس کو شکست دیکر دوبارہ بادشاہت پائی آخر سنہ ۔۔۔ میں جالسیر

اپنے پاس بلایا اور اپنی طرف سے فارس کی تسخیر کے لئے مامور فرمایا اونہی نے فارس کو فتح کیا اور اپنے
خود شیراز میں جاکر تخت حکومت پر اجلاس کیا ابو نصر بن عز الدولہ بختیار شیراز سے بھاگ کر دیلم کو چلا
گیا اور موفق بن اسماعیل کے ہاتھ گرفتار ہوکر قتل ہوا سنہ ۴۰۳ ہجری میں بہاء الدولہ صرع کی بیماری میں
بیمار ہوا چوبیس سال سلطنت کرکے مرگیا بیالیس سال نو مہینے عمر پائی -

مجد الدولہ بن فخر الدولہ دیالمی

فخر الدولہ کے مرنے کے بعد مجد الدولہ رے کے ملک میں بادشاہ ہوا کل اختیار سلطنت کا
سیدہ والدہ کی والدہ کے ہاتھ میں رہا چند ماہ کے بعد اس نے والدہ کو قید کرلیا اور وہ قید سے بھاگ
گئی اور خوزستان کے حاکم بدر بن حسنویہ سے مدد لیکر پھر رے میں آئی اور عند المقابلہ مجد الدولہ اپنے بھائی
کے ساتھ قید ہوا اور سیدہ بادشاہ ہوئی مگر چند مدت کے بعد پھر سیدہ نے اسکو قید سے چھوڑکر بادشاہ
بنایا اور خود مختار کل رہی جب وہ مرگئی تو اسکے ملک میں طرح طرح فساد برپا ہوئی سنہ ۴۲۰ھ
میں سلطان محمود غزنوی نے رے پر حملہ کیا پہلے اس نے مازندران کو لیا پھر رے میں آیا اور
مجد الدولہ اپنے بیٹے ابو دلف کے ساتھ محمود کا قیدی ہوا اور چند پشت کا اندوختہ خزانہ دیالمہ
کو محمود نے لیا اور رے کے تخت پر اپنا تسلط کیا ؛

سلطان الدولہ بن بہاء الدولہ دیلمی

جب بہاء الدولہ ارجان میں وفات پائی سلطان الدولہ تخت نشین ہوکر شیراز میں آیا اور
اپنے بھائی جلال الدولہ کو بصرہ میں بھیجا دوسرے بھائی ابو الفوارس کو کرمان کا حاکم بنایا مگر
ابو الفوارس کرمان میں جاکر باغی ہوگیا اور لشکر لیکر شیراز کو آیا اور سبب اسکے کہ سلطان الدولہ
اسوقت بغداد میں تھا شیراز پر متسلط ہوگیا یہ خبر پاکر سلطان الدولہ شیراز میں آیا اور ابو الفوارس
کو شکست دی وہ شکست کھاکر کرمان کو بھاگ گیا سلطان الدولہ نے اسکا تعاقب کیا وہ کرمان سے [illegible]
اور غزنہ [illegible] محمود غزنوی سے مدد طلب کرکے ہوئے اپنے بیٹے ابو سعید [illegible] کو اسکے
[illegible] کی مدت پہلے کرمان کو مسخر کیا پھر فارس و شیراز اپنے قبضہ میں

نے اسپر ہی کفایت نہ کی اور بغداد مین لشکر لیجاکر صمصام الدولہ کو قید کرلیا اور اُسکے کُل ملک [illegible]
ہوگیا سنہ ۳۷۹ مین بیمار ہوکر مرگیا ابوعلی نصر اسکا بیٹا فارس مین تخت نشین ہوا۔

صمصام الدولہ بن عضد الدولہ دیالمی

عضد الدولہ کے مرنے کے بعد چار سال تک اسنے امیر الامرائے بغداد کی پہر شرف الدولہ کی ق[ید]
مین بمقام شیراز گرفتار رہا شرف الدولہ جب مرگیا اسنے رہائی پائی اور بہت سا لشکر جمع کرکے فارس
پر قابض ہوگیا یہہ خبر پاکر بہاؤ الدولہ نے بغداد سے چڑہائی کی اور چند لڑائیون کے بعد یہہ تجویز قرار پائی
کہ فارس اور راجان کا علاقہ صمصام الدولہ و خوزستان و عراق عرب بہاؤ الدولہ کے متعلق ہو سنہ ۳۸۰
مین عز الدولہ بختیار کے بیٹون نے جو فارس مین قید تہے قلعدار کی سعی سے رہا ہوکر بڑا فساد برپا کیا صمصام الدولہ
نے ابوعلی استاد کو اُنکی گرفتاری کو مامور کیا اور چہہ کس گرفتار ہوکر دو کس گردن مارے گئی اور چار کس
پہر قید ہوئی اس واقعہ کے بعد صمصام الدولہ و بہاؤ الدولہ کے آپس مین پہر عداوت قائم ہوئی اور
ابوعلی صمصام الدولہ کیطرف سے میدان مین بہیجا گیا ابہی یہہ مقدمہ فیصل نہین ہونے پایا تہا کہ
صمصام الدولہ قتل ہوا باعث اسکے قتل کا یہہ تہا کہ صمصام الدولہ نے حکم جاری کیا تہا کہ جو امیر
حسب و نسب مین خاندان دیالمہ کے ساتہہ نہ ملتا ہو وہ عہدہ سے برخاست ہو جاگیر اوسکی ضبط ہو سلئے
بڑے بڑے اہلکار و امراؤ عہدون سے برخاست ہوکر خوار و زار پہرنے لگے جب کل فوج صمصام الدولہ
کی بہاؤ الدولہ کے مقابلے کے لئے ابوعلی کے ساتہہ چلی گئی اور وہ اکیلا رہ گیا تو وہ برخاست
شدہ نوکر جمع ہوگئے اور چارون بیٹے بختیار کے اونہون نے قید سے چہوڑا کر افسر بنائے اور بلوا کر
صمصام الدولہ کو بمقام دودیان جو شیراز سے بفاصلہ دو فرسنگ کے ہی پکڑ کر ابو نصر بختیار [کے]
بیٹے کے پاس لے گئی ابو نصر نے اسکو معہ اسکی والدہ کے قتل کردیا ۔

بہاؤ الدولہ نصر بن عضد الدولہ دیالمی

[صمصام ال]دولہ کے بعد یہہ امیر الامرائے بغداد کا ہوا اسنے سنہ ۳۸۱ مین خلیفہ طائع باللہ کو معزول
[کرکے قاد]ر باللہ کو خلیفہ بنایا اور صمصام الدولہ کے مرنے کے بعد ابوعلی اسکے سپہ سالار کو اسنے

جو فخر الدولہ کے ساتھہ سازش رکھتے تھے ابوالحسین کو پکڑ کر فخر الدولہ کے پاس بھیجدیا اور وہ
فخر الدولہ کی زیست تک قید مین رہا فخر الدولہ کے دربار مین بڑا کارگذار امیر اسماعیل بن عباد تہا
اسنے بڑی بڑی جانفشانیان کین طبرستان وغیرہ ملکون کو اسنے بزور شمشیر لیا مگر فخر الدولہ
نے اسکی کچھہ قدر نہ کی جب وہ مرگیا اسکا کل مال لے لیا اسکی اولاد کو ٹکڑے کا محتاج کر دیا اس
بادشاہ نے رعایا پر اضعاف محصول لگا کر بڑا خزانہ جمع کیا مگر مرتی دفعہ کفن بھی اسکے نصیب
نہوا اسکے مرنیکا واقعہ اسطرح وقوع مین آیا کہ ۳۸۷ھ مین یہہ قلعہ طبرک کے مفتوح کرنے کے لئے
گیا وہان اسنے گاے کے گوشت کی کباب کہالئے اور قولنج کی بیماری مین گرفتار ہوکر ایک ہی
دن مین مرگیا اسکی بیماری کے وقت خزانہ کی تالی اسکا بہائی مجد الدولہ لیکر ری کو بسبب
کسی ضرورت کے چلا گیا اور شہر والون نے اسکے لشکر کے غارت کے خوف سے شہر کے دروازے
بند کر لئے ہر چند کفن کی تلاش مین دوڑے مگر بادشاہ کی میت بسبب نملنے کفن کے دفنائی نگئی اور
ایسی بدبو پہیلی کہ کوئی نزدیک جا نہین سکتا تہا آخر اونہین کپڑون مین جو
اسکے بدن پر تھے دفنایا گیا۔

شرف الدولہ ابوالفوارس شیرزیل بن عضد الدولہ

[illegible] کے مرنے کے وقت یہہ کرمان مین تہا وہان سے فارس مین آکر تخت نشین ہوا
[illegible] وزیر کو اسنے قتل کیا اپنے بہائی صمصام الدولہ کا مخالف ہوکر خطبہ
[illegible] کر دیا اسلیئے صمصام الدولہ نے بغداد سے ابوالحسین حاجب کو
[illegible] کے مقابلے کے لئے مامور کیا مگر اسنے شکست کہائی [illegible]
[illegible] کی اور صمصام الدولہ مغلوب ہوکر [illegible]
[illegible] اسکے بہائی جو صمصام الدولہ کی قید مین تہا
[illegible] کے نام قرار پائی بغداد کے خطبہ و سکہ مین
[illegible] کے نام کے اوپر لکہا جاے مگر شرف

نہایت آرام کے ساتھ بسر کیا کیونکہ اسکا باپ رکن الدولہ اصفہان کا اور معز الدولہ اسکا چچا اہواز
و خوزستان و بغداد وغیرہ کا بادشاہ تھا اور محمد بن الیاس والی کرمان اسکا مطیع تھا معز الدولہ کی مرنے
کے بعد یہہ خود بغداد مین گیا اور عز الدولہ بختیار برادرزادہ اور اُسکے بھائیون کو مغلوب کرکر خلیفہ
طایع باللہ پر اختیار پایا مگر پھر اپنے باپ رکن الدولہ کی کہنی کی موجب بختیار کو بدستور بغداد مین مختار بنا کر
چھوڑ آیا رکن الدولہ کے مرنے کے بعد یہہ پھر بغداد مین گیا اور عز الدولہ بختیار کو قتل کرکے موصل مین
پہونچا اور سیف الدولہ ہمدانی والی حلب کو تابعدار بنایا تمام ملکون مین سڑکی بڑی نہرین کنوئین دیر اور
سرائین بنوائین ملک کو آباد کیا مکہ و مدینہ و کربلا و نجف کی مجاورون کو بڑی بڑی جاگیرین دین نصر بن
ہارون اپنے وزیر نصرانی کے کہنے کے بموجب کئی ایک شہرون مین گرجا و عبادتخانی نصاریٰ کے
بھی تعمیر کئے خاص بغداد مین ایک شفاخانہ بنوایا اسکی عمارت مین بہت روپیہ صرف فرمایا آخر ۳۷۲ھ
مین چونتیس سال کی سلطنت کے بعد صرع کی بیماری سی مر گیا سینتالیس سال کی عمر پائی

موید الدولہ بن رکن الدولہ دیلمی

اپنے باپ کی تقسیم کے بموجب یہہ اصفہان کے ملک پر قابض تھا اسکی فخر الدولہ اپنے بھائی کے
ساتھہ سخت عداوت ہو گئی اسلئے اس نے عضد الدولہ کی حمایت سے فخر الدولہ کو ری اور جرجان کے
ملک سے بیدخل کر دیا فخر الدولہ خراسان مین گیا اور ہیر نوح سامانی سی مدد لیکر آیا مگر کامیاب ہوا اور
اپنے اور اُسکے ملک پر قابض ہو کر سلطنت کرتا رہا آخر ۳۷۳ھ مین مر گیا۔

فخر الدولہ بن رکن الدولہ دیلمی

موید الدولہ کے مرنے کے بعد اُسکی قلمرو مین یہہ بادشاہ ہوا صمصام الدولہ بن عضد الدولہ نے
اسکے لئے خلعت گران بہا خلیفہ سے حاصل کرکے بھجوایا ابو الحسین بن عضد الدولہ نے اہواز مین
خطبہ و سکہ اسکی نام کا جاری کیا ۳۷۶ھ مین شرف الدولہ نے فارس سے اہواز پر حملہ کیا ابو الحسین
اپنے بھائی سی شکست کھا کر فخر الدولہ کے پاس چلا آیا اور فوج مدد کو لیکر پھر اپنے ملک پر قابض ہوا
تھوڑی مدت کے بعد ابو الحسین اور فخر الدولہ کے باہم عداوت پیدا ہوئی اور ابو الحسین کے امرا نے

یہ بادشاہ تیسرا بیٹا بویہ کا ہے ۳۲۰ھ میں یہ عماد الدولہ کے حکم سے کرمان کی ولایت کے لینے کے لئے مامور ہوا پہلے اسنے سیرجان کے علاقہ کو لیا پھر محمد بن الیاس کے قبضے سے کرمان کو چھڑایا پھر اہواز میں آکر خلیفہ کے عامل کو وہاں سے نکالا ۳۳۶ھ میں اسنے واسط کے لینے کا ارادہ کیا یہ خبر پاکر خلیفہ نے توزون سالار کو اسکے مقابلہ پر مامور کیا اسنے اسکو شکست دی ۳۳۴ھ میں یہ [illegible] بغداد گیا اسوقت ابن شیرزاد خلیفہ کا کل مختار تھا وہ اسکے خوف سے بھاگ گیا اس نے خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور اختیار کل خلافت کا اپنے ہاتھ میں لیا بلکہ یہاں تک اختیار پایا کہ خلیفہ کی خرچ کے لئے اسنے پانچہزار درہم یومیہ مقرر کردیا کچھ مدت کے بعد یہہ مکتفی خلیفہ سے ناراض ہوا اسکو معزول کرکے مطیع باللہ کو خلافت دی اسوقت ابن شیرزاد کے کہنے کے بموجب ناصر الدولہ موصل سے بغداد میں آیا اور باہم جنگ ہوکر صلح ہوگئی اور معز الدولہ کو لشکر لیکر [illegible] ہوا پھر موصل کو گیا اور ناصر الدولہ پر غالب آکر موصل پر قابض ہوا پھر رکن الدولہ کے کہنے کے بموجب بارادہ مقابلہ لشکر خراسان جرجان کو گیا اور وہان سے پھر کر بغداد میں آیا چونکہ یہہ بادشاہ شیعہ مذہب تھا اسنے حکم دیا کہ مساجد کے دروازوں پر [illegible] معاویہ و یزید وغیرہ کے نام پر لعن کندہ ہوکر لگائے جائیں چونکہ خلیفہ اسکا محکوم تھا وہ اس حکم کو نہ روک سکا اس بات پر بغداد میں بڑا فساد ہوا آخر محمد بن مہدی وزیر کی تجویز سے [illegible] کہ اس میں کسیکا نام نہ ہو صرف یہہ عبارت کندہ کیجائے [illegible] ۳۵۶ھ میں معز الدولہ مرگیا اسکے بیٹے عز الدولہ نے [illegible] سلطنت کا استقلال اپنے ملک [illegible]

عضد الدولہ بن رکن الدولہ دیلمی الملقب بابو شجاع

[illegible] عضد الدولہ اسکا ولیعہد فارس کا بادشاہ ہوا [illegible] آخر کی [illegible] کو گیا اور [illegible] ۳۳۸ھ [illegible] بیٹا [illegible] منتخب کیا [illegible]

ہوا چہت کیطرف دیکہہ رہا تہا کہ ناگاہ چہت مین ایک سانپ نظر آیا اور چہپ گیا سانپ کے مارنیکی لیے چہت کو کہدوا تو
کچہہ خزانہ اور کپڑا وہان سے نکلا خزانہ تو اوسنے فوج کو دیا اور کپڑے مین چاہا کہ چند پوشاک بنے اسلیے اس ارادے پر یاقوت
کے خاص درزی کو بلایا درزی کے پاس ایک لوہے کا گز تہا وہ اس نے ہاتہہ مین لے لیا اور اتفاقا
حسنہ سے اسکی زبان سے نکلا کہ خاین اور غاصب آدمی کو اسی گز کے ساتہہ مارنا چاہیے چونکہ درزی
کے پاس یاقوت کے خزانہ کے سترہ صندوق امانت تہے اس نے جانا کہ یہہ اشارہ امیر میری طرف کرتا ہے
یہہ سوچکر وہ کانپنے لگا اور کہا کہ میرے پاس سترہ صندوق امانت ہین وہ لیجیے زیادہ تاب
ہوجائے تو گنہگار رہون عماد الدولہ نے وہ خزانہ لے لیا اور مرفہ حال ہوگیا جب یہہ خبر مرداویج کو ملکشاہ
مین پہونچی اسکو حسد ہوا اور لشکر اسکی گرفتاری کو مامور کیا مگر وہ انہین دنون مین اپنے غلامون
کے ہاتہہ سے مارا گیا اسکے مرنے کے بعد عماد الدولہ نے اپنے بہائی حسن کو رکن الدولہ کا خطاب دیکر عراق
عجم کی تسخیر کو بہیجا اور دوسرے بہائی احمد کو معز الدولہ کے خطاب سے مخاطب کر کے مملکت کے وسیع
کرنے پر مامور کیا اس نے کرمان فتح کیا بغداد مین جاکر خلیفہ کی دولت پر غلبہ پایا سنہ ۳۳۴ مین عماد الدولہ
نے عضد الدولہ رکن الدولہ کے بیٹے کو ولیعہد کیا اور خود سولہ برس حکومت کرکے سنہ ۳۳۸ مین مر گیا

رکن الدولہ حسن بن بویہ دیالمی

یہہ بادشاہ دوسرا بیٹا بویہ کا تہا اس نے عراق عجم کی سلطنت اپنے قبضہ مین کی اور سامانیہ
سلطنت کی بادشاہون کے ساتہہ اس نے بہت جنگ کی امیر وشمگیر کے ساتہہ بہی اسکی عداوت تہی
سنہ ۳۶۶ مین یہہ بیمار ہوا اور اپنی اولاد مین اپنی سلطنت اس نے اسطرحپر تقسیم کی کہ ولایت
فارس و کرمان و اہواز و نواحی بغداد عضد الدولہ عماد الدولہ کے ولیعہد کے نام قایم کی اور حکومت
ہمدان و علاقہ جبال و رے و طبرستان فخر الدولہ کو دی اور موید الدولہ تیسرے بیٹے کو صفہان
کا حاکم بنایا اور دو بیٹون کو حکم دیا کہ عضد الدولہ کے تابعدار رہین اور خود سولہ برس چہہ
مہینے حکومت کرکے سنہ ۳۶۶ مین مر گیا۔

معز الدولہ احمد بن بویہ دیالمی

شجرہ انکا فرمان کے بادشاہون کا یزدجرد بن شہریار سے ہو آخری بادشاہ عجم کا ہو ملتا ہے جب
مسلمانون نے ایران فتح کیا تو یہ لوگ بہاگ کر گیلان کو چلے گئے اور وہان ہی رہے انکا بزرگ
ابو شجاع المشہور بویہ تہا اسکے تین بیٹے علی حسن احمد تہے اس نے ایک رات خواب مین دیکہا کہ
میرے عضو تناسل سے ایک شعلہ آگ کا ایسا نکلا ہے جس سے تمام زمین روشن ہو گئی ہے اس نے اس
خواب کی تعبیر کسی منجم سے پوچھی جواب دیا کہ تیرے تینون بیٹے بادشاہ ہونگے چونکہ بویہ مفلس آدمی تہا
یہ سنکر اسکو یقین نہوا اور جانا کہ منجم ہنسی کرتا ہے چند سال کے بعد جب ماکان بن
کاکی نے طبرستان پر قبضہ پایا تو بویہ کے تینون بیٹے اسکے نوکر ہوئے پہر جب اسفار بن شیرویہ نے خروج
کیا اور ماکان کو شکست دیکر دیلمیون کے ملک پر قابض ہوا تو یہہ تینون اسکے متعلق ہو گئے
اسفار کے مقتول ہونے کے بعد جب مرداویج کا عہد آیا تو اس نے اپنی مملکت کو وسیع کیا ازندران
اور قزوین اور ابہر و زنجان و طارمین کو اپنے قبضہ مین لیا ہمدان مین قتل عام کی علی بن بویہ کو اسنے
اسکے بہائیون کے ساتھہ کرج کو بہیجا اور خود اصفہان کے محاصرہ مین مشغول ہوا اسوقت اصفہان
مین مظفر بن یاقوت معتمد خلیفہ کیطرف سے حاکم تہا اسنے مرداویج کے ساتھہ جنگ کیا شکست
کہا کر فارس مین اپنے باپ یاقوت کے پاس چلا گیا اسکی مدد کو یاقوت فوج لیکر آیا مگر اس دفعہ بھی
اور پہر بھی شکست کہائی اور بے اختیار بہاگا اسوقت علی بویہ اپنے بہائیون کے ساتھہ قہستان
مین تہا یاقوت نے ان کے ساتھہ لڑنا چاہا چونکہ انکے ساتھہ جمعیت کم تہی اسکی فوج کے چند آدمی
ہو کے ماری یاقوت کے پاس چلے گئے اس نے انکو [illegible] قتل کر دیا اس لئے علی کے ساتھہ
[illegible] فوج تن سے پر تیار ہو گئی اور پہلے لڑے کہ یاقوت شکست ہوئی یاقوت کا مال لوٹ کر
[illegible] بہیجا اور شیراز مین آکر حاکم بن بیٹہا۔

[illegible] بویہ المخاطب بعماد الدولہ دیلمی

[illegible] کے بعد داخل فارس ہو کر یاقوت کے سامنے مین ڈیرہ کیا
[illegible] کر کے سخت تقاضا کیا یہ اس اندیشہ مین تہا

آیا شہر والوں نے سیف الدین کو گرفتار کرا دیا بہرام نے اسکو بہت سی بے عزتی اور تشہیر کے بعد
قتل کیا جب علاؤالدین غوری نے یہہ حال سنا تو لشکر لیکر آیا اور بہرام شکست پاکر لاہور کو بھاگ
گیا اور اسی آفت و مصیبت زدگی کی حالت میں ۵۴۷ھ میں مر گیا اور اسکی مغلوبیت کے وقت علاؤالدین
نے غزنین میں آکر شہر والوں کو لوٹ لیا کل مکانات اور بڑی بڑی عمارتوں کو آگ لگا دی اور
شہر کے تمام علما و سادات و شرفا و مشائخ و امرا کو وہ پکڑ کر فیروز علاقہ غور میں لے گیا اور
قتل کیا گورستان شاہان غزنی کا بھی سے اوکھڑوا کر مردوں کی ہڈیاں جلا دیں سوائے قبر محمود
کے کوئی قبر سلامت نہ رہی ⁂

خسرو شاہ بن بہرام شاہ بن مسعود بن ابراہیم

علاؤالدین غوری کی قتل و تاراج کے بعد پنجاب سے یہہ غزنی میں گیا اور تخت نشین ہوا مگر خوف
غوریوں کے وہاں نہ رہ سکا اور لاہور کو چلا آیا سات برس تک وہ لاہور میں حکومت کرتا رہا اسوقت
حکومت اسکی صرف پنجاب و ملتان کے علاقہ پر تھی ۵۵۵ھ میں مر گیا —

خسرو ملک بن خسرو شاہ بن بہرام شاہ بن مسعود

یہہ بادشاہ آخری حاکم خاندان سلاطین غزنی کا ہے جو امر دہی میں طاق ہمت میں شہرہ
آفاق تہا اسنے بکمال مردانگی تمام پنجاب کے میدانی و کوہستانی ملک میں انتظام بخوبی کیا ہندوستان
میں بہی ہانسی حصار وغیرہ جہاں جہاں تک اسکے بزرگوں نے فتوحات کیں تہیں یہہ دوبارہ [illegible]
ہوگیا اور ارادہ فتح دہلی کا تہا مگر شہاب الدین غوری نے اسکو آرام سے بیٹھنے نہ دیا اور دو [illegible]
حملے کرکر اسکو براہ مکر و فریب قید کر لیا اسکے قید میں آنے کے بعد پہر کوئی بادشاہ اس خاندان کا
پیدا نہوا اور سلاطین غوریہ کی سلطنت ختم ہوگئی انسو نوے سال سلطان محمود کے تخت نشینی [illegible]
آخیر تک سلسلہ حکومت ان بادشاہوں کی شمار میں آتی ہے —

بارہواں چمن سلطنت آل بویہ کے ذکر میں جو شاہان دیالمہ بھی کہلاتے [illegible]

انکو شکست دی جب تک کہ مودود کی فوج غزنی سے نہ آگئی بخوبی قایم رہی آخر یہہ بادشاہ باہ رجب سنہ ۴۴۱ھ مین قولنج کی مرض سے مرگیا۔

عبدالرشید بن مسعود بن محمود غزنوی

مودود کے مرنے کے بعد بہلے علی بن مودود تخت نشین ہوا پہر وزیر کی سعی سے عبدالرشید بادشاہ ہوا اور علی معزول ہوا عبدالرشید نے طغرل حاجب کو جسکے بہن مودود کے نکاح مین تہی سیستان کا حاکم بنایا اُسنے وہان پہونچکر بڑا رتبہ بہم پہونچایا اور چاہا کہ بادشاہ بنجاوُن اس ارادہ پر فوج لیکر غزنی مین آیا اور عبدالرشید کو قتل کرکر خود تخت نشین ہوا اس نے سوا عبدالرشید کے اور بہی جسقدر شہزادے غزنی مین تہے پکڑکر مار دیئے یہہ حرکت اسکی ارا کین دربار کو پسند نہ آئی اور چالیس روز کے بعد سب نے ملکر اوسکو مار دیا۔

فرخ زاد بن مسعود بن محمود بن سبکتگین

طغرل نمکحرام کی قتل کے بعد امیروں نے فرخ زاد کو قید سے نکالکر بادشاہ بنایا اسکی وقت سلجوقی بڑی فوج لیکر غزنی پر چڑہ آئے اور عند المقابلہ شکست کہائی سپہ سالار سلجوقیون کا اور چند امراؤ کے ساتہہ فرخ زاد کی قید مین آیا اسلئے الپ ارسلان نے دوبارہ فوج جمع کی اور دوسری لڑائی بڑی دلجمعی کے ساتہہ لڑا اس مین غزنوی فوج بہاگ نکلے اور اسکے لشکر کے چند امیر سلجوقیون کی گرفتاری مین آئے آخر فریقین نے ایک دوسرے کی قیدی چہوڑ دیئے اور مقدمہ فیصل ہوا فرخ زاد نے چہہ برس سلطنت کے آخر قولنج کی بیماری سے مرگیا۔

ابراہیم بن مسعود بن محمود غزنوی

یہہ بادشاہ غزنوی خاندان مین بڑا عادل و سخی و رحم دل و بامروت مشہور ہے اس نے سلجوقیوں کے ساتہہ صلح کرلی اور خود لشکر لیکر ہندوستان کو گیا اور اتنی دور تک پہونچا کہ اسکے بزرگون مین سے کوئی نہین گیا تہا اس نے وہ ملک مفتوحہ جو ہندوون نے دوبارہ لے لیا تہا پہر اپنے قبضہ مین کیا قلعہ اجودہن فتح کرکر بڑا مال لیا ہند مین اسکو بڑی بڑی فتوحات حاصل ہوئین مراجعت کے وقت

قید کر دیا محمد نے اپنے بیٹے احمد کو سلطنت عطا کی لیکن کچھ عرصہ بعد یوسف بن سبکتگین اور علی خویشاوند
کے بیٹوں نے قلعہ میں جا کر سلطان کو شہید کر دیا نو برس گیارہ ماہ مسعود نے سلطنت کی اسی سنہ
میں مقتول ہوا اسکی قتل کے بعد پشاور کا علاقہ محمد کی فوج نے لوٹ لیا اس سے اور اسکے بیٹے
سے کوئی نہیں ڈرتا تھا یہ خبر جب مودود مسعود کی بیٹے نے بلخ میں پائی فوراً غزنی آیا بعد
محمد کمال اور احمد مفسد فوج کو ساتھ لیکر ننگرہار میں پہونچی باہم سخت لڑائی ہوئی آخر مودود نے
فتح پائی محمد اپنے دو بیٹوں احمد و عبدالرحمن کے ساتھ قتل ہوا علی خویشاوند اور یوسف کے بیٹے
اور توشتگین بھی مقتول ہوئی عبدالرحیم تیسرا بیٹا محمد کا جو اس فساد میں تھا قتل سے محفوظ رہا

مودود بن مسعود بن محمود غزنوی

مودود نے جب سلطنت پائی اسکا بھائی محدود اسکے برخلاف ہندو پنجاب میں لگ
اپنی سلطنت قائم کرتا تھا اسلئے مودود نے اپنی فوج لاہور کو روانہ کی اور خود بھی گیا مگر
قبل مقابلہ کے عید کے روز محدود بمرگ مفاجات مر گیا اور سب ہندو صوبوں پر بھی مودود کا
تسلط ہو گیا غزنی میں واپس آکر [illegible] اور انہی کے حاکم کو پناہ مطیع کیا اور ایک لشکر جرار غزنویوں
کے جنگ کے لئے خراسان کو مامور کیا اور ہرات الپ ارسلان چغر بیگ کا بیٹا مقابلہ پیش آیا اور
باہم لڑائی ہو کر غزنوی فوج کو شکست ہوئی اسلئے سلجوقی قندھار تک ملک کو غارت کرتے
ہوئے چلے آئے مودود نے دوبارہ فوج جمع کر کے سلجوقیوں کی سرکوبی کی اور کئی جنگ میں
غزنویوں نے فتح پائی ان خانگی فساد اور جھگڑوں کے سبب سے مودود ہندوستان کے انتظام
کیطرف سے بالکل بے خبر ہو گیا ہندوؤں کے دل میں پھر الوالعزمی پیدا ہوئی راجہ دہلی نے
پھر تھانیسر و ہانسی و کانگڑہ وغیرہ فتح کر لئے مندروں میں نئی مورتیں رکھوا دیں پوجا پھر
جاری ہوئی راجوں نے مستعد ہو کر لاہور کا محاصرہ کر دیا [illegible]
جمع ہو گئے [illegible]
کا خاتمہ ہو گیا [illegible]

سلطان مسعود بن محمود غزنوی

اِس بادشاہ نے جب تخت پایا احمد بن حسن میمندی کو وزیر بنایا ناظم خوارزم کو ماوراء النہر کے
فساد کے رفع کرنے کے لئے مامور کیا ناظم خوارزم نے پہلے بخارا مین جا کر شہر مفتوح کیا پھر سمرقند
گیا وہان علی تگین والی ماوراء النہر سے مقابلہ پیش آیا اور التونتاش والی خوارزم مارا گیا اور دونو
لشکرون مین صلح ہو گئی سنہ ۴۲۴ مین رے کے ملک مین بغاوت ہوئی صوبہ لاہور بھی خود سر
ہوا احمد بن حسن وزیر مر گیا ابو نصر احمد بن محمد وزیر بنا فوج جا بجا مامور ہوئی سنہ ۴۲۶ مین سلطان نے طبرستان
و جرجان پر چڑھائی کی اور مفسدون کو سزا دی اسی سال مین سلجوقی قوم نے خراسان مین زور پکڑا
مگر مسعود نے اونکا کچھہ خیال نہ کیا اور ہندوستان کیطرف چلا آیا اسکے پیچھے سلجوقیون نے بہت قوت
حاصل کر لی علاء الدین ابن کاکویہ نے رے مین خروج کیا ابو کالنجار مفسد نے طبرستان لے لیا مسعود
نے ہند مین آکر ہانسی کے قلعہ کو محاصرہ کیا فتح کر کے بہت سا مال لیا مندر گرائے بت توڑے واپسی کے
وقت مجدود اپنے بیٹے کو پنجاب و ملتان و ہانسی کا حاکم بنایا غزنی مین جا کر سنا کہ طغرل بیگ و
چغر بیگ سلجوقی نے خراسان کی بہت سے علاقے دبا لئے ہین یہہ خبر پا کر وہ بلخ تک گیا اور حکم دیا
کہ سردی کے موسم کے بعد سلجوقیون پر مہم ہوگی اب یہہ مہم ملتوی رہے یہہ کہکر واپس آیا پھر خبر
آئی کہ داود سلجوقی سرخس سے آکر بلخ پر حملہ کرنا چاہتا ہے ناچار مسعود پھر بلخ کو گیا اور چند معرکون
مین دشمنون کے ساتھہ لڑا مگر ایسا بیدل ہوا کہ مہم کو ناتمام چھوڑ کر واپس آیا اپنے بیٹے مودود کو
بلخ کی حکومت دی غزنین مین پہونچکر اس نے بہت سے امراء کیطرف سے بدظن ہو کر انکو قید کیا بہت سے
قتل کئے ابو نصر وزیر کو مودود کے پاس بلخ کو بھیجدیا اور خود تمام دولت و مال اندوختہ سلطان محمود
کا اونٹون پر لاد کر ہندوستان کو روانہ ہوا اسکی ان حرکات سے لوگ حیران تھے کہ آیا یہہ کیا کرتا ہے
ہند کی روانگی کے وقت اس نے اپنے بھائی محمد نابینا کو معہ اسکے تین بیٹون احمد و عبد الرحمن
و عبد الرحیم کے اپنے ساتھہ لے لیا جب دریائے سندھ سے اترا خزانچی اور خاص غلام اس سے برگشتہ ہو گئے [illegible]
اور اونھون نے خزانہ لوٹ لیا محمد نابینا کو قید سے نکالکر بادشاہ بنایا اور مسعود کو قلعہ گیری [illegible]

سومنات پر چڑہا یہہ ایک بڑا مندر ہندون کا حد جزیرہ نما گجرات مین ایک ٹیلہ پر واقع تہا ہر چاند رات
ہندو وہان ایک لاکہہ سے زیادہ جمع ہوتے گرہن روز پچاس لاکہہ تک اجتماع ہوتا خزانہ نقد
سونا چاندی جواہرات وہان اسقدر تہا کہ کسی بادشاہ کے خزانہ مین نہوگا ہزار برہمن وہان پوجاری و
خدمتگار رہتے دو ہزار گانو اسکے مصارف کے لئے راجون کیطرف سے وقف تہے بڑے بتکے سر پر دو سو
من وزنی سونے کی زنجیر لٹکتی تہی جسکے ساتہہ ایک سو من کا گہنٹہ تہا تین سو حجام تین سو قوال پانسو خوب
صورت عورتین ناچنے اور گانے والی وظیفہ دار حاضر رہتے مندر کا مکان بڑا سنگین لاکہون روپیہ کے
تیاری کا تہا کروڑون روپیہ کا جواہرات بتخانہ کی دیوارون مین نصب تہا محمود ملتان کے رستے سومنات
کو گیا رستے مین بڑے بڑے شہر فتح کئے صد ہا بت خانے گرائے جب وہان پہونچا بڑی فوج
مندر کی دیوارون پر تماشا دیکہتی انکو محمود کی فوج نے تیر برسا کر مار دیا اور سیڑہیان لگا کر
دیوارون پر چڑہ گئے مگر مندر کے اندر کی فوج کمال جانفشانی کے ساتہہ لڑتی تہی مسلمانون کو
دیوارون سے اوپر کر مندر مین جانے نہین دیتے تہے تین روز یہی حال رہا اتنے عرصہ مین باہر سے
بہی ہزارون ہندو اس مندر کی حامی آپہونچے اور بڑا اجتماع ہوکر لڑائی شروع ہوئی قریب تہا کہ
مسلمان بہاگ نکلین یہہ حال دیکہہ کر محمود نے اپنے لشکر کو مذہبی باتین کہہ کر لڑنے پر مستعد
کیا اور وہ ایسی لڑے کہ ہندو بہاگ گئے محمود نے مندر مین داخل ہوکر قتل عام شروع کی تمام بت
توڑے جب بڑے بتکے توڑنے کی نوبت آئی ہندون نے بڑی زاری کی اور کہا کہ سلطان
اس بتکے ہم وزن ہم سے جواہرات لیلے مگر اسکو بدستور رہنے دے سلطان نے نمانا اور اپنے ہاتہہ
سے گرز مار کر اسکو توڑا اسکے پیٹ سے اسقدر جواہرات نکلی کہ اسکے وزن سے کئی حصے زیادہ تہی بت
سفید پتہر کا بنا ہوا تہا پانچ گز لمبا تین گز زمین کے اوپر اور دو گز زمین کے اندر اسکے ٹکڑے
غزنین مین بہیجے گئے اور حکم ہوا کہ جامع مسجد کی سیڑہیون کے آگے ڈال دیے جائین بیس لاکہہ درہم
طلا اور بیشمار سونا غیر مسکوک اور چہپن ستون بت خانہ کے طلائی مرصع بالماس و یاقوت وغیرہ
اجناس دولت محمود کے ہاتہہ آئی پنجاہ ہزار سے زیادہ ہندو مقتول ہوئے اس فتح کے بعد

داخل ہوکر شہر لوٹ لیا بڑی بڑی عالیشان عمارتین گرادین اس شہر مین ایک بتخانہ تہا ۵ بت
اوسمین سونے کے تہے ایک بت کی دونو آنکھون مین دو یاقوت گران قیمت تہی پانچ پانچ ہزار
دینار سرخ کے تہے دوسرے بت کی ایک آنکھ مین یاقوت ازرق چار سو مثقال کے وزن کا تہا اور
سونا دونو بتون کا آٹھہ ہزار آٹھہ سو مثقال چار سو بت اوسمین چاندی کے بنے ہوئے تہے سلطان
نے وہ تمام دولت لشکر پر تقسیم کردی وہ بتخانات کو آگ لگادی آخر بیماری سفر بکمال تعجیل کر
شعبان کی تیسری [illegible] سلطان قنوج مین بیک جا پہونچا جاتے ہی شہر کو گہیر لیا اور دریا گنگا
کے کنارے سات قلعے تہے بنے ہوئے تہے سلطان نے ایک ہی روز مین وہ ساتون فتح
کئے شہر مفتوح کرکے لوٹ لیا راجہ نے بحالت ناچاری اطاعت منظور کی اور جان و مال سے امان مانگی
تین روز کے بعد اسکا شہر و خزانہ اسکو دیدیا وہان سے سلطان قلعہ جندپال کی طرف گیا اور
اسکو فتح کیا وہان سے لوٹ کر سلطان متہرا مین آیا شہر کو غارت کرکے ہزارون بت خانے جو وہان
ہو سکتے تہے برباد کئے اور بڑی دولت لیکر غزنین مین پہونچا اور ایک عالیشان مسجد غزنین مین
بنوائی سیزدہوان حملہ سلطان کا بندیر سنہ [illegible] مین راجہ انند کالنجر کے حاکم کی سرکوبی
کے لئے ہوا کیونکہ اسنے راجہ باتفاق اور راجون کے راجہ قنوج پر بعلت اطاعت سلطان کے
یورش کی تہی اوسنے سلطان کو اپنی مدد پر بلایا تہا سلطان اسکی تحریر پہنچتے ہی فوراً چڑہ آیا
مگر اسکے پہونچنے سے اول ہی راجہ قنوج کو قتل کرچکا تہا سلطان نے راجہ کالنجر کے شہر کو گہیر
لیا اسکے ایک مین بڑی زبردستی بیت کہین تمام شہر برباد کردیا مگر اس مہم کو بسبب کسی امر
ضروری کے ناتمام چہوڑ کر چلا آیا چودہوان حملہ سنہ [illegible] مین [illegible] کے ملک پر
[illegible] قنوج مین [illegible] کی مدد کی تہی اور سلطان کی طرف سے باغی ہوگیا تہا
[illegible] کو مفتوح کیا اور لوٹ لیا [illegible]
[illegible] تمام [illegible] کی حدود کے ساتہ [illegible] اور
[illegible] پندرہوان حملہ سلطان کا

اور ہزاروں کو مارا تمام سامان و خزانہ ہندوؤں کا لے لیا اس فتح کے بعد محمود قلعہ بھیم دنگر کوٹ
یعنی کانگڑہ کو گیا پہلے قلعہ کانگڑہ کا فتح کیا پھر جوالا دیوی کے مندر میں پہونچا پوجاریوں نے ازخود
مندر کے دروازے کہول دیے محمود نے اُس میں داخل ہو کر وہاں کا تمام خزانہ اپنے قبضہ میں کر لیا سات
لاکہہ دینار طلائی سات سو من سونے اور چاندی کی اینٹیں دو سو من سونا اور دو ہزار من چاندی
بیس من جواہرات مونگا ہیرا لعل موتی نیلم سبز زمرد پہیم سیلن کے وقت کا اس میں تہا یہہ مال
لیکر محمود غزنین چلا گیا — نویں سنہ ہجری میں محمود پہر ہند کو آیا اور ملتان پر جاکر ابو الفتح
والی ملتان کو قید کر کر اپنے ساتہہ لے گیا — دسویں سنہ میں محمود نے کوہ غور پر چڑہائی
کی اور فتح پا کر محمد سوری اور حسن اُسکے بیٹے کو قید کر لایا — گیارہویں مہم فتح غرجستان ہے
اس میں محمود قوم شار پر فتحیاب ہوا اور ابو نصر قوم شار کا بادشاہ پکڑا آیا بارہویں
سنہ میں پہر محمود ہند کو آیا اور شہر تہانیسر کو لوٹ کر جلا دیا ہزاروں بتخانہ جو وہاں موجود
تہے گرا دیے بیشمار ہندو مرد و عورتیں قید کر کر غزنی کو لے گیا — تیرہویں مہم فتح خوارزم
ہے اسکی تفصیل یہہ ہے کہ پہلے ابو علی بن مامون حاکم خوارزم کا محمود کو کا بہنوئی تہا جب وہ مر گیا اسکا
بہائی مامون بن مامون حاکم ہوا سلطان نے اسکو لکہا کہ تم خوارزم میں میرے نام کا خطبہ پڑہا کرو مامون نے
منظور کیا مگر اوسکے دربار کے امیر اُسکے برخلاف ہو گئے اور پوشیدہ اسکو مار دیا یہہ خبر پاکر محمود بڑی
فوج لیکر خوارزم گیا اور ینالتگین سپہ سالار خوارزم کو جو بانی فساد تہا شکست دیکر محمود نے ملک اپنے قبضہ میں کیا
چودہویں حملہ قنوج ہے اس سفر میں محمود سنہ کے آغاز میں ایک لاکہہ بیس ہزار سوار جرار ساتہ
لیکر پہلے پشاور میں آیا پہر پہاڑ کے رستے کشمیر پہونچا راجہ کشمیر نے اطاعت منظور کی اور راہبر سلطان
کے ساتہہ کر دیے سلطان بڑے بڑے مشکل گذار پہاڑوں سے گذر کر ایک بلند پہاڑ پر پہونچا
وہاں بڑی آبادی اور مستحکم قلعہ بنا ہوا تہا راجہ وہاں کا سلطان کی مدد کے ہوا جب سلطان وہاں
سے گذر کر سلطان قلعہ بند کرا سنتو کہہ پر پہونچا راجہ وہاں کا ہندو گلچند نام تہا وہ مقابلہ پر
آیا اور سخت لڑائی ہوئی پچاس ہزار ہندو مارا گیا اور راجہ نے خودکشی کی مسلمانوں نے شہر میں

سبکتگین کے بڑے بیٹے نے جو خراسان کا حاکم تھا اسکے نام خط لکھا کہ تیری تھوڑی عمر ہے سلطنت
کے کام کو انجام دینا تیرا کام نہیں ہے غزنین کا تخت میرے حوالے کر دے خراسان کی حکومت لے لے
باپ کا خزانہ و مال و اسباب جسقدر ہو نصف نصف باہم تقسیم کر لیں اور جنگ سے درگذر اسمٰعیل نے اس خط پر
کچھہ لحاظ نہ کیا اس لیے محمود فوج لیکر غزنین پر چڑھ آیا اور فتح پاکر تخت نشین ہوا بھائی کو بعزت
و آبرو بلخ کو روانہ کیا +

سلطان محمود بن سبکتگین غازی غزنوی

محمود کی تخت نشینی کے بعد جب غزنی کی سلطنت کو کمال رونق ہوئی تو خلیفہ القادر باللہ نے
خلعت سلطانی کا اسکو بھیجا اور سیف الدین یمین الدولہ کا خطاب بخشا یہہ بادشاہ مسلمان بادشاہوں
مین بڑا شجاع و دلیر و صاحب ہمت غازی مشہور ہے اسکے وقت غزنوی سلطنت وسیع ہوئی یہ دریے
مہمین جو یہہ بادشاہ دشمنوں پر کرتا رہا سب مین فتحیاب ہے - اول یہہ سیستان پر قابض ہوا
اور وہان کی بادشاہت کو مغلوب کیا - دوسرے راجہ بہٹیہ نے جسکا قلعہ بیکانیر کے شمال
اور ملتان کے جنوب کی طرف تہا بغاوت کی اس لیے بذات خود اسپر چڑھائی کی اور قلعہ فتح کیا راجہ
اپنے آپ خنجر کہا کر مر گیا - تیسری لڑائی اسکی راجہ جیپال والی لاہور کے ساتھہ بمقام
پشاور ہوئی اور راجہ شکست پاکر مقید ہوا - چوتھی پشاور کی فتح کے بعد سلطان نے ہند
کو قدم بڑھایا اور قلعہ بہٹنڈہ جاکر فتح کیا مال و دولت بہت سا لیا اس فتح کے بعد سلطان غزنی
مین آیا اور راجہ جیپال کو بہت سا نذرانہ لیکر قید سے چہوڑا اور دوبارہ تاج بخشی کی مگر راجہ
جب لاہور پہونچا غیرت کے مارے آگ مین جلکر مر گیا اور انندپال اوسکا بیٹا جانشین ہوا -
پنجم بڑی بہاری لڑائی محمود کی ایلک خان والی ماوراءالنہر کے ساتھہ ہوئی مجمل حال اسکا
یہہ ہے کہ پہلے ان دونو بادشاہون مین کمال اتحاد تہا اور لڑکی ایلک خان کی محمود کے نکاح
اور ازدواج مین آ چکی تہی مگر چند دنون مین کہ محمود ہندوستان کو گیا ایلک خان نے میدان
خالی پاکر خراسان پر قبضہ کر لیا محمود یہہ خبر سنکر فوراً غزنین مین آیا اور لشکر جمع کر کے خراسان

کے پاس بہیجا گیا اور وہان ہی مر گیا اور فائق قید سے بہاگ کر کاشغر کے حاکم کے پاس چلا گیا اور اوسکی سفارش اور امیر سبکتگین کی منظوری سے پہر حکومت سمرقند کی اوسکے سپرد ہوئی آخر امیر نوح ۳۸۷ھ مین مر گیا —

ابو الحارث منصور بن نوح بن منصور سامانی

اس بادشاہ کے عہد مین فائق مفسد جسکے سپرد سبکتگین کی تجویز سے سمرقند کی ایالت تفویض ہوئی تہی کل مختار سلطنت کا مقرر ہوا اُس نے بکتوزون اپنے بہائی کو خراسان کا حاکم بنایا چونکہ خراسان اُس سے پہلے محمود بن سبکتگین کی حکومت مین تہا اس سبب سے محمود سخت ناراض ہوا مگر بسبب اسکے کہ ناصر الدین سبکتگین مر گیا تہا اور اپنے بہائی اسماعیل کے ساتہ اسکی رنجش بہی تہی چند سے خاموش رہا اور در باب بحالی حکومت اپنی کے امیر کی خدمت مین عرضیان بہیجین مگر کچہ جواب باصواب نہ پایا آخر وہ لشکر لیکر نیشاپور کو جہان بکتوزون تہا روانہ ہوا اسکے پہونچنے سے اول بکتوزون نیشاپور سے بہاگ گیا اور عرضی اس خبر کی امیر کی خدمت مین لکہہ بہیجی امیر بذات خود نیشاپور کو گیا محمود نے اپنی ولی نعمت کے ساتہ مقابلہ کرنا مناسب نہ جانا اور شہر خالی چہوڑ گیا امیر شہر مین داخل ہوا رعایا شہر کی جو بکتوزون کے ظلم سے سخت ناراض تہی امیر کی خدمت مین آکر دادخواہ ہوئی امیر نے بکتوزون پر سخت عتاب کیا اسلئے فائق اور بکتوزون کا مزاج امیر کی طرف سے برگشتہ ہو گیا اور امیر کو دعوت کے بہانے اپنے گہر بلا کر اندہا کر دیا اور عبد الملک امیر کے بہائی طفل خورد سال کو مسند نشین کیا یہہ خبر پا کر محمود لشکر لیکر نیشاپور پر جا پہونچا فائق و بکتوزون بمقابلہ پیش آئے اور شکست کہا کر بخارا کو بہاگ گئے وہان جا کر فائق مر گیا اور سلطنت مین کمال بے انتظامی ہو گئی اسوقت ایلک خان والی کاشغر ماوراء النہر مین داخل ہوا اور مشہور کیا کہ بر بنائے حق ہمسایگی اس سلطنت کے انتظام کے لئے آیا ہون مگر بخارا مین داخل ہوتے ہی بکتوزون کو قید کر لیا امیر عبد الملک کو بہی گرفتار کر کے اوزکند کو روانہ کیا ۳۸۹ھ مین دولت سامانیہ کی ختم ہوئی اگرچہ اس سے بعد ابو ابراہیم منتصر اسمٰعیل بن نوح سامانی نے سلطنت کے حصول کے لئے

عضد الدولہ اور مؤید الدولہ شاہان دیلمہ مرگئے اور فخر الدولہ جانشین ہوا اُسوقت ابو الحسین
تاش نے امیر نوح سے ناخوش ہو کر بامداد فخر الدولہ کے خراسان پر حملہ کیا اگرچہ پہلے فتحیاب ہو کر
پھر بہت تھوڑے عرصہ میں [illegible] شکست کہا کر جرجان مین فخر الدولہ کے پاس چلا گیا اور وہانہی
مرا چند سال کے بعد جب ابو الحسین سیمجور خراسان کا حاکم مرگیا تو اُسکے بیٹے ابو علی نے امیر نوح سے
باغی ہو کر بغراخان بادشاہ ترک کو ماوراء النہر کی تسخیر کیلئے بلا بھیجا اور وہ بہت سا لشکر لیکر
آیا امیر نوح نے اسکے مقابلہ پر پےدرپے شکستین کہائین اور سلطنت سے ناامید ہو کر بخارا سے بہاگ
گیا اسوقت فایق امیر الامرا نوح کا نمک حرام ہو کر دشمن سے ملگیا اور بغراخان بخارا مین آکر تخت
نشین ہوا اور فایق کو بلخ کے انتظام کیلئے مامور کیا امیر نوح نے جب سنا کہ فایق بخارا سے
چلا گیا اور بغراخان تنہا بخارا مین ہے تو یہ بہی جیحون سے اوتر کر بخارا کو روانہ ہوا اسکے آنے
کی خبر پاکر [illegible] اسکی امداد کو آ پہنچے اور بغراخان کو تاب مقابلہ کی نہ ہوئی
اندنون اسکو کرانی علالت کی [illegible] بخارا کا تخت دوبارہ امیر نوح نے پایا یہہ بات سنکر
ابو علی اور فایق دونو نمکحراموں نے باہم اتفاق کیا کہ امیر نوح کو سلطنت سے بیدخل کرین اس
اثنا مین نوح نے بہی بہت سی فوج جمع کی اور فخر الدولہ اور شمس المعالی قابوس سے بہی مدد کو بلایا
اور مستعد جنگ کے ہوئے امیر نوح نے امیر سبکتگین شاہ غزنین کو اپنی مدد پر بلایا اور فریقین مین
[illegible] معرکہ [illegible] مین آیا آخر امیر محمود بن سبکتگین نے فتح پائی اور دونو نمکحرام جرجان کو بہاگ
[illegible] امیر نوح نے [illegible] امیر محمود بن سبکتگین کو غزنین کی طرف رخصت کردیا امیر محمود کے
[illegible] ابو علی و فایق نیشاپور پر چڑہ آئے اور محمود کو شکست دیکر نیشاپور
[illegible] سبکتگین دوبارہ نیشاپور مین آیا ابو علی و فایق شکست کہا کر بہاگے مگر
[illegible] جانا کہ [illegible] ناشاد ہو [illegible] تو ملتجی ہو کر [illegible]
[illegible] کا قصور معاف کیا اور حکم دیا کہ جرجانیہ مین سکونت
[illegible] سبکتگین کے [illegible] بخارا مین [illegible] اور سبکتگین

...ے مرنے کے بعد بعض امرا کا یہہ ارادہ تہا کہ اسکو جو نوجوان تہا بادشاہ بنائیں اور بعض
طرف مایل رہتے تہی آخر سب نے امیر الپتگین حاکم خراسان سے اس باب مین استصلاح کی مگر
جواب آنے سے پہلے ہی سب نے متفق ہوکر اسکو بادشاہ بنایا جب الپتگین کا جواب آیا تو
وہ ان کے برخلاف معلوم ہوئی اس لئے امیر منصور الپتگین سے ناراض ہوگیا اور باہم
عداوت قائم ہوئی اور الپتگین رنجیدہ ہوکر اپنے چار ہزار خاص سوار کے ساتہہ خراسان سے غزنی
چلا آیا اور حاکم غزنی پر غالب آکر غزنی مین علیحدہ حکومت قائم کر بیٹہا امیر منصور نے چند بار فوج
الپتگین کے مقابلہ پر بہیجی مگر کامیاب نہوا — اس امیر نے رکن الدولہ شاہ دیالمہ پر بہی لشکر
بہیجا اور فتحیاب ہوکر ڈیڑہ لاکہہ دینار زر سرخ سالیانہ اس سے خراج لینا مقرر کیا اور عضد الدولہ
دیلمی کی لڑکی اپنے نکاح مین لی آخر پندرہ سال بادشاہت کرکے سنہ ۳۶۵ مین مرگیا —

ابو القاسم نوح بن منصور بن نوح سامانی

اس بادشاہ کی تخت نشینی کے بعد امیر الپتگین حاکم غزنی مرگیا اور سبکتگین اوسکا وفادار غلام
جانشین ہوا جرجان مین امیر وشمگیر مرگیا اور شمس المعالی قابوس بن وشمگیر نے جرجان و طبرستان
مین حکومت پائی سنہ ۳۶۳ مین رکن الدولہ دیلمی مرگیا عضد الدولہ اوسکا بیٹا عراقین کے تخت پر بیٹہا
اور اوس نے چاہا کہ فخر الدولہ اپنے بہائی کو گرفتار کرے مگر وہ بہاگ کر قابوس کے پاس چلا آیا عضد الدولہ
نے اپنے بہائی موید الدولہ کو بہت لشکر دیکر فخر الدولہ کے جنگ کے لئے بہیجا اور استر آباد
کے پاس لڑائی ہوئی عند المقابلہ فخر الدولہ اور قابوس نے شکست پائی اور مدد امیر نوح سے
طلب کی اسنے ابو الحسین تاش خراسان کے حاکم کو انکی مدد کو بہیجا اسکے جانے سے موید الدولہ شہر
مین محصور ہوا خراسانیون نے مدت مدید تک شہر کا محاصرہ رکہا جب محصور بہت تنگ ہوئے
ماہ رمضان مین شہر سے باہر نکلے اور ایسے لڑے کہ خراسانی اپنا خزانہ و اسباب چہوڑ کر بہاگے اور نیشاپور
مین آکر دم لیا امیر نوح نے دوبارہ اس مہم پر ابو الحسین سپہ سالار کو مامور کیا مگر وہ روانگی
سے پہلے ہی سیجور کی غلامون کے ہاتہہ سے قتل ہوا اور یہہ مہم توقف مین ہی کچہہ مدت کے بعد

سامانی کو سلطنت کا دعویدار بنایا اور اسکو ساتھ لیکر بخارے کو فتح کیا پھر خراسان
میں اسکی حکومت قایم کی پھر بخارا میں آیا اور خطبہ و سکہ اوسکا جاری کیا اسوقت امیر نوح
کو ابو علی کے ساتھ مقابلہ کی طاقت نہ تھی اپنی جان چھپاتی ہوئی پھرتا تھا چند روز کے بعد
ابو علی کی طبیعت ابراہیم سے متنفر ہو گئی اور اسکو بخارا میں تنہا چھوڑ کر چلا گیا اسوقت بخارا
کے علمانے ابراہیم اور امیر نوح کی صلح کرا دی اور یہ تجویز قرار پائی کہ امیر نوح بادشاہ اور
ابراہیم امیر الامرا و سپہ سالار رہے اس تجویز کے بعد دونو بھائی لشکر لیکر ابو علی کا استیصال کو گئے
مگر شکست کھائی اور ابو علی نے دوبارہ بخارا پر قبض ہو کر امیر نوح کے بھائی ابو جعفر محمد بن نصر کو
تخت نشین کیا مگر یہ انتظام اسکا قائم نہ رہا کیونکہ اسوقت ابو علی کے لشکر کے لوگ امیر نوح کی مدد
لشکر تبوعنی کی امانت پر مستعد ہو گئے تھے اس لئے وہ جان بچا کر چغانیان کو چلا گیا جب امیر نوح نے
میدان خالی پایا بخارا میں آیا اور چچا ابراہیم اور دو بھتیجے بھائیوں کو اندھا کر کے خود
مستقل ہوا سنہ [illegible] میں پھر امیر نوح ابو علی پر مہربان ہوا اور اسکو فوج دیکر سلاطین دیالمہ کے
مقابلے پر مامور کیا خراسان کی حکومت اسکو دی مگر سنہ [illegible] اسکی امیر دشمگیر کو پیند آئی
اور امیر کو ابو علی کیطرف سے بدظن کر کر خراسان کی حکومت سے اوسکو معزول کرا دیا اسلئے ابو علی
رکن الدولہ دیلمی کے پاس چلا گیا اور اسکے ذریعہ سے فرمان حکومت خراسان کا خلیفہ سے
حاصل کر کے خراسان میں آیا اور خطبہ و سکہ خلیفہ کے نام کا بنیابت اپنی جاری کیا سنہ [illegible] میں
تیرہ برس کی حکومت کے بعد ماہ ربیع الآخر امیر نوح مر گیا۔

امیر عبد الملک بن نوح سامانی	

[illegible] کے بعد عبد الملک بادشاہ ہوا مگر اسکی سلطنت صرف سات برس کی سنہ
[illegible] میں گھوڑے سے گر کر مر گیا اس وقت دنیا میں سلاطین دیالمہ اور اسکی شوکت
[illegible] خراسان [illegible] میں سخت وبا قوم میں آگئی۔

امیر منصور بن نوح بن نصر بن احمد بن اسماعیل سامانی	

خراسان میں جا کر باغی ہوا اور معتضد خلیفہ کو بہت سا نذرانہ دیکر خراسان کی حکومت کا فرمان
اپنے نام پر منگا لیا پہلے اس نے نیشاپور کو لیا پھر جرجان پر قبضہ کیا یہہ خبر پاکر اس نے سعد حمویہ کو
ایک بھاری لشکر دیکر باغی کی سرکوبی کو بھیجا اس نے ایسی کوشش کی کہ اس باغی کو گرفتار کرلایا
اور وہ بخارا کی قید خانہ میں ہی مر گیا اسی طرح ایک شخص لیلی بن نعمان طبرستان کے حاکم قاسم
بن حسن داعی کیطرف سے مامور ہو کر جرجان پر قابض ہوا پھر اصفہان کیطرف قدم بڑھایا وہاں سے
نیشاپور کو آیا ان تمام ملکوں میں اس نے خطبہ و سکہ قاسم بن حسن داعی کا جاری کیا امیر نصر نے
امیر حمویہ کو اسکے مقابلے پر بھیجا اور دونوں لشکروں میں مقام نوقان متعلق طوس کے جنگ
ہوا پہلے بخارا کی لشکر نے شکست کھائی مگر جب دشمن کی فوج لوٹ پر پڑ گئی تو بخارا کا لشکر
پھر عود کر کے دشمن پر گرا اور فتح پائی لیلی مذکور گرفتار ہو کر قتل ہوا ۳۱۳ھ میں امیر نصر کو رے
کا ملک خلیفہ نے دیا اور اس نے بذات خود وہاں جا کر رے کا انتظام کیا — اس بادشاہ کے
وقت بڑے بڑے جنگ وقوع میں آئے مگر ہر ایک جگہہ فتحیاب رہا آخر ۳۳۱ھ میں
سل کی بیماری سے تین مہینہ بیمار رہ کر مر گیا —

امیر نوح بن نصر بن احمد بن اسمٰعیل سامانی

اس امیر کی تخت نشینی کے بعد ابو الفضل امیر الامرا اسکے خوف سے بخارا سے بھاگ کر چلا
گیا اس نے پھر بلایا اور سمرقند کی حکومت اسکو دی — رے کا ملک رکن الدولہ دیلمی نے لیا
امیر نے ابو علی سپہ سالار کو فوج دیکر رے کیطرف روانہ کیا مگر وہاں پہنچکر فوج نے بیوفائی
کی اور سب کے سب رکن الدولہ کے ساتھہ ملگئی اور ابو علی نیشاپور کو چلا آیا پھر اس نے امیر
وشمگیر کو جو ایک بڑا امیر خراسان کا تھا جرجان کے لینے کو روانہ کیا اور وہ حسن فیروزان
والی جرجان کے ساتھہ جنگ کر کر ابو علی کی مدد سے فتحیاب ہوا ۳۳۳ھ میں امیر نوح نیشاپور گیا
اور ابو علی کو رے کے ملک کے طرف دوبارہ روانہ کیا اور اس نے وہاں جاکر پھر رے پر قبضہ کیا اس فتح کے بعد
امیر نوح اور ابو علی کے درمیان مخالفت پیدا ہوگئی اور اس نے ابراہیم بن احمد بن اسمٰعیل

جرجان اور طبرستان کا مقرر ہوا تھوڑی مدت کے بعد محمد بن ہارون باغی ہو گیا اور رے کے ملک
پر قبضہ کر لیا یہ خبر پاکر مکتفی خلیفہ کے حکم سے جب یہ خود لشکر لیکر محمد بن ہارون کی سرکوبی کو گیا
اور اسکو بیدخل کر کے حکومت جرجان و طبرستان کی اپنے بھائی کے بیٹے ابو صالح کے حوالے کی آخر
سال ۲۹۵ھ ہجری میں مر گیا یہ بادشاہ بڑا نیک نہاد عالم فاضل قدر دان علما پرور تھا اسکی
تعریفیں کتابوں میں بہت لکھی ہیں۔

احمد بن اسمٰعیل بن احمد سامانی

اسمٰعیل کی وفات کے بعد اسکا بیٹا احمد خلیفہ کی اجازت سے بادشاہ ہوا اور سمرقند سے بخارا میں
جا کر وہاں کے حاکم اسحاق اپنے چچا کے بیٹے کو قید کر لیا یہ حال دیکھکر حسین پسر حاکم جرجان کا باغی
ہوا جب اس نے اسپر یورش کرنیکا ارادہ کیا تو وہ بیشمار زر نقد لیکر بغداد میں گیا اور بہت سا
مال دیکر خلیفہ کو راضی کر لیا خلیفہ نے اسکا امیر الامرا بنانا چاہا اسوقت وہاں کے اراکین کو رشک ہوا
اور اسکے غلام کے ساتھ سازش کر کے اسکو زہر دلا دیا ۲۹۵ھ میں امیر نے سیستان پر فتح پائی
اور اسحاق کو قید سے نکالکر سمرقند کا حاکم بنایا ۳۰۰ھ میں اس نے اسحاق کو [illegible] کی حکومت
دی اور خود جرجان کو گیا وہاں سے واپسی کے وقت ماہ جمادی الثانی ۳۰۱ھ پنجشنبہ کے
دن ایک غلام نمک حرام کے ہاتھ سے شہید ہوا

نصر بن احمد بن اسمٰعیل سامانی

یہ بادشاہ خوردسالی کی عمر میں امیر احمد بن اسمٰعیل کے بعد [illegible] بادشاہ ہوا
اسکی [illegible] ابو عبداللہ محمد بن احمد وزیر مختار کل رہا اس کی تخت نشینی کے وقت [illegible]
[illegible] کے [illegible] سلطنت [illegible] یورش کی [illegible]
[illegible] اور قید میں [illegible] مر گیا [illegible] کے بیٹے نے مخالفت کی [illegible]
[illegible] گیا [illegible] مر گیا اسکے [illegible]
[illegible] احمد بن سہیل [illegible] خراسان کا حاکم بنا [illegible]

اور ہرات کی حکومت الیاس بن اسد کو عطا کی یحییٰ چوتہا بیٹا اسد کا بہی کسی اور خطہ کا حاکم بنا جب غسان معزول ہوکر طاہر ذوالیمینین خراسان کا حاکم بنا تو یہہ چارون بہائی بدستور بحال رہے اور ایسا قیام پایا کہ ان کی اولاد مدت مدید اُسی حکومت پر مقرر رہی جب سلطنت طاہریہ ضعیف ہوگئی اور یعقوب لیث خراسان پر قابض ہوگیا تو خلیفہ نے فرمان حکومت ماوراء النہر کا نصر بن احمد سامانی کے نام جاری کیا ✤

نصر بن احمد سامانی

یہہ پہلا بادشاہ خاندان سامانی کا ہے اِس نے اپنی سکونت سمرقند مین اختیار کی اور اپنے بہائی اسمٰعیل کو نائب بناکر بخارا مین مامور کیا اُسی عرصہ مین رافع نام ایک امیر نے خراسان مین قوت پائی اسمٰعیل نے اُس سے دوستی کرکر شہر خوارزم احسانًا اُس سے لے لیا اسبات پر دراندازون نے دونو بہائیون مین دشمنی ڈالدی اور نصر کو کہا کہ ارادہ اسمٰعیل کا کل سلطنت کے لینے کا ہے اور یہہ دشمنی ایسی بڑہی کہ لشکرکشی ہوکر آپس مین جنگ ہوئے آخر نصر مغلوب ہوکر معزول الریاست ہوگیا -

امیر اسمٰعیل بن احمد سامانی

اس امیر نے اپنے بہائی پر غالب آکر ماوراء النہر کی حکومت حاصل کی اور ترکستان پر حملہ کرکر وہان کے بادشاہ کو معہ دو ہزار آدمی کی بحالت اسیری سمرقند مین لایا اسکی لشکر نے ترکستان کے لوٹ مین اسقدر دولت پائی کہ ایک ایک سپاہی کو سوائے گہوڑون اور اسباب لوٹ کے ایک ایک ہزار درہم نقد ملا دوسری لڑائی اسکی عمرو لیث کی ساتہہ ہوئی اور وہ اپنے گہوڑے کی تندی کے سبب سے خودبخود اسکی قید مین آگیا اُسکی فوج کا بہی اس نے کل اسباب لوٹا اور عمرو کا بیشمار خزانہ ایک کنوئین کے اندر سے اِسکو ملگیا عمرو کے مغلوب ہونیکے بعد خلیفہ بغداد نے حکومت خراسان و مازندران و ملک رے و اصفہان کی بہی اسکو دیدی اُسوقت محمد بن زید علوی والی طبرستان نے اسپر چڑہائی کی اس نے محمد بن ہارون اپنے سالار کو اُسکے مقابلہ پر مامور کیا بہت سی لڑائیون کے بعد محمد بن زید علوی زخمی ہوکر شہید ہوا اور محمد بن ہارون اسکے حکم سے حاکم

دہی حسین بن طاہر اسکا مخالف تہا سات برس تک خلف ارک کے قلعہ مین محصور ہو کر رہا ۔
اس عرصہ مین سامانی بادشاہت مین بہت خلل پیدا ہو گئے اور بہم ناکام چہوڑ کر فوج واپس چلی
گئی اور خلف دوبارہ حاکم بنا اور اپنے بیٹے عمرو کو کرمان کی فتح کرنے کے لئے مامور کیا وہ کرمان
مین گیا اور حسام الدولہ کے ساتہ بہت جنگ کئے آخر شکست کہائی اور واپس آیا ۔ وہین تبہی
خلف نے اپنے بیٹے کو بہاگ آنے کے جرم مین قتل کرایا اور دوسرے بیٹے طاہر کو اسی مہم پر مامور کیا
اُسنے بہی وہان جاکر بہت سعی کی مگر فتحیاب نہوا ۔ امیر ناصر الدین سبکتگین نے جب ہندوستان پر لشکر
کی تیہی تب اسکے خلف نے ملک سیستان اسکی قلمرو مین فرصت کے اور جاگیر زمیندارون سے وصول کرلیا
مگر اسکی واپسی کے بعد پہر صلح کرلی اور زر وصول واپس کردی سلطان محمود غزنوی پہلی مرتبہ
جب سیستان مین آیا تو خلف نے اسکی اطاعت کرلی اور دوسری مرتبہ ہندوستان کو گیا اور اسکی مالیت نہ بہیجی
بعد طاہر کے بیٹے کے اسکے ساتہ مخالفت پیدا ہوگئی اور باہم بہت سے جنگ ہوے اور بہت مدت
تک خلف ایک قلعہ مین محصور رہا اور کل مملکت پر طاہر دخیل ہوگیا آخر خلف نے طاہر کو بہزار مکر حیلہ
قلعہ مین بلایا اور قتل کرایا اس حرکت سے اسکے تمام امرا ناراض ہوگئے اور سب نے ملکر اور سلطان
محمود غزنوی کو سیستان مین بلاکر تمام ملک پر اُسکا قبضہ کرادیا اور خلف جان اور مال سے پناہ پاکر
جرجان کو بہیجا گیا اور وہان جاکر وہ چار سال کے بعد مرگیا اور نعش اسکا بیٹا وارث سلطنت ہوا وہ
مین بہہ بادشاہ بڑا عالی شان علما و فضلا کا قدردان [illegible] اسکے حکم سے علماء نے ایک سو جلد
کی ایک تفسیر تصنیف کی جس مین قرآن کی معانی کی تشریح مفصل درج ہوئی تہی

دسوان چمن ۔ سامانی سلطنت کے ذکر اور اس خاندان کے بادشاہون کے احوال مین

اہل تواریخ ان بادشاہون کو بہرام چوبین کی اولاد مین سے شمار کرتے ہین ابتداء ان کی حکومت کے
[illegible] سے ہوئی اور [illegible] خلیفہ مامون نے خراسان و ماوراء النہر کا حاکم بنایا [illegible]
حکم سے نوح بن اسد بن سامان کو حکومت سمرقند کی اور احمد بن اسد کو حکومت فرغانہ کی اور

عمرو کی گرفتاری کے بعد طاہر اسکا پوتا سیستان میں حاکم ہوا اور بڑا لشکر جمع کر کر فارس پر چڑہا کیا خلیفہ
کے عامل کو وہاں سے نکال دیا اور اہواز کا ارادہ کیا یہہ خبر پاکر خلیفہ نے اوسکے سرکوبی کے لیئے اسمٰعیل سامانی
کو لکہا اوس نے ایک خط مضامین پند و نصائح طاہر کی نام لکہا خلیفہ کے غضب سے ڈرایا طاہر وہ خط پڑہ
کر ڈر گیا اور سیستان کو چلدیا اور درخواست کی کہ خلیفہ اسکے باپ دادا کی ملک سے کچھ حصہ بطور جارہ
اسکو دیوے یہہ تجویز ابہی ظہور میں نہیں آئی تہی کہ ابو قابوس نام ایک امیر طاہر کا بہت سا مال اسکا
لیکر بغداد کو چلا گیا عبد المطلب خلیفہ نے واپس نہ بہیجا اور فریقین میں بار رہی رسی سنہ ۲۹۶ میں طاہر کے
ایک غلام سبکری نام نے بغاوت کی اور مقابلہ پیش آیا جنگ کے وقت طاہر دشمن کے ہاتہہ میں گرفتار
آیا اور اس نے طاہر کو مع اسکی بہائی یعقوب کے قید کر کر بغداد کو بہیجدیا چہہ سال اس نے سلطنت کی
اسکی گرفتاری کے بعد ہر چند متعلقان سلطنت صفاریہ نے محمد بن عمرو و صفار لیث بن علی وغیرہ نے
کوشش کی کہ کسیطرح سے پہر سلطنت کو قیام دیں مگر نصیب نہوا —

خلف بن احمد

بعض اہل تواریخ فرماتے ہیں کہ خلف پوتا یعقوب کا تہا بعض کہتے ہیں کہ یعقوب صاحب اولاد
نہ تہا یہہ شخص عمرو لیث کا دہوتا تہا اس نے دوبارا اپنی سلطنت سیستان میں قائم کی سنہ ۳۵۳ ہجری
میں پہلا ایک شخص طاہر بن حسین اپنی خویش کو قائم مقام اپنے سیستان میں چہوڑ کر حج کو گیا جب
واپس آیا تو اوس نے اسکو بادشاہت میں دخیل ہونے نہ دیا بار کر ملک سے نکالدیا خلف شاہ منصور بن نوح
سامانی کے پاس بخارا میں گیا اور مدد لیکر آیا طاہر شکست کہا کر اسفرار کو بہاگ گیا خلف نے
دوبارہ سیستان پر قابض ہو کر سامانی فوج رخصت کردی فوج کے جاتے ہی طاہر پہر آیا اور خلف کو
ملک سے نکالدیا وہ پہر بخارا میں پہونچا اور مدد لیکر پہر آیا مگر اسکے آنے سے اول طاہر مر گیا اور حسین
اوسکا بیٹا خود اسکی جگہہ جانشین ہوا تہا وہ گرفتار ہو کر شاہ منصور کی خدمت میں بہیجا گیا کچہہ
مدت کی بعد جب خلف نے پہر قوت و استقلال بہم پہونچایا تو خراج کا بہیجنا شاہ منصور کی
خدمت میں موقوف کیا تو سامانی فوج اسکی سرکوبی کے لیے سیستان میں آئی فوج کا افسر وہی

عمرو بن لیث صفاری

یعقوب کے وفات کے بعد اُسکا بھائی عمرو مسند نشین ہوا اسنے بکمال ارادت خلیفہ کی اطاعت
کی حکومت عراق عجم و فارس و خراسان کی دوبارا اس سے لی بلکہ خاص بغداد کی شحنگی اسکے تفویض
ہوئی اور اسنے عبداللہ بن عبداللہ طاہر شاہ خراسان کے بیٹے کو قید سے نکالکر اپنی طرف سے
بغداد کا شحنہ مقرر کیا چند سال کے بعد موفق خلیفہ کے بھائی اور اس مین ناموافقت پیدا ہوئی
اور اسنے چاہا کہ عمرو کو کل حکومت سے معزول کر دے اسلئے فریقین کیطرف سے لشکر تیار ہوکے
آمادہ جنگ و پیکار ہوئے اور سخت لڑائی وقوع مین آئی آخر موفق نے فتح پائی عمرو نے شکست
کہائی اور شکستہ حال کے ساتھہ سیستان مین آیا چونکہ انہین ایام مین ایک خارجی رافع بن ہرثمہ
نے خروج کرکے خلیفہ کے ملک مین شورش کیا بہت ملک دبا لیا تہا اور محمد بن زید علوی کا حامی ہوکر
خطبہ اسکے نام کا جاری کردیا تہا عمرو یہہ خبر پاکر خود اسکے مقابلہ پر آگیا اور اوسپر غالب آکر
سر اوسکا خلیفہ کی خدمت مین بہیجا اس خدمت کے عوض مین خلیفہ اوسپر مہربان ہوا
اور دوبارا امارت خراسان و فارس و کرمان و سیستان اسکے سپرد کی اس شکرانہ مین عمرو نے
تحفہ گران بہا یعنی خلیفہ کی خدمت مین بہیجے اُن مین ایک سو دو کانٹ دو [illegible] آدم کے برابر
[illegible] کا سونے کی کلغی پر سوار تہا دو گوشوار مرصع الماسی گران قیمت اسکے دونو
[illegible] عمرو نے دوبارا استقلال پایا شاہ اسمعیل سامانی پر فوج کشی کی اتفاق
[illegible] وقت پر جب دونو فوجین ایک دوسرے کے مقابل میدان مین آئین
[illegible] آیا اور ایسلئے اختیار ہوکر دوڑا کہ کسی سے نہ رکا اور عمرو کو
[illegible] پہونچا وہان جاکر یہہ گرفتار ہوگیا اور بغداد مین بہیجا
[illegible] کہ چہوڑنا مناسب نہ جانا اور یہا اسی قید مین
[illegible]

[illegible] بن لیث صفار

یعقوب بن لیث لیث یعقوب کا باپ ایک ادنے دوکاندار برتن بنانی کا کام
کرتا تہا یعقوب وعلی وعمر اسکے تین بیٹے تہے ان مین سے یعقوب نے باتفاق چند ہمعمر و ہمدمی
چند سال رہزنی و قزاقی کر کر سرداری و دولتمندی کا سامان بہم پہونچایا جب سیستان مین ایک
شخص مسمی صالح بن نصر نے قبضہ پایا تو یعقوب نے صالح کی نوکری اختیار کی اور جسقدر لڑائیان صالح
عبد اللہ بن طاہر کے لشکر کو ساتہہ ہوئی ان مین سب مین جانفشان رہا آخر صالح مارا گیا اور طاہریہ
سلطنت سیستان مین دوبارا ہو گئی اسوقت بہی یعقوب درہم بن صالح کے ہمراہ ہو کر بہت
سی خرابیان سیستان مین کرتا رہا اور ایسی کوشش کی کہ طاہریہ عمل دخل پہر سیستان سے
اوٹہا دیا اس خدمت کے عوض مین درہم نے اسکو امیر الامرا بنایا آخر درہم طاہریہ فوج کے
آخری جنگ مین گرفتار ہو کر بغداد کو گیا اور یعقوب نے اپنی حکومت سیستان مین جمالی اور
اسکے اقبال کی ترقی اسقدر ہوئی کہ جدہر یہہ جاتا فتح و نصرت یار کاب ہوتی سلاطین طاہریہ
کے کل ملک ہرات قوشنج کرمان بلخ نیشاپور کابل وغیرہ اسکے تحت مین آگیا فارس پر بہی تسلط
پایا اسوقت براہ دور اندیشہ اسنے خلیفہ بغداد کی اطاعت کرلی اور خلیفہ کا خیرخواہ بنکر حسن بن
زید علوی کے ساتہہ اسنے کئی جنگ کیئے اور اسکو مغلوب کیا اس خدمت کے عوض مین یہہ امیدوار
تہا کہ خلیفہ اسپر مہربان ہوگا مگر خلیفہ نے اسکی کچہہ قدر نہ کی کیونکہ خلیفہ کو سبب اسکے کہ اسنے طاہر
خاندان کو خلیفہ کی بے اجازت برباد کیا تہا اسکی طرف سے دل مین کمال کدورت تہی اسبات سے
یعقوب ناراض ہوا اور بغداد پر یورش کرنے پر مستعد ہوا یہہ خبر پا کر خلیفہ نے اپنے بہائی موفق کو
بیشمار فوج دیکر اسکے استیصال کے واسطے مامور کیا اور آپس مین سخت محاربہ ہو کر موفق نے فتح پائی
اور یہہ شکست کہا کر سیستان مین آیا اور دوبارہ جمعیت بہم پہونچا کر بغداد کو کوچ کیا راستے مین
قولنج کی مرض مین گرفتار ہو کر مر گیا مرض الموت مین ہرچند اطبا نے چاہا کہ اسکو حقنہ کیا جائے
اسنے منظور نہ کیا اور کہا کہ میرے نزدیک مرنا آسان ہے اسبات سے کہ اپنا ستر دکہلاؤن اور حقنہ
کراؤن گیارہ سال چہہ ماہ بکمال استحکام و استقلال اسنے سلطنت کی—

یہ شخص بہت منتظم و عادل و سخی مشہور ہے خراسان اسکے وقت آباد ہوا اور فساد رفت ہوگئے
جعفر بن واثق کو ایک بڑا دشمن خلیفہ کا تھا اسکا اس نے قتل کیا اون کے مرنے کے بعد معتصم نے
اسکی بیٹی کو امیر الامرائی دی بڑی عزت عطا کی واثق کے وقت بھی اسکی عزت
بہت تھی اس امیر نے سترہ سال حکومت کی ۲۲۸ میں مرگیا سینتالیس سال کی عمر پائی ؛

طاہر بن عبداللہ بن طاہر

اس امیر نے واثق بامر کے حکم سے خراسان کی حکومت پائی دو برس کے بعد واثق مرگیا
اور متوکل جانشین ہوا اسنے بھی اسکے بھائی محمد کو امیر الامرا بنایا ہجری [illegible] میں
طاہر نے مستعین خلیفہ کے وقت خراسان میں وفات پائی ۔

محمد بن طاہر بن عبداللہ بن طاہر

طاہر کے مرنے کے بعد خراسان کی حکومت اسکے سپرد ہوئی بلکہ کل ملک عراق عجم و جرجان
و تمام یہ بھی امین مقرر ہوا اس نے حکومت امارت طبرستان کی اپنے چچا سلیمان کو دی
اوسکے عہد میں حسن بن زید علوی نے طبرستان میں خروج کیا اکثر شہروں پر قابض ہوگیا اون
پر متصرف ہوا سلیمان اسکے ساتھ مقابل ہوکر شکست کھا کر بہت کثرت اور بہت [illegible]
بھاگ گیا ۔ اسی امیر کے وقت یعقوب بن لیث نے سیستان میں زور پکڑا بہت اطراف سیستان
کو لیا پھر خراسان کو آ لیا شہر نیشاپور پر جو دارالسلطنت اول طاہریہ کا تھا قبضہ پایا محمد بن طاہر
کو شکست [illegible] کر نیشاپور کو گیا اس وقت حسن بن زید نے اپنا لشکر جرجان کو بھیجا [illegible]
جب محمد نے اپنی فوج حسن کے مقابل کو بھیجی خراسانیوں نے وہاں بھی شکست [illegible]
[illegible] بھی نیشاپور آیا [illegible] نیشاپور کی رعایا نے خوف کے مارے
[illegible] محمد کو گرفتار کروا دیا اور طاہریہ سلطنت ختم ہوئی

ذکر [illegible] سلطنت صفاریہ بادشاہوں میں

اور جسکی طرف سے خلیفہ امین مامون کے بہائی کی ساتہ جنگ کر کر فتحیاب ہوا اور اسی کی
سعی سے مامون کو خلافت حاصل ہوئی خلافت کے وقت ایکروز یہ مامون کی روبرو گیا
مامون اسکو دیکہکر رونے لگا اسکو تعجب ہوا اور چاہا کہ کسی طرح اسکے رونے کا باعث معلوم
کرے اس ارادہ پر اسنے خلیفہ کے خاص غلام کی ساتہ سازش کی غلام نے موقع پاکر خلیفہ سے
باعث رونے کا پوچہا خلیفہ نے جواب دیا کہ طاہر کے ہاتہ سے میرا امین حقیقی بہائی مارا گیا ہی
اب جسوقت یہ میرے روبرو آتا ہے مجہکو اپنا بہائی مقتول یاد آجاتا ہے اسلیے مین رو پڑا تہا
یہ خبر پاکر طاہر کو اپنی جان کا فکر دامنگیر ہوا اور چاہا کہ کسی طرح سے مین خلیفہ کی پاس نہ ہون
اس بات پر آمادہ ہوکر اسنے درباروالون کے ساتھ آمیزش کی اور خلیفہ کو اس بات پر
آمادہ کیا کہ طاہر کو خراسان کا حاکم بناکر بہیجا جاے چنانچہ یہ خراسان مین آیا اور اُسی روز سے
ارادہ بغاوت کا کرلیا ڈیڑہ سال کی حکومت کی بعد جب اسنے اپنا تسلط خراسان پر بخوبی کرلیا
تو خطبہ و سکہ اپنے نام کا جاری کردیا مگر اُسی دن کی رات کو جس دن اسنے اپنے نام کا
خطبہ پڑہا تہا یہ تپ کی مرض مین ایسا بیمار ہوا کہ صبح ہوتے مرگیا ۲۰۹ سنہ اسکا سال
وفات ہے ایک آنکہہ سے یہ کور تہا بڑا بہادر صاحب زور تہا —

	طلحہ ابن طاہر ذو الیمینین	

طاہر کے مرنے کے بعد اوسکے بیٹے طلحہ نے خلیفہ مامون کی حکم سے اپنے باپ کی طرح ذو الیمینین
خطاب پاکر خراسان کی حکومت پائی اسکے وقت حمزہ نام ایک مفسد نے سیستان مین خروج کیا
طلحہ نے بہت سا لشکر لیجاکر اسکو سزادی سیستان کو دوبارہ اپنے قبضہ مین لیا آخر ۲۱۳ سنہ
مین بیمار ہوکر مرگیا اور اسکا بیٹا علی مسند پہ بیٹہا اوسکی مسند نشینی کے وقت بڑا فساد
ہوا اور وہ نیشاپور کے نواح مین دشمنون کے ہاتہ سے مارا گیا —

	عبد اللہ بن طاہر	

علی کی قتل کی بعد خلیفہ مامون کے حکم سے خراسان کی حکومت عبد اللہ بن طاہر کو ملی

سلیمان بن متوکل المستکفی باللہ کا خطاب پاکر خلیفہ ہوا اسنے اپنے بہائی سے زیادہ ہمت
اور اقبال مین ترقی کی خاموش بہت رہتا تہا بے ضرورت بات نہ کرتا تہا طبیعت عزلت پسند
تہی مسکرات اور محرمات سے کمال نفرت تہی آخر ۸۵۴ھ مین مر گیا اوسکے بعد القائم بامر اللہ
بن المتوکل اوسکی بہائی جسکا نام حمزہ تہا جانشین خلافت کا ہوا مدار المہام کے ساتہ اسکی
مخالفت ہوگئی اور [illegible] اسکو خلافت سے برطرف کرکے اسکندریہ مین رہنے کا حکم دیا اور یہہ
اوسی مقام پر ۸۶۳ھ مین مر گیا بعد عزل قائم بامر اللہ کے اوسکا بہائی یوسف ابو المحاسن
المستنجد باللہ ملک اشرف مدار المہام کے حکم سے مصر مین خلیفہ بنا اور پچیس سال تک
خلیفہ رہکر ۸۸۴ھ مین مر گیا اوسکے بعد عبد العزیز المتوکل علی اللہ خلیفہ ہوا اور ۹۰۳ھ
تک زندہ رہکر مر گیا اوسکے بعد المستمسک باللہ یعقوب بن متوکل علی اللہ جانشین ہوا اسکے
خلافت سے [illegible] رضی ہے آخر ۹۲۷ھ مین مر گیا اوسکی وفات کے بعد محمد المتوکل
علی اللہ بن المستمسک باللہ نے خلافت پائی اسکے وقت یہہ علاقہ وخلافت سلطان روم
کے متعلق ہوگئے سلطان سلیم شاہ روم نے اسپر تسلط پایا اور خلافت عباسیہ مصر کے ختم ہوگئی
۹۵۰ھ تک یہہ خلیفہ زندہ رہا اور سلطان سلیم نے اسکی عزت وتکریم مین نہایت توجہ
کی مگر اوسکی مرنے کے بعد کوئی جانشین نہوا — فائدہ یہہ خلفا مصر مین بطور امام دینی زیادہ
کے متبرک جانتے تہے حکومت مین انکا دخل بہت کم تہا حکومت کے مالک سلاطین مصر تہے
جنکا ذکر بعد ذکر خاندان اسماعیلیہ کے آویگا * انشاء اللہ تعالے

آٹہوان چمن — ملوک طاہریہ کی سلطنت کے بیان مین جن کو ملوک ذو الیمینین بہی کہتے ہین

یہہ بادشاہ خراسان کے ملک مین حکومت کرتے تہے پہلا بادشاہ ان مین سے طاہر بن حسین
بن مصعب تہا اسنے اول امارت وسپہ سالاری مامون رشید بن ہارون رشید کی [illegible] مین

آخر جب ناصر مرگیا اور منصور کے مختاری کی نوبت آئی تو یہہ خلیفہ ۸۶۲ھ مین تخت سے اوتارا
گیا اور الحاکم باحکام اللہ بن المستکفی باللہ بن حاکم بامر اللہ نے تخت پایا یہہ شخص اپنے باپ کے
قدم بقدم چلا اور بارہ برس خلافت کرکے ۷۵۳ھ مین مرگیا اوسکے بعد المعتضد باللہ ابوبکر
بن المستکفی باللہ کے ساتھہ شہر قاہرہ مین بیعت ہوئی دس برس تک اسنے کمال آرام سے
حکومت کی اور ۷۶۳ھ مین مرگیا اوسکے بعد المتوکل علے اللہ محمد بن المعتضد باللہ جانشین اپنے
باپ کا ہوا یہہ خلیفہ تین بار مسند خلافت پر بیٹھا اور دو دفعہ اوتارا گیا تیسری مرتبہ مرتے دم تک
خلافت پر متمکن رہا ۴۵ برس تک اسنے خلافت کی اور ۸۰۸ھ ہجری مین مرگیا اسکے بعد المعتصم
باللہ بن زکریا بن ابراہیم بن حاکم بامر اللہ تخت نشین ہوا یہہ خلیفہ اکثر تہہ خلافت کے تخت سے
اوتارا گیا تو واثق باللہ عمر خلیفہ بنا پہر وہ معزول ہوا تو دوبارہ اسکے ہاتہہ پر بیعت ہوئی
سترہ برس تک اسنے خلافت کی اور ۸۲۴ھ مین مرگیا اوسکے بعد الواثق باللہ مسند خلافت پر
بیٹھا اسکو ابن قلادون امیر و مدار المہام سلطنت نے بادشاہت دلوائی اور خود مختار الملک
رہا چار برس کی سلطنت کے بعد ۸۲۹ھ مین یہہ بادخلیفہ بقضائے الٰہی مرگیا اوسکے بعد المستعین باللہ
بن المتوکل علے اللہ جانشین ہوا اصلی نام اسکا ابو الفضل عباسی تہا اسکی خلافت کا زمانہ بہت
اسن کا تہا سلطان ناصر سکا سر اختیار کلی تہا شام کیطرف گیا تو اسکو بہی ہمراہ لے گیا وہان جاکر
سلطان ناصر مرگیا پہر تو یہہ با اختیار خلیفہ بنا پہر شیخ موید نے غلبہ پاکر اسکو اپنے قبضہ مین کرلیا
اور اوسکی ایما سے اسنے اسکندریہ مین سکونت اختیار کی اور وہان ہی ۸۳۳ھ مین مرگیا اوسکے
بعد المعتضد باللہ بن المتوکل خلیفہ بنا مستعین کا یہہ حقیقی بہائی تہا اسکا لقب معتضد باللہ
کنیت ابو الفتح اور نام داؤد تہا مصر مین اسنے بہت بڑا رتبہ پایا کئی سلاطین اور مدار المہام
اسکے وقت مین ہوئے مگر وہ سب اسکی طاعت مین رہے یہہ خلیفہ صاحب علم و ادب و صاحب
شریعت تہا کوئی دقیقہ اجرائے احکام شریعت مین یہہ باقی نہین چہوڑتا تہا فرض و سنت
و واجب و مستحب پر اسکا ہر وقت خیال تہا آخر ۸۴۵ھ مین مرگیا اوسکے بعد اوسکا بہائی

و تاراج میں مصروف ہوا وہان سے فارغ ہوکر چاہا کہ شام کو جاوے اتنے میں لشکر ملوک کا پہنچا
اور ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ ہزاران ہزار بیک بے تعداد و بیشمار وہان کارزار اوس زمین
میں کہیت رہے آخر تاتاری لشکر بہاگ نکلا تمام سامان و خزانہ انکا مصریوں کے ہاتہہ آیا مظفر اپنے
نام کی برکت سے مظفر و منصور رہا - **فائدہ** چونکہ اس مقام پر لشکر ملوک کا ذکر آتا ہے
اسواسطے مناسب معلوم ہوا کہ اس لشکر کا ابتدا حال درج کتاب ہو واضح ہو کہ ملوک عربی میں غلام کو
کہتے ہیں اور یہ لشکر سب کا سب غلاموں کا تہا اور سیف الدین کے پوتے ملک صالح بادشاہ مصر نے اس
لشکر کو جمع کیا اور ہزاروں غلام زرخرید کرکے اس لشکر میں بہرتی کئے چونکہ اوسوقت خوارزم و
ایران و خراسان میں چنگیز خان کی لڑائیوں کے سبب شہر بشہر اور گاؤں بگاؤں بازار قتل و غارت کا
گرم تہا اور چنگیز خانی فوج بیشمار رعایا کو پکڑ پکڑ کر گھوڑیوں کے مول انسان کو بیچ ڈالتے تھے اوسوقت
صلاح الدین یوسف کردی نے بہی کئی ہزار غلام بہت ارزان خریدکئے اور انکی فوج قایم کرکے لشکر
ملوک نام رکہا اور یہ صلاح الدین حقیقی بہائی سیف الدین اور بانی مبانی خاندان سلاطین ایوبی
کا تہا جسکا خاندان اسماعیلیہ خاندان کے خاتمہ کے بعد مصر پر حاکم ہوا تہا بعد اس فتح کے مظفر مصر کی
سلطنت پر باختیار حاکم رہا مگر ۶۵۸ھ میں امرائے مخالف کی باتفاق سے قتل ہوا اور اوسکی جگہہ
مسمی بے برس مملوک ہوا لشکر ملوک کا سپہ سالار تہا مصر کا بادشاہ بنا اور ملک ظاہر لقب اختیار کیا
اوسکے بعد احمد مستنصر نے بادشاہت پائی اوسکے وقت تاتاریوں نے پہر مصر پر چڑہائی کی اور
آپس میں سخت خونریزی ہوئی ملک مستنصر اوس لڑائی میں ایسا غائب ہوا کہ پہر اوسکا نشان نملا
اوسکے بعد حاکم بامر اللہ خلیفہ ہوا یہ خلیفہ ہارون الرشید عباسی کی اولاد سے تہا چالیس برس تک
خلافت کی اور ۷۰۱ھ میں مرگیا اسکے بعد اسکا بیٹا المستکفی باللہ خلیفہ بنا اسکے نام کا خطبہ مصر میں
پڑہا گیا آخر [illegible] بادشاہ [illegible] اور شہر قوص میں اسکو [illegible] دفن کردیا اور تمام
عمر [illegible] آخر ۷۴۱ھ میں مرگیا اسکے مرنے کے بعد الواثق باللہ [illegible] بن محمد بن حاکم بامر اللہ
[illegible] ثانی چونکہ ناصر امیر اسے محبت زیادہ رکہتا تہا اسلئے اسکو خلافت حاصل ہوئی

اوسکو قتل کرڈالا مگر ابوسعید نے بہی اپنی شرارت و بغاوت کا عوض فورًا پایا اور حاکم کیسل کے
ہاتہہ سے مارا گیا ان دونو کے مارے جانے کے بعد یہہ محمد تیم جو معزول ہوگیا تہا تخت پر بیٹہا
اور مشہور ہے کہ سنہ [illegible] میں تخت گیا اور چند سال حکومت کرکے سنہ [illegible] مین بقضائے الٰہی مرگیا۔

یوسف ثانی ابوعمید بن محمد تیم

محمد تیم کی وفات کے بعد اوسکا بیٹا جانشین ہوا اس تخت نشینی کے بعد قریب تہا کہ اسکا بیٹا محمد
اوسکو قتل کر ڈالے مگر باپ نے اوسکو بچا لیا اور بیٹے کے ارادہ سے واقف ہوگیا اور بیٹے نے
بربنا بغاوت فتنہ اسکی اور باپ پر الزام لگایا کہ یہہ عیسائی بادشاہوں کے ساتہہ کیا سازش کرتا
ہے اور اونکا دوست بنکر چاہتا ہے کہ مسلمانون کو قتل کرادیوے جب اسکے بیٹے نے بہت
فوج جمع کرلی تو یہہ بہی اوسکے مقابلہ پر مستعد ہوا اور سنہ [illegible] مین مقام مرشیا آپس مین لڑائی
ہوئی پہلے باپ نے شکست کہائی مگر موقع پر القنطارہ کا حاکم اسکی مدد کو آلیا اور اس نے
باغی بیٹے پر فتح پائی اور فوج باغی کی متفرق ہوگئی باغی بہی بہاگ گیا سنہ [illegible] مین یہہ
بادشاہ ناگہان مرگیا اوسکے جسم پر نشان زہر کے موجود تہے شاید کسینے اوسکو زہر دیا ہوگا۔

محمد ششم بن یوسف ثانی

بعد وفات یوسف کے محمد ششم جسنے باپ کے وقت کئی لڑائیان باپ کے ساتہہ کی تہین
تخت نشین ہوا اس نے یوسف اپنے بہائی کو قید کرکے سلوبرنیا کے قلعہ مین بہیجدیا جلوس
کے پہلے سال تو عیسائی بادشاہون کے ساتہہ اس نے صلح قایم رکہی اور سب دوستانہ برتاؤ
برتا چنانچہ انریک سوم تولیڈو کے حاکم کے ملنے کو بہی گیا مگر دوسرے برس اس نے عیسائیون کے
ساتہہ لڑائی شروع کردی اور قلعہ [illegible] پر قبضہ پایا فوج عیسائی کو [illegible] کے مقام پر شکست
دی اسکے بعد سب عیسائی متفق ہوگئے اور بہت بہاری فوج لیکر اسپر چڑہ آئے [illegible]
وغیرہ شہرون کی رعایا اسکے ظلم سے تنگ تہی غرضکہ تمام زندگی اس بادشاہ کی بابت
شور و فساد و ہیبت مین گذری آخر سنہ [illegible] مین مرگیا۔

یہہ بادشاہ محمد چہارم کا بہائی تہا بوقت قتل اوسکے یہہ غرناطہ مین تہا سب نے ملکر اسکو بادشاہ بنایا مورخین عرب اس بادشاہ کی بہت تعریف کرتے ہین اور لکہتے ہین کہ یہہ حلیم الطبع رعیت پرور عادل انصاف دوست تہا اور سلاطین غرناطہ مین سے بڑا نامور اور مشہور گزرا ہے علوم وفنون کی ترقی مین اس نے کمال کوشش کی اور شب و روز رفاہ عام کے کامون مین مصروف رہتا تہا اسکے عہد مین افریقہ والون نے پہر علاقجات ہسپانیہ مین جو نصارا کے قبضہ مین آ چکے تہے اسلام کی حکومت پہیلانی چاہی اور اس مین بہت سی کوششین کین آخری حملہ ابو الحسین بادشاہ افریقہ کے وقت کسیل اور پرتگال کی قوم پر گیا اور سنہ [illegible] مین دریای تلود و کے کنارے فریقین مین بڑی لڑائی ہوئی مگر افریقہ کے لوگون نے شکست کہائی اور سخت نقصان اوٹہایا مسلمان عورتین بیشمار اور لاکہون روپیہ کا اسباب مسلمانون کا عیسائی لے گئے شہر الجسیرس ور کئی اور شہر مشہور مسلمانون کے قبضہ سے نکل گئے غرناطہ کی سلطنت کو بہی کمال نقصان پہونچا آخر یہہ بادشاہ سنہ ۷۵۳ ہجری مین ایک دیوانہ آدمی کے ہاتہ سے مقتول ہوا

محمد پنجم بن یوسف

یوسف کی قتل کے بعد اوسکا بڑا بیٹا محمد پنجم بادشاہ بنا بڑا لائق بادشاہ تہا باپ کی تمام اوصاف اور جوانمردیان اور خوبیان اسکی ذات سے عیان و ہویدا تہین اس نے عیسائی بادشاہون کے ساتہہ صلح کی اور تمام خیال اپنا رعایا کی سود و بہبود و ترقی مین مصروف کیا مگر وہ اپنے ارادہ کو پورا نہ کرسکا اور بہت سے امرا کہ بسبب اسکے کہ اوس نے نصارا کے ساتہہ صلح کی تہی اوس سے ناراض ہوگئی اور اسمٰعیل اسکے بہائی کے ساتہہ سازش کرکے اور بارادہ قتل اوسکے محل مین گہس گئے اور اوسکی خاص نوکرون کو قتل کر ڈالا محمد نے جب جانا کہ اب جان پر آ بنی ہے مجبور ہو کر سلطنت سے دست بردار ہوا اور سنہ ۷۶۰ مین سلطنت اپنی بہائی کے سپرد کردی

اسمٰعیل دوم ابن یوسف

محمد کی معزولی کے بعد اس نے سلطنت پائی جب ایک سال گذرا تو ابو سعید نام ایک رئیس نے

اوٹھایا اور شہر کارڈوا جو اسلام کا مقام عروج و دار السلطنت تھا اپنے قبضہ مین کر لیا اور سکے علاوہ
اور بھی بڑے بڑے شہر اہل فرنگ نے لے لیئے اور نوبت یہان تک پہنچی کہ محمد بن عمر کو ننا ڈالا
بادشاہ سنہ ۶۴۶ مین زیر حکم واطاعت شاہان عیسائی ہوگیا شہر سیول بھی عیسائیون نے فتح کر لیا
اور محمد بن عمر بقضائے الٰہی سنہ ۶۷۱ مین مر گیا ⁂

محمد ثانی

محمد ابن عمر کی مرگ کے بعد اوسکا بیٹا محمد ثانی باپ کی جگہہ تخت نشین ہوا اوسکے عہد مین پھر
مسلمانون نے عزم کیا کہ ہسپانیہ مین اپنی حکومت بڑہائین چنانچہ سنہ ۶۷۴ مین یعقوب ابن یوسف مراکو کے
حاکم ابو یوسف نے بڑی فوج جمع کی اور ہسپانیہ مین جا اوترا اور عیسائیون کے ساتھہ جنگ شروع
کی اول تو کچھہ کچھہ فتح پائی آخر مایوس ہوکر اپنے ملک کو واپس چلا آیا محمد کا بھی یہہ ارادہ ہمیشہ تہا
کہ جو ملک اوسکے باپ کے وقت قبضہ سے نکل گیا تہا وہ پھر فتح کرے اس ارادہ پر وہ اونتیس برس تک
عیسائیون سے لڑتا رہا مگر کچھہ نہو سکا آخر سنہ ۷۰۱ مین مر گیا ⁂

محمد ثالث ابو عبد اللہ

محمد ثانی کی وفات کے بعد اوسکا بیٹا محمد ثالث بادشاہ بنا یہہ شخص نہایت بدقسمت تہا اول تو
رعایا اسکی جو علاقہ بالمیرہ اور کادکس مین بستے تہے اس سے پھر گئے دوسرے جب اس نے
عیسائیون سے جنگ کی تو پہلا علاقہ لیتے لیتے ملک جبل الطارق بھی ہاتھہ سے دے بیٹھا جب وہان
سے واپس آیا تو اسکے کل ارکین دربار کو اپنی آپ سے ناراض پایا اسواسطے اس نے سلطنت کو ترک کیا
اور حکومت سے دست بردار ہوا اور اپنے بہائی ناصر کو تخت سپرد کر دیا ⁂

ناصر بن محمد ثانی

تخت نشینی کے بعد ناصر کا ستارہ اقبال چمکا اس نے بالمیرہ کا محاصرہ کیا اور سونا وغیرہ کو فتح کر لیا
مگر وہی لوگ جنہون نے اول رضامند ہوکر اسکو تخت نشین کیا تہا پھر اس سے ناراض ہوگئے اور
سنہ ۷۱۳ مین اونہون نے ناصر کو معزول کرکر اسماعیل بن فرج کو بادشاہ بنایا ناصر نے اون کے

یہ بادشاہ گیارہ برس کی عمر میں تخت پر بیٹھا اسکے وقت انتظام ملک فوج کا اچھا رہا
اور یہ اپنی بادشاہت کے وقت بڑی بڑی بہتیں برداشت کرتا رہا آخر [illegible] میں جان بحق تسلیم ہوا

ابو مالک عبد الواحد

بعد یوسف ثانی کے ابو مالک مالک تخت و تاج کا ہوا اسکے وقت کئی طرح کے فتور برپا ہوے
اور سلطنت کا انتظام بگڑ گیا آخر ایک سال چند ماہ کی سلطنت کے بعد عبد اللہ ابو محمد
کے ہاتھ سے یہ مقتول ہوا اور یہ واقعہ ابتدا [illegible] میں وقوع میں آیا

المامون ابو علی

ابو مالک عبد الواحد کی قتل کے بعد المامون ابو علی والی اشبیلیہ کے حاکم کا بھائی بادشاہ ہوا
جو بادشاہ مقتول کا ہم جدی بھائی تھا اوسنے برخلاف عقائد محمد بن عبد اللہ مہدی کے
ایک کتاب تصنیف کی اور چاہا کہ لوگ اونکے عقائد باطلہ سے باز آئیں اسبات سے سب لوگ
ازروے خفگی ہو گئے اور سب نے ملکر المامون کو تخت سے اوتار دیا اور یحیی ابن ناصرالدین کو بادشاہ
بنایا المامون نے سلطنت سے معزول ہو کر اپنے مددگاروں کی فوج جمع کی اور یحیی کے ساتھ
لڑائی کر کے اوسکو شکست دی ہزاروں آدمی اس معرکہ میں کام آئے بہت بڑا کوہ میں [illegible]
صد اکس کو جو یحیی کے مددگار تھے قتل کیا اور المامون نے یہ بند و بست کیا اور ہسپانیہ
میں وقوع کہ ابن ہوت حاکم ہسپانیہ کا اوس سے باغی ہو کر خود سر ہو گیا اور دین کی حکومت
سے آزادی حاصل کی چند سال المامون [illegible] کے ساتھ حکومت کرتا رہا آخر
[illegible] میں مرگیا اوسکی جگہ محمد بن [illegible] تخت نشین ہوا اب ہسپانیہ نہایت تنزل میں تھی
محمد بن [illegible] نے حصول سلطنت و انتظام ملک کے لئے بہت کوشش کی مگر [illegible]
ابن ہوت اوسوقت [illegible] کا حاکم تھا اور [illegible]
ان دونوں کے آپس میں بڑے بڑے فساد اور لڑائیاں ہوتی رہیں اور [illegible]
مذہب کے باہمی دشمن کو حملہ کرنے کا موقع ملا اوسوقت [illegible] وقت غنیمت جانکر یہ

اور شدہ ہو
اوسکی پوری نہوئی اور

سلام کا مقام عروج و دار السلطنت تہا اپنے قبضہ مین کرلیا اور سکے علاوہ
لیے اور نوبت یہان تک پہونچی کہ محمد بن عمر کو مار ڈالا
ہوگیا شہر سیول بہی عیسائیون نے فتح کرلیا

یوسف ابو

یوسف ابو یعقوب چہوٹا بیٹا عبد المومن کا با
جوانمردی و شجاعت اسکی ذات مین کم تہی صلح کیطرف
ڈرتا تہا اس نے رعایا مین امن قائم کیا اور فوج کم کردی ایک دفعہ اس نے ہسپانیہ پر
کیتہل کے بادشاہ سے لڑکر اوسکو شکست دے دشمن کیطرف کے لوگ جو قید مین آئے اون پر رحم کرکے
اونکو رہا کردیا اسقدر رحم دشمن پر اوسوقت تک کسی مسلمان بادشاہ نے نہین کیا تہا شہر میدرد
دار السلطنت ہسپانیہ پر اس نے قبضہ پایا اور بہی بہت سے شہر فتح کیے آخر ہی مرتے مرتے شدہ ہجری مین مرگیا

ابو محمد عبد اللہ ناصر لدین اللہ بن یوسف ابو یعقوب

بعد وفات پانے یوسف کے اوسکا بیٹا محمد بادشاہ ہوا اگرچہ وہ کم قوت و کم حوصلہ بادشاہ تہا
پہر بہی اوس نے اسقدر فوج جمع کی کہ ایک لاکہ ساٹہہ ہزار اوسکی فوج کا پانچوان حصہ تہا یہہ
حال دیکہکر یورپ کے بادشاہون نصارا کو خوف پیدا ہوا اور تمام عیسائی بادشاہ یورپ
کی امداد سے مذہبی جنگ کرنے پر آمادہ ہوگئی اور فوج عیسائی شہر کیسٹل جدیدا و راندلوشیا
کے پہاڑون پر آکر خیمہ زن ہوئی ناصر بہی اپنی جمعیت کثیر لیکر اونکے مقابلہ کو گیا اور
فریقین کی آپس مین بڑی خونریزی ہوئی اور ہزارون آدمی مارے گئے مدت تک
لڑائی رہی آخر عیسائی حکام تہک کر واپس چلے گئے اور ناصر نے مراکو کو مراجعت کی
دار الخلافت مین پہونچکر یوسف ثانی اپنے بیٹے کو اس نے بعمر گیارہ برس کے تخت نشین کردیا
اور آپ عیش و عشرت مین مصروف ہوگیا اور اوسی شہر مین ناگہان در حالتیکہ بیمار نہ تہا
مرگیا غالباً کسی نے اوسکو زہر دیا یہہ واقعہ سنہ ۶۱۰ھ مین وقوع مین آیا ۔

یوسف ثانی بن ابو محمد عبد اللہ ناصر

وہ لوگ داخل ہوئے جنہوں نے پہلے بیعت کی اون کی سپرد حکومت کے چہوٹی کام ہو گئی اور مقدمات کا فیصلہ کرنا ہی اونہیں کے سپرد ہوا بعد ازان محمد کوہستان کیطرف گیا اور خدا کی وحدانیت پر اوس نے گانو گانو اور شہر شہر وعظ کئی یہان تک کہ بیس ہزار فوج جرار اوسکے ماتحت ہو گئی اور بڑے عروج پر پہونچ گیا اپنی قوم کا نام اوس نے فرقہ موحدین رکہا اور اپنی نسبت المحادی کا خطاب لیا سپہ سالاری وحکومت تمام فوج و قوم کی محمد بن عبد اللہ کے متعلق تہی امام کا خطاب عبد المومن کو حاصل تہا اگرچہ کل مالک اس کام کا محمد بن عبد اللہ تہا مگر وہ اپنے آپ کو عبد المومن کا خلیفہ و نایب مشہور کرتا وامام المہدی والمحادی اوسکے حق مین کہا کرتا تہا محمد بن عبد اللہ کی فصاحت و بلاغت وحسن تقریر کا یہہ حال تہا کہ تمام زمانہ کے دل اوس وقت اوسکیطرف مایل تہے اوس وقت ابو اسحاق ابراہیم علی بن یوسف بادشاہ کی بہائی نے موحدین کا یہہ عروج دیکہا تو اوس نے اطلاع اس حال کی علی بادشاہ کو کی اور وہان سے موحدین کی سرکوبی کے لئے حکم نافذ ہوا چنانچہ ابو اسحاق بڑی بہاری فوج لیکر موحدین پر چڑہ آیا اور آپس مین سخت لڑائی ہوئی ابو اسحاق نے شکست فاحش کہائی تمام فوج اوس کی قتل ہوئی اور خود وہ جان بچاکر میدان سے بہاگ گیا بڑی دولت اور جنگ کا سامان موحدین کو ملا اس فتح کے بعد اور تین قبیلے موحدین کی شامل ہو گئے اور پہلے سی جمعیت دو چند ہو گئی یہہ حال سنکر علی بن یوسف نے اپنی دوسرے بہائی کو ہسپانیہ سے بلایا اور بے شمار فوج دیکر موحدین کی مقابلہ پر بہیجا جب یہہ فوج پہاڑ پر پہونچی موحدین بڑی جستی سے اوسکی مقابل ہوئی اور چندروز آپس مین لڑائی ہوتی رہی اگرچہ تمیم موحدین کے سپاہ بہت لڑا اور ہزارون آدمی اون کے قتل کر ڈالے مگر اونکو شکست نہ دی سکا مقام تمال مین موحدین نے ایک قلعہ بنایا اور سامان جنگ وہان جمع کر کر مضبوطی حاصل کی اور شہرون پر یورشین شروع کین چنانچہ شہر وفیض وغیرہ چند بڑے بڑے شہر فتح کر لئے تین برس کے بعد عبد المومن نے تیس ہزار سوار لیکر خود سلطنت مرادیون پر چڑہائی کی اور بہت کا

جامع مسجد کے مقام سے ایک نے کہا کہ یہہ مقام بادشاہ کے بیٹھنے کا ہے یہان سے اوٹھہ بیٹھو تو
بہتر ہے اس نے جواب دیا کہ ان المساجد للہ یعنی مسجدین خدا کی واسطے ہین من بعد بادشاہ
آیا اور نماز شروع ہوئی جب نماز ختم ہو چکی تو محمد بن عبداللہ کھڑا ہو گیا اور علی ابن یوسف بادشاہ
کی طرف مخاطب ہو کر باآواز بلند کہا کہ ظلم و بدعت و جور و جفا تمہارے عہد حکومت و علاقہ مین
بہت ہوتا ہے اسکو بہت جلد دفع کرو ورنہ خداتعالیٰ جو احکم الحاکمین ہے تم سے حساب لیگا اور
تمہارا قیامت کے دن ظالمون مین ہوگا یہہ تقریر بادشاہ کی طبیعت پر سخت ناگوار گزری اور
اوسنے مجلس سے اوسکو اوٹھانا چاہا مگر مہدی نے یہہ چالاکی کی کہ وعظ کہنا شروع کر دیا اور عام
خاص کو اپنی طرف رجوع کر لیا دوسرے روز بادشاہ نے علما کو جمع کیا اور اون سے فتوی چاہا کہ ایسے
بے ادب کے لئے کیا سزا تجویز کرنی چاہئے سب کی یہہ تجویز ہوئی کہ اسکو شہر سے نکال دینا چاہئے
چنانچہ فی الفور نکالا گیا شہر سے نکلکر مہدی نے قبرستان مین قیام کیا اور اوسی مقام پر وعظ کہنا
شروع کیا شہر کے لوگ جوق جوق وعظ سننے کو وہان جاتے ہر ایک وعظ کے بعد یہہ دعوی
کرتا کہ مین علی المرتضی رض کی اولاد سے بارہوان امام ہون لوگون کو نجات کا رستہ دکھلانے
آیا ہون اب ظلم کا زمانہ ختم ہونیوالا ہے تمام دنیا مین خوبی و نکوئی پیدا ہوگی من بعد سلاطین
مورابطون کی برائیان اور عیب و ظلم لوگون کو سناتا اور اپنے تابعین کے حق مین بڑے
بڑے مراتب ملنے کے وعدے کرتا بادشاہ نے یہہ تقریرین جب اوسکی سنی اوسکی گرفتاری کا اور
قتل کا حکم نافذ کیا یہہ خبر سنکر وہ علاقہ تال کی طرف جو سوس شہر کے پاس ہے بہاگ گیا وہان جاکر
اوس نے عبدالمومن اپنے خلیفہ کو کہا کہ اصل مین مہدی آخرالزمان تم ہو اور مین تمہارے ظہور
و عروج کے لئے آیا ہون چنانچہ اوسی وقت پچاس آدمی وہان لائے اور عبدالمومن کے مہدی ہونیکا
اونہون نے اقرار کیا من بعد ستر آدمی اور ایمان لائے اور اسکے متبع ہو گئے اوسوقت
حکومت عبداللہ نے وہ منتخبین اہل شوری کی مقرر کین ایک مجلس مین دہ لوگ رکن مقرر تہے
جو [illegible] خواص کو مہمات جہاد اور بڑے بڑے کام سپرد کئے دوسری مجلس

امام محمد غزالی نے محمد کو ایک شخص مغرب کی زمین سے آیا ہوا تصور کر کر پوچھا کہ تم شہر قرطبہ مین
کبھی گئے ہو اور اگر گئے ہو تو تم نے کچھ حال میری کتاب کا سنا ہے کہ علما و فضلا نے اوسے کیا کیا
دی محمد بن عبد اللہ نے مفصل حال بیان کر دیا اور کہا کہ علی بادشاہ نے اوس کتاب کو آگ
مین جلا کر خاکستر کر دیا یہہ سنتے ہی امام غزالی دنگ رہ گیا اور غصہ کی آگ اوسکے سینہ مین مشتعل
ہوئی چونکہ امام مرد مقبول خدا پرست عابد زاہد ولی اللہ تہا فی الفور اوسنے خدا کی جناب
مین ہاتہہ اوٹہائے اور دعا کی کہ الٰہی جسطرح علی نے میری کتاب کو جس مین میری نیت محض تیرے
بندون کو فائدہ پہونچانے کی تھی پہاڑ ڈالا اور جلا دیا ہے اوسیطرح تو اوسکی سلطنت
کو پارہ پارہ کر دے اور اوسکی نسل زمانہ سے قطع کر دے کہ پہر کوئی نام لیوا اوسکا زمین پر باقی
نرہے چنانچہ محمد بن عبد اللہ بہی اوس دعا مین شامل ہوا اور کہا کہ الٰہی اس انتقام لینے
کا آلہ مجہکو بنا چنانچہ وہ دعا مقبول ہوئی اور اس واقعہ کے بعد محمد بن عبد اللہ تین سال تک
امام غزالی کے پاس رہا اور علوم شریعت و طریقت کی تعلیم پائی پہر شہر ماورتانیہ
کو گیا وہان بہی کسیقدر مدت تک نہایت افلاس و عسرت کے حالت مین گزارہ کرتا رہا پہر جابجا
شہر بشہر پہرنے لگا اور جہان جاتا علی بن یوسف بادشاہ کی بدچلنی اور بدعتون کی نسبت
وعظ مین کرتا ایک روز ایک گانو مین گیا وہان ایک نوجوان عبد المومن نام اوسکو ملا چونکہ
عبد المومن اپنے چچہ کے ساتہہ تحصیل علم کے لئے ولایت مشرق کو جانیوالا تہا محمد بن عبد اللہ نے
اوسکو کہا کہ جو علم تمکو پڑہنا ہو مجہسے پڑہو سفر کی تکلیف کیون اپنے اوپر گوارا کرتے ہو مین تمہارا
شوق پورا کر دونگا عبد المومن نے اوسکا کہنا مان لیا اور اوسکے ساتہہ ہولیا ایک دن محمد نے
عبد المومن کو کہا کہ ایک پیشین گوئی مین تمکو سناتا ہون وہ یہہ ہے کہ حکومت فقہ کی تمہارے
وقت سے شروع ہوگی اور تم حاکم و فقیہ بن جاؤگے چنانچہ ایسے ایسے خیالات اوسکی دل مین
بٹہلاتا رہا پہر اوسکو اپنا وزیر و مددگار بنایا پہر دونو شہر فاس مین آئے وہان سے مراکو کی
طرف گئے اور محمد اوس شہر کی جامع مسجد مین جا کر اوس مسند پر جہان بادشاہ وقت بیٹہتا تہا

جواب مین لکہا کہ مقام الجزیرہ جو افریقہ مین واقع ہی مجہکو دیدو کہ مجہکو پناہ لینے کے لئی ٹہکانا
رہے اونہون نے یہہ امر منظور نہ کیا جب شاہ زنگ کا زور اندلس مین بہت بڑا تو اوسکی اور حاکم
اندلس نے یوسف سے امداد چاہی اور یوسف کو معہ فوج وہان بلوا بہیجا اور یوسف سنہ ۴۷۹ ہجری مین
بڑی بہاری فوج لیکر راہ دریا اندلس کے کنارے جا پہونچا اور صوبہ سترہ مادورا کیطرف
کوچ کیا اور اوسی مقام سے آلونزو شاہ زنگ کے نام خط لکہا کہ مینے سنا ہے کہ تم میرے ملک کی
طرف آنے کا ارادہ رکہتے ہو اسلئے مین خود ہی اسطرف آگیا ہون تاکہ آپکو سفر کی تکلیف نہو
اب تم جزیہ دینا قبول کرو یا مسلمان ہوکر میری تلوار سے امان پاؤ جب یوسف کا وکیل یہہ خط
لیکر الونزو کے پاس گیا خط کا مضمون سنکر وہ غضب مین آیا اور خط کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے
اوسے پاؤن کے نیچے مل ڈالا اور وکیل کو کہا کہ یہی جواب تمہارے بادشاہ کے خط کا ہے جو تم نے
آنکہہ سے دیکہا ہے اوسکے آگے بیان کر دینا اور کہنا کہ اب تمہارے اور ہمارے درمیان جو سوال
زبان شمشیر سے میدان جنگ مین ہونگے مگر تم بہاگ نہ جانا مرد ہو تو میدان مین قایم رہنا وکیل
کی واپسی کے بعد الونزو بہی اپنا خونخوار لشکر لیکر [illegible] مقابلہ کرنیکو میدان مین آ
موجود ہوا اور زنگ کے میدان مین سخت لڑائی ہوتی تہی دونو فریق سے ہزارون آدمی کام آئے آخر
الونزو سخت زخمی ہوکر شباشب میدان سے بہاگ گیا اور لشکر اسلام نے فتح حاصل کی غنیمت کا بہت
سامان مسلمانون کو حاصل ہوا اس فتح کے بعد یوسف پہر افریقہ کو چلا گیا پہر دو برس کے بعد سیرین بن
ابوبکر نے یوسف کے حکم سے اندلس پر فوج کشی کی اور مسلمان حکام کو شکست دیکر قابض ہوا اور معتمد باللہ
فرمانروا اندلس کا مقید ہوا تاریخ یافعی مین لکہا ہے کہ اوس عہد مین یوسف ابن تاشفین کے برابر کوئی
بادشاہ جلیل الشان نہ تہا اور وہ نہایت بامروت رحیم و کریم تہا عفو اوسکے غضب پر غالب تہا
اوسنے تمام عمر اپنی زبان سے کسیکی نسبت قتل کا حکم نافذ نہ کیا آخر سنہ ۴۹۹ ہجری مین ستانوین
برس کی عمر پاکر فوت ہوا [illegible] برس بادشاہت کی قبیلہ المرادی سے یہہ پہلا بادشاہ تہا جو ہوا ہے
اور سلطنت اوسکی جبل اطلس سے لیکر سرانا مورینا تک جو اسپین مین واقع ہے قایم ہو چکی تہی

کی اور مسلمانی دین کے احکام ان کو یاد نہ تھے جب ان کو کسی سے لڑنے کا اتفاق ہوتا تھا تو عورتین
ان کی بھی گھوڑون پر سوار ہو کر اور چہرہ پر برقعہ ڈالکر دشمنون سے لڑتی تھین چونکہ پردہ پوش
کو عربی مین لثام کہتے ہین اسواسطے اس قوم کا خطاب ملثمین مقرر ہوا اس قبیلہ مین سے ایک شخص
یحیے بن ابراہیم نام بوقت ضعف سلطنت آل مروان کے جو اندلس مین حاکم تھے شہر فاس مین جو
دار الخلافہ علاقہ مراکش تھا گیا اوس شہر مین مسمی ابو عمران فقیہ سے اوسکی ملاقات ہوئی اوس نے
فقیہ کی خدمت مین التماس کی کہ ہماری قوم بالکل جاہل ہے مگر ہر ایک کا مادہ قابل ہے اگر اونکو
اخلاق اور مذہب کی تعلیم آپ دین یا اپنے کسی شاگرد کو وہان بھیجین تو سب لوگ دین کے احکام
اوس سے سیکھین تو فائدہ سے خالی نہوگا قوم کو تو دینی و دنیاوی فائدہ ہوگا اور معلم کی خدمت
بھی قوم قرار واقعی کریگی فقیہ نے ہر ایک شاگرد کے آگے یہہ حال ظاہر کیا مگر بسبب سفر دور و دراز کے
کسی نے وہان جانا منظور نہ کیا آخر ایک شخص جسکا نام عبد اللہ تمیم تھا وہان جانے پر راضی ہوا اور وہ
ہمراہ یحیے بن ابراہیم کے افریقہ کو گیا جب وہان پہونچا تمام صحرائی قوم اوسکی مطیع ہو گئی اور
اس تعلیم اور تکریم سے سب لوگ پیش آئے کہ اسکی حکم سے کسیکو انکار نہ تھا سب کو اس نے دین اسلام کے
احکام سکھلائے اور مرابطین قوم کا خطاب مقرر کیا یعنے اس قوم کو خاص رابطہ خدا سے ہے اور یہہ لوگ
صرف خدا سے مربوط ہین [illegible] سے انکو لگاؤ نہین جب عبد اللہ نے سب کو مطیع کر لیا تو حکومت
کا نقشہ جمایا اور دین اسلام کی دعوت عام اوس تمام علاقہ مین شروع کی بہت سے قبایل پر عند المقابلہ
غالب آیا آخر ایک معرکہ مین جو سنہ [illegible] ہجری مین وقوع مین آیا تھا خود بھی ہار گیا اوسکے مارے جانیکے بعد

ابو بکر بن عمر ملتونی

جو عبد اللہ کے خاص شاگردون مین تھا جانشین ہوا اوس نے جمعیت کافی بہم پہونچا کر ملک
مغرب پر حملہ کیا اور شہر اغمات کو دار السلطنت بنایا اور چند مدت مین بکمال جوانمردی و
شجاعت علاقہ تلمسان سے لیکر دریای محیط کی کنارہ تک اپنی مستقل سلطنت اوس نے قایم کر لی
جب اپنی سلطنت کا فرمان فرما بنگیا تو شہر مراکش کو اوس نے پایۂ تخت قایم کیا سوا

مین یہہ ناکام رہا اور ملک کا انتظام بہی اچہی طرح سے نہ کرسکا آخر تین سال حکومت
کرکے سنہ ۳۹۶ھ مین بقضاے الٰہی مرگیا ؂

عبدالرحمن ناصر

عبدالملک مظفر کے مرنے کے بعد اوسکا بہائی مدار المہام کارخانہ سلطنت کا اسنے بہی ہشام
المؤید کو بدستور حرم سرا مین مقید رکہا یہان تک کہ ہشام نے اونچاس برس تک گہر سے نکل کر
زمانہ کو نہ دیکہا عبدالرحمن ناصر نے طلیطلہ پر فوج کشی کی اور اوسطرف کی مہم مین مصروف تہا کہ
پیچہے اوس کے میدان خالی پاکر ایک شخص مسمی محمد نے ہشام کیطرف سے جہنڈا قایم کیا اور [illegible]
مین قرطبہ پر قابض ہوگیا المہدی باللہ اوسنے اپنا خطاب مقرر کیا یہہ خبر جب عبدالرحمن کے
لشکر مین پہونچی سب لشکر تتر بتر ہوگیا اوسکے رفقا نے اوسکا ساتہہ چہوڑ دیا اور عبدالرحمن گرفتار
ہوکر مقتول ہوا اب وزرا کے ہاتہہ سے تو سلطنت نے خلاصی پائی اور محمد مدار المہام بنا اوسکو
یہہ طمع دامنگیر ہوئی کہ ہشام اصلی مالک سلطنت کا سراغ مٹایا جاے اور مالک سلطنت کا
وہ خود بلا شرکت غیرے بنے چنانچہ اونہین دنون مین ایک عیسائی مرگیا جسکی شکل و صورت
ہشام بادشاہ کے ساتہہ ملتی تہی اوس کی لاش محمد نے سر دربار لاکر سب کو دکہلائی اور بیان
کیا کہ آج ہشام بادشاہ مرگیا ہے اوس کی نعش دیکہکر سب کو یقین ہوگیا کہ ہشام مرگیا ہے
اور محمد بجمعیت خاطر مالک سلطنت کا ہوگیا آخر جہوٹہہ بات جہوٹہہ ہوتی ہے کوئی دن
مین یہہ راز فاش ہوگیا کہ ہشام زندہ حرم سرا مین موجود ہے اور اسی عرصے میں ایک شخص
سلیمان نام الراشد باللہ کا خطاب پاکر کہڑا ہوگیا اور پینتیس ہزار آدمی اوسنے محمد کے فوج کی
لڑائی مین قتل کئے اور محمد بہاگ کر قلعہ مین جاچہپا جب بہت تنگ ہوا تو اوسنے ہشام المؤید
بادشاہ کو حرم سرا سے نکالکر سب کو دکہلایا اور کہا کہ مالک سلطنت کا موجود ہے چونکہ وہ
ہی پہلے ہشام کی لاش سب کو دکہلا چکا تہا اور پچاس برس کے بعد ہشام پردہ سے باہر نکلا تہا
کیسکو یقین نہ آیا کہ یہی ہشام بادشاہ ہے آخر الامر محمد قلعہ سے نکلکر بہاگ گیا اور راہ مین مارا گیا

جلد دن مین کتب خانہ کی فہرست لکہی جاتی تہی پندرہ برس چہہ ماہ اس بادشاہ نی سلطنت
اور ۳۶۶ ہجری مین مر گیا۔

ہشام ثانی المؤید باللہ ابن الحکم

حکم کی وفات کے بعد اوسکا بیٹا ہشام دس برس کی عمر مین تخت نشین ہوا بسبب نابالغی
بادشاہ کے مدار المہام و مختار وزیر منصور ہوا یہ وزیر صاحب تدبیر لائق دانا و ہوشیار
دینی و بہادر تہا اس نے سلطنت کو بڑی رونق دی ہر ایک امر کا کمال حتی کے ساتہہ انتظام
کیا البتہ اتنی بیوفائی اس سے ظہور مین آئی کہ اس نے ہشام کا کہ سلطنت کو کچہہ دخل بادشاہت
مین نہ دیا اور اوسکو حرم سرائے شاہی سے باہر نہ نکلنے دیا سلطنت کے دشمنون سے پچپن دفعہ
لڑائیان لڑا اور سب مین فتحیاب رہا تاکہ اس نے عیسائی بادشاہون کے ساتہہ کئی دلی
مطلب اسکا یہ تہا کہ تمام ملک اندلس کا ایک قطعہ کیطرف صف باندہ کر سجدہ کرے کوئی غیر
دین محمدی کا باقی نہ رہے اس ارادہ پر اس نے بڑے بڑے نامی شہر اور قلعے فتح کئے انکی [illegible]
کی بستیان بالکل خاک سیاہ کر دین تو مبو سنتلا معبد نصارا کا بڑا کہنہ [illegible] لایا اور [illegible]
قندیلیں جو اکر جامع مسجد مین لٹکائین اسلام کو اس نے بڑی ترقی دی ۲۶ برس اس نے
شاہانہ حکومت کی اور ہشام کو معطل کر کے تمام عمر حرم سرا سے باہر نہ نکلنے دیا اسکا زمانہ
[illegible] کی رونق کا زمانہ تہا آخر [illegible] لڑائی مین جب نصارا پر فتحیاب ہو کر آیا تو
[illegible] بسبب بڑہاپے کسی [illegible] کے انتقال کیا ۳۹۳ ہجری مین وزیر ہان بہی تسلیم
[illegible] اپنا جانشین اپنے بیٹے مظفر کو کیا۔

[illegible] مظفر ابن وزیر منصور

[illegible] مظفر اوسکا بیٹا [illegible] سلطنت کا [illegible]
[illegible] سلطنت [illegible]
[illegible] نصارا کی [illegible]

اور دوسرے کی جان کنی کی مہم کے مارے جانے کے بعد قاسم زندہ رہا مگر اسپر [illegible]
[illegible] تعلق نہ رکہا میں سراہن بادشاہ (سلطنت کی سنہ ہجری کی [illegible] فوت ہوا۔

عبدالرحمن ثالث بن محمد مقتول بن عبداللہ

عبداللہ کی وفات کے بعد اوسکا پوتا عبدالرحمن بن محمد مقتول جانشین ہوا جو اپنے دادا کا مواد [illegible]
اپنے خاندان کا فخر گذرا ہے اوسکی ہمت اور نیک چلنی و نیک اطواری و فیاضی و ملنساری نے
لڑکپن ہی سے لوگوں کو مائل گرویدہ کر رکہا تہا اوسکی تخت نشینی سے سب کی مراد برائی [illegible]
اول اوسنے مفسدوں کی سرکوبی کو مقدم جانا اور دادا کی وقت کے جتنے مفسد تہے سب کو اوسنے
زیر کیا اور بڑا دشمن اوس خاندان کا اور بڑی کہن کلیب تہا جو عیسائی بادشاہوں کے ساتہ ملکر
بڑے بڑے صدمے اور اچہے اچہے اضلاع سپانیہ کے دبا بیٹہے تہے اس بادشاہ نے بکمال جرأت
اوسکے استیصال پر کمر باندہ لی اور یہہ نوبت پہونچائی کہ شکست پر شکست کہا کر وہ قلعہ
بقلعہ بہاگتا پہرا آخر بہیس بدل کر پہاڑوں میں گہس گیا اوسکا ملک و مال سب اس بادشاہ نے
لیا جسقدر علاقے اوسنے دبائی ہوئی تہے سب شاہی علاقہ کے متعلق ہو گئے اس بادشاہ کی
خوش قسمتی سے اوسکے وقت عیسائی بادشاہوں کی آپس میں کمال عداوت برپا ہوئی اور
آپس میں مدت تک لڑائیاں ہوتی رہیں اسنے ایسا موقع غنیمت جانا اور جسقدر علاقے بسبب
[illegible] کے وقت انعام [illegible] دے [illegible] تہے سب [illegible] واپس کر لئے بلکہ مورلیتانیہ کا ملک
جسکا دار السلطنت شہر فورسیت [illegible] تہا بزور شمشیر فتح کیا اس بادشاہ نے اپنا لقب الناصر
لدین اللہ امیر المومنین عبدالرحمن مقرر کرکے خطبہ و سکہ میں اپنا نام جاری کیا اور زینت
اسکے دور میں [illegible] کو خلیفہ مشہور کیا شہر قرطبہ کی جامع مسجد کا رونق [illegible]
[illegible] اوسکا نام [illegible] بہت سی مسجدیں بنوائیں [illegible]
[illegible] جمع کیا [illegible] ساتہ [illegible]
[illegible] کو سرسبز کر دیا [illegible] وقفہ [illegible] کے خلیفہ [illegible]

بداقبال و بیوقوف تہا سب سے اول اس سے نا لائقی یہہ ہوئی کہ اس نے اپنی رعایا کی ساتہہ
مخالفت پیدا کری جا بجا شورش و فساد و خانہ جنگیان ہونے لگین عیسائی بادشاہون نے
ایسے موقع کو غنیمت جانا اور چارون طرف سے اپنی حدود کی بڑہانے کی فکر مین ہوے اور بسبب
بے انتظامی اپنے گہر کے کسی دشمن کی دست اندازی کو روک نسکا الفرڈ سیوم نے ہر سال مسلمانان
پر یورش شروع کی اور علاقہ پرتگال کیا اوس نے تمام دکمال ہن بادشاہ کی تصرف سے چہوڑ لیا اور
بہی بہت سے علاقی اس بادشاہت کے حکومت سے نکل گئے قدرتی بداقبالی ایسی پہیلی کہ چارون
طرف سے مار دہاڑ ہونے لگی علاوہ اسکے قحط سالی نے لوگون کو ایسا ستایا کہ رعایا خانہ بدوش
ہوکر نکل گئی زلزلے اسقدر آئی کہ ہزارون تختے زمین کے غرق ہوگئے بتیس برس اس بادشاہ
نے حکومت کی ساٹہہ برس کی عمر پائی آخر سنہ ۲۷۳ ہجری کو مرگیا۔

منذر بن محمد

اس بادشاہ نے اپنی حکومت کے وقت بکمال جانفشانی مفسدان شرارت پیشہ کا انتظام کیا
کلب نام ایک امیر نے جو اسکے باپ کے وقت سے مفسدہ پردازی پر کمر بستہ تہا بہت سی فوج
جمع کرکے اسپر حملہ کیا اس نے اوسکو شکست فاحش دی اور اوسکی جمعیت کو متفرق کر دیا لوگون
کو امید ہوگئی تہی کہ اب انتظام سلطنت کا بخوبی ہو جائیگا مگر بادشاہ کی عمر نے وفا نکی اور
ایک برس گیارہ ماہ سلطنت کرکے سنہ ۲۷۵ ہجری مین مرگیا۔

عبد اللہ بن محمد

منذر کے مرنے کے بعد اوسکا حقیقی بہائی عبد اللہ جانشین ہوا یہہ بادشاہ بہی سخت بد قسمت
و بدنصیب تہا اسکے تخت نشین ہوتے ہی کلیب جو قدیمی دشمن اس خاندان کا تہا مستعد
ہنگامہ پردازی ہوا اوسکے اغوا سے بادشاہ کی دو نو بیٹے محمد اور قاسم بہی باغی ہوگئی اور
در پے آزار اپنے باپ کے ساتہہ لڑے بادشاہ نے بکمال جوانمردی کلیب اور دونو بیٹون
کو شکست دی اور دونو بیٹون کو گرفتار کرکے ایک کو تو جسکا نام محمد تہا مار ڈالا

آخر سنہ [illegible] ہجری مین بقضائے الٰہی مرگیا ۔

ابو العاص حکم بن ہشام

ہشام کے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا حکم ہسپانیہ کے تخت پر بیٹھا اسکے تخت نشینی کے بعد دو [illegible]
قدیمی ہوشیار مدعی سلطنت کے ہوئے حکم نے بڑی چستی کے ساتھ اونکا مقابلہ کیا ایک مارا گیا
اور دوسرے نے صلح کرکے اپنی جان [illegible] افریقیہ کو چلا گیا چونکہ ہشام اسکا باپ نہایت
عیاش و بیکار رہتا اسلیے بہت جگہ کی رعایا بلکہ خاص شہر قرطبہ کے لوگ اوس سے روگردان تھے
اون سب لوگون نے ایک وقت میں شورش برپا کر دیا اون کی تنبیہ و تادیب مین اسکو بڑی
خونریزی کرنی پڑی اور بڑی کوشش سے اس نے اون بغاوت کی آگ بجھائی اور جس محلہ سے اول فساد
ہوا تہا اوس محلہ کو جلا کر خاک کر دیا اور چالیس ہزار باشندے شہر کے [illegible] جلا وطن کر دیے اون لوگون نے شہر [illegible]
[illegible] پر اپنا قبضہ کر لیا سنہ ۲۰۶ مین یہ بادشاہ بقضائے الٰہی مرگیا ۔

عبد الرحمن ثانی بن حکم

حکم کی وفات کے بعد اوسکا بیٹا عبد الرحمن اندلس کا بادشاہ بنا اسنے اپنی لیاقت و شجاعت
مین اپنے باپ اور دادا سے زیادہ ناموری حاصل کی ایک وقت اسکے باپ کا چچا عبد اللہ
حرص کے گھوڑے پر سوار ہوکر مدعی سلطنت کا ہوا مگر عبد اللہ شکست کھاکر بھاگ گیا
اس بادشاہ نے عیسائیون کے ساتھ بڑی بڑی لڑائیاں کین اور ہر ایک لڑائی مین فتحیاب
رہا سلطنت کا انتظام بھی اسنے بخوبی کیا بڑی بڑی مسجدین و مدرسے اور کاروانسرائے بنوائے
نہرین کھدوائین سڑکین بنوائین زراعت کو ترقی دی علوم و فنون کے [illegible]
کیا اسنے فیض عام سے زمانہ کو محروم نہ رکھا عدالت و انصاف کو رونق دی رعایا خوش و خرم آباد
تھی یہ بادشاہ [illegible] سلطنت کی [illegible] برس کی [illegible] آخر سنہ [illegible] مین [illegible]

محمد بن عبد الرحمن ثانی

عبد الرحمن ثانی کی وفات کے بعد محمد اوسکا بیٹا جانشین اپنے باپ کا ہوا یہ بادشاہ تخت [illegible]

بخشی کی اور تمام جزیرہ نما پر اپنا قبضہ کرکے عباسیہ خلافت سے یہہ علاقہ الگ کرلیا اور ایک عہدنامہ
سپردگی ملک کا یوسف و اسمعیل سے لکہوا کر علی مجمع مین پڑہوایا اور ایک ساعت سعید مین
بادشاہی جلاس کرکے بہت سا زر و نیز غربا و فقرا پر تقسیم کیا چونکہ بسبب شورش و فساد و آتش خلافت
اہل اسلام کی موقع پاکر اہل فرنگ نے اپنی حدود بڑہاکر بہت علاقہ اپنے تصرف مین کرلئے تہے عبدالرحمن
نے نہایت سعی و کوشش کے ساتہہ سب پس پا ہوئی اور ایسکے خوف سے بڑے بڑے بہاری قلعون
مین جاچہپے شہر قرطبہ جو دارالسلطنت اندلس کا تہا کمال رونق و زینت کے حد تک پہونچا ملکون کے درخت
بانی شہر مین پہونچایا گیا دریا کے کنارے جہازی کارخانہ ملایا گیا کہجور تاڑ روئی چانول توت
نیشکر پستہ طرح طرح کی ترکاریان اور ساگ اور قسم قسم کے پہول اور درد ملکون سے منگاکر اوس
سرزمین مین لگوائی گئی علوم و فنون کے مدارس جاری کرکے ملکی کارخانون کو ہندوستان شوکت
سے ترقی دی آخر اس بادشاہ نے چونتیس سال تک بکمال عدل و داد سلطنت کی اور ۱۷۲ ہجری مین مرگیا

ہشام بن عبدالرحمن

اگرچہ عبدالرحمان کی وفات کے بعد اوسکے بیس بیٹے موجود تہے مگر سب سے چہوٹا فرزند ہشام بڑا دلاور
وعقیل تہا اسواسطے عبدالرحمان نے وصیت کی تہی کہ میرے بعد ہشام بادشاہ ہو چنانچہ وہی بادشاہ
ہوا اسکی تخت نشینی کے بعد دو چچا اسکے سلیمان عبداللہ و سلیمان اس سے پہر گئے اور چاہا کہ اسکو تخت سے
اوتار دین اونہون نے اسکے برخلاف بہت سی فوج جمع کی ہشام بہی اپنا لشکر لیکر اون کے مقابلہ کو
نکلا اور آپس مین سخت لڑائی ہوئی دونو مدعیون نے شکست فاحش کہائی اور مطیع ہوگئے
بعد اوسکے بہائیون نے بہی دعاوی سلطنت کی کئی مگر کامیاب نہوئے اون کے انتظام کے بعد اسنے
اپنے ملک کو وسیع کرنا شروع کیا اور بڑی بڑی لڑائیون مین کامیاب ہوا اسکی فوج نے ملک فرانس
مین دور تک فتوحات حاصل کین چنانچہ مقام ناربون کو لوٹکر جلادیا اور گسان مین پہونچکر
شادل [illegible] کے قایم مقام ڈیوک ولیم کو شکست دی اور لاکہون روپیہ کا مال لیکر معاودت کی اوس
مال کا پانچوان حصہ مسجد قرطبہ کے بنانے مین صرف کیا اور بڑی عالیشان عمارت مسجد کی بنوائی

خلافت بغداد کی مجھکو دیگا مگر ہلاکو خان کو اوس کی یہہ بیوفائی پسند نہ آئی جو اوس نے
اپنے آقا و ولی نعمت قدیم کے ساتھہ کی تھی اپنا کام نکالکر وزیر شریر کو اپنی نظر سے گرادیا
اور حکومت بغداد کی ایک بقال غلہ فروش کو بخشدی جس نے بوقت محاصرہ بغداد کے رسد
رسانی ہلاکو خان کے لشکر مین کی تہی اور ہلاکو اوسکی خدمات سے کمال خوش ہوا تہا
بغداد کی حکومت کا خلعت جب اوسکو ملچکا تو علقمی نمک حرام وزیر کو حکم ہوا کہ اگر تم کو
بغداد مین رہنا منظور ہے تو اس بقال کی نوکری کرلو۔ وزیر نے سنکر کچھہ جواب ندیا اور کمال غم
وغصہ مین گرفتار ہوکر چند روز مین مرگیا اور قیامت تک کی روسیاہی دنیا مین اور دوزخ
کی آگ عقبے مین اپنے لئے حاصل کرکے جہنم واصل ہوا صرف تعصب مذہبی نے یہہ آگ بغداد
مین روشن کی تہی جسسے لاکہون جانین تلف ہوئین اور شیعہ کی شرارت سے عباسیہ خلافت نیست ونابود ہوگئی سال شہادت اس
خلیفہ کا ۶۵۶ ہجری تہا اور کل عباسی خلیفون مین سے یہہ سینتیسوان جانشین تہا واضح رہے کہ خلفای عباسیہ کا
عہد دین اسلام وملت محمدی کی ترقی کا وقت تہا اگرچہ اس خاندان کے خلیفہ اکثر عیاش بہی تہے
مگر دین کی ترقی اور عروج کی طرف اونکا بڑا خیال تہا اور ہمہ تن اس کام مین مصروف تہے
لاکہون گبر وترسا ان کے وقت مسلمان ہوئے دور دور تک ولایتون مین دین اسلام
پہیل گیا اور جو لوگ توحید الہی سے واقف نہ تہے موحد بن گئے بڑے بڑے علما وفضلا و
مشایخ ان کے وقت مین ہوئے علمانے بڑی بڑی کتابین دین کی علوم فقہ وحدیث
وتفسیر مین تصنیف کین اور گمراہان دین کو راہ راست دکہلایا اور بڑے بڑے مشایخ
مثل حضرت غوث الاعظم محی الدین عبد القادر جیلانی وشیخ شہاب الدین سہروردی
ایسے ولی کامل ہوئے جنکے ایک نظر کیمیا اثر سے ہزارون فساق وفجار گمراہی کی تاریکی
سے نکلکر انوار قرب کے منازل تک جا پہونچے ::

پچوتہا چمن شاہان بنی امیہ کے بیان مین جو ملک اندلس مین فرمانفرما رہے

ہلاکو کے استقبال کو جائیں اور اسکو اپنے ساتھہ لیجائیں ملائمی ہیں تاکہ وہ اپنی لڑکی ولیعہد
المعتصم کے ساتھہ نکاح کر دیوے الغرض خلیفہ اپنے تمام ارکین و علما و فضلا کے ساتھہ برآمد
ہوکر وزیر کے ساتھہ ہولیا جب ہلاکو کے لشکر میں پہونچا تو خلیفہ الگ خیمہ میں اتارا گیا
پہلے علما و فضلا کو بہانہ انعقاد مجلس نکاح کے ہلاکو کے روبرو لیجاکر وزیر نے قتل کرادیا ان
علما و ائمہ شہر جو مذہب سنت کے پیشوا تہے قتل ہوئے خلیفہ کو انکی حالت کی کچہہ خبر تہی
اسکے بعد خلیفہ کی اولاد و اقارب و ارکین خاص کے قتل کی نوبت آئی اور جوق جوق ہلاکو خان
کے روبرو جاکر قتل ہوئے صرف خلیفہ باقی رہ گیا اسکو بہوکہہ کے عذاب میں گرفتار کیا
سن بعد دجلہ پر پل باندہ کر لشکر تاتار شہر میں داخل ہوا اور شہر میں قتل و غارت کا بازار گرم ہوا
تمام شہر لوٹا اور جلایا گیا تمام شہر کے رہنے والے گرفتار ہوکر صفوں کی صفیں دجلہ کے کنارے
کہڑے کئے گئے اور ایک طرف سے انکو قتل کرنا شروع کیا گویا دجلہ کے اندر خون کا دریا
دوسرا بہکر دریا سرخ ہو گیا عباسی قوم کے سردار کئی ہزار تہہ تیغ ہوئے لاکہوں رعایا
ماری گئی دار السلام بغداد جسکا دروازہ صدہا سال تک بوسہ گاہ خلایق رہا چالیس
روز تک قتل و غارت ہوتا رہا صرف ایک محلہ کو امان ملی جس میں شیعہ قوم ہم مذہب وزیر
کے رہتے تہے تاتاریوں نے ہزاروں لاکہوں عمارتیں جنکی تعمیر پر لاکہوں روپیہ
خرچ ہوئے تہے جلا کر خاک میں ملادی بڑے بڑے کتب خانے دریا میں
ڈالدیے اور آگ میں جلادیئے خلیفہ کی حالت چند روز کی بہوک و پیاس سے
[illegible] پہونچ گئی تو کما بالآخر شہید کیا گیا کروڑوں روپیہ نقد و جواہر و اجناس
[illegible] اندوختہ عباسیوں کا ہلاکو خان کے قبضہ میں آیا عباسی خاندان
[illegible] خلیفہ کی شہادت پر ختم ہوئی اور پانسو چبیس برس کا خاندان ایک وزیر
[illegible] تک میں مل گیا ابد ایسا برباد ہوا کہ پہر کوئی نام لیوا
[illegible] قومی تہی کہ ہلاکو خلیفہ کے قتل و تاراج کے بعد

موید الدین علقمی کو وزیر بنایا مگر یہہ وزیر مذہب کا شیعہ تہا طریق اسکا اثنا عشریہ تہا اس لئے خلیفہ کے
بیٹے مجاہد ابوبکر کے وزیر کے ساتہہ عداوت ہوگئی اور باہمی نزاع نے یہانتک طول پکڑا کہ وزیر
نمک حرامی پر آمادہ ہوا اور ہلاکو خان تاتاری کو لکہہ بہیجا کہ بغداد کا خلیفہ برائے نام ہے عیش و
عشرت اوسکا کام ہے میرے ہاتہہ میں کل اختیار ہے ہر ایک بات کا مجہہ پر مدار ہے اگر آپ اس
وقت بغداد کو آمین (؟) تسخیر فرمائیں تو بغداد کی حکومت پائیں بڑے بڑے گنج بے محنت و رنج
ہزاروں خزینے پشتوں کے دفینے آپ کو مفت ملجائیں وزیر کے لکہتے ہی ہلاکو خان بغداد
کو آیا اور وزیر نے ہلاکو خان کے پہونچنے سے پہلے یہہ تدبیر کی کہ خلیفہ کا لشکر جسقدر بغداد میں تہا
سب جا بجا منتشر کر دیا جب ہلاکو خان نے اپنے آنے کی اراوے سے وزیر کو خبر پہونچائی وزیر
نمک حرام خلیفہ کے استیصال کی فکر میں پڑا پہلے اوس نے بہت سی فوج تخفیف کر دی باقیماندہ فوج
کو جا بجا منتشر کر دیا اور تمام ارکین دربار کو منع کر دیا کہ کوئی شخص یہہ خبر خلیفہ کے کان تک نہ
پہونچائے آخر سنہ ۶۵۶ میں جب تاتاریوں نے خوارزمی سلطنت کو خوار و زیر بار و قتل کر کے
تمام ملکوں میں تسلط پالیا تو وزیر کے اشارے سے ہلاکو خان نے بغداد کا ارادہ کیا اور فوج
نزدیک آپہونچی تو خلیفہ کو خبر ہوئی خلیفہ نے وزیر کے ساتہہ اسکا مشورہ کیا وزیر نے خلیفہ کی
تسلی کی اور کہا کہ ہلاکو غارتگر کی کیا طاقت ہے کہ خلیفۃ اللہ کے حضور میں بے ادبی پیش
آئے مجہکو بخوبی معلوم ہے کہ ہلاکو حضور کے سلام کو آتا ہے بیوقوف خلیفہ نے اس بات کو سچ جان
لیا پہر پہلی محرم کے روز ہلاکو نے بغداد پہونچکر شہر کا محاصرہ کر لیا پہر بہی وزیر بدتدبیر نے خلیفہ کو
کہا کہ آپ کچہہ غم نہ کریں میں نے صلح کا بندوبست کر لیا ہے ہلاکو آپ کی خدمتگزاری کو اپنا فخر جانتا
ہے اور یہہ تجویز ہو چکی ہے کہ ہلاکو اپنی دختر حضور کے نکاح میں دیکر اس خاندان سے اپنا توسل
پیدا کرے اس تجویز سے خلافت و سلطنت گہر کی گہر میں رہیگی اور شاہان تتار سلاطین
سلجوقیہ کی طرح خدمتگزار رہینگے چند روز کے محاصرے کے بعد خلیفہ کی خدمت میں وزیر
نے یہہ تجویز عرض کی کہ آپ ایک مرتبہ اپنے ارکین اور علما و فضلا کے مجمع کے ساتہہ

اس خلیفہ کی سخاوت کے ذکر مین روضۃ الصفا مین لکہا ہی کہ ایکروز عید کے دن صبح
خلیفہ کوشک کے بام پر آیا دیکہا کہ لوگون کے گہرون کی دیوارون پر دہوئے ہوئے
کپڑے سوکہ رہے ہین وزیر سے اسکا حال پوچہا عرض کی کہ آج عید ہے رعیت
لوگون نے عیدگاہ جانے کے لئے کپڑے دہوکر آفتاب مین ڈالے ہین جب سوکہ جاوینگے پہن
کر عیدگاہ مین حاضر ہونگے یہ سنکر خلیفہ نے جانا کہ میرے رعایا بہت مفلس ہوگئی ہے کہ دہوبی
سے کپڑے نہین دہلواتے اور خود دہوتے ہین ان کی خبرگیری ضرور ہے پس منجنیق کی
کہ بیشمار سونے کی گولیان بنوائین اور اسکے وقت جب کوشک پر جاتا انہون کو حکم دیتا
کہ وہ گولیان کو بندوقون مین بہر کر چارون طرف سر کرین وہ گولیان لوگون کے گہرون مین
جا پڑتین اور وہ اپنے خرچ مین لاکر آسودہ حال ہوتے۔ سترہ برس اس خلیفہ نے خلافت کی
۶۴۰ ہجری مین مرگیا اس خلیفہ نے چاندی کے درہم سکہ کرائے جنکا مضروب [illegible]
ہو چکا تہا ایکدن مستنصر خزانہ مین گیا اور اشرفیون کے حوض پر کہڑا ہوا ایک مصاحب نے
عرض کی کہ مین پہلے بہی ایک دفعہ آیا تہا تو اسکو بہرا ہوا پایا تہا پہر اب کہ آیا تو بالشت
بہر خالی دیکہا اب تو یہ خالی ہو جاویگا تب خلیفہ نے فرمایا کہ اگر مجکو اللہ نے مہلت دی تو
اسکو صاف کردونگا اس خلیفہ نے اپنی فوج [illegible] کے ساتہ تاتاری لشکر کے ساتہ جو
حدود بغداد پر حملہ آور ہوا تہا مقابلہ کرکے ان کو شکست دی بلکہ اگر اسکو اجل
مہلت دیتی تو تاتاریون کو عجم سے نکالدیتا۔

ذکر ابو احمد عبداللہ المستعصم باللہ بن مستنصر باللہ عباسی

یہ خلیفہ [illegible]
[illegible]
[illegible]

کے حال مین تحریر ہوگا اِس خلیفہ نے سینتالیس سال سلطنت کی اور اپنی حکومت کے وقت مین کمال
نیک نام رہا ہر ایک امر اسکی تدبیر کے موافق ہوتا رہا آخر ۶۲۲ ہجری مین مر گیا انہتر برس کی عمر پائی

ابو نصر محمد ظاہر باللہ بن ناصر لدین اللہ

باپ کے مرنے کے بعد یہہ خلیفہ ۵۳ برس کی عمر مین خلیفہ بنا کسی شخص نے اسکو دعا دی کہ خدا تیری
عمر مین برکت دیوے اسنے جواب دیا کہ عصر کے وقت دوکان جو کہولے گا وہ کیا کمائیگا اس خلیفہ کے
مزاج مین رحم و خدا ترسی زیادہ تر تہی یہانتک کہ عمر بن عبد العزیز کے بعد سوا اسکے اور کوئی خلیفہ
حلیم و رحیم و خدا دوست پیدا نہین ہوا اِس نے لاکہون روپیہ نقد و جنس و املاک حقدارون کو واپس کر دیے
اور اکثر اوقات اسکی زبان پر یہہ کلمہ گزرتا تہا کہ چند روزہ زندگی ہے کچہہ نیک کمائی کر لون تو بہتر
ہے ہزارون خطوط لفافہ بند اسکے حجرہ مین رکہے رہتے تہے اور یہہ کسیکو کہولکر پڑہتا نہ تہا اسکا
باعث پوچہا تو کہا کہ ان خطوط مین سوائے غمازیون اور بدگوئیون کے کچہہ تحریر نہ ہوگا دیکہنے سے خرابی
پیدا ہوتی ہے ایک دن یہہ خزانہ مین گیا اور بہت سا روپیہ خیرات کر ڈالا خزانچی نے عرض کی
کہ تمہارے بزرگون نے اس خزانہ کو جمع کیا تہا کہ وقت پر کام آوے فرمایا کہ اب اسکے کام آنے کا وقت
آگیا ہے اور خزانہ خرچ کرنے کے لئے ہے نہ جمع رکہنے کے لئے ؎ زر از بہر خوردن بود اے
پسر + برائے نہادن چہ سنگ و چہ زر + صرف نو مہینے اِس خلیفہ نے خلافت کی ۶۲۳ھ مین بیمار
ہو کر مر گیا رحمۃ اللہ علیہ +

ابو جعفر منصور المستنصر باللہ بن ظاہر باللہ عباسی

یہہ خلیفہ بڑا صاحب ہمت با مروت سخی مشہور تہا اسکے وقت علم نے کمال ترقی پائی نظامیہ مدرسہ کی
نظیر اسنے ایک سلطانی مدرسہ مقرر کیا بڑا کتب خانہ اوس مین رکہا ہر ایک علم کے معلم روزینہ دار
اُس مین مامور کئے ہر روز طرح طرح کی کہانی لذیذ پکوائی جاتے مدرسہ کے طلبا و معلمون کے کہانے کے لئے
بہجوائے جاتے ہر ایک شہر مین دار العلم و دار الشفا و دار القرائت بنوائے گئے عالم و طبیب
و قاری اُن مین مقرر فرمائے گئے موید الدین ابو طالب علقمی اِس خانہ کا داروغہ و کفیل قرار پایا

شیرکوہ نے مصر پر حملہ کیا حاکم مصر نے فرنگیون سے مدد لیکر اوسکو ہٹادیا دوسرے برس اہل نگ
نے قاہرہ کی مدد کو اسد الدین جا پہونچا اور کامیاب ہوکر وزیر مصر کا مقرر ہوا یہہ خلیفہ
علم انشا و نظم و نثر و علوم ریاضی مین اوستاد تہا ❊

ابو محمد حسن المستضی بنور اللہ بن مستنجد باللہ

اس خلیفہ نے خلیفہ ہوکر امیر الامرائی کا منصب قطب الدین قیماز کو دیا اوس نے اسکو ایسا بے اختیار کیا
کہ کسی چیز پر اسکا اختیار نہ رکہا ایک روز اوس نے ظہیر الدین خازن کی گرفتاری کا حکم دیا خازن
اپنی جان بچاکر خلیفہ کے پاس دار الخلافت مین چلا گیا خلیفہ نے اسکو اپنی پناہ مین رکہا دشمن کے
حوالے نکیا اسلئے امیر الامرا اوس غضب مین آکر دار الخلافت کو گہیر لیا خلیفہ یہہ حال سنکر کوٹھے
پر آیا دیکہا کہ قلعہ کے گرد امیر الامرا کی فوج کی دہوم ہے شہر کے تماشائیون کا ہجوم ہے خلیفہ نے
شہر کے لوگون کو نزدیک بلایا اور آواز بلند فرمایا کہ تم سب اسیوقت جاؤ امیر الامرا کو
قید کر لاؤ اسکا مال جو پاؤ لوٹ لو یہہ حکم پاکر ہزاردن لوگ دوڑے جاتے ہی امیر الامرا کا گہر گرا دیا
اسکا مال لوٹ لیا تمام شہر کی ہجوم کے آگے امیر الامرا کی کوئی تدبیر پیش نہ چلی اپنی جان
بچاکر پیادہ بہاگا اور چاہا کہ موصل اپنے وطن کو جائے مگر رستہ بہولکر ریگستان بے آب
مین جا پڑا پیاس کے مارے مرگیا اسکے مرنے کے بعد خلیفہ نے خودمختاری پائی نو سال حکومت
کی ۵۷۵ھ مین مرگیا ۵۶۷ھ مین مصر کی بادشاہت فاطمیہ کے خاندان سے جاتی رہی اور صلاح الدین
قابض ہوا اوس نے اسی خلیفہ کے نام کا خطبہ اوس تمام علاقہ مین جاری کیا —

ابو العباس احمد ناصر الدین اللہ بن المستضی بنور اللہ عباسی

یہہ خلیفہ سخی و جوانمرد و بہادر و دلیر و صاحب تدبیر اقبالمند تہا اپنی کمال تدبیر و عقلمندی
سے اسنے تمام مخالفون کی بیخ کنی کی جسنے سر اوٹھایا اس نے گردن پکڑ کر زمین پر گرایا
خلفا کی دینی کرامتون کی اسنے گویا ہوا باندہ دی رعایا کی ظاہری و باطنی
احوال سے یہہ ایسا آگاہ رہتا تہا کہ رات کو جو وہ گہر مین باتین کرتے تہے دن کو یہہ بر سر

وعدالت کیطرف کمال توجہ فرمائی نیکنامی حاصل کی اِسکے وقت سلطان محمود غزنوی نے
خراسان لے لیا خطبہ اسکی نام کا جاری کیا - ایلک خان ترکستان کے بادشاہ پر ختن و خطا
کے کفار بیشمار فوج لیکر چڑہ آئی اُس نے خلیفہ سے مدد طلب کی خلیفہ نے ہر ایک حاکم و بادشاہ
کے نام احکام جاری کئے کہ وہ ایلک خان کی مدد کو جائین کفار کے حملہ کو اُسکے ملک سے
ہٹائین خلیفہ کی حکم کے بموجب بیشمار فوج مسلمانون کی ایلک خان کی مدد کو گئی اور باہم
فریقین کے سخت لڑائی ہوئی آخر مسلمانون نے فتح پائی بیشمار لوٹ ان کے ہاتہہ آئی ایک
لاکہہ دس ہزار ختنی و خطائی قیدی ان کی قید مین گرفتار ہوئے قتل بیشمار ہوئی اِس خلیفہ نے
بہ کمال آرام و نہائیت انتظام چالیس سال نو مہینے حکومت کے آخر ۴۲۲ھ ہجری مین مر گیا-

قایم بامر اللہ بن قادر باللہ عباسی

بغداد کی خلیفون مین سے یہہ خلیفہ نیکنام و نیکو کار حلیم المزاج مشہور ہے اسکی وقت
دیالمہ کی دولت و حکومت کا تو خاتمہ ہوا اور ارسلان نشاد ترکی بساسیری کا اختیار خلافت
پر ایسا ہوا کہ تمام زمانہ اوس سے ترسان و لرزان تہا یہان تک اوسکی نیت بگڑی کہ خلیفہ
کو اوس نے معزول کرنا چاہا خلیفہ نے طغرل بیگ سلجوقی سے امداد مانگی اور وہ لشکر لیکر چڑہ
آیا اوس کے آنے سے اول بساسیری نے خلیفہ کو قید کر لیا اور دونوں مین بڑی بڑی لڑائیان ہوئین
آخر بساسیری قتل ہوا اور خلیفہ نے قید سے چھوٹ کر طغرل بیگ کو رکن الدین کا خطاب دیا اور
اپنی لڑکی سے اوس کی شادی کی اور مدت العمر خلیفہ طغرل بیگ کی حمایت مین گزرا کرتا رہا
خطبہ مین بہی نام طغرل کا خلیفہ کی نام کے ساتہہ مذکور ہوتا رہا اس خلیفہ کے وقت لشکر اسلام نے
روم کی ولائیت مین بڑی بڑی فتوحات حاصل کین اور سرپرستی خاندان سلجوقی کرتے رہے
آخر ۴۶۷ھ مین خلیفہ جان بحق تسلیم ہوا-

مقتدی باللہ بن قائم بامر اللہ

یہہ خلیفہ عیاشی کے کام مین جست انتظام مین سست تہا اس لیئے اسکے وقت عراق مین

اور النہر وفارس میں سامانیہ اور موصل کرمیں دیالمہ غرض جابجا سلطنتیں قائم ہوگئیں
آخر ۳۲۹ھ میں خلیفہ مرگیا اور چھ سال تک خلافت کی ۔

ابو اسحاق ابراہیم متقی باللہ بن مقتدر باللہ عباسی

یہ خلیفہ نہایت نیک نام عابد زاہد صاحب سخاوت ومروت تھا مگر بہ مجبوری کسی کام [illegible]
اسکو کچھ غرض نہیں امرای دربار کہ تمام غلام ترک بچے تھے آپس میں لڑتے مرتے رہتے تھے
اور خونریزیاں ہوتی تھیں ہر ایک چاہتا تھا کہ خلیفہ ہماری قابو میں رہے متقی حقیقت میں
ایک متقی پرہیزگار آدمی تھا اسکا قول تھا کہ میرا مصاحب مصحف مجید کافی ہے اس کے عہد میں
پہلے سال میں محل قبۃ الخضرا کہ ایک عالیشان عمارت عباسیہ کی عظمت وشوکت کا نمونہ تھا
کثرت بارش سے گر پڑا یہ مکان خلیفہ منصور کا بنایا ہوا تھا [illegible] گز کا ہر ایک ایوان تھا
گنبد پر ایک سوار کی مورت بنی تھی جسکے ہاتھ میں نیزہ تھا آل حمدان نے اس خلیفہ کے دربار
توقیر پائی اور اکثر مفسدوں کو مار کر ناصر الدولہ وسیف الدولہ وغیرہ خطابات حاصل کیے
رومی فرنگیوں نے آمدن ومیافارقین وغیرہ پر فوج کشی کرکے ہزاروں مسلمانوں کو قید
[illegible] جا کر وہ رومال جس سے آنحضرت نے چہرہ مبارک کا پسینہ پونچھا تھا [illegible]
[illegible] ہو گئی تھی اور وہ خلیفہ کے پاس ہے اگر خلیفہ ہمکو دیدیوے تو ہم مسلمان
[illegible] میں فقہا وعلماء نے [illegible] انکار کیا کہ جب [illegible]
[illegible] ہزاروں مسلمان قید فرنگ سے چھوٹے آل حمدان اسکے وقت [illegible]
[illegible] صرف نہ تھا اونکا اقتدار وتوقیر دیکھ کر [illegible]
[illegible] تھا اور اس فکر میں تھا کہ کسی طرح خلیفہ کو معزول
[illegible] واپس آیا تو تورون استقبال کو نکلا
[illegible]

ساتہہ دشمن کی سرکوبی کو روانہ ہوا اور تمام باغیان بدطینت کو تہہ تیغ کرکے مقیدان
اہل اسلام کو اونکی قید سے چہوڑایا اور یہود کا سر کاٹ کر اوسکی قوم کو قرار واقعی سزادی
اور رعایا کو دوبارا آباد کیا یہہ خبر جب بغداد مین پہونچی تمام شہر نے خوشی کی شادیانی بجائی اور عید سے
زیادہ خوشی کی - دوسرا حملہ اہل فرنگ کا مملکت اسلام پر ہوا اور نوبت یہانتک پہونچی
کہ دو حملون مین اہل فرنگ نے شہر لولوہ اور دیار بکر والجزیرہ و موصل فتح کرکے بصرہ تک پہونچے
اور جنگلی اعرابی بسبب کم رعبی خلیفہ کے کعبہ پر حملہ آور ہوکر بیت اللہ کے پوشش اوتار کرلے گئے موفق نے
اس مرتبہ بہی کمرہمت کی باندہی اور جوانمردی وبہادری کی زور سے اہل فرنگ کو اپنی مفتوحہ علاقہ سے
نکالدیا اور تمام اہل اسلام کو اپنی رستمانہ خدمت سے خوش کیا موفق نے یہہ بہی دیکہا کہ سلطنت
مین ضعف وکمزوری بسبب فساد ترکون کے پہیلتی جاتی ہے تو اس نے انکا بندوبست بہی ایسا کیا
کہ کوئی گردن ہلانی لائق نرہا اس انتظام سے موفق لائق تحسین وآفرین تہا مگر خلیفہ پہر حاسدون کے
کہنے مین آگیا اور موفق کیطرف سے بدگمان ہوگیا اور حاکم مصر کے ساتہہ جو اوسکا مخالف تہا
سازش کرلی اسبات سے باہمی فسادنے پہر ترقی کی اور جبتک موفق مرنگیا خلیفہ کی خاطر جمع نہوئی
مگر بعد مرنے موفق کے خلیفہ کو اوسکی قدر ہوئی اور افسوس سے اوسکو یاد کرنی لگا اور اوسکے
بیٹے احمد ابو العباس کو ولیعہد کرکے تخت خلافت کا حوالہ کیا اور موفق کی مرگ کے بعد ایک سال
۲۷۹ ہجری مین خناق کی مرض سے مرگیا ؂

احمد ابو العباس معتضد باللہ بن موفق

یہہ خلیفہ نہائیت شجاع وبہادر وجوانمرد اپنے باپ کیطرح تہا خونریزی وسفاکی کیطرف اسکی طبیعت
بہت مائل تہی اور لوگ اسکو سفاح ثانی کہتے تہے مگر اس سخت مزاجی کا نتیجہ اچہا ہوا کہ تمام مفسدین
فرو ہوگئی فرنگیون نے بہی جب دیکہا کہ خلیفہ کے گہر مین انتظام ہے تو اونہون نے اسطرف سے رخ نہ کیا
بلکہ اسلام کے لشکر نے شہر تکوریہ روم کی ولایت مین جاکر فتح کیا خمارویہ طولونی نے اپنی
لڑکی خلیفہ کی نکاح مین دی جسکے جہیز مین بڑی دولت خلیفہ کو ملی اور علاوہ اوسکے سامان جو

ابوالعباس احمد مستعین باللہ بن محمد بن معتصم باللہ

اس خلیفہ نے احمد بن صالح وزیر کی سعی سے خلافت پائی مگر بسبب اسکی کہ خلافت کی لیاقت اور
رعب حکومت کا نہین رکہتا تہا تین سال نو مہینے کی بعد معزول و مقتول ہوا چونکہ امرائے ترک اسکے برخلاف
ہوگئے تہے یہہ مارو سی بہاگ کر بغداد مین آگیا بغداد والون نے اسکی حمایت کی اور کئی ماہ تک دونو
فریق مین لڑائی رہی شہر کے لوگ قحط اور جنگ سے سخت تنگ ہوئے آخر ترکون نے خلیفہ کو پکڑ کر
قتل کر ڈالا اور شہر کے لوگ بسبب اسکے کہ خود وہ تنگ آچلے تہے اسکی حمایت سے دست بردار ہوئے ۔

محمد معتز باللہ بن متوکل علی اللہ عباسی

معتز ۲۵۲ھ مین مسند نشین ہوا مسند نشین ہوتے ہی ترکی امرا اسکے دشمن ہوگئے اسنے اوسوقت
یہہ چوک ہوئی کہ باوجودیکہ تمام عرب اسکی رفاقت مین تہے پہر بہی اسنے ترکون کو صاف نہ کرلیا اور وہ
عداوت بڑہتی گئی یہہ خلیفہ نوجوان ۱۹ برس کی عمر کا تہا پہلے خلفا چاندی کا زیور رکہتے تہے اس نے
سونے کے زیور سے سواری کی اور نائبون اور سپہ سالارون کو اسنے تغیر و تبدل کیا اسکے وقت صالح
ابن وصیف ایک ترک بڑا سردار تہا اوس سے خلیفہ بہی ڈرتا تہا سپاہ کے سردارون نے خلیفہ سے التجا کی
کہ اگر خلیفہ ہماری تنخواہ ہمکو دیدیوے تو ہم صالح ابن وصیف کو قتل کردیتے ہین معتز نے اپنی والدہ
سے پچاس ہزار دینار طلب کئے اور چاہا کہ فوج کی تنخواہ دیدیوے مگر اُس نادان عورت نے صاف
جواب دیا آخر بغاوت یہان تک پہیلی کہ فوج مسلح ہوکر دار الخلافت کے دروازے پر آئے اور معتز کو
طلب کیا معتز نے کہلا بہیجا کہ مین بیمار ہون آ نہین سکتا فوج نے کچہہ خیال نہ کیا اور دار الخلافت مین
گہس کر اور خلیفہ کو ٹانگون سے پکڑ کر باہر گہسیٹ لائے بہت سے سونٹے مارے دہوپ مین کہڑا کر دیا
منہہ پر طمانچے مارتے اور کہتے تہے کہ خلافت سے مستعفی ہو آخر اسنے استعفا ظاہر کیا فوج نے
محمد بن واثق باللہ کو خلیفہ بنایا اور اسکی بیعت اوسکے ہاتہہ پر کرائی اور اسکو قید مین تین
روز تک پانی و کہانا نہ دیا پہر حمام مین لیجا کر غسل کرایا جب تشنگی غالب ہوئی تو برف کا پانی
پینے کو دیا جسسے یہہ فوراً مر گیا اوسوقت اسکی والدہ بہی قید مین آئی اور خزانہ اوسکا ضبط

پر سوار ہوا اور برق کیطرح دشمن پر جا پڑا پہلے شہر اسطرہ کو دشمن سے چہوڑایا پہر عموریہ پر قبضہ پایا
اور بڑی تلاش کیبعد اوس علویہ عورت کو دشمن سے لیکر آزاد کردیا اور اوسکی بڑی عزت کی
حیدر ابن کاؤس ماوراء النہر سے ایک خاندانی ترک کو اس نے افشین خطاب دیکر سپہ سالار مقرر کیا مگر اوسکی
تقرری اور حکومت سے اور ارکین دربار ناراض ہوگئی اور صورت بغض و فساد کی نمودار ہوئی خلیفہ
نے اوسکو قید کرکے زہر دیدیا اندلس کی تسخیر کا ارادہ اسنے اخیر سلطنت مین کیا تہا مگر موت نے مہلت
نہ دی یہہ خلیفہ کہانا نہایت لذیذ کہاتا تہا جسکے پکانے پر ہزار اشرفی روز مرہ خرچ ہوتی تہی ایک
عالیشان محل اسنے بغداد کے میدان مین بنایا اور خود ہی ویران کردیا حبیب نام ایک غلام ترک
کے ساتہہ اسکی کمال محبت تہی اکثر اوقات اوسکی تعریف مین خود بہی شعر کہتا اور اور شاعرون
سے بہی کہلواتا تہا ٭

ہارون واثق باللہ بن معتصم باللہ عباسی

یہہ خلیفہ اگرچہ معتزلہ مذہب کا پابند تہا مگر عدالت وسخاوت کیطرف اسکی توجہ کمال تہی بغض و کینہ
وتعصب اسکی مزاج مین بہت ہی کم تہا پانچ مہینے پانچ سال بکمال استقلال خلافت کی ۲۳۲ھ
مین مرگیا سامرہ مین مدفون ہوا ٭

ابو الفضل جعفر متوکل علی اللہ بن معتصم باللہ بن ہارون رشید

یہہ خلیفہ نہایت بدخو بدمزاج ظالم خود پرست معتزلہ مذہب کا معتقد تہا اسکے دربار مین معتزلہ
مذہب والون کی بڑے بڑے رتبہ پاتے علما و مشائخ و سادات کے ساتہہ اسکی کمال عداوت تہی اسنے
سنا کہ کربلا مین ہر سال مسلمان ہجوم کرتے ہین ایسا نہو کہ کوئی فتنہ برپا کرین اسلئے اسنے وہان کے
روضے و مزار جو عمر بن عبد العزیز نے بنوائے تہے مسمار کرادیئے بیخ و بن سے نکلوا دئے اسکی وقت
سادات بیچارے مصیبت کے مارے وطن چہوڑکر جلا وطن ہوگئے امام احمد بن حنبل رح سے اسنے
کوڑے مارے کرو شہید ہوگئے کیونکہ اونکا مذہب معتزلہ مذہب کے برخلاف تہا اسلئے یہہ
اونکی جان کا خواہان ہوا۔ اس خلیفہ کی شومی اعمال سے کئی سال بارش مفقود رہی اور قحط پڑگیا اور

مامون نے خبر پائی طاہر نام اپنے وزیر کو ایک برجستہ و مستعد فوج کے ساتہہ مقابلہ پر بہجوایا دونو
فوجون مین ایک سخت لڑائی وقوع مین آئی آخر خلیفہ کی فوج نے شکست کہائی اور بہاگ کر
بغداد کو چلی آئی طاہر نے بغداد تک اونکا تعاقب کیا آتے ہی شہر کو محاصرہ کر لیا پندرہ ماہ تک محاصرہ
رہا منجنیقون سے تمام دیوارین شہر کی گر گئین شہر کے لوگ غارت کے خوف سے بہاگ گئے جو باقی
رہے سخت عذاب مین گرفتار رہے آخر خلیفہ کے تمام امیر بڑے بڑے شہر طاہر کے ساتہہ ملگئے اور
خلیفہ تنہا دم لے بار دیے ہم دم رہ گیا ناچار اس نے حاضری کی درخواست کی طاہر نے درخواست
مان لی اور آنے کی اجازت دی جواب بامراد پاکر خلیفہ کشتی پر سوار ہوا چلنے کو تیار ہوا کہ
شہر کے حد سے باہر نکلا دشمن کی فوج نے کشتی کو گہیر لیا خلیفہ کو قتل کر دیا چار سال آٹہہ مہینے
خلافت کی سنہ ۱۹۸ ہجری مین مقتول ہوا۔ یہہ خلیفہ بد مزاج خود پسند نہایت عیاش خام طمع
تہا اسلیئے اسکے ارکین دربار اسکے افعال سے بیزار تہے کام کے وقت کسی نے اسکو مدد نہ دی
سب کے سب دشمن کے ساتہہ ملگئے اس خلیفہ نے خلافت کے زمانہ مین کوئی عمدہ کام نہین کیا کہیل اور
عیش و عشرت مین مصروف رہا بجاے کشتیان شیر ہاتہی عقاب سانپ کی شکلون کی بنواکر اور
اوس مین بیٹہہ کر دریا کی سیر کیا کرتا تہا۔

مامون رشید بن ہارون رشید عباسی

محمد امین کی قتل کے بعد مامون رشید خلیفہ بنا یہہ خلیفہ بلند حوصلہ عالی ہمت جوانمرد اور [illegible]
مشہور ہے اسکے وقت سادات نے اپنا حق ظاہر کیا جا بجا شورش برپا کی اسلئے اسنے مصلحت وقت علی
بن موسی رضا کو بیٹی اپنی پاس ملالیا اور ولیعہد بنایا غرض یہہ تہی کہ جب سادات اپنا دخل خلافت
مین پائینگے فساد سے باز آئینگے اس حسن تدبیر سے تمام فساد رفع ہوگئی اور انتظام کلی ہوگیا مگر اس نے
اپنا کام نکالکر علی رضا کو زہر دیکر شہید کر دیا۔ ابراہیم بن مہدی خلیفہ کا چچا بہی اسکے عہد مین
خلافت کا دعویدار ہوا لڑنے کو تیار ہوا خلیفہ نے اسکی سرکوبی کے لئے فوج مامور کی اور گرفتار
کر کے قید مین بہجوا دیا اکیس برس کمال استقلال سے خلیفہ نے سلطنت کی سنہ ۲۱۸ ہجری مین مر گیا یہہ خلیفہ

اور ایک سید علوی کو کہ خلیفہ کے حکم سے قید تہا اوس نے چہوڑ دیا ہے یہہ بات سنکر جعفر سے خلیفہ نے
پوچہا کہ فلان علوی کہ بحالت قید تیری سپرد تہا کہان ہے اوس نے جواب دیا کہ موجود ہے خلیفہ نے کہا
کہ تمہین میری جان کی قسم وہ موجود ہے یہہ بات سنکر جعفر سمجہہ گیا اور کہا کہ اوسی دن مین نے چہوڑ دیا
اسلئے کہ اوسکا قید رکہنا نہ رکہنا یکسان تہا اگر اوسکی رہائی مین کسیطرحکا اندیشہ ہوتا تو قید رکہا
جاتا یہہ تقریر سنکر خلیفہ خاموش رہا مگر جب جعفر اپنے گہر گیا خلیفہ نے اپنا غلام بہیجکر جعفر کا سر کٹوا منگایا
اوس خاندان کے لوگ جسقدر تہے بہت سے قتل کئے اور بہت سے مقید اور بعضون کو جلا وطن کر دیا
اور تمام خاندان کا مال و اسباب لوٹ لیا سب کو ٹکڑے کا محتاج کر دیا لاکہون روپیہ کی عمارتین
عالیشان برامکہ کی مسمار کر دین چولیان بیخ سے نکلوا ڈالین جعفر کی عمر قتل کے وقت سینتیس برس کی
تہی اور سترہ برس تک وزارت کے عہدہ پر سرفراز رہا اس وزیر نے خالص سونے کو سکہ کرایا اور وہ
خالص سونا اوسوقت زر جعفری کہلاتا تہا اور اباتک بہی خالص سونے کو زر جعفری کہتے ہین سخاوت و مروت جعفر کی طبیعت مین بدرجہ
کمال تہی جسکی تشریح کتب تواریخ مین اکثر لکہی ہوئی ایک اونمین سے یہہ ہے کہ جعفر وزیر سے ساتہہ حاکم مصر کی کچہہ شکر رنجی تہی
ایک شخص مکار نے جو اس معاملہ سے بخبر تہا ایک جعلی رقعہ جعفر کیطرف سے لکہہ کر حاکم مصر کے پاس گیا اور اوسمین
مین درج کیا کہ حامل رقعہ میرا دوست ہے جو مروت اسکی نسبت کیجائیگی مجہپر احسان ہوگا حاکم مصر کو
بسبب اسکے کہ دونو ایک دوسرے سے رنجیدہ تہے ایسے رقعہ کی تحریر کا کمال تعجب ہوا اور وہ رقعہ بجنسہ جعفر
کے وکیل کے حوالے کر دیا کہ وزیر سے اسکی تصدیق کرے جب وہ رقعہ جعفر کے پاس پہونچا کمال حیرت
مین آیا اور ارکین مجلس سے مشورت لی کہ ایسے جعلساز کو سزا کیا ہونی چاہئے کسی نے قتل کسی نے
ہاتہہ کٹوا دینے کی تجویز کی مگر جعفر نے کسیکا کہنا نمانا اور رقعہ جعلی کی پشت پر لکہہ دیا کہ بیشک یہہ خط میرا
لکہا ہوا ہے اور حامل خط میرا کمال دوست ہے اور میں نے ہی اسکو آپکی خدمت مین بہیجا ہے اور آپ
جسقدر مروت ہوگی مجہپر ہوگی جب یہہ جواب حاکم مصر کے پاس گیا بہت خوش ہوا اور رنجیدگی بالکل
دور کر دی اور رکہی لاکہہ دینار سرخ حامل رقعہ کو دیکر رخصت کیا وہ مال لیکر وہ جعلساز جعفر کی خدمت
مین آیا اور پانو پر سر رکہہ کر رونے لگا جعفر نے کہا تو کون ہے بولا مین آپکا چور جہوٹہا جعلساز ہون

یہہ خلیفہ باوجود اس شجاعت و بہادری کی عیش دوست بہی تہا راگ کے سننے کا اسکو کمال شوق
تہا اور ابراہیم موصلی ماہر علم موسیقی جو اسوقت یگانۂ زمانہ مشہور تہا اسکے دربار کا حاضر باش تہا یہہ خلیفہ
چوگان بہی کہیلتا اور آویزان نشانہ پر شرط باندہ کر تیر اندازی کرتا تہا اور محکم اندازی کا یہہ حال تہا
کہ کبہی تیر اسکا خطا نشانہ سے نہ گیا شطرنج کے کہیلنے کا بہی اسکو کمال شوق تہا ۲۳ برس اس خلیفہ
نے خلافت کی آخر ۱۹۳ہ مین چون برس کی عمر پا کر مر گیا اسکی بیماری کے وقت کسیکو امید نہی کہ یہہ
مرجائیگا مگر بختیشوع حکیم نے معالجہ مین غلطی کی اور خلیفہ کی جان برباد ہوگئی اوسوقت لوگون کو یہہ
بہی ظن تہا کہ امین خلیفہ کے بیٹے کے حکم سے طبیب نے معالجہ برخلاف مرض کے کیا تہا تمام عمر اس خلیفہ کی
دینداری و نیکوکاری و عدل و سخاوت و سیاست نامی و خوش انتظامی مین بسر ہوئی سوائے قتل امام موسے
کاظم بن جعفر بن باقر بن علی بن حسین بن علی کرم اللہ وجہہ کے اور کوئی خون ناحق اسکے ہاتہ سے
سرزد نہین ہوا اگرچہ دلی ارادہ اسکا امام کے قتل پر قائم نہ تہا مگر معاندان اہلبیت محمدی
نے اسکو شک و شبہ مین ڈالکر یہہ عمل اسسے کرایا چونکہ بڑا اختیار اس خلیفہ کے وقت یحیے و جعفر
برمکی کو سلطنت کے کام مین حاصل تہا اور آخر کو وہ خاندان اسی خلیفہ کے ہاتہ سے ایسا برباد ہوا
کہ نشان تک باقی نرہا اسواسطے مناسب ولابد ہے کہ انکا حال بہی اس مقام پر زیب اندراج پائے

حال خاندان برامکہ

اس خاندان کا حال کتب سیر سے ایسا دریافت ہوتا ہے کہ ابوالعباس سفاح خلیفہ اول خاندان عباسیہ
کے وقت برمک نام ایک ترک بچہ نے بلخ سے آکر سفاح کی خدمت مین ملازمت اختیار کی
اور تہوڑے عرصہ اپنی جوانمردی و حسن خدمات کے سبب سے وزارت کے عہدہ تک پہونچ گیا پہر
اوسکا بیٹا خالد اور اوسکا بیٹا یحیے اور اوسکا بیٹا جعفر پشت بہ پشت عباسی خلفا کے دربار مین
وزیر و مدار المہام و صاحب اختیار ہوتے رہے ان وزرا نے خلافت کو بڑی ترقیان دین اور علوم
دینی و دنیاوی کو اس اوج پر پہونچایا کہ خلفا کا تمام قلمرو علاوہ معدن علم و ہنر ہوگیا اس خاندان
مین تمام زمانہ کی دولت جمع تہی لاکہون روپیہ روزمرہ خیرات کیا جاتا تہا غرض کہ ان کی

شارل مین شہنشاہ فرانس کے ساتھہ اس خلیفہ کی دوستی قایم ہوئی اور فریقین کی طرف سے شاہانہ
تحائف آتے جاتے تھے اور ایک مرتبہ جو خلیفہ نے اوسکے پاس تحائف روانہ کیے تو اوس مین ایک
گھڑی بھی تھی بغداد کی سلطنت موجود تھی تجارت نے بھی اوسکے وقت بڑی ترقی کی دور دور سے تجارتی
اجناس نفیسہ لیکر ایسکے ملک مین آتے تھے اور کمال فایدہ اوٹھاتے تھے ملکہ ایرینی جسکی سلطنت روم مین
تھی اوسکے وقت سرکش ہو گئی خلیفہ نے اوسپر لشکر لیجانے کے لئے جہاز تیار کرائے اور بے تعداد
فوج لیجا کر اوسکو شکست دی اور بڑی دولت خراج مین لی یورپ کی ولایت مین بہت سے
ملک فتح کئے جب یورپ سے لشکر واپس آ گیا تو مین نکیفورس یعنی نقفور بادشاہ روم نے
خلیفہ کے نام نامہ لکھا اور درج کیا کہ عورت کی عقل ناقص ہوتی ہے ملکہ ایرینی فرمانفرمائے
سابق روم نے جو کچھ کیا سو کیا اب جو مین تاجدار روم کا ہون آپ کو چاہیے کہ جسقدر
دولت آپ ملک روم سے لے گئے ہین واپس دین خلیفہ نے جب یہہ خط پڑھا غضب کی آگ سے
لال ہو گیا چہرے سے ہولناکی جوش کی ٹپکنے لگا اوسوقت ناظرین دربار مارے خوف کے
کانپنے لگے ہر ایک شخص اپنے اپنے گھر چل کر چلا گیا کسیکو یہہ طاقت نہ تھی کہ غصہ کا سبب
دریافت کرسکے وزیر الممالک بھی اوسوقت الگ ہٹ گیا اور خلیفہ نے اپنی قلم سے اوس خط کی
پشت پر یہہ جواب لکھا کہ ہم نے تمہارا خط پڑھا جواب اسکا تم کان سے نہ سنو گے بلکہ آنکھ سے
دیکھو گے یہہ جواب سفیر کو دیکر فوج کو روانگی کا حکم دیا اور بذات خود روم مین جا کر
بڑے بڑے قتل کئے اور فتوحات پے در پے حاصل کین اور خراج لیکر واپس آیا جب خلیفہ
واپس بغداد مین پہونچا یہہ نقفور نے سرکشی شروع کی جب یہہ خبر اول بار کو پہونچی مارے
خوف کے کوئی خلیفہ کی خدمت مین یہہ خبر پہونچا نہین سکتا تھا آخر عبداللہ بن یوسف
شاعر نے وہ مضمون نظم مین منظوم کر کے خلیفہ کو سنایا اور خلیفہ نے بڑے زور و شور سے
دوبارہ فوج کشی کی اور بڑے زور و شور سے اوسکو شکست دی تمام روم مین اوسکی دہشت
ہو گئی اور نقفور کو خراج دینا پڑا اور ہر سال ملک روم سے خراج آتا رہا

ہوا اور یونان کا تمام علاقہ خلیفہ کا خراج گزار بنا اور روم کی سرزمین مین شہر ہرقلہ فتح ہوکر
اوسکا متعلقہ ملک مسلمانون نے لے لیا قلعہ صقلیہ جو بڑا نامی و مضبوط قلعہ تہا لشکر اسلام نے
مفتوح کیا فارس کے ملک کو بہی خلیفہ نے فتح کرکے باغیون کی بستیون کو آگ لگا دی اور سولہ ہزار
قیدی وہان سے گرفتار کیا خراسان کے ملک کا غدرہ بہی خلیفہ نے بذات خود کیا عمر خورد سالی مین
قبل از خلافت بہی بہت لشکر روم کی فتوحات مین کئی سال تک مصروف تہا اور ایسے دریے
ملک فتح کرتا ہوا خلیج قسطنطنیہ تک جا پہونچا تہا ذاتی بہادری و شجاعت خداداد اسکو حاصل
تہی جنگ کے وقت کبہی خوف و ہراس اسکی طبیعت پر غالب نہین ہوتا تہا اول اس نے اپنے بیٹے
محمد کے لئے ولیعہدی کی تجویز کی اور امین خطاب دیکر لوگون کی بیعت اوسکی ہاتہہ پر کرائی پہر
عبداللہ دوسرے بیٹے کے لئے بیعت لیکر اوسکو مامون کے خطاب سے مخاطب کیا اور ملک خراسان
وفارس کی حکومت و بادشاہت اوسکو سپرد کی پہر تیسرے بیٹے قاسم کے لئے بیعت لیکر موتمن
اوسکا خطاب بخشا اور تمام علاقہ جزائر اور حدود کا اوسکے سپرد کیا معتصم چوتہا بیٹے کو اسنے بالکل
محروم رکہا جو بالکل امی و ناخواندہ تہا مگر تقدیر الٰہی اوسکے برخلاف تہی کہ آخر وہ خلیفہ بہی ہوا
اور خلافت بہی آخر تک اوسکی اولاد مین رہی اس خلیفہ نے شہر طرسوس اور مصیصہ اور مرعش
کو آباد کیا اور یہہ تینون شہر بہت جلد خلیفہ کی توجہ سے آباد ہوگئے اہل علم کی جلسے اور مجلسین
ہر ایک شہر مین مقرر فرمائی اوسوقت خلیفہ کی قدر دانی کے سبب سے بڑی کتابین عربی
زبان مین تصنیف ہوئین کتاب الف لیلہ کا آغاز ہوا اور تیس راتین اسکے وقت تک بانجام
پہونچ گئین بغداد اور کوفہ اور اسکندریہ مین علوم دینی و دنیاوی کی بڑے بڑے مدرسے
جاری ہوئے حقیقت مین سلطنت اسلام و دین محمدی کی یہہ اوج کا وقت تہا کہ خلیفہ اور
اوسکے ارکان جامع خلافت و سلطنت و علوم و فنون تہے اس خلیفہ کے مزاج مین تعصب نہ تہا
ہر ایک مذہب کے بادشاہون کے ساتہہ بے تکلف و تعصب خطوط و تحائف کی آمد و رفت اور
اختلاط جاری تہا یہودی و عیسائی و پارسی و ہندو فضلا و علما دربار مین حاضر رہتے تہے

علم کا چرچا پھیلا رومی فارسی سنسکرت کی کتابیں عربی میں ترجمہ ہوئیں کلیلہ دمنہ کا ترجمہ بھی عربی
میں ہوا کتابوں کی جلدیں تیار ہوئیں کیونکہ اس سے پہلے علما مسائل مذہبی و علمی و تاریخی زبانی
بیان کیا کرتے تھے اور تحریریں کھال اور چھال اور پتوں پر ہوتی تھیں اسکے وقت ہر ایک
علم کی تدبیریں شروع ہوئیں چنانچہ ابن جریج مکہ میں اور مالک مدینہ میں اور اوزاعی شام میں
و ابن عروبہ و حماد و ابن سلمہ وغیرہ بصرہ میں اور معمر یمن میں سفیان ثوری صاحب تصوف کوفہ
میں علوم کے امام قرار پائے احادیث کی کتابیں بروایات صحیحہ تحریر ہوئیں اسی کے وقت میں امام
ابو حنیفہ کوفی نے فقہ میں اجتہاد کا جھنڈا بلند کیا اور دینی علم میں اپنی رائے ظاہر کی محمد بن اسحاق
نے کتاب السیر والمغازی سے تاریخ کا ڈھنگ نکالا اسحاق ابن حسین نے علم ہیئت میں شہرت پائی
عیسے بن شہلانہ وغیرہ بڑے بڑے طبیب تھے غرض کہ ہر ایک علم کی ترقی خلیفہ کی قدردانی
کا نتیجہ تھا نجوم کی علم کیطرف خلیفہ کی کمال توجہ تھی اور اپنی عجمی غلاموں کو اس نے بڑے بڑے
عہدے دیکر عربوں پر مقدم کیا لمبی ٹوپیاں سیاہ رنگ اپنی فوج کو پہنائیں ÷ اسکے وقت
روم کا فرمان فرما پہلے جرجین تھا پھر قسطنطین ہوا جس نے شہر قسطنطنیہ آباد کیا اور
اب تک آباد ہے ÷

ابو عبد اللہ محمد بن ابو جعفر مہدی منصور عباسی

اس خلیفہ نے اپنے باپ کے تخت پر تخت نشین ہو کر بغداد کو دار الخلافت بنایا اسکی قدردانی و جوہر
شناسی کی سبب سے بڑی بڑی علما و فضلا صاحب علم و ہنر بغداد میں آ کر سکونت پذیر ہوئی اور وہ شہر
علم و ہنر و فضل کا ایک معدن بن گیا - اسی خلیفہ کی وقت مقنع نام ایک شعبدہ باز ماوراء النہر میں خدائی
کا دعوی کیا اور بہت سے جاہلوں بیعلموں کو اپنا تابعدار بنا لیا خلیفہ نے ایک لشکر جرار اسکی استیصال
کے لیے بھیجا وہ کئی لڑائیاں لڑا آخر میدان سے بھاگ کر قلعہ کش میں قلعہ بند ہوا مسلمانوں نے قلعہ کا
محاصرہ کر لیا مدت تک محاصرہ رہا محاصرہ کی وقت وہ ہر شام اپنی شعبدہ سے ایک مصنوعی چاند نخشب کے
چاہ سے نکال کر زیر آسمان نمودار کر دیتا اسکی روشنی دو دو فرسنگ تک زمین کو روشن کرتی

پسند نہ آئی اور چاہا کہ کسی طرح اسکو قید کرے اپنے اختیار کو فروغ دے یہہ سوچ کر خلیفہ نے فرمان
اسکی طلبی کا جاری کیا مگر وہ خلیفہ کے ارادہ سے متوہم ہو کر نہ آیا خلیفہ نے ایک عہد نامہ جو ایمان
و رسول کی اپنی عہد پر ضامن دیا اور بظاہر اسکی تسلی کر دی عہدنامہ کے پہونچنے کے بعد وہ حاضر
ہو گیا لیکن بظاہر خلیفہ اوس پر مہربان تھا در پردہ اسکے قتل کا سامان تھا آخر یہہ نوبت آئی کہ
اُس نمک حلال امیر نے خلیفہ کے ہاتھ سے شہادت پائی ۔ دوسری شورش جو اس خلیفہ کے
عہد میں ہوئی سیناد مجوسی نیشاپوری کا فساد ہے اس نے سخت شورش برپا کی بہت سا ملک
اپنے قبضہ میں لے لیا خلیفہ نے جمہور بن مرار امیر کو ایک جرار فوج کے ساتھ اسکی سرکوبی کے
لئے مامور کیا مجوسی چند لڑائیاں لڑ کر آخر مقتول ہوا ۔ تیسرے راوندیہ قوم اس خلیفہ کے
وقت میں بر سر فساد ہوئی اور چاہا کہ اپنی [illegible] کو بھیا [illegible] سلطنت کی بنیاد ڈالیں
خلیفہ نے اس قوم کی سرکوبی سے [illegible] ایک ایک کو [illegible] قتل کیا سنہ [illegible]
میں خلیفہ نے شہر بغداد کی بنیاد ڈالی اور زر کثیر خرچ کر کر اسکو آباد کیا پانچ برس کے
عرصہ میں اسکی عمارت باتمام پہونچی جس مقام پر دجلہ دریا کے کنارے نوشیروان بادشاہ نے
بنا ہوا تھا مقام نہایت سرسبز اور [illegible] بہت مشہور تھا خلیفہ نے اسی [illegible] کو مقدم
شہر کی تعمیر شروع کی اور بہت تھوڑے کے ساتھ تھوڑے سے عرصہ میں ایک شہر [illegible]
آباد کیا سنہ [illegible] ہجری میں بائیس سال کی حکومت کے بعد تریسٹھ برس کی عمر میں مر گیا [illegible]
بہادر و منتظم تھا مصر کو [illegible] اور فوج کو [illegible]
[illegible] اسکی [illegible] کمال [illegible] کو [illegible]
[illegible] رواج میں [illegible] خاندان کے ساتھ [illegible]
[illegible] امام حسن کی [illegible] کیا [illegible]
[illegible] قبضہ کیا اور لڑائی میں [illegible]
[illegible] کتب [illegible] ترجمہ [illegible]

لوگ اوسکی امامت پر راضی ہو گئے خلیفہ نے اوسکو مکر و فریب کے ساتھہ اپنے پاس بلا کر قتل کرا دیا
اوس وقت تک اوسکی دعوت خفیہ تھی جب وہ مارا گیا اوسکا بھائی ابو العباس بر ملا باغی ہوا پہلے
کوفہ کے لوگ اوسنے اپنے ساتھہ ملائے اور جمعیت بہم پہونچا کر عام دعوت شروع کی یہہ حال سنکر
ہزارون لوگ جو بنی امیہ کے ظلم سے بجان تنگ آئے ہوئے تھے اوسکے پاس آ گئے تمام عراق و خراسان
بلکہ تمام جہان خلیفہ کیطرف سے پھر گیا بنی عباس کی بیعت مین آیا یہہ خبر جب خلیفہ کو پہونچی
اپنی تمام فوج ہمراہ لیکر اس اجتماع کے توڑنے کے ارادہ پر دار الخلافت سے نکلا مگر جنگ مین خود مارا گیا
اور خلافت بنی امیہ کے خاندان کی ختم ہوئی چھہ سال اسنے خلافت کی سنہ ۱۳۳ ہجری مین
مقتول ہوا عرب مین اس خلیفہ کو مروان الحمار کہا کرتے تھے اسلئے کہ اسکے خاندان کے
بزرگ ایکسو برس سے حاکم ہوتے چلے آئے تھے اور حمار عرب مین اسکا خطاب ہے تا ہی جس کے
خاندان کی حکومت ایکسو برس تک برابر قایم رہتی چلی آئی ہو۔ ڈاکٹر لٹینر صاحب مورخ
سنین الاسلام مین اس سلطنت و خلافت کے زوال کی حالت اسطرح بطور خلاصہ بیان کرتے ہین
کہ جب خلافت بنی امیہ کی بسبب نفاق باہمی و عیش و عشرت و کمال غفلت ضعیف اور کم رعب ہو گئی
تو بنی ہاشم بہی خواہان اس امر کے ہوئے کہ خلافت کے حاصل کرنے مین کوشش کرین اور اپنی گم گشتہ
دولت کو پھر کوشش کرکے گہر مین لائین تو اون مین سے ایک شخص ابراہیم نام جسکا شجرہ نسب حضرت
عباس رسول مقبول کے حقیقی چچہ کے ساتھہ ملتا تھا اس کام پر کمر ہمت باندہ لی اور اپنے آپکو امام
قرار دیا اور بہت ملکون کو اپنی بیعت پر راضی کر لیا مروان نے اوسکو بمکر و فریب و قول و
قسم اپنے پاس بلا کر قتل کرا دیا مگر ابراہیم نے اپنی خلافت و نیابت کا عہدہ ابو مسلم کو جو گودرز
پہلوان ایرانی یا بذرجمہر حکیم کی اولاد سے تھا دیکر مروان کے پاس آنے سے اول خراسان کو
بہیجا ہوا تہا یہہ شخص بڑا الوالعزم بہادر زبان آور لیق آدمی تہا اس نے اپنی مفوضہ خدمتین
بخوبی ادا کین اور ایک زمانہ کو جو بنی امیہ کے ظلم سے تنگ تھا اپنی اطاعت مین کر لیا خراسان
کے ملک مین ابو مسلم نے خوب جمعیت بہم پہونچائی ایک بھاری لشکر اور سامان سلطنت کا

سلطنت کا کام اسنے بخوبی انجام دیا اسنے اپنی فوج ترکستان کی مہم پر مامور کی والی ترکستان
بہی مقابلہ پیش آیا مگر شکست کہائی اور مسلمانون نے فتح پائی - زید بن زین العابدین بن حسین
نے اسکے وقت دعوی امامت کا کیا اور خلافت کے حصول کی امید پر اسنے ہزارون ہیر خواہ اپنے
ساتہہ جمع کرلئے مگر جب جنگ کا موقع آیا تمام شیعے بہاگ گئے اور زید تنہا بیکس وبیے یار شہید ہوئے
اس خلیفہ نے اپنی مملکت کو وسیع کیا بڑے بڑے متمردون سے خراج لیا ایکمرتبہ اس [illegible]
کے ساتہہ یہہ حج کرنے کے لئے مکے مین گیا کہ چہہ سو اونٹ صرف اسکی پوشاک وتجمل کے اسباب کا لدا ہوا
اسکے ساتہہ تہا علاوہ اسباب سلطنت کا کہ کسقدر تہا اسی پر خیال کرلینا چاہیئے انتیس برس اسنے
خلافت کی اکہتر برس کی عمر پائی سنہ ١٢٥ ہجری مین مرگیا لیلی ومجنون دونو عاشق ومعشوق اسکے
ہمعصر تہے اسکے عہد مین بلاد روم کیطرف قیصریہ وغیرہ فتح ہوئی کوچک الشیا اور وسط الشیا مین
بہی فتوحات حاصل ہوئین مسلمانی فوج نے فرانس مین جاکر بڑے بڑے جنگ کئے چارلس مارٹل صاحب
شاہ فرانس بڑی جرات کے ساتہہ مقابل ہوا اور مسلمانی لشکر کو پسپا کیا ❊

ولید بن یزید بن عبد الملک

یہہ خلیفہ مزاج کا تیز سخت خون ریز تہا ہزارون آدمی بے گناہ اسنے قتل کرادئے صد ہا قید خانون
مین ڈلوا دیئے یحیے بن زید بن علی بن حسین کو اسنے شہید کیا سلیمان بن ہشام اپنے چچا کے بیٹے کو
جسنے خلافت کا دعوی کیا تہا اسنے پکڑ کر سخت قید مین ڈالا اور ذلیل ایسا کیا کہ اسکی داڑہی منڈوا کر
سر و بار بار تازیانے مارے ہشام کے زن وفرزند اہل وعیال تمام وکمال اسنے قید کرلئے خالد بن عبد اللہ قشیری
کو اسنے ناحق قتل کیا اسلئے کہ خلیفہ اہل سنت کے مذہب سے بد اعتقاد ہوکر زندیقی مذہب کا پابند ہوگیا
تہا خالد بن عبد اللہ کو اسنے زندیقیون کی عداوت کے سبب قتل کرایا جب خلیفہ کی دائم الخمری وزنا
کاری وبد مزاجی وخونریزی سے اہل دربار تنگ آگئے تو سبنے ملکر اسکو مار ڈالا ایک سال تین مہینے
اسنے خلافت کی اس خلیفہ سے حمص اور فلسطین کے لوگ جو شام کے جنوبی حصے کنعان کے رہنے
والے تہے بگڑ گئے اور انہین نے اسکو قتل کیا -

خلیفہ نے دینار اوس سے لیکر بیت المال مین بہجوا دیئے اور غلام سے کہا کہ بہاگ جا نہین سر کٹوا کر تمام
مین مارا جائیگا یہ سنکر وہ بہاگ گیا ٭

یزید بن عبد الملک

یہ خلیفہ نہایت عیش پرست نرم پسند تہا مزاجی اسکی مزاج مین مرتبہ کمال تہی ہر ایک بات حسن
بینی اسکو بہتر ماننا کسیکا کہنا نہین مانتا تہا اسکے وقت یزید بن مہلب نے باغی ہوکر بصرہ پر تسلط کیا
اسکے استیصال کے لئے خلیفہ نے مسلمہ اپنے بہائی کو ایک ہزار فوج دیکر روانہ کیا جب یہ بصرہ پہونچا تو تیر
مین سخت لڑائی ہوئی آخر مسلمہ نے فتح پائی اور یزید بن مہلب قتل ہوا۔ چار سال کی خلافت کے
بعد ۱۰۵ ہجری مین یہ خلیفہ مر گیا اسکے مرنے کی عجیب کہانی اسکے محل کی نشانی سطر ہے کہ
اس خلیفہ کے محل مین ایک خوبصورت کنیز تہی خلیفہ اسکا عاشق زار تہا ایکروز خلیفہ اس کنیز کو
ساتہ لیکر باغ کی سیر کو گیا اور آپس مین ملکر دونو گلزار کی بہار دیکہہ رہے تہے پہرتے پہرتے ایک
انگور کے درخت کے پاس جا پہونچے ایک ایک خوشہ دونو نے توڑ لیا اور یہ انداز شروع کیا کہ جو انگور کا
دانہ خلیفہ کنیز کیطرف پہینکتا وہ اسکو منہہ مین لے لیتی زمین پر گرنے نہ دیتی اور جو دانہ وہ خلیفہ
کی طرف پہینکتی اسکو خلیفہ منہہ پسار کر منہہ مین لے لیتا گرنے نہ دیتا اسی طرح آپس مین ناز و انداز
ہو رہے تہے آخر ایک دانہ موت کا بہانہ جو خلیفہ نے پہینکا اور کنیز نے دوڑ کر منہہ مین لیا وہ زبان
پر سے پہسلکے الٹی رگ مین اتر گیا اور سانس کو بند کر لیا اور اسی صدمے سے ایکدم مین تڑپ تڑپ
کر مر گئی کنیز کے مرنے کا خلیفہ نے سخت غم کیا تین روز تک اسکی نعش کو دفن ہونے نہ دیا اور
اس تین روز کے عرصہ مین کئی مرتبہ اس مردہ کے ساتہ مباشرت کی چوتہے روز [illegible]
اور ایسی بد حرکت منع فرمایا تو کنیز کے دفن کرنے کی اجازت دی مگر خود بہی اوسی درد
[illegible] نہایت غم و الم کے ساتہ [illegible] زمین مین گیا ٭

ہشام بن عبد الملک

[illegible] خلافت پائی اکثر [illegible]

مگر اصلی قبضہ پایا اور لشکر واپس لایا دوسری فوج یزید بن مہلب کے سرداری میں جرجان و طبرستان خراسان
کے لینے کے لئے مامور ہوئی اس جوانمرد نے موقع پاکر بڑی جوانمردی دکھلائی اور کل ملک پر اپنی
حکومت جمائی — یہہ خلیفہ بڑا جوانمرد سخی عالی ہمت تہا مگر یہہ عیب اس مین تہا کہ کہانا بہت کہاتا تہا
کبھی سیر ہوتا ابوالاسود علامہ نے اسکے وقت نحو کا علم ایجاد کیا تمام عرب مین اسکو رواج دیا دو سال
آٹھ ماہ اسنے خلافت کی سنہ ٩٩ ہجری مین مرگیا پر حوری اس خلیفہ کی یہانتک پہنچ توازیچ ہی کہ ایک
مجلس مین پہتر انار ایک حلوان کا گوشت چہہ مرغیان اور چہہ سیر طائف کا منقی کہا گیا اور ایکدن
کہ اوسکی مرگ کا دن تہا دو بڑے پہیلے انجیر اور انڈون کے بہرے ہوئے تمام و کمال یہہ کہا گیا اور
بدہضمہ ہوکر مرگیا اس خلیفہ نے حلب مین بڑی عالیشان مسجد بنوائی جیسے کہ ولید نے دمشق مین بنائی تہی

عمر بن عبدالعزیز بن مروان بن حکم

بنی امیہ کے خاندان مین یہہ خلیفہ نہایت نیکوکار و خداپرست عادل با انصاف مشہور ہے اسنے
اپنے عہد مین کام عدالت و انصاف کئی اور نیکنام رہا مرتضی علی کا سب جو معاویہ کے عہد سے برسر
منابر کیا جاتا تہا اسنے موقوف کیا کربلا کے روضے دوبارا بنوائے اسکے وقت کوئی کسی طرحکا فساد
برپا نہوا دو سال پانچ مہینے اسنے خلافت کی انتیس ٢٩ سال کی عمر پائی سنہ ١٠١ ہجری مین مرگیا
اسکے مرنے کے باب مین اکثر اہل تواریخ کا قول ہے کہ یزید عبدالملک کے بیٹے نے اسکو زہر دیا تہا
جسکے صدمہ سے یہہ شہید ہوا باعث اسکے زہر دینے کا یہہ تہا کہ اسکی رغبت سادات کیطرف بہت
تہی باغ فدک بہی اسنے سادات کو دیدیا تہا اور چاہتا تہا کہ کسی لایق سید کو اپنے حین حیات ولیعہد
کرے اور خلافت کا حق حقدارون کے حوالے کرے اسلئے بنی امیہ کے خاندان کے لوگ اسکی جانی
دشمن ہوگئے اور زہر دیکر مار ڈالا اس خلیفہ نے مسجد نبوی کو وسیع کیا اور حضرت کی بی بیون کا
گہر بہی مسجد کے شامل کردیا کہ اوس سے میدان مسجد کا دو سو ہاتہہ لمبا ہوگیا اسکے غلام نے اسکو
ایکہزار دینار کے لالچ سے زہر دیا مرض الموت کی حالت مین اسنے غلام کو تنہائی مین بلایا اور
حال پوچہا اوسنے قبول کرلیا کہ مینے تمکو زہر دیاہے اور دینار جو لئے تہے پیش کردیئے

ا تہا عورت محمد قاسم کی نقش دیکھکر بہت روئی اور کہا کہ افسوس ریاست و سلطنت بے
وقوفوں کے ہاتہہ آگئی اس جوانمرد پہلوان پر میںنے صرف تہمت برپا کی تہی اسواسطے کہ اس نے
میرے باپ و خاندان کو قتل کیا ریاست چہین لی تہی خلیفہ نے میری دروغ تقریر پر مغلوب الغضب
ہو کر ایسے جوانمرد کی جان بیگناہ ضایع کی مناسب تہا کہ خلیفہ اول تحقیقات میرے بیان کی کرتا
اگر سچ پایا جاتا تو اسکو سزا دیتا اور یہہ بات ظاہر تہی کہ اگر محمد قاسم میرے حسن پر خود فریفتہ
ہوتا تو خلیفہ کے پاس مجہکو کیوں بہیجتا اپنے پاس نہ رکہہ لیتا باوجود اسکے کہ خلیفہ نے ایسی سخت
سزا اسکو دی تو بہی وہ اپنی وفاداری سے نہ چوکا اور خلیفہ کے حکم کی فوراً تعمیل کی اگر وہ باغی
ہو جاتا تو بہی خلیفہ اسکا کچہہ نہیں کر سکتا تہا کہ سندہ میں اسنے بڑی سلطنت حاصل کر لی تہی یہہ تقریر
سنکر خلیفہ کمال شرمندہ ہوا اور تمیم نام ایک اور حاکم کو اسکی جگہہ مامور کیا ۳۶- برس تک وہ
بلاد مفتوحہ پر قابض رہا جب بنی امیہ کی خلافت نابود ہوگئی تو ہندو راجوں نے اسکو سندہ سے
نکالدیا - اس خلیفہ کے وقت شہر ملاطیہ فتح ہوا اور موسی اور طارق سپہ سالاران نے سپانیہ
یعنے اندلس پر قبضہ کیا اور پہاڑی علاقہ کا نام اسروز سے جبل الطارق طارق کے نام پر
مشہور ہوگیا ممالک فرنگستان میں بہی دور دور تک اسکی سلطنت پہیل گئی بڑے بڑے
شہر فرغانہ و کوکان و شاش و تاشکند مفتوح ہوئے اسکے وقت عمارت کے علوم کی بڑی
ترقی ہوئی ایک عظیم الشان مسجد دمشق میں تعمیر ہوئی بیحساب روپیہ اسپر خرچ ہوا ولید نے
کی عالیشان عمارت بہی اسنے بنوائی اور مدینہ منورہ جاکر مسجد نبوی کی تعمیر کا اسنے
حکم دیا مسجدوں کے بلند منار اسی کی تجویز سے بنوائے گئے اس مراد سے کہ موذن اوپر
چڑہ کر اذان نماز کی کہیں اسکے وقت اگرچہ سلطنت کا انتظام اچہا تہا مگر ظلم بہی اسکا اندازہ
تحریر سے زیادہ ہے سعید بن جبیر جو بڑے بزرگ اور نیک تابعین میں تہے اسکے حکم سے قتل ہوئے
دوسرے امام زین العابدین بن حسین بن علی المرتضی جو گوشہ نشین و تارک الدنیا شخص تہے
بلکہ غرض گویوں کے مدینے سے دمشق میں بلائے گئے اور چند ماہ مقید رکہکر بعد

چونکہ زبان اسکی نہایت خراب اور تقریر لغو تھی اسلئے اسکے باپ نے حکم دیا کہ فصحا و بلغاء عرب کے
بلائے جاوین اور چھ ماہ تک ولید اونکی صحبت مین بیٹھکر اپنی زبان صاف کرے چھ ماہ کے بعد
جب اسکا امتحان ہوا تو پہلے سے بھی بدتر نکلا یہہ خلیفہ باوجودیکہ قران شریف کی تلاوت
بہت کرتا تھا تسپر بھی اسکے ظلم و جبر و بیرحمی کا کچھ حد و حساب نتھا اس نے حجاج ظالم کو امیر الامرا
سے معزول کرکے عراق عجم کا حاکم بنایا اسکے وقت اسلام کے لشکر نے ہند کی طرف دیبل کے کنارے
بڑی بڑی فتوحات حاصل کین جس ملک کو اب ٹھٹھہ کہتے ہین باعث اس مہم کا یہہ ہوا کہ اہل عرب کا
ایک جہاز مقام دیبل یعنے بندرگاہ سندھ مین پہونچا تو ہندؤن نے براہ زبردستی لوٹ لیا اسبات
پر حجاج حاکم عراق کا بہت غضبناک ہوا اور محمد قاسم اپنی برادرزادہ کو بہت سی فوج دیکر سندھ
کو مامور کیا وہ پہلے کرمان مین آیا وہان سے مکران مین ہوتا ہوا مقام ارمایل کو قابض ہوا
اور کمال جوانمردی کے ساتھ سندھ مین پہونچکر دیبل کو فتح کیا پھر روڑی کو اپنے قبضہ مین لایا
اوسوقت سندھ کا راجہ مسمی داہر تھا جسکی حکومت مین تمام علاقہ سندھ کا اور تمام علاقہ
کنارے دریاے سندھ و دامن کوہ دکالباغ کشمیر کی حد تک تھا محمد قاسم کے ساتھ اوسوقت ایک
منجنیق تھا جسکو عروسک کہتے تھے اور پانسو آدمی اوسکے کھینچنے پر مامور تھے اوسکے ذریعہ
سے دشمن کے قلعہ پر پتھر برسائے جاتے تھے اور مسمی جعونہ سلمی اوسکے نشانہ کا قدرانداز تھا
دیبل کے فتح کے بعد علاقہ نیرون کا جسکو اب حیدرآباد دکن کہتے ہین فتح ہوا پھر سیہوان
کا قلعہ کہ نہایت مستحکم تھا سات روز کے عرصہ مین فتح ہوا ملتان اور اوسکا علاقہ بھی لے لیا گیا
اور وہی شہر دارالحکومت قرار پایا محمد قاسم اگرچہ ایک نوجوان پہلوان سترہ برس کا
تھا مگر اوس نے بڑے بڑے ملک اپنی جوانمردیکی زور سے فتح کئے قندھار بلوچستان سندھ ملتان
و پنجاب پر بہت جلد قبضہ پا لیا قنوج تک تمام راجون کو اپنا باجگذار بنا لیا باعث صرف یہہ ہوا
کہ اوسکے دل مین ہندؤن کیطرف سے تعصب بہت کم تھا مسلمان زمیندارون سے عشر یعنے دسوان
حصہ خراج لینا کیا اور ہندؤن سے زرمالگذاری موجب رواج ملک کے لیا مندرون اور

لی کہ یہہ قرآن بہت خوش الحانی کے ساتہہ پڑہتی ہے حجاج نے بڑہیا کو کہا کہ اگر تو اسقدر قرآن
لی کوئی آیت مجہکو سنائی تو مین تیری جان بخشی کر دونگا وہ بولی کہ اذا جاء غضب اللہ والقہر
ورائیت الناس یخرجون من دین اللہ افواجا یہہ تقریر سنکر حجاج بولا کہ یہہ تو نے کیا غضب کیا ہے
کہ قرآن بدل دیا ہے اذا جاء نصر اللہ والفتح کی جگہہ اذا جاء غضب اللہ والقہر سنایا ہے یدخلون فی
دین اللہ کے مقام پر یخرجون من دین اللہ بنایا ہے بڑہیا نے جواب دیا کہ برخوردار وہ زمانہ سید ابرار
احمد مختار کا تہا کہ جب اذا جاء نصر اللہ کی آیت آئی ہزاروں کفار خدا کے دین مین داخل ہوئے اب حجاج
عبد الملک کی حکومت اور تیری امارت ہے لاکہہ مسلمان مصیبت مین گرفتار مسلمانی سے بیزار ہین
اب اور کون اس دین مین داخل ہوگا پس یدخلون کا موقع بدلکر یخرجون کا وقت آ پہونچا ہے یہہ
بات سنکر حجاج شرمسار ہوا اور اوسکے خون سے درگذرا - اسی خلیفہ کے عہد مین مختار ثقفی
نے کوفہ سے خروج کیا تمام عرب مین اوس نے ایک شور برپا کر دی مجمل حال اوسکا اسطرح ہے کہ
جب منتقم حقیقی کی یہہ مشیت ہوئی کہ مظلوموں کی داد ظالموں سے لے حسین کے قاتلوں کا نام و
نشان زمانہ پر نرہے تو یہہ موقع بنایا کہ مختار نے اپنی جاہ و حکومت کے حصول کے لئے حسین کے خون
کا دعوی ایک حیلہ اوٹہایا پہلے اوس نے کوفہ والوں کو اپنے ساتہہ ملایا اور کہا کہ تم سے یہہ سخت
گناہ وقوع مین آیا ہے کہ تم نے اول حسین سے بیعت کی اسکو اپنے پاس بلایا جب وہ آیا تو بیوفائی سے
پیش آئے اور اوسکو شہید کیا اب تمکو چاہیے کہ اسکا عوض اوتارو اوسکے دشمن کو مارو اپنی جانین
دو قاتلوں سے بدلہ لو یہہ بات سنکر کوفی مختار کے تابعدار ہوئے لڑنیکو تیار ہوئے ابراہیم بن مالک
اشتر جو علی کا یار کوفیوں کا سردار تہا مختار کا کل مختار تہا یہہ خبر جب عرب مین مشہور ہوئی تو چاروں
طرف سے شیعان علی محبان اہلبیت نبی کوفہ کو آئے لڑنے کو قدم جمائے مختار نے جب اختیار پایا
حسین کے قاتلوں پر خنجر چلانا انکو جہنم مین پہونچانا شروع کیا ہزاروں خارجی بدکار مع عیال و اطفال
بہت برے حال سے مارے گئے سینکڑوں کو آگ مین جلایا اونکا نام و نشان گنوایا ابن زیاد بدنہاد
اور شمر لعین کافر بیدین دونو مختار کے حکم سے قتل ہوئے غرض اسی ہزار حسین کے قاتلوں اور انکی

شروع کئے چونکہ خانہ کعبہ کے اندر عبداللہ بن زبیر تہا حصین وہان بہی گولے مارتا تہا جنکے صدمہ سے
حجر الاسود ٹوٹ گیا کعبہ کے پردے جلگئے اکثر مکانات اسمار ہوگئے ابہی حصین نامراد اپنی مراد کو
نہین پہونچا تہا اور شہر مفتوح نہین ہوا تہا کہ یزید کے مرنے کے خبر وہان آ پہونچی یہہ خبر پاتے
ہی شامی سخت ناکامی کے ساتہہ وہان سے بہاگی اور تمام سپاہ بہزار حسرت و آہ اپنا اجتماع توڑ کر تتر
بتر ہوگئی - یزید پلید چہہ مہینے چار سال بکمال ظلم و ستم حکومت کرکے ذات الجنب کی مرض کے ساتہہ
بحالت تشنہ شراب سنہ ۶۴ ہجری مین مرگیا بیت نماند ستمکار بد روزگار ؛ نماند برو لعنت پایدار

معاویہ اصغر بن یزید بن معاویہ بن ابی سفیان

یزید کے مرنے کے بعد امراے شام نے اسکے بیٹے معاویہ کو خلافت کی مسند پر بٹہلایا یہہ شخص پارسا نیک
اور نیک کردار تہا کل اطوار اسکے پدر بزرگوار کے برخلاف تہے اسکے تخت نشین ہونے کے بعد شام
کے امرا پہر متفکر اس سلسلہ کے ہوئے کہ معاویہ خود فوج لیکر مکے جاے اور عبداللہ بن زبیر کے ساتہہ جنگ
کرے مگر معاویہ نے یہہ بات منظور نہ کی اور حرم پر فوج کا لیجانا اسنے مناسب نہ جانا اس لئے آپس مین
کچہہ صورت نا اتفاقی کی وقوع مین آگئی اور معاویہ اپنی رضامندی سے خلافت سے دست بردار ہوا
اور عبادت کے گوشہ مین بیٹہکر جیتے جی اسنے پہر کسیکو صورت نہ دکہلائی آخر گمنام رہا اور مرگیا

مروان بن حکم

اس خلیفہ کا شجرہ بنی امیہ کے خاندان مین اسطرح عبد المناف کے ساتہہ پہونچتا ہے کہ مروان بیٹا حکم
کا اور حکم بیٹا ابو العاص کا اور ابو العاص امیہ کا اور امیہ عبد الشمس کا اور عبد الشمس بیٹا
عبد المناف کا - معاویہ بن یزید کی ترک خلافت کے بعد شامیون نے مروان بن حکم کو جو بنی امیہ مین
سے ایک سردار تہا خلیفہ بنایا اسکے باپ حکم کو پیغمبر صاحب نے بسبب وقوع کسی جرم قبیح کے مدینہ سے
نکالدیا تہا ابو بکر و عمر نے حضرت کی سنت پر عمل کیا بلکہ جہان وہ رہتا تہا وہان سے بہی دو فرسنگ دور
اسکے رہنے کا حکم دیا عثمان کے وقت اوسکی خطا معاف ہوئی اور مدینہ مین بلایا گیا اوسکے بیٹے
مروان کو خدمت حضور نویسی کی عطا ہوئی جب مروان نے خلافت مین دخل پایا اپنی شرارت سے

بن علی و عبد اللہ بن زبیر و عبد اللہ بن عمر و محمد بن ابی بکر وغیرہ چند آدمی بیعت کے کرنے میں ثابت
قدم رہے سنہ ۴۱ ھ میں یہ اس خلیفہ نے خلیفہ ہو کر دمشق کو دار الحکومت بنایا خلافت کا طریق چھوڑ کر
بادشاہی نقشہ جمایا پہلوں خلیفوں کے برخلاف منبر پر بیٹھکر خطبہ پڑھا فوج کی تنخواہیں افسروں کے مقرر
مقرر کیے رعایا سے خراج لئے شاہی محل بنائے دربار عام تعمیر کرائے زنانہ محل میں خواجہ سرا مقرر فرمائے
ایک بڑی مسجد دمشق میں تعمیر کی سنہ ۵۶ ھ میں وہ مدینہ کو گیا حج کیا دونوں شہروں کے رہنے والوں نے
یزید کی بیعت لے آخر کار بقضائے کردگار سنہ ۶۰ ہجری میں مر گیا۔ یہ خلیفہ دنیا کے کام اچھے انجام دیتا
تھا ہر ایک اپنا مطلب نرمی کے ساتھ لیتا مگر دغا فریب میں استاد تھا دولت کا بڑھانا ریاست کا اپنے
قبضہ میں رکھنا اسکو خوب یاد تھا خوشگوئی میں حاذق تھا رمز و کنایہ میں شہرۂ آفاق تھا سخاوت و کرم
سے لوگوں کی دلجوئی کیطرف توجہ تام تھی غصہ کے وقت بردبار تھا انصاف کے وقت زیرکی کا مادہ
[illegible] انتظام سلطنت کا کام بہ نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیتا مگر بقول
صاحب نخبۃ الانشاء و حبیب السیر وغیرہ جو جو کام کہ خلاف عدالت و مروت و اسلام اس سے وقوع
میں آئے وہ بھی بہت ہیں۔ اول خلیفہ برحق علی کو بیجا زبان چلانا اور نقلی بنا دوسرے حسین پاکیزہ
خلیفہ کو اپنے حکم یا اس کی چشم پوشی کے سبب سے زہر دلانا تیسرے عبد الرحمن بن خالد بن ولید کو اسنے
زہر دیکر شہید کیا چوتھے محمد بن ابو بکر کو آگ میں جلایا۔ پانچویں حجر بن عدی کو مع اصحاب کو
اسنے ناحق قتل کیا مروان بن حکم کو پھانسی [illegible] اپنے بیٹے یزید کو جو فاسق و فاجر شرابی زانی
تھا [illegible] خلیفہ بنایا جب یہ خود بیٹھے تو اسلام میں پیدا ہوئی اس نے کچھ بھی خلافت کی [illegible]
[illegible] میں [illegible] کی [illegible] ان کی تسخیر کے لئے اس نے لشکر بھیجا اور یزید بیٹے کو اوس کا
[illegible] ایشیائے کوچک پہنچ کر محاصرہ کیا قسطنطنیہ کا [illegible]
[illegible] لشکر [illegible] اس [illegible] حکم سے عبد اللہ [illegible] خراسان کو [illegible]
[illegible] تک [illegible] سمرقند کو [illegible]
[illegible] عبد الرحمن بن [illegible] کیا [illegible]

انہیں کے کام کے انجام کے لئے کسیکو تکلیف نہ دیتے شجاعت وجوانمردی کا یہہ حال تہا کہ اگر شیر
دلیر روبرو آتا مارے خوف کے روباہ بنجاتا —

عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ تیسرے خلیفہ

عمر دوسرے خلیفہ کی شہادت کے بعد کل صحابہ نے ان کو خلیفہ بنایا خلافت کا تاج پہنایا یہہ خلیفہ
بڑے غنی مالدار کم آزار کم گو کم زبان باحیا شرمناک کم غضب سخی متقی پیمبر صاحب کے ہم جدی بہائی
اور داماد تہے دو لڑکیاں حضرت کی ان کے نکاح مین آئین اور ذی النورین کے خطاب سے مخاطب
ہوے ان کی خلافت کے وقت بہی بہت حصہ روم کا اور ممالک افریقیہ و جزیرہ قبرس و اندلس و خراسان و
اصطخر و طبرستان و کرمان و سجستان و ارکنج و نیشاپور و سیستان و قہستان و مرو و طالقان سند و ہند پر
فوج کشی ہوئی شہر ہمدان و بلاد طبرستان و جرجان و مملکت ایران مسلمانون کے تصرف مین آئی قرآن
کو انہون نے جمع کیا کلام الہی کی آیات کو باہم انتظام دیا گیارہ سال گیارہ ماہ اٹھارہ روز انہون نے
خلافت کی آخر مصر والون کے بلوی مین اٹھارہوین ذی الحجہ جمعہ کے روز سنہ ۳۵ھ مین شہید ہوئے انکی
اولاد عثمانی قریشی کہلاتی ہے مسجد الحرام کے چارون طرف کی زمین انہون نے خرید کرا دسکو وسیع کیا —

علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ چوتہے خلیفہ

عثمان خلیفہ ثالث کی شہادت کے بعد علی پیمبر صاحب کے حقیقی چچا کے بیٹے اور داماد صحابہ کی اجماع
سے خلیفہ ہوئے یہہ خلیفہ بڑے دلیر خدا کے شیر صاحب ذوالفقار دلدل سوار قاتل کفار شاہ ولایت صاحب
ہمت تہے نادانی کی عمر مین یہہ حضرت کے رسالت پر ایمان لائے بدر و احد و خیبر وغیرہ لڑائیون مین انہون نے
بڑی بڑی شجاعتین کین اور پیمبر صاحب نے ان پر نہایت رضامند ہو کر لحمک لحمی جسمک جسمی روحک
روحی دمک دمی کی حدیث ان کی حق مین جاری کی فاطمہ اپنی پیاری لڑکی ان کے نکاح مین دی
اسد اللہ الغالب ان کو خطاب دیا اپنی اہل بیت کے رتبہ سے سرفراز کیا چار سال نو مہینے انہون نے
خلافت کی مگر یہہ میعاد آپس کے جہگڑون اور فسادون مین ضائع ہوئی پہلے ابی طلحہ اور زبیر عائشہ
صدیقہ کو ساتہ ملا کر مستعد شورش کے ہوئے اور عثمان رض کے قاتلون کے پیار کہنے کا دعوی

سے بھی بڑی دولت مسلمانوں کو ملی دریاے شط العرب کے کنارے پر نہایت موزون موقع ایران
وہندوستان وغیرہ ملکوں کی تجارت کا تھا شہر بصرہ آباد ہو کر تجارت کی منڈی وہ شہر قائم ہوا
شہر اہواز و دکا شام و مصر کی جہوں میں مسلمانوں نے اپنی چھاونیں دین اور دین کو پھیلایا آذر
بائیجان ہرات و جرجان کی فتوحات اسہ ابن خاقان ہوئیں شہر نہاوند پر یزدجرد بادشاہ [illegible]
عجمی مسلمانوں کے مقابل ہوا آخر شکست کھا کر بلخ کو بھاگ گیا اور دریاے جیحون سے اتر کر ترکستان
کی راہ لی اس وقت اسلام کی فوج نے ہندوستان کے کنارے کو مکران تک ملک فتح کر لیا
نہاوند آکر ابو موسی اشعری نے سپاہ کو اجازت نہ دی کہ فوج دریاے سندھ اتر کر سندھ میں
داخل ہو اس خلیفہ نے امیر المومنین کا خطاب لیا دیوان دفتر مقرر کئے شہروں میں چوکیدار
پولیس اور فوج کے لئے ان پر زکوۃ مقرر کی شہروں میں قاضی حکم مقرر کئے کوفہ بصرہ
الجزیرہ شام مصر موصل کو شہر عظیم قرار دیا رمضان کے مہینے میں نماز تراویح جماعت
نماز میں ایجاد کی ماہ رمضان میں مسجدوں میں قندیلوں کے روشن کرنے کی اجازت دی غیر مذہبوں
دشمنوں وغلاموں وقیدیوں کی مصرف کے لئے اناج کا ذخیرہ مقرر کیا مسجد نبوی کو وسعت دی
یہودی قوم کو حجاز اور شام سے نکال دیا کعبہ میں مقام ابراہیم اوس کے قدیم جگہ پر مقرر کیا الغرض
ہر ایک امر میں اس خلیفہ کے وزیر علی تھے اور بڑی شہ گو یعنی ہر تدبیر تجویز و منظوری علی المرتضی
کے جاری ہوا نہیں پاتا تھا بعض اوقات گذشتہ کی تجویز میں کوئی امر کسی طرح پر ہوتا اور علی
برخلاف اوسکے فرماتے تو خلیفہ مان جاتے اور کہتے کہ اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا۔

وسن [illegible] ہجری ماہ [illegible] انہوں نے خلافت کی آخر ابو لولو نام ایک مجوسی کے غلام کی ہوا سے
[illegible] کے روز [illegible] برس کی عمر پائی اور وہان کی [illegible] قرشی
[illegible] کے [illegible] و اسباب [illegible] بیان تواریخ کی کتابوں میں
[illegible] کی [illegible] کہا کہ [illegible]
[illegible] کی [illegible]

ونقوش شام کے لشکر کا سپہ سالار مسلمانون کی قید مین آیا - دو برس تین ماہ اس خلیفہ نے
خلافت کے آخر بائیسوین جمادی الثانی سنہ ۱۳ ہجری مین وفات پائی حضرت کے روضہ کے اندر
مدفون ہوئے ان کی اولاد صدیقی قریشی بکثرت موجود ہے ۞

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دوسرے خلیفہ

ابو بکر خلیفہ اول کے وفات کے بعد عمر جو قبیلہ بنی عدی سے تھے باجماع صحابہ خلیفہ ہوئے یہہ خلیفہ
پیمبر صاحب کے ہم جدی دوست بڑے ہوشیار دلاور پرنور بہادر صاحب رعب تھے پیمبر صاحب کے
روبرو انہون نے بڑی بڑی جانفشانیان کین ہر ایک غزا مین تلوارین مارین کفار کی گردنین
اتارین اپنی بیٹی حفصہ کا نکاح حضرت کے ساتھہ کیا فاروق اعظم خطاب لیا ان کی خلافت کے وقت
اسلام نے وہ رونق پائی کہ جسطرف انکی فوج جاتی فتح ونصرت استقبال کو آتی عدالت ان کی مشہور
ہے انصاف کا چرچا دور دور ہے عدالت کا دُرّہ انہون نے ایجاد کیا مظلوم کا انصاف ظالم سے
لیا شہر کوفہ وبصرہ انہون نے ہی آباد کیا مصر واسکندریہ وعراق وفارس وکرمان طبرستان کی
مہمون مین فتح پائی روم وشام کی ولائت قبضہ مین آئی کل ایکہزار چھتیس بڑے بڑے شہر [illegible]
مطیع فرمان ہوئے نو کروڑ آدمی مسلمان ہوئے چالیس ہزار مسجد تعمیر ہوئی چار ہزار بت خانے
گرائے گئے ایکہزار نو سو منبر جامع مسجدون مین رکھا گیا بیت المال کا انتظام ہوا سنہ
ہجری قرار پایا - شہر بعلبک وحمص ان کے تصرف مین آیا شاہ ہرقل عیسائی پے
در پے شکستین اصحاب کے لشکر سے کھا کر یورپ کو بھاگ گیا بیت المقدس کی پاک زمین
مسلمانون کے قبضہ مین آئی اور وہان ایک عالیشان مسجد بنی مقام مسجد وہ اصلی مقام
تھا جہان حضرت سلیمان علیہ السلام کی تعمیر تھی فارس کا بادشاہ یزدجرد مغلوب ہوا اکاسرہ
کی سلطنت خاک مین ملی بڑے بڑے شہر مثل حلب انطاکیہ وتبریز وغیرہ فتح ہوئے شہر مدائن
دار الخلافت کسریٰ مسلمانون نے اپنے قبضہ مین کیا لاکھون روپیہ کا مال لوٹ مین لیا ایوان
کسریٰ بیخ سے کھود دیا گیا کتاب خانہ ایرانیون کا آگ اور پانی کے حوالے ہوا اسکندریہ

اور کعبہ میں تین سو ساٹھ بت رکھے تھے اور نجاست سے پاک ہوا تمام بت توڑ دیئے گئے۔
آٹھویں غزا ہے حنین ہے یہ غزا حنین کے مقام پر طائف کے لوگوں کے ساتھ ہوا حضرت
اون بارہ ہزار آدمی کے ساتھ گئے اور فتح پائی مال دولت اونکا جو لوٹا تھا وہ کل مسلمانوں کو تقسیم کر دیا
نویں غزا ہے تبوک ہے اس میں حضرت تیس ہزار سوار کے ساتھ روم و شام کی فوج
مقابلہ کو گئے مگر مقابلہ نہوا۔ غرض کہ جیتے رہنے حضرت کے اکثر تمام بت اللہ تعالی نے دین اسلام
پھیلانے میں بڑی کوششیں کیں ہزاروں آدمیوں کو مسلمان کیا توحید الہی پھیلائی ملک ملک
فتح کرکے لوگوں کو اسلام کی ہدایت کی مگر افسوس کہ حضرت کی عمر نے وفا نہ کی اور حضرت تریسٹھ
سال کی عمر میں سلہ ہجری ۱۲ ربیع الاول میں وفات پاگئے مدینہ میں مدفون ہوئے حضرت کی اولاد
باقی نہیں ہے آل سادات حسنی و حسینی موجود ہیں۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ اول

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد باجماع صحابہ ابوبکر صدیق جو قبیلہ بنی تیم میں سے تھے
خلیفہ ہوئے فضیلت یہ تھی کہ ابوبکر جوان آدمیوں میں سب سے اول ایمان لائے تھے اول ان کا نام
صدیقہ حضرت کی زوجہ تھیں کہ یہ باپ تھے [illegible] اصحاب کبار سے یہ پہلے اصحاب تھے انہوں
نے حضرت کے ساتھ بڑی خدمتیں کیں تین احتمال حضرت اپنا مال صرف کرتے تھے ہجرت کے وقت
بھی پینار میں رفیق و سفر میں یار کار تھے ان کی خلافت کے وقت مسیلمہ کذاب نے پیغمبری کا
یمامہ میں دعوی کیا اصحاب کے لشکر نے اسکو مارا۔ دوسرے اسود عنسی بن عیسی نبوت کا دعویدار
فیروز دیلمی کے ہاتھ سے قتل ہوا۔ تیسرے طلیحہ بن خویلد جو بڑا تھا پیغمبر بنا تھا اپنی سزا کو پہونچا
چوتھے سجاح نام ایک عورت جو نبوت کی دعویدار بنی تھی وہ اپنے دعوی سے تائب ہو کے مسلمان
ہوئی۔ پانچویں مرتد ہوئے تھے قبائل جو حضرت کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے تھے وہ دوبارہ
شرمسار مسلمان ہوگئے۔ قرآن کی آیتیں جو الگ الگ متفرق تھیں ایک جگہ سب جمع
کی گئیں اور [illegible] شام [illegible] ہوا اور

تہی باتفاق تین سو تیرہ آدمیون کے ان کے مقابلہ کو نکلے اور عند المحاربہ ابوجہل و عتبہ بن ربیع و شیبہ
بن ربیع و حنظلہ بن ابی سفیان باتفاق ستر کس اپنے ہمراہیون کے مارے گئے بہت سے گرفتار ہوئے
حضرت کی طرف سے چودہ آدمیون نے شہادت کا جام پیا اور کفار کو شکست ہوئی مال اونکا لوٹا گیا۔
دوسری لڑائی احد کے مقام پر ہوئی اس مین پہلے مسلمان فتحیاب ہوئے تہے اور کفار کا مال
لوٹنے لگے کفار دوسرے راستہ سے ان پر آ پڑے اور ستر آدمیون کو شہید کیا امیر حمزہ حضرت کے
چچا بہی اسی مین شہید ہوئے مگر باوجود اس غلبہ کے بہی کفار وہان نہ ٹہر سکے اور واپس چلے گئے۔
تیسرا غزا بنی نضیر یہودیون کے ساتہ ہوا یہ لوگ حضرت کے دشمن تہے ان پر حضرت خود گئے
اور ان کو گہیر لیا املاک سے بیدخل کیا اور ان کا مال و اسباب و سامان جسقدر تہا غنیمت مین آیا جلاوطن کر دیا
چوتہا غزا ئے خندق مشہور ہے اس مین مکہ کے کفار بڑا ہجوم کر کر مدینہ پر چڑہ آئے اور حضرت نے
مدینہ شہر کے گرد خندق کہودوا کفار خندق کے باہر اترے رہے تیرون و پتہرون سے لڑائی
ہوتی رہی آخر کفار بسبب قلت رسد کے اور طوالت مہم کے فتح سے ناامید ہوکر واپس چلے گئے اس
جنگ مین کفار کیطرف سے عمر بن عبد ود جسکو اہل عرب ہزار بہادر کے برابر گنتے تہے مرتضی علی کے
ہاتہ سے قتل ہوا اس جنگ مین مرتضے علی حضرت کے عمزاد بہائی نے بڑے بڑے کار نمایان کئے۔
پانچوان غزا بنی قریظہ ہے ان کو حضرت نے بدعہدی کی سزا دی کہ وہ باوجود عہد کے
کفار مکہ سے ملگئے تہے حضرت نے ان کو جلاوطن کیا مال و اسباب لے لیا اور انکے املاک مسلمانون کو دیدیے
چہٹا غزائے خیبر ہے خیبر کے یہودی حضرت کے دشمن تہے انپر بہی حضرت خود چڑہ کر گئے
اور انکو غارت کیا قلعہ کا مضبوط دروازہ علی المرتضے کی پہلوانی کے زور سے ٹوٹا اور مرحب
یہودی یہودیون کا بہادر افسر علی المرتضے نے قتل کیا اسی وقت یہودیونکی مسلمانون نے بیخ کنی کی
ساتوان غزائے فتح مکہ ہے اس مین بارہ ہزار سوار و پیادہ حضرت کے ساتہ مکہ کو گیا
اور مکہ فتح ہوا ابوسفیان جو کفار کا سپہ سالار و سردار تہا مسلمان ہوا عکرمہ بن ابی جہل کے ساتہ
خالد بن ولید کی تہوڑی سی لڑائی ہوئی اس مین ستر کافر مارے گئے اور سب کو امان ملی

ابرہہ اپنے ہاتھی اور لشکر لیکر سوار ہوا اور چاہا کہ آج اس متبرک مکان کو گرا کر خاک کے برابر کر دیا جائے
کہ یکایک سبز رنگ کی چڑیان جدہ کیطرف سے کہ دریای شور کا بندر ہے اور مکہ معظمہ سے مغرب کیطرف
واقع ہے غول کے غول جمع ہو کر ابرہہ کے لشکر کیطرف آئین اور ہر ایک چڑیا کے پاس اون چڑیون مین سے
تین تین کنکر پتھر کے مسور کے دانہ سے کچھہ بڑے تھے ایک ایک تو دونون پنجون مین اور ایک ایک چونچ
مین جب وہ چڑیون کے غول لشکر کے سر پر پہونچے تو وہ کنکر اونہون نے پھینکنے شروع کیے اور وہ
کنکر ہاتھی یا آدمی جسکے سر پر پڑتا اوس کے پاخانہ کی راہ سے نکلجاتا اور وہ فی الفور گر کر مر جاتا ہزارون
آدمی اور ہاتھی اون کنکرون کے صدمہ سے قتل ہوئے یہہ حادثہ وادی محسر مین واقع ہوا جو مکہ سے بفاصلہ
چھہ کوس کے عرفات کے راستے مین ہے تمام اسباب لشکریون کا اوسی جنگل مین پڑا رہا چند روز کے بعد
آکر مکہ والون نے لوٹا اور وہ کنکریان مدت مدید تک شہر مکہ مین بطور یادداشت رکھی رہین قبل از
اسلام اہل عرب مین بڑا فخر فصاحت اور بلاغت کا تہا اور ایک فصیح صاحب تقریر جماعت کثیر کو
فقط اپنی قدرت کلام سے اپنا رام کر لیتا تہا جب معرکہ جنگ مین رجز خوانی منظوم اشعار سے
پڑہے جاتے تو اوس سے شجاعون کی شجاعت کا جوش دوبالا ہو جاتا تہا جب عرب اپنے کشتون پر
نوحہ کرتے تو اوس کلام کی تاثیر سے پتھرون کے دل موم ہو جاتے تہے بڑے بڑے صاحب کلام
اون مین سے خطیب کہلاتے تہے جبل عرفات کی پیچھے مکہ کے پاس عکاظ ایک مقام تہا وہان برسون [illegible]
بازار لگتا اور میلا ہوتا تہا اور ہزارون لوگ جمع ہو کر تجارت کا بازار گرم کرتے تہے اوس مین
بہی بڑے بڑے شاعر اور خطیب آکر اپنے اپنے کلام سے لوگون کو مستفید کرتے تہے اور بنظر
اشتہار اپنے اپنے قصائد کو کعبہ کے دروازہ پر آویزان کر دیتے تہے جب قصائد و خطبہ نویسی
کا چرچا پہیلا زبان کی اور لوگون کی عزت بڑہ گئی وحشی جنگلی آدمی دست سیکہہ گئی پاکیزہ
الفاظ فصیح محاورے نمکین اصطلاحین استعمال مین آنے لگین سب لوگ تاریخدان ہو گئے
غرض جب ستارہ بخت عرب کا اوج پر آیا اور حکم الحاکمین نے چاہا کہ عرب والون کی حکومت
دور دور ملکون مین پہیلے تو ایسے ایسے اچھے موقعے ظہور مین آنے لگے جن سے اہل عرب کے

چرواہوں کے خیمے ندیوں کی خرگاہیں اور کمل تانکر گرمیون تک اوتر پڑتے جب تک وہ پانی وہان
موجود رہتا انکا قیام بھی وہاں رہتا پھر اور آسائشگاہ کی تلاش ہوتی مگر عرب کے خانہ بدوش
بھی نہ تھے جہاں گزارہ کا سامان موامی دیکھتے وہاں گھر بھی بنا لیتے تھے چنانچہ مکہ و مدینہ اور کئی
اور مقام بھی تھے چونکہ شہر مکہ ایسے موقع پر واقع ہے کہ ہند اور افریقہ کی تجارت کے دو راستے
یہاں ملتے تھے اسواسطے یہاں اجتماع لوگوں کا رہتا تھا تمام عرب میں کوئی بادشاہت نہ تھی
اگر تھی تو جمہوری طرز کی حکومت تھی ہر ایک قبیلہ کا جدا رئیس تھا جب کوئی باہر کا دشمن
آپڑتا تو سب یکدل و یکجان ہو جاتے قریش کا قبیلہ قدیمی و معزز مکہ کے قبائل میں سے تھا اور
کام یہاں انکی پیشدستی تھی مکہ کی آبادی اور شہر والوں کی بہبود و بہبودی اس قبیلہ کے
لوگ بجان ساعی تھے تجارت کا انتظام بھی انہیں کے متعلق تھا اون میں بنی ہاشم کا خاندان
نامی و بزرگ و صاحب عظمت شمار ہوتا تھا زیادہ تر عزت اون کی اس لحاظ سے تھی کہ کعبہ کے متولی وہی
تھے اور وہ بھی اس خدمت کا حق بخوبی ادا کرتے تھے عرب کے لوگوں میں فصاحت کلام و سخاوت
و مہمان نوازی و غیرت و حمیت و استقلال طبیعت و انتقام جوئی و شجاعت و جوانمردی جبلّی
تعریف تھی اس ملک پر اکثر اوقات اطراف و جوانب کے حکام نے تسخیر کے ارادے کیے مگر ویرانی
ملک اور وحشت کے سبب سے اون کے ارادے ٹوٹ جاتے تھے اور یہہ قومیں آزادانہ گزارہ کرتی رہیں
مگر اسمیں انکے ذرہ ذرہ سی بات پر خونریزیاں واقع ہو جاتی تھیں یہودی عرب کے قدیمی رہنے
والے نہ تھے بلکہ جب اہل روم نے بیت المقدس کو برباد کیا تو بہت سے یہودی اوس ملک سے اوٹھکر
عرب میں آ گئے اون کے بعد عیسائی بھی اون کے شامل ہوئے مقام کعبہ حضرت ابراہیم کے وقت سے
مرجع خلائق تھا اور ہزاروں لوگ جمع ہوکر ہر سال حج کے لیے آتے تھے حضرت رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم کی تولد سے اول مسمی ابرہہ حاکم یمن نے نجاشی بادشاہ حبش کے حکم سے صنعا
مین ایک عمارت عالیشان بنائی اور عام منادی کی کہ اہل عرب اس گھر کے حج کے لیے آئیں
وہ گھر ایک کلیسا تھا اور لاکھوں روپیہ اوس کی تیاری پر صرف ہوکر قلیس نام رکھا گیا تھا

زار شاہی

اجمال عرب کے ملک کا حال جسمے مسلمانی دین کا شیوع وظہور ہوا ہے لکھا جاتا ہے بد بنیراد
کرشائقین تواریخ معلوم کرلین کہ آیا اسلام سے پہلے ملک عرب کس حالت مین تہا اور
بعد ظہور اسلام وہ کس وجہ کی رتبہ کو پہونچا واضح ہو کہ عرب کا ملک ایک بیابان اور کوہستانی
غیر آباد بے آب ملک ہے اسلام سی پہلے بہی عرب کے رہنے والے بیابانیون کیطرح جنگلون اور
ویرانون مین اپنا مال مویشی لیکر گزارہ کرتے تہے اور سب لوگ متفرق فرقون اور متفرق
قبیلون مین منقسم تہے ایک مذہب قائم نہ تہا بعض دہریہ اعتقاد رکہتے اور خدا کی ہستی کے
بہی قائل تہے اکثر اون مین سے بتون کو پوجتے اور ہر ایک فرقہ کا بت علیحدہ علیحدہ ہوتا تہا
ایک کو دوسرے سے مشابہت نہ تہی چنانچہ ہبل سب سے بڑا بت کعبہ مین اور اساف اور
نائلہ صفا ومروہ مین اور لات قبیلہ ثقیف کا بت طائف مین اور عزی قریش کے قبیلہ کا
اور منات اوس اور خزرج کے قبائل کا بت اسطرح اور قبائل اپنا اپنا بت الگ الگ رکہتے
تہے بعض عرب فرشتون اور جنات کے معتقد تہے بعض ستارون کو پوجتے اور آگ کی تعظیم
کرتے اکثر یہودی ونصرانی بہی تہے علم اوسوقت اون لوگون مین فقط یہہ تہا کہ ہجویون
کے نسب نامے اور شجرے یاد رکہتے اون کی تاریخ سے واقف تہے خوابون کی تعبیر جانورون
کے آواز اور پرواز کی شگون لیتے اور آثار نجوم وغیرہ سے حکم لگاتے تہے بڑے بڑے
سن رسیدہ بڈہے دنیا اور دنیا کی لذتون سے تارک ہوکر جنگلون اور پہاڑون کی غارون
یا عبادتگاہون مین بیٹہکر غیب دانیون اور پیشین گوئیون کا دعوی باندہتے وہ لوگ
کاہن اور اسب کہلاتے تہے تمام عرب مین کعبہ مقدس مقام تہا اور سال بسال حج ادا ہوتا
تہا اور ضروری غسل مسواک کلی استنجا ناک مین پانی دینا بغل کو مونڈنا ناخن اوتروانا
ختنہ کرانا ہر ایک قوم مین جاری تہے چورکا دہنا ہاتہہ سزا مین کاٹا جاتا تہا چونکہ سر زمین
اسکی خشک اور برسات بہی کم ہوتی تہی قبیلون کے قبیلے اپنے اپنے مویشیون
سمیت اپنے مسکنون کو چہوڑ کر جہان پانی یا چشمہ کا نشان پاتے مقیم ہوجا

نام کے ہاتھ آئی اوس نے انتظام بہت اچھا کیا ۱۸۰۹ء میں انگریزوں سے صلح کی ۱۸۱۳ء
میں مر گیا اور راے دہن کا بیٹا مان سنگھ المعروف بہارل جانشین ہوا اوسپر راؤ لادویا
برادر زادہ رائے دہن کا دعویدار ریاست کا ہوا مان سنگھ اگرچہ پسر رائے دہن کا غیر منکوحہ عورت سے
تھا مگر حسین میاں اور ابراہیم میاں پسران فتح محمد اوسکے حامی ہوئے اسلئے مان سنگھ فتحیاب رہا
چونکہ یہہ شخص علاقہ انگریزی میں غارتگری و رہزنی کرتا تھا اور چند مرتبہ کی فہمائش سے باز نہ آیا
اسلئے ۱۸۱۹ء میں وسپر فوج کشی ہوئی اور راؤ کو معزول کرکے اوسکے بیٹے آدہی سال کو انگریزوں
نے جانشین کیا فوج انگریزی بمقام کچ مامور ہوئی حکومت میں بھی مداخلت انگریزی ہو گئی
۱۸۳۴ء میں بنظر ہوشیاری ولیاقت اس راؤ کی کل حکومت اوسکے حوالے ہو گئی کیونکہ اوس نے
انتظام دخترکشی و بردہ فروشی وغیرہ امور ناجائز کا بخوبی کیا تھا بلکہ علاقہ انجار بھی اوسکو
بعوض اٹھاسی ہزار روپیہ سالانہ کے گورنمنٹ سے عطا ہوا راؤ دہی سال ۱۸۶۰ء میں مر گیا اور
اوسکا بڑا بیٹا راؤ پرگمل رئیس بنا جو اب تک زندہ حیات ہے ۔ آبادی علاقہ کچ کی
چار لاکھ نو ہزار پانسو بائیس نفری کی ہے اور رقبہ تخمیناً نو ہزار میل مربع آمدنی علاقہ کی
پندرہ لاکھ روپیہ سالانہ جس میں سے نصف رئیسوں و جاگیرداروں کا اور نصف حق ریاست
کا ہے ایک لاکھ چھیاسی ہزار چھ سو اونچاس روپیہ خراج کا گورنمنٹ انگریزی لیتی ہے
اور ریاست بارونق و آباد ہے سوائے ان ریاستوں کے جو اس حصہ میں مذکور ہوئی ہیں اور بھی
ریاستیں ہندوستان میں چھوٹی چھوٹی بہت ہیں مگر اونکے تحریر حال سے طوالت ہوتی ہے ۔

دوسرا حصہ

مسلمان بادشاہوں کی حال میں عہد جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم سے آجتک مع ذکر رؤسای اہل اسلام ہندوستان جنت نشان

چونکہ اس کتاب کے حصہ میں صرف مسلمانی سلطنت کا حال لکھنا منظور ہے اسواسطے بطور

آخر سنہ [illegible] مین مرگیا اور ریاست بسبب فساد خانگی کے دربار پونا کے حکم سے ضبط ہوئی سنہ [illegible] مین
پہر ماناجی بن راگھوجی بن ماناجی نے ریاست اس علاقہ کی دربار پونا سے حاصل کی سنہ [illegible] مین
راجہ پیشوا نے بسفارش راجہ سندہیا کی ماناجی کو ریاست سے بیدخل کرکے اوسکے برادرزادے سنبہاجی
کو رئیس بنایا وہ سنہ [illegible] مین مرگیا اور راگھوجی جانشین ہوا بعد استیصال دربار پونا کے یہہ ریاست
انگریزی حکومت مین آئی سنہ [illegible] مین راگھوجی مرگیا بعد مرنے اوسکے کے ایک لڑکا اوس کی
رانی کے پیٹ سے پیدا ہوا اور وہ جانشین قرار پایا مگر وہ بہی تین مہینے کی عمر پاکر فوت ہوا اسلئے
ریاست ضبط ہوکر شامل علاقہ انگریزی کی ہوئی*

خاندان ریاست نوانگر

یہہ ریاست ضلع ہلار علاقہ کاٹہیاوار مین واقع ہے رئیس یہان کے قوم جہاریجا راجپوت مین اور جام
کے خطاب سے اپنے آپ کو مخاطب کرتے ہین اس ریاست کے ماتحت اور جاگیردار مثل رئیس گوندل و
راجکوٹ وغیرہ بہت ہین پہلے یہہ خاندان کچہ کی ملک سے کاٹہیاوار مین آکر آباد ہوا شہر
نوانگر بہی اوہنون نے ہی آباد کیا اور بعد اخراج خاندان جٹوا کے خود قابض و متصرف ہوگئے
پہلا خاندان اب ریاست پوربندر مین رہتا ہے چونکہ یہہ خاندان سمندر مین [illegible] کرتا تہا
اس لیئے سنہ [illegible] مین گورمنٹ انگریزی نے سنوبتاجی رئیس سے بزور یہہ عمل ترک کرایا بلکہ حقوق
محصول جہازہای طوفان زدہ کا بہی رئیس نے انگریزون کے کہنے سے چہوڑ دیئے سنہ [illegible] مین اوس
علاقہ کا جام بر سر فساد ہوا اور صاحب ایجنٹ انگریزی جو اوسکی علاقہ مین تحقیقات دختر کشی
کے لئے گیا تہا نکالدیا اور رؤسائی کو بہی اوس نے ترغیب دی کہ انگریزی اطاعت چہوڑدین
اسواسطے اوسپر فوج کشی ہوئی اور وہ بہت سے لیت و لعل کے بعد مطیع ہوا سنوبتاجی کی
وفات کے بعد رنمل جام برادرزادہ اوسکا جانشین ہوا اوسکے بعد وبہاجی نے حکومت پائی
آمدنی اس ریاست کی چہہ لاکہہ روپیہ سالانہ ہے جس مین سے پچاس ہزار تین سو بارہ روپیہ [illegible]
گورمنٹ انگریزی لیتی ہے اور مہاراجہ بڑودہ چوالیس ہزار ایک سو تراسی روپیہ اور نواب

اور تنازع ہوئے آخر ریاست پر سیاجی اور فتح سنگھ قایم ہوگئے جب عہد سلطنت راگوبا پیشوا کا
آیا تو اوسنے بہہ حق گوبندراؤ کا منظور کیا مگر عمل و دخل اوسکا نہوا اور فتح سنگھ بہ نیابت سیاجی
بدستور حاکم رہا فتح سنگھ ۱۲ - ماہ دسمبر ۱۷۸۹ء میں مر گیا اور اوسکے بہائی مانا جی نے فوراً انتظام ریاست
کا اپنے بہائی سیاجی کے نام سے اپنے قبضے میں کر لیا چونکہ گوبندراؤ طرف ثانی کا مددگار مہاراجہ
مادہوجی سندھیا تہا اسلئے مانا جی نے خایف ہو کر انگریزون سے مدد طلب کی مگر حسب مدعا وقت منظور
نہوئی ماہ اگست ۱۷۹۳ء میں مانا جی مر گیا اور بسبب نالیاقتی سیاجی کے گوبندراؤ جانشین ہوا اس
جانشینی کے عوض میں گوبندراؤ نے دوبارہ ایک رقم نذرانہ کی دربار پونا میں داخل کی اور اضلاع
جنوب تاپتی اور حصہ محاصل بندر مقام سورت بہی حوالے راجہ پیشوا کے کر دیا مگر پیشوا نے کچہہ عرصہ کے بعد
انگریزون کی سفارش سے یہہ علاقہ واپس کر دیا گوبندراؤ نے انگریزون کے ساتہہ بہی اپنی راہ و رسم
پیدا کی تہی ماہ ستمبر ۱۸۰۰ء میں گوبندراؤ مر گیا اور اوسکا بڑا بیٹا انندراؤ جانشین ہوا چونکہ
یہہ کم عقل تہا کانوراؤ اوسکا بہائی جو غیر منکوحہ عورت کے بطن سے تہا مختار و مدار المہام بنا مگر
اوسکو سرکش سپاہ نے باشارہ راؤ آپاجی وزیر کی ریاست سے بیدخل کر دیا اوسپر ملہار راؤ
ہمشیرزادہ گوبندراؤ نے کانوجی کی اعانت کی اور راؤ آپاجی کو ترک وزارت پر مجبور کیا
اس لئے راؤ آپاجی نے انگریزون کو اپنا حامی بنایا اور انگریزون نے ملہار راؤ پر فوج کشی کی
اور اوسنے حاضر ہو کر ایک لاکہہ پچیس ہزار روپیہ سالانہ اپنا گذارہ لینا قبول کیا اور بمبئی کو روانہ
ہوا اس انتظام کے بعد چہارم حصہ علاقہ سورت اور پرگنہ چوراسی اس ریاست سے انگریزون کو ملا
اور وزارت راؤ آپاجی کی دوام کے لئے قایم ہوئی چونکہ اوسوقت عرب کی فوج کا اس ریاست
مین بڑا زور و شور تہا اور بڑے بڑے مقامات مستحکم اون کے قبضہ مین تہے اور مہاراج کو
بیس لاکہہ روپیہ اونکی تنخواہ کا دینا تہا اسلئے اونہون نے مہاراج کو بطور قیدیون کے رکہا
تہا اختیار کل ریاست مین فوج کا تہا بنظر رفع کرنے اس قباحت کے انگریزون نے بیس لاکہہ روپیہ ریاست
کو اپنے پاس سے قرضہ دیا اور فوج سرکش کو برخاست کیا مہاراجہ انندراؤ نے ماہ اکتوبر

[illegible]

قبضہ مین آجائے اس لئے اونہون نے گجرات کی فوج کے افسرون کی سازش سے گجرات پر حملہ کیا
مگر مقابلہ ۱۷۳۱ء مین ترمبک راؤ مارا گیا اوس روز سے حقوق پیشوا مرہٹا گجرات مین قائم ہو گئے
اور قرار پایا کہ جسونت راؤ پسر خورد سال ترمبک راؤ کی نامزد عہدہ سیناپتی کا ہو اور پیلاجی گیکوار
عہدہ سیناخاص پر قیام پائے راجہ پیشوا اور ستیا مین ایک دوسرے کی علاقی مقبوضہ سے مزاحم نہو
جسونت راؤ کے اختیار مین کل انتظام گجرات کا رہے مگر نصف آمدنی خاندان پیشوا کو ادا کیا کرے
چونکہ سربلند خان صوبہ دار گجرات نے آمدنی چوتہ بے اجازت شاہ دہلی کے راجہ پیشوا کو دینی کی
تہی اسلئے بادشاہ نے اوسکو برخاست کرکے نظامت گجرات کی ابہی سنگہ راجہ جودہ پور کو دی
راجہ جودہ پور نے جب اپنی فوج گجرات کو بہیجی تو اوسکے ایک افسر کے ہاتہ سے پیلاجی گیکوار
مارا گیا مگر داماجی گائکوار پیلاجی کے بیٹے نے قاتل پر خروج کرکے اوسکو قتل کیا اور شاہ دہلی کے
دربار مین اتنا نذرانہ ادا کرکے کل علاقہ گجرات کا اپنے نام پر لکہا لایا جسونت راؤ دابڑے جب
سن بلوغ کو پہونچا تو محض نالائق نکلا اس لئے خاندان گیکوار نے زور ورتبہ حاصل کیا مگر خراج
گذار دربار پونا کا رہا ۱۷۵۲ء مین جب حکومت مغلیہ بالکل گجرات سے جاتی رہی تو شہر
احمدآباد اور اوسکا علاقہ نصف نصف دربار پیشوا اور گیکوار نے آپس مین بانٹ لیا
داماجی کے مرنے کے بعد اوسکے چار بیٹے باقی رہے ایک سیاجی بڑا بیٹا دوسری رانی سے اور
گوبند راؤ دوسرا اپٹیا پہلی رانی سے اور مانا جی اور فتح سنگہ تیسری رانی سے ان مین سے گوبند راؤ
بوقت وفات اپنے باپ کے پونا مین تہا اوس نے راجہ پیشوا کو ایک بڑی رقم نذرانہ کی دیکر حکومت
اپنی ریاست کی اپنے نام پر حاصل کی مگر سیاجی بڑا بیٹا داماجی کا بجائے فتح سنگہ اپنے بہائی
کے دعویدار ریاست کا ہوا اوسکا حق بہی دربار پونا مین منظور ہوا اور بعد لینے نذرانہ کے
حکومت سیاجی اور کار پردازی فتح سنگہ کو ملی چونکہ دربار پونا دل سے دشمن اس خاندان کا
تہا اوس نے دونو کی حکومت اور حق منظور کرکے چاہا کہ بہائیون مین خونریزی ہو اور خاندان
برباد ہو کر انکا علاقہ بہی سرکار پونا کے شامل ہو جاوے چنانچہ بہائیون مین بڑے بڑے فساد اور

دوئی پڑہی ہوئی تہی غارت گری کا بازار گرم تہا آخر درگا بائی غالب ہوئی اور اوسنے انگریزوں
کے دشمن ہوکر پیشوا مرہٹا کو مدد دینا اور انگریزی علاقہ کو غارت کرنا شروع کیا بعد شکست پانے خاندان
پیشوا کے انگریزون نے اس ریاست پر بہی لشکرکشی کی جب قلعہ ہشونت گڑہ فتح ہوا تو درگا بائی
مرگئی اور بعد اسکے ریاست کی دو عورتون بہیما بائی ساوتری بائی و ترمدہ بائی بیوگان کہیم ساونت
اول کے متعلق ہوئی وہ انگریزی اطاعت مین آئی اور انگریزون نے سنہ ١٨١٩ع مین صلح منظور کرکے
علاقہ ریاست کا کنارہ سمندر دریا کارلی سے حد دوبر تجالی تک لے لیا فوج انگریزی ریاست کاہ مین
مین قایم ہوئی سنہ ١٨٣٠ع مین بعد بلوغ کہیم ساونت کے علاقہ ریاست کا اوسکے سپرد ہوا پہر سرداران
متعلقہ ریاست نے فساد برپا کیا اور چاہا کہ کسی طرح انگریزی اطاعت سے بری ہوجائین اونکی
سرکوبی بخوبی ہوئی اور سنہ ١٨٤٤ع سے سنہ ١٨٥٥ع تک بالکل امن ہوگیا — رقبہ اس ریاست کا نوسو
میل مربع ہے آمدنی تعدادی لاکہہ روپیہ آبادی ایک لاکہہ باون ہزار دو سو چہہ نفری کی —

خاندان ریاست گیکوار یعنی راج بڑودا

افسران کلان قوم مرہٹا سے ایک شخص سردار کہنڈے راؤ دہابری تہا گجرات اور کاٹہیاوار کے
علاقہ مین اوسکی جاگیر تہی جب مرہٹون کی آپس مین عداوت و نزاع پیدا ہوئی تو کہنڈے راؤ نے
جانبداری ساہوجی کی کی اور ساہوجی نے اوسکو عہدہ سیناپتی کا دیا اور اوسکے سفارش سے
داماجی گیکوار کو اپنا نایب مقرر کیا کہانڈے راؤ اور داماجی دونو نے سنہ ١٧٢١ع مین وفات پائی
کہانڈے راؤ کی جگہہ اوسکا بیٹا تریمبک راؤ دہابری اور داماجی کی جگہہ اوسکا برادر زادہ پیلاجی
گیکوار قایم ہوا سنہ ١٧٢٠ع مین پیشوا باجی راؤ مرہٹا نے سربلند خان صوبہ دار گجرات سے جو منجانب
شاہنشاہ دہلی مامور تہا چہارم حصہ آمدنی صوبہ کا لینا کرکے اپنا تابعدار بنایا اور حکم دیا کہ آئندہ
کسی افسر قوم مرہٹا کو اپنی علاقہ مین دست انداز ہونے دے اور یہہ انتظام اوس عہد کے خلاف
اور انگریزی دست اندازی تریمبک راؤ دہابڑی اور پیلاجی گیکوار کے کیا تہا جو گجرات لیا
اور پیلاجی کی جاگیرین بہی علاقہ گجرات سے ملتی تہین اور وہ چاہتے تہے کہ گجرات کو اپنا علاقہ

مر گیا اوسکے بعد ریاست ساجی المشہور بابا صاحب کی حکومت مین آگئی اوسنے انتظام بگاڑ دیا
جاگیرداروں کی جاگیرین ضبط کرلین دو متعدد فساد کے ہوئے فضول خرچی سے ریاست مقروض
ہوگئی چند بار گورمنٹ نے اوسکو فہمایش کی مگر کارگر نہوئی ناچار انگریزی فوج اوسپر بھیجی تو
راہ اطاعت مین آیا اور بتعمیل حکم گورمنٹ اپنی فوج اوسنے صرف چارسو سوار اور آٹھ سو پیادے
باقی رکھکر برخاست کردئے جلکوٹ وستولی دو نو علاقے عطیہ گورنمنٹ چھوڑ دئے قلعون مین انگریزی
فوج مامور کردی جاگیرداروں کی جاگیرین بحال کردین عہدہ وزارت کا ایک شخص متوسل انگریزی
کو دیا آخر ۱۸۳۸ء مین مرگیا اوسکے بعد اوسکے خورد سال فرزند سیواجی نے گدی پائی اور چھہ
کس اراکین جن مین ایک سیواجی کی والدہ اور خالہ اور چار امیر اوتہے منتظم ریاست کے مقرر
ہوئے کچھ عرصہ کے بعد اون مین مخالفت پیدا ہوگئی اور راجہ کی خالہ نے کل انتظام اپنے متعلق کرلیا
کرشنا پنڈت المشہور واجی وزیر بنا اوسوقت تمام علاقہ مین سرکشی پہیل گئی ناچار گورمنٹ نے
مناسب جانا کہ تا سن بلوغ راجہ کی مداخلت کیجائے اس لئے حکومت متعلق انگریزوں کے ہوگئی قلعجات
مسمار ہوئے فوج ریاست کی برخاست ہوئی ۱۸۶۲ء مین بعد بلوغ ہونے راجہ کے اختیارات ریاست کے
اوسکو دئے گئے اس راجہ نے انتظام ریاست کا بخوبی کیا مفسدہ ۱۸۵۷ء مین بھی یہہ راجہ یار کار
گورمنٹ انگریزی کے مفسدون کی سرکوبی مین تہا اور دوسرا بہائی اوسکا جیبا صاحب جو
شامل مفسدون کی ہوا وہ قید مین آیا رقبہ اس ریاست کا تین ہزار ایکسو چوراسی میل مربع ہے
اور آبادی پانچ لاکھ چہیالیس ہزار ایکسو چہبیس نفری کی آمدنی سالانہ دس لاکھ روپیہ کی ہے
اوس مین سے چار لاکھ روپیہ جاگیرداران ماتحت لیتے ہین +

خاندان ریاست ساونت واری

یہہ خاندان ساونت دیش مکھ بھی کہلاتا ہے اصل انکا خاندان بھونسلا مقام واڑی سے ہے
جو متصل گوا کے واقع ہے پہلا رئیس اس خاندان کا کہیم ساونت تہا جسنے ۱۶۲۷ء مین [illegible]
جانشین سیواجی سے یہہ علاقہ پایا اور بشرکت رئیس کولا پا کے نصف آمدنی علاقہ گوا کی پائی

...رکار انگریزی کے خزانہ مین داخل ہوتا ہے اور وراثت گدی نشینی کی اس خاندان مین ہمیشہ...
...اولاد کو پہونچتی ہے ۞

خاندان ریاست ستارا

جب ساہوجی سیواجی مرہٹا کا پوتا عالمگیر کی قید سے رہا ہوا اور ستارا مین آکر بہرا وسنے اپنی
ریاست قایم کی تو اوسنے کلیتاً انتظام ریاست کا اپنے وزیر بالاجی بشوناتہ المشہور پیشوا کے
حوالے کردیا اور قبل از وفات اوسنے رام راجہ نبیرہ اپنی خالا تارابائی ملاپوروالی کو جو فرع کوچک
خاندان سیواجی سے تہا متبنے کیا اور ایک سند اس مضمون سے پیشوا کو لکھدی کہ وہ مالک مرہٹے
کی کل سلطنت کا رہیگا بشرطیکہ وہ مرتبہ اور شان وشوکت راجہ رام کی میرے بعد قایم رکھیگا
مگر ساہوجی کے مرنے کے بعد وصیت پر کچہہ عمل نہوا اور پیشوا اور اوسکے خاندان کی جانشین ہمیشہ
خاندان کے جانشینون کو قیدیون کی طرح رکہتے اور کمال بے اختیاری کی حالت مین گذارہ کرتے
رہے بلکہ جب انگریزون کے ساتہہ خاندان پیشوا کی لڑائی شروع ہوئی تو پیشوانے راجہ ستارا کو پا
بزنجیر کرکے قید مین ڈالدیا تہا اسلیئے کہ وہ میرے برخلاف انگریزون کے ساتہہ سازش نکرے
۱۸۱۸ع مین خاندان پیشوا کی سلطنت برباد ہوگئی تو اوسوقت پرتاب سنگہ راجہ ستارا کا جو
اپنے والد ساہوجی ثانی کے جسکو رام راجہ نے متبنے کیا تہا جانشین اس ریاست کا تہا اور اوسی
کو پیشوانے بوقت جنگ انگریزون کے پابزنجیر رکہا تہا بعد فتح خاندان پیشوا کے انگریزون نے
یہہ تجویز مشہور کی کہ راجہ ستارا کو ایک اور ریاست اوسقدر جسقدر اوسکے پاس ہے دی جانے
جس سے عزت خاندان کی ہو ۲۵ ستمبر ۱۸۱۹ع کو راجہ قید سے چہوٹا اور راجہ انادو بارا اپنی
ریاست پر قایم ہوا اراضی واقع کوہستان ہمالیہ کو راجہ سے انگریزون نے انگریزون کی ہوا
خوری کے لیئے بعوض موضع کاندلا کے لی ۱۸۳۹ع مین انگریزون کو ثابت ہوا کہ راجہ ستارا نے خلاف
عہدنامے کے خط کتابت ناجایز حکام علاقہ گوا اور آپا صاحب راجہ معزول ناگپور کے ساتہہ
جاری کی ہے بلکہ افسران رجمنٹ ہندوستانی نمبر ۲۳ بمبئی کو ترغیب مجرمانہ دی ہے اسلیئے راجہ ریاست

...ر شاہی

سلطان کے ساتہہ شروع ہوئی تو یہہ راجہ دوست صادق انگریزون کا تہا سنہ ۱۷۹۰ء مین ٹیپو
سلطان نے اسپر حملہ کیا اور غالب آکر اسکے تمام علاقہ پر متصرف ہوگیا انگریزون نے راجہ کی حمایت
کی اور سلطان کو شکست دیکر دوبارا علاقہ اسکا اسکو دلوایا سنہ ۱۷۹۹ء مین راجہ مرگیا اور راجہ رام
دیا پرل جانشین ہوا وہ سنہ ۱۸۱۱ء مین مرگیا اور رانی لچہمی جانشین ہوئی اور صاحب ریذیڈنٹ
وزارت کا کام دیتے رہے اوسکے بعد اوسکا بڑا بیٹا نابالغ رئیس ہوا اور کار نیابت اوسکی ہمشیرہ
کرتی رہی سنہ ۱۸۲۹ء مین وہ سن بلوغت کو پہونچا اور سنہ ۱۸۴۶ء مین مرگیا اوسکے بعد اوسکا بہائی مانند
دیا جانشین ہوا وہ سنہ ۱۸۶۰ء مین مرگیا اور ریاست اوسکی ہمشیرہ زادی راما وریا کو ملی جو موجود ہے
رقبہ اس ریاست کا چہہ ہزار چہہ سو ترپن میل مربع ہے اور آبادی بارہ لاکہہ باسٹہہ ہزار چہہ سو
سنتالیس نفری - آمدنی بیالیس لاکہہ پچاسی ہزار روپیہ فوج ایکہزار چہہ سو اسی پیادہ اور تین
نفر گولہ انداز معہ چار ضرب توپ کے ہین اور وراثت و گدی نشینی اس خاندان کی خاندان کے
رسم کے موجب اولاد دختری کو پہونچتی ہے *

خاندان ریاست کوچین

[illegible] ریاست کے راجے [illegible] قوم سے ہوتے آئے ہین اور بایام قدیم تمام ملک [illegible]
[illegible] مین تک اون کے زیر حکم تہا سنہ [illegible] مین راجہ اس راج کا پرمادیو ولیا راما ودیا تہا
[illegible] نے حملہ کیا اس نے راجہ ترنگور سے مدد لی اور اوسکو نکال دیا اوس وقت سے بعض علاقہ جات
[illegible] گیا سنہ [illegible] مین یہہ علاقہ نواب حیدر علی نواب میسور نے فتح کر لیا جبکے
[illegible] جب انگریز اوسپر فتحیاب ہوئے تو یہہ علاقہ پہر قدیمی خاندان کے حوالے
[illegible] کرنے لگا سنہ [illegible] مین جب اگلا مہاراجہ مرگیا تو [illegible]
[illegible] ہے رقبہ اس ریاست کا ایکہزار [illegible]
[illegible] نفری کی آمدنی دس لاکہہ ستاون ہزار [illegible]
[illegible] ضرب توپ ہین دو لاکہہ روپیہ خراج [illegible]

ریاست انگریزی اطاعت وحفاظت مین آگئی ماہ اکتوبر ۱۸۳۳ء مین ملہار راؤ ہولکر اٹہائیس
سال کی عمر مین لاولد مرگیا مہاراجہ کی بیوہ اور والدہ نے ایک طفل سہ سالہ کو خطاب مارتند راؤ کا
دیکر گدی نشین کیا اس سے مطلب مہاراجہ کی والدہ کا یہہ تہا کہ اس خوردسال کی گدی نشینی مین
عرصہ دراز تک حکومت میری ماتحت رہیگی امرا نے یہہ تجویز منظور نہ کی اور چاہا کہ ہری راؤ ہمشیرہ
زادہ مہاراجہ متوفی کا جانشین ہو چنانچہ ہو گیا اور مارتند راؤ کو معزول کرکے پانسو روپیہ ماہوار
گذارہ مقرر کیا مہاراجہ ہری راؤ نے کل انتظام ملک کا ریواجی وزیر کے سپرد کردیا آخر وزیر کے
ظلم وتعدی سے لوگ ناراض ہوگئی اور دسمبر ۱۸۳۳ء مین جانبداران مارتند راؤ نے بارادہ
قتل ہری راؤ اور وزیر کے محل پر حملہ کیا مگر مطلب حاصل نہوا بلکہ حملہ کرنے والے گرفتار ہوکر قتل ہوئے
۱۸۴۱ء مین مہاراجہ نے ایک زمیندار کم قدر ہم قوم کا لڑکا لیکر ولیعہد بنایا اور کہانڈے راؤ بہادر
خطاب بخشا اور خود ۱۸۴۳ء مین مرگیا اوسکی جگہہ کہانڈے راؤ جانشین ہوا دوسرے سال ۱۷ فروری
۱۸۴۴ء کو کہانڈے راؤ بہی مرگیا اور پسر کو جاب بہاؤ ہولکر مہاراجہ حال ہولکر گدی نشین ہوا ۱۸۵۲ء
مین یہہ سن بلوغ کو پہونچا اور ریاست اوسکے سپرد ہوئی جناب ممدوح تک زندہ وحیات ہے - آبادی ملک
ہولکر کی پانچ لاکہہ چہتر ہزار نفری کی ہے اور رقبہ آٹہہ ہزار تین سو اٹہارہ میل مربع آمدنی ہر قسم کی قریب
بتیس لاکہہ روپیہ کے خرچ ریاست کا قریب بائیس لاکہہ روپیہ کے ملازم فوج دو ہزار پچاس سپاہی آئینی
پیادگان اور چار ہزار تین سو غیر آئین پیادے دو ہزار ایک سو آئینی اور بارہ سو غیر آئین سوار پانسو
گولہ انداز چوبیس ضرب توپ سلامی اونیس ضرب توپ کی ہوتی ہے ٭

خاندان ریاست پوار

مرہٹون کے اوائل حکومت کے وقت یہہ خاندان نہایت مشہور تہا اور نند راؤ پوار بانی اس
خاندان کا بڑا امیر کبیر وبہادری وشجاعت مین شہرت رکہتا تہا اوسکا بیٹا جسونت راؤ پوار
جب احمد شاہ ابدالی کی لڑائی مین مارا گیا تو اوسکا بیٹا خوردسال کہانڈے راؤ جانشین ہوا جب
وہ مرگیا تو اوسکے بیٹے انند راؤ پوار نے ریاست پائی اور ۱۸۰۷ء مین مرگیا پہر اوسکا بیٹا رام چندر

بتبین لکہا گیا تو جسونت راؤ فتح پونا سے نا امید ہو گیا سال آئندہ جب راجہ سندہیا اور راجہ برار شامل
ہو کر سرکار انگریزی کی لڑائی کو سوار ہوئی تو جسونت راؤ نے بہی اون کے ساتہہ شامل ہونیکا وعدہ
کیا مگر جب جنگ شروع ہوئی تو وہ سب سے علیحدہ ہو گیا اصل مین اوسکی نیت یہہ تہی کہ سندہیا کے
نقصان سے اپنے علاقے کو ترقی دے پہر جسونت راؤ نے بلا اعانت غیر بذات خود مقابلہ انگریزون
کا کیا اور شکست کہا کر بہاگا لارڈ لیک صاحب بہادر نے اوسکا تعاقب ستلج پار تک کیا جہان
ہولکر سکہون کی مدد لینے کے لئے امرت سر تک گیا تہا آخر تنگ آکر طالب صلح کا ہوا اور عہدنامہ
بر لب دریا بناریس تحریر کیا جسکے رو سے بہت سا ملک اوسکا انگریزون کے قبضے مین آگیا اور ضلع
ٹونک رام پورہ بہی اوس سے علیحدہ ہو گئی اور علاقہ منضبطہ مین سے صرف ضلع کونچ و قصبہ
بندیلکہنڈ بیجا بائی دختر جسونت راؤ کی جاگیر مین قائم رہا جو ۱۸۳۸ء مین حیات بائی مذکورہ
تک اوسکے قبضہ مین رہا پہر ضبطی مین آیا اس شکست اور چہن جانے بڑے ملک کے غم مین جسونت راؤ
بیمار ہوا اور چند ماہ بحالت دیوانگی بیمار رہ کر ۱۸۱۱ء مین مر گیا اور راؤ اوسکا بیٹا خوردسال مہا
راؤ جانشین ہوا اسماۃ تلسی بائی طوائف دخیل امور انتظام ریاست ہوئی چند سال کی عمر ریاست
کی فوج نے ایسا زور پکڑا کہ امرائے دربار مغلوب ہوئے اور تلسی بائی نے چاہا کہ انگریزون کی
حفاظت مین آکر مہاراجہ خوردسال کی ریاست کا انتظام کرے چنانچہ اس نے یہہ پیغام خفیہ انگریزون
کے پاس بہیجا اور فوج سرکش کو اطلاع ہو گئی تو اونہون نے تلسی بائی کو بڑی ذلت سے قتل کیا
اور انگریزون کی لڑائی پر مستعد ہو گئی کیونکہ اوسوقت دربار میں بہی انگریزون کا دشمن
تہا اسلئے لڑائی در پیش تہی ان کو بہی عداوت کا موقع ملا مگر جب مقابلہ ہوا تو مہدپور کے
مقام پر ہولکر کی فوج نے شکست فاش کہائی اس فتح کے بعد تمام راجپوتانہ بہی شامل
[illegible] انگریزی اطاعت مین آئے امیر خان والی ٹونک سے بہی صلح ہو گئی بہت
[illegible] ہولکر کا دوبارہ انگریزی تصرف مین آیا علاقہ اندرا ور بجانب جنوب
[illegible] چہوٹ گیا قلعہ سندوا بہی انگریزی تصرف مین آگیا آئندہ

ہیرا بائی اور ایک لاکہہ روپیہ اوسکی دختر جمنا بائی کو گورنمنٹ نے دینا منظور کیا پہر جب جنگ
قوم پنڈارا کا انگریزون کے ساتہہ شروع ہوا تو اونہون نے مہاراجہ سیندہیا سے بہی مدد طلب کی
مہاراجہ پونا نے بہی انگریزون سے برگشتہ ہوکر سیندہیا سے مدد مانگی اور سیندہیا نے اگرچہ بظاہر کوئی
حرکت خلاف نہ کی مگر در پردہ سب کے ساتہہ خط کتابت رکہی اور چاہا کہ بعد جنگ جو فریق غالب
ہو اوسکیطرف ہو جاے اسواسطے انگریزون کیطرف سے اوسکو اطلاع دی گئی کہ اگر تم جانبدار دوست
سرکار انگریزی کے ہو تو اپنی فوج مقامات متعینہ پر قائم رکہو جہان سے وہ بغیر حکم گورنمنٹ کے حرکت نکرے
اور قلعجات اسیرگڈہ اور ہنڈیا تا اختتام مہم پنڈارا انگریزون کے حوالے کردو اگرچہ اس حکم کی سیندہیا نے
فوراً تعمیل کی مگر جب قبضہ انگریزون کا قلعہ اوسیرگڈہ پر ہوگیا تو اوس مین سے ایک پروانہ دربار سیندہیا
کا اسمی قلعہ دار بہ ہمضمون نکلا کہ قلعہ دار مہاراجہ پیشوا کی حکم کی تعمیل کرے جو بخلاف انگریزون کے
رزیڈنسی پونا پر حملہ کریگا چونکہ یہہ مضمون پروانہ کا خلاف عہدنامہ دوستی تہا مہاراجہ کو لکہا گیا
کہ اب قلعہ اوسیر و ہنڈیا ہمیشہ کے لئے سرکار انگریزی کی قبضہ مین رہینگے سال آئندہ مین انگریزون نے
مقام اجمیر و دیگر اضلاع سیندہیا سے لیکر اوس کے عوض مین اور علاقہ اوسکو دیدیا ماہ مارچ سنہ ۱۸۲۷ع
مین دولت راؤ سیندہیا مرگیا اور سوکت راؤ نامی ایک لڑکا گیارہ برس کا جو رشتہ دار مہاراجہ کا
تہا جانشین ہوا اور دولت راؤ کی پوتی کے ساتہہ اوسکی شادی ہوئی عالیجاہ مہنکو راؤ
سیندہیا اوسکا خطاب قرار پایا اور رانی ہیرا بائی کارپرداز و مختار مقرر ہوئی کچہہ عرصہ کے بعد
رانی نے چاہا کہ جانشین خوردسال کو قید کرلے اور خود مالک راج کی بنے اسواسطے وہ بہاگ کر
صاحب رزیڈنٹ کے پاس چلا آیا اور بیرانی کی نسبت حکم ہوا کہ وہ ریاست سے نکلجاے چنانچہ
وہ نکل گئی اور ستائیس لاکہہ روپیہ نقد خرچ ذاتی روپیہ رانی کا خزانہ بنارس مین جمع ہوا کچہہ
عرصہ کے بعد پہر اوسکو گوالیار مین آنے کی اجازت ہوئی اور رانی سنہ ۱۸۶۲ع تک زندہ رہکر
مرگئی بعد اخراج و بیدخلی رانی کے مہاراجہ کا ماموں کارپرداز مقرر ہوا سنہ ۱۸۴۳ع مین
مہاراجہ مہنکو راؤ مرگیا اور تارا رانی اوسکی رانی بعمر بارہ سال بے اولاد رہ گئی اور اہل

...تاہی

اوسکے برادرزادے کا بیٹا دولت راو سیندہیا جانشین ہوا اوسنے بعد وفات مادہیو
[را]دین پیشوا مہاراجہ پونا کے اوسکے خاندان پر اختیار پاکر باجے راو کو گدی نشین کیا اکثر علاقے
دربار ہولکر کے بہی اس نے لے لیے قلعہ احمدنگر بہی اسکے قبضہ مین آیا جو مین دروازہ علاقہ دربار
پونا اور حیدرآباد کا تہا اسبات پر گورنمنٹ انگریزی کو کمال خطرہ پیدا ہوا مگر اونہین ایام مین بسر
انگریزی بہی دربار پونا مین ہو گئی اور دربار برار کی ساتہہ عہدنامہ جدید منعقد ہوکر فوج انگریزی
پونا مین مامور ہوئی دولت راو سیندہیا کو اسبات پر نہایت رشک ہوا اور چاہا کہ مہاراجہ برار کے
ساتہہ اتفاق کرکے پونا کے عہدنامہ کو منسوخ کرا دیوے آخر فریقین کیطرف سے جنگ کی تیاری ہوئی
اور چند لڑائیون مین دولت راو نے شکست کہائی اور صلح پر راضی ہوا انگریزون نے اوسوقت
کل ملک خاص ہندوستان اور علاقہ جنوب کوہستان رتیی باستثنای چند دیہات موروثی کے
سیندہیا سے لے لیا اور جن جن رئیسون نے اوسکی متابعت انگریزی کرلی تہی اون کے سر سے سیندہیا
کی حکومت اوٹہائی گئی اور سیندہیا نے اقرار کیا کہ استیصال سلطان ٹیپو مین دربار پونا اور حیدرآباد
کی طرح وہ بہی شامل و مددگار انگریزون کا رہیگا اور چہہ پلٹنین انگریزی علاقہ سرحدی سیندہیا پر
قرار قیام پذیر ہوئین بعد اسکے انگریزون کو دریافت ہوا کہ دولت راو سیندہیا دربار ہولکر
کے ساتہہ خط و کتابت رکہتا ہے اور باوجود اوس کے یہہ بہی حرکت اوس سے ہوئی کہ اوسنے
صاحب ریزیڈنٹ کی کوٹہی کو لوٹ کر صاحب کو قید کرلیا اوسپر خصومت برپا ہوئی مگر جلد
آنے لارڈ کورنوالس گورنر جنرل بہادر کے اونکی تجویز سے علاقہ گوہد اور گوالیار حوالہ سیندہیا کے
ہوئی اور جو زر نقد پنشن پندرہ لاکہہ روپیہ سالانہ امرای سیندہیا کو بعوض ممالک منضبطہ کو...
وغیرہ کے دیا جاتا تہا موقوف ہوا اور حد شمالی علاقہ سیندہیا کی دریاے چنبل قرار پایا جسکے...
گورنمنٹ انگریزی مجاز عہدنامہ جبا کرنے کے ساتہہ راجہ اودے پور و جودہ پور و کوٹہ و...
ریاستہای ماتحت سیندہیا کے نہ رہے اور تمام ریاستین مالوہ و مارواڑ کی سیندہیا کی ماتحت...
کر گئین اور سیندہیا کو چار لاکہہ روپیہ سالانہ نقد اور دو لاکہہ روپیہ کی جاگیر اوسکی...

بردار بالاجی راو پیشوا کا تہا مگر اوس نے اس کمینی کام کو ایسی خوبصورتی اور ہوشیاری کے
ساتہہ انجام دیا کہ مالک نے اوس سے خوشنود ہوکر اوسکو عہدہ خاص پاٹیل یعنے خاص طرح ملکی کام پر
مقرر کردیا اس خدمت سے وہ بہت جلد ترقی کرکے بڑا نامی سردار بنگیا اور ملک مالوہ مین جہان اوسکی
جاگیر تہی مرگیا اوسکی جگہہ اوسکا بیٹا مادہوجی سیندہیا رئیس بنا یہہ شخص احمد شاہ ابدالی کے جنگ مین
زخمی شدید ہوکر بہاگ گیا پہر جب ۱۷۷۱ع مین مرہٹے پہر ہندوستان مین آئے تو اون مین بڑا سردار یہی
مادہوجی سیندہیا تہا اسکی فوج نے جس مین اہل فرانس افسر تہے اسکو کل ہندوستان کا حاکم بنادیا
اور وہ اوسوقت برائے نام ملازم مہاراجہ پیشوا مرہٹا کا کہلاتا تہا اصل مین خود مختار تہا اوسوقت
انگریزون نے چاہا کہ اس سے صلح کرین مگر اس نے اپنے غرور اور بلند نظری سے نمانا آخر جب انگریزی
فوج بنگالے سے آکر اسپر حملہ آور ہوئی اور لڑائی مین اس نے شکست کہائی تو ۱۳- اکتوبر
۱۷۸۱ع کو اس نے انگریزون کے ساتہہ صلح کی اور اقرار کیا کہ وہ اور رئیسون کی صلح و صفائی مین
بہی کوشش کریگا بخلاف انگریزون کے کسیکا مددگار نہوگا بلکہ جب دربار پونا کے ساتہہ صلح انگریزون
کی ہولی تو یہہ ضامن ہوا کہ وہ دونو سرکارین صلحنامہ پر تعمیل کرینگی اس حسن خدمت و شکرانہ مین
انگریزون نے پرگنہ اور شہر بروچ سیندہیا کو دیا اگرچہ از روی عہدنامہ کے مادہوراو سیندہیا
خود ملکی درباب معاملات فیمابین اوسکے اور سرکار انگریزی کے قائم ہو چکی تہی مگر اور امور مین
وہ صریح اپنے آپ کو تابعدار دربار پیشوا کا ظاہر کرتا تہا اور طریق عدم جانبداری جو گورنمنٹ
انگریزی نے اوسوقت اختیار کرلیا تہا اوسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ مہاراجہ سندہیا نے اپنی حکومت تمام
ممالک شمالی ہند مین قائم کرلی حتے کہ تخت دہلی بہی اوسکے اختیار مین آگیا ۱۷۹۰ع مین جب
مہاراجہ پیشوا اور نواب حیدرآباد اور انگریزون نے درباب استیصال سلطان ٹیپو کی اتفاق
کیا تو اوس نے اپنا متفق ہونا بدین شرط منظور کیا کہ گورنمنٹ تا ایام مہم اوسکے ملک کی
حفاظت کرے اور مقابلے راجپوت رئیسون کے اوسکی مدد کرے یہہ امر انگریزون نے منظور نکیا
اور سیندہیا در پردہ بدخواہ انگریزون کا رہا ۱۷۹۴ع مین مادہوجی سیندہیا مرگیا اور

رشاہی

ایام نابالغی اودے سنگہ کے سرکار انگریزی کیطرف سے مامور ہوا - رقبہ اس ریاست کا ایکہزار
میل مربع آبادی ایک لاکہہ آدمی کی آمدنی بعد ادای خراج وخرچہ فوج وجاگیرداری قریب یکہتر
ہزار روپیہ کے ہے سلامی پندرہ ضرب توپ کی ہے کسی فوج کنٹنجنٹ وغیرہ کا خرچ اس ریاست سے
نہین لیاجاتا ذاتی فوج ریاست کی ایکسو چھبیس سوار اور دوسو پیادہ ہے ؛

خاندان ریاست بانسواڑہ

علاقہ اس ریاست کا ایک جزو علاقہ میواڑ کا ہے جو انگریزی حکومت سے پہلے ہی اوسکی ماتحتی
سے آزاد ہوچکا تہا ۱۸۱۸ء مین انگریزون کی ماتحتی مین آیا اور عہدنامہ رائے اسینگہ کے
نام سے منعقد ہوا جب وہ مرگیا تو اوسکا بیٹا بہوانی سنگہ جانشین ہوا پہر اوسکا متبنے بہادر سنگہ
پہر لچہمن سنگہ متبنی بہادر سنگہ کا جانشین ریاست کا ہوا جو اب موجود ہے - رقبہ اس ریاست کا تیرہ
ہزار پانسو میل مربع ہے اور آبادی ایک لاکہہ پچاس ہزار نفری کی آمدنی تین لاکہہ روپیہ سالانہ اس مین
سے ایک لاکہہ دس ہزار روپیہ کی تو جاگیرداری مین اور سابق رئیس لیتا ہے رئیس کی سلامی پندرہ ضرب توپ کی ہے

خاندان ریاست پرتاب گڈہ

یہہ ریاست ایک شاخ خاندان اودی پور کی ہے پہلے یہہ ہولکر سرکار کے ماتحت تہی کہ ۱۸۱۸ء
مین گورنمنٹ انگریزی کے ماتحت ہوئی اور چہپن ہزار آٹہہ سو تاسی روپیہ
خراج اسپر قرار پایا اب رئیس اس ریاست کا دلیپ سنگہ پوتا رئیس پرتاب گڈہ کا ہی جو پہلے
ڈونگر پور کا رئیس تہا - رقبہ اس ریاست کا ایکہزار چارسو ساٹہہ میل مربع آبادی ایک
لاکہہ پچاس ہزار نفری کی آمدنی بعد مجرائی خراج انگریزی دو لاکہہ باسٹہہ ہزار چارسو روپیہ
سالانہ اوس مین سے قریب دو لاکہہ روپیہ کے جاگیرداری مین باقی رئیس لیتا ہی کسیطرح کی فوج کا
خرچ ریاست کے ذمہ نہین ہے اور سلامی پندرہ ضرب توپ کی ہے ؛

خاندان سیندہیا مرہٹہ یعنی ریاست گوالیار

راناجی جو اول اس خاندان سیندہیا مین نامی آدمی اور سردار ہوا ہے وہ ابتدا مین کنبی

خاندان ریاست جیسلمیر

یہہ ریاست بہی قدیمی ریاست ہے جب دخل انگریزون کا ہندوستان مین ہوا تو مہارا ول مولراج اس علاقہ کا رئیس تہا جس نے سنہ ۱۷۶۲ء مین گدی پائی تہی اور اپنے علاقہ کو اوس نے مرہٹون کے تاخت وتاراج سے بچا پایا سنہ ۱۸۰۸ء مین اوس نے اطاعت انگریزون کی قبول کی مگر بسبب اسکے کہ اوسوقت گورنمنٹ کو دریای جمن کے مغربی علاقی مین حسب شرط عہدنامہ کے دست اندازی کا اختیار نہ تہا درخواست راجہ کی منظور نہوئی سنہ ۱۸۱۸ء مین یہہ علاقہ انگریزی حفاظت مین آگیا اور یہہ ریاست نسلاً بعد نسل راجہ کو ملی مہارا ول مولراج سنہ ۱۸۲۰ء مین فوت ہوا اور اوسکے بعد پوتا گج سنگہ نے ریاست پائی چونکہ ظالم سنگہ مدار المہام اس ریاست نے بوقت تحریر عہدنامہ سنہ ۱۸۱۸ء کے گورنمنٹ سے یہہ حکم حاصل کرلیا ہوا تہا کہ عہدہ کارپرداز و اہتمام ریاست ہمیشہ کے لیئے اوس کے متعلق رہیگا اِسلیئے اب بہی وہی مہتمم مقرر رہا مگر اوس نے اپنے ظلم و تعدی سے تمام علاقے کو برباد کر دیا مہارا ول کے قریبی رشتہ دارون کو قتل کر ڈالا تجارت بہی موقوف ہوئی رعایا بہاگ کر چلی گئی سنہ ۱۸۲۴ء مین ظالم سنگہ مرگیا امراؤنے چاہا کہ اب بڑا بیٹا اوس کا مہتمم مقرر ہو مگر مہارا ول نے اوسکو قید کرلیا انگریزون نے بلحاظ آبادی ملک کے اوسکی وزارت منظور کی سنہ ۱۸۴۳ء مین جب انگریزون نے سندہ کا ملک فتح کیا تو قلعجات شاہ گڈہ و گوریا و کٹورا جو علاقہ جیسلمیر سے جنگ شامل سندہ کے ہوگئے تہے میر علی مراد حاکم سندہ نے گورنمنٹ کے حکم سے حوالہ اس ریاست کے کردیئے سنہ ۱۸۴۶ء مین گج سنگہ مرگیا اور اوسکی بیوہ نے رنجیت سنگہ نامی کو بسبب لاولدی اپنے گدی دی — رقبہ جیسلمیر کا بارہ ہزار دوسو باون میل مربع ہے اور آبادی تہتر ہزار سات سو نفر تہی محاصل پانچ لاکہہ روپیہ سالانہ فوج ایکہزار سپاہی پندرہ ضرب توپ کی سلامی ہے ٭

ریاست سروہی

یہہ ریاست بہی قدیمی ریاستون مین سے ہے اور ابتدا خاندان سے پشت بہ پشت اس خاندان کے راجے جانشین چلے آئے سنہ [illegible] مین راؤ شیو سنگہ حسب تجویز رعایا اور سرداران ریاست کے رئیس سروہی مقرر ہوا اور بڑا بہائی اوسکا پہلا فرمانروا جسکا نام اودہے بہان تہا

جب راجہ رام سنگہ سنہ [illegible] مین جانشین ہوا تو اوس نے اکبر بادشاہ کی اطاعت منظور کر لی اور اکبر بادشاہ نے
اپنی فوج سواری کا اوسکو افسر بنایا اور باون پرگنے مع علاقہ ہانسی حصار اوسکی جاگیر مین دی اور اوسکے
بعد بہی پشت بہ پشت اس خاندان کے راجہ اس ریاست پر قائم ہوتے چلے آئے سنہ [illegible] مین راجہ صورت سنگہ
نے ریاست پائی چونکہ اوس زمانہ مین جودہپور وغیرہ نے چندبار حملہ کیا اور چاہا کہ اوسکا علاقہ چہین لین
تو اوس نے گورنمنٹ انگریزی کی حمایت طلب کی چونکہ اوس وقت تک مرہٹا اور گورنمنٹ انگریزی کی
درمیان عہد ہو چکا تہا کہ جو ریاستین دریای جمن کے مغرب کیطرف ہین اونمین کسی طرح کی بیت انداز
و معاملہ انگریزون کا نہو گا اسلیے گورنمنٹ نے راجہ کی درخواست نامنظور کی آخر جب جنگ قوم
پنڈارا کی شروع ہوئی تو یہہ ریاست بہی انگریزی حفاظت مین آگئی چونکہ اس ریاست نے کبہی خراج
اپنے علاقہ کا مرہٹون کو نہین دیا تہا انگریزون نے بہی اسکو اداے خراج سے معاف رکہا [illegible]
مین راجہ صورت سنگہ مر گیا اور اوسکا بیٹا رتن سنگہ جانشین ہوا اوسکا تنازع درباب حدود علاقہ
راجہ بیکانیر کے ساتہہ ہو گیا اور نوبت بجنگ پہونچی آخر گورنمنٹ نے درمیان آکر ثالثی مہارانا
اودے پور اوسکا فیصلہ کرا دیا سنہ [illegible] مین راجہ رتن سنگہ فوت ہو گیا اور راجہ سردار سنگہ نے
ریاست پائی اس نے مفسدہ سنہ [illegible] مین اپنی خدمات لائقہ سے گورنمنٹ انگریزی کو خوش
کیا اور جسقدر انگریز مفسدون کے خوف سے بہاگ کر اسکے پاس پناہ گزین ہوئے اونکو اس نے
اپنے پاس پناہ دی اور مقابلہ مفسدان ہانسی حصار یہہ مددگار سرکار انگریزی کا رہا خدمت کے
انعام مین اکتالیس موضع ضلع سرسہ سے اوسکو ملے سنہ [illegible] مین یہہ راجہ مر گیا چونکہ اسکا کوئی بیٹا
اور اصلی وارث باقی نہ تہا راجہ کی رانی نے ایک طفل خورد سال کو جو اسی خاندان سے ہے متبنّے کر کے
اوسکی گدی نشینی کی تجویز کی سر [illegible] اس ریاست کا سترہ ہزار چہہ سو چہتر میل مربع ہے اور آبادی
پانچ لاکہہ اڑتالیس ہزار نفری کی آمدنی قریب چہہ لاکہہ روپیہ سالانہ کے فوج دو ہزار ایکسو سوار
ایکہزار پیادہ اور تیس ضرب توپین ہین سرکار انگریزی کچہہ خراج اس ریاست سے نہین لیتی اور
خرچہ فوج کا اس ریاست پر مقرر ہے ٭

انگریزون کے سپرد کردیا اور وعدہ کیا کہ وہ ہولکر کو اپنے علاقہ سے نکالدیگا بیس لاکھ روپیہ نقد معاوضہ
نقصان کا بھی دینا منظور کیا جس مین سے سات لاکھ دیے اوسکو معاف ہوئے اور جسقدر علاقے
اوسکو بجلدوے خدمت ملے تھے وہ سب سرکار انگریزی نے ضبط کر لیے اور وہی قدیمی علاقہ بدستور
اوسکے پاس رہا راجہ رنجیت سنگہ ۱۸۰۵ء مین مرگیا اوسکے چار بیٹون مین سے بڑا بیٹا راجہ رندھیر سنگہ
جانشین ہوا اوسنے اٹھارہ سال ریاست کی اور ۱۸۲۳ء مین مرگیا اوسکے بعد راجہ بلدیو سنگہ
نے ریاست پائی اٹھارہ مہینے کے بعد وہ بھی فوت ہوا اور بلونت سنگہ اوسکا بیٹا جو پندرہ
سال کی عمر کا تھا جانشین ہوا اوسی برس درجن سال اوسکا ماموں غالب آیا اور اوسکو قید کرکے خود مالک
و متصرف بن بیٹھا چونکہ اوسکی جانشینی انگریزون کی مرضی کے برخلاف تھی اور اوسنے
مرہٹون سے سازش کرکے سامان جنگ وغیرہ کا درست کرلیا تھا اسلیے انگریزی فوج اوسکی
کی سرکوبی کو مامور ہوئی اور ۱۸ جنوری ۱۸۲۶ء کو بھرت پور پر حملہ ہوا لڑائی مین درجن سنگہ
نے شکست کھائی اور گرفتار ہوکر الہ آباد کو بھیجا گیا اوسکے اخراج کے بعد پھر راجہ بلونت سنگہ
خوردسال باجازت گورنمنٹ انگریزی کے جانشین ہوا اور اوسکی والدہ کارپرداز مقرر
ہوئی اور ایک انگریز پولیٹکل ایجنٹ واسطے نگرانی انتظام سلطنت کے مامور ہوا کچھہ عرصہ کے
بعد رانی کی مداخلت امور ریاست سے برطرف ہوئی اور ایک مجمع سرداران ریاست کا
بنام نہاد کونسل قرار پایا ۱۸۳۵ء مین بعد بلوغ مہاراجہ بلونت سنگہ کے اختیار کلی اوسکے سپرد
ہوا اوسنے اٹھارہ برس راج کیا اور ۱۸۵۳ء مین فوت ہوا اوسکی جگہہ مہاراجہ جسونت سنگہ
خوردسال جانشین ہوا اور ریاست کا انتظام پانچ کس سرداروں اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے
تفویض ہوا اور رقبہ اس ریاست کا ایکہزار نوسو چوہتر میل مربع ہے اور آبادی چھہ لاکھہ
پچاس ہزار نفر ہی کی آمدنی اکیس لاکھہ روپیہ انگریزی خراج مقرر نہین ہے اور نہ کسی طرح
کی فوج کا خرچ ریاست کے ذمے ہے تین ہزار تین سو اڑسٹھہ پیادہ اور دو ہزار دو سو سوار
اور تین سو تیرہ سپاہ توپخانہ کی ہے سلامی مہاراج کی سترہ ضرب توپ کی ہے ◆

دشمنون کے کرینگے اور جسقدر ملک مرہٹا کا باتفاق باہم دگر فتح ہوگا اوس مین دونو فریق کا
حصہ ہوگا پہر جب ۱۸۰۳ء مین انگریزون نے مرہٹا کے ساتہہ صلح کی تو صلحنامہ مین یہہ بہی درج کردیا
کہ جب تک مہارانا گوہد اپنی عہد و قول پر جو انگریزون کے ساتہہ منعقد ہے قایم رہیگا سرکار مرہٹا
کو اختیار نہوگا کہ اوسکے ملک مقبوضہ مین دست اندازی کرے بعد اس تحریر کے انگریز مہارانا کیطرف سے
بدظن ہوگئے اور اونکو ثابت ہوگیا کہ مہارانا گورنمنٹ انگریزی کے دشمنون کے ساتہہ خط کتابت
رکہتا ہے اس لئے اوسکی دوستی ترک کی اور مرہٹون نے موقع پاکر گوہد اور گوالیار دونو علاقے
مہارانا سے چہین لیے اور انباجی کلسیا سرکار مرہٹا کیطرف سے حاکم گوہد کا بنا انباجی نے بہی اطاعت
مرہٹہ کی چہوڑ دی اور ۱۸۰۵ء مین سندہیا سے منحرف ہوکر سرکار انگریزی کا مطیع ہوا اور قبول کیا
کہ وہ قلعہ گوالیار اور بعض اضلاع جو گورنمنٹ انگریزی کی نیت مین حسب موقع انتظام رانا
لکندر سنگہ کو دینے منظور ہین انگریزون کے حوالے کردیگا اور باقی علاقہ بلا ادائے خراج اپنے قبضہ
مین رکہیگا چنانچہ سرکار انگریزی نے جسقدر علاقہ انباجی کلسیا سے لیا وہ تمام وکمال رانا
کیرت سنگہ کو جو وارث و جانشین رانا لکندر سنگہ کا تہا دیدیا اور قلعہ و شہر گوالیار شامل علاقہ
انگریزی رکہا ہوا اسباب مین بہت سی تکرار انگریزون کی مرہٹون کے ساتہہ ہوتی تہی آخر پرگنہ دہولپور
و باڑی و راجہکہیڑہ وغیرہ رانا کیرت سنگہ کو دیا گیا اور دریاے چنبل علاقہ سندہیا اور دہولپور کے
درمیان حد فاصل قرار پائی مہارانا کیرت سنگہ بڑی عمر پاکر ۱۸۳۶ء مین مرگیا اور اونکی جگہہ
بہگونت سنگہ نے ریاست پائی اوس نے ۱۸۵۷ء کی مفسدہ مین مدد مفسدین گوالیار کی کی
اور اونکی جان کا حافظ ہوا مگر مہارانا کی وزیر دیوہنس نے اضلاع آگرہ کی دیہات کو غارت کرکے
گورنمنٹ انگریزی کو اپنے سے ناراض کرلیا چنانچہ بعد اختتام مفسدہ وزیر بنارس مین نظربند
اور مہارانا بعوض خیرخواہی سرکار کے مورد تحسین سمجہا گیا اس ریاست کا دیوان آنریبل علی تقی
حکیم عبدالنبی خان بڑا لایق و دیانتدار تہا وہ اسی سال یعنے ۱۸۷۳ء مین بقضاے الہی مرگیا
رقبہ اس ریاست کا ایکہزار چہہ سو چہبیس میل مربع ہے آبادی پانچ لاکہ نفری کی اور آمدنی

رقبہ دو ہزار پانسو میل مربع آبادی دو لاکھہ بیس ہزار نفری کی فوج پانسو سوار اور تین ہزار پیا
دہ و پندرہ ضرب توپ کی سلامی اسی ہزار روپیہ خراج انگریزی مقرر ہے ٭

خاندان ریاست قرولی

صاحبان انگریز کے دخل کے وقت مہاراجہ ہربخش پال مالک اس ریاست کا تھا اور پچیس ہزار روپیہ
سالانہ خراج مہاراجہ پونا سرکار مرہٹا کو دیتا تھا پھر جب از روئے شرط چہارم عہدنامہ پونا کے یہہ
ریاست گورنمنٹ کے تحت میں آئی تو انگریزوں نے یہہ خراج راجہ کو معاف کر دیا اور قرار پایا کہ راجہ
حسب ضرورت انگریزوں کو مدد فوج سے دیگا سنہ ۱۸۲۵ع میں درجن سنگہ ہمشیرزادہ بلونت سنگہ رئیس
بھرت پور نے سرکشی کی تو اس راجہ نے خلاف مرضی حکام انگریز کے درجن سنگہ کی مدد کی اور راجہ بھرت پور
کا دشمن بنا مگر بعد فتح بھرت پور کے پھر انگریزوں کا مطیع ہو گیا سنہ ۱۸۳۷ع میں ہربخش پال مر گیا
اور اوسکا بھتیجا پرتاب پال جانشین ہوا اوس نے بیس برس ریاست کی اور سنہ ۱۸۴۸ع میں فوت ہوا
اور بسبب لاولدی اوسکے امراؤں نے ایک طفل خوردسال نرسنگہ پال نام کو جانشین کیا چونکہ ایک لاکھہ
چون ہزار تین سو سترہ روپیہ قرضہ گورنمنٹ کا اس ریاست کے ذمے تھا اوسکے ادا کی تدبیر کے لیے
ایک صاحب ایجنٹ قرولی میں مامور ہوا کہ وہ انتظام ریاست کا اپنی قبضہ میں رکھے سنہ ۱۸۵۲ع میں
نرسنگہ پال بھی مر گیا اور بھرت پال کا ایک رشتہ دار بعیدہ ریاست کا جانشین ہوا مگر اسکے
جانشینی گورنمنٹ نے منظور نہ کی اور تجویز ضبطی ریاست کی درپیش ہوئی وہ تجویز ولایت سے
نامنظور ہوئی اور مدن پال نام جو رشتہ دار قریبی ریاست کا تھا جانشین بنا اور مداخلت
پولیٹکل ایجنٹ کی ریاست سے موقوف ہوئی سنہ ۱۸۵۷ع میں بوقت مفسدہ فوج یہہ راجہ
ہوادار و خیرخواہ سرکار انگریزی کا ہوا اور اوسکے عوض میں اسکو رقم قرضہ انگریزی جو ذمہ
اوسکے بتعداد ایک لاکھہ سترہ ہزار روپیہ کی تھی معاف ہوئی اور ایک خلعت گران بہا عطا
اور سلامی توپ کی پندرہ ضرب سے بڑہ کر سترہ ضرب ہوگئی اختیار متبنی کرنے کا بھی ملا راجہ
اس ریاست کا رقبہ ایک ہزار آٹھ سو اٹھہتر میل مربع ہے اور آبادی ایک لاکھہ اٹھاسی

فوج اسکی سات سو سوار اور دو ہزار سات سو پیادہ اور بارہ ضرب توپ ہے سترہ ضرب
توپ کی اوسکو سلامی ملتی ہے ۔

خاندان ریاست کوٹا

دو سو پچاس سال کا عرصہ گذرا ہے کہ اس ریاست کی بنیاد بھی بوندی کے رئیس سے قائم کی ہے
مہاراناؤں اودی پور نے اوسکو مجبور کرکے نصف علاقہ ریاست کا اوسکے چھوٹے بھائی کو دلا دیا
اور وہ رانا امید سنگھ کے وقت تک اوسپر قابض رہا پھر تمام و کمال علاقہ رانا امید سنگھ کے قبضے میں آیا
مرہٹوں کے وقت میں ریاست نے اونکی تاخت و تاراج و ظلم و تعدی سے بڑے بڑے صدمے اٹھائے
اور تمام علاقہ ویران و برباد ہو گیا خاندان پوار و سیندھیا و ہولکر و پونا چاروں حکام مرہٹہ کے
علیحدہ علیحدہ خراج اس ریاست سے لیتے تھے اور شرائط ایسی سخت قرار پائی تھیں کہ رانا کوٹا سے
عہدہ برا نہیں ہو سکتا تھا اگرچہ اوسوقت قریب تھا کہ یہ ریاست بالکل معدوم ہو جائے مگر بسبب
لیاقت وزیر ظالم سنگھ کے جو اس ریاست میں رانا امید سنگھ بانی بوندی کی طرف سے نیابتاً
کام کرتا تھا یہ ریاست قائم و بحال رہی اور اوسوقت رانا اس ریاست کا برائے نام ظالم سنگھ ہی قرار پایا
جاتا تھا رؤسائے راجپوتانہ سے اول بوقت جنگ پنڈاریان کے سنہ ۱۸۱۷ء میں ظالم سنگھ نے گورنمنٹ
انگریزی کی اطاعت کی اور یہ ریاست زیر حفاظت انگریزی کے آگئی اور انتظام ریاست کا
متعلق ظالم سنگھ کے ہو گیا اور دعاوی خراج شاہ آباد کے جو ذاتی علاقہ ظالم سنگھ کا تھا گورنمنٹ
کی طرف سے متعلق ریاست کوٹا کی منسوب ہوئی اور چار پرگنے اس ریاست کے جو ہولکر نے چھین
لئے تھے بعوض خیر خواہی ظالم سنگھ کے جو اوسنے جنگ پنڈاریان میں ادا کی تھی بطور انعام گورنمنٹ
سے عطا ہوئی امید سنگھ رانا بوندی کی حیات تک سنہ ۱۸۱۹ء تک یہ دستور قائم رہا اور یہ ریاست
برائے نام اوسکے متعلق سمجھی گئی سنہ ۱۸۲۰ء میں امید سنگھ کشور سنگھ نے چاہا کہ اپنا قبضہ بزبردستی
اس ریاست پر کرے لڑائی میں تھا اور اوسنے شکست کھائی تھی آخر انگریزوں نے یہ فیصلہ کیا کہ
کشور سنگھ ایک لاکھ چوبیس ہزار روپیہ نقد سالانہ اس ریاست سے لیا کرے سنہ ۱۸۳۸ء میں

فوج اسکی سات سو سوار اور دو ہزار سات سو پیادہ اور بارہ ضرب توپ ہے سترہ ضرب
توپ کی اوسکو سلامی ملتی ہے ❖

خاندان ریاست کوٹا

دو سو پچاس سال کا عرصہ گذرا ہے کہ اس ریاست کی بنیاد بہی بوندی کی رئیس سے قائم کی
مہارانا اودی پور نے اوسکو مجبور کرکے نصف علاقہ ریاست کا اوسکے چھوٹے بھائی کو دلا دیا
اور وہ رانا امید سنگہ کے وقت تک اوسی قابض رہا پھر تمام و کمال علاقہ رانا امید سنگہ کی قبضے مین آیا
مرہٹون کے وقت مین ریاست نے اونکی تاخت و تاراج و ظلم و تعدی سے بڑے بڑے صدمے اوٹھائے
اور تمام علاقہ ویران و برباد ہوگیا خاندان پوار و سیندہیا و ہولکر و پونا چارون حکام مرہٹہ کے
علیحدہ علیحدہ خراج اس ریاست سے لیتے تھے اور شرائط ایسی سخت قرار پائی تھین کہ رانا کوٹا و
عہدہ برا نہین ہوسکتا تہا اگرچہ اوسوقت قریب تہا کہ یہہ ریاست بالکل معدوم ہوجائے مگر بسبب
لیاقت وزیر ظالم سنگہ کے جو اس ریاست مین رانا امید سنگہ کے پیش بوندی کی طرف سے نیابتا
کام کرتا تہا یہہ ریاست قائم و بحال رہی اور اوسوقت رانا اس ریاست کا برائے نام اور ظالم سنگہ ہی قرار پایا
جاتا تہا رؤسائے راجپوتانہ سے اول بوقت جنگ پنڈارا کی سنہ ۱۸۱۷ع مین ظالم سنگہ نے گورنمنٹ
انگریزی کی اطاعت کی اور یہہ ریاست زیر حفاظت انگریزی آگئی اور انتظام ریاست کا
متعلق ظالم سنگہ کے ہوگیا اور دعاوی خراج شاہ آباد کی جو ذاتی علاقہ ظالم سنگہ کا تہا انگریزون
کی طرف سے متعلق ریاست کوٹا کی متصور ہوئی اور چار پرگنے اس ریاست کے جو ہولکر نے چہین
لئے تہے بعوض خیرخواہی ظالم سنگہ کے جو وسے جنگ پنڈارا مین واقع ہوئی تہی بطور انعام گورنمنٹ
سے عطا ہوئی امید سنگہ رانا بوندی کی حیات تک سنہ ۱۸۱۹ع یہہ بندوبست برقرار قائم رہا اور یہہ ریاست
برائے نام اوسکے متعلق سمجہی گئی سنہ ۱۸۳۴ع مین امید سنگہ کے بیٹے چاہتا تہا کہ اپنا قبضہ بزبردستی
اس ریاست پر کرے لڑائی مین تہا اوسنے شکست کہائی آخر انگریزون نے یہہ فیصلہ کیا کہ
کشور سنگہ ایک لاکہ چہہ ہزار روپیہ نقد سالانہ اس ریاست سے لیا کرے سنہ ۱۸۲۱ع مین

ہوا اور اوسکا نام جی سنگہ رکھا گیا سب نے اوسکی جانشینی منظور کی اور ایک افسر انگریزی بہ انتظام
مالی وملکی ریاست کے لئے گورنمنٹ کیطرف سے بنظر خوردسالی مہاراجہ کے مامور ہوا اور دربار کی
طرف سے رانی مہاراجہ مرحوم راجہ جی سنگ کی والدہ امورات ریاست مین دخیل و کارپرداز رہی ۱۸۳۴ع
مین انہون نے وفات پائی اوسکے دو برس بعد مہاراجہ جی سنگہ نوجوان ۱۸۳۵ع مین مرگیا اور رام سنگہ
شیرخوارہ بیٹا اوسکا باقی رہا چونکہ مہاراجہ کی مرگ ناگہانی سے شبہ اسبات کا تہا کہ کسی شخص نے
اوسکو زہر دیدیا ہے اور اکثر لوگ یہہ گمان کرتے تہے کہ امیر جوتی رام نے جسکو رانی کی عنایت
سے بڑا رتبہ واقتدار حاصل ہوا تہا اور اوسی نے راول بہری لعل آوردہ گورنمنٹ کو عہدہ وزارت
پر مقرر کرایا مہاراج کو زہر دیا ہے اسلیے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر اس مقدمہ کی تحقیقات کے
لیے گیا جوتی رام نے اوسوقت بلوا کرا دیا اور چاہا کہ صاحب ایجنٹ کو قتل کرادے اگرچہ صاحب
ایجنٹ تو بچ گیا مگر صاحب اسسٹنٹ مارا گیا اور خاندان صاحب اسسٹنٹ کا گرفتار ہوکر بحکم
راول بہری لعل وزیر کے جسکو صاحب ایجنٹ نے ہی وزیر مقرر کرایا تہا سزایاب ہوا آخر جوتی رام
اور اوسکے ہمراہی سرکش گرفتار ہوکر بادام الحیات قلعہ چنار مین قید ہوئے چونکہ بسبب بے
انتظامی وعدم توجہی امراء کے بہت سا روپیہ خراج انگریزی کا ریاست کیطرف سے جمع ہوگیا
تہا اور آمدنی ملک کی بند ہوگئی تہی اسواسطے گورنمنٹ انگریزی نے راج مین مداخلت کی
اور انتظام وانصرام امورات سنگین کا بسپرد صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے ہوا اوسی عہد مین بہی کمی ہوئی
اور دختر کشی و بردہ فروشی کی سخت ممانعت وقوع مین آئی اور ستی ہونا بالکل موقوف
ہوا ۱۸۴۳ع مین چہیالیس لاکہہ روپیہ بقایا خراج کا گورنمنٹ انگریزی نے ریاست کو چہوڑ دیا
اور آئندہ چار لاکہہ روپیہ سالانہ قرار پایا مہاراجہ رام سنگہ والی جے پور نے ۱۸۵۷ع
مین گورنمنٹ کے ساتہہ خیرخواہی و وفاداری ظاہر کی اور انگریزون کی خوبی و بہبود
مین حتے الامکان مصروف رہا اسلئے پرگنہ کوٹ قاسم اوسکو سرکار سے ملا اور خیرخواہان
با صفا و دوستان با وفا مین شمار ہوا۔ رقبہ اس راج کا قریب پندرہ ہزار میل

راج کا ہوا چونکہ یہہ نا خوردسال تہا ریاست کا انتظام بصلاح و صوابدید صاحب پولیٹیکل اجنٹ کے
راج کے اہلکارون کے تفویض ہوا مگر یہہ عرصہ کے بعد برج کونسل کے تین اہلکار بعلت بد وضعی و بد دیانتی
برخاست ہوئے اور اختیارات کل دیوانی و فوجداری و کلکٹری کی صاحب پولیٹیکل اجنٹ بہادر کے
متعلق ہوئے - رقبہ اس ریاست کا گیارہ ہزار چہہ سو چودہ میل مربع ہے اور آبادی گیارہ لاکہہ اکہتر
ہزار چار سو نفری کی نکاسی خام قریب چالیس لاکہہ روپیہ کے ہے مگر منجملہ اسکے قریب بارہ لاکہہ روپیہ کے
جاگیردار ہین اور وہ ہشتم حصہ اپنی آمدنی کا دیتے ہین پس بعد منہائی جاگیر و دہرم ارتہہ و خراج
انگریزی وغیرہ کے قریب چودہ لاکہہ روپیہ سالانہ ریاست کو بچتا ہے اور مہارانا کی سلامی
سترہ ضرب توپ کی ہوتی ہے ✤

خاندان ریاست جے پور

یہہ خاندان متعلق کچھواہا راجپوتون کے ہے جو اپنا شجرہ نسب مہاراجہ رامچندر اوتار مہاراجہ
اجودہیا کے ساتہہ ملاتے ہین اور اونکا بیان ہے کہ مہاراجہ رامچندر سے دہولا رای تک جو بانی
اس خاندان کا ہے چونتیس پشتین گذری تہین جب دہولا رای کا عہد آیا تو اوس نے سنہ ۹۶۷
مین بنیاد خاندان حال کی قائم کی اس ریاست کے آغاز کی وقت ملک راجپوتانہ چہوٹے چہوٹے
رئیسون راجپوت اور مینتون مین منقسم تہا اور سب کے سب اطاعت ہنود راجون کی جو دہلی کے
تخت پر تخت نشین ہوتے تہے کیا کرتے تہے مگر دہولا رای نے چند سال مین اپنی دولت و حشمت
کو ترقی دی اور عزت و مرتبہ مین سب سے بڑہ گیا جب مسلمانون کی سلطنت کا وقت آیا تو
اس ریاست کے رئیس نے بنظر خود داری و مآل اندیشی کے سب سے اول اطاعت مسلمانون کی کرلی
اور انہین مین سے راجہ بہگوانداس اول راجہ راجپوت تہا جسنے اپنی لڑکی کی شادی شاہنشاہ دہلی
کے ساتہہ کی اور اس خاندان کے بڑے بڑے نامی افسر اور سردار دربار دہلی مین صاحب عزت و
توقیر تہے راجگان جے پور سے ایک راجہ جی سنگہ ثانی تہا جو سنہ ۱۶۹۹ مین راج کی گدی پر بیٹہا
تہا یہہ شخص علم و فضل و ذکاوت طبع و علوم ہیئت و نجوم وغیرہ مین فضلائے متقدمین سے

کو نذر دی اور اپنی بات پر قایم رہے اس خاندان کی بنیاد سنہ ۱۲۷ء میں قایم ہوئی اور ایک ہزار
سات سو تین برس سے برابر اس خاندان کی نسل کے راجے اس ریاست پر قایم گدی نشین
ہوتے چلے آئے ہیں تمام ہندوستان میں کسی ہندو راجہ نے ایسا سخت اور دیر تک مقابلہ مسلمانوں کا نہیں
کیا جیسا کہ اس خاندان کے راجاؤں نے کیا بانی حکومت مرہٹا اور خاندان بہونسلا کا اخراج بہی
اسی خاندان سے ہوا بلکہ اس خاندان کے راجوں نے اور ہندو راجوں کے ساتھ جنہوں نے مسلمان بادشاہ
کو لڑکیاں دی تہیں اپنی اولاد کی شادی کرنی چہوڑ دی آخر رانا امر سنگہ سنہ ۱۶۱۲ء میں گدی
نشین ہوا اوس نے ایک صلحنامہ راجہ جے پور و جودہ پور کے ساتھ اس شرط سے کیا کہ باہم اتفاق
کر کے مخالفت اپنے دشمن کی مسلمانوں کے مقابلہ پر کریں اس میں ایک شرط یہہ بہی تہی
کہ یہہ راجے آیندہ اپنی لڑکی مسلمانوں کو نہ دیں تو مجاز شادی کرنے کے خاندان اودے پور میں
ہونگے مگر جو اولاد اودے پور کے راجہ کی دختر کے پیٹ سے ہوگی وہ مالک گدی نشین راج
کی متصور کیجاویگی اس شرط کے باعث جو فساد آپس میں ہوا اوسکا نتیجہ یہہ نکلا کہ اس ریاست
کو مرہٹوں نے بہی فتح کیا اور زیر حکم مرہٹوں کے اسقدر تباہی و بربادی علاقہ کی ہوئی
کہ کبہی مسلمانوں کے عہد میں بہی نہیں ہوئی تہی سنہ ۱۷۳۳ء میں رانا امر کی وفات کے بعد
سنگرام سنگہ ثانی گدی نشین ہوا وہ مر گیا تو جگت سنگہ ثانی نے ریاست پائی اوسکے عہد میں
پیشوا مرہٹا دہلی میں گیا اور کل علاقہ مالوہ وغیرہ کا اوس نے شاہ دہلی سے مقرر چوتہ اپنے
نام پر کرا لیا تو اوس نے رانا اودے پور سے بہی اور ریاستوں کی طرح چوتہ طلب کی بہت سے
سوال و جواب کے بعد ایک لاکہ ساٹہہ ہزار روپیہ سالانہ حق چوتہ رانا پر مقرر کرا لیا جے سنگہ
راجہ جے پور نے سنگرام سنگہ رئیس اودے پور کی دختر سے شادی کی تہی اوسکے
بطن سے مادہو سنگہ نام لڑکا پیدا ہوا اور دوسرا بیٹا ایشری سنگہ نام اور بہی دوسری
رانی کے پیٹ سے تہا جے سنگہ مر گیا تو حسب شرط عہد نامہ مادہو سنگہ کو جو دہوتا خاندان
اودے پور تہا گدی نہ ملی اور ایشری سنگہ دوسرا بیٹا جانشین ہوگیا اسبات پر سخت

خالفت دربار پونا اور صاحبان انگریز کی پونکے راجہ نے چاہا کہ انگریزی علاقہ پر جو دوآبہ
کے درمیان ہے حملہ کیا جائے اور فوج کشی مرزاپور اور بنارس پر براہ بندیلکھنڈ عمل مین
ے اور شمشیر بہادر دربار پونا کیطرف سے اس کام کے انصرام کے لیے مامور ہوا اوس وقت راجہ
ادر کو سخت اندیشہ پیدا ہوا اور سمجھا کہ اگر مرہٹون کی فوج میرے ملک کے راہ سے ہو کر گذریگی
میری ریاست کا قیام محال ہے اسلیے اوس نے توسل اپنا مرہٹون سے ترک کیا اور انگریزون سے
موافقت پیدا کی اور مرہٹون کے روکنے مین وہ بدل و جان ساعی رہا اور انگریزی فوج لیس ہو
دریای جمن سے لیبی ہمت بہادر کی اُتر کر بندیلکھنڈ مین پہونچی اور قابض ہوئے انگریزون نے اس
خیرخواہی کے عوض مین جاگیر دوامی بیس لاکھہ روپیہ کی راجہ ہمت بہادر کو بندیلکھنڈ مین دی جو
کنارہ مغرب دریای جمن و الہ آباد سے کالپی تک علاقہ تھا سنہ ۱۸۰۴ء مین راجہ ہمت بہادر مر گیا گورنمنٹ
انگریزی نے کل علاقہ اوسکا ضبط کرکے کچھہ جاگیر اور پنشن اوسکے خاندان کے لیے مقرر کر دی
نواب شمشیر بہادر بن علی بہادر بن شمشیر بہادر نے جب سنا کہ راجہ ہمت بہادر اور انگریزون
کی آپس مین صلح ہو گئی اور سرکار انگریزی کا قبضہ بندیلکھنڈ پر ہو گیا تو وہ بھی [illegible]
کو آیا اور دربار [illegible] حاصل کرنے علاقہ مفتوحہ علی بہادر کے بہت کوشش کی مگر کچھہ فائدہ
نہوا آخر راضی ہو کر سرکار انگریزی سے چار لاکھہ روپیہ سالانہ لینا منظور کیا اور جب اولاد نرینہ
گورنمنٹ بمقام باندہ سکونت اختیار کی سنہ ۱۸۲۳ء مین نواب شمشیر بہادر مر گیا اور پنشن مقرر
اوسکے بھائی ذوالفقار علی کے نام قرار پائی اوسکے بعد علی بہادر چار لاکھہ روپیہ سالانہ
[illegible] آخر علی بہادر سنہ ۱۸۵۷ء مین مفسدون کے شریک ہوا گورنمنٹ نے اوسکو نظربند کر [illegible]

ریاست خاندان اودی پور یا میواڑ

[illegible] خاندان روسای اہل ہنود اور راجگان ہندوستان سے بڑی شان اور شوکت کا
[illegible] سبب اسکا یہ ہے کہ شجرہ نسب اسکا صحیح صحیح مہاراجہ رامچندر اوتار سے ملتا ہے
[illegible] اہل اسلام کے اس خاندان کے راجون مین سے کسی نے اپنی لڑکی مسلمان [illegible]

مارہٹی مر فوج کنٹنجنٹ کی انگریزون کو دیا اور اقرار کیا کہ وہ اپنے ملک کا انتظام صاحب رزیڈنٹ
کی منظوری سے کریگا چند روز کے بعد وہ اوس اقرار سے بہی پہر گیا اور انگریزون نے اوسکو گرفتار
کرایا چند ماہ قید مین رہکر وہ بہاگ گیا اور گوندون مین پناہ گزین ہوکر حصول سلطنت کے لئے
بہت تدبیرین کرتا رہا مگر کچہہ پیش رفت نہ گئی ۱۸۱۹ء مین وہ بہاگ کر ہندوستان مین آیا اور
آوارہ جابجا پہرتا رہا آخر ۱۸۴۰ء مین مقام جودہ پور آکر مرگیا آپا صاحب کے اخراج کے
بعد راگہوجی ناخورد سال بڑے راگہوجی کا دہوتا جسکا نام ہمنام اپنے نانا کے تہا باجازت صاحبان
انگریز کے جانشین ہوا اور انتظام ریاست کا باختیار صاحب رزیڈنٹ بہادر رہا ۱۸۳۰ء مین بلوغ کے بعد
اختیار ریاست کے راجہ کو ملے اوس نے کچہہ ملک بابت خرچ فوج انگریزی کے جسقدر اوس نے پہلے
پاس رکہی تہی علیحدہ کر دیا اور وعدہ کیا کہ اوسکی فوج بہی زیر حکم انگریزون کے رہیگی اور وہ
زیر حکم صاحب رزیڈنٹ کے حکومت کریگا ۱۸۲۹ء مین راجہ کو اوسکے علاقجات جو انگریزون
نے لے لئے تہے واپس کر دیے اور آٹہہ لاکہہ روپیہ نقد اوس سے لینا مقرر کیا اور فوج ملکی
برخاست ہوئی اور راجہ کو اختیار ملا کہ وہ جسقدر مناسب سمجہے اپنے ملک کے انتظام کے لئے نوکر
رکہہ لے گیارہوین دسمبر ۱۸۵۳ء کو راگہوجی مرگیا اور بسبب لاولدی اوسکے کل علاقہ ضبط سرکار ہوا
۱۸۵۵ء مین بیوگان راجہ مرحوم نے ایک شخص جانوجی بہونسلا نامی کو جو اون کی دختری
اولاد سے تہا متبنے کیا اوس نے مفسدہ دہلی ۱۸۵۷ء مین گورنمنٹ کی بڑی خدمتین کین
اسواسطے بنظر قدردانی و قدرشناسی اوسکے گورنمنٹ نے اوسکو راجگی کا خطاب بخشا اور علاقہ
دیوار واقع ضلع ستارا دوام کے لیے اوسکو اور اوسکے ورثا و متبنے کے لئے عطا فرمایا حرم
خاندان کو بہی دو لاکہہ تیس ہزار روپیہ کی پنشن ملی *

خاندان حکومت بندیلکہنڈ

قدیم ترین ہندون کا جو اس ملک مین فرمانفرما تہا اوسکے راجون نے مدت مدید تک اپنی
آزادی قائم رکہنے کے لئے مسلمان بادشاہون کے ساتہہ بڑے بڑے جنگ کئے آخر شاہجہان

[illegible] خط وکتابت آمیز سازشی راجہ ہولکر و ناگپور و پنڈارا کی مسلسل جاری کی اور تیاری سامان جنگ مین
مصروف ہوا [illegible] ایک خط گورنمنٹ انگریزی کا مہاراج کے نام اس مضمون سے آیا کہ اگر [illegible]
سرکار انگریزی کی منظور ہے تو تین قلعہ مستحکم اپنے چہوڑ دو اور ترمبک جی وزیر کو پکڑ کر سپرد کر دو [illegible]
علاوہ بعوض خرچ فوج کے دینا مقرر ہوا ہے اوس پر قبضہ انگریز دینا اقرار کرو اور دعوی حصہ گیکوار سے
ریاست بڑودا کی نسبت باز دعوی لکھ دو اور انگریزون کو اپنا مالک اور افسر جانو اور ریزیڈنٹ کے
ساتھ خط وکتابت ترک کرو چونکہ اونہین ایام مین صاحبان انگریز نے [illegible] لشکر کو مقام مہدپور شکست فاش
دی اور پنڈارا کو ایک ہی جنگ مین تباہ کر دیا اور اونکا سردار انگریزی قید مین آگیا تھا
اسباب پر باجی راو نے بھی بالکل سررشتہ دوستی کا توڑ دیا اور ماہ [illegible] ۱۸۱۷ع مین [illegible] تیار ہو کر
لشکر ریزیڈنسی پونا پر حملہ آور ہوا اور اوسکو لوٹ لیا انگریزون کی فوج تھوڑی تھی [illegible] اور پھر فوج [illegible]
کی اور بہت سے جنگ [illegible] مین فوج [illegible] آخر جب باجی راو تنگ آیا تو ماہ جون ۱۸۱۸ع مین
اپنے آپ کو انگریزون کے حوالہ کر دیا اور تجویز قرار پائی کہ وہ سلطنت سے دست بردار ہو
اور اپنے لئے آٹھ لاکھ روپیہ سالانہ گذارہ لیا کرے
دریائے گنگ کے کنارے بمقام بٹھور متصل کانپور قیام کرے اور آٹھ لاکھ روپیہ سالانہ گذارہ لیا کرے [illegible] راجہ باجی راو ۱۸۵۱ع
اور سب ملک علاقہ سلطنت پونا انگریزی قبضہ مین آگیا اور مہاراجہ [illegible] متبنی [illegible] المشہور
نانا صاحب [illegible] گذارہ پایا اوسکے مرنے کے بعد کل جائداد اوسکے [illegible]
[illegible] اوسکے قبضہ مین آئی ۱۸۵۷ع کے مفسدہ مین وہ مفسد ہو گیا اور انگریزون کے قتل و غارت
مین [illegible] بڑی کوشش کی اب مفقود الخبر ہے نہین معلوم کہ کہان گیا
یا مر گیا یا مارا گیا*

خاندان ریاست ناگپور

[illegible] پہلے پہل راگہوجی مرہٹا سرگروہ ڈاکوون کا تھا اوس نے اپنی جوانمردی [illegible]
[illegible] کی حکومت تمام ملک مین جو درمیان دریائے نربدا اور گوداوری [illegible]
[illegible] ستان اور بنگالہ واقع ہے سمندر کے کنارے تک قائم کر دی [illegible]

فتح ہوا تینون سلطنتون نے آپس مین تقسیم کر لیا چونکہ انگریزون کی ترقی روز بروز ترقی پر تہی اسلیے
پہر اہلکاران سرکار پونا کو رشک ہوا اور بعد انگریزون کی اونہون نے بمقابلے سلطان ٹیپو کے
نامنظور کی ۲۷ اکتوبر ۱۷۹۵ء مین مادہو راؤ نرائن مہاراجہ خورد سال پونا کا فوت ہوا اور باجی
راؤ پسر راگوبا راجہ اور دولت راؤ سندہیا مختار بنا دولت راؤ نے پہر انگریزون کے ساتہہ صلح کی مگر
شرائط صلح کی جو قرار پائی تہی مہاراجہ ہولکر کو ناگوار گذرین اور بڑی فوج کی ساتہہ باجی راؤ اور دولت
راؤ کی ساتہہ معرکہ آرا ہوا اور ۱۸۰۲ء مین ایک سخت محاربہ ہوکر باجی راؤ اور دولت راؤ کو شکست
ہوئی اور خواہان مدد کے سرکار انگریزی سے ہوئے اوس روز سے اختیار کلی انگریزون کو دربار پونا
مین حاصل ہوا اور چہہ پلٹنین اور توپخانہ انگریزی مہاراج کی مدد کو آئی ۱۳ مئی ۱۸۰۳ء کو مہاراجان
انگریز کی امداد سے دوبارہ باجی راؤ پونا کی راج پر قائم ہوا اور مختار ہی دولت راؤ نے بابت ہولکر
کی فوج دار الریاست سے نکالی گئی کچہہ عرصہ کے بعد دولت راؤ کو اور اعیان انگریزون کی ناگوار گذری
اور دربردہ ہولکر وغیرہ کو انگریزون کی مخالفت پر مستعد کیا انگریزون نے بڑے زور و شور سے
سندہیا اور ہولکر کا مقابلہ کیا اور شکست فاش دی اور دونو کو زیر کیا بلکہ وہی فتح موجب قیام
سلطنت انگریزی کا ہندوستان مین ہوا تیسرے ہی انگریزون نے حسب شرائط عہدنامہ جسقدر علاقہ
سندہیا اور راجہ برار کا فتح کیا اوس سے حصہ برابر نظام الملک اور مہاراجہ پونا کو دیدیا اور مہاراجہ
پونا کے حصہ مین شہر اور ضلع احمدنگر آیا بعد ازان کئی سال تک کوئی امر خلاف دوستی فیمابین
باجی راؤ اور راجہ پونا اور انگریزون کے واقع نہوا مگر ۱۸۱۵ء مین جب وزیر گیکوار گنگا دہر
شاستری جو دوست سرکار انگریزی کا تہا بضمانت انگریزون کے معاملات باہمی تصفیہ کے
لئے پونا مین آیا تو مہاراجہ پونا نے اوسکو بشرارت اور ترغیب ترمبک جی وزیر کے قتل کرادیا
اسلئے انگریزون نے مہاراجہ کو مجبور کرکے ترمبک جی وزیر کو اوس سے لے لیا اور قلعہ تہانہ مین
قید کیا ستمبر ۱۸۱۶ء مین ترمبک جی قلعہ سے بہاگ گیا اور مہاراجہ پونا نے خفیہ اوسکو اپنے پاس
رکہا اگرچہ بنظر ظاہر مہاراجہ دوستی کا دم بہرتا مگر باطنا انگریزون کا دشمن ہوگیا اور خفیہ خطوط

آزادیں کے تھا انگریزوں سے مدد طلب کی اور وعدہ کیا بعد فتحیابی کے مہاراجہ خوردسال بدستور
جانشین ہوگا اور راگوبا اوسکا کارپرداز عمر بلوغ تک متصور ہوگا یہہ امر انگریزوں کو منظور
ہوا اور راگوبا کے ساتھہ دوبارہ صلح کی اور فوج بمبئی کی اوسکی مدد پر پونا کو روانہ ہوئی جب وہ فوج مقام
تلکانو پہونچی تو مخالف پارٹی کی جمعیت کے ساتھہ اوسکے مقابل ہوئی اور شکست دیکر انگریزی لشکر کا
معاودت کا رستہ بھی بند کردیا جب کوئی وجہ رہائی کی نہ دیکھی تو انگریزوں نے بمجبوری منظور کیا
کہ جس قدر علاقہ بعد وفات مادہوراؤ بلال کے انگریزی تصرف میں آیا ہے وہ تمام وکمال سرکار مرہٹہ
کو واپس کیا جاویگا مگر سرکار مرہٹہ بھی اپنے علاقہ سے تمام افسر و سپاہی قوم فرانسیس نکالدیوے
چنانچہ اس باب میں عہدنامہ تحریر ہوا اور فوج مقید نے رہائی پائی فرانسیسی ملازم بھی مرہٹہ کی علاقہ سے نکل
گئے چندہا تک یہہ صلح قائم رہی پہر دشمنی کا آغاز ہوا کیونکہ اہلکاران دربار مہاراجہ کا یہہ منشا ہوا کہ
سرکار انگریزی راگوبا مرہٹہ کو جو انگریزی حفاظت میں ہے اون کے حوالے کردیوے جب یہہ منشاء
اونکا ظہور میں آیا تو اونہوں نے حیدرعلی والی میسور کے ساتھہ جسکی دلی دشمنی انگریزوں سے تھی سازش
کی مگر اس مراد کو نہ پہونچے چونکہ اونہیں ایام میں انگریزوں کو چند فتوحات ملک مالوہ اور کوکن میں
نصیب ہوئی اسلئے پہر اہلکاران دربار مہاراجہ نے انگریزوں سے صلح کی اور علاقہ سالسٹی انگریزوں کو
دیدیا اور قرار پایا کہ جسقدر انگریزی علاقہ حیدرعلی نے لیا ہے واپس کردیوے اور قیدی چھوڑدیوے
اور راگوبا کبھی انگریزوں سے لشکر اور روپیہ کی مدد نہ پاوے بلکہ اوسکے گذارہ کے لئے سرکار
مہاراجہ سے خرچ پاکرے اور یہہ صلح ایسی عام ہوئی کہ نواب نظام علیخان والی حیدرآباد و حیدرعلیخان
والی میسور کے ساتھہ بھی انگریزوں کی صلح ہوگئی اور صلحنامہ پر بخوبی عملدرآمد ہوا چونکہ یہہ صلح
راگوبا کے برخلاف تھی وہ اونہیں ایام میں نہایت غم و غصہ میں بیمار ہوکر مرگیا حیدرعلی نے
بھی ماہ دسمبر ۱۷۸۲ء میں وفات پائی مگر اوسکا بیٹا سلطان ٹیپو پہر انگریزوں کا مخالف ہوا ا
ور لڑائیان شروع کیں اور تجویز قرار پائی کہ مہاراجہ پونا اور نواب حیدرآباد اور انگ
باتفاق سلطان ٹیپو سے لڑیں اور جو ملک فتح ہو آپس میں بانٹ لیں چنانچہ بعد جنگ حسب

...سے تمام ملک جو دریاے نربدا کے جنوبی کنارے پر ہے اوجڑ گیا اگرچہ شاہ اورنگ زیب نے
...مرتبہ ان کے انتظام کے لیے فوج مامور کی مگر کچھ نہ بنا اور یہہ قوم ترقی پر رہتی چلی گئی شاہ اورنگ زیب کی
...ت کے بعد ساہوجی قید سے چھوٹا جب وہ دکن میں گیا تو اوسکا ہمشیرہ زادہ سیواجی اور
...اوسکی خالہ تارا بائی اوس کے برخلاف تہی اونکو منظور نہ تہا کہ وہ پہر راج پاوے مگر اوسکے وزیر بالاجی
...بسوناتہہ نے اپنی لیاقت اور ہمت سے دوبارہ اوسکو حاکم بنایا اوس نے قیام اپنا بمقام ستارا رکھا چونکہ
...ساہوجی ایک عیاش اور آرام طلب آدمی تہا اس لیے کل ریاست کا مالک و مختار بالاجی بسوناتہہ ہو گیا
بالاجی ماہ اپریل ۱۷۲۰ء میں مر گیا اوسکی جگہہ اوسکا بیٹا باجی راو جانشین ہوا اس نے بیس برس تک ریاست
...کی گجرات کو بہی اس نے لوٹا اور مالوہ کا ملک فتح کیا اپنی راج کو وسعت دی ناچار شاہ دہلی نے بہی صوبہ
داری ملک مالوہ کی اسکے نام پر کردی چونکہ نظام الملک ناظم حیدرآباد دکن بہی وسعت شاہ دہلی سے
منحرف تہا وہ بہی مددگار باجی راو کا ہوا اسلیے کہ اوسکو منظور تہا کہ علاقہ مرہٹا کا میرے اور شاہ
دہلی کے درمیان سد راہ رہے باجی راو خود دہلی میں گیا اور بادشاہ کو چوتہہ یعنے چہارم حصہ آمدنی
ملک کا دینا کر کے بہت سا علاقہ دکن اور مالوہ وغیرہ کا اپنے نام پر لکہا لایا اور ایسی کے وقت جب متصل
دریائے نربدا کے پہونچا تو ۱۷۴۰ء میں مر گیا اوسکے تین بیٹے بالاجی باجی راو - راگوبا -
شمشیر بہادر رہے دو بیٹے تو اصل رانی سے تہے اور تیسرا شمشیر بہادر ایک مسلمان کنیزک کے پیٹ سے
تہا وہ علاقہ بندیلکہنڈ میں جانشین ہوا اور اوسکی اولاد بنام نہاد نواب باندہ کے مشہور ہوئی
اور بالاجی بلجے راو المعروف بہ ناناصاحب اپنے والد کی جگہہ پیشوا کے دربار میں مالک بنا اوسکو
ساہوجی نے بہی جو برائے نام مہاراجہ بنا بیٹہا تہا کل مختاری کی خلعت دی بالاجی باجی راو نے
اپنی سستی و آرام طلبی کے سبب سے انتظام کل مملکت کا اپنی ہمشیرہ زادی سداشیو بہاو کے سپرد کیا
اور افسری فوج کی اپنی بہائی رگہناتہہ المعروف راگوبا کو تفویض کی بالاجی باجی راو کے
عہد میں سرداران سندیا اور ہولکر کم رتبہ سے بڑہ کر افسران فوج ماتحت راگوبا کے مقرر...
اور تمام ملک مالوہ کا باستثنائے چند جاگیرداروں کے اون کی آپس میں تقسیم ہو گیا ۱۷۴۱ء...

راجہ بلونت سنگہ کے پوتے کو بشرط ادائے مالگذاری چالیس لاکہہ روپیہ انگریزون کیطرف سے
ملا اور راجہ کے سکہ و اختیارات ملکی و مالی موقوف ہوئی ۱۷۹۵ء مین وہ مرگیا اور اوسکا
بیٹا اودت نراین جانشین ہوا وہ ۱۸۳۵ء مین مرگیا اور اوسکا برادر زادہ و متبنی ایسری پرشاد
نارائن پرشاد وہ بہی ۱۸۸۹ء مین مرگیا اب اوسکا بیٹا جانشین ہے اس رئیس کی سلامی تیرہ
ضرب توپ سے ہوتی ہے اور اختیار ہے کہ بصورت لاولدی کسی وارث شرعی کو متبنے بنائے

خاندان ریاست گڈہ وال

بعد ختم ہونے جنگ نیپال ۱۸۱۵ء کے راجہ سودرشن ساہ جسکا علاقہ گورکہون نے چہین لیا تہا
مفلس و ناچار ہوکر بمقام دہیرہ رہا کرتا تہا گورنمنٹ انگریزی نے اوسکی قدر دانی کی اور ایک حصہ
اوسکے موروثی علاقے کا جو بجانب شرق دریای الکنندہ کے واقع ہے فتح کرکے اوسکو دیا علاوہ اسکے علاقہ
ڈیرہ دون اور پرگنہ رام گڈہ بہی پاس سے عطا کیا اور دوبارا رئیس و راجہ بنایا اس راجہ نے مفسدہ
۱۸۵۷ء مین بہت سی خیرخواہی و وفاداری ظاہر کی اور انگریزون کے فائدے مین سرگرم رہا آخر
۱۸۵۹ء مین مرگیا اور وارث صاحب حق کوئی نہ چہوڑا مگر انگریزون نے راجہ متوفی کی خدمات
کا لحاظ کرکر اوسکے بیٹے بہوانی ساہ کو جو غیر منکوحہ عورت سے تہا جانشین کیا جواب تک
موجود ہے آمدنی اس ریاست کی قریب اسی ہزار روپیہ کے ہے اور مردم شماری دو لاکہ
نفری کی راجہ کے پاس فوج کسی قسم کی نہین ہے اور نہ وہ خراج دیتا ہے

خاندان راج مرہٹا پیشوا یعنے سلطنت پونا

اس خاندان کا بانی سیواجی مرہٹا تہا جسنے سترہ برس کی عمر مین قزاقی و رہزنی کرکے جمعیت
حاصل کی اور اکثر اضلاع کوکن پرجہ دکن کے ملک مین ہے قابض ہوگیا وہ [illegible] مین
اوسکا بیٹا سنبہاجی جانشین ہوا اوسکو شاہ اورنگزیب عالمگیر نے بادشاہی فوج قید کر
لیا اور اوسکے فرزند ساہوجی کو قید مین رکہا مگر بہی اوسکی فوجکے افسرکو جو قوم مرہٹا
مختلف سردارون کے شاہی علاقہ مین حملہ اور غارت کرتے رہے اور اپنے آپکو دولتمند بنالیا

پہاڑی ریاستون مین یہہ ایک قدیمی ریاست ہے اسکے شمال کو علاقہ کلو مشرق مین کہار سین
جنوب کو بلس وہان مغرب مین بہوگی وتہوگ ہے طول اسکا شمال سے جنوب کو بارہ میل اور عرض شرق
سے غرب کو چہہ میل ہے بعد فتح فوج گورکہے یہہ علاقہ بہی انگریزون نے قدیمی بلس کو دیدیا سنہ [illegible]ء
مین پہلا راجہ مرگیا اور ریاست اوسکے بیٹے کو ملی ✢

ریاست رائین

یہہ ایک پہاڑی ریاست قدیم خاندان کی ہے اسکی شمال کو علاقہ سکیت ہے جسکے اندر دریا بیاس
بہتا ہے مشرق و جنوب مین علاقہ بہاگل مغرب مین کہلور طول اسکا شمال سے جنوب کو اور عرض شرق سے
غرب کو چار میل آمدنی سالانہ ایکہزار روپیہ اور آبادی ایکہزار آدمی کی ہے ✢

خاندان ریاست بنارس و جونار وغیرہ

اس خاندان کی ابتدا منسارام زمیندار ساکن گنگلہ پور سے ہے جسنے خاندان چغتائی کے ضعف کے وقت
اپنی علیحدہ حکومت قائم کرلی تہی وہ سنہ [illegible]ء مین مرگیا اور بلونت سنگہ جانشین ہوا سنہ ۱۷۶۵ء مین
حکام انگریزی کی تجویز سے یہہ علاقہ ماتحت حکومت اودہ ہوگیا بلونت سنگہ سنہ [illegible]ء مین مرگیا
اور نواب اودہ نے چاہا کہ اوسکا علاقہ ضبط کرلے مگر انگریزون نے بنظر قیام خاندان چیت سنگہ اوسکے
بیٹے کو جانشین کیا اور حکم ہوا کہ راجہ بائیس لاکہہ چہیاسٹہہ ہزار ایکسو اسی روپیہ سالانہ نواب اودہ کو دیا کرے
اور اپنا سکہ جاری رکہے سنہ [illegible]ء مین یہہ تجویز ہوئی کہ راجہ پانچ لاکہہ روپیہ سالانہ تین پلٹن فوج کا
خرچ بہی ادا کیا کرے وہ روپیہ بہی راجہ نے تین سال تک ادا کیا آخر مستعد ہنگامہ پردازی ہوا
انگریزون کے دشمنون سے بہی اوسنے خط کتابت شروع کی اسواسطے راجہ پر فوج کشی ہوئی اور راجہ
سنہ [illegible]ء مین مقید ہوکر نظربندی مین رکہا گیا مگر راجہ نے ایسی چالاکی کی کہ جنگی گارد کو قتل
کرکے بہاگ گیا اور فوج جمع کرکر آمادہ جنگ و پیکار ہوا چنانچہ لڑائیون مین اوسنے شکست کہائی
آخر ناچار ہوا اور مہاراجہ سیندہیا کے پاس بہاگ کر چلا گیا اور وہان ہی رہا اور اوسی مقام پر
سنہ [illegible]ء مین مرگیا اوسکی بیدخلی کے بعد اوسکا علاقہ اوسکے برادرزادہ راجہ مہیپ نراین

پہاڑی ریاستوں مین یہہ بہی قدیمی ریاست ہے سنہ ۱۸۱۵ء مین جب فوج گورکہیہ کو سرکار انگریزی نے پہاڑ سے نکالا تو ٹہاکر کرم سنگہ نام رئیس علاقہ بجال کا جب مر گیا تو اوسکا بہائی ٹہاکر دہو نام کہ ہمنام متوفی کے اوس وقت سے کار پرداز تہا جانشین ہوا سنہ [illegible] مین جو بہو کے برادرزادے رنجیت سنگہ نے دعوی ریاست کا کیا اور بہت لوگ اپنے حامی بنا لیے بعد رد و بدل سوال و جواب کے جو بہو کو حکم ہوا کہ اپنے بیٹے سیام کے نام یہہ علاقہ کر دیوے چونکہ سیام کو لیاقت ریاست کی نہ تہی اسواسطے سنہ [illegible] مین گورنمنٹ نے حکم دیا کہ سیام کو برخاست اور علاقہ ریاست جوبل کے شامل کر دیا جاوے سنہ ۱۸۴۳ء مین گورنمنٹ نے دعوی رنجیت سنگہ کا منظور کیا اور علاقہ دوام کے لیے اوسکو مل گیا اس ریاست کی سالانہ آمدنی دو ہزار پانسو روپیہ اور مردم شماری تین ہزار نو سو لی اور خراج انگریزی دو سو اسی روپیہ ہے -

خاندان ریاست کنیار

پہاڑی ریاستون مین یہہ ایک چہوٹی سی ریاست ہے اس کے شمال مغرب مین بہاگل اور تین طرف نیر علاقہ پٹیالہ ہے طول اسکا پانچ میل عرض تین میل کل سطح پندرہ میل مربع ہے آمدنی سالانہ تین ہزار روپیہ آبادی دو ہزار تین سو چہہ نفری کی خراج انگریزی ایکسو روپیہ رئیس حال کا نام کشن چند ہے جو کہ موروثی ریاست پر قابض ہے *

خاندان ریاست منگل

یہہ ریاست پہلے ریاست کہلور کے تابع تہی سنہ ۱۸۱۵ء مین بوقت اخراج گورکہا انگریزی کے تحت آگئی آمدنی اس کی ایکہزار روپیہ سالانہ آبادی نو سو ستر نفری بہتر روپیہ خراج انگریز ٹہاکر جیت سنگہ کا خاندان قدیمی راجپوت ہے رئیس حال ہے *

خاندان ریاست درکوٹی

یہہ چہوٹی سی ریاست پہاڑی ریاستوں مین ہے اس کے شرق کو علاقہ بہا اور تین طرف علاقہ ضلع کوٹ کہائی کل سطح اسکا ساڑہی پانچ میل آمدنی اسکی پانسو روپیہ سال اور آبادی چہہ سو بانوے نفری کی خراج انگریزی کچہہ مقرر نہیں ہے پہلے یہہ علاقہ سنہ ۱۸۱۵ء مین ٹہاکر

آبادی دو ہزار آٹھہ سو تیرہ نفری کی اور سات آبادیان ہین ۱۸۰۳ء مین جب سرکار
انگریزی نے گورکہیون کو اس پہاڑ سے نکالا تو رانا گوبردہن وارث اس ریاست کا خورد سال
تہا اوسکے نام یہہ علاقہ واگذار ہوا اور سات سو بیس روپیہ خراج قرار پائی چونکہ ۱۸۰۳ء کو مفسدہ
مین یہہ رانا خدمتگذار رہا تو رقم خراج کی کم ہوکر تین سو ساٹھہ روپیہ باقی رہ گئی

خاندان ریاست بگہاٹ

ستلج کے پار کی ریاستون مین یہہ ایک قدیمی ومشہور ریاست ہے اسکے شمال کو علاقہ پٹیالہ
شرق کو ریاست کیونتھل جنوب شرق وجنوب کو بہی علاقہ پٹیالہ غرب کو بیجا و کوٹہار و سپاٹو
ہی طول اسکا جنوب شرق سی شمال غرب کو نو میل و عرض چہہ میل کل سطح تیس میل مربع ہی چونکہ
بوقت مہم گورکہے اس ریاست کے رانا نے سرکار انگریزی کے ساتھہ کچہہ اتحاد ظاہر نہ کیا اسواسطے
بعد اخراج گورکہیان کے تین حصے اس ریاست کے ضبط ہوکر راجہ پٹیالہ کے پاس ایک لاکہہ تین ہزار [illegible]
کو فروخت ہوئے باقی ایک حصہ رانا مہندر سنگہہ کی نام واگذار ہوا ۱۸۳۹ء مین راجہ مہندر سنگہہ بے اولاد
مرگیا اسلئے کل علاقہ سرکار مین ضبط ہوگیا اور مبلغ ایکہزار دو سو بیاسی روپیہ پنشن رانا کے
وابستگان کے لئے قرار پائی گو کہ مہاراجہ پٹیالہ قیمت اس علاقہ کی بہی ایک لاکہہ پچاس ہزار [illegible]
دیتا تہا مگر اوسکو نہ ملا اور آبادی کے واسطے جا بجا تقسیم ہوا اور کچہہ حصہ انگریزی چہاونی کے
نیچے آگیا اوسوقت رانا کی وارثون نے اس ریاست کے حصول کے لیے ولایت مین دعوی [illegible]
لیا وہان سے لارڈ النبرا صاحب گورنر جنرل بہادر سے کیفیت طلب ہوئی بعد گذرنے کیفیت [illegible]
یہہ علاقہ رانا متوفی کے بہائی سجی سنگہہ کے نام واگذار ہوا اوسوقت چہاونی کسولی بہی [illegible]
ہو چکی تہی اگرچہ رانا راضی تہا کہ وہ زمین سرکار اپنے قبضہ مین رکہے مگر سرکار سے [illegible]
دی گئی ۱۸۴۹ء مین رانا سجی سنگہہ بہی لاولد مرگیا اور یہہ علاقہ دوسری مرتبہ ضبط [illegible]
۱۸۶۱ء مین دوبارہ منظوری اس علاقہ کی نام رانا امید سنگہہ کے ہوئی ابہی [illegible]
نہین ہوا تہا کہ وہ بہی مرگیا اور اوسکی درخواست کے بموجب جو اوس نے اپنے آخری [illegible]

ہوا رئیس اس خاندان کا بڑے خاندان راجپوت سے ہے اور آمدنی علاقہ کی سات ہزار روپیہ سالانہ ہے

خاندان ریاست بہجی

یہہ ایک پہاڑی ریاست کوہ ہمالہ کی ریاستوں میں ہے اسکی شمال کو علاقہ سکیت ہے اور دونوں علاقوں کے درمیان دریاے ستلج بہتا ہے مشرق میں ریاست کوٹکہائی جنوب میں علاقہ کوٹی و دہامی اور علاقہ پٹیالہ کا غرب کیطرف بہاگل علاقہ اسکا طول میں شرق سے غرب کو بیس میل اور عرض میں جنوب سے شمال کو سات میل کل سطح ستر میل مربع ہے یہہ ایک لمبا ٹکڑا زمین کا ستلج کے بائیں کنارے پر پہیلا ہوا ہے یہہ ریاست بہی بارہ ٹہکرائی کی ریاستوں میں تہی جو گورکہیوں کے حملے سے پہلے دریائے ٹونس اور ستلج کے درمیان خود مختار تہیں جب سرکار انگریزی نے گورکہیوں کو اس پہاڑ سے نکالا تو یہہ علاقہ راجہ رودر پال راجپوت کے نام بحال فرمایا جو ۱۸۴۲ع میں مر گیا اوسکے بعد اوسکا بیٹا بہادر سنگہ جانشین ہوا جو موجود ہے آمدنی اس ریاست کی سترہ ہزار روپیہ سالانہ اور خراج انگریزی ایک ہزار چار سو چالیس روپیہ ہے اور آبادی نو ہزار نفری کی اور کل علاقہ ریاست کا دس پرگنوں میں منقسم ہے ۔

خاندان ریاست کوٹہار

یہہ ایک قطعہ ہی ریاست کوہی ریاستوں میں ہے مشرق کیطرف اسکے کوہ سباتو اور باقی طرفوں میں ریاست مہلوگ اور یہی اوسکا علاقہ ہے علاقہ اسکا پانچ میل لمبا اور تین میل چوڑا ہے ۱۸۱۵ع میں بعد فتح اس پہاڑ کے انگریزوں نے یہہ علاقہ رانا بہوپ سنگہ کے نام واگذار کیا اور ایک ہزار روپیہ سالانہ خراج مقرر فرمایا اب اوسکی جگہہ بیٹا اوسکا جگت سنگہ جانشین ہے آمدنی اس علاقہ کی پانچ ہزار روپیہ سالانہ اور آبادی تین ہزار نو سو نوے نفری کی ہے ۔

خاندان ریاست دہامی

اس پہاڑی ریاست کے شمال کو علاقہ بہجی کے شرق اور جنوب کو علاقہ پٹیالہ غرب میں بہاگل ہے طول اسکا چہہ میل عرض نصف عرض کل سطح چہبیس میل ہے آمدنی ریاست کی چار ہزار روپیہ

اوس نے نہ لی اور ریاست کے چھوڑنے پر بہت پچھتایا اور درخواست اس امر کی کی کہ کسیطرح دوبارہ
اوسکو یہہ علاقہ ملجائے بہت سے سوال و جواب اور رد و بدل کے بعد ۱۸۴۲ء میں گورنمنٹ نے بہ منظور
کیا کہ علاقہ راجہ کو واپس کیا جاوے ہنوز یہہ تجویز ظہور میں نہیں آئی تہی کہ راجہ اوسی سال میں مر گیا
اور حکم ہوا کہ ریاست اب اوسکے نابالغ بیٹے ٹیکا کرم چند کو دیجاوے اور راجہ کے بالغ ہونے تک
ریاست کا انتظام سرکار انگریزی کے متعلق رہے ۱۸۶۲ء میں راجہ کرم چند بالغ ہوا اور کامل اختیارات
ریاست کا اوسکو ملا کہ اب تک اوسکے قبض و تصرف میں ہے اس راجہ کا قدیمی خاندان قوم راجپوت سے
ہے مبلغ دو ہزار پانسو روپیہ اس ریاست سے گورنمنٹ خراج لیتی ہے اور علاقہ اترک جو پہلے سے اس
راجہ کو گورنمنٹ نے دیا جو شامل اوسکے علاقہ کے ہے ۞

خاندان ریاست کمہارسین

یہہ ایک پہاڑی ریاست جمنا اور ستلج کے درمیانی ریاستوں میں ہے اسکے شمال میں علاقہ [illegible]
اور دو علاقوں کے درمیان دریاے ستلج جاری ہے شرق کی سمت کو ریاست کوٹ گڈھ اور انگریزی
ضلع سندوکہہ کوٹ کہائی جنوب میں بلسن غرب میں گوند ضلع متعلقہ کیونتہل میں کل سطح اراضی [illegible]
میل ہے ایک تنگ میدان بائیں کنارے ستلج کے ہے افیون اس علاقہ میں اعلیٰ قسم کی ہوتی ہے انگور
سیب ناشپاتی زردشک اخروٹ بکثرت پیدا ہوتے ہیں بانس کے درختوں کا حد و حساب نہیں
ہے تین ندیاں جاری ہیں جو کل علاقہ کو سیراب کرتی ہیں راجہ اس ریاست کا پہلے مطیع راجہ بشہر کا
تہا پہر جب اس پہاڑ پر گورکہیا فوج غالب ہوئی اور دوبارہ قبضہ اس ملک کے راجوں کا بامداد انگریزی
عمل میں آیا تو یہہ راجہ خود مختار قرار پایا اور تقرر خراج ایکہزار چار سو چالیس کے یہہ علاقہ انگریزی
کیطرف سے حوالی راجہ کہیر سنگہ کے ہوا راجہ کہیر سنگہ ۱۸۳۹ء میں لاولد مر گیا اور کل علاقہ سرکار انگریزی
کے قبضہ میں آیا چند بار کی بعد نواب گورنر جنرل بہادر نے بنظر اتحاد و خدمتگذاری راجہ متوفی
قیام خاندان کے یہہ علاقہ رانا پریم سنگہ راجہ متوفی کے رشتہ دار کو جو وارث حقیقی نہ تہا دیدیا
رقم خراج ابزاد سوکر دو ہزار روپیہ قرار پایا اوس کے مرنے کے بعد رانا ہیرا سنگہ جا[illegible]

مذکور کو پیدا ہوئی کہ وہ دو ہزار دو سو پچاس روپیہ سالیانہ اس راجہ کو بطور خراج دیا کرین ۱۸۲۳ء مین علاقہ پوتر بہی اس راجہ کو عطا ہوا
اور علاقہ [illegible] جو اسی ریاست کے علاقہ مین تہا اوس سے لیا گیا اور عوض اوسکے علاقہ دیا گیا ۱۸۵۷ء کی مفسدہ مین بہی اس ریاست کے راجہ نے
خدمات لائقہ کین اور اوسکے عوض مین دس ہزار روپیہ کا خلعت پایا آمدنی اس علاقہ کی تیس ہزار روپیہ
ہے اور مردم شماری اٹہارہ ہزار تراسی نفر ہے راجہ حال کا نام مہندر سنگہ قوم راجپوت ہے
جسکا خاندان قدیمی ہے

خاندان ریاست باگہل

یہہ ایک ریاست پہاڑ کی ریاستون مین ہے شمال کیطرف اسکے علاقہ سکیت شرق کیطرف علاقہ
بہگی و دہامی و پٹیالہ جنوب شرق کو کنیار غرب کو منڈی و [illegible] طول اسکا شمال سے جنوب کو اٹہارہ
میل اور دس میل عرض ہے کل سطح ایکسو میل ہے بارہ اسکے پرگنہ ہین اور آبادی بائیس ہزار چہہ سو پانچ
نفری کی آمدنی پینتیس ہزار روپیہ ۱۸۴۰ء مین فرمانفرما اس ریاست کا راجہ شیو سرن تہا اوسکے
بعد کشن سنگہ جانشین ہوا اب بہی یہہ علاقہ اوسی خاندان کے قبضہ مین ہے تین ہزار چہہ سو روپیہ خراج
اس سے سرکار انگریزی لیتی ہے

خاندان ریاست جوبل

یہہ ایک پہاڑی ریاست جنوبی کوہ ہمالہ مین واقع ہے شمال کیطرف اس کے علاقہ پنڈر و کیونتہل
و بسہر شرق کیطرف علاقہ بسہر و گڑہوال جسکے درمیان دریا پابر و ٹونس جاری ہین جنوب کو ریاست
سرمور مغرب مین سرمور علاقہ ریاست بلسن کل سطح تین سو تیس میل مربع ہے قصبہ دیوارہ اسکا دارالریاست
ہے آمدنی کل ریاست کی اٹہارہ ہزار روپیہ سالانہ اور آبادی سترہ ہزار دو سو سترہ نفری کی تین سو
سپاہی فوج کے ہین ۱۸۰۴ء مین یہہ علاقہ بہی گورکہیون نے لے لیا اور راجہ پورن سنگہ اس ریاست سے
بیدخل ہوا ۱۸۱۵ء مین انگریزون کی مدد سے دوبارا بحالی اوس راجہ کی اس ریاست پر ہوئی چونکہ
اوس سے انتظام ریاست کا نہو سکا اسواسطی ۱۸۳۲ء مین اوس نے ریاست سے استعفا دیا اور علاقہ سرکار کے
حوالے کر دیا اور گورنمنٹ انگریزی کے حکم سے چار ہزار چار سو روپیہ نقد پنشن اوسکی مقرر ہوئی مگر

مدد کرتا ہے اس ریاست مین بڑے قصبے بلاسپور کہلور نندپور کموال ہین اور خاص
کہلور ریاست گاہ ہے ٭

خاندان ریاست ہنڈور عرف مالاگڑھ

یہہ ایک ریاست کوہستان ہمالہ کے جنوب مغرب کی گہاٹیون مین واقع ہے اسکی شمال کو کہلور شرق کو
بہاگل و مہلوگ جنوب مغرب مین علاقہ سرہند کل سطح اسکا دو سو تینتیس میل مربع ہے اور اونچاس
ہزار ایک سو اٹھہتر مردم شماری آمدنی ساٹھ ہزار روپیہ ہے علاقہ اسکا آباد و سرسبز و زرخیز ہے بہت
سے چشمے اور چھوٹی ندیان اوس مین جاری ہین دریاے ستلج و لوندہ و کالاکن و بابا وہ وغیرہ اسکو
سیراب کرتے ہین آم آڑو سیب انگور توت زرد آلو خمانی رس بہری اشٹا ور می غیرہ طرح طرح کے
میوے یہان پیدا ہوتے ہین کل علاقہ مین ایکسو چھپن گانون ہین ۱۸۰۳ء مین اس ریاست پر بہی فوج گورکہہ
قابض ہوئی اور ۱۸۱۵ء مین بامداد صاحبان انگریز کے یہہ رود بیدخل ہوئے اور راجہ رام سنگہ کو دوبارہ
انگریزون نے اس علاقہ پر قائم کیا اوسکے بعد راجہ جگی سنگہ اوسکا بیٹا جانشین ہوا ۱۸۴۹ء مین لاولد
مرگیا مگر بنظر خدمات لائقہ اس خاندان کے سرکار انگریزی نے سیان اگر سنگہ کو جو راجہ متوفی کا بیٹا
غیر منکوحہ عورت سے تہا جانشین کیا جو آجکل فرمانفرما اس ریاست کا ہے ٭

ریاست خاندان کیونتہل

یہہ ایک پہاڑی ریاست دریاے ستلج اور جمنا کی درمیان ہے شمال کیطرف اسکی کوہ شملہ و کوٹی و مد[illegible]
و تہیوک و گوند شرق مین بلسن جنوب مین سرمور و علاقہ راجہ پٹیالہ مغرب مین بگہاٹ و علاقہ پٹیالہ [illegible]
طول اسکا پندرہ میل شمال سے جنوب کو اور اسیقدر چوڑا ہے ۱۸۰۳ء مین یہہ راجہ بہی گورکہون [illegible]
حملے سے بیدخل ہوکر انگریزون سے مستدعی امداد کا ہوا ۱۸۱۵ء مین بعد اخراج گورکہون کے سرکار
انگریزی نے اسکو دوبارہ اس علاقہ مین گدی نشین کیا اور ایک حصہ اس کے علاقہ کا اس سے لیکر
مہاراجہ پٹیالہ کے پاس فروخت کرڈالا اور راجہ سے آیندہ کے لیے خراج مالگذاری معاف [illegible]
حکومت دوامی علاقہ خورد تہوگ و کوٹی و گوند کہیاری پر راجہ کو دی گئی اور سردار [illegible]

پانسو پچانوے نفری ہے اور آمدنی ایک لاکھ روپیہ کی اوس مین سے پیہ گورمنٹ انگریزی کو
کچھہ نہین دیتا مگر بوقت ضرورت اپنی فوج سے مدد دیتا ہے

خاندان ریاست کہلور المعروف بلاسپور

یہہ ایک چہوٹی سی ریاست کوہ ہمالہ کی نچلی قطارون مین واقع ہے اس کے شمال کو دریای ستلج
شرق کیطرف ریاست بہاگل جنوب مین بہی اوسی ریاست کا علاقہ مغرب کی طرف سرہند علاقہ
سرہند پہلے اس ریاست کا کچھہ حصہ جو دہنے کنارے دریای ستلج کے تہا مہاراجہ رنجیت سنگہ والی
لاہور کے قبضہ مین آگیا تہا علاقہ اس ریاست کا تمام سبز و شاداب ہے بہت سی ندیان اور نالے
اوس مین جاری ہین اور ایک بڑی جہیل کہندالو نام بہی اس مین واقع ہے اس ریاست کے
رئیس کا پہلے بڑا علاقہ تہا مگر جب مہاراجہ رنجیت سنگہ نے اسپر یورش کی اور بہت سا علاقہ اوسکا
سے چہین لیا تو طاقت اس کی بہت کم ہوگئی تو بہی اس نے ستلج کے بائین کنارے پر کچھہ علاقہ
اپنا بڑہا لیا اور بارہ ریاستین اور جمع ایک لاکھ چہتیس ہزار روپیہ کے اسکے مطیع ہوگئین
۱۸۱۰ء مین امر سنگہ تہاپہ سپہ سالار فوج گورکہہ نے نیپال سے آکر اسکا کل علاقہ چہین لیا بعد بیدخلی
کے راجہ جگت سنگہ اس ریاست کے رئیس نے بشمول اور راجون کے سرکار انگریزی سے مدد طلب کی
اور فوج انگریزی اس علاقہ مین داخل ہوئی امر سنگہ اوس وقت قلعہ مالون مین محصور ہوا آخر جب گورکہیہ
فوج اس علاقہ سے نکل گئی تو علاقہ دوبارہ راجہ جگت سنگہ کو عطا ہوا اوسکے بعد اوسکا پوتا مہر چند
جانشین ہوا ۱۸۴۶ء مین جب سرکار انگریزی نے پنجاب کو فتح کیا تو وہ علاقہ اس راجہ کا جو دہنے
کنارے دریای ستلج کے سرکار لاہور کے قبضہ مین تہا گورمنٹ کے حکم سے اس راجہ کے حوالے
ہوا راجہ حال ہیرا چند نام ہے اس نے ۱۸۵۷ء کی مفسدہ مین اپنی خدمات سے گورمنٹ کو خوش
کیا اور پانچہزار روپیہ کا خلعت پایا آمدنی اس علاقہ کی قریب پچہتر ہزار سالانہ کے ہے اور بانسٹہ
چہیاسٹہ ہزار آٹہہ سو اڑتالیس نفری سپاہی پلٹن کی سات ضرب توپ کی ہے چار سو سپاہی
رئیس کے گہر کا نوکر ہے خراج اس سے سرکار انگریزی کچھہ نہین لیتی مگر حسب ضرورت فوج سے

اور آمدنی سالانہ بھی ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ ہے اوس مین سے مالگذاری سرکار انگریزی کی
دس ہزار روپیہ ہے ؁

خاندان ریاست سیبہ

علاقہ دون کے شمال دریای بیاس کے کنارے اس ریاست کا علاقہ تمام پہاڑ ناہموار دشوار گذار جنگل
غدار و ویرانہ پُرخار ہے رہنے والے اس کے عموماً راجپوت ہلیلہ کا جنگل اس علاقہ مین بہت ہے اور ادویات
کریانہ بھی بہت پیدا ہوتی ہین اور خوشبودار پہول بکثرت عطر سیبہ کا تحفہ مشہور ہے بانی اس قلعہ بھی ریاست
کا پہلے راجہ پرنس چند کٹوچ کی اولاد مین سے راجہ سری چند تہا جس نے اپنے بہائی گیان چند راجہ
گلہر سے ناراض ہوکر یہ جنگل آباد کیا اور اپنی ریاست الگ قایم کی اوس کے بعد بھی چند سے ایک چند
تک کئی پشتین برابر راج کرتی رہین جب نانک چند کے دو بیٹے ہوئے بڑا بیٹا انوکہیپ چند تو باپ کی
گدی کا مالک بنا اور دوسرے بیٹے ملکوٹ چند پرفی دانا پور کا مالک علیحدہ کرکے راج اپنا علیحدہ قایم
کیا پہر انوکہیپ چند کے رکا بیٹا اجی چند پہر اجی چند سے پرتہی چند تک آٹہہ راجے علے الاتصال حکومت
کرتے رہے پرتہی چند نے اورنگزیب عالمگیر کی اطاعت قبول کی بعد اوس کے امیر سنگہ پہر جسونت سنگہ
پہر بہاؤ سنگہ پہر مادہو سنگہ پہر شیو سنگہ پہر گوبند سنگہ برابر حکومت کرتے چلے آئے گوبند سنگہ نے رنجیت سنگہ
کی اطاعت قبول کی اوس کے پیچہے راجہ رام سنگہ جاگیردار و مجسٹریٹ بہادر قابض و متصرف ہوا اور
جمع اس علاقہ کی بیس ہزار روپیہ تک ہے ؁

خاندان ریاست گلہر

یہہ ریاست کانگڑہ سے جنوب دریای بان گنگا اور بیاس کے کنارے پر واقع ہے مورث اعلے اس خاندان کا
کا راجہ سنگہہ چند کٹوچ تہا اوسکے دو بیٹے ہوئے ایک کرم چند دوسرا برش چند کرم چند اپنے
باپ کی جگہہ جانشین ہوا جسکا راج اسی پہاڑ کے بلند علاقہ مین تہا اور برش چند دوسرا بیٹا
محروم الریاست ہو کر گلہر مین آیا اور شہر ہری پور آباد کرکے اپنی علیحدہ حکومت قایم کری برش
چند کا بیٹا گنی چند اوسکا بیٹا اودھان چند اوسکا بیٹا سورن چند ہوا سورن چند کے

ریاست خاندان سوکیت

یہہ خاندان بہی ہم جدی خاندان منڈی کاہے اور ریاست ...
ریاست کا باون میل لمبا اور بیس میل چوڑا ہے اور کل سطح چار سو بیس ...
ہزار پانسو باون آدمی کی مردم شماری ہے اور اسی ہزار روپیہ ...
مین یہہ ریاست بہی اور کوہی ریاستون کے ساتہہ بعد ضبطی ملک ...
اطاعت مین آئی اور راجہ اگر سین اپنی ریاست پر بحال و برقرار ...

خاندان ریاست چنبہ

کوہستان شمالی پنجاب مین یہہ ایک نامی گرامی ریاست ہے حکومت
مین زمانہ قدیم سے چلی آتی ہے مہاراجہ رنجیت سنگہ کی عملداری ...
حکومت مین بہت سا علاقہ تہا مگر رنجیت سنگہ نے بہت سا ملک ...
متعلق کرلیا جو بعد ضبطی سلطنت لاہور کے صاحبان انگریز نے مہا...
کشمیر کے پاس فروخت کرڈالا باقی علاقہ جواب رئیس چنبہ کی ماتحت ...
کیا سری سنگہ کی وفات کے بعد اب فرمانفرما اس پہاڑ کا راجہ گوپال
سوچیت سنگہ دوسرا بہائی اوسکا جو دعویدار ریاست کا ہوا ...
نہ کیا طول اس ریاست کا لاحل سے کشتوار تک تخمیناً دو سو میل ...
اسی کوس کل سطح اسکا تین ہزار دو سو سولہ میل مربع شمار مین آ...
لاحل و کلو جنوب کی سمت کو نورپور و کانگڑہ مغرب کی سمت ...
کشتوار و بہدرواہ مین مگر یہہ تمام علاقہ سرد و زرخیز ہے سرد...
برف کے تمام علاقہ سفید نظر آتا ہے بہار کے موسم مین وہ بہار ...
وادون کو باغ بہشت یاد آتا ہے مردم شماری اس ریاست کی ایک ...

بیٹے کے قبضہ مین ہے ۔

خاندان ریاست منڈی

دوابہ بست جالندہر کی پہاڑی ریاستون مین یہہ ایک مشہور ریاست ہے پہلے پہل شہر منڈی
راجہ کرک سین نے آباد کیا جو سکیت کے راجون مین ایک سے جم کا بیٹا تہا اوس نے یہان آکر اپنی
الگ ریاست قایم کی اور شہر کی آبادی کی بنا ڈالی چونکہ کرک سین نے سب سے اول یہان آکر اپنا
محل اور دار الحکومت بنایا اور پہاڑی زبان مین منڈی راجہ کی محل کو کہتے ہین اسلیے یہہ شہر
بہی منڈی کے نام سے مشہور ہوا راجہ کرک سین کے وقت سے شب جوالا سین کے عہد تک تیس
پشت بپشت یہان راج کرتے آئے جوالا سین کی بعد شمشیر سین پہر السری سین اوسکا بیٹا اور
ظالم سین اسیری سین کے بہائی نے حکومت پائی اوس کے عہد مین رنجیت سنگہ کی حکومت نے
یہان دخل پایا اور پے در پے نذرانے لینے اور تکلیفین دینی شروع ہوئین ظالم سین کے بعد بلبیر
کنیز زادی نے بڑا بہاری نذرانہ سرکار لاہور کو دیکر گدی حاصل کی مگر پہر بہی نذرانے دیتے دیتے
تنگ آگیا اور ریاست مفلس ہو گئی رنجیت سنگہ کی وفات کے بعد کنور نونہال سنگہ نے بسبب عدم وصول
نذرانے کے منڈی پر فوج کشی کی اور بلبیر سین محبوس ہو کر قلعہ گوبند گڈہ مین بہیجا گیا چند
سال محبوس رہا جب مہاراجہ شیر سنگہ کا وقت آیا تو اوسکو سرفرازی ہوئی اور دوبارہ اپنے
علاقہ پر مامور ہوا کچہہ نوکری اوسکے ذمہ قرار پائی بعد اختتام سلطنت سکہی کے جب ضلع
انگریزی دوابہ بست جالندہر مین ہوا تو گورنمنٹ انگریزی نے بہی ایک لاکہہ روپیہ سالانہ نذرانہ
اس ریاست پر مقرر کیا اور ریاست بدستور بحال و برقرار رکہی ۱۸۵۱ء مین بلبیر سنگہ مر گیا اور اوسکا
بیٹا خورد سال اور بجی سین باقی رہا گورنمنٹ نے اوسکو گدی نشین کیا اور انتظام ریاست کا
ذمہ پر لیا صاحب کمشنر بہادر قسمت جالندہر مہتمم مقرر ہوئے اور وزیر گوسائون کا کاربردار ریاست
کا قرار پایا ۱۸۶۶ء مین راجہ منڈی بحد بلوغ پہونچا اور اختیارات ریاست کے اوسکو عطا ہوئے
رقبہ اس ریاست کا ایک ہزار اسی میل مربع آبادی ایک لاکہہ اونتالیس ہزار دو سو انسٹہ نفری

شمال کی طرف جنبہ کی ریاست کا علاقہ اور کچھ غرب و جنوب کی سمت کو علاقہ منڈی اور جنوب و شرقی کی
جانب علاقہ حکومت سیبہ واقع ہے اور تمام ملک کوہستان و دشوار گذار و ویرانہ و جنگل بکثرت ہے
ہیں اس جنگل کے مشکل ہونے مین سلطنت اس خاندان کی قدیمی چلی آتی ہے اور مختصر حال اسکا
یہ ہے کہ اول راجگان دکن سے ایک چھتری راجہ بوند بیرپال نام کسی تقریب سے اس پہاڑ مین آیا
اور ریاست قائم کی اوسکے بعد راجہ کیلاس پال کے عہد تک اونہتر راجے پشت بہ پشت اس پہاڑ کی حکومت
کرتے رہے مگر ایک ہی علاقہ وزیری رتیاعت رہی علاقہ کیلاس پال کے بعد اوسکے بیٹے سدا سنگہ نے ریاست
پائی اور اوس نے اپنا علاقہ بڑھایا اور سوائے علاقہ وزیری کے اور چھہ علاقے سلراج کے اپنے قبضے مین کیے
بعد اوسکے تین پشت تک اوسیقدر علاقہ رہا جب چوتھا جانشین پرتھی سنگہ راجہ ہوا تو اوس نے
ایک اور پرگنہ سرلج کا فتح کرلیا اوسکے بعد کلیان سنگہ بہر جگت سنگہ نے حکومت پائی اوس نے پانچ
تعلقے سراج کے اور لئے اوسکے بعد پرتھی سنگہ ثانی راجہ بنا اوس نے کل علاقہ سراج کا اپنے قبضہ مین کرلیا
اور بہی تسلط اپنا بڑھایا یعنی دریای ستلج سے اترکر کوٹ گڑہ پر متسلط ہوا بعد اوسکے چار پشت تک
ریاست اوسیقدر قائم رہی جب پانچوان جانشین بکرمان سنگہ رئیس بنا تو اوسکے عہد مین
چہارم حصہ منڈی کے راجہ نے اوس سے چھین لیا علاقہ کوٹ گڑہ بھی اوس سے نکل گیا بعد اوسکے
جیت سنگہ نے گدی پائی اوسکے وقت ۱۸۹۶ بکرمی مین لاہور کی سکھی فوج مرگ مفاجات کی
طرح اوسکے سر پر جا پہونچی اور کل ملک و مال و خزانہ راجہ کا لوٹ لیا تمام علاقہ کلو کا ضبط ہو
شامل سرکار لاہور کے ہوا اس غم و غصہ مین راجہ جیت سنگہ بیمار ہوکر مرگیا وارث بہی اوسکا باقی نہ
رہا جب مہاراجہ شیر سنگہ انہین ایام مین لاہور کے راج پر بیٹھا تو اوس نے بلحاظ قدامت
وسفارش سردار لہنا سنگہ ناظم کوہستان جیت سنگہ راجہ متوفی کے چچا مسمی ٹھاکر سنگہ کو راجہ بنا
علاقہ وزیری اور جو ہور ولی ورثہ اس خاندان کا تھا اوسکو عطا کیا اور باقی تمام علاقہ
کرلیے جب سنہ [illegible] مین بعد فتح پنجاب یہہ علاقہ صاحبان انگریز کی ماتحتی مین آیا تو حکام انگریز
ہی بعد تقرر بارہ ہزار روپیہ خراج کے علاقہ بدستور ٹھاکر سنگہ کی تحویل مین رکھا کہ اب ا

شادی کی اور فتح چند سنیسار چند کے بہائی کو راج گیر کا قلعہ جاگیر مین دیکر راجگی کا خطاب عطا کیا
اور راجا اودہ چند سمت [illegible] بکرمی مین بمقام ہردوار مرگیا رنبیر چند و پرمودہ چند اوسکے
دو بیٹے باقی رہے اونہون نے اپنی حقرسی کے لئے بحضور نواب گورنر جنرل بہادر درخواست
کی اور بذریعہ بڈ صاحب رزیڈنٹ بہادر کے اون کی سفارش دربار لاہور مین ہوئی رنجیت
سنگہ نے انگریزون کے کہنے کے موجب علاقہ سوہی محال جمعی پنجاہ ہزار روپیہ اونکو دیا اور اودہ
چند کے بڑے بیٹے رنبیر چند کو راجگی کا خطاب عطا کیا اور وہ علاقہ اونکی جاگیر مین مہاراجہ
دلیپ سنگہ کی عہد تک قایم رہا پہر جب بعد فتح پنجاب دوابہ بست جالندہر انگریزی علاقہ کے
متعلق ہوگیا تو یہہ ریاست بہی ماتحت صاحبان انگریز کے ہوگئی اور سمت [illegible] مین رنبیر چند
فوت ہوگیا اور بحکم مسٹر کار نک صاحب کمشنر کانگڑہ کے پرمودہ چند اوسکا بہائی جانشین
ہوا مگر اوسی سال مین جب سکہون کی فوج انگریزون کے برخلاف گجرات وغیرہ مین جمع
ہوئی تو پرمودہ چند نے بہی سرکشی کی اور مسٹر بارنس صاحب کے ساتہہ جنگ کر کر قید ہوا
اور بحالت قید المورہ کو بہیجا گیا اور وہان بہی بحالت قید سنہ [illegible] بکرمی مین مرگیا یہہ علاقہ
تو اسطرح ضبط سرکار ہوا اور دوسرے خاندان فتح چند کا یہہ حال ہوا کہ فتح چند کے مرنے
کے بعد لال چند اوسکا بیٹا جانشین ہوا جب وہ مرا تو تین بیٹے پرتاب چند وغیرہ وارث
چہوڑے اونکی نسبت گورنمنٹ کا حکم نافذ ہوا کہ فتح چند کی ریاست تینون بہائیون کو تقسیم
کردی جائے مگر پرتاب چند نے اپنے بہائیون کو راضی کرکے سب کیطرف سے یہہ درخواست
دی کہ ہماری جاگیر تقسیم نہو وہ درخواست منظور ہوگئی اور سمت [illegible] مین خطاب راجگی
کا پرتاب چند کو ملا مگر تقسیم کا حکم بدستور قایم رہا ٭

خاندان ریاست کوہ کلو

یہہ علاقہ ہندوستان کے ملک کی کوہ شمالی کانگڑہ سے شرق کیطرف سرکار انگریزی
کے اخیر حد حکومت کے اوپر واقع ہے شرقی حد اسکی چینی تاتار کے ساتہہ ملتی ہے اور غرب اوسکے

نیپال کی خدمت مین روانہ کی اور لکھا کہ اگر اسوقت مہاراج کی فوج اس پہاڑ پر آئیگی توکوہ
جمون و کشمیر تک سلط مہاراج کا ہوجائیگا رن بہادر نے باوجود اسقدر بعد مسافت کے ایک ہزار
فوج بافسری بہمی سنگہ تہاپہ کی امیر کوہ امور کی فوج گورکہیہ نے پہلے کل ریاستون کو جو مابین
دریای جمن و ستلج تہین فتح کیا پہر ستلج سی اوتر کر داخل علاقہ کانگڑے کے ہوئی اوسوقت راجہ
سینسار چند نے کل پہاڑی راجون کو اپنی مدد پر بلایا اور لشکر جمع کر کر گورکہیون کا راستہ
روک لیا مگر عند المقابلہ سب سے پہلے راجون کی فوج بہاگ گئی اور راجہ سینسار چند شکست کہا کر
قلعہ کانگڑہ مین محصور ہوا چار سال تک برابر گورکہیون نے قلعہ کا محاصرہ رکہا اور تمام
علاقہ راجہ سینسار چند کا اونہون نے لوٹ کر اجاڑ دیا آخر جب راجہ سینسار چند تنگ آیا تو
مہاراجہ رنجیت سنگہ والی لاہور سے مدد طلب کی اور لکھا کہ اگر تم گورکہیون کا لشکر میرے
علاقہ سے نکالدو تو قلعہ کانگڑہ آپ کی نذر کردونگا بشرطیکہ میرے اور علاقہ سے مزاحمت نہو
رنجیت سنگہ نے یہ درخواست منظور کی اور فوج لیکر کانگڑے جا پہونچا چونکہ اوسوقت گورکہیون
کی فوج بہی بسبب نملنے رسد کے تنگ تہے علاوہ اوسکے اون کی فوج مین بیماری اور وبا
پہیل گئی تہی اونہون نے رنجیت سنگہ کے آتے ہی محاصرہ چہوڑ دیا اور بار برداری کا سامان
رنجیت سنگہ سے لیکر ستلج پار اتر گئے اون کے جانے کے بعد قلعہ کانگڑہ پر رنجیت سنگہ نے قبضہ کیا
اور اپنے عہد کے برخلاف راجہ سینسار چند کے کل علاقہ مین اپنی کاردار بہیج دیے اور کل علاقہ متعلقہ
مین سے صرف تعلقہ نادون وکوٹلہر وغیرہ راجہ سینسار چند کے گذارہ کے لیے چہوڑ رکہے ان تعلقات
کے بعد راجہ سینسار چند چند سال زندہ رہا آخر [illegible] بکرمی مین مرگیا اور انرود چند اوسکا
نادون مین جانشین ہوا مگر رنجیت سنگہ کے تشدد اور فتح چند اپنے چچا کے نفاق سے تنگ آ کر
ترک ریاست کرکے انگریزی علاقہ مین جا بیٹہا اوسکے جانے کے بعد مہاراجہ رنجیت سنگہ نے
چند راجہ سینسار چند کے دوسرے بیٹے کو جو رانی گدن کے پیٹ سے تہا راجگی کا خطاب
جانشین کیا اور خود نادون جاکر راجہ جودہ بیر کی دو بہنون سے جو نہایت خوبصورت

راجہ کے ملک کہلور کا بھیم چند کے بعد ہتیغ چند جانشین ہوا اسکے وقت رام گدہیہ مثل کے سکھہ پہاڑ پر حملہ
آور ہوئے راجہ نے بڑی چستی سے اونکا مقابلہ کیا اور اون کو شکست دی پہر راجہ جموں کے ساتہہ
معرکہ آرا ہوا اوس مین بہی فتحیاب رہا جب وہ مرگیا تو راجہ سینسار چند اوسکا بیٹا دس سال کی
عمر مین گدی نشین ہوا اور بارہ برس کی عمر مین اوس نے کلو والی راجہ کے ساتہہ جنگ کیا اور اوسکو
اپنی اطاعت مین لیا پہر پہاڑ سے اترکر دوابہ بست کے میدان کو آیا اور علاقجات ہوشیارپور و
بجواڑہ وغیرہ سکہون سے چہین لیا بجواڑہ مین اوس نے ایک قلعہ بہی تعمیر کیا پہر قلعہ کانگڑہ کے
لینے پر مستعد ہوا اوسوقت کانگڑہ کے قلعہ مین نواب سیف علیخان بادشاہی قلعدار قابض تہا
اور قلعے کے پاس پاس کے علاقہ پر اوسکے بطور خود مختار حکومت تہی بلکہ اوسکو ایک فقیر مجذوب کی
زبانی بشارت ہو چکی تہی کہ جب تک تو زندہ رہیگا تیری حکومت قلعہ مین رہیگی راجہ سینسار چند
نے کئی سال تک قلعہ کا محاصرہ رکہا مگر سیف علیخان مغلوب نہوا آخر اوسی محاصرہ مین سیف علیخان
مرگیا اور جیون بیگ خان اوسکے بیٹے نے قلعہ چہوڑ دیا چونکہ اوسوقت سردار جے سنگہ کہنیہ
جو سکہون کے بارہ مثلون مین بڑا سردار تہا حسب طلب راجہ سینسار چند کی اوسکی مدد کو گیا ہوا تہا
جیون بیگ کے نکلتے ہی جے سنگہ قلعہ پر قابض ہو گیا جب راجہ سینسار چند نے یہہ بیوفائی جے سنگہ
کی دیکہی ناچار قلعہ اوسکے پاس چہوڑ کر اپنے علاقہ کو چلا گیا چند سال کے بعد سردار مہان سنگہ
مہاراجہ رنجیت سنگہ کے باپ اور راجہ سینسار چند نے آپس مین اتفاق کیا اور چاہا کہ آپسمین
ملکر قلعہ کانگڑہ علاقہ مقبوضہ جے سنگہ سے لین اس ارادہ پر فوج سکہی و کوہستانی
جمع ہوئی ابہی نوبت بجنگ نہین پہونچی تہی کہ جے سنگہ نے خوف کہا کر قلعہ کانگڑہ راجہ
سینسار چند کے حوالے کر دیا اور مہان سنگہ کے بیٹے رنجیت سنگہ کے ساتہہ اپنی پوتی کی نسبت
کر کر اوسکو راضی کر لیا قلعہ پر قبضہ پاتے ہی راجہ سینسار چند نے اپنا تسلط بڑہایا تمام
پہاڑی راجون کو مطیع [illegible] پہاڑی رئیسون سے بڑے بڑے نذرانے وصول کیے اس لیے
سب کے دل [illegible] اوس کے دشمن ہو گئے اور سب نے ملکر پوشیدہ عرضی مہاراجہ [illegible] بہادر کو روانہ کی

ارشاہی

غان اکبر بادشاہ سی بہاگ کر اس پہاڑ مین جا بہا رام چندنی براہ مہمان نوازی اوسکی بہت
خاطر کی چند ماہ وہ کانگڑے مین رہا پہر اوپر کے پہاڑ کو چہوڑ گیا جب اکبر بادشاہ اوسکا تعاقب چہوڑ
کر سندہ ستان کو گیا تو سکندر پہر پہاڑ سے اُتر آیا اور پنجاب مین پہونچکر دست اندازی شروع
کی اس لیے اکبر بادشاہ پہر اوسکے تعاقب پر سوار ہوا اور نور پور تک پہونچا اوسوقت راجہ رام چند نے
اکبر بادشاہ سے دوستانہ ملاقات کی رام چند کی وفات کے بعد دہرم چند دہرم چند کی بعد مانک چند
ہر جے چند پہر بدن چند اپنے اپنے عہد مین راجے ہوئے بدن چند نے اکبر بادشاہ کی فوج کے ساتھہ
جنگ کیا اور بکمال جوانمردی اپنے ملک کو اکبر کے تسلط سے بچایا اوسکے بعد تلوک چند راجہ ہوا اُسنے
بہی اکبری فوج کو شکست دی مگر دوسری لڑائی مین خود پکڑا گیا چند ماہ قید مین رہا آخر اُسنے
شہزادہ سلیم اکبر کے بیٹے کے ساتھہ سازش کی اور اوسکی سعی سے دوبارہ تاج و ملک پاکر اپنے علاقہ
مین آیا اوسکے بعد راجہ برش چند راجہ بنا اس نے مسلمانون کی اطاعت کو اپنا عار تصور کیا
اور شاہی اہلکارون کو اپنے علاقہ سے نکالدیا اس لیے جہانگیر بادشاہ اکبر کے بیٹے نے راجہ
بکراجیت اپنے ایک امیر کو اسکی تادیب کو مامور کیا مدت تک یہہ محصور ہوکر لڑتا رہا آخر راجہ کی
فوج طول محاصرہ سے تنگ آئی اور قلعہ سپرد راجہ بکراجیت کے کردیا انہین ایام مین راجہ
برش چند لاولد مرگیا شاہ جہانگیر نے بنظر قدامت اس راج کے کلیان چند برادر راجہ برش چند
کے برادرزادے کو علاقہ راجگیر جاگیر مین دیا اور خطاب راجگی کا عطا کیا اوس روز سے قلعہ
[illegible] ابتک قبضہ اور تسلط مین آگیا کلیان چند کے بعد بچی ہام جانشین ہوا مگر وہ بہی لاولد
مرگیا [illegible] اورنگزیب بادشاہ نی بہیم چند اوسکے برادر زادہ کو اوسکی علاقہ پر بحال
[illegible] عالم چند راجہ بنا اسکے عہد مین سلطنت چغتائی نہایت ضعیف
[illegible] مقرر رکہکے اپنا علاقہ بڑہا لیا جب وہ مرگیا
[illegible] آخر اوسنے تیغ چند اپنے بہائی کو [illegible] بنایا
[illegible] قلعہ فتح کیا پہر گوبند
[illegible] چند کا بہائی راجہ بنا اوسنے بیلے چند کا [illegible]

علاقہ بونڑھی و ٹھولی میں عنایت کی اور پچیس ہزار روپیہ سالانہ زر مالگذاری ریاست سے کم کیا گیا
جو جاگیر جمعی پچیس ہزار روپیہ سالانہ بنام نہال سنگہ کے علاقہ باری دوآب میں اوسکے چین حیات
واگذار تھی اور ۱۸۶۵ء میں ضبطی اسکی عمل میں آچکی تھی اب مہاراجہ رندھیر سنگہ نے درخواست
کی کہ بعوض معافی مالگذاری پچیس ہزار روپیہ سالیانہ وہ جاگیر موروثی اوسکی واگذار ہو چنانچہ
درخواست اوسکی بحضور گورنمنٹ منظور ہوئی ۱۸۶۸ء میں مہاراجہ رندھیر سنگہ بعزم سیر ولایت کے
روانہ ہوا مگر جب جہاز عدن کے قریب پہونچا بیمار ہوکر مرگیا اور اوسکے بعد اوسکا بڑا بیٹا راجہ کھڑک
سنگہ فرمانروای ریاست ہوا جواب زندہ و حیات موجود ہے - رقبہ اس ریاست کا پانسو
میل مربع ہے اور آبادی دو لاکھ بارہ ہزار سات سو گیارہ نفری جمع پانچ لاکھ ستہتر ہزار روپیہ

خاندان کٹوچ یعنے راج کانگڑہ

کانگڑہ کی سلطنت بہت بہاری اور قدیمی تھی بانی اون کی [illegible] سلطنت کے وقت راجہ کی [illegible]
راجہ سسرم چند رنجبا اور سے تمام کوہستانی علاقہ میں اپنی حکومت قایم کی ہوئی تھی اور سیا
علاقہ میں بھی کسیقدر سلطنت تھی یعنی [illegible] ہوشیارپور دولبست جالندھر اور دوآبہ باری میں تا
دریای راوی اوسکا راج تھا اسی راجہ نے قلعہ کانگڑہ جو استحکام و مضبوطی میں تمام ہندوستان کے
کے قلعوں پر فوق لیگیا تعمیر اپنا یادگار بنایا مگر جب وہ راجہ کیروان اور پانڈوان کی لڑائی
میں مارا گیا تو اوسکے بعد تا عہد سلطنت راجہ سنگہہ چند دوسرا بائیس راجہ پشت بہ پشت راج کرتے
ہوئے چلے آئے اوسکے وقت میں فیروزشاہ باربک شاہ دہلی نے کانگڑہ پر حملہ کیا چند سال تک
محاصرہ رہا آخر راجہ نے اطاعت قبول کی اور قلعہ پر بادشاہ کا دخل کرادیا بادشاہ نے قلعہ
کا نام محمد آباد رکہا اور دیوی کی مورت جو قلعہ کے اندر تھی نکالکر دہلی لیگیا اور دہلی سے
اپنی شان و شوکت کے اظہار کے لیئے کہ وہ مدینہ کیطرف بہیجا [illegible] مگر بادشاہ نے حسب الوعدہ جو
اس قلعہ کے راجہ کے [illegible] غرض نہ رکہی جب سنگہہ چند مرگیا تو راجہ کرم چند جانشین
ہوا اور اسکے وقت سے راجہ رام چند کے عہد تک چہہ جانشین ہوئے اوسکے عہد میں سلطان سکندر

خاندان ریاست کلسیا

اِس خاندان کے بزرگ بھی کلسیا علاقہ مانجہ سے آکر اس علاقہ پر قابض ہوئے جب کل رئیس علاقہ ستلج کے انگریزی حمایت مین آگئے تو سوبہا سنگہ رئیس کو بھی اطلاع دی گئی اوسنے انگریزی اطاعت مین بہت تامل کیا اسلئے اوس کے نام لکھا گیا کہ اگر وہ اور رئیسون کے ساتھہ اتفاق نہین کرتا اور متفق رنجیت سنگہ والی لاہور کے رہتا ہے تو گورنمنٹ انگریزی اوسکو دشمن تصور کریگی اور علاقہ اوسکا ضبط سرکار ہوگا آخر سوبہا سنگہ رئیس بھی مطیع گورنمنٹ کا ہوا سردار سوبہا سنگہ ماہ فروری ۱۸۵۸ع مین گیا اور اوسکا بیٹا بہیا سنگہ جانشین ہوا رقبہ اس ریاست کا ایکسو پچیس میل مربع باشندے ہزار مردم شماری آمدنی ایک لاکہہ تیس ہزار روپیہ ہے —

خاندان ریاست فریدکوٹ

علاقہ فریدکوٹ کا فریدکوٹ اور کوٹ کپورا دو حصون مین منقسم ہے جنوب و مغرب کیطرف اسکے ضلع فیروزپور واقع ہے رقبہ اسکا ایکسو تینتالیس میل مربع ہے آبادی اکیاون ہزار آدمی کی آمدنی پچہتر ہزار روپیہ رئیس اس علاقہ کا جاٹ قوم برار ہے بزرگ اسکا بہلن نام اکبر بادشاہ کے وقت ذی رتبہ ہوگیا تہا اوسکی براورزادے نے کوٹ کپورا کا قلعہ بنایا اور خود سر حاکم و نان کا ہوا مہاراجہ رنجیت سنگہ کے وقت دیوان محکم چند نے لاہور سے آکر کوٹ کپورا پر قبضہ کرلیا پہر ۱۸۴۶ع مین بعد فتح لاہور انگریزی قبضہ مین آیا مگر بعوض اون خدمات کے جو رئیس نے مہم ستلج مین کی تہین گورنمنٹ نے علاقہ کوٹ کپورا کا اسی رئیس کو بطور جاگیر دیدیا اسوقت سے رئیس اس ریاست کا راجہ وزیر سنگہ ہے اور ولیعہدی بکریان سنگہ کو ملی ہے یہ راجہ کچہہ مالگذاری سرکار انگریزی کی نہین کرتا اور نہ کچہہ فوج دیتا ہے صرف پچاس سوار ایکسو پیادہ اوسکے گہر کے نوکر ہین —

خاندان ریاست کپورتھلہ

اِس خاندان کا مورث اعلے جسا سنگہ سردار قوم سکہہ تہا جس نے کپورتہلہ سنگہ فیض اللہ پوریہ کی مثل سے مشغول رہتہ و عزت حاصل کی جب آدینہ بیگ خان ناظم دوابہ بست جالندہر مرگیا تو جسا سنگہ

رئیس اس ریاست کا ہم جدی رئیس پٹیالہ کا ہے اسکا مورث اعلے وہی پھول ہے جسکا ذکر
پٹیالہ کی ریاست کے حال مین آچکا مگر اسکی شاخ علاحدہ ہے مختصر یہ کہ پھول کا بڑا بیٹا تلوکا تھا اوسکا
بیٹا گوردت سنگہ صاحب اقبال ہوا اوس نے بوقت ضعف حکومت چغتائی کے آلا سنگہ برادر چچا زاد کے
ساتھہ ملکر بڑا علاقہ زیر حکم کر لیا اور جمعیت معقول بہم پہونچائی اوسکے مرنے کے بعد سورت سنگہ اوسکا
بیٹا بہ عہد سورت سنگہ کا بیٹا حمیر سنگہ جانشین ہوا حمیر سنگہ نے نابھہ کی آبادی کی بنیاد ڈالی قلعہ بھی پختہ
بنوایا وہ مرگیا تو جسونت سنگہ رئیس ہوا اوسکے وقت صاحب سنگہ والی پٹیالہ اور اوسکے درمیان
ایک قلعہ زمین پر تنازع برپا ہوا اور نوبت بہ جنگ پہونچی چونکہ رنجیت سنگہ والی لاہور خاندان
جیند کا دوست تھا جسونت سنگہ نے اپنا حامی سمجھکر اوسکو بلایا وہ فی الفور چڑھ آیا اور زمین متنازعہ
پر ہو نکر پٹیالہ اور جیند دونو ریاستون سے نذرانے معقول وصول کیے اور زمین متنازعہ جسونت سنگہ
کو دیکر واپس چلا گیا جسونت سنگہ کے بعد راجہ دیوندر سنگہ نے راج پایا اوسکے وقت ہنگامہ جنگ
سکھون کا گورنمنٹ انگریزی کے ساتھہ وقوع مین آیا اوسوقت دیوندر سنگہ انگریزی اطاعت
سے نکلکر سکھون کا حامی بنگیا جب اون کو شکست ہوئی اور انگریز فتحیاب رہے تو دیوندر سنگہ
کو انگریزون نے ریاست سے معزول کرکے لاہور بھیجدیا کہ اپنی زیست تک لاہور مین رہا اور پچاس
ہزار روپیہ سالانہ خرچ ریاست سے پاتا رہا اوسکی معزولی کے بعد بھرپور سنگہ اوسکا خوردسال بیٹا
گدی پر بیٹھا اور گوربخش سنگہ کو سربراہ کاری ملی چہارم علاقہ ریاست کا سوا بارہ ہزار دو سو روپیہ
کے ضبط سرکار ہوا اور ایک جزو اوسکا ... گڑھی ... پٹیالہ اور جیند کے حصص مساوی
اون کی خدمات شائستہ کے تقسیم ہوا سنہ ۱۸۵۷ع مین جب مفسدہ دہلی برپا ہوا تو اس رئیس نے
خدمات شائستہ کین اسکے عوض مین علاقہ کانٹی بلاقہ ستغبلہ نواب جھجر مین کی جمعی ایک
چہ ہزار سالانہ اس رئیس کو اور بعض نذر ... جو گورنمنٹ کے پہلے رئیس سے بوقت مفسدہ
لیا تھا ایک جزو علاقہ ... ضلع جھجر کا اس رئیس کو ملا سنہ ۱۸۶۳ع مین راجہ بھرپور سنگہ

ریاست کانجوبی رباب مہاراجہ با اختیار اپنے علاقہ مین ہین اور سید محمد حسن [illegible] زیر شریک [illegible]
مالی و ملکی مین مصروف رہتے ہین - کل رقبہ اس ریاست کا جو فی زمانا اس ریاست کی حکومت مین ہے
پانچہزار چارسو بارہ میل مربع ہے اور مردم شماری پندرہ لاکھہ چھیاسی ہزار نفری اور آمدنی سالانہ
تیس لاکھہ روپیہ کی مہاراجہ کو اختیار متبنے کرنے کا حاصل ہے اور خطاب ستار آف انڈیا یعنے اختر ہند
گورنمنٹ سے مل چکا ہے سترہ ضرب توپ کی سلامی ہوتی ہے اور مہاراج ایکسو لنفر سوار ایلڈو کینٹنجنٹ
واسطے کارروائی حکام انگریزی کے دیتے ہین اس علاقے کے رئیس نے سرکار انگریزی کے ساتھہ
دل سے دوستی قائم رکھی اور ہمیشہ وقت ضرورت مددگار رہا پہلے بوقت جنگ نیپال کے اس نے
اپنی فوج سے انگریزون کو مدد دی اور بعد اختتام مہم گورکھہ کے جزو علاقہ کیونتھل و بگہاٹ بھی
پنتیس ۳۵ ہزار روپیہ سالانہ بعوض مبلغ دو لاکھہ اسی ہزار روپیہ سالانہ کے اسنے انگریزون سے
لیا پہر سنہ ۱۸۳۰ء مین انگریزون نے پہاڑی علاقہ شملہ کا اس رئیس سے لیکر تین مواضع پرگنہ بھرولی
اوسکے عوض مین اوسکو دیے پہر سنہ ۱۸۴۵ء و سنہ ۱۸۴۶ء مین جب سرکار انگریزی اور فوج لاہور کی
آپس مین لڑائی ہوئی اور اس رئیس نے وفاداری ظاہر کی تو جو علاقہ سرکار نابہہ کا انگریزون
نے ضبط کیا تہا وہ بھی اسکے حوالے ہوا اور سرکار انگریزی نے تمام دعاوی خراج و مالگذاری و
خرچہ فوج وغیرہ اس رئیس کو معاف کئے بلکہ علاقہ منضبطہ سرکار لاہور سے جسمین دس ہزار روپیہ
سالانہ کا دوام کے لیے اس رئیس کو بعوض چہوڑ دینے محصول پرمٹ وغیرہ کے دیا سنہ ۱۸۵۷ء
مین بوقت مفسدہ بہی یہ رئیس خیرخواہ گورنمنٹ کا رہا اور فوج اسکی دہلی گئی اور دہلی کے راستے
مین انتظام ڈاک کا قائم رکھا گوالیار اور دہولپور مین بہی اسکی فوج نے خدمتین نمایان کین
اور زر نقد سے بہی مددگار گورنمنٹ کا رہا تو سرکار انعامات سے پرگنہ نارنول واقع علاقہ
جہجر جسمی دو لاکھہ روپیہ سالانہ اور حکومت علاقہ بہدور کی اس مہاراج کو ملی بعد ازان جزو علاقہ
پرگنہ کنود واقع علاقہ جہجر اور تعلقہ کہانون مہاراج کی ہاتھہ بعوض زر قرضہ اصل و سود کے جو مہاراج
نے گورنمنٹ سے لینا تہا گورنمنٹ نے فروخت کر ڈالا -

[سرک]ار شاہی

اور اوس نے اول قلعه بہار کو لوٹا بہر شاله کو متوجه ہوا آلا سنگه نے اطاعت قبول کرلی اور چار لاکهه رو[پیه]
[ب]ادشاه کو دیکر اپنے ملک کو بچایا احمد شاه نے خطاب راجگی کا آلا سنگه کو دیا اور بادشاہی سند عطا کی
جب احمد شاه چلا گیا تو آلا سنگه نے باتفاق اور سکهوں کے سرہند پر حمله کیا اور فتحیاب ہوکر زین خان ناظم
کو قتل کیا اور شہر کو لوٹ کر ویران کردیا وہاں سے اسکو بڑی دولت حاصل ہوئی اور کل سرہند
متعلقه شہر سرہند پر اسکا قبضه ہوگیا آلا سنگه کی وفات کے بعد سردول سنگه اور سردول سنگه کے بعد
امر سنگه جانشین ہوا امر سنگه کے وقت اوسکا بهائی ہمت سنگه دعویدار ریاست کا ہوا مگر اوسکی با[ت]
قائم نه رہی بلکه اوس کی مرنے کے بعد اوسکا علاقه مقبوضه بهی ریاست کے شامل ہوگیا امر سنگه نے
قلعه بٹهنڈه فتح کرکے اپنے علاقه کے شامل کیا جب وه مرگیا تو اوسکے بیٹے صاحب سنگه نے ریاست پائی
اوسکے وقت میں پہلے دریلے حملے رنجیت سنگه والی لاہور کے پٹیاله پر ہوئے اور کل ریاستیں یعنی نابهه
وجیند مالیر کوٹله وغیره رنجیت سنگه کی زور و تعدی سے تنگ آئیں اسواسطے سب رئیسوں نے
ملکر درخواست اطاعت اور محفوظ رہنے اپنے کی بحضور صاحب ایجنٹ دہلی کے گذرانی اور بعد
منظوری مسٹر سٹنکلف صاحب سفیر انگریزی تو لاہور میں بهیجے گئے اور جنرل اوکٹرلونی صاحب بہادر
معه فوج انگریزی لودیانه میں داخل ہوگئے بعد سوال و جواب سرکار لاہور و سرکار انگریزی کی حد
فاصل دریای ستلج مقرر ہوگئی اور کل ریاستیں اوس پار ستلج کی انگریزی حفاظت و حمایت
میں آئیں مگر اوسوقت تمام علاقه رئیسوں کے قبضه میں تها انگریزی مداخلت اس میں کچهه نه تهی
صرف ایک انگریزی پولیٹکل ایجنٹ لودیانه میں رہا کرتے تهے جب کوئی تنازع حدود وغیره کا باہم
رئیسوں کے برپا ہوتا تو وه فیصل کردیتے تهے رفته رفته دخل سرکار انگریزی کا اس ملک میں بهی
ہوتا گیا اسکے سوا جو رئیس لاوارث مرجاتا اوسکا علاقه انگریزی ضبطی میں آتا راجه صاحب سنگه کی
وفات کے بعد راجه کرم سنگه گدی نشین ہوا اور سنه ۱۸۴۵ میں مرگیا تو اوسکی جگهه راجه نرندر سنگه
نے راج پایا اوسکی وفات کے بعد مہاراجه مہندر سنگه مالک فرمان فرمای ریاست کا ہے
یه مہاراجه بچپن میں باپ کے مرنے کے بعد نابالغ ره گیا تها مگر بندوبست داری اہلکاران حکام کے انتظا[م]

اور اوسکے تینوں بیٹے بہی ڈیوڑہی پر کام دیا کرین چونکہ ارادہ احکم الحاکمین کا تہا کہ خاندان بجبر ترقی
پائے اور تمام کوہستان دوبارلان کی حکومت مین آئیے روز بروز مہاراج کے دربار مین ترقی ان
کی ہوتی گئی تینون بہائیون کو راجگی کا خطاب ملا اور راجہ دہیان سنگہ وزیر اعظم سلطنت پنجاب
کی قرار پائی ریاست بہدرواہ وغیرہ جو متعلق پہاڑ کے تہا مہاراج نے انکی جاگیر مین دیا مہاراج کی وفات کے
بعد جب مہاراجہ شیر سنگہ کا وقت آیا تو سرداران سندہانوالیہ نے بخیال جیت سنگہ دلہنا سنگہ بہ راہ
عداوت راجہ دہیان سنگہ وزیر اور مہاراجہ شیر سنگہ کو قتل کروڈالا اوسکے عوض مین راجہ ہیرا سنگہ راجہ
دہیان سنگہ کے بیٹے نے سرداران سندہانوالیہ کو تہ تیغ کیا اور وزارت کا عہدہ خود لیا پہر راجہ
ہیرا سنگہ اور راجہ سوچیت سنگہ کی آپس مین عداوت پیدا ہوئی اور ہیرا سنگہ نے سکہون کے ہاتہ سے
اپنے چچہ سوچیت سنگہ کو بہی قتل کرادیا اور اوسی سال مین خود بہی سکہون کے ہاتہ سے قتل ہوا راجہ
گلاب سنگہ بڑا عقیل اور دانا شخص تہا ایسے پر آفت وقت مین کہ سکہ ہر روز لاہور کی سلطنت
کا نیا وزیر بناتے تہے جمون مین ہی قیام پذیر رہا اوس نے کسی طرحکا دخل دربار لاہور مین نہ دیا بعد
قتل راجہ ہیرا سنگہ کے جب سردار جواہر سنگہ دربار لاہور مین وزیر ہوا تو اوس نے سکہی فوج جمون پر
مامور کی اور راجہ گلاب سنگہ نے بڑی لیاقت اور دانائی سے اپنا ملک و مال و عزت سکہون کے
ہاتہ سے بچائی اور اون کے ساتہہ لاہور چلا گیا اور بعد تقرر کچہہ روپیہ نذرانہ کے پہر لاہور سے جمون مین
آیا آخر جب سکہون نے انگریزون سے شکست کہائی تو رانی جندہ مہاراجہ دلیپ سنگہ کی والدہ نے
اسکو جمون سے بلایا اور یہہ مہاراج کو ساتہہ لیکر نواب گورنر جنرل بہادر کے پاس گیا اور بعد انتظام
اوس وقت دریا لاہور کے تمام علاقہ کشمیر و تبت و لداخ وغیرہ جو متعلق علاقہ کوہستان کے تہا عوض
پچہتر لاکہہ روپیہ نقد کے اس نے انگریزون سے خرید لیا اور گورنمنٹ انگریزی کے حکم سے جمون
کی سلطنت علیحدہ قائم ہوئی اور مہاراجگی کا خطاب راجہ گلاب سنگہ نے ملکہ معظمہ کوئن وکٹوریا
سے حاصل کیا اور بعد علیحدہ ہونے اس ریاست کے گیارہ سال تک زندہ رہکر آغاز [illegible] مین مر گیا
اوس کے بعد اوسکا خلف الرشید مہاراجہ رنبیر سنگہ بہادر جانشین و مالک ریاست کے قرار پائے

جواہر سنگھ پر بسبب قتل ہونے پشورا سنگھ رنجیت سنگھ کے بیٹے کے غضبناک ہوئی اور اسکو فوج میں بلاکر
قتل کر ڈالا اتنی خونریزیاں جب پے در پے فوج سے وقوع میں آئیں تو سرداران لاہور نے فوج کو
انگریزوں کی لڑائی پر آمادہ کیا اور تمام فوج پیادہ و سوار دریائے ستلج کو روانہ ہو گئی اور پانچ لڑائیاں
انگریزوں کے ساتھ [illegible] ہوئیں [illegible] سکھوں کی انگریزوں نے جیتیں [illegible] ہزاروں سکھ قتل
ہوئے اور ہزاروں بھاگنے کے وقت دریا میں غرق ہو گئے تمام سامان لوٹا گیا اس فتح کے بعد انگریزی
فوج داخل علاقہ لاہور ہوئی اور [illegible] مہاراجہ دلیپ سنگھ کو ساتھ لیکر بہ تمام قلعہ دار و امرا
گورنر جنرل بہادر کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہہ قرار پایا کہ علاقہ دوابہ بست جالندھر بالکل ضبط
ہو کر شامل علاقہ انگریزی ہوا اور ایک کروڑ روپیہ خرچہ فوج سرکار لاہور انگریزوں کو ادا کرے
چونکہ ایک کروڑ روپیہ نقد اوس وقت ادا ہونا مشکل تھا اس لیے وہ روپیہ راجہ گلاب سنگھ
سے بتعداد پچہتر لاکھ روپیہ کے وصول کیا گیا اور علاقہ کشمیر وغیرہ کوہستانی علاقہ اوسکے پاس
فروخت ہوا اور خطاب مہاراجگی کا راجہ گلاب سنگھ کو گورنمنٹ انگریزی کی طرف سے عطا ہو کر
کوہستانی ملک میں اوسکو حاکم بالاستقلال کیا گیا اور قرار پایا کہ نو ماہ تک انگریزی فوج لاہور
میں رہے اور خرچہ فوج کا سرکار لاہور سے لیا جائے مگر نو مہینے تک بھی کچھ انتظام نہوا تو یہہ بات
مقرر ہوئی کہ مہاراج کی عمر بلوغ تک فوج انگریزی لاہور میں قیام رکھے چند ماہ کے بعد پہلے
سولراج ناظم ملتان برسر فساد ہوا پھر شیر سنگھ وغیرہ سرداران [illegible]

شیر سنگھ باغی ہوا اور
بعد اجتماع سکھوں کا عمل میں آیا [illegible]
سکھ شکست کھا کر بھاگ گئے
سولراج پکڑا گیا [illegible]
دلیپ سنگھ کی پنشن [illegible]
کر بھیجا گیا اور

لاہور آ پہونچا اوسکے آتے ہی تمام فوج شیر سنگہ کے ساتہ مل گئی اور رانی چند کنور معہ سرداران
سندہانوالیہ قلعہ میں محصور ہوئے تین روز برابر قلعہ پر گولہ چلتا رہا آخر قلعہ فتح ہوا اور مہاراجہ
شیر سنگہ کی گدی نشینی عمل میں آئی اور سرداران سندہانوالیہ جو شیر سنگہ کے مخالف تہے انگریزی
علاقہ میں بہاگ گئے دو سال کے بعد مہاراجہ شیر سنگہ اور راجہ دہیان سنگہ وزیر کی آپس میں رنجیدگی
پیدا ہوئی اور مہاراجہ شیر سنگہ نے سرداران سندہانوالیہ کو ستلج پار سے بلا کر پہر سرفراز کیا اور
چاہا کہ انکو قوت دیکر راجہ دہیان سنگہ کو کمزور کرے سرداران سندہانوالیہ نے جو دونوں کے دشمن تہے
قابو پاکر راجہ دہیان سنگہ اور شیر سنگہ دونوں کو پندرہوین ستمبر ۱۸۴۳ء میں قتل کر ڈالا اور مہاراجہ
دلیپ سنگہ رنجیت سنگہ کے بیٹے نہ دہ سال کو گدی نشین کیا اور قلعہ میں جا کر ایسے عیش میں
مستغرق ہوئے کہ خویش و بیگانہ کی خبر نہ رہی اوس وقت راجہ ہیرا سنگہ پسر راجہ دہیان سنگہ
نے کل پیادہ فوج سے سازش کر لی اور کہا کہ اگر تم مجہکو سرداران سندہانوالیہ سے عوض خون
مہاراجہ شیر سنگہ اور میرے باپ کا لے دو تو فی پیادہ بارہ روپیہ انعام اور فی سوار ایکروپیہ
یومیہ تنخواہ کر دونگا اس طمع پر تمام فوج ہمراہ اوسکے ہو گئی اور اوسنے ملکر قلعہ پر حملہ کیا آٹہ پہر
لڑائی ہوتی رہی آخر جیت سنگہ و لہنا سنگہ سرداران سندہانوالیہ قلعہ کے دیوار سے کودتے
ہوئے پکڑے گئے اور قتل ہوئے فوج نے شہر اور خزانہ بہی لوٹ لیا پہر مہاراجہ دلیپ سنگہ کا نائب
اور وزیر راجہ ہیرا سنگہ مقرر ہوا اور فوج آئین کی بارہ روپیہ مشاہرہ اور سواری فوج کی [illegible]
تیس روپیہ ہوا مقرر ہوئی چہہ سات مہینے کے بعد راجہ سوچیت سنگہ چچا ہیرا سنگہ وزیر کا بہاری
طمع وزارت لاہور میں آیا فوج نے اوسکو بہی قتل کیا اور ہیرا سنگہ سے فی کس ایک ایک
تنکی طلائی قیمتی سات روپیہ اوسکے عوض میں انعام پایا پہر چند ماہ کے بعد راجہ جواہر سنگہ
مہاراجہ دلیپ سنگہ کے ماموں نے فوج سے سازش کی اور بعوض قتل راجہ ہیرا سنگہ ایک ایک [illegible]
طلائی قیمتی پچیس پچیس روپیہ انعام دینا کیا چنانچہ فوج نے ملکر راجہ ہیرا سنگہ کو قتل کیا اور
انعام موعودہ اوس قسمت میں راجہ جواہر سنگہ سے لیا چند ماہ کے بعد سکہی فوج نے راجہ

آخیر کی عمر مین یہہ پنجاب سے دکہن کو چلا گیا اور سمت ۱۷۶۵ مین مقام ابچلا نگر ایک مسلمان کے
ہاتہہ سے زخمی ہوکر مر گیا ان دسون گورون کو سکہہ دس بادشاہ کہتے ہین گوبند سنگہ کے
بعد بندا بیراگی اسکا جانشین ہوا اوس نے بہی مسلمانون کے ساتہہ بڑے معرکے کیے حد کانو
گر لوٹا آخر عبد الصمد خان ناظم لاہور نے اوسکو پکڑ کر فرخ سیر بادشاہ کے پاس بہیجدیا اور دہلی
کے بازار مین مقتول ہوا اسکے بعد جب سلطنت دہلی کی ضعیف ہوگئی تو سکہہ زور پکڑ گئے
اور تمام پنجاب کا علاقہ آپسمین بانٹ کر علیحدہ علیحدہ ریاستین قائم کر بیٹہے اگرچہ چہوٹے
سکہہ سردار بہت تہے مگر بارہ مثلین سکہون کی بڑی مشہور ہین پہلی مثل بہنگیون کی دوسری
رام گڈہیون کی تیسری گنہیون کی چوتہی نکیون کی پانچوین آلو والیون کی جنکے خاندان
مین سے اب تک مہاراجہ کپورتہلہ اپنی علاقہ مین فرمان فرما ہین چہٹے ڈلی والون کی ساتوین نشان والون کی
آٹہوین فیض اللہ پوریون کی نوین کروڑہی سنگہون کی دسوین شہید سنگیون کی گیارہوین پہولکیان
کی جن کے خاندان مین اب تک مہاراجہ پٹیالہ و جیند و نابہہ موجود ہین بارہوین سکرچکیون کی
اس مثل مین سے مہاراجہ رنجیت سنگہ بڑا اولو العزم مہاراجہ ہوا مختصر حال اسکا یہہ ہے کہ مہاراجہ
رنجیت سنگہ کا مورث اعلے کالو جاٹ قوم سانسی تہا اوس نے قزاقی و رہزنی کا پیشہ اختیار کیا
اوسکے پوتون مین سے بدہو نام نے سکہی مذہب اختیار کرکے بدہ سنگہ اپنا نام رکہا اور عام
رہزنی کا پیشہ اختیار کرکے کچہہ شہرت بہم پہونچائی پہر اوسکا بیٹا چڑہت سنگہ مثل کا سردار بنا
اور دور دور تک جاکر قزاقی کرنے لگا پہر اوسکا بیٹا سردار مہان سنگہ اوسنے گوجرانوالہ
و رسول نگر وغیرہ پر قابض ہوکر اپنی ریاست علیحدہ قائم کی وہ مرگیا تو اوسکا بیٹا رنجیت سنگہ
مالک ریاست کا ہوا اس نے اپنی اولو العزمی سے لاہور پر قبضہ کرلیا اور بسبب اسکے کہ دہلی کی
سلطنت بالکل برباد تہی اور کابل کی بادشاہت بہی بسبب نا اتفاقی باہمی کے ہاتہہ پانو
ہلانے کے قابل تہے اور انگریزون نے ابہی دہلی بہی فتح نہین کی تہی کوئی پرسان حال
اوسکا نہوا اور اس نے زور و قوت بہم پہونچا کر قصور و ملتان و دوابہ بست جالندہر و جہنگ

شامل علاقہ انگریزی ہوچکا تھا وہ تمام وکمال مہاراجہ نیپال کو واپس ملا اور یہہ سرکار گورنمنٹ انگریزی سے
کے وفادار دوست قرار پائے چنانچہ انہی بات کی وجہ سے سرکار دولتمدار میں دستور اتحاد و یگانگت چلی
آتی ہے باشندگان علاقہ نیپال کی تعداد اگرچہ درست اور ٹھیک ٹھیک معلوم ہونا غیر ممکن ہے
مگر ہمیں اندازًا تخمینہ ہوچکا ہے شہر کٹھمنڈو دار الریاست نیپال میں پچاس ہزار آدمی کی آبادی ہے
اور رقبہ تمام علاقہ کا قریب چون ہزار میل مربع کے ہے اور آمدنی کل راج کی قریب تیس لاکھ
روپیہ کے انتظام ریاست کا بسبب سرگرمی وتدبیر لائق کے بہت اچھا ہے کل اختیار ریاست میں
وزیر مہاراجہ جنگ بہادر کا ہی یہہ ریاست گورنمنٹ انگریزی کو کچھہ خراج نہیں دیتی مگر ہر پانچ
سال کے بعد ایک سفیر مع تحائف لائقہ تکمیل کچھہ تعلق چین کے ہے روانہ ہوا کرتا ہے ۞

ذکر ریاست پنجاب و خاندان مہاراجہ رنجیت سنگہ والی پنجاب

بانی مذہب سکھی کا بابا نانک کہتری قوم بیدی کا لو کہتری کا بیٹا موضع تلونڈی متعلق ضلع لاہور تحصیل
شرقپور کے رہنے والا تھا اوس نے تارک الدنیا ہوکر فقیری حاصل کی اور تمام عمر سیر وعبادت
میں گذرانی ۱۵۹۶ بکرمی میں مر گیا اور اوسکی جگہہ لہنا کہتری قوم کا جسکو گورو انگد کہتے ہیں
جانشین ہوا سمت ۱۶۰۹ بکرمی میں مر گیا اوسکی جگہہ امرداس کہتری ذات بہلہ جانشین ہوا وہ
سمت ۱۶۳۱ بکرمی میں فوت ہوا اوسکی جگہہ رامداس کہتری قوم سوڈہی نے گدی پائی سمت ۱۶۳۸ وہ
میں مر گیا پہر ارجن سنگہ اوسکا بیٹا مسند نشین ہوا وہ ۱۶۶۳ بکرمی میں چندو دیوان کے
ہاتھہ سے قتل ہوا پہر ہرگوبند اوسکا بیٹا گدی پر بیٹھا وہ ۱۶۹۵ میں مر گیا پہر ہر رائے ابن گوردتا
بن ہرگوبند نے مسند پائی وہ ۱۷۱۹ بکرمی میں فوت ہوا پہر ہرکشن خورد سال بن ہر رائے
جانشین ہوا اور ۱۷۲۱ میں بعارضہ چیچک مر گیا پہر تیغ بہادر بن ہرگوبند نے مسند پائی وہ ۱۷۳۲
میں بحکم اورنگزیب عالمگیر قتل ہوا پہر گورو گوبند سنگہ بن تیغ بہادر گورو بنا اوس نے سکھی
مذہب جو اس زمانہ میں رائج ہے ایجاد کیا احکامات مذہب سکھی جاری کئے بادشاہی لشکر کے
ساتھہ چند بار یہہ معرکہ آرا ہوا والدہ اور دو بیٹے اوسکے ناظم سرہند نے پکڑکر قتل کئے

بڑی خونریزی ہوئی کتنے امراؤ اور بہی جو اوسکے خیرخواہ وہمدم تہے مارے گئے اور عہدۂ
وزارت جنگ بہادر نے پایا گوچہ بعد اسکے مہارانی کی طبیعت اوس سے بہی برگشتہ ہوگئی اور
چاہا کہ جنگ بہادر کو بہی قتل کرادیوے مگر یہہ خبر جنگ بہادر کو پہونچ گئی اور وہ ہوشیار ہوگیا
بہت سے تکرار کے بعد یہہ تجویز قرار پائی کہ مہارانی اپنے دو لڑکون کو لیکر علاقہ نیپال سے نکل جاے
چنانچہ وہ نکلکر بنارس کو چلی آئی مہاراجہ بہی مہارانی کے ساتہہ بیدخل ہوکر بنارس پہونچے
مگر دوسرے سال پہر نیپال مین گئے اور مہاراجہ دہیراج سورندر بکرم ساہ شمشیر جنگ کو ریاست
و بکرم راج کا مالک بنایا جسکی گدی نشینی سب کو منظور ہوئی اور فساد رفع ہوا سنہ [illegible] مین وزیر
جنگ بہادر انگلستان کی سیر کو گیا اور سرکار انگریزی اور دربار نیپال مین سررشتہ اتحاد نہایت
مضبوط ہوکر آئندہ کا خلش رفع ہوگیا سنہ ۱۸۵۵ مین ایک عہدنامہ درباب سپردگی مجرمان ہردو
سرکار سرکار انگریزی اور دربار نیپال مین تحریر ہوا اور جنگ فوج نیپال کی راجہ تبت کے ساتہہ
وقوع مین آئی چند مقابلون کے بعد راجہ تبت نے منظور کیا کہ وہ دس ہزار روپیہ سالانہ خراج
سرکار نیپال کو ادا کیا کریگا اور سفیر نیپال بمقام لاسا رہا کریگا سنہ ۱۸۵۶ مین مہاراجہ دہیراج
سورندر بکرم ساہ والی نیپال نے خطاب مہاراجگی کا وزیر جنگ بہادر کو دیا اور راجگی دو
اضلاع کی کاسکی اور لمجنگ اوسکو بخشدی کیونکہ خیرخواہی و نمک حلالی اس وزیر کی بظاہر و باطن بخوبی
ثابت ہوچکی تہی بلکہ ایک فرزند و دو دختر اوسکی کی شادی مہاراج کے خاندان مین ہوچکی تہی
جب بلوہ فوج ہندوستانی ملازم انگریزی کا سنہ ۱۸۵۷ مین وقوع مین آیا تو وزیر جنگ بہادر
خیرخواہ اور دوست وفادار سرکار انگریزی کا رہا اور بوقت مہم فتح گورکہپور و قبضۂ شہر
لکہنؤ فوج گورکہہ نے باتفاق وزیر کے بڑی بڑی جانفشانیان کین اور مفسدان فتنہ پرداز
جو علاقہ سرکار نیپال مین جاکر پناہ گزین ہوئے اونکو اوس نے بکمال دلاوری و جوانمردی قتل
و مجروح و گرفتار کیا اس خدمت مین ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریا نے اوسکو خطاب نایٹ اف اسٹار
گرینڈ کروس اوف دی باتھ کا عطا کیا اور تمام علاقہ سرحدی ملک اودہ جو سنہ ۱۸۱۶ مین

گرفتار ہو کر قید شدید مین رکہا گیا اوس قیدی ماسر نے خودکشی کی اور مہاراج کے حکم سے اوس کی نعش
ٹکڑے ٹکڑے کر کے بازار کے کتون کے آگے پہینکدی گئی بعد بربادی خاندان بہیم سین کے پہر دربار
نیپال کی دشمنی انگریزون سے شروع ہوئی اور خفیہ تحریرین اور پیغام سازشی راجہ جودہ پور و راجہ
گوالیار و نواب حیدرآباد و ناگپور و لاہور اور دیگر ریاستہا رجواڑہ بخلاف صاحبان انگریز
کے جاری ہوئے اور سب کو لکہا گیا کہ کل ریاستہای ہند درباب اخراج حکام انگریزی کے یکدل و یک
زبان ہو جائین ظاہرا اس مین بہانہ نامہ و پیغام بہیجنے کا شادی ولیعہد کا تہا راجہ سکم اور بہوٹان
کو بہی انگریزون کی مخالفت کی ترغیب دی جب یہہ راز فاش ہوا تو انگریزون کو سخت اندیشہ پیدا
ہوا مگر چونکہ اوسی زمانہ مین انگریزون نے کابل کو فتح کر کے شاہ شجاع کو کابل کے تخت پر بٹہایا تہا اوس سے
دربار نیپال کے حوصلے بہی ٹوٹ گئے اور حسب تحریک انگریزون کے ایک عہدنامہ دربارہ عدم تحریر سازش کے
دربار نیپال کی طرف سے تحریر ہوا سنہ ۱۸۴۰ء مین سرکار نیپال نے اکثر دیہات علاقہ رام نگر متعلقہ انگریزی
پر قبضہ کر لیا اور دوستی مین فرق آگیا انگریزی فوج نیپال کی سرحد تک آ پہونچی اسطرف سے بہی جنگ
کی تیاری ہوئی مگر لڑائی کی نوبت نہ آئی اور سرکار نیپال نے وہ دیہات سرکار انگریزی کو
واپس کر دیے اور آئندہ کے لیے بہبود دوستی و اتحاد تسلی گورنمنٹ انگریزی کی کردی چونکہ
ولیعہد اس مہاراج کا آدمی ظالم دوست اور سخت دل بغرور تہا اوسکے زور و تعدی سے امراے
دربار اور تمام رعایا ناراض ہوگئی بلکہ کل ریاست اوس سے بدل گئی اس مین فریب اور سازش
ایک رانی کی بہی تہی جو چاہتی تہی کہ بعد مہاراجہ کے میرا بیٹا جانشین ہو اسوقت مین دربار لوگون
مین طرح طرح کے فساد اور دشمنیان ظاہر ہوئین اسواسطے جرنیل معتبر سنگہ جو پنجاب سے دوبارہ طلب ہو کر
آیا تہا وزیر و مدار المہام قرار پایا چونکہ تقرری اوسکی رانی کی بے مرضی عمل مین آگئی تہی اوسکو یہہ
امر سخت ناگوار گذرا اور اوس نے اپنے مشیر گگن سنگہ کی تجویز سے جرنیل معتبر سنگہ کو قتل کرا دیا سنہ ۱۸۴۵ء
مین جرنیل معتبر سنگہ کے قتل کے بعد گگن سنگہ کو عہدہ وزارت کا ملا مگر ایک برس سے زیادہ یہہ
رتبہ اوسکے نصیب نہوا اور سنہ ۱۸۴۶ء مین وہ بہی مخالفون کے ہاتہ سے مارا گیا اوسکی قتل کے وقت

ثانی بمقام سگولی دوسری دسمبر ۱۸۱۵ء کو لکھا گیا جسکے رو سے تمام علاقہ دامن کوہ جو درمیان دریاے
کالی اور راپتی کے واقع ہے اور علاقہ بٹول خاص جو درمیان راپتی اور گنڈک ہے اور وہ علاقہ
درمیان دریاے گنڈک اور کوسی ساکے ہے اور وہ علاقہ جو درمیان دریاے مچی اور ٹیلہ کے واقع ہے
اور تمام علاقہ جو درمیان کوہستان مشرقی جس مین قلعہ و زمین نگری اور [illegible] نگرکوٹ کا شامل ہے
سرکار نیپال کے قبضہ سے نکلکر انگریزی تحت مین آیا اور قرار پایا کہ بعوض اس علاقہ کے سرکار انگریزی
دو لاکھ روپیہ سالانہ پنشن اہلکاران دربار نیپال کو جنکا نقصان اس سپردگی ملک مین ہوا ہے
دیا کرے گی اور راجہ سکم جو پہلے انگریزی اطاعت مین آچکا تھا نیپال کی حکومت سے بری
رہیگا بعد ازان ۸ دسمبر ۱۸۱۶ء کو سرکار انگریزی نے علاقہ ترائی مع بٹول و شیوراج مہاراجہ نیپال کو
واپس بعوض دو لاکھ روپیہ سالانہ پنشن مقررہ کے دیا اور (تقرری) رزیڈنٹ کی عمل مین آئی ۱۸۱۶ء مین
مہاراجہ گروان جودھ بکرم ساہ بعمر اٹھارہ سال کے مرگیا اور اوسکا بیٹا خوردسال جسکی عمر دو سال کی
تھی گدی نشین ہوا اسکے وقت بھی وزارت و مختاری بھیم سین تھاپا کی قائم رہی چنانچہ [illegible]
کہ دن سے ۱۸۳۲ء تک برابر وہ کل مختار و وزیر رہا کسی امر مین مداخلت مہاراج مالک ریاست کی نہ
تھی اور بسبب اس کے کہ فوج اور ملک کے ہر ایک امور مین بھیم سین کے خویش و اقربا و عزیز دخیل تھے کوئی
اوسپر ہاتھ نہین ڈال سکتا تھا ۱۸۳۲ء کے بعد قوم پانڈے نے جو مدت سے مقہور ہو رہی تھی اور اونکا
سردار بوقت واپسی مہاراجہ رن بہادر کے قتل ہوچکا تھا سر اوٹھایا اور دربار مین بڑی
مہارانی کے وہ بہرہ دخیل ہوئی اور تجویز یہ ہوئی کہ قوم پانڈے کو زور دیکر بھیم سین کو کمزور کیا جاے
۱۸۳۷ء مین مہاراج کا خوردسال لڑکا یکایک مرگیا اور مشہور ہوا کہ بھیم سین کی ترغیب سے اوسکو
زہر دیا ہے اس شبہ مین بھیم سین وزیر اور جرنیل متبر سنگہ سپہ سالار دونو بزنجیر ہوے اونکی تمام زر
و اقربا گرفتاری مین آئی چندماہ قید رہے بعد ازان دونو کی رہائی عمل مین آئی بھیم سین تو بعزت
وزیر اپنے گھر جا کر خانہ نشین ہوا اور جرنیل متبر سنگہ لاہور مین مہاراجہ رنجیت سنگہ کے پاس چلا
گیا [illegible] سال کے بعد بعض درانداز [illegible] نے مہاراج کو بھیم سین کیطرف سے بدظن کیا اور وہ دوبارا

وہ کو ورپہ بہتی قبضہ کر لیا اس دعوی سے کہ یہہ علاقہ بہی پہلے راجہ پالپا کے ماتحت تہا گور[illegible]
انگریزی نے اوس سے چشم پوشی کی ۱۸۱۳ء مین ناظم سرکار گورکہا نے جو موزنگ مین مامور تہا کل بندوبست
[illegible] واقع سرحد پورنیا پر بہی قبضہ کر لیا اسلیے ماہ جون ۱۸۱۴ء مین انگریزی فوج سرحد کو مامور
ہوئی اوسکا نتیجہ ہوا کہ دربار نیپال نے وہ زمین چہوڑ دی اور ۱۸۱۴ء مین دوبارہ اس علاقہ پر قبضہ
انگریزی ہو گیا ۱۸۱۴ء پہر گورکہیا فوج سرحد انگریزی کیطرف آئی اور قدرے علاقہ بٹول و [illegible]
پر قابض ہو گئی اوسوقت سرحدی فوج نے اونکا مقابلہ کیا اور ایک سخت لڑائی ہو کر افسران فوج
انگریزی و دربار نیپال برفع تنازع سرحدی کے لئے مقرر ہوئی اگرچہ بعد التحقیقات حق سرکار انگریزی
کا ثابت ہوا مگر دربار نیپال نے اوسکی واپس دینے سے انکار کیا اسلئے ماہ اپریل ۱۸۱۴ء مین
انگریزی فوج نے زبردستی اوس پر قبضہ کر لیا اور فریقین کیطرف سے جنگ کی تیاریاں ہوئین ماہ نومبر ۱۸۱۴ء
مین فریقین کا لشکر میدان مین آیا اور بہت مرتبہ آپس مین مقابلے و مجادلے ہوئے اس لڑائی مین
گورکہیا فوج بڑی بہادری اور جوانمردی سے لڑے بڑے بڑے حملے انگریزون کے اونہون نے رد کیے
چونکہ اوسی زمانہ مین چند پلٹنین فوج گورکہا کی بسرکردگی سردار امر سنگہ تہاپا کے کوہستانی علاقے
کی فتح کرنے کو مامور ہو چکی تہی اور امر سنگہ نے تمام کوہستانی علاقہ جو دریاے جمنا اور ستلج کے درمیان ہے
فتح کر کل پہاڑی راجون کو اون کی ریاستون سے بیدخل کر دیا تہا اور دریاے ستلج تک فوج
لیجا کر قلعہ کانگڑہ کا محاصرہ کر لیا تہا اور راجہ سنسار چند والی کانگڑہ کو محاصرہ مین لیکر اوسکا دم
ناک مین کر دیا تہا اور پہر بہی حسب درخواست راجگان کوہی کے انگریزی فوج مامور ہوئی اور علاقجات
ریاست ٹہری گڈہوال سرمور و کہلور و ہنڈور و باگل و بگہال و کمہارسین وغیرہ دریاے ستلج تک جو
گورکہیون نے فتح کر لیے تہے تمام بنگال اون سے چہوڑا لیے اور قلعہ کانگڑہ و علاقہ کوہی دوابہ سے
مہاراجہ رنجیت سنگہ والی لاہور نے گورکہیون کو بیدخل کیا بعد جنگ و جدل و معرکہ آرائی علاقہ ترائی
دینا کے دربار نیپال نے انگریزون سے صلح کی مگر دو مرتبہ عہد شکنی ہوئی در علاقہ ترائی انگریزی
قبضہ مین نہ آیا اس لئے انگریزون نے پہر تیاری جنگ کی ابہی مقابلہ نہین ہوا تہا کہ صلحنامہ

بیٹے سے تہا راج پر بٹھلایا اور اوسکی والدہ کو مختار کل کر کے خود ہندوستان کو چلا آیا اور تجویز
ہوئی کہ مہاراجہ جلاوطن ہوکر انگریزی سلطنت میں جہاں چاہے رہے چنانچہ اوس نے بنارس کا رہنا
منظور کیا اور بنارس کو چلا آیا بذریعہ انگریزوں کے واسطے قائم کرنے دوستی اور جاری کرنے تجارت
نیپال کے بہت اچھا لگا اس لیئے گورنمنٹ انگریزی نے مہاراجہ کی بڑی خاطر کی بہت سا روپیہ لوگ
ضروری خرچ کے واسطے بھی دیا اور اوس سے سازش نامہ کر کے کپتان نوکس صاحب مہاراجہ معزول کے
تقرر گذارہ و اجرائے تجارت یعنے تعمیل عہدنامہ محررہ ۱۸۰۱ سنہ و انتظام گرفتاری مجرمان کے لیئے جو
سرحدی علاقوں سے بھاگ کر نیپال کے علاقے میں چلے جاتے تھے نیپال کو گئے چنانچہ وہاں پہونچکر
صاحب ممدوح نے تینوں امور ضروری کا انتظام بخوبی کر لیا تھا کہ ناگاہ بڑی رانی مہاراجہ رن بہادر
کی جو اوسکے ہمراہ بنارس گئی تھی خاوند سے علحدہ ہوکر کھٹمنڈو لیئے دار الریاست میں پہونچی
اوسکے آتے ہی سب اہل دربار اوسکی مددگار ہو گئے اوس نے رانی مختار کو بیدخل کیا اور کل اختیار
اپنے قبضہ میں لیا اور مہاراجہ گردان جودہ بکرم ساہ کو جو ابھی خوردسال تھا اپنی حفاظت میں رکھا
اوسکے آنے سے اہل دربار کی تجویز بدل گئی اور چاہا کہ تعمیل عہدنامہ بابت جو پہلی رانی کے وقت
لکھے گئے ہیں نہ کیجائے رزیڈنٹ انگریزی کو بھی جو نیپال میں مقرر ہوا تھا اوٹھا دیا تھا
اسواسطے کپتان نوکس صاحب رزیڈنٹ ماہ مارچ ۱۸۰۳ء میں نیپال سے چلا آیا اور ماہ مارچ
میں لارڈ ونسلی صاحب بہادر نے دوستی دربار نیپال کی ترک کی اور مہاراجہ رن بہادر نے
راجہ معزول کو لکھا کہ وہ بنارس سے چلا جائے چنانچہ وہ پھر نیپال میں گیا اور گروہ مخالف کو
قتل کر کے دوبارہ مالک سلطنت کا ہوا مدت قلیل کے بعد مہاراجہ اور اوسکے بھائی کے درمیان
عداوت پیدا ہو گئی اور اوس نے موقع پاکر مہاراجہ رن بہادر کو قتل کر ڈالا اوسکے قتل کے بعد
مالک گدی کا تو وہی گردان جودہ بکرم ساہ قرار پایا مگر مختاری و کار پردازی بھیم سین
ملی بڑی رانی مہاراجہ متوفی کے بھی اوسکے ممد و معاون ہوئی اوسی سال یعنے ۱۸۰۸ء میں
نیپالی فوج نے علاقہ راجہ پالپا کا فتح کر لیا بلکہ پرگنہ بٹول و شیوراج پر جو انگریزوں کے نواب

خاندان ریاست کوہ نیپال

یہہ ریاست قدیمی چوہان راجپوتون کی چلی آتی ہے اصلی وطن انکا علاقہ اودے پور تھا جب علاءالدین
خلجی بادشاہ دہلی نے راجہ رتن سین پر چڑہائی کی اور چوہان اودے پور سے متفرق ہوئے تو سنہ ۱۳۰۳
بکرمی مین اس خاندان کے بزرگ اودے پور سے جلا وطن ہوکر اس پہاڑ مین آئے اور مامن بنایا یہان انکی
ایسی ترقی ہوئی کہ مالک حکومت و ریاست ہوگئے اور نشست بہ نشست راج کرتے چلے آئے آخر سنہ [illegible] مین
خاندان نوار کا معدوم ہوکر نیپال غارت ہوا راجہ پرتھی نراین کو شکست ہوئی گورکھہ سلطنت نے ظہور پکڑا
اگرچہ اوسوقت صاحبان انگریز بہی حامی و مددگار خاندان نوار کے تہے مگر جب فتح نصیب طرف ثانی کی ہوئی
تو انگریزون نے بہی انہیں کا راج مان لیا سنہ ۹۲ء مین گورکھون نے بہت سا ملک سلہٹ کی طرف فتح کیا اور
تمام علاقہ فتح کرتے کرتے مقام ڈگارچی تک پہونچ گئے اوسکو بہی انہون نے خوب لوٹا چونکہ ڈگارچی کے لاما شاہ
چین کا گورو تہا اسلیے گورکھون کی زبردستی کا حال شاہ چین کی خدمت مین لکہہ بہیجا شاہ چین نے
جب سنا کہ گورکھون نے اوسکی پاک عبادت گاہ مقام ڈگارچی کو لوٹا ہے تو اوس نے ایک
بہاری فوج گورکھون کے مقابلے کو مامور کی اوسوقت راجہ نیپال نے بحالت ناچاری صاحبان انگریز کی مدد
طلب کی اور انگریزون سے صلح کرلی اوسوقت ایک عہدنامہ مہاراجہ رن بہادر شمشیر جنگ کے
اقرار سے بذریعہ ولکن صاحب بہادر رزیڈنٹ کے دونو سرکارون مین بابت اجرای تجارت کے تحریر ہوا
اوسوقت انگریزون نے یہہ چاہا تہا کہ کسی طرح مہاراجہ نیپال اور شاہ چین کی آپس مین صلح ہوجاے
اور اس کام کے انجام کے لیے میجر کرک پاٹرک بہادر گورنری سے مامور ہوا مگر وہ ابہی نیپال کی سرحد تک
بہی نہین پہونچا تہا کہ یہہ خبر آئی کہ گورکہون نے مجبور ہوکر شاہ چین سے صلح کرلی کیونکہ چین کی
فوج چند میل کے فاصلے پر مقام نیپال سے پہونچ گئی تہی چونکہ مہاراجہ رن بہادر نے پہلے راجہ کو جو اوسکا
حقیقی چچا تہا قتل کرکے زبردستی ریاست لے لی تہی اور چند سال بحال ظلم و تعصب اوسنے راج کیا تہا
اس لیے تمام امرا و رعایا اوس کی قتل کے فکر مین ہوگئے اور نوبت یہان تک پہونچی کہ سنہ ۱۸[illegible]
مین مجبور ہوکر راجہ نے راج کو چہوڑا اور گردان جودہ بکرم ساہ اپنے بیٹے کو جو غیر منکوحہ رانی کے

ساتہہ مہاراجہ جنگ بہادر نے گرفتار کیا اور معرکہ بغاوت تمام ہوا مہاراجہ صاحب باعزت
اقبال بلرام پور مین تشریف لائے ۲۰ جون سنہ ۱۸۵۹ء کو مہاراج نے اپنے فرزند دلبند جوانمرد
سعادت مند لے بہادر براجہ جنگ بہادر کی شادی کے خزانہ وافر خرچ کیا سنہ ۱۸۶۲ء مین
جو ایک دربار فیض آثار اکبر آبادی مین بتاریخ شانزدہم نومبر سنہ مذکور منعقد ہوا مہاراجہ
دگبجی سنگہ بہادر کو تمغہ سٹار آف انڈیا یعنی خطاب ستارۂ ہند پیشگاہ سلطان السلاطین ملکہ
معظمہ کوئین وکٹوریا فرمان فرمائے کشور ہند و انگلنڈ سے ملا اور ایک فرمان بہی اوسکے
ہمراہ عطا ہوا — مہاراجہ دگبجی سنگہ بہادر والی بلرام پور و تلسی پور بڑے جوانمرد و دلیر میدان
کے شیر طالب کارزار و دشمن شکار دلاور بہادر ہین شکار کا کمال شوق ہے زور آزمائی
کا ذوق ہے ہر سال متعدد شیر شکار فرمائے بہت سے ہاتہی پکڑ منگوائے آپ کی ذات بابرکات
ایک معدن علم و فضل اور چشمۂ فیض ہے علما و فضلا و شعرا کی آپکے دربار مین بہت قدر ہے
اہل ہنر و صاحب فن کی توقیر ہے خود بہی مہاراج شاعر ہین راجہ تخلص ہے چنانچہ دیوان
مخزن فصاحت جو اسم بامسمی ہے مہاراج کی تصانیف مین ہے [illegible]
بہی گذرا ایک ایک مصرع دیوان کا سواے ہمہ دیوان ہے سچ پوچہو تو دیوانون کی جان ہے
کیون نہو کلام الملوک ملوک الکلام مہاراج کے دربار دربار کو منبع علم کہین تو بجا ہے
دریای فیض کہین تو روا ہے بڑے بڑے علما اچہے اچہے فضلا بلند اقتدار اہلکار ہوشیار
ہر وقت حاضر دربار ہین ہر عزیز و جان نثار ہین اول سب سے عالی گوہر جامع علم و ہنر
افضل الشعرا اعلم العلما جامی و نظامی سید آقا حسن بخوبی ملی ہین جنہون نے اپنی لیاقت و
فضیلت سے اس دربار مین تمام پایا کتاب حسن التواریخ و احسن التواریخ یعنی شجرہ و سوانح
عمری مہاراجہ صاحب بہادر لکہا علاوہ بران اور بہی کتابین مثل نوشتہ دار و نامہ
نامی و ذخیرہ جنگ بہادر و افادت وغیرہ بکمال فصاحت و بلاغت تالیف و تصنیف
کین اب تک بہینہ مہاراجہ اپنی ریاست پر بافضل زندہ و حیات موجود ہے ::

سکے قلعہ مین گہیر کر مار لیا اور دیوی دین مہاراج سے تین لڑائیان لڑکر جنگل کو بہاگ گیا پہر
جنرل صاحب مہاراج کی معیت سے مقام پیر ضلع گورکہپور کو چڑھ کے مفسدون کی سرکوبی کو تشریف
[illegible] پہونچکر ڈبل کوچ بولدیا جب چھتیس کوس تک گئے ممو خان اور نانا راو و بالا راو مفسدان
کو ایک ہی جگہہ پایا دو گہنٹہ برابر لڑائی ہوتی باغی نہین ٹہہرے بہاگے مہاراج نے زیادہ تعاقب
کرکے بہت سے قتل کئے آخر وہ پہاڑ مین گہس گئے تو مہاراج ہمرکاب صاحب کے واپس آئے میر محمد جعفر
سردار بہادر ایک پلٹن اور ترپ سوارون کے ساتہہ علاقہ دامن کوہ مین مامور ہوکے پہر بہی
مہاراج نے بہت مرتبے باغیون سے مقابلے کئے اون کے خون کے دریا بہا دیے سنہ ۱۸۵۹ء کو
نواب گورنر جنرل بہادر لکہنو مین آئے تمام راجون اور تعلقہ دارون کو یاد فرمایا ہر ایک رئیس کو
بسبب وفاداری و خیرخواہی خلعت و انعام عطا کیا سب سے اول مہاراجہ دگبجی سنگہ صاحب بہادر والی
بلرام پور سے ملاقات ہوئی دربار مین سب سے اول درجے جانب راست پر کرسی مہاراج کی بچہی نذرین
دونون راج یعنے تلسی پور اور بانکے کے نواب گورنر جنرل بہادر نے لیے ہاتہہ سے دین بلرام پور
کی ریاست پر یہہ ریاست زائد افزود کی مہاراجگی کا خطاب بخشا اختیارات دیوانی و فوجداری
و کلکٹری اون اضلاع مین عطا کئے سات ہزار روپیہ کا خلعت کلگی و سرپیچ و مالا مروارید و شمشیر
ہاتہی و سپر و گہوڑی کلاک دوربین و گاڑی معہ اسپ و ہاتہی دو دو شالہ و رومال و دستار کارچوبی
وشوارہ و کمربند و نیمہ زرین و جامہ زرین و رومال دستی کارچوبی دربار عام مین پہنایا خلعت
مہاراج ابہی لکہنو مین ہی تہے کہ سمسن صاحب کمشنر بہرایچ نے مہاراج کو لکہا کہ یہان باغی
ہین اون کی سرکوبی ضرور ہے یہہ خبر پاتے ہی مہاراج مقام ملکیا مین کہ نیپال کے
ن ہی جا پہونچے ادہر سے مہاراجہ جنگ بہادر نایب راج نیپال اپنا لشکر لیکر آموجود
مفسدون کے ساتہہ سخت لڑائی ہوئی رانا بینی مادہو مالک بیسواڑہ مارا گیا دیبی بخش
اور ہردت سنگہ راجہ بوندی اور نانا راو اور بالا راو کا تہہ پور ہی چہلے ہی
ممو خان اور خان بہادر نواب بانی بریلی اور دیبی دین کو دو ہزار آدمی کے

کلکتہ سے واپس آکر کمشنر گورکھپور کے ہوئے میر محمد حسن کلکٹر کو جو علاقہ گورکھپور پر قابض تھا
نکالدیا راجہ دیبی بخش رئیس گونڈہ بھی صاحب کے ساتھ بہت لڑائیان لڑا آخر شکست کھائی
بالا راؤ اور نانا راؤ ومفسد بہت سے مفسدونکو لیکر قلعہ بیٹوہان پر چڑھ آئے مہاراج نے وکفیلڈ
صاحب سے مدد طلب کی بسبب کمی فوج کے مدد نہ آئی اور لکھا آیا کہ کسی حکمت عملی سے مفسدونکو
ٹال دو مہاراج نے تیس ہزار روپیہ مفسدون کو دیا اور روپیہ کی پنیرا ماراکر اونکو دور کیا ان
جو روپیہ پایا دوسری بار اوسی چاٹ پھر آئی جب دیکھا کہ ادہر سے بھی خنگ تیار ہی تو دریس
چلے گئے [illegible] فصلی مین کمانڈر انچیف صاحب بہادر جنرل ہوپ گرانٹ صاحب گھاگرا کے پار
آئی اور باغیون کی سرکوبی کی شکست کہا کر بیگم صاحبہ بہار کو بھاگ لئین بالا راؤ اور نانا راؤ
باغی سولہ توپین چھوڑ کر بھاگے مہاراج بھی حسب الطلب کمانڈر انچیف صاحب بہادر کے بہرائچ
گئے اور پرگنہ تلسی پور ضلع گونڈا در علاقہ بانکی ضلع بہرائچ جسکے عوض مین بہر عطا قریرہ عطا
بطور حقیت وملکیت سرکار سے پانچ دو توپین بھی عطا ہوئین بیگم صاحبہ والدہ برجیس قدر نے
فوج انگریزی کے ہاتھ سے بہت سی صدمہ پائے آخر بتول مین پہونچی وہان فوج انگریزی اور بہادر
نیپال نے جنکی مدد سے دوبارہ لکھنؤ بقبضہ سرکار انگریزی آیا تھا اوسکو گھیر لیا مفسد بہت
قتل ہوئے اکثر بھاگ گئے برجیس قدر معہ اپنی والدہ کے دستگیر بدست افواج گورنمنٹ نیپال
ہوئے اور پناہ یاب بامن عاطفت اہالیان سلطنت کو دنیپال ہوپنچے انگریزی فوج کی واپسی
کے بعد نانا راؤ اور بالا راؤ اور راجہ دیبی بخش پھر پہاڑ سے اوترے اور غارت شروع کی
[illegible] بہادر نے لکھنؤ کے مقام پر مہاراج کو حکم دیا کہ آپ باتفاق جنرل گرانٹ
[illegible] صاحب کے جاکر مفسدون کی سرکوبی کیجئے پس مہاراج دونو صاحبون کے
[illegible] مفسد بھاگ گئے وہان جنرل گرانٹ صاحب نے فوج کے دو حصے
[illegible] گئے ورگیادر سنگھ مفسد کے تدارک کو گئے اور مہاراج اور
[illegible] تب یہ امور کیا گیا کہ مہر سنگھ کو تو جنرل صاحب نے

تھے کہ میرٹھ کے مفسدون کی خبر وہان پہونچی یہہ سُنکر مہاراج نے صاحب کو رخصت کیا اور آپ
بہرائچ ہوتے ہوئے سکروڑہ مین پہونچے پہر جب لکھنؤ مین مفسدہ ہوا تو ونگفیلڈ صاحب نے
مہاراج کو معہ فوج اپنی حفاظت کو بُلایا یہہ فی الفور صاحب کے پاس سکروڑہ مین گئے اور خدمات
لائقہ بجالائے پہر ریاست کی حفاظت کے لئے مہاراج بلرام پور آئے اوسی شام کو چند انگریزون
کو ونگفیلڈ صاحب نے بنظر حفاظت بلرام پور مین بہیجدیا اور خود گونڈہ مین گئی اور [illegible] کی
انگریزون کو ساتہہ لیکر بلرام پور مین آئی اور کل رئیسون کے نام خطوط بمضمون شمول و امداد
صاحبان عالیشان کے جاری کئے چونکہ اوسوقت تمام زمانہ کی ہوا بدل چکی تہی کسی نے جواب
باصواب دیا آخر ونگفیلڈ صاحب کلکتہ کو روانہ ہوئی مہاراجہ نے اپنے محافظ ہمراہ کرکے صاحب
کو گورکہپور تک پہونچا دیا جب بہزار حیلہ و تدبیر کلکتہ پہونچے تو مہاراج کے نام خط لکہا کہ
اپنے اہل و عیال کو ملک نیپال مین پہونچا کر خود میرے پاس چلے آؤ یا اپنے قلعہ بٹوہان مین
قیام رکہو بلرام پور مین تمہارا رہنا اب مناسب نہین ہی اور اسی مضمون کا خط مہاراجہ جنگ
بہادر نائب ریاست نیپال کے نام لکہا کہ جب متعلقین مہاراجہ بلرام پور کے آپکے پاس آئین
اونکی حفاظت اپنے متعلق سمجہو چنانچہ مہاراج بلرام پور سے قلعہ بٹوہان مین چلے گئے اور
آٹہہ نو مہینے وہان رہی اوسوقت بہی حکام انگریزی سے برابر نوشت خواند رہی اس عرصہ مین
چار مرتبہ مفسدون نے قلعہ پر حملہ کیا مہاراج ہر طرح حسب ایمای حکام انگریز مفسدون کے مقابلے
سے پہلو تہی کرتے رہے مگر ایسا کیا کہ خود تو نہ لڑے مگر مفسدون کو آپس مین لڑوادیا ایک
گروہ ادن مین سے لکہنؤ پہونچا اور قیامت برپا کی برجیس قدر کو زبردستی بٹہا بادشاہ بنایا
احمد اللہ شاہ فقیر نے علیحدہ سر شورش اوٹہایا اور قدرے حکومت قائم کی شرف الدولہ
ابراہیم علیخان کو وزارت ہوئی مموخان کو کل کا حاکم بنایا وسط ۱۲۷۵ تک لکہنؤ مین
[illegible] چلی آخر انگریز فتحیاب ہوئے بیگم صاحبہ والدہ برجیس قدر لکہنؤ سے بہاگ کر بونڈے
[illegible] اور لشکر باغی نے بہرائچ اور بونڈے مین قیام کیا اودہر سے ونگفیلڈ صاحب

بڑی ہو والدہ نے ایکہزار سپاہی مدد کو بہیجا جب راجہ صاحب نے سُنا کہ صاحبزادہ پار اُتر گیا تو امرا
کو واپسی کے لئے مامور کیا وہ دوڑے آئے اودہر جب دشمن نے سُنا کہ فوج آتی ہے بہاگ کر
موضع تہیرا کو چلا گیا اور مہاراج واپس آئے دوسرے روز خبر پہونچی کہ راجہ کونامی نے کسی ایک
گانوکو ادسکے جلا دیا ہے تمام علاقہ مین قیامت برپا کردی ہے اسلئے فوج اوسکی سرکوبی کو
مامور ہوئی اور بعد ایک جنگ صعب کے دشمن مغلوب ہوا اُسی عمر مین مہاراجہ دگبجی سنگہ بہادر
ہر طرح کے علم و ہنر مین طاق و شہرۂ آفاق ہوئے تیر لگانا والد بزرگوار سے سیکہا گہوڑے کی
سواری کی تعلیم بڑے بہائی سے پائی علم ناگری دیوان رام پرشاد اور فارسی میرزا ذوالفقا[ر]
بیگ سے پڑہا شناوری کے فن مین کامل ہوئے علم موسیقی مین بہی یگانۂ روزگار ہوئے
نظم و نثر مین بہی وہ کمال پایا کہ متقدمین سے گوئے سبقت لے گئے [illegible] بکرمی مین راجہ ارجن سنگہ
سرگباش ہوئے اور ریاست کی گدی پر راجہ جے نراین سنگہ نے قیام کیا یہہ نوجوان بعد حصول ریاست
کے صرف پانچ سال زندہ رہ [illegible] مین رحلت کی اخیر وقت اس راجہ نے اپنی سواری کے گہوڑے
روبرو طلب کئے ایک ایک کو دیکہا خاص گہوڑا جب روبرو آیا تو کمال مایوسی سے اوسکی طرف مخاطب
ہوکر کہا کہ تجہکو خبر ہے کہ اب ہمارا دنیا سے سفر ہے کیا تو ہمراہ نہ چلیگا بس یہین تک ساتہہ تہا اس
کلمہ دردآمیز اثر انگیز نے اوس بے زبان بے عقل کے دل مین یہہ تاثیر کی کہ گہوڑا کانپنے لگا آنسو
جاری ہوئے آثار مرگ کے طاری ہوئے فی الفور زمین پر گرا اور مر گیا سوار سے پہلے ہی چلدیا
راجہ جے نراین سنگہ نے بہی اوسیوقت جان دی اون کی وفات کے بعد جانشین حال یعنے مہاراجہ
دگبجی سنگہ بہادر نے مسند پائی پہلے یہہ رئیس ماتحت سلطنت بادشاہ لکہنو کے اپنی ریاست
پر قابض رہا اور اپنے رئیس ہمسایون کے ساتہہ جو اسکے دشمن تہے کئی مرتبہ لڑکر فتحیاب ہوتا
رہا پہر جب سلطنت لکہنو کی سرکار انگریزی کی ضبطی مین آئی تو یہہ ریاست بہی انگریزی
متابعت مین آگئی [illegible] ماہ مئی مین دہلی کا مفسدہ اور انگریزی فوج کا بلوا شروع
ہوا اوسوقت [illegible] صاحب کی [illegible] جنگل مین چہپا رکہا تہے جب [illegible]

- وہو ہذا - یہہ خاندان اولاد راجہ پریار ساہی کی مشہور ہے جو سمت ۱۲۱۱ بکرمی مین تاج الدین
شاہ غوری کی قید مین بسبب عداوت اپنے بہائیون کے آگیا تہا اور مدت تک قید مین رہا آخر کسی
فقیر خدا پرست نے اوسکو خواب مین آکر ارشاد کیا کہ یہہ درخت برگد جو تمہارے روبرو ہے اسکی ایک
شاخ توڑ کر ہاتہہ مین لیلو اور جلد وہ کوئی شخص تمہارا مزاحم و مانع نہوگا اور جس مقام پر جاکر تم اوس شاخ
کو زمین پر رکھ دوگے اوسی علاقہ کو تم اپنا وطن اور ریاستگاہ تصور کرو راجہ نے اوس خواب کو
الہام غیبی جانا اور اوسپر عمل کیا قید سے نکلکر اور وہ گوتا یا جب مقام دہرسوان متعلق ضلع بہرائچ
پہونچا وہ شاخ زمین پر رکھہ دی اور بنا ریاست و حکومت کی قایم کی اکثر لوگ اطاعت مین
آئے کچھہ عرصہ کے بعد بادشاہ بارادۂ زیارت مقبرۂ حضرت سلطان سالار مسعود غازی شہید کے
بہرائچ کو آیا تو راجہ بہی بادشاہی دربار مین حاضر ہوا بادشاہ نے اوسپر مہربان ہوکر انتظام
اس علاقہ کا راجہ کے اختیار مین دیدیا بہر نوشاہی نایب ہوکر راجہ نے بڑے بڑے سرکشون کو
جو اس علاقہ مین رہتے تہے زیر کیا اختیار حکومت کا اپنے اختیار مین لیا آخر سینتیس سال حکومت
کرکے فوت ہوا اوسکے بعد اوسکا بیٹا اچل دیو ۱۲۴۸ بکرمی مین جانشین ہوا اور سولہ برس حکومت
کرکے مرگیا پہر اوسکا بیٹا ہیر ساہی گدی نشین ہوا اوس نے بیالیس سال حکومت کی پہر راجہ رام ساہی
پہر راجہ بشن ساہی پہر راجہ گنگا سنگہ پہر راجہ گنیس سنگہ پہر راجہ لچھمی نرائن پہر راجہ کلیان ساہی پہر
پہر راجہ مادہو سنگہ بن گنیس سنگہ پہر راجہ بلرام ساہی ایک دوسرے کے بعد حاکم و فرمانروا
ریاست کے رہے بلرام ساہی نے شہر بلرامپور آباد کیا اور بڑی نیکنامی کے ساتھہ دنیا سے رحلت کی
اوسکے بعد راجہ کلیان ساہی پہر راجہ پران چند پہر راجہ تیج ساہی پہر راجہ ہرنش سنگہ پہر راجہ
[illegible] اپنے وقت مین فرمانروا رہے چہتر سنگہ کے وقت نواب سید احمد علی ناظم افواج نے
[illegible] اوسے شکست کہا کر قتل ہوا راجہ چہتر سنگہ کے بعد راجہ نرائن سنگہ جانشین ہوا
[illegible] ناظم نے یورش کی اور شکست کہا کر بہاگ گیا نرائن سنگہ کے
[illegible] ال سنگہ پہر انوپ سنگہ پہر راجہ نول سنگہ اپنے اپنے عہد تک حاکم [illegible]

لشکر کے ساتھہ دہلی پر حملہ کیا چونکہ اوسوقت راجہ عیش مین تھا اور حکم تھا کہ تین ماہ تک کوئی بدخبر کوئی
شخص راجہ کو نہ سنائے اس لئے کسی نے اطلاع اس امر کی راجہ کو نہ کی جب سلطانی لشکر پاس سے اور تر
وزیر نے ترسان و لرزان معرفت چاند بہاٹ کی کہ اوس سے زیادہ اور کوئی محرم راز و مصاحب خاص راجہ
کا نہ تھا اس امر کی اطلاع راجہ کو کی چونکہ پہلے راجہ سلطان شہاب الدین کو شکست فاش دے چکا تھا اس
دفعہ بھی راجہ نے اوسکی لڑائی کو کچھہ بڑی بات نہ جانا اور بعد اختتام مدت عیش کے محل سے نکلا جو
ایسی جلدی کہ دشمن سر پر آکھڑا ہوا تھا اجتماع فوج کا ممکن نہ تھا اور دشمن دونو طرف سے حملہ آور تھے
یعنے ایک طرف تو راجہ قنوج کی فوج اور دوسری طرف سلطانی لشکر قریب آپہنچا تھا اس لئے راجہ کو
ئی یہان ایسی شکست ہوئی کہ فوج بہاگ گئی اور راجہ معہ چند امراؤ کے گرفتار ہوکر مقتول ہوا اور راجہ
کے بیٹے نے شہر دہلی حوالہ سلطان کے کرکے اپنی جان بچالی اور یہہ واقعہ سمت ۱۲۳۲ بکرمی مطابق [illegible]
ہجری کو وقوع مین آیا اوس روز سے حکومت اہل اسلام کی ہند مین ہوگئی ⁂

دوسرا چمن ہندوستان کے راجون اور رئیسون کے حال مین جو فی الحال اپنے علاقون مین ماتحت حکومت ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریا شاہنشاہ ہند و انگلینڈ دام سلطنتہا حاکم ہین

ذکر خاندان جنہون نے ریاست بلرامپور و تلسی پور اودہ

زمانہ حال مالک و رئیس اس ریاست کے جناب آنریبل مہاراجہ سر دگ بجے سنگھ صاحب بہادر کی سی ایس آئی
ہین جن کے ارشاد اور ایما سے اس کتاب کی یہہ دوسری جلد راقم نے لکھی اسلئے واجب ہوا
کہ محسن کا حال اور اون کے بزرگون کا ذکر خیر قسم کل وستان ہند سے اول اس جلد مین درج
ہو جسقدر حال مولف کو کتاب احسن التواریخ مولفہ سید آقا حسن رضوی لکھنوی المتخلص بہ
[illegible] جواہر سنگھ المتخلص بہ [illegible] حضور نویس مہاراجہ صاحب بہادر ممدوح سے حاصل ہوا یہی خلاصہ اوسکا شایقین
سامعین اہل یقین کے کان تک پہونچاے اور بہرہ اندوز سعادت ابدی ہو

نے بہت اصرار کیا تو منجموں نے بہروہ کیلئے زمین مین ٹھونک دیے مگر وہ تاثیر حاصل نہ ہوئی اسکے
وقت سلطان شہاب الدین غوری نے ارادہ تسخیر دہلی کا کیا اور شکست کہاکر واپس گیا
اوسکو شکست دیکر اسکی مزاج مین بڑا اعزاز پیدا ہوا چونکہ راجہ جے چند حاکم قنوج نے جو قوم کا راٹہور
تہا اوہنین ایام مین چاہا کہ جشن جگ راجسوئیا کرے اور کل راجون کو جمع کرکے اپنی لڑکی کی شادی
کسی راجہ کے ساتھہ کردے اس تقریب سے اوسنے کل راجون کو طلب کیا پرتہی راج بھی اوسی مین بلایا
گیا مگر بہ بعض درانداز ون کے کہنے سے شامل جشن کے نہوا راجہ قنوج اسکی غیر حاضری سے رنجیدہ
ہوا اور راے پتہورا کی سونے کی تصویر بنواکر بطور دربان جشن گاہ کے دروازے کے آگے کہڑی
کردی راے پتہورا نے جب یہہ خبر پائی غیرت کی آگ سے جلگیا اور پانسو چیدہ جوان ہمراہ لیکر بیخبر
قنوج پر جا پڑا اپنی تصویر اٹھالایا اور بہت سی فوج راجہ قنوج کی قتل کرکے واپس آیا چونکہ
راجہ قنوج اوسوقت یگ کے انتظام مین مصروف تہا بہرحال اوسنے اوس کام کو بانجام
پہونچایا مگر راجہ کی بیٹی نے حاضرین جلسہ سے کسی کو بشوہری قبول کیا اور راے پتہورا کی خستی
و جمال کی دیکہہ کر وہ صدل سے عاشق ہوگئی اور چاہا کہ اوسکو اپنا شوہر بنائے جب یہہ حال راجہ قنوج
پر کہلا تو وہ بیٹی کی صورت سے بیزار ہوگیا اور شہر باہر اوسکے لیے علیحدہ ایک بڑے کا مکان مقرر
کردیا یہہ خبر جب راے پتہورا کو پہونچی چاند نام بادفروش کو اپنی طرف سے وکیل بناکر راجہ قنوج
کے پاس بدرخواست ناطہ دختر کے بہیجا اور خود بہی اون سوارون مین جو چاند کے ساتہ قنوج
کو روانہ ہوے تہے بہ تغیر لباس ہمراہ ہولیا جب قنوج پہونچا جستی و چالاکی راجہ کی دختر کو اوسکے
محل سے نکال لایا اور بسبیل استعجال روانہ دہلی ہوا یہہ خبر جب راجہ قنوج کو پہونچی اسکی گرفتاری
پر فوج مامور کی اور فریقین کے آپس مین سخت محاربہ وقوع مین آیا اور سات ہزار آدمی فریقین
سے کام آیا اور راے پتہورا راجہ قنوج کی لڑکی کو لیکر دہلی مین آیا اور ایسا مستغرق عیش و عشرت
ہوا کہ انتظام سلطنت سے بالکل غافل و بےخبر ہوگیا جب یہہ خبر سلطان شہاب الدین غوری کو
پہونچی اوس نے پہلے راجہ قنوج کے ساتھہ سازش کی اور اوسکو اپنے ساتہہ ملایا پہر [illegible]

راجہ نرسنگہ پچیس سال تین ماہ، پہر راجہ جیون سنگہ آٹہہ سال پنچ [illegible] پشت
ہے چونکہ راجہ جیون سنگہ نہایت غافل اور بے خبر تہا اسنے پرتہی راج المشہور
حاکم پہرا ٹہہ جو پہلے جیون سنگہ کا مطیع و نائب تہا حملہ آور ہوا اور جنگ مین فوج
کی نکلی جیون سنگہ پہاڑ کو بہاگ گیا دہلی کا تخت رائے پتہورا کے نصیب ہوا اس خاندان
نے اکسو اڑتالیس برس راج کیا۔

ذکر سلطنت رائے پتہورا آخری راجہ دہلی کا

قوم کا چوہان راجہ بلدیو چوہان کی اولاد مین ہے تہا راجگان قوم تونور المشہور تور
بلدیو نے حکومت پائی اور راجہ مانے قوم تور انگپال وغیرہ تہے جنہوں نے شہر اندرپت
شہر دہلی کو آباد کیا تہا بلدیو کی ساتوین پشت مین یہہ رائے پرتہی راج المشہور رائے پتہورا
دہلی کے تخت پر قبضہ پایا اور بڑا راجہ ہندوستان کے راجون مین ہو گیا علما و فضلا و منجم
دربار مین بہت رہا کرتے تہے ایکدفعہ منجموں نے اس سے کہا کہ ایک ستون لوہے کا بنوا کر
پر آپ کا نام لکہہ کر اگر بساعت مقررہ باشک ناگ کے سر پر جو زیر زمین ہے ٹہوک دین
باشک ناگ اس سر زمین سے سر ہلا نسکیگا اور ہمیشہ کے لئے سلطنت تمہاری خاندان مین
راجہ کو یہہ تجویز پسند ہوئی اور منجموں نے اپنی تجویز سے وہ کیلے بطور ستون بنوا کر بوقت مقررہ
علم نجوم زمین مین ٹہونک دیے اور راجہ سے جا کر مبارکباد دی کہ اب آپ کی سلطنت
قیامت قائم رہیگی کیونکہ وہ کیلے باشک ناگ کے عین سر لگی ہے یہہ بات سنکر راجہ کے
شبہ پیدا ہوا اور منجموں کی تقریر نے اوسکی عقل کے میزان مین کچہہ وزن نہ پایا اور چاہا
انکے قول کی تصدیق کرے اسلیے کیلے کے اوکہاڑنے کا حکم دیا جب وہ کیلے اوکہاڑی
کیلے کے نیچے کے سرے کو خون لگا ہوا نظر آیا یہہ حال دیکہہ کر راجہ بہت پچہتایا اور منجموں
سے طرح دوبارہ یہہ کیلے زمین مین اوسیطرح ٹہوکی جاوے منجموں نے کہا کہ وہ وقت
[illegible] ہنوز آسکتا اور [illegible] ہے کہ اب وہ کیلے یہہ باشک ناگ کے [illegible]

عمل اوس سے سیکھا اور ایک روز امتحاناً اپنا جسم چھوڑکر دوسرے جسم مین کہ ایک نوجوان آدمی کا
جسم تھا داخل ہوا جب راجہ کا جسم خالی ہوگیا تو سمندرپال اپنا قالب چھوڑکر راجہ کے قالب مین
آگیا اور جس قالب مین راجہ کی روح داخل ہوئی تھی اوسکو قتل کر ڈالا اس فریب سے سلطنت
کا مالک ہوا بعض کا قول ہے کہ راجہ بعمر طبعی پہونچکر مرگ اتفاقیہ سے مرگیا عمر راجہ بکرماجیت کی بقول
اہل ہند ایکہزار ایک سو سال ہوئی ۔

ذکر خاندان سمندرپال اور اوسکی اولاد کا

بعد وفات راجہ بکرماجیت کے سمندرپال جوگی باتفاق اہل دربار بادشاہ ہوا اور چوبیس سال
سلطنت کی پھر راجہ چندرپال چالیس سال پانچ ماہ پھر راجہ نین پال اکیاون سال پنج ماہ پھر راجہ
دیس پال سینتالیس سال دو ماہ پھر راجہ سنگہ پال اڑتالیس سال پھر راجہ سوبہ پال ستائیس سال
گیارہ ماہ پھر راجہ لکھپال اڑتیس سال تین ماہ پھر راجہ امرت پال ستائیس سال چھ ماہ پھر راجہ بہی پال
پچپن سال پنج ماہ پھر راجہ بھیم پال اڑتالیس سال آٹھ ماہ پھر راجہ گوبند پال سینتیس سال نو ماہ
پھر راجہ بنی پال انتالیس سال دو ماہ پھر راجہ ہرپال چوبیس سال نو ماہ پھر راجہ مدن پال اکتیس
سال دو ماہ پھر راجہ کرم پال سینتالیس سال پنج ماہ پھر راجہ بکرم پال چوالیس سال تین ماہ پشت
بہ پشت سولہ راجے راجہ ہوتے رہے راجہ بکرم پال آخری راجہ نے اخیر عمر مین راجہ تلوک چند والی
بہرایچ پر لشکرکشی کی اور لڑائی مین مارا گیا تین سو تنتالیس برس اس خاندان کی سلطنت رہی ۔

ذکر خاندان تلوک چند اور اوسکے خاندان کا

بعد اختتام خاندان سمندرپال جوگی کے تلوک چند بہدرساسی علاقہ بہرایچ سے آکر مسند
سلطنت پر بیٹھا اور دو سال سلطنت کی مرگیا اوسکے بعد راجہ کرم چند بائیس سال سات ماہ پھر راجہ
کلیان چند چار سال تین ماہ پھر راجہ رام چند چودہ سال دو ماہ پھر راجہ ہرچند اٹھارہ سال دو ماہ پھر راجہ کلیان چند سترہ
سال [illegible] ماہ پھر راجہ بھیم چند اٹھارہ سال تین ماہ پھر راجہ گوبند چند بائیس سال دو ماہ [illegible] زوجہ گوبند چند کی اولاد نہ تھا اوسکی [illegible]
اوس کی جگہہ جانشین ہوئی مگر وہ بھی ایک سال کے بعد رحلت کر گئی اس خاندان مین سے

ملک اوسکو ملک راج کا دیا جب ثابت ہوا کہ یہہ شخص وہی بکرماجیت راجہ بہرتہری کا بہائی اور
وزیر ہے تو سب نے شکرانہ ادا کیا کہ شخص حقدار عاید ہوا۔
یہہ بادشاہ بڑا دانا عالم فاضل بہادر سخی جامع طریقت وحقیقت تہا علما وفضلا کی بہہ تری
توقیر کرتا اسکے وقت شہر اجین معدن علوم وفنون ہو گیا تہا خزانہ شاہی میں سے یہہ اپنی گذار
خاص کے لیے کچھہ نہ لیتا اور اپنی اجرت ومحنت روزمرہ سے گذارہ کرتا تمام جانوروں کی
زبان سے اسکو آگاہی تہی اپنی سلطنت کے ترقی کے واسطے اوسنے اپنی قلمرو کو وسیع کیا ولایت دکن اوڑیسہ
وبنگ وبہار وگجرات وسومنات کو بزور شمشیر اپنے تصرف میں لایا بہرت شہر اندرپت پر چڑہائی
کی راجہ سکونت راجہ اندرپت اسکے مقابل ہوا اور لڑائی میں مارا گیا اسکے مارے جانے کے
بعد تمام ولایت وسیع ہند کی اسکے تحت میں آگئی خطۂ پنجاب کا بہی شہر کابل تک اسکی
حکومت میں شامل ہوا اخیر عمر میں راجہ سالباہن والی دکن جو پہلے اسکا مطیع تہا باغی
ہو گیا بکرماجیت نے اوسپر لشکر کشی کی عند المقابلہ بکرماجیت کی فوج بہاگ نکلی اور یہہ راجہ
سالباہن کی قید میں آگیا اوسنے براہ بیرحمی ایسے رحیم وکریم وہنرمند راجہ کو قتل کر دیا
قتل کے وقت جب سالباہن نے بکرماجیت کو روبرو بلایا تو کہا کہ جو تیرے دلکی آرزو ہو
بیان کر بکرماجیت نے جواب دیا کہ اگر تو میری تاریخ کو اپنے دفتروں میں جاری رکہے
میں داخل ہے اسبات کو اوسنے منظور کیا اور سمت بکرمی کے رائج رہنے کا حکم دیا اور اس
روز سے آجتک رائج ہے - نسخہ راجہ دلی اور راج ترنگی میں قصۂ وفات راجہ بکرماجیت کا
اسطرح درج ہے کہ راجہ کی اخیر عمر میں سمندر پال جوگی راجہ کا معتقد ومقرب بنا اور
اپنے شعبدے وطلسمات عجیب وغریب دکہا کر راجہ کو اپنا معتقد بنایا آخر جوگی نے
جب سلطنت کی دستگیر ہوئی تو اوسنے راجہ کو کہا کہ تمہارا جسم اب ضعیف ہو گیا ہے
تمکو چاہیے کہ اس جسم کو چھوڑ کر کسی جوان جسم میں آ جاؤ اور مجہکو یہہ عمل یاد ہے
جس سے انسان کی روح ایک جسم سے نکل کر دوسرے جسم میں جا سکتی ہے

گھڑی کے بعد ایک آدمی کی نعش بہتی ہوئی اوسکو نظر آئی وسکو اوس نے پکڑ لیا چارون لعل
اوسکی جیب سے نکال لیے اور اوسکو گیدڑ کے کھانے کے لیے خشکی مین ڈالدیا اور امیدوار حصول
سلطنت کا ہوا جب دن ہوا تو شہر کے دیکھنے کے لیے بکرماجیت گیا تمام کارخانہ برہم و درہم
دیکھا محلون کے محلے اوجڑے ہوئے پائے جب بازار مین گیا تو دیکھا کہ ایک شخص فیل سوار سوار
بادو کے تجمل سے ساتھ سوار چلا جاتا ہے اور ماباپ اوس کے جو قوم کے کمہار تھے اوس کے پیچھے روتے
چلاتے سر پر خاک اوڑاتے ہوئے چلے جاتے ہین یہہ دیکھکر بکرماجیت کو حیرت دامنگیر ہوئی اور لوگون
سے اصل حال دریافت کیا بازار والون نے تمام قصہ بیان کردیا کل ماجرا سے واقف ہوکر بکرماجیت
دربار مین گیا اور کہا کہ تم آج اس کمہار کے لڑکے کی جگہہ مجھکو راجہ بنادو مین اپنی جان اسپر
پر فدا کرتا ہون اگر رات کو مین دیو پر غالب آیا تو سلطنت حق میرا ہے اور اگر دیو نے مجھکو
مار لیا تو اختیار ہے کل اسکو پھر راجہ بنا دینا لوگون نے مسافر جانکر ہرچند بکرماجیت کو اس درخواست
سے باز رکھا مگر اسنے نمانا اور راجہ ہونے پر مصر ہوا آخر امرا نے بکرماجیت کو ایک روز کے لیے
راجہ بنایا تمام روز یہہ تخت نشین ہوکر سلطنت کرتا رہا جب شام ہوئی تو تمام امرا و ملازم
شاہی اسکو تنہا تختگاہ مین چھوڑکر اپنے اپنے گھر چلے گئے دو گھڑی رات گئے تو بیتال بھر
دیو آیا پہلے اوس نے اکثر مٹھائی شیرینی وغیرہ لذیذ غذائین نوش کین پھر بکرماجیت کی طرف متوجہ
ہوا اور چاہا کہ اسکو بھی نوش جان کرے بکرماجیت اوسکو دیکھکر اوٹھہ کھڑا ہوا اور دیو کے ساتھ
کشتی شروع کی چونکہ بکرماجیت کے جسم مین اکھہار ہاتھی کا زور تھا فی الفور دیو کو گرا لیا اور چاہا
کہ دیو کو مار ڈالے دیو بخوشامد پیش آیا اور بہت منت عرض کی کہ مین ہمیشہ یہان سے چلا جاتا ہون
تخت سلطنت کا تجھکو مبارک ہو آئندہ مین کبھی اسطرف رخ نہین کرونگا بلکہ جب تو مجھکو
کسی مشکل کے وقت یاد کریگا حاضر ہوکر خدمت کرونگا غرض بکرماجیت نے اوس سے عہد لیکر رخصت
کیا اور خود تخت شاہی پر تمام رات آرام تمام سو رہا جب صبح ہوئی شہر کے لوگ بکرماجیت
کے حال دیکھنے کو آئے دیکھا کہ صحیح و سلامت موجود ہے اسبات پر سب خوش ہوئے اور سب نے

وس. وزیر ایہہ بھی عورت کے ساتھ محبت رکھتا اور اپنے حقیقی بھائی بکرماجیت کے جلا وطن
کر دینے سے پچھتایا اور دنیا و مال کے ولیہ ایسی سیر ہو گئی کہ دوبارہ اوسکو سلطنت کی خواہش نہ تہا
دولت و حکومت کو ترک کر کے جنگل مین گیا اور مدت تک عبادت و ریاضت کے حیات ابدی پائی
راجہ جب ریاست چھوڑ کر اوجین سے نکل گیا اور سلطنت بے ساتہ و فرمانفرما رہ گئی تو کمال حیرانی
و ویرانی مالوہ مین برپا ہوئی تمام علاقہ دیوان خونخوار و جنیان مردم آزار نے اوجاڑ دیا اور
دار الحکومت اوجین پر ایک دیو سرتال نام نے قبضہ کر لیا اوسکی خوراک آدمی کا گوشت تہا ہزارون
آدمی اوس شہر کی رعایا مین سے کہا لیے ہزارون جان بچا کر بہاگ گئے ہزارون نے دیو کے
خوف سے خودکشی کی آخر جب سرتال نے دیکہا کہ اگر یہہ شہر ایک ہی مرتبہ اوجڑ گیا تو مین اپنی
خوراک روزمرہ کہان سے لونگا تو اوس نے یہہ بات مقرر کردی کہ شہر کے لوگ ہر روز ایک آدمی
مجکو کہانے کے لیے دیا کرین اور ایک من طعام قسم شیرینی و حلوا وغیرہ سے مہیا کر کے پرورده
آدمی جو میری خوراک کے لیے آیا کرے ہر روز تمام روز تخت شاہی پر بیٹہکر حکومت کیا کرے
شام کو وہ تخت پر رہے اوسکو مین کہا لیا کرونگا ناچار یہہ امر شہر والون نے منظور کیا ادہر روز
جو نیا بادشاہ قرار پاتا شام کو وہ لقمۂ شکم دیو کا ہو جاتا چند سال اسیطرح گذر گئے آخر یہہ اتفاق
حسنہ وقوع مین آیا کہ گجرات سے ایک قافلہ سوداگران عامہ فروش کا مالوہ کو آیا جسمین سوداگر
متہرا اجین کے ہوتے ہوئے شہر کی بربادی کا حال سنکر رات کو وہ دریا کے کنارے پر اتر پڑے
اون مین راجہ بکرماجیت بہی تہا جو اپنے وطن مالوہ کے دیکھنے کے شوق سے گجرات سے
سوداگرون کے ہمراہ ہو لیا تہا جب آدہی رات گذری جنگل سے ایک گیدڑ نے آواز دی کہ اس
دریا کے اندر ایک آدمی کی نعش بہتی ہوئی چلی آتی ہے اوسکے بازو پر ایک لعل قیمتی بندہا
ہے جو شخص اوس مردہ کو دریا سے نکالکر میرے کہانے کے لیے خشکی مین ڈال دیوے وہ لعل
[illegible] اوس کام کے عوض مین اوسکو تمام ہندوستان کی سلطنت بہی ملیگی
بکرماجیت جو ... وحش و طیور کی زبان سمجہتا تہا یہہ آواز سنکر دریا پر جا کہڑا ہوا ایک

ہو کر نکالا گیا اور وہ دنیا سے کم مہر و بیوفا کی غیرت سے ایسا دل سرد ہوا کہ ویرانی میں جا کر یاد
حق مشغول ہوا چند سال کے بعد ایک روز راجہ بھرتھری دربار میں بیٹھا تھا کہ ایک برہمن [illegible]
حاضر آیا اور ایک میوہ نئی وضع کا بادشاہ کی حضور میں گذرانا اور عرض کی کہ چند سال کی ریاضت
و عبادت کے بعد مجکو خدا کی جناب سے یہہ بہشتی میوہ جسکے کھانے سے انسان موت کی پنجہ سے رہا [illegible]
خضر کی طرح زندہ جاوید ہو جاتا ہے عطا ہوا ہے چونکہ مجکو مرجانا زندہ رہنے سے عزیز تر ہے اس لیے
میں نہیں چاہتا کہ اسکو کھاؤں بلکہ چاہتا ہوں کہ آپکو کھلاؤں کہ راجہ کی دائمی زندگی سے تمام
زمانہ کا فائدہ ہے راجہ نے وہ میوہ برہمن سے لے لیا اور اوسکے عوض میں بہت کچھ انعام دیا مگر راجہ
کا بھی دل نہ چاہا کہ اوس میوہ کو خود کھائے بلکہ یہہ چاہا کہ رانی پنگلا کو جسکے ساتھ راجہ کی کمال محبت تھی
کھلائے غرض راجہ محل میں گیا اور وہ میوہ رانی کے حوالے کر دیا اور حکم دیا کہ تم اسکو کھالو کہ کبھی ضعیف
نہو اور نہ موت کے صدمہ کا صدمہ اوٹھاؤ چونکہ اوس رانی کا ایک دوست بادشاہی میر آخور تھا اور وہ
اوسکو اپنی جان سے زیادہ چاہتی تھی اوس نے راجہ سے پوشیدہ وہ میوہ اوسکو دیدیا اور کہا کہ تم
اسکو کھالو موت کے پنجہ سے اپنی جان بچاؤ میر آخور اوس میوہ کو اپنی آشنا بیسوا کے پاس لے گیا جسکا
نام لاکھا بیسوا تھا اور کہا کہ آج خدا کی مہربانی سے مجکو یہہ میوہ جسکے کھانے سے حیات ابدی
ملتی ہے ملا تھا مگر میں اپنی جان سے تجکو زیادہ چاہتا ہوں تو اسکو کھا لے بیسوا نے وہ میوہ میر آخور
سے لے لیا اور جی میں سوچی کہ تمام عمر زنا و بدکاری کرتی رہی ہوں اب جو حیات ابدی
پاؤنگی تو بھی میرا کام وہی رہیگا گناہوں سے بچنا میرا محال ہے بلکہ یہہ حیات میرے لیے موت ہے
یہہ میوہ تو اس لائق ہے کہ راجہ کھائے اور زندہ جاوید ہو جاوے جسکے حسن سے ہزاروں فیض
جاری ہیں خلق خدا آرام اوسکے سایہ دولت میں آرام پاتی ہے یہہ سوچکر وہ دوسرے روز
راجہ کے دربار میں آئی اور وہ میوہ نذر گذرانا راجہ سنتے ہی اوسکو پہچان لیا اور [illegible]
اصل حال مقدمہ کا راجہ پر ظاہر ہو گیا رانی نے جب دیکھا کہ میری دوستی کا پردہ جو میر آخور کے
ساتھ ہے سب کھل گیا ہے نہایت شرمسار و خجل ہوئی اور اپنے آپ کو محل سے گرا کر مر گئی

مین نے گدہی کے جسم سے رہائی پائی کہ مجہکو میرے باپ اندر نے یہہ سراپ دیا تہا کہ جب تک گدہے
کے جسم مین تو قتل نہوا اور تیرا وہ جسم آگ مین نہ جلے تب تک تو دیوتا نہ بنیگا آج مین پہر
دیوتا بنگیا اب مین بہشت کو جاتا ہون اور میری رانی جو میرے نطفہ سے حاملہ ہے جب لڑکا
پیدا ہوا اوسکا نام بکرماجیت رکہنا اور وہ بڑا پہلوان مرد میدان ہوگا کیونکہ خدا کی جناب
سے ایکہزار ہاتہی کا زور اوسکے جسم مین دیا گیا ہی یہہ تقریر سُنکر راجہ کے دل مین خدشہ پیدا
ہوا کہ یہہ لڑکا جس مین ایکہزار ہاتہی کی قوت ہوگی بیشک بڑا ہوکے میری سلطنت چہین لیگا
چاہئے کہ پیدا ہوتے ہی اوسکو قتل کرادون یہہ سونچکر اوسنے اپنی کنیزون کو حکم دیا کہ
جسوقت وہ لڑکا پیدا ہو قتل کرنے کے لئے میرے روبرو حاضر کرو چونکہ راجہ کی لڑکی کو ایک تو اپنے شوہر کے گم
ہو جانیکا غم تہا دوسرے بیٹے کے مارے جانیکا اندیشہ لاحق حال ہوا تو اوس نے اپنے پیٹ مین خود چہری
کہالی اور مرگئی کنیزون نے لڑکا اوس کے پیٹ سے زندہ نکالا اور راجہ کے روبرو لے گئین راجہ نے
بسبب بے مادری وبے پدری اوسپر رحم کیا اور پرورش کا حکم دیا جب سن بلوغ کو پہونچا راجہ نے
اوسکو ہر کام مین لائق وفائق پایا اور مالوے کا ملک اسکو عطا فرمایا بکرماجیت آداب بجا لایا اور
عرض کی کہ بڑا بہائی میرا بہرتہری اس لائق ہے کہ راجہ اوسکو مالوے کا راج عطا کرین اور مین خود
ہو لے ونکی خدمت مین حاضر رہا کرونگا راجہ کو یہہ آداب بکرماجیت کا پسند آیا اور اوسکے کہنے سے
راج ملک مالوے کا بہرتہری کو دیا اور وزارت کا عہدہ بکرماجیت کے سپرد کیا پس یہہ دونو بہائی
مالوہ مین گئے اور شہر اُجین کو دار الریاست بناکر راج کرنے لگے چونکہ راجہ بہرتہری عیش
دوست تہا اور رانی سیتا الشہود پنگلا کے ساتہہ اوسکی کمال محبت تہی اکثر اوقات محلون
مین بعیش وعشرت مشغول تہا اس باب مین بہت مرتبہ بکرماجیت نے اوسکو سمجہایا وہ باز نہ آیا
بلکہ رانی پنگلا بکرماجیت کی جانی دشمن ہوگئی اور راجہ بہرتہری نے رانی کے کہنے سے بکرماجیت
جیسے خیرخواہ بہائی اور لایق وزیر کو سلطنت سے خارج کردیا بلکہ حکم دیا کہ یہہ شخص کو میری
قلمرو سے باہر نکلوا دیا جائے فوراً حکم کی تعمیل ہوئی اور بکرماجیت تنہا ہم وطن سے بے وطن

اندر کا بیٹا اس تالاب مین ہون تم اس شہر کے راجہ کو کہہ دو اپنی لڑکی میری نکاح مین دے تو مین تالا
سے نکلون برہمنون نے اس آواز پر کچھ خیال نہ کیا مگر جب چند روز پے در پے یہی آواز سنتے رہے تو
راجہ کی خدمت مین حاضر ہو کر اطلاع اس امر کی کر دی راجہ اس امر کی تصدیق کے لیئے خود تالاب
پر آیا تو اوسکو بھی گندہرپ سین نے اسیطرح کی آواز دی اوس نے جواب دیا کہ اگر تو دیوتا اور اندر
کا بیٹا ہے تو میرے شہر دہارا نگری کی فصیل لوہے کی کر دے چنانچہ اوسی رات مین وہ فصیل لوہے کی
ہو گئی جب ایسے خوارق ظہور مین آئے تو راجہ کو یقین ہو گیا اور دوسرے روز تالاب پر جا کر کہا
کہ مہاراج اب اگر تم تالاب سے باہر آ جاؤ تو مین اپنی لڑکی کی شادی تم سے کر دون یہہ بات سنکر
گندہرپ سین فی الفور بصورت خر پانی سے نکل آیا راجہ اوسکو دیکھہ کر سخت غمناک ہوا اور سوچا
کہ اگر اب مین اسکو لڑکی نہین دیتا تو یہہ دیوتا ہے ایک دم مین میری سلطنت کو زیر و زبر کر دیگا
اور اگر دیتا ہون تمام زمانہ کا مطعون ہونگا اور لوگ کہینگے کہ گدہے کو راجہ نے لڑکی دی ہے
یہہ حال دیکھہ کر گدہے نے آواز دی کہ مین عنایت دیوتا ہون مگر کسیقدر مدت تک دن کو گدہا
اور رات کو آدمی ہو جایا کرونگا جب میعاد گذر جائیگی تو اس جسم سے میری رہائی ہو جائیگی تم
کچھہ غم نہ کرو آخر راجہ اوسکو رسی ڈالکر طویلہ مین لیگیا جب رات ہوئی اور وہ آدمی کی
شکل بنا تو اپنی لڑکی کا نکاح اوس سے کر دیا چند سال یہی حال رہا کہ دن کو وہ گدہا بادشاہ کے
طویلے مین بندہا رہتا اور رات کو آدمی بنکر بادشاہ کی محلون مین چلا جاتا تمام رات وہان رہتا
آخر شہزادی کی ایک کنیز گندہرپ سین کے نطفہ سے حاملہ ہوئی اور ایک لڑکا جنی جسکا
نام بھرتھری رکہا گیا پہر شہزادی کو حمل ہوا حمل کے وضع کے دن جب قریب آئے تو ایک روز
راجہ اپنے گھوڑون کے دیکھنے کے لیئے طویلہ مین گیا اور اوس گدہے کو بھی جو اوسکا داماد تہا
بندہا دیکھا تو راجہ کی طبیعت نے اوس سے نہایت نفرت کہائی اور حکم دیا کہ اس گدہے
کو تلوار مار کر مار دو نوکرون نے فی الفور تعمیل کی اور اوس کے جسم کو آگ مین جلا دیا جب
جل چکا تو آسمان سے آواز ہوئی کہ اے راجہ تیرا احسان مجہپر آج تمام ہوا کہ تیرے ذریعہ سے

بعد راجپال راجہ بایہہ شخص مغرور و متکبر و خود پسند تہا اس لیے سب نے ملکر راجہ سکونت کو
جو گاؤن کے راجہ کو بلا بہیجا جنگ مین راجپال مارا گیا اور چہبیس سال سلطنت کی نو راجون
نے اس خاندان مین راج کیا ✦

ذکر راجہ سکونت

اس راجہ نے سلطنت پاکر غفلت اختیار کی کوکنار کا نشہ اسپر ایسا غالب آیا کہ رات دن یہہ نشہ مین
مستغرق رہتا آخر راجہ بکرماجیت نے اسپر چڑہائی کی اور یہہ لڑائی مین مارا گیا

ذکر راجہ بکرماجیت اور راجہ بہرتہری کا

راجہ بکرماجیت بہت بڑا راجہ ہوگذرا ہے اوسکے قصے اور فسانے عجیب عجیب لوگون کی زبان
پر جاری ہین اور یہہ بات سب اہل ہند یقین کرتے ہین کہ اوس سے پیچھے کوئی راجہ موصوف
باوصاف حمیدہ و اخلاق پسندیدہ نہین ہوا اور تمام ہندوستان مین سنہ بکرماجیتی جو اب سنہ ۱۹۲۹ [illegible]
ہی جاری ہے اور شروع ہر ایک سال کا ماہ چیت سے ہوتا ہے قصہ تولد اس راجہ کا اسطرح درج
منسوب ہے کہ ایک روز راجہ اندر نے جو ایک دیوتا بارش باران جمیت آلہی پر موکل ہے بہشت
مین مجلس عیش و عشرت کی گرم کی ہوئی تہی اور اپچہرا نام حور بہشت محفل مین رقص کر رہی تہی
گندہرب سین دیوتا اندر کا بیٹا بہی وہان موجود تہا اوسکو اپچہرا کی صورت بہت پسند آئی
اختیار شیدا ہوکر عاشقانہ نگاہ سے اوسکو دیکہنے لگا راجہ اندر کو یہہ حرکت اوسکی پسند نہ آئی
[illegible] ہوکر اوسکو سراپ دیا کہ تو بہشت سے نکلکر زمین پر چلا جا اور اس حالت مین ہوکہ تمام
[illegible] کی اوقات بہر آدمی کی رہے اور جب تک کوئی تیرے اوس جسم کو گدہے
[illegible] مین نہ جلائیگا تو پہر بہشت مین آنیکے قابل نہوگا یہہ [illegible]
[illegible] وہ گدہے کی صورت بنگیا اور آسمان سے گر کر [illegible]
[illegible] ندی تالاب مین رہا ایک روز چند برہمن تالاب [illegible]
[illegible] آواز دی کہ مین گندہرب سین دیو [illegible]

گیارہ ماہ اور راجہ دربہہ چوالیس سال تین ماہ اور راجہ سودہ پال تیس سال نو ماہ اور راجہ پدرست
بیالیس سال تین ماہ اور راجہ امرجودہ ستائیس سال چار ماہ اور راجہ مین پال بائیس سال گیارہ ماہ
اور راجہ سروسی ینتالیس سال سات ماہ اور راجہ بیدار نہہ پچیس سال پانچ ماہ پشت بہ پشت
فرمان فرمائی ہند ہوئی راجہ بیدار تہہ کے بعد بدہ مل اوسکا بیٹا راجہ ہوا چونکہ یہہ راجہ ہمیشہ شراب
اور بنگ اور چرس کی نشہ مین مستغرق رہتا تہا اسلیے اوسکو اوسکے وزیر پرباہ نے قتل کرڈالا
اس خاندان نے پانسو ایک سال دو ماہ سلطنت کی اور چودہ کس راجہ ہوئی۔

ذکر سلطنت راجہ پرباہ اور اوسکی اولاد کا

راجہ پرباہ جب مالک سلطنت کا ہوا تو بتیس سال اوس نے بآرام تمام راج کیا بعد اوس کے راجہ چنجاب
ستائیس سال سات ماہ اور راجہ شترگن اکیس سال اور راجہ سیپ پچیس سال اور راجہ …
سال آٹھ ماہ اور راجہ سروپ دت اٹھائیس سال اور راجہ سترسین چونتیس سال تین ماہ اور راجہ
سکھدان بتائیس سال دو ماہ اور راجہ جی مل اٹھائیس سال اور راجہ کنکنانی تالیس سال چار ماہ
اور راجہ کلمن چہالیس سال اور راجہ شترمردن آٹھ سال گیارہ ماہ اور راجہ جیون جات چھبیس سال
نو ماہ اور راجہ ہری چاک تیرہ سال دو ماہ اور راجہ ہیرسین چھبیس سال دو ماہ اور راجہ رہی من بعد
راجہ اودہست راجہ بنا اور عیش و عشرت مین پڑگیا بدانتظامی تمام ملکون مین پہیل گئی آخر
وزیر دندہیر نے راجہ کو قتل کرڈالا سولہ راجہ اس خاندان مین راجہ ہوئے چار سو چہیالیس
سال تک یہہ راج رہا ✣

ذکر سلطنت راجہ دندہیر اور اوسکی اولاد کا

راجہ دندہیر تخت نشین ہوکر بعدل و داد اکتالیس سال سلطنت کی پہر راجہ سین دہوج
ینتالیس سال تین ماہ پہر راجہ مہنگ اکتالیس سال پہر راجہ مہاجودہ تینتیس سال
پہر راجہ ناتہہ ستائیس سال پہر راجہ جیون راج ینتالیس سال پہر راجہ اودے
سین چھتیس سال پہر راجہ انند جل اکیاون سال پشت بہ پشت راجہ ہوتے رہے پہر اوس کے

راجہ جھمی جی کی مرنے کے بعد اوسکا بیٹا اسمندر جہ بنا اور بیاسی سال تک بادشاہت کی بعد اسکے
راجہ اوہن اٹھاسی سال دو ماہ اور راجہ مہاجی اکیاسی سال گیارہ ماہ اور راجہ جسرتھ
بہتر سال دو ماہ اور راجہ دشت وان بہتر برس اور راجہ اوگرسین اٹھتر سال اور راجہ سورسین
اسی سال اور راجہ شدشت پنیسٹھ سال دو ماہ اور راجہ بیمی اٹھتر سال پنج ماہ اور راجہ جہل
چونسٹھ سال سات ماہ اور راجہ سونہپال اٹھاسٹھ سال اور راجہ نرہرد بو اکیاون سال گیارہ
ماہ اور راجہ سوجرت بیالیس سال اور راجہ بہوپ اٹھاون سال تین ماہ اور راجہ سوہن پچپن
سال آٹھ ماہ اور راجہ سینالی باون سال نو ماہ اور راجہ سرون اٹھاون سال اور راجہ
بھیکم سینتالیس سال سات ماہ اور راجہ بدرتھ پینتالیس سال گیارہ ماہ اور راجہ دسوپان چوالیس
سال نو ماہ اور راجہ اوتی چوالیس سال دو ماہ اور راجہ اولی چھیاسی سال دو ماہ اور راجہ اتی
اکیاون سال اور راجہ دندپال اٹھتیس سال پنج ماہ اور راجہ درسال چالیس سال تین ماہ اور راجہ
تباک چھتیس سال اور راجہ کہیم اٹھاون سال پانچ ماہ پشت بپشت نسلاً بعد نسل بادشاہی کرتے
رہے جب راجہ کہیم کی وفات کے بعد راجہ کہیمن تخت نشین ہوا تو اوس نے بخلاف طریق اپنے
باپ دادا کے رعایا پر ظلم و ستم کرنا شروع کیا اور رعایا و فوج اس کے ظلم سے بجان تنگ ہوئی
تب سب امراء و وزراء آپس میں ملگئے اور راجہ کو قتل کر ڈالا اور بسراؤ نام وزیر کو تخت نشین
[illegible] کہیمن نے اڑتالیس سال سلطنت کی اسکی ذات پر سلطنت خاندان پانڈوان کی ختم ہوئی
[illegible] جدہشٹر سے اس راجہ تک اکتیس راجون نے راج کیا اور ایکہزار آٹھ سو چھ
[illegible] میں آئی

راجہ بسراؤ اور اوسکی اولاد کا

[illegible] بسراؤ تخت نشین ہوا سترہ سال چار ماہ اوس نے نہایت
[illegible] سورسین بیالیس سال سات ماہ اور راجہ
[illegible] سال نو ماہ اور راجہ برجیت تین سال

خبردار تو اوس پر فریفتہ نہو جانا اور اگر ہو گیا تو اوسکو گہر مین نہ لانا اور اگر لایا تو رانی نہ بنانا
اپنے ازدواج مین نہ لانا اور اگر لایا تو اوسکا محکوم نہو جانا اوسکو پردہ مین ہی رکہنا کیسیکو روبرو نہ
دینا یہہ بات کہکر بیاس دیو غائب ہو گئے اور بروز مقررہ ایک سوداگر دربار مین آیا اور ایک ایسا
عجیب غریب گہوڑا اوس نے پیش کیا کہ راجہ نے بے اختیار ہو کر اوسکو خرید لیا اور سوار ہو کر چاہا کہ
اوسکی رفتار کا لطف دیکہے گہوڑا راجہ کو اپنی پشت پر لیکر دوڑا ہر چند روکا رُک نہ سکا آخر وہ جنگل
مین جا کر کہڑا ہو گیا اوسی وقت جنگل کے اندر سے ایک عورت نوجوان خوبصورت حسینہ جمیلہ نکل آئی
اور راجہ اوسکو دیکہہ کر ایسا مفتون ہوا کہ بیاس دیو جی کی نصیحت بالکل بہول گیا فی الفور
اوسکو گہوڑے پر چڑہا کر گہر لے آیا اور اپنی رانی بنایا اوس رانی نے راجہ کی مزاج پر ایسا اختیار
پایا کہ راجہ کی حکومت برائے نام رہ گئی ایک روز راجہ کے گہر برہمنوں کا کہانا تہا صدہا برہمن
مائدہ شاہی پر حاضر ہوئے جب کہانا ہر ایک کے آگے رکہا گیا تو وہ رانی بے حجاب اپنا ناز و کرشمہ
دکہلاتی ہوئی برہمنوں کے سامنے آ موجود ہوئی چونکہ حسن گلوسوز اوسکا ایسا تہا کہ اگر
چاند بہی روبرو آتا حلقہ بگوش بنجاتا سورج اوس کے سامنے شرماتا برہمن سب کے سب اوسکو
دیکہکر آئینہ کیطرح حیران رہ گئے اور کہانا چہوڑ کر سب اوسی کو دیکہنے لگے یہہ حال دیکہکر
راجہ کو غیرت و حمیت لاحق حال ہوئی اور کل برہمنوں کے لئے قتل کا حکم نافذ کیا چنانچہ
فی الفور قتل ہوئے جب یہہ بد عمل راجہ سے دیدہ و دانستہ سرزد ہوا تو بیاس دیو جی حاضر ہوئے
اور کہا کہ مین نے پہلے تجہکو اس بد عمل سے آگاہ کر دیا تہا پہر تو کسواسطے مرتکب اس عمل کا ہوا راجہ
ان کے کہنے سے متنبہ ہوا اور زار زار رونے لگا اور ہاتہہ باندہ کر عرض کی کہ اب مجہکو کوئی ایسا
[illegible] فرمائیے جو عوض اس بد عمل کا ہو جائے فرمایا کہ خیرات بہت کرو اور ہر روز کتہا مہابہارت
[illegible] کرو کہ کفارہ اوس گناہ کا سوا اس کے اور کوئی نہین ہے جب اسّی برس اس راجہ کے
[illegible] گذر گئے تو اس جہان فانی سے رحلت کی ٭

ذکر راجہ ہمنت وغیرہ اولاد پانڈو انکا بطور اجمال

زمین کے کوہ و بیابان کے اندر باقی نہ رہے جب یہہ ارادہ راجہ کے دل مین قایم ہو گیا تو اوسنے
بڑے بڑے کامل منتری جن کے عمل کے زور سے تمام پیدایش روی زمین کی مسخر ہو سکتی ہی بلایا
اور فرمایا کہ تم اپنی منترون کے عمل سے روئی زمین کے سانپ پکڑ منگواؤ اور سب کو آگ مین جلاؤ
عامل راجہ کے حکم کے بموجب اپنے عمل مین مصروف ہوئے اور میدان جنگل مین ایک بڑی آگ روشن
کی آخر اون کے عمل کی یہہ تاثیر ہوئی کہ ہزارون سانپ ہر روز خود بخود اوس آگ کیطرف دوڑے
آتے اور آگ مین پڑ کر جل جاتے جب لاکہون کروڑون سانپ جل چکے اور یہہ نوبت پہونچی کہ سیکہ
ناگ نے بہی جسکے سر پر بقول اہل ہنود کرۂ زمین قایم ہے چاہا کہ اپنے مقام سے حرکت کر کے اپنے
آپ کو اوس آگ مین ڈالدیوے تو استیک نام ایک عابد راجہ کے دربار مین حاضر ہوا اور بعد دعا
و ثنا کے قصور سانپون کا معاف کرایا اور راجہ کے غضب کی آگ فرو ہوئی اہنہین کے قول سے کہ [illegible]
ہی اوس نے [illegible] اندر کی خدمت مین حاضر ہوا اور [illegible] استیک
عابد راجہ کی خدمت مین آیا اور تچہک کا قصور معاف کرایا اس کام کے انفراغ کے بعد ایک دن بیاس
دیوجی راجہ کے دربار مین تشریف لائے راجہ نے اون سے پوچہا کہ میرے بزرگ پانڈوان باوجودیکہ
عقیل و دانا و ذی ہوش عابد ایسے بہی اور جانتے تہے کہ دنیا ناپایدار ہے آخر ایک روز مرنا ہے
جہان فانی سے کنارہ کرنا ہے پہر اونہون نے کس واسطے کیترون کے ساتہہ جنگ کیا لاکہون آدمیون کا
خون اپنی گردن پر ناحق لیا اپنے بہائی بیٹے برادر عزیز قتل کیے ہزارون جانور مارے بیاس دیوجی
نے جواب دیا کہ اس مین وہ ناچار تہے کیونکہ ارادہ خدا کا یہی تہا کہ بہائیون کے آپس مین جنگ
ہو اور اتنی مخلوق اوس مین ماری جاوے بلکہ تجہہ سے بہی عنقریب ایک ایسا عمل بد صادر ہونے
والا ہے کہ تو اوسوقت جان بوجہکر آنکہین بند کر لیگا اس لئے مین تجہکو پہلے سے الہام دیتا ہون
کہ فلان روز کوئی سوداگر فلان رنگ کا گہوڑا بیچنے کو لائیگا تو اوسکو ہرگز خرید نہ کرنا اگر خرید
لیگا تو اوسپر سوار نہونا اور اگر سوار ہوگا تو اوسکو جنگل کیطرف نہ لیجانا اور اگر وہ تجہکو بے
بسی کی حالت مین جنگل کو لے گیا تو وہان تجہکو ایک عورت نوجوان باطلعت دلفریب

دنتہر تہا ملا اوس سے تچہک نے پوچہا کہ تو کون ہے اور کدہر کو جاتا ہے اوس نے کہا کہ مینے سنا ہے
کہ آج راجہ کو تچہک سانپ کاٹیگا اور وہ اوسکے زہر کے صدمہ سے مرجائیگا اسواسطے مین جاتا ہون
کہ راجہ کو سانپ کی زہر سے نجات دون اور اوسکی جان کو بچالون تچہک یہہ تقریر سنکر حیران ہوا
اور کہا کہ مین تچہک سانپ ہون اور جاتا ہون کہ راجہ کو کاٹکر اوسکو ہلاک کرون میری زہر سے
کوئی ذیجان جان بر نہین ہو سکتا تم کیونکر اوسکو بچا سکتے ہو آؤ مین تمہارے روبرو ایک درخت
کو کاٹتا ہون وہ درخت میری زہر کی آگ سے جلکر خاک ہو جائیگا اگر تم نے اوسکو سبز کر لیا تو جانونگا
کہ راجہ کو بہی تم پہر زندہ کر لوگے یہہ بات کہکر تچہک ایک بڑے درخت کے نیچے گیا اور سانپ بنکر
درخت کی لکڑی کو کاٹا فی الفور درخت کو آگ لگ گئی اور کئی ہزار جانوروں کے ساتہ
جو اوسپر رہتے تہے جلکر خاکستر ہو گیا دنتہر نے جب یہہ حال دیکہا ایک چلو پانی کا لیکر اوسپر منتر
پڑہا اور درخت کی راکہ پر چہڑک دیا اوسیوقت درخت پہر بدستور سبز ہو گیا اور جسقدر جانور
جل چکے تہے دوبارہ زندہ ہو گئے دنتہر کا یہہ کمال تچہک نے دیکہکر اوسکو کہا کہ میری خاص عداوت
راجہ کے ساتہ کچہہ نہین خداوند حقیقی کے حکم سے اوس کے کاٹنے کے لیے جاتا ہون اور حکم تقدیر
یہہ ہے کہ آج وہ میری زہر کے صدمہ سے ہلاک ہو اگرچہ تو اپنے فن مین کمال ہے مگر خدا کے حکم کو تو روک
نہین سکتا علاوہ اس کے تو دنیا کی دولت کی طمع کے مارے جاتا ہے کہ راجہ کو زندہ کرکے انعام پاوے
وہ طمع تو مجہہ سے ہی لے لے اور اسی جگہہ سے اپنے گہر کو چلا جا یہہ کہکر تچہک نے ایک نگینہ الماس کا
دنتہر کو دیا اور کہا کہ اگرچہ یہہ نگینہ بذات خود بہی بڑا قیمتی ہے مگر اس مین یہہ بہی تاثیر ہے
کہ جو چیز تو اس سے قسم مال و دولت وغیرہ سے مانگے گا فی الفور موجود ہو جائیگی دنتہر نے اوسوقت
دل مین سوچا کہ بیشک مین خدا سے زیادہ زبردست نہین ہون اگر مین راجہ کے پاس گیا اور
میرا عمل اوسپر نچلا تو شرمندگی کے بغیر کچہہ حاصل نہ ہوگا اور اب یہہ دولت بے زوال جو مجہہ کو تچہک
سے ملتی ہے چاہیے کہ لیلون اور اپنے گہر کو چلدون چنانچہ دنتہر تو الماس لیکر اوسی مقام
سے واپس اپنے گہر کو چلا گیا اور تچہک بدلے رنگ کے کنارے جہان راجہ دریا کے اندر مکان

سے سر نہ اوٹھایا اور نہ راجہ کے سوال کا جواب دیا اس بات پر راجہ رنجیدہ خاطر ہوا اور غضب
کی حالت میں عابد کی صومعہ سے باہر نکلا دیکھا کہ باہر جھونپڑی کے نزدیک ایک مرا ہوا سانپ
پڑا ہوا ہے وہ راجہ نے کمان کے گوشے سے اوٹھا لیا اور پھر صومعہ کے اندر جاکر عابد کے گلے
میں لٹکا دیا اور اپنا راستہ لیا جب تھوڑی دیر گذری تو اوس عابد کا لڑکا سرنگی نام جسکی
عبادتگاہ بھی اوسی جنگل میں تھی باپ کی خبر گیری کے لئے وہاں آ پہونچا دیکھا کہ باپ کے
گلے میں مرا ہوا سانپ لٹکتا ہے اور وہ مست جام عبادت ہوکر بے خبر بیٹھا ہوا ہے یہہ حالت
باپ کی دیکھکر سرنگی غصے میں آیا اور بد دعا کی کہ جس شخص نے بحالت بے خبری میرے
باپ کی گلے میں سانپ ڈالدیا ہے وہ سات دن کے بعد تچھک سانپ کی کاٹنے سے مرجائے
یہہ بات کہکر با آواز بلند رونے لگا اوس کے رونے کی آواز جب عابد کے کان میں پہونچی تو
ہوش میں آیا اور بیٹے سے باعث رونے کا پوچھا اوس نے سب حال بیان کیا عابد جب تمام
حال سن چکا اپنے باطنی علم سے معلوم کیا کہ جس شخص نے میری گلے میں سانپ لٹکایا تھا وہ
راجہ پریچھت تھا یہہ حال دریافت کرکے اوس نے اپنے بیٹے کو سخت ملامت کی اور کہا کہ تو نے
برا کیا کہ ایسے عادل رحیم و کریم راجہ کی حق میں بد دعا کی مگر اب کیا ہو سکتا تھا تیر چل چکا
تھا آخر عابد نے اپنا ایک خادم بھیجکر راجہ کو تمام کیفیت سے اطلاع دی اور راجہ یہہ حال سنکر
سخت غمگین ہوا اور یقین کر لیا کہ عابد کی بد دعا خالی نہ جائیگی اور بیشک ساتویں روز
تچھک سانپ آکر مجھکو کاٹے گا اور میں اس دار ناپائیدار دنیا سے ساتویں روز سفر کر جاؤنگا
آخر یہہ تجویز کی کہ دریائی گنگ کی عین پانی کے اندر ایک مکان بنایا اور خود چند برہمنوں بید
خوانوں کو ساتھ لیکر وہاں جا بیٹھا اور ممانعت کردی کہ کوئی متنفس سوای برہمنوں کے اوسکے
پاس نہ آوے اور دریا کی دونو طرف اپنی فوج کو مستعد رکھکر حکم دیا کہ وہ کسی سانپ یا کسی جانو
یا انسان کو میرے پاس آنے نہ دیں ساتویں روز تچھک سانپ بحکم قادر جانستان آدمی کی صو
سے ہم صورت ہوکر راجہ کے کاٹنے کو اوسی مکان کی جانب چلا راہ میں اوسکو ایک شخص جسکا نام

بہائی کوہ ہمانچل کو چلی گئے اور برف مین بیٹہکر جان بجان آفرین سپرد کی کوہ ہمانچل کے بیچ
سے اول پانچون نے باتفاق سیر تمام روے زمین کی کی اور بڑے رکہیون سے فوائد باطنی
حاصل کئے مدت سلطنت کیرو اور پانڈوان کی ایکسو پچیس سال ہوئی جس مین سی اول چہتر سال
توفرقتین باتفاق سلطنت کرتے رہے بعد ازان جرجودہن نے بعد اخراج پانڈوان کے تیرہ
سال حکومت کی پہر چہتیس سال تک بعد معرکہ کورچہتر کے راجہ جدشٹر فرمان فرما سلطنت کا رہا
پہر ترک سلطنت کرکے راجہ جدشٹر نے راجہ پریچہت بن ابہمن کو کہ پانچون بہائیون کی اولاد سے
کوئی اوراد کے بغیر وارث تخت وتاج نہ تہا سلطنت سپرد کرکے سیر اقالیم وکوہ ہمانچل کی
راہ لی۔

راجہ پریچہت بن ابہمن بن ارجن

پانڈوان کے ترک سلطنت کے بعد یہہ راجہ فرمان فرمای تخت ہستناپور ہوا اوسکے عہد
زمانہ مین رعایا کو بہت خوش رکہا اور نہایت ہی رعیت پروری وداد گستری کے ساتھ
بادشاہت کی جب ساٹہہ برس تک راج کرچکا تو ایک روز شکار کہیلنے جنگل کو گیا [illegible] عین
ویرانہ مین شکار کہیلتے کہیلتے جا پہونچا تو اچانک ایک خوبصورت ہرن درختون سے
اندر سے نکلکر راجہ کے روبرو آیا راجہ نے اوس کے پیچہے گہوڑا دوڑایا اور ایک تیر بہی اوسکو
مارا ہرن نے باوجودیکہ تیر کا زخم بہی کہایا مگر اوسی طرح کودتا اور اچہلتا ہوا جنگل کو چلا گیا
اس تگ و دو مین راجہ اپنی فوج و امراؤ سے جدا ہوگیا اور ایسے جنگل بے آب مین پہونچا
کہ جہان چشمہ آفتاب کے بغیر کہین پانی کا قطرہ نہ تہا جب ہرن جنگل مین چہپ گیا اور
تو تشنگی نے سخت تنگ کیا تو پانی کی تلاش مین چارون طرف پہرنے لگا دور سے ایک فقیر
کی جہونپڑی نظر آئی جانا کہ اس مین کوئی آدمی رہتا ہوگا ادہر کو باگ اوٹہائی
پاس گیا تو دیکہا کہ ایک فقیر خدا پرست سر نیچے ڈالے ہوئی بیٹہا ہے دنیا اور اہل دنیا
سے کچہہ خبر نہین رکہتا راجہ نے گہوڑے سے اوترکر فقیر سے پانی مانگا مگر فقیر نہ بولا
راجہ اوسکے قریب جا کہڑا ہوا اور زور زور سے آوازین دین تسپر بہی فقیر نے

نے اس درخواست پر کچھہ لحاظ نہ کیا اور نہ چاہا کہ وہ بآسودگی گذارہ اوقات کرین اسواسطے فریقین
سے لڑائی کی تیاری ہوئی چونکہ اس مقدمہ مین حق بجانب پانڈوان کے تہا بہت راجے ہندوستان
کے مددگار پانڈوان کے تہے اور مہاراجہ کرشن بہی برعایت ہم جدی وحقداری کے حامی پانڈوان
کے ہوئے اور مقام کورچہتر جسکو تہانیسر بہی کہتے ہین فریقین کی فوجین جمع ہوئین اور یہانتک
کوس کا میدان جنگ کے لئے قرار پایا باعث یہہ تہا کہ یہہ مقام ہنود کے مذہب مین نہایت متبرک
گنا جاتا ہی کیونکہ آغاز آفرینش کا خالق جن و بشر نے اسی مقام سے کیا تہا اور لکہا ہے کہ جو شخص
اس اڑتالیس کوس کے اندر مر جایگا اوس کی مکتی ہو جاتی بعد اجتماع فوج کے فریقین مین ایسی
لڑائی ہوئی کہ آجتک وہ جنگ ضرب المثل اہل روزگار ہے اس جنگ مین لکہہ آدمی فریقین
کیطرف سی کام آیا اور دونو فریق کی فوج سے اکیانوین لاکہہ اٹہائیس ہزار ایکسو ساٹہہ آدمی سوا
ہاتہی اور گہوڑون اور بیلون اور اونٹون وغیرہ کی کام آئے اور صرف گیارہ کس کل فوج کے
اورا فسران فوج سے باقی رہے اون مین سے سات کس تو پانڈوان کیطرف سے یعنے پانچون
بہائی چہٹے مہاراجہ کرشن اور ساتک جادو جان بر ہوئے اور چار کس کوروان کیطرف سے زندہ رہے جرجودہن
بہی بکمال جوانمردی ودلاوری عین معرکہ مین کام آیا اور یہہ معرکہ اٹہارہ روز برابر کورچہتر
کے میدان مین قائم رہا اگرچہ آخر راجہ جدہشٹر کی فتح نصیب ہوئی مگر بسبب اسکے کہ تمام خویش و
اقربا ودوست وآشنا راجہ کے قتل ہوچکے تہے نہایت پشیمانی وغمگینی شامل حال اوسکے ہوئی اور
چاہا کہ دنیا اور سلطنت کو چہوڑکر جنگل مین نکلجائے مگر مہاراجہ کشن کے سمجہانے سے دل کو
ٹہرایا اور میدان سے شہر ہستناپور مین آیا راجہ دہرتراشٹر اور اوسکے وابستگان کے اتفاق
سے جرجودہن کا ماتم کیا پہر باجازت راجہ دہرتراشٹر کل سلطنت کا مالک بنا اور مدت مدید
تک سلطنت کے گہوڑے کی قربانی اور جگ جو بڑے بادشاہ اور ہندو راجے کرتے ہین اوسنے
کیا کل سلاطین روئے زمین کو اپنی طاعت مین لیا جب طبیعت بادشاہت سے سیر ہوگئے
اور کچہہ بسبب قتل کشن جی کی طبیعت بحال و برقرار نرہی تو ترک سلطنت کرکے پانچون

نکلکر مکان کو آگ لگا گئی اور وہ مکان معہ ایک عورت مسافر کے جو ساتھہ اپنی پانچ لڑکون کے
شب باش تہی جلکر خاکستر ہو گیا ملازمان جرجودہن نے جو اسکام پر مامور تہے عریضہ تہنیت
جرجودہن کے نام لکہا اور تحریر کیا کہ پانڈوان پانچون بہائی معہ اپنی والدہ کے مکان مین
جلکر خاک ہو گئے یہہ مژدہ سنکر وہ بہت خوش ہوا اور وہ پانچون بہائی اوس تہلکہ سے نجات
پاکر جنگل کو نکل گئے اور کتنی مدت تک سیر و شکار مین مصروف رہے بعد ازان شہر کنپلہ مین پہونچے
وہان کے راجہ دروپد کے گہر مین ایک جوان لڑکی تہی اور اوس نے اپنی بزرگون کے دستور کے
بموجب ایک جشن مقرر کرکے کل عرب و جوار کے راجون کو بلایا اور ایک بڑی لکڑی میدان مین
کہڑی کرکے ایک سونے کی مچہلی اوسپر لٹکائی اور ایک گہی کی بہری ہوئی دیگ بیچ میدان
بناکر اوس کے نیچے رکہی اور ایک کمان نہایت سخت اور تیر اوس کے پاس رکہا اور اہل مجلس کو کہا کہ جو
شخص اپنے زور و قوت سے اس کمان کا چلہ چڑہائے اور تیر مار کر لکڑی کے اوپر سے مچہلی دیگ کے
اندر گرا دے تو راجہ کی لڑکی کی شادی اوس سے ہوگی اوس مجلس مین صدہا راجے اور شہزادے
حاضر تہے مگر کوئی اس کام کو بانجام نہ پہونچا سکا اتفاقاً پانڈوان بہی پانچون بہائی فقیرون
کی شکل بنا کر ایک گوشے مین بیٹہے تہے اونمین سے ارجن اوٹہا اور کمان چڑہا کر ایک ایسا
تیر مارا کہ مچہلی گر کر دیگ مین آ پڑی جب ارجن یہہ شرط جیت چکا راجہ کی لڑکی دروپدی
کو جو مجلس مین بیٹہی تہی بے اجازت اوسکے باپ کے اوٹہا لیا اور مجلس کے احاطہ سے باہر نکل آیا
اہل مجلس مین سے کسیکو یہہ جرات نہوئی کہ اوسکو پکڑ سکین جب ارجن اوس راجہ کی لڑکی کو اپنی
والدہ کے پاس لایا تو اوسکے حکم سے وہ پانچون بہائی اوس ایک عورت کے شوہر بنے اور یہہ
قرار پائی کہ وہ بہتر بہتر روز ہر ایک شخص کے پاس رہا کری اونہین ایام مین یہہ خبر ہستناپور
مین پہونچی کہ پانڈوان زندہ و حیات موجود ہین اور رانی دروپدی راجہ دروپد کی
لڑکی کو وہ جیت کر لے آئے ہین یہہ خبر پاکر راجہ دہرتراشٹر نے اونکو اپنے پاس بلایا
اور دوبارہ تمام ملک نصف نصف حصہ اونکو بانٹ دیا اپنے بیٹون کے ساتھہ بہی اونکی صلح کرا دی

آسمان سے اونپر ہوئی تو سب کو یقین آگیا کہ یہہ پانڈوان یعنے راجہ پانڈ کے بیٹے ہین اور سب
ہیکم تیا یہہ جو راجہ پانڈ کا محبہ تہا اون پانچون کو اپنے گہر لیگیا اور اونکی تربیت و تکمیل مین
بجان ساعی رہا جب یہہ پانچون جوان ہوئی ایک ایک اونمین ایسا پہلوان پر زور پر قوت
ہوا کہ کوئی پہلوان روے زمین کا اون کے ساتہہ برابری کا دعوی نکر سکتا اور پانچون کا
اتفاق باہم ایسا تہا کہ گویا ایک جان پنج قالب ہین انہین مین بہیم سین ایسا پرزور پہلوان تہا
کہ کوئی اوسکے روبرو میدان مین منہہ نہ دکہلاتا شیر دلیر اوسکے رعب سے روباہ بنجاتا جس وقت یہہ
پانچون بہائی ایسی لیاقت و بہادری کے نکلے تو دہرتراشتر نے ان مین سے بڑے لڑکے جدہشٹر کو اپنا
ولیعہد کیا تاج حکومت کا اوسکے سپرد کیا اس بات سے جرجودہن اوسکا بیٹا نہایت رنجیدہ و
خاطر ہوا اور باپ سے کہا کہ تم نے میری جیسی لیاقت فرزند کو سلطنت سے محروم کرکے اپنے بہائی کے
بیٹے جدہشٹر کو ولی عہد کیا ہے یہہ بات مجہکو منظور نہین ہی مین اپنی آپ پر خنجر مار کر جان دونگا
اس بات کے علاوہ اوس نے کئی مرتبہ بہیم سین کے کہانے مین زہر ڈالا اور کئی مرتبہ نیند کی حالت مین
اوسکے ہاتہہ پانو باندہ کر دریای گنگا مین ڈالدیا مگر حافظ حقیقی کی حفاظت سے اوسکو کچہہ اذیت
نہ پہونچی راجہ دہرتراشتر جب اس حال سے آگاہ ہوا بیٹے کی خاطر اوس نے عزیز سمجہی اور کل علاقہ
متعلقہ اپنے سے آدہا ایک جرجودہن کو معہ دار الخلافت کے دیدیا اور پانڈوان کو حکم دیا کہ تم شہر
برناوا کو مسکن و تخت گاہ بناکر اپنی علحدہ حکومت قائم کرو جدہشٹر معہ چارون بہائیون اور
والدہ کے شہر برناوا کو روانہ ہوا اور جرجودہن نے اپنے آدمی شہر برناوا کو بہت جلدی کے
ساتہہ روانہ کیے اور حکم دیا کہ پانڈوان کے پہونچنے سے اول وہان ایک عمارت لاکہہ اور رال سے
بناکر تیار کرو جب پانڈوان وہان جو پہونچین تو اون کو وہان ہی اوتارو رات کو جب وہ سو جاوین
تو مکان کو آگ لگا دو جس سے وہ پانچون جلکر خاکستر ہو جاوین چنانچہ حسب الحکم جرجودہن کے
وہ مکان بہت جلد تیار ہو گیا جب پانڈوان وہان پہونچے تو اون کو اوسی مکان مین اوتارا
مگر وہ کسی طرح دشمنون کے مکر و فریب سے آگاہ ہو گئے اور رات رات بڑا نقب اوس مکان سے

ری رانی راجہ کی جسکا نام مادری تہا راجہ سے ملتمس ہوئی کہ کسی طرح اوسکے پیٹ سے
ولاد پیدا ہو راجہ نے اوسکے واسطے بہی رانی کنتی سے سفارش کی اور فرمایا کہ ایک منتر بہی
لی بہی تو منتر پڑہ اور جس دیوتے کو یہہ رانی کہے اوسکو بلوا دے رانی نے راجہ کے کہنے
تر پڑہا اور مادری نے اشنی کمار دیوتے کو جو دو دیوتے ہمیشہ یکجا رہتے ہین یاد کیا فی الفور
دونو آئے اور آنے سے ہم بستر ہو کر چلے گئے بعد انقضای ایام حمل مادری کے پیٹ سے دو لڑکے توام
اہوئے جنکا نام نکل و سہدیو رکہا گیا ان پانچون بہائیون نے جنگل مین باپ کے پاس پرورش
ی اور اکثر اوقات سیر و شکار مین مصروف رہتے انہین دنون راجہ دہرتراشتر کی رانی حاملہ
وئی اور وضع حمل کے وقت ایک مضغہ گوشت کا جو لوہے سی بہی زیادہ سخت تہا رانی کے پیٹ
سے نکلا وہ اوسکو دیکہکر پشیمان ہوئی اور چاہا کہ کہین اوسکو پہینک دے مگر اوسیوقت بیاس جی
شریف لائے اور کہا کہ اسکو پہینکو مت کہ اس سے ایکسو بیٹا پیدا ہوگا پہر بیاس جی نے اوسپر
سرد پانی ڈالا تو وہ مضغہ ایکسو ٹکڑے ہو گیا اور بیاس دیو نے اون ٹکڑونکو علیحدہ علیحدہ
تیل کے برتنون مین ڈالدیا اور حکم دیا کہ ان کو بہت احتیاط سے رکہو دو سال کے بعد انکو کہولنا
چنانچہ وہ برتن اوسیطرح دو سال برابر رکہے رہے جب دو سال گذر چکے تو ہر ایک برتن سے
ایک ایک لڑکا نکلا سواے اونکی دوسری زوجہ دہرتراشتر کے اونہین ایام مین ایک لڑکا جنا
اور کل اولاد کی تعداد ایکسو ایک ہو گئی بڑا اونمین جرجودہن نام تہا جو زور آور قوت مین
رستم ثانی کہلاتا تہا بدن اوسکا ایسا سخت تہا کہ کوئی حربہ تیر و تفنگ اوسکے جسم پر کارگر نہوتا
چند سال کے بعد راجہ پانڈ جنگل مین مر گیا چہوٹی رانی اوسکے ساتہہ ستی ہوئی پانچون لڑکونکو
رکہیون نے شہر ہستناپور مین پہونچادیا اور سب کو کہدیا کہ یہہ راجہ پانڈ کے بیٹے ہین جرجودہن
نے انکار کیا اور کہا کہ راجہ پانڈ نے عورت کی صحبت ترک کی ہوئی تہی یہہ لڑکے کہان سے
پیدا ہوئے اوسیوقت آسمان سے آواز ہوئی کہ بیشک یہہ راجہ پانڈ کے صاحبزادہ ہین جو پیدا
عالم ملکوت اونکی دو نور ہون کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہین علاوہ اوسکے پہولون کی بارش

ہم کو پہچان کیا ہے تو بہی ایسے ہی وقت مین دنیا سے رحلت کرے یعنے جب اپنی عورت سے
جمع ہو مر جائے یہہ بد دعا جب اون خدا پرستون کی راجہ نے سنی بہت غمگین ہوا اور عہد کر لیا
کہ آئندہ کبہی عورت کے نزدیک نہ جاویگا ناچار سلطنت کا کام اپنے بہائی دہرتراشٹر نابینا کو دیکر
خود جنگل مین سکونت کی اور بعبادت حق مشغول ہوا ایک روز یہی رانی کنتی اور راجہ [illegible]
عبادتگاہ مین بیٹہی تہے رانی سے راجہ نے کہا کہ بے اولاد شخص بہشت مین نہین جاتا اور ہمارے
دین مین درست ہے کہ اگر کوئی شخص بے اولاد ہو یا اولاد کے پیدا کرنے پر قادر نہو تو کسی برہمن
سے فرزند حاصل کرے جسطرح کہ میرا باپ بے اولاد مر گیا اور توالد تناسل میرا اور میرے بہائیونکا
بیاس جی کے ذریعہ سی عمل مین آیا تہا اسیطرح تو بہی اگر کسی برہمن سی اولاد حاصل کر لے اور مین
صاحب اولاد ہو جاؤن تو مستحق جانے بہشت کا ہو جاؤن یہہ بات سنکر رانی کنتی نے جواب
دیا کہ مہاراج یہہ تو اپنی زندگی تک منظور نہین ہی کہ تیرے بغیر کسی بیگانے اور نامحرم مرد سے
ہمبستر ہون مگر تو خاطر جمع رکہہ مینے ایک بڑے رکہی یعنے خدا پرست آدمی سے ایک منتر
سیکہا ہوا ہی اوسکو پڑہون تو میرا اختیار ہے کہ جسکو چاہون عالم ملکوت سی طلب کرکے اولاد
حاصل کرلون اگر تیری مرضی ہو تو دہرم دیوتہ کو سرگ سے طلب کرون یہہ تقریر سنکر
راجہ بہت خوش ہوا اور رانی کو اجازت دی کہ وہ اسیوقت منتر پڑہے اور دہرم دیوتہ کو
طلب کرکے ہمبستر ہو یہہ بات کہکر راجہ نے حجرہ خالی کر دیا اور دروازہ بند کرکے خود دروازہ
پر محافظ دیاسبان ہو بیٹہا رانی نے حجرہ کے اندر وہ منتر پڑہا اور دہرم دیوتہ کو یاد کیا فی الفور
دہرم دیوتہ حاضر ہوا اور رانی اوسکے ساتہ ہمبستر ہوکر حاملہ ہوئی جب یہہ کام ہو چکا رانی
نے حجرہ سی نکلکر راجہ کو مبارکبادی دی نو مہینہ کے بعد لڑکا ماہ طلعت پیدا ہوا اوس کا نام جدہشٹر
رکہا دوسری مرتبہ پہر رانی نے دہرم دیوتہ کو یاد کرکے اولاد حاصل کی اور دوسرا لڑکا بہیم
نام پیدا ہوا تیسری مرتبہ بہی اوسی عمل کے ذریعہ سی ارجن نام ایک لڑکے کی ولادت عمل مین
آئی یہہ تین بہائی ایک رانی کے پیٹ سے جسکا نام کنتی تہا پیدا ہوئے یہہ حال دیکہکر

د تاج دیا اور ضرورت ہوئی کہ کسی راجہ کو مالک و حاکم بنایا جاوے تو اودہر رشیون نے راجہ بین کے
جسم کو منتھن کرا کے قلب کے مقام سے جو بسبب کثرت [illegible] اور گناہون کے سیاہ ہو رہا تھا
ایک شخص پیدا [illegible] سیاہ رنگ نکلا جسکی اولاد سے جھینور و [illegible] وغیرہ قومین جو سیاہ رنگ کی
ہین پیدا ہوئین جب جسم راجہ کا ظلم و تکبر و گناہون کی کدورتون سے پاک ہو گیا تو اسکے بازو
دست راست سے راجہ پرتہو اور بائین سے رانی [illegible] راج رشیون نے پیدا کی اور سلطنت کا انتظام اوسکے
حوالے کیا اوس کی اولاد سے بروہ ایک مشہور راجہ ہوا بدہ کے بعد اسکے پڑوتا بیات بادشاہ
بنا اوسکی وفات کے بعد [illegible] پانچ بیٹے تھے مگر راج یدو کے خاندان مین
رہا [illegible] راجہ چتر بیرج کی سلطنت کی پہونچی وہ بے اولاد مر گیا اسلیے راجہ کی والدہ
[illegible] نے بیاس جی کو یاد کرکے کہا کہ بھائی تیرا چتر بیرج بے اولاد مر گیا ہے دو زوجہ اور ایک
کنیز اوسکی موجود ہین مین چاہتی ہون کہ تو اون سے اولاد حاصل کرے اوس نے جواب دیا
کہ وہ تینون عورتین برہنہ ہو کر میرے سامنے سے گذرین اور مین اونکو دیکھون تو یقین ہے کہ وہ
حاملہ ہو جاوینگی اوس نے ایسا ہی کیا پہلی عورت جب بیاس جی کے روبرو آئی تو اوس نے
شکل مہیب دیکھکر آنکھین بند کر لین [illegible] اوس کے گھر نابینا بیٹا پیدا ہوا اور نام اوسکا دہرتراشٹر
رکھا گیا دوسری عورت نے ایسا خوف کھایا کہ رنگ اوسکا زرد ہو گیا اوس کے پیٹ سے زرد رنگ
بیٹا پیدا ہوا اوسکا نام پانڈو مقرر ہوا تیسری عورت کنیز سے جو ایک لڑکا پیدا ہوا اوسکا
نام بدر قرار پایا اور سلطنت و حکومت منجھلے بھائی پانڈو کے نام قرار پائی جو بڑا زبردست
بہادر پرزور اور [illegible] تھا ایک روز پانڈو جنگل مین شکار کھیل رہا تھا دور سے اوس نے دیکھا
کہ ایک ہرنی اور ہرن آپس مین جفت ہو رہے ہین راجہ نے نزدیک جا کر اونکو ایک تیر مارا
جس سے وہ دونو شکار ہو گئے چونکہ در اصل وہ ہرن ایک رشی یعنے عابد شخص تھا اور دونو
میان بی بی [illegible] کرامت ہرنی ہرن کے جسم مین آکر آپس مین صحبت کر رہے تھے مرتے وقت
دونون نے راجہ کے حق مین بد دعا کی اور کہا کہ جیسا کہ تو نے ہم لذت و عیش کے وقت مین

کے دل مین تہی اور چاہتا تہا کہ کسی طرح سیتا رامچندر جی کی رانی کو فریب دیکر لے آوے اِد
تنہائی کا تم پہونچاؤن رامچندر جب شکار سے واپس آئے سیتا جی کو نہ پایا تو اون کے ڈہونڈ
کو قدم اوٹہایا دور دور تک تلاش کی مگر کہین سے سُراغ نہ ملا جب رام دو دو وحش و طیور
تلاش مین مصروف ہوئے تو ثابت ہوا کہ سیتا جی کو راون فریب دیکر خبر بردہ لنکا کو لیگیا ہے
اوسوقت رامچندر دشمن کی فکر مین ہوئے اتفاقاً اسی عرصہ مین ہنومان نتری یعنی مشیر
سکریو راجہ کشکندہ ملک دکن کا جسکو اوسکے بہائی بالی نے ملک سے بیدخل کردیا ہوتہا ملا
اور رامچندر اوسکے حامی ہوکر دکن کو گئے جنگ مین بالی مارا گیا اور سکریو دوبارا اپنے ملک پر
قابض ہوکر رامچندر جی کا مطیع ہوا تب رامچندر جی نے راون پر چڑہائی کی سکریو اور ہنومان
بہی اپنی اپنی فوج لیکر ہمراہ ہوئے دکن سے گذر کر اُس آبنائے پر جو درمیان ہندوستان اور
لنکا کے واقع ہے رامچندر جی نے ایک پل باندہا اور اوس سے عبور کرکے داخل علاقہ راون کے
ہوئے راون بمقابلہ پیش آیا اور فریقین مین سخت لڑائی ہوئی آخر راون مارا گیا اور رامچندر
جی فتحیاب ہوئے لنکا کا ملک رامچندر جی نے راون کے چھوٹے بہائی بہبیکہن کو بخشدیا اور سیتا
جی کو قید سے چہوڑا کر ہمراہ لے آئے ہنومان اور سکریو نے اِس مہم مین بڑی بڑی خدمتین

خاندان چندر بنسی

سری بہاگوت وغیرہ کتب معتبرہ ہنود سے ایسا پایا جاتا ہے کہ جب برہما جی مہاراج خداوند
اکبر کے حکم سے دنیا کی پیدایش پیدا کرنے مین مصروف ہوئے تو اونہون نے ایک مرد سُمہو نام
اپنے دستے بازو سے پیدا کیا اور ایک عورت ست روپا نام بازو جیب سے ظاہر کی اور
ان دونو کو آپس مین وصلت دیا اور سُمہو منو کل سرزمین کا بادشاہ اور رہا اوسکے
اولاد بہی مدت مدید تک فرمان فرما ہندوستان وغیرہ کی رہی جب راجہ بین کی سلطنت کا
عہد آیا تو اوس نے ظلم و تعدی پر کمر باندہ لی رعایا کو بہت ستایا اسواسطے رکہو مین فقرا پرستون نے
اوسکے حق مین بددعا کی اور وہ بے اولاد مرگیا اوسکے مرنیکے بعد جب کوئی وارث تخت

اودہ کا مالک تہا لیکن ان تمام راجاؤن مین مہاراجہ رامچندر اوتار بڑے عظیم الشان اور مشہور
نامور بہادر تہے جنکی بزرگی و عظمت و قدرت اور بہادری کا حال بڑے بڑے پرانون
اور تاریخ کی کتابون مین لکہا ہے خصوصاً رامائن بالمیک مین مفصل و مشرح زیب اندراج
پایا ہے یہہ مہاراج راجہ دسرتہ کے گہر پیدا ہوئے جسکا راج ترتیا جگ مین عالمگیر تہا اور بسبب
اسکے کہ مظہر انوار ربانی و مورد تجلیات سبحانی ہے ہندو اونکو اوتار مانتے ہین اور کہتے ہین
کہ خالق جن و بشر نے ان کے وجود ذیجود مین سے ظاہر ہو کر اپنی قدرت کے نمونے اپنی مخلوق کو
دکہلائے ہین مہاراجہ رامچندر کی سوتیلی والدہ رانی کیکئی راجہ دسرتہ کی بڑی محبوبہ و مقبولہ
تہی اوس نے اپنا خاوند سے دو بات کے پورا کرنیکا پہلے اقرار لیا ہوا تہا جب رامچندر جی کو راج
تلک لینے ولی عہدی کا ٹیکہ ملنے لگا تب اوس نے راجہ دسرتہ سے اون دو سوال کے پورا کرنیکا سوال
کیا ایک یہہ کہ راج تلک بہرت جی اوسکے بطنی بیٹے کو ملے دوسرے رامچندر بڑا بیٹا چودہ برس
بن باس کرے یعنی جلا وطن ہو کر جنگل مین رہے اس بات کو سنکر راجہ دسرتہ بہت حیران ہوا [illegible]
سے پہرنا مناسب جانا اور نہ ایسے لایق بڑے بیٹے کو حق سے محروم رکہکر جنگل مین نکال دینا گوارا
ہوا جب کچہہ بن نہ آئی طبیعت پر بیہوشی چہا گئی اس حال کو دیکہکر رامچندر جی نے اپنی ماتا کے منشا
کی تعمیل کی اور اپنے پتا کے اقرار کی تکمیل اپنی سعادت سمجہا اور چودہ برس کا بن باس اپنے اوپر اختیار
کیا روانگی کے وقت سیتا جی اپنی رانی جو راجہ جنک کی بیٹی تہی اور لچہمن جی اپنے حقیقی بہائی کو
ساتہہ لیا اور تینون نے آبادی چہوڑ کر جنگل کو نکل گئے اس بن باس مین راون لنکا کا
راجہ فقیری بہیس بدلکر جنگل مین آیا اور اسحالت مین کہ رامچندر اور لچہمن جی شکار کو گئے ہوئے
تہے اور سیتا جی تنہا ایک خطے کے مرکز کے اندر بیٹہی تہین براہ فریب سیتا جی کو ہر لے گیا وجہ
اسکی یہہ تہی کہ سورپ نکہا راون کی بہن رامچندر جی پر عاشق تہی اور چاہتی تہی کہ اپنی شادی
رامچندر جی کے ساتہہ کرے رامچندر جی کو دوسری شادی ہرگز منظور نہ تہی وہ انکار کرتے رہے
آخر جب وہ بیحد ہو گئی تو لچہمن جی نے اوسکی ناک کاٹ ڈالی اس بات کی خاطر عداوت دل مین

جو فی زمانا گورنمنٹ ہند کے ماتحت اپنے اپنے علاقوں اور ریاستوں پر قابض و متصرف ہیں واللہ
الموفق والمعین وبہ نستعین

پہلا چمن مہاراجگان متقدمین کے ذکر میں

ہندوں کی قدیم زمانہ کی کتابوں میں ابتداے ایجاد و آغاز عالم کائنات کے بیان میں اسطرح
تحریر ہے کہ سب سے اول جب عالم ایجاد کا آغاز ہونے لگا تو خالق اکبر نے برہما جی مہاراج کو پیدا
کیا اور اوسی کی ذات بابرکات سے تمام پیدائش کا ظہور ہوا تمام بنی آدم اوسکے صلبی اولاد
سے تمام سرزمین پر پھیل گئے مختصر حال اس مقال کا یہ ہے کہ برہما کے دو بیٹے تھے ایک کا نام
دچھا اور دوسرے کا نام اتری تھا دچھے سے سورج پیدا ہوا اور اوسی سے خاندان سورج بنسی کا
نکلا اور بڑے بڑے راجے اوس خاندان کے سرزمین پر قابض و دخیل ہوئے اور اتری سے سوم
یعنے چاند نے ظہور پکڑا اور اوس کی اولاد سے چندر بنسی خاندان روشن ہوا سب سے اول [illegible]
کی سلطنت جسکا [illegible] مین قایم ہوئی دار السلطنت اوسکا شہر اجودھیا تھا اور
سورج بنسی راجے اوس پر حکمران و فرمان فرما تھے دوسری ریاست و سلطنت بمقام پریاگ
یعنے الہ آباد قایم ہوئی جسپر چندر بنسی حکومت کرتے تھے ان دونو عالیشان خاندانوں
مین بے شمار راجے اور بیحساب فرمان روا ہزارہا سال کے عرصہ مین گذر چکے ہین اب بسبب
گذرنے عرصہ دراز کے ٹھیک ٹھیک حال ان کا کتب اہل ہنود سے بھی ملنا مشکل ہے اونکا
مختصر احوال جسقدر مل سکا لکھا جاتا ہے

خاندان مہاراجگان سورج بنسی

[illegible] مین سب سے اول راجہ اکشواکو ہوا تھا جسنے راجہ اودھ سلطنت کی بنیاد [illegible]
[illegible] اجودھیاپوری آباد کرکے اوسکو اپنا تختگاہ بنایا اور دور دور تک [illegible]
[illegible] خراج لیا راجہ اکشواکو سے لیکر مہاراجہ رامچندر اوتار تک شاہان
[illegible] تخت نشین ہوتے چلے آئے کتنی مدت کا دار الملکومت

بعد حمد کردگار و نعت سید ابرار سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم احقر الحقیر غلام سرور
خلف مفتی الشرع الامجد مولانا مفتی غلام محمد ولد مفتی رحیم اللہ قریشی لاہوری شائقین
علم تواریخ کی خدمت میں ملتمس ہے کہ اگرچہ پہلے بھی سلاطین روے زمین کے ذکر سے صدہا
کتابیں سینکڑوں تاریخیں مورخان سلف بزبان عربی و فارسی وغیرہ لکھ چکے ہیں مگر بسبب
طوالت ان کے بیان اور بہت کتابیں کے شائق کی طبیعت دیکھتے ہی گھبراتی ہے اور [illegible]
طول وطویل کتاب کے دیکھنے کو ایک مشکل کام وہ تصور کرکے اوسکے مطالعہ سے دست بردار
ہو جاتا ہے اسواسطے بندہ ضعیف و مؤلف غلام سرور نے ان تاریخوں کا خلاصہ
کرکے یہہ چھوٹا سا مجموعہ لکھا اور وہ مشکل کہ شائقین تواریخ کو بڑی کتابوں کے مطالعہ میں
پڑتی تھی رفع کردی اور نام کتاب کا بہارستان تاریخ المعروف گلزار شاہی رکھا
اور کتاب کے حصص علاحدہ علاحدہ مقرر کرکے ہر ایک حصہ کو الگ الگ چمن ٹھہرا کے
ہر ایک چمن میں ایک ایک خاندان و والیان ملک کا حال جدا جدا لکھا جس کی فہرست
میں مفصل تفصیل ہے بہارستان تاریخ کے مادہ سے سنہ [illegible] ہجری حاصل ہوتا ہے جس سال میں
اس کی تالیف ختم ہو کر پہلی دفعہ چھاپی گئی تھی اب دوسری بار چھاپنے کو وقت کسقدر حالات
سلاطین نامدار کے ایزاد بھی ہوئے خداوند تعالے میری اس قدر محنت کو قبول فرماکے
انسان بہائیوں کو اس سے فائدہ پہونچاوے ۔

قطعہ تاریخ

یہہ نسخہ منتخب گلزار شاہی	ہوئی ترمیم جب دوسری بار
کتاب نامور گلزار شاہی	رقم کر مصرع تاریخ سرور

پہلا حصہ

ہندوستان کے ہندو راجوں کے ذکر میں اس میں دو چمن قرار پائے ہیں پہلا چمن
مہاراجگان متقدمین کے ذکر میں دوسرا چمن ادنی راجوں و مہاراجوں کے حال میں

ماننے ہیں جسکو ختم المرسلین
سرورِ عالم کے در پر ہر زمان
دوستداران جنابِ مصطفےٰ
اولا صدیق یارِ غار تھے
صاحبِ صدق و صفا و راست گو
دوسرے حضرت عمر وہ شیر نر
مالکانِ روم و روس و مصر و شام
دین حق کو زیب و زینت اوس سے تھی
سروران شہر و شاہانِ دیار
سرنگون تھے زیر شمشیر عمر
تیسرے عثمان حبیب مصطفےٰ
مہربان جسکم شہِ عالی وقار
جامع صدق و صفا حلم و حیا
چوتھے وہ شیر خدا حق کے ولی
جسم پیغمبر تھا جسم مرتضےٰ
اونکو اُمت کی امامت مل گئی
تھے بوقت جنگ وہ شیر دلیر
جان فشان ہر دم رسول اللہ پر
نور چشم مصطفےٰ حضرت حسن
سید الشہدا شہید کربلا
ورد گیسو گئے سے بو لیل و نہار

مستعد ہین شاہ با تاج و نگین
کرو نہیں سکتے ہین جسم گردنکشان
جان نثاران شہ خیر الورا
وقت رنج و درد و غم غمخوار تھے
سرخرو ہر وقت حق کے روبرو
توڑ دی کفار کی جسنے کمر
کانپتے تھے اوس کے سایہ سے عدو
کافرون کے دل مین دہشت اوس سے تھی
تاجداران جہان لیل و نہار
سب کو تھی منظور توقیر عمر
جسکو ذی النورین حضرت نے کہا
جان و دل سے دین حق پر جان نثار
کانِ لطف و معدنِ جود و سخا
ابن عم مصطفےٰ مولےٰ علی
کچھ نہ دونو مین دوئی کو دخل تھا
زوجہ خاتون قیامت مل گئی
پنجہ گیر دشمنان مانند شیر
تھے علی المرتضےٰ شام و سحر
محسنِ دوران محبِ ذو المنن
سرور عالی حسین المجتبےٰ
اون پہ نازل رحمت پروردگار

بعون صانع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان

بہارستان تاریخ

معروف بہ

گلزار شاہی

مطبع نامی منشی نولکشور میں طبع مقبول جہان ہوئی

نمبر صفحہ	مطلب ضروری	حصہ یا چمن	نمبر صفحہ	مطلب ضروری	حصہ یا چمن
۵۱۲	سلیمان خان ثانی	چمن	۵۴۹	خاندان لوہارو	۵۳ چمن
۵۱۳	احمد خان ثانی	″	۵۵۳	خاندان پاٹودہی	″
۵۱۳	سلطان مصطفیٰ خان	″	۵۵۴	خاندان بہاولپور	″
″	سلطان احمد خان ثالث	″	۵۵۶	خاندان نظامت حیدرآباد دکن	″
۵۱۵	سلطان محمود اول	″	۵۵۹	خاندان سلطان ٹیپو	″
۵۱۶	عثمان خان ثالث	″	۵۶۲	خاندان ریاست کیمبے	″
″	مصطفیٰ خان ثالث	″	۵۶۳	خاندان جوناگڈہ	″
″	عبدالحمید خان	″	۵۶۴	ریاست پالن پور	″
″	سلیم خان ثالث	″	۵۶۵	ریاست رادھن پور	″
۵۱۷	مصطفیٰ خان رابع	″	۵۶۶	خاندان میران سندھ	″
۵۱۸	محمود خان ثانی	″	۵۶۷	خاندان جاورہ	″
۵۲۰	سلطان عبدالمجید خان	″	۵۶۹	خاندان ٹونک	″
۵۲۱	عبدالعزیز خان	″	۵۷۰	شاہان انگریز کے حالات میں	تیسرا چمن
۵۲۲	شاہان ابدالی کے ذکر میں	۵۲ چمن	۵۷۲	ایگبرٹ	″
۵۲۳	احمد شاہ درانی	″	۵۷۳	ایتھل ولف	″
۵۲۵	تیمور شاہ درانی	″	″	ایتھل بالڈ و ایتھل برٹ و ایتھل رڈ	″
۵۲۶	شاہ زمان درانی	″	۵۷۴	شاہ الفرڈ	″
۵۲۸	شاہ شجاع درانی و شاہ محمود	″	۵۷۵	ایڈورڈ اول وغیرہ	″
۵۲۹	امیر دوست محمد خان	″	″	ایڈورڈ دوم	″
۵۳۰	امیر شیر علی خان	″	″	شاہ ایتھل رڈ دوم	″
۵۳۰	ہند کی مسلمان ریاستوں کے بیان میں	۵۳ چمن	۵۷۶	شاہ سوین و شاہ ایڈمند	″
″	ریاست خاندان اودھ	″	۵۷۷	شاہ قانوٹ	″
۵۳۰	ریاست خاندان رام پور	″	″	شاہ ہرلڈ و شاہ ہارڈی قانوٹ	″
[illegible]	[illegible]	″	۵۷۸	شاہ ایڈورڈ [illegible]	″
[illegible]	[illegible]	″	″	شاہ ہرلڈ دوسرا	″
[illegible]	[illegible]	″	۵۷۹	شاہ ولیم فتح مند	″
[illegible]	[illegible]	″	۵۸۰	شاہ ولیم روفس	″

فہرست گزارشاتی

نمبر صفحہ	مطلب ضروری	چمن
۳۲۸	اتابک احمد بن شمس الدین	۲۰ چمن
″	رکن الدین یوسف شاہ	″
″	مظفر الدین افراسیاب	″
″	سلاطین غوریہ کے بیان میں	۲۱ چمن
″	سلطان علاء الدین حسین جہان سوز	″
۳۲۹	ملک قطب غوری	″
۳۳۰	ملک غیاث الدین ابو الفتح	″
″	معز الدین بن سام یعنی شہاب الدین غوری	″
۳۳۱	محمود بن غیاث الدین	″
″	بہاء الدین بن محمود	″
۳۳۲	سلطان علاء الدین اتسز	″
″	سلطان تاج الدین یلدوز	″
″	دوسرا فرقہ سلاطین غوریہ حکام بامیان	″
″	فخر الدین مسعود	″
″	ملک شمس الدین محمد	″
۳۳۴	بہاء الدین بن شمس الدین	″
″	جلال الدین علی	″
″	تیسرا فرقہ غلامان غوریہ حکام ہند	″
″	ملک ناصر الدین قباچہ	″
۳۳۵	سلطان قطب الدین ایبک	″
″	آرام شاہ بن سلطان قطب الدین	″
″	سلطان شمس الدین التمش	″
۳۳۶	سلطان رکن الدین فیروز شاہ	″
″	رضیہ بنت شمس الدین	″
۳۳۷	معز الدین بہرام شاہ	″
″	علاء الدین مسعود	″
″	ناصر الدین محمود	″

نمبر صفحہ	مطلب ضروری	چمن
۳۳۸	غیاث الدین بلبن	۲۱ چمن
″	معز الدین کیقباد	″
۳۳۹	سلاطین سیستان کے بیان میں	۲۲ چمن
″	بہرام شاہ بن تاج الدین حرب	″
″	نصرۃ الدین بن بہرام شاہ	″
″	شہاب الدین محمود	″
″	تاج الدین بنالتگین	″
۳۴۰	سلاطین کرت کے ذکر میں	۲۳ چمن
″	ملک شمس الدین بن ابی بکر	″
۳۴۱	ملک رکن الدین	″
″	ملک فخر الدین	″
″	ملک غیاث الدین	″
۳۴۲	ملک شمس الدین	″
″	ملک حافظ	″
″	ملک معز الدین حسین	″
۳۴۳	ملک غیاث الدین بن معز الدین	″
″	سلاطین مغول تاتاری کے بیان میں	۲۴ چمن
″	شاہ تموچین چنگیز خان	″
۳۴۴	باتو خان بن جوجی خان	″
۳۵۲	جغتائی خان بن چنگیز خان	″
″	اوکتائی خان بن چنگیز خان	″
۳۵۳	ملکہ توراکینا	″
″	کیوک خان بن اوکتائی خان	″
۳۵۴	منکو قاآن بن تولی خان	″
″	قوبلائی خان بن تولی خان	″
۳۵۵	تیمور قاآن بن تیم کیم	″
″	دوسرا فرقہ خانان قپچاق	″

نمبر صفحہ	مطلب ضروری	حصہ باب چمن	نمبر صفحہ	مطلب ضروری	حصہ باب چمن
۳۰۷	ذکر شاہان سلجوقی حکام کرمان	۱۶ چمن	۳۲۱	ملک صالح بن نور الدین	۲۱ چمن
؍؍	ذکر شاہان سلجوقی حکام روم	؍؍	؍؍	سیف الدین و قطب الدین [illegible]	؍؍
۳۰۸	ذکر سلاطین خوارزم شاہی	۱۷ چمن	؍؍	سیف الدین بن قطب الدین	؍؍
۳۰۹	قطب الدین محمد بن نوشتگین	؍؍	؍؍	عز الدین مسعود بن قطب الدین	؍؍
؍؍	اتسز خوارزم شاہ	؍؍	۳۲۲	نور الدین ارسلان شاہ	؍؍
؍؍	ایل ارسلان بن اتسز	؍؍	؍؍	عز الدین قاہر بن مسعود	؍؍
۳۱۰	سلطان شاہ بن ایل ارسلان	؍؍	؍؍	دوسرا فرقہ اتابکان آذربائیجان	؍؍
۳۱۱	سلطان محمد قطب الدین	؍؍	؍؍	جہان پہلوان اتابک محمد	؍؍
۳۱۲	سلطان رکن الدین	؍؍	۳۲۳	اتابک قزل ارسلان	؍؍
۳۱۳	سلطان غیاث الدین	؍؍	؍؍	اتابک ابوبکر بن اتابک محمد	؍؍
؍؍	سلطان جلال الدین	؍؍	؍؍	قتلق اینانج بن اتابک محمد	؍؍
۳۱۶	سلاطین قراختائی کے بیان میں	۱۸ چمن	۳۲۴	تیسرا فرقہ اتابکان سلغر شیرازی	؍؍
؍؍	رکن الدین خواجہ حق بن براق	؍؍	؍؍	اتابک مظفر الدین سنقر	؍؍
؍؍	قطب الدین محمد قتلق شاہ	؍؍	؍؍	اتابک مظفر الدین زنگی	؍؍
؍؍	عصمۃ الدین قتلق ترکان	؍؍	؍؍	اتابک مظفر الدین تکلہ	؍؍
۳۱۷	جلال الدین سیورغتمش	؍؍	؍؍	اتابک مظفر الدین ابو شجاع	؍؍
؍؍	بادشاہ خاتون بنت قطب الدین	؍؍	۳۲۵	اتابک قتلغ خان ابوبکر بن سعد زنگی	؍؍
؍؍	سلطان مظفر بن محمد شاہ	؍؍	؍؍	اتابک محمد بن اتابک سعد	؍؍
؍؍	قطب الدین شہ جہان	؍؍	؍؍	محمد شاہ بن سلغر شاہ	؍؍
؍؍	سلاطین آل مظفر کے بیان میں	۱۹ چمن	؍؍	اتابک سلجوق شاہ بن سلغر شاہ	؍؍
۳۱۸	مبارز الدین محمد مظفر بن منظفر	؍؍	۳۲۶	ابش خاتون بنت ابوبکر	؍؍
؍؍	سلطان جلال الدین شاہ شجاع	؍؍	؍؍	چوتھا فرقہ اتابکوں کا جو لرستان کے حاکم تھے	؍؍
۳۱۹	سلطان زین العابدین	؍؍	؍؍	اتابک ہزار اسپ	؍؍
۳۲۰	سلاطین اتابک کے بیان میں	۲۰ چمن	؍؍	اتابک تکلہ بن ہزار اسپ	؍؍
؍؍	پہلا فرقہ اتابکان موصل	؍؍	۳۲۷	شمس الدین الپ ارسلان	؍؍
؍؍	عماد الدین زنگی بن آقسنقر خان	؍؍	؍؍	یوسف شاہ بن الپ ارسلان	؍؍
؍؍	نور الدین محمود بن عماد الدین	؍؍	؍؍	افراسیاب بن یوسف شاہ	؍؍

فہرست مطالب مندرجہ کتاب بہارستان تاریخ المعروف بہ گلزار ریاستہا
مؤلفہ مفتی غلام سرور لاہوری